

68307

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَوَّلُ كَيْفِ لُطُفِ كَلَامِهِ فِي التَّحْقِيقِ عَلَى الْعَالَمِينَ وَالْإِنْسَانِ
بِكَلَامِهِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تَجَانُّ الْقُرْآنِ
لِمَا فِيهِ مِنَ الْبَيِّنَاتِ

وَأَمَّا كَيْفُ تَجَانُّ الْقُرْآنِ فِي الْبَيِّنَاتِ
فَأَمَّا كَيْفُ تَجَانُّ الْقُرْآنِ فِي الْبَيِّنَاتِ

مَعَ كَلَامِهِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سنة ١٢٩٢

تجانب القرآن
لما فيه من البينات

کہ جہاں وہاں ہوا یعنی ہم کو اپنے رحبا اور میرے پیار و دگرہ میں آیا تو جہاں میں آسمان و دنیا میں دو
 نہرین ہادی تھیں حضرت مہنہ کیا یہ نہرین کسی دین سے عبرت لیا گیا یہ نل و فرات میں چھڑے ان دونوں نہر
 کا ہر ایک کو آسمان میں لے گئے وہاں ایک سوی فہر تہی ہر ایک محل سولی زد چکا تھا اس میں مانتہ بارود کا صفحہ
 تھا کیا یہ کیا ہے اور جبریل کہا یہ کوثر ہے جسکو چھپا گیا جو تیرے پیو تیرے بیٹا پر گرا کر دوسرے آسمان پر چڑھے اگر
 جگہ کے ملائکہ نے ہی طرح کہا جلی جگہ ملائکہ آسمان میں نکلنا تھا کوں ہے یہ کہا جبریل میں کہا تیرے ساتھ کلا
 ہے کیا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا گیا تو انکی طرف بھی گیا تھا کیا ان کہا قرعہ جگہ و اخلا فیہ مسکا انا سب کا
 ہو اور وہ گہر میں آیا یہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لیکر آسمان سوم پر چڑھے وہاں کے فرشتوں نے مثل ملائکہ آسمان
 اول و دوم کہا ہر جہت آسمان پر نیگوں دان ہی ملائکہ نے مثل سابق کہا ہر آسمان غم پر نیگے وہاں ہی ہی
 طرح کہا ہر آسمان ششم پہ چڑھے یہاں ہی ہی طرح کہا ہر آسمان ہفتم پہ لگے وہاں ہی ہی طرح کہا ہر آسمان
 میں نہیں لگتے تھے ان کے نام یہ محمد ان کے بیٹے نام یاد کر لے اور میں دوسرے آسمان میں مارون چھوٹے تھا
 میں ادا کیا باخبر میں آسمان میں چکا نام ہے یا نہیں نام ہر آسمان میں آسمان میں آسمان میں آسمان میں
 بسبب غیبت کلام خدا کے سونگے لکھا اے یہ جبکہ گمان تھا کہ تو کسی کو چھپ کر گیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کو رونے لگے اور کہے گئے جسکو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا یہاں تک کہ سدرہ المنتہ تک پہنچا اور نزدیک ہوا
 جبار رب العزت پر لکھا یہاں تک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اندازہ ہو کر وہاں کے تہا اس سے ہی
 نزدیک و پروردگار کی اللہ طرف سے پہنچا کہ یہی کیچا اس نماز میں تیری است بہر ات دن میں چھڑت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تارا یہاں تک کہ اس سے کہ یہ پہنچے ہوئی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مدد لیا
 کہا ای محمد حکما محمد کیا تجھے تیرے رب کا پچاس نماندہ کاحرات دن کہا تیری است اہل انطاقت نہیں تہی
 ہے یہ چار تیرا رب تجھ سے تخفیف کرے گا اور اُسے ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبریل کی طرف اتفاق
 کیا گو اُسے مشورہ لیتے تھے جبریل ہنسنا اشارہ کیا کہ ان کو تو چاہے یہ جبریل حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کو کہہ دو کہ یہ طرف اس جبار تعالیٰ و قدس کے نیگے اور وہ اپنی جگہ میں تھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 کہا اسے سب تخفیف کر ہے بیشک یہی است یہ نہ کہ سب کی جلدی دے دن نازین کم کر دین یہ حضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم پاس ہوئے کہ آؤ سوئی نے آپ کو مدد لیا اللہ طرف سے کہ یہ تیرے ہر چاہا تک کہ پانچ نماز میں تیرا
 ہر روز سے پہنچے پانچ نماز پر ہی رکھا گیا اسے کہ وہ نہ تیری اس طرح اپنی قوم کو اس حکم پر قصد کیا یہ تادم

ضعیف تھے اور منہوں نے نماز ترک کر دی سو تہا دی است اور بی زیادہ ضعیف تھے جس اور قلوب و بدن
 و بصائر و اسرار میں تو پر جانیر ارب مجبے تخفیف کر دیا گیا ہر با حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طرف جبریل علیہ السلام
 کرتے تھے مشورہ میں اور میرٹل اسکو کر دے نہ کہتے تھے جو جبریل علیہ السلام پر اور ہر گئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا
 اور میری است مضاعف ہو سادہ طلب اسرار و بصائر میں اور مجھے تخفیف جلد تاکہ مخالفی نہ کیا اسے اور میر
 ایک حد تک فرمایا میرے پاس ان نبین بطریق جطر یعنی تمہارے ام کتاب میں یہ بات فرض کی ہے کہ ہر کسی کو
 گئی ہوگی سو یہ نازیں پچاس میں ام کتاب میں اور پانچ میں تمہارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کہ اس سے کہے کہ
 سووے نہ کہا کیا کرتے کہا ہم سے تخفیف کی کہ ہر جس پر مثل حسنہ عطا کیا ہوئے کہا مکمل و اھو راد دشت
 بقی انرا تیل تھلا اکان میں ذلک فذکر وہ انجم الی ذلک فلیضعف حنک ایضا قال رسولہ
 اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا مومنو قد و اھو استقیات میں بقی عزوجل میتا اختلاف
 الذکوہ یعنی اس کی قسم یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے تھوڑی عمارت پر آرمایا ہے جانہوں نے اسکو بھی جوڑ دیا
 جالپے رہا پس وہ تمہارے ہی تخفیف کوے رسال اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسے وہی اسکی قسم میں
 اپنے رب کو فرم کر ان سے کہ میں اسکو پچاس اور اسکا نام لیکر اور حضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم جاگے ہے اللہ سوا عزوجل ہے ہکذا اساقہ البصائر فی التوفیق و ذکر اھم مسلم ذکا و
 نقص و کلام و آخری مسلم نے کہا ہے کہ فرمایا میں عبد اللہ بن ابی فرسے اس میں غلط کیا ہے کہ
 حافظ اچھا نہ تھا اور اسے ضبط نہیں کیا بعض نے اسکو خواب میں یا بے علم تہید کے جو بعد اسکے واقع ہوا
 بیعتی نے کہا حدیث شریک میں زیادت ہو کر چکے ساتھ وہ فرم رہے ہیں شخص کے عقائد پر جسے کہا ہے کہ
 حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو رب عزوجل کو دیکھا ہے کہا ہے کہ قول عائشہ ابن مسعود و ابو ہریرہ و دیگر
 محل کہ میں ان آیات کی روایت جبریل علیہ السلام پر اسے میں کثیر کہتے ہیں و قول بعضی کا اس سلیقہ
 حق ہے کہ چونکہ ہونے کہا تھا اسے رسول اللہ تم نے اپنے رب کو دیکھا فرمایا تو آئی آدہ یعنی وہ نور تھا
 اسکو میں کہا دیکھ سکتا ہوں یا نہیں یہ کہہ دے کہ وہ نور تھا کہ میں نے اسکو دیکھا وہ سری مدہت میں ہے رایت کو تھا
 میں نے نور دیکھا آخرتہ مسلم ام و کذا فی قتذ فی سے جبریل علیہ السلام میں جطر کہ میں میں
 ام المؤمنین میں مسعود سے کہا ہے اسی علی سلم میں ابو ہریرہ و اس سے اور صحابہ میں کوئی مخالف انکا صرف
 نہیں ہے اس آیت کی تفسیر میں انس بن مالک کہتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے لا یابا لک

سورہ براق میں ایک باب ہے سفید گدھے سے ڈاچر سے جو ملوہ اپنا قدم غصے کا دھڑکتا ہے میں
 سوار ہوا وہ مجھ کو لیکر چلا میں بیت المقدس میں آیا میں نے اس گدھے کو اس حلقے سے اُتر دیا جس سے اپنا
 ہاتھ ہٹے ہے پھر میں نے دہل ہو کر دو رکعت نماز پڑھی پھر باہر نکلا میرے پاس جبریلؑ اسے ایک برتن ضرب کا
 اور ایک برتن دودھ کا لیکر بیٹھے دودھ پینے کا میرے چلنے میں مجھ سے کہا اَصْبَحْتَ الْفَاطِمَةُ یعنی تو نے صبح کو
 لیا یہ میرے چکر لیکر آستان نیا پر چڑھے اور دروازہ کھلوانا چاہا اُنکے کہا گیا کہ تو کون ہے کہا میرے چلے ہوں کیا
 تیرے ہمراہ کون ہے کہا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا کیا اس کے پاس بیجا گیا تھا کہا ہاں بیجا گیا تھا بتائے
 دواۓ ہمارے لیکر آئے تھے میں آدمی انہوں نے مر حبا کہا امد میرے لیو دعا خیر کی پھر مجھ کو دوسرے
 آستان پر چڑھا لے گئے جبریلؑ نے دروازہ کھلوانا چاہا کہا تو کون ہے کہا میں جبریلؑ ہوں کہا تیرے ہمراہ
 کون ہے کہا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں کہا کیا اُنکے پاس بیجا گیا تھا کہا ہاں بیجا گیا تھا بتا ہمارے
 لیے دواۓ کھلوانا دے ان دوپہر خالی آجیئے دیکھئے انہوں نے مر حبا کہا اور دعا خیر کی پھر آستان سوم پر
 چڑھا لے گئے دواۓ کھلوانا کہا تو کون ہے کہا جبریلؑ ہوں کہا تیرے ساتھ کون ہے کہا محمد صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں کہا قَدْ اُرْسِلَ الْيَكُوْنِيَا جبریلؑ اُنکے لائے کو بھیجے گئے تھے کہا اُرْسِلَ الْيَكُوْنِيَا
 بھیجے گئے تھے پھر دروازہ کھلوانا دے ان یوسفؑ تھے ان کو نصف حسن عطا ہوا تھا انہوں نے مر حبا کہا
 اور دعا خیر کی پھر چہتے آستان پر لیگئے دروازہ کھلوانا کہا تو کون ہے کہا جبریلؑ ہوں کہا تیرے ہمراہ
 کون ہے کہا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں کہا کیا اُنکے پاس بیجا گیا تھا کہا ہاں بیجا گیا تھا پھر دروازہ کھلوانا
 دے ان ادریسؑ تھے مجھ کو مر حبا کہا اور دعا خیر دی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَنُفِثْنَا مِنْكَ نَارًا كَانَتْ اَصْحَابًا لِّكَ
 اُنکو ایک ادب و سکون پر پہنچا جو میں آستان پر لیگئے دروازہ کھلوانا چاہا کہا تو کون ہے کہا جبریلؑ ہوں
 کہا تیرے ہمراہ کون ہے کہا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں کہا قَدْ اُرْسِلَ الْيَكُوْنِيَا جبریلؑ اُنکی طرف
 بھیجے گئے تھے کہا قَدْ جِئْتَ الْيَكُوْنِيَا بھیجے بھیجے گئے تھے پھر دروازہ کھلوانا دے ان ہارونؑ تھے انہوں نے
 تر حبا کی اور دعا خیر کی پھر چہتے آستان پر لے گئے اور دروازہ کھلوانا کہا تو کون ہے کہا میں جبریلؑ
 ہوں کہا تیرے ساتھ کون ہے کہا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں کہا قَدْ جِئْتَ الْيَكُوْنِيَا لیکر کہا ان پر
 دروازہ کھلوانا دے ان موسیٰؑ تھے انہوں نے مر حبا کہا اور دعا خیر دی میں نے بھیجے بھیجے گئے دواۓ
 کھلوانا کہا تو کون ہے کہا جبریلؑ ہوں کہا تیرے ہمراہ کون ہے کہا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں

کہ کیا تو اسکی طرف سے کیا تباہی ان تب و تہ کو دیا وہ ان پر اس وقت بیت المقدس سے ملے ہوئے اندر
 گھر میں ہر طرف عزت و فرشتے داخل ہوتے تھے پر وہ بارہ دن ان کے پہرے کو سہلے لٹتے تک لگے اُنکے پہرے
 جیسے کھانا تھیں کہ اندر پہل جیسے کھانا کھانے کے پہرے نہ لیا جس شے نہ کھانا لیا تو وہ
 اگر کوئی کھانا کوئی خلق خدا یا عین اس کے حسن کو صفت نہیں کر سکتا ہے اور نہ جو چاہا وہ ہم کو سنو یا سنا اور
 ہر رات صبح میں پاس نازین ہم پر فرض کین میں دامن سواڑ اور دوسری کے پاس تک پہنچا جیسے سوئے نہ کہا
 تیر و شبے تیری است پکیا خض کیا بیٹے کہا پاس نازین ہر رات میں کہا اپنے رب کے پاس پہرے اور تخفیف کا
 سوال کرو سنا اپنی اس تیری است کہ تہی مذہب کی طاقت ہوگی بیٹے بنی اسرائیل کو آڑا یا اور اٹھا امتحان لیا
 ہے میں اپنے رب کے پاس پہنچا اور کہا اے سب تیری است تخفیف کر پاس نازین کم کر میں میں آڑا اور سوئے
 کے پاس پہنچا جیسے کہا تم نے کیا کیا بیٹے کہا پاس نازین کم کر میں کہا تیری است کو طاقت ہوگی نہ کہ پہرے کا پاس
 اپنے رب کے اور تخفیف چاہو اسے اپنی اس کے میں درسیاں اپنے رب سے کہتا آجانا اور باپچہ اپنے رب سے
 کہ میں نے یہاں تک فرمایا اسے پہنچ نازین میں ہر رات میں ہر مذہب برابر ہے یہ پاس نازین ہو میں
 اور جسے ارادہ کیا نیکی کا پہرہ نیکی نیکی اس کے لیے ایک نیکی لکھی گئی اور اگر وہ نیکی گزرا تو اس نیکی کی نیکی
 اور جسے قصد کیا وہی پہرہ بدی کی تو لکھی گئی اور اگر کی تو ایک بدی لکھی گئی میں دامن سنا اور پاس پاس
 کے آیا اور کچھ احوال کی خبر دی ہوئے نہ کہا اذین علی سریک فاستلیم ما اضعفت ولا متواک فاک اضعف
 لا فلیق ذلک میں جو اپنے پاس پہنچا اس کے یہ تخفیف کا سوال کر اپنے تیری است کہ اسکی طاقت میں ہے
 حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا لَقَدْ دَجَعْتُ لَکَ رِیْقَ حَقِّی اسْتَحْبَبْتُ مِنْ عَقْدِ رَازِبِ بَاسِ آتَا
 حَافِہِ نَکِجَ شَرْمِ آتِی رِقَابَہِ اسْتَحْدِثُوا مَسْلَمَہِ لَہِ الذِّیَانِ وَہُوَ اَحْمَقُ مِنْ سِیَافِی فِی رِیْلَہِ سِہِی
 نہ کہا اس بیان میں دلیل ہے اس بات پر کہ علاج ایسا کہ ہوئی تھی جس رت حضرت علی علیہ السلام نے کھانے سے
 المقصود لکھتے تھے ان کثیر تھے میں وَہَذَا الذِّی کَالَهُ ہُوَ لَمَسُ الذِّی لَا تَشَکُّ تَجِدُہِ وَہَا رِیْقَہِ اور یہ
 اُسے کہا ہے یہ ایک ہے جس میں کوئی شک نہ ہے نہ یہ ہے اس نے رقا کہا ہے لا لکما برقی اس بات میں کہ
 زین اللکلم گمانا کہ پہرے میں اس شوخی کی میرے دل سے اُس سے کہا تو یہ شوخی کین کرنا ہے قسم ہے اللہ کی
 سوار نہ ہو کہ پہرے کوئی شک نہ ہے اس سے بیٹے حضرت علی علیہ السلام سے کہ اس کو پسند آیا تو اُس
 اسْتَحْدِثُوا مَسْلَمَہِ لَہِ الذِّیَانِ وَہُوَ اَحْمَقُ مِنْ سِیَافِی فِی رِیْلَہِ سِہِی کہ جب چنانچہ لکے ہو کہ طرف میرے رب

یہ روایت اگر صحیح ہو تو معقنی ہو کہ یہ واقعہ فرشتہ ہزار کا ہے کیونکہ سین ڈیڑھ سبت المقدس کا ہے اور نہ
 گذر سلطان پر چڑھنے کا تو یہ ماجرا سوا اس کے ہے جس میں ہم بحث کرتے ہیں واللہ اعلم بزیادہ نہیں سے روایت کیا
 ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھ کر عزوجل کو دیکھا یہ روایت غریب ہے ابن جریر ابن ابی ناسر کے راوی ہیں کہ
 جب میریل براق پلے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لڑائے اپنی دم طائی جبریل نے کہا ہم جا رہے ہیں براق
 تو اللہ ماکہ ملک شکستہ میں تیرے اور ایسا لگا لکھی کوئی سوار نہیں ہوا اور علی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 یہاں تک کہ ایک بڑا کنارہ راہ پر چکا ہے جبریل یہ کہتے ہیں کہ ابھی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چلے پڑھتا اللہ نے
 جا ہا کہ چلے تھے میں ایک شے راہ سے کنارہ پر چکا رہی تھی کہ اسے محمد اور میرا کے چلے جتنا اللہ نے جا ہا کہ چلے ایک
 خلق اللہ کی خلق میں سے علی اسے کہا السلام علیک یا اولی السلام علیک یا آخر السلام علیک یا حاضرہ و غایہ
 نے کہا جواب دسلام کیا اور محمد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جواب سلام کہ دیا یہ دوسری بار وہ خلق ملی اور شل
 پہلی بار کے کہا یہ تیری بار ملی اس طرح یہاں تک کہ بیت القع پر چکر دیا ابی اور شراب اور دو سامنے آئی حضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دورہ پیا جبریل نے کہا اصابت القطرۃ یعنی تو فطرت کو پونجا اگر تو باقی جتا دے
 جا تا اور تیری امت ہی اور باقی اور اگر شراب پیا تو تو اور تیری امت بیک طائی یہ و اسلم حضرت م کے آدم
 اور جو سوا اس کے غیر علیہم السلام تھے اٹھا دئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات ان سب کی امت
 کی یہ جبریل نے کہا وہ بڑا ہوا جو تونے دیکھی تھی کنارہ راہ پر سو باقی نہیں ہت دنیا کو اگر بقدر باقی ہے تم کو
 پیر زل کی امداد شخص جس نے جھکا نیز اپنی طرف چا ماتھا واللہ کا دشمن اعلیٰ ہے اس نے جا ہا کہ تو اسکی
 جانبائل ہوا اور وہ لوگ جنہوں نے توجہ سلام کیا وہ براہیم و موسیٰ علیہ السلام میں و ہذا آواہ
 انبیا علیہم السلام فی دلائل النبوة من حکم نبی ابن دھیک فی بعض الفایظہ نکاتہ و عمائدہ و ہر
 طریق احمدیت کا نہیں انکست و سن جنہی للنسانی من آیات اس جن ہی غایت غارت ہو کلک سن
 کیر جن اسکو نہیں سمجھا وہ طریق یہ ہے کہ ابن ابی ناسر نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے فرمایا لایا لایا اس میرے ایک باب کہ ہے کہ بڑا فخر سے جیونا اسکا قدم دیا پڑا جہاں نگاہ کی سنتے پڑا
 میں پیرا ہوا اور میرے کہ جبریل علیہ السلام تھے میں جلا مجھے کہا اور اور غار پر سے نماز پڑھی مجھ
 سے کہا تونے جا ہا کہ تونے کس جگہ نماز پڑھی تونے طیبہ میں نماز پڑھی اسی کی طرف ہجرت ہوگی میرا کہ
 اور نماز پڑھنے نماز پڑھی کہا تو جانتا ہے کہ تونے کہا ان نماز پڑھی طور سینا میں نماز پڑھی جو جہاں آیتا

تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے بات کی یہی پیر کہا اتر نماز پڑھ جئے نماز پڑھی کہا تو جانتا ہے کہ تو نے کہا نماز
 پڑھی تو نے بیت لحم میں نماز پڑھی جہاں علیہ السلام پیدا ہوئے ہیں یہی بیت المقدس میں داخل ہو بیٹھے
 لیے نہیا جمع کیے گئے علیہم السلام جبریل علیہ السلام نے محسوس کیا کہ دیا جئے اعلیٰ ایست کی پیر محسوس کیا
 دنیا پر چڑھائے گئے وہاں آدم علیہ السلام تھے پیر دوسرے آسمان پر لگے وہاں ہر دوسرے عالمیے دیکھے
 علیہا السلام تھے پیر آسمان پر لگے وہاں یوسف علیہ السلام تھے پیر جو تھے آسمان پر لگے وہاں یونس
 علیہ السلام تھے پیر پانچویں آسمان پر لگے وہاں ابراہیم علیہ السلام تھے پیر یوسف علیہ السلام پر لگے پیر
 پیر چھ حدیث لکھنے پڑا محسوس کیا ایک ضابطہ ڈانپ لیا میں جس سے میں گزرا جبکہ یہ بات کہی گئی کہ جسے جس
 دن آسمان میں پہلے لکھتے تھے پیر تیری است پر پاس نمازین فرض کیں اب نواد تیری است ان نمازوں کے ساتھ قیام
 کر جب وہی سے یاد کرنا کہ یہ نہ تھی سے جو اور نہ تیری است کہنے اپنے یک پاس پیر جا اور تخفیف مانگے ہیں پیر
 اپنے یک پیر گیا مجھ سے اس نمازوں کی تخفیف کی پیر پاس موسیٰ علیہ السلام کا یا بچے پیر حکم جوں کا دیا میں
 پیر گیا مجھ سے اس نمازین اور کم کیں پیر پانچ نمازین تیرے میں موسیٰ نے کہا پیر پاس اپنے یک جا اور تخفیف جاہ
 بنی اٹھل پر دو نمازین فرض ہوئی تھیں وہ انکو ہی قائم نہ کر کے میں پیر پاس بیٹے پیر غرض کہ گیا اور حال
 تخفیف کا کیا زنا میں نے جس دن آسمان میں یہ لکھتے تھے تھے پیر تیری منہ پر نمازین فرض کی تھیں سو یہ پانچ
 عرصہ میں ان پاس کے ہیں اب نواد تیری است انکو ساتھ قیام نہ کرے جئے پیر جا کہ یہ نمازین طرف سے اللہ کے حکم
 ہیں میں پیر پاس ہر کسی کے آیا کہا یہ پیر جہاں آیا کہ یہ طرف سے اللہ کے حکم ہیں پیر لکھنے و جنت میں گیا
 طریق دیگر میں بن لکھتے تھے درج میں جس بات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیت المقدس لکھتے تھے یہ بات
 جبریل علیہ السلام ایک بار اسے حار سے پڑا میں حکم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سو کہ آیا اس کا اسم وہاں پڑنا
 جہاں کی نگاہ پڑتی جب بیت المقدس میں آگئے بیٹھے محسوس کیا کہ میں تیرے پاس اس پیر کے آج وہاں
 پاس ہے جبریل علیہ السلام پانچ لکھی لکھ کر میں سو مانگے یا اور یا کو اس سے بانہا پیر چڑھے جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 اور وہ درود حضرت سجد میں ہوئی تو جبریل علیہ السلام نے کہا اسے سجد کرنے سے بے بیجا کیا نہ کہ نہ کو حور
 میں نہ کیا کہ ان کا پاس میں اور تو نے کے اور سلام کو واپس نہ رہی تھیں جانب سید مفرہ کے حضرت
 علیہ السلام علیہ وآلہ وسلم نے کہا میں ان کے پاس گیا اور سلام کیا انہوں نے مجھ کو جواب سلام کا دیا میں نے کہا تم

کون ہو گا جن خیرات حسنات و سائر قیوم ابرار مٹوا کر نہ دے گا و اکام مٹا کر نہ دے گا
 لکھو واکر نہ دے گا مگر عین میں غلو صورت نیک لوگوں کی حورین جو دنیا میں صاف ہو گئے ہیں
 پہر و پوش ہو گئے اور یہاں ہی ہیں گے پہر و غیر کر گئے اور ہمیشہ پہر پہر مر گئے ہیں وہاں سے پہر
 اور نہ گزرے اس کا تے میں بہت سہولت فراہم ہو گئے یہ ایک سونے کی اذان ہی اور ناز نام ہوئی ہم
 صنفین باز کر کہتے ہو منتظر تھے کہ کون ہماری ماست کر لگا جبریل منے میرا ہاتھ پکڑ کر اس کے گرد بایستہ ان
 سب کو ناز پائی میری منے کہا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تم جانتے ہو کہ تہا ہے چھو کہ لوگوں نے ناز پڑ ہی
 ہے کہ نہیں کہا تہا ہے چھو کہ بری نے جس کو اس نے سبھا ہے ناز پڑ ہی ہے جبریل میرا ہاتھ پکڑ کر آسمان پر چڑھے جس
 ہم دروازے تک پہنچے دروازہ کھلوانا جا یا کہا تو کون ہے کہا میں جبریل ہوں کہا تیرے ہمراہ کون ہے
 کہا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں کہا کیا تو ان کے پاس بھی گیا تھا کہا ان نے نبی زاد ان کے کہہ کر کہلا کر کہا
 مگر حجاب ایک و کون متک سے نیا ہوا ہے ساتھ والوں کو مر حبا پر چڑھتے آسمان پر ستوی ہوا وہاں ان تم
 تھے جبریل نے مجھ کو اپنے باب پر سلام نہیں کرتا ہے کھانا دے دینے کو اس پر سلام کیا مجھ کو جواب سلام کا دیا اور
 کہا مگر حجابا بنی والین السلام میرے بیٹے اور بیٹی نیک کو مر حبا پر مجھ کو دو کھانا آسمان پر لے گئے اور دروازہ
 کھلوا دیا کون ہے کہا جبریل ہے کہا تیرے ہمراہ کون ہے کہا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں کہا و قد بعثت الیہ
 یعنی اندر اس کی طرف بھیجا گیا تھا کہا ان دروازہ کھل دیا اور کہا مگر حجابا یک و کون متک سے نیا ہوا ہے
 ساتھ والوں کو مر حبا وہاں سے اندر کے بیٹے علیہ السلام تھے پہر مجھ کو تیرے آسمان پر چڑھانے گئے
 دروازہ کھلوانا جا یا کہا تو کون ہے کہا میں جبریل ہوں کہا تیرے ساتھ کون ہے کہا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
 میں کہا کیا ان کے پاس بھی گیا تھا کہا ان نے نبی زاد کہا اور کہا مگر حجابا یک و کون متک سے نیا ہوا ہے
 اس کے ساتھ والوں کو مر حبا وہاں سے علیہ السلام تھے پہر چڑھے آسمان پر لے گئے دروازہ کھلوانا جا یا کہا تو کون
 ہے کہا میں جبریل ہوں کہا تیرے ہمراہ کون ہے کہا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں کہا و قد بعثت الیہ
 یعنی تیرے اس کی طرف بھیجا گیا تھا کہا ان دروازہ کھل دیا اور کہا مگر حجابا یک و کون متک سے نیا ہوا ہے
 پہر مجھ کو تیرے آسمان پر چڑھانے گئے استغفر کیا کہا من انت یعنی تو کون ہے کہا جبریل کہا و کون متک سے
 اور تیرے ساتھ کون ہے کہا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں کہا و قد بعثت الیہ یعنی اندر اس کی طرف بھیجا
 گیا تھا کہا من دروازہ کھلوانا جا یا کہا مگر حجابا یک و کون متک سے نیا ہوا ہے ساتھ والوں کو مر حبا

دن ان مدد علیہ السلام تھے پہرچے آسمان پر لیکن منتقل کیا کیا تو کون ہے کہا جبریل ہوں کہا میرے
 ہمارے کون ہے کہا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں کہا کیا ان کے پاس سیوا لگتا تھا کہا ان دروازہ کھول دیا اور
 کہا مرحبا ہے مجھ کو اور کہو میرے ساتھ دن موسیٰ علیہ السلام ہر باتوں میں آسمان پر چڑھائے گئے اور دروازہ
 کھولنا چاہا قالوا من انت یحییٰ ذلکون ہے کہا جبریل ہوں قالوا من معک انت معک انت میرے ساتھ کون ہے کہا
 محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں کہا وقد جئت الیک یعنی اور سکی طرف پہنچا گیا تھا کہا ان جب دروازہ کھول دیا اور
 کہا مرحبا یریک و من معک انکو ادا کیے ساتھ والوں کو مرحبا دن اب ہم علیہ السلام تھے جبریل نے کہا اے
 محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں کرتے اپنے باپا بڑا بہتر پر میرے کہا ان پر کار میں سلام کیا مجھ کو جواب سلام کا دیا اور کہا مرحبا
 یا یقین والیقین علیہ السلام پہر جبریل مجھ کو نشان میں مقیم پر لگے یہاں تک ایک نہر پر پہنچے جس کے جام گہر پر لاؤ
 دوزخ کے تیل اور سپر سبز سبز سے بہت تر ہو جیسے دیکھو جیسے کہا اے جبریل یہ طیر بہت نامم ہیں کہا
 اے محمد کہا نیلا آسمان سے بھی نامم تر ہے یہ کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو جانتے ہو کہ یہ کیا نہر ہے
 کہا نہیں کہا یہ نہر ہے جو اصفیٰ مجھ کو دی ہے اس میں برتن تھے سو جا جڑی کے وہ نہر رمضان یا قوت و
 بر جاری تھی پانی اسکا سفید تر شیر سے بیشا یک آند زرقین سے اشا کردہ پانی پیادہ شہد سے زیادہ تر شیر
 تھا اور سکے زیادہ خوشبودار یہر مجھ کو سیر چلے ایک درخت تک پہنچے وہاں ایک بابل نے مجھ کو ڈانپ
 لیا اس میں ہر رنگ کا جبریل نے مجھ کو چھڑ دیا میں اللہ عزوجل کے لیے سجدے میں گرا اللہ نے مجھے کہا اے
 محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در زمین پیدا کیے تجھ پر اور تیری امت پر چاس نازنین فرض کیں اب تو اور تیری امت
 ان کے ساتھ قیام کر یہ وہ بادل مجھے کھل گیا جبریل نے میرا ہاتھ پکڑا میں جلدی سے پہر اندر دیکھ کر ہم
 کے آیا انہوں نے کہہ دیا یہاں سے اے کے پاس آیا کہا اے محمد تم کیا کر آئے جیسے کہا مجھ پر اور میری پر چکاس
 نازنین فرض ہوئی ہیں کہا تعلق تکلیف تمہا انت وکامنتک یعنی ذاب ہر طاقت کہ میں گونا گوب کی امت
 تو اپنے رب کے پاس اللہ تعالیٰ کا سوال کریں جلد پہر کر میں خشت کے پہنچا ایک بار نے مجھ کو ڈانپ لیا جبریل نے
 مجھے چھڑ دیا میں سجدے میں گرا اور مجھے کہا اے میرے رب تو نے مجھ پر اور میری امت پر چاس نازنین فرض
 کی ہیں سو زمین کے سکون اور میری امت تو ان کو سب فرما دے فرمایا میں دس نازنین تھے موقوف کر دے
 ہر وہ بادل کھل گیا جبریل علیہ السلام نے میرا ہاتھ پکڑا میں جلد پہر کر پاس ابراہیم کے آیا انہوں نے کہہ مجھے
 فرمایا جبریل موسیٰ کے پہنچا کہا صاف و یا یحییٰ تو کیا کیا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے کہا مجھے میرے رب نے دس

غارت کر کے اب چالیس تین ہزار تیرہ سو تیس تیرے است ہر مائیدہ لای و بکات فاشلہ ان مختص
 حکم کو جانے پہنچانے سے تحفیف کا سوال کر پیر و گزشتہ کو ہی طرح پانچ ہزار تک آمد پانچ پاس ہین
 سونے کو پیر کیا کم پیر و اس پر مکر تحفیف چاہو شکیبہ بچے لستہ قلوب سے شرم آتی ہے پیر میں نچر اور اور عربوں سے
 کہا یہ کیا بات ہو کہ میں جس تمان اللہ کے پاس آ گیا سنے بچہ و شکیبہ اور منہ ہر سو ایک مرد کے کہ جب نیچے آ سیر
 سلام کیا تو اسے میر و سلام کا جواب دیا اور حیا کیا کہ بچے دیکھا کہ نہیں ہنسا کہا اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یہ ایک
 خاندان جنم ہے وہ جن میں سے پیر و اسو ہے کہ میں ہنسا اور اگر کسی کے لیے بہت تو کم کو دیکھ کر ہنستا پیر میں پیر
 کو سوار ہوا بعض طرق کے درمیان گزرا ایک قافلہ فروش پر ہوا جو طعام بار کیے ہوئے تھے ان میں ایک شعر پر دو غرارہ
 تھے ایک سیاہ ایک سفید پس شعر کا سامنا ہوا تو وہ بیک کر چکر مار کر پڑا اور نوٹ گیا پیر حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
 دہانے چلے گئے اور میر ہوئی اور اس حال کی خبری لشکر کون نے سنا اور پاس ان کو بکڑے کے آئے اور کہا اس بابا کیسے کہ
 اپنی صاحب کی بی خبر ہے کہ وہ کیا فرماتا ہے کہتا ہو کہ وہ آج کی رات ایک کراستے پر جا کر اسی اتین دہر
 آیا ہو کر نہ کیا اگر اسے یہ بات کہی ہے تو وہ سچا ہے اور ہم تو تصدیق انکی بات میں کرتے ہیں جو اس ہی دور
 اور ہے ہم انکی تصدیق خبر انسان پر کرتے ہیں مگر کون نے حضرت م سے کہا کہ تم کہتے ہو اسکی علامت کیا ہے
 میر گزشتہ ایک قافلہ فروش پر ہوا فلان فلان حکم سے قافلہ کے لوٹ ہم سے بہا کر اور چکر مارا ان میں ایک لاش
 پر دو غرارہ تھے ایک سیاہ ایک سفید وہ گھوڑا نوٹ گیا جب قافلہ آیا تو کون نے اسکو حال پوچھا انہوں نے اسکی
 سلطان خبری جو بات حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بیان کی تھی اسی حکم سے ابو بکر کا نام صدیق ہوا پیر حضرت
 صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے حال کیا کہ ان لوگوں میں جو تمہارے ساتھ حاضر ہوئے سوئی عیسے ہی تھے کہا ان کا
 پہلا انکی صفت تو بیان کر و کر شکل کے میں کہا اچھا سوئے ایک مرد گندم گون نہ جیسے مردار و عن کے اور
 عیسے دیکھو مردانہ قد سید سے بل جن پر سرخی چڑھی آتی تھی گویا اونکے بالوں سے سونگے جیسے بڑے ہیں تو آہ
 ابی ایمن حاریر و ہذا سیاق فیہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دیکھ اس بن لکٹ کہتے ہیں حدیث کی ہکو
 مالک بن مسعود کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے قہر شب سراسر کا لوگوں سے کہا افرایا میں طہیم میں
 تھا اور کہی قادی راوی نے کہا جو میں لیا تھا کہ اسنے میں لکھتے تھے دلا آیا اور اپنے صاحب ابط سے کہنے
 لگا در بیان میں کہ کھانا آیا اسنے بیان سے یہاں تک پڑیا میر و لا قادی کہتے ہیں منے جادہ سے کہا
 اور وہ میر سے پہلو کر پاس تھے اسکی طلب کیا فقر و غریبے تازیانہ اور سینے لگے سنا کہ تیرے فقر سے

پیر بریل کمالا اور ایک سو چھ امان و مکت سے پڑا کر میرے دل کو دھوپا یہ اسکو میر پرستندہ کر دیا میرا ایک
 دوا لایا گیا پھر سے چھ ماہ سے بڑا سفید رنگ جا رہا ہے کہ بڑا بڑا تھا اسے باخبر کہ امان اسکا قدم نزدیک
 افتخار سے کہ پڑا بمحکمہ میرا کیا اور میرا لیکر چلے یہاں تک کہ امان دینا پر ہوئے دروازہ کھلوانا جا کیا گیا
 یہ کون ہے کہا میرا کیا تیرے ساتھ کون ہے کہا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا کیا اسکی طرف پہ گیا تھا کہا امان
 کہا کہ میرا یہ کون ہے کہ پڑا دروازہ کھول دیا جب میں پہنچا تو دامن دم علیہ السلام تھا کہا یہ تیرے باپ آدم تیرے
 آپ سلام کر دینے سلام کیا انہوں نے بواب سلام کا دیا یہ کہا کہ جبار یا لاکھ الصالحہ والیقین الصالحہ نیک
 اور نیک نبی کو مرنا میرا دوسرا آسمان پر چڑھ کر دروازہ کھلوانا جا کیا یہ کون ہے کہا میرا کیا تیرے ہمراہ کون
 ہے کہا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا وَقَدْ أَرْسِلَ إِلَيْكَ آيَاتِي لعلَّكَ تَهْتَدِي اور وہ اسکی طرف پہ گیا تھا کہا امان کہا کہ میرا جبار یہ
 الخی جبار کو مرنا اور وہ اچھا آنا آیا میرا یہ کون ہے یہ دروازہ کھول دیا جب میں اندر پہنچا وہاں میرے ویسی علیہا السلام
 تھے یہ دروازہ بنا خالہ میں جبریل آئے کہا یہ بھی ویسی علیہا السلام میں نا پیر سلام کرو دینے سلام کیا اور وہ ان سے
 جواب دیا یہ کہا کہ جبار یا لاکھ الصالحہ والیقین الصالحہ نیک نبی اور نیک نبی کو مرنا میرا یہ کون ہے کہ پڑا
 اور دروازہ کھلوانا جا کیا یہ کون ہے کہا میرا کیا تیرے ہمراہ کون ہے کہا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 میں کہا کیا انکے پاس بیجا گیا تھا کہا امان کہا کہ میرا جبار یہ دیکھ الخی جبار کو مرنا اور وہ اچھا آنا آیا میرا یہ کون
 ہے کہا میرا یہ کون ہے یہ دروازہ کھول دیا جب میں وہاں پہنچا تو دامن سلام کرو دینے سلام کیا اور وہ ان سے
 سلام کا بواب دیا یہ کہا کہ جبار یا لاکھ الصالحہ والیقین الصالحہ نیک نبی اور نیک نبی کو مرنا میرا یہ کون ہے
 آسمان پر چڑھے اور مستحق کیا کیا یہ کون ہے کہا میرا کیا تیرے کون ہے کہا نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 میں کہا وَقَدْ أَرْسِلَ إِلَيْكَ آيَاتِي لعلَّكَ تَهْتَدِي اسکی طرف پہ گیا تھا کہا امان کہا کہ میرا جبار یہ دیکھ الخی جبار کو مرنا
 اور وہ اچھا آنا آیا میرا یہ کون ہے یہ دروازہ کھول دیا جب میں وہاں پہنچا تو دامن سلام کرو دینے سلام کیا اور وہ ان سے
 میں انکو سلام کرو دینے سلام کیا اور وہ ان سے سلام جواب دیا اور کہا کہ جبار یا لاکھ الصالحہ والیقین الصالحہ
 پہلے دروازہ چڑھے یہاں تک کہ پانچویں آسمان تک پہنچے اور دروازہ کھلوانا جا کیا کون ہے کہا جبریل کہا
 تیرے ہمراہ کون ہے کہا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا کیا انکے پاس بیجا گیا تھا کہا امان کہا کہ میرا جبار یہ دیکھ
 الخی جبار کو مرنا اور وہ اچھا آنا آیا میرا یہ کون ہے یہ دروازہ کھول دیا جب میں وہاں پہنچا تو دامن سلام کرو دینے سلام کیا اور وہ ان سے
 کہا یہ دروازہ میں نا پیر سلام کرو دینے سلام کیا انہوں نے جواب دیا یہ کہا کہ جبار یا لاکھ الصالحہ والیقین الصالحہ نیک

اور میں لوگوں کو آزیاب سے پرہیز اور نبی ہر اہل کو خوب دیکھا یہاں ہے تو جو ہم کو طرف چہرے کے اور تخفیف انگ
اپنی ہتکے لیے میں پر گیا مجھے دس نازین اور کم کر دین پیر باس موسیٰ علیہ السلام کے آیا کہا یا ابرئیت میں کہا مجھ کو
تیرے ناز کا حکم ہوا ہے کہا تیری ہتک میں تیرے نازین ہر دن نہیں کر سکتی اور میں نے تجھ سے پہلے لوگوں کی آزمائش کی
ہے اور نبی ہر اہل کا اشد محابہ کیا ہے فانزعہ الی ربک فاستقلہ الخفیف لا میتک تو جاسنے با
باس اور تخفیف انگ اپنی ہتک لیے میں پر ہوا میں گیا دس نازین اور مجھ سے کم کر دین پیر باس موسیٰ کے آیا کہا یا
مجھ کو کیا حکم ملا ہے کہا میں ناز کا ہر دن کہہ ان اَمَّاكَ لَا تَسْتَطِيعُ لِحُسْنِ صَلَوةٍ كُلِّ يَوْمٍ وَاِنَّ
كَذَٰلِكَ نَعْبُدُكَ النَّاسُ قَبْلَكَ وَاَمَّا لِحُسْنِ اَنْتَ اَيْتِلْ اَشَدَّ الْمَعَالَجَةِ تیری ہتک میں نازین کی طاقت
نہیں کہتی ہر دن اور میں نے پہلے تیرے ہی لوگوں کو آزیاب سے اور لوگوں کو خوب ٹھولا ہے اپنی رب باس پر جاؤ
اور تخفیف مانگو اپنی ہتک لیے میں پر گیا دس نازین اور کم کین پیر باس موسیٰ علیہ السلام کے آیا کہا یا
ابرئیت میں نے تجھ کو کیا حکم ہوا ہے کہا میں نے ناز کا حکم ہر دن ہوا ہے کہا تیری ہتک میں نازین دس نازین نہ کر سکے گی
میںے لوگوں کا امتحان قبل تیرے کیا ہے اور نبی ہر اہل کا سخت محابہ کیا تو نے رب کے پاس جا اور ال تخفیف کا کر
اپنی ہتک لیے میں پر گیا مجھ کو پانچ ناز کا حکم ہر دن ہوا میں پیر کر باس موسیٰ علیہ السلام کے آیا کہا مجھ کو کیا حکم
ہوا ہے کہا پانچ ناز کا ہر دن کہہ ان اَمَّاكَ لَا تَسْتَطِيعُ لِحُسْنِ صَلَوةٍ كُلِّ يَوْمٍ وَاِنَّ
النَّاسَ قَبْلَكَ وَاَمَّا لِحُسْنِ اَيْتِلْ اَشَدَّ الْمَعَالَجَةِ فانزعہ الی ربک فاستقلہ الخفیف
لا میتک تیری ہتک میں نازین کی ہی ہر دن طاقت نہیں کہتی اس میںے لوگوں کو تیرے پہلے آزیاب سے اور میں نے
اور کو خوب ٹھولا ہے تو جاسنے رب باس اور اس سے تخفیف کا اپنی ہتک لیے سوال کر میںے کہا کَذَٰلِكَ
رَبِّيَ حَقِّي اسْتَحْيَيْتُ لِحُسْنِ اَيْتِلْ پیر رب سے سوال کیا تاکہ میں شرمسار ہوا اور لیکن میں اس پر راضی ہوں اور تسلیم
کر رہا ہوں پیر میں ناقد ہوا ایک سنا ہی نے مجھ کو نہ کی کَذَٰلِكَ اَمَّا لِحُسْنِ اَيْتِلْ وَاَمَّا لِحُسْنِ اَيْتِلْ عَنِ عِبَادَتِي يَنْ
اِيَّاكَ عَمَّ بَارِي كَرَامَاتِي بِنَدُونِ سَخْفِ كِي دَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَخْرَجَاهُ فِي الْفَيْصِيصَيْنِ مِنْ حَلِيزِ
فَتَادَهُ بِحُجْرَةٍ دَوَاهُ اَيْتِلْ عَنِ اِيْنِ خَذِ لَفْظُ تَدْوِيْتِ كَا يَرْبِي كُنْ بِنَ اَمَّا لِحُسْنِ اَيْتِلْ كَمَا اَبْذَرُ رَمِيْ
کرنے پر کہ حضرت مسلمان علیہ السلام نے فرمایا کہ ہول دی گئی جیت میری گہر کی اور میں نے کہ میں تہا جہل
ارتے اور میرے گناہ کا کیا پیر اس کو اب زفر سے دھو یا پیر اکیٹھتے سونیکا ملو حکمت لایا میں سلاؤ
اور وہ میرے سونین گرایا پیر سینے کو جو دیا پیر میرا تہہ کرا کہ اسمان دنیا پر جڑ ہے جب میں تہاں پر آیا

جبریلؑ نے خازن سامے کہا کہ اہل اسے کہا کہ یوں ہے کہا جبریلؑ نے کہا کہ کیا ہزار تیرے کوئی آدمی ہے میں نے
 کہا ان میں سے ہزار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن کہا کیا پاس کے بیجا گیا تھا کہا لیکن جب دروازہ کھلا ہم آسمان
 دنیا پر چڑھے وہاں ایک مرد بیٹھا تھا اسکے دایستہ طرف کچھ اسودہ تھیں اور بائیں طرف کچھ اسودہ جب جانب
 یمن دیکھتا ہوتا اور جب جانب شمال نظر کرتا تو دیکھا کہ منجانب النبیؐ الصلی علیہ وآلہ وسلم النبیؐ نیک
 اور نیک بیٹے کو مر حبا یعنی جبریلؑ سے کہا کہ یوں جن کہا تو تم میں اور یہ اسودہ یمن و شمال دونوں اولاد کے
 بن یمن والے اہل جنبت ہیں اور اسودہ شمال اہل نار جب نظر دیکھتے تھے کہ تم میں تو نہتے ہیں
 اور جب شمال کی طرف نگاہ کرتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ تم میں سے ہر ایک کو لیکر دوسرا آسمان پر چڑھے خازن آسمان سے
 کہا دروازہ کھول خازن نے اسی طرح کہا جس طرح پہلے خازن نے کہا تھا پھر دروازہ کھولا یا اس نے فخر کیا
 کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آسمان میں آدم وادیس دوسوی عیسیٰ وبراہیم صلوات اللہ علیہم کو بلایا
 اوسے بات ثابت نہیں کی کہ ان کے مندرجہ بالا پر تھے ان یہ ذکر کیا کہ آدم علیہ السلام کو آسمان نیار یا بالو
 ابراہیم علیہ السلام کو آسمان ششم پر فرض کئے تھے جن جب جبریلؑ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو لیکر اتریں
 پر گزرتے کہ عیسیٰ علیہ السلام و آلہ الصلوٰۃ علیہم السلام نیک اور نیک بیٹے کو مر حبا یعنی کہا کہ یوں جن کہا
 آدم میں ہیں پھر گزرتے ابراہیم علیہ السلام پر ہوا کہا عیسیٰ علیہ السلام و آلہ الصلوٰۃ علیہم السلام نیک اور نیک
 بیٹے کو مر حبا یعنی کہا کہ یوں جن کہا یہ سوئے میں پھر جن عیسیٰ علیہ السلام پر گزرتے کہ عیسیٰ علیہ السلام و آلہ الصلوٰۃ علیہم السلام
 الصلوٰۃ علیہم السلام نیک بیٹے کو مر حبا یعنی کہا کہ یوں جن کہا عیسیٰ علیہ السلام پر گزرتے کہ عیسیٰ علیہ السلام و آلہ الصلوٰۃ علیہم السلام
 کہا عیسیٰ علیہ السلام و آلہ الصلوٰۃ علیہم السلام نیک بیٹے کو مر حبا یعنی کہا کہ یوں جن کہا
 ابراہیم علیہ السلام میں نہری نے کہا کہ مجھے ایں حرم نے خبر دی کہ ابن عباسؓ و ابو جبرہ انصاریؓ یہ دونوں کہتے تھے کہ
 حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پھر مجھے اور ٹیکے بیابان تک میں ایک برابر جگہ میں پھر پناہ میں آدم
 ملکوں کی سنتا تھا ابن حزم و اس میں ملکتے کہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام و آلہ وسلم نے فرمایا اللہ نے میری امت
 پر پچاس نمازیں فرض کیں میں ان سے دایسے پہرے بانگ کہ موسیٰؑ پر گزرتا مجھے کہا کیا فرض کیا اللہ نے
 میری امت پر مجھے کہا پچاس نمازیں فرض کیں موسیٰؑ نے کہا پھر باطرف پنجے کے تیری امت کی
 طاقت نہیں کہتی ہے مجھے رحمت کی نصف نماز کم کر دی میں پھر کپاس موسیٰؑ نے کہا اور کہا نصف
 کم گنیں کہا پھر جالباس پنجے کی تیری امت کی طاقت نہ ہوگی میں پھر گیا نصف نماز کم کی

میں پاس سے علیہ السلام کا آیا کہا اذین لا یرکبک فان امتک لا یطیق ذلک ما بنی بابر
 یزی است ہر ایک طاقت نہیں رکھتی ہے میں پہر گیا فرمایا میں تم کو جس کو کہ لا یبدل القول لکدی وہ
 بانیہ نمازین میں اور ثواب پچاس ہزار کا نہیں ملتی بات میرے پاس میں پہر پڑیں مومن علیہ السلام کے آیا اور کہا
 تم پہر پڑیں اپنے رب کے جاؤ کہا مجھے اپنے رب سے شرم آتی ہے پہر مجھ کو میرے رب کے لکیر چلے اور مدۃ النفس
 پہر بچے کو طرح طرح کے رنگ ڈانچے ہو رہے ہیں نہیں جانتا کہ وہ الوان کیا ہے پہر میں جنت میں داخل
 کیا گیا وہ ان گنبد تھے موعین کے انکی منی شکستہی ہذا لفظ البصاری فی کتاب البصاویہ و دروہ
 فی ذکر بنی اسرائیل و فی الحج و فی احادیث الانبیاء من طریق الخیر عن یونس یہ و دروہ
 مسلم علیہ فی قصصہ فی کتاب الانبیاء منہ عن یونس یہ بخو کہ یہ بخاری کے لفظ میں کہ باصلوہ
 میں اندھ کو نبی اہل لیل کے ذکر اور جہ اور احادیث الانبیاء میں ہی دو طرح میں روایت کیا ہے اور مسلم
 نے یہ کہ اپنے صحیح کی کتاب الامان میں اس کو یونس سے اسی کی شکل نکالا امام احمد نے عبد اللہ بن شعیب سے
 روایت کیا ہے کہ میں ابو ذر سے کہا اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتا تو اس سے سوال کرنا کہ کیا
 کیا سوال کرنا کہ میں یہ پوچھتا کہ آئیے اپنے رب کو دیکھا ابو ذر نے کہا میں نے بات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم سے پوچھی ہے فرمایا کن ذاکینہ نوذا آذی آذہ روایت امام احمد میں اسی طرح آیا ہے صحیح مسلم کا
 لفظ ابو ذر سے یونس ہے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ ہل ذاکینہ ربک کیا آیا
 نے ابو ذر کے دیکھا ہے فرمایا نوذا آذی آذہ محمد بن سیر کا لفظ ابو ذر سے یہ روایت فقہال روایت
 نوذا آذی پوچھا تو آپ نے فرمایا میں نے نور دیکھا امام احمد نے ابن بن مالک سے روایت کیا ہے کہ ابی بن
 کہتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گہر کی چہیت کشادہ ہو گئی اور میں کے میں تھا جبریل
 علیہ السلام نے اور میرے اس پر شکاف کیا پہر کو آبد فرم سے وہو یا پہر ایک پشت ہو گیا حکایت الامان سے
 ملو لاکر میرے میں علی کیا پہر سینے کو جوڑ دیا پہر میرا ہتھ پڑ کر آسمان پر لگے جب آسمان دنیا پر آئے ایک
 مرد تھا اس کے آئین طرف اس سے تھے اور بائیں طرف اس سے وہ جب طرف میں کے نظر کرنا مسکراتا وہ
 جڑت میں سار کے نظر کرنا وہ اس سے کہا مہربا یا اللہ الصلوات علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ علیہ وعلیٰ نبی اللہ الصلوٰۃ
 کو مہربا بنے جبریل سے کہا یہ کون ہیں کہا آدم مہین اور یہ اس سے جو میں شامل نہیں ہیں اکی اولاد کی
 رو میں میں ہیں اور میں ہیں اور شامل والی اہل راہ یہ جب بائیں طرف دیکھتے ہیں نہتے میں اور جب بائیں

سے دیکھی مثل سابق گذر چکے ہے یہ کہتے ہیں حضرت صلوات اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جن بات مجھ کو ملے
گئے ہیں تعجب نہ کرو بہت مقدس پرانی باتیں اچھی لکھی ہیں سو راخ ہو گیا اس سے بران کو باز نہ آوے
الْحَافِظُ أَبُو بَكْرٍ الْبَزَّازُ وَقَالَ لَا تَعْلَمُوا هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا عَنْ بَرْزِيَّةَ وَفَكَدَّ رَوَاهُ الْإِسْمَاعِيلِيُّ
فِي تَفْسِيرِهِ وَنَحْوَهُ وَقَالَ عَرَبِيٌّ سَمِعْتُ سَمُوحَةَ ابْنَ زُبَيْرٍ رَوَتْ كَيْدًا كَبِيرًا هَمَّ سَمُوحَةُ كَوْنِهَا
جَانَتْهُ كَرِيْمَةٌ اِدَّاهُ كُوْنُ زَيْدٍ نَبِيٍّ بِزَمَانِهِ كَيْدًا كَبِيرًا كَبَرِيٍّ جَابِرٍ عَرَبِيٍّ كَبَرِيٍّ كَبَرِيٍّ
بَعْنٍ سَمِعْتُ سَمُوحَةَ ابْنَ زُبَيْرٍ رَوَتْ كَيْدًا كَبِيرًا هَمَّ سَمُوحَةُ كَوْنِهَا جَانَتْهُ كَرِيْمَةٌ اِدَّاهُ كُوْنُ زَيْدٍ
الْمُقَدَّسُ كَيْدًا كَبِيرًا كَبَرِيٍّ جَابِرٍ عَرَبِيٍّ كَبَرِيٍّ كَبَرِيٍّ جَابِرٍ عَرَبِيٍّ كَبَرِيٍّ كَبَرِيٍّ جَابِرٍ عَرَبِيٍّ كَبَرِيٍّ
نَبِيٍّ لِّلْمُقَدَّسِ كَيْدًا كَبِيرًا كَبَرِيٍّ جَابِرٍ عَرَبِيٍّ كَبَرِيٍّ كَبَرِيٍّ جَابِرٍ عَرَبِيٍّ كَبَرِيٍّ كَبَرِيٍّ جَابِرٍ عَرَبِيٍّ
رَوَتْ كَيْدًا كَبِيرًا كَبَرِيٍّ جَابِرٍ عَرَبِيٍّ كَبَرِيٍّ كَبَرِيٍّ جَابِرٍ عَرَبِيٍّ كَبَرِيٍّ كَبَرِيٍّ جَابِرٍ عَرَبِيٍّ
آلِہ وسلم جب بیت المقدس کو پہنچے وہاں براہیم دوسری علیہ السلام کو دیکھا اور دوپٹے آپ کو پاس لے
گئے ایک ساغر شراب اور دوسرا ساغر شیر اپنے دونوں طرف نظر کی پیر خادم ابن یاسر علیہ السلام کہا اسبت حدیث
للنظر لہ اپنے دست کیا اور آپ فطرت کا راہ دیکھ گئے اگر تو بیالہ شراب کا لیتا تو تیری است بہک جاتی بہر سولہ
خدا صلوات اللہ علیہ آؤ کہے کہ پہر آئے اور خبر دی کہ کچھ رات کسے گئے تھے بہت ہو گئے تھے میں بڑھے جنہوں نے
حضرت صلوات اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پہنچی تھی ابن شہاب نے کہا ابو سلمہ بن عبد الرحمن کہتے تھے کہ کچھ لوگوں نے
قریش میں سے تیاری کی یا اور کلا اسطرح کا کہا طرف ابو بکر رضی اللہ عنہ کے اور جا کر کہا هل لك في صاحبك يومئذ
جاء إلى بيت المقدس ثم رجع إلى مكة في ليلة واحدة يعني في ليلة واحدة من مكة إلى بيت المقدس
ہے وہ فرماتا ہے کہ میں بیت المقدس میں گیا امدان سے لکھتا میں دوسرا آیا ابو بکر نے کہا اَوْ قَالَ ذَلِكَ
کیا انہوں نے یہ بات کہی ہو کہا ان کا نا اٹھتا لیکن کان قال ذلك لقد صدق من لو ہی دنیا ہوں
اگر اگر صلوات اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا ہے تو آپ فرمایا ہے کہا کیا ترہکی نصیرین کرنا ہے کہ ایک
رات میں شام کو گیا اور میرے میں پہر لگایا قبل صبح کے کہ تم اتنا اصدیک ثلثا بعد من ذلك اصدیک ثلثا
یعنی التمسک یعنی میں اچھی اس سے ہی بعد بات میں نصیرین کرنا ہوں میں اچھی سادی خبر میں نصیرین
کرنا ہوں ابو سلمہ کہتے ہیں قیہا یعنی ابو بکر الصديق یعنی اسی جگہ سے ابو بکر کا نام صدیق نہیں ابو سلمہ
نے کہا میں جابر بن عبد اللہ کو سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے حضرت صلوات اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے کہ

میں جگایا اور کوئی چیز نہ دیکھی مگر گاہاں ایک ہیئت خیال نظر آئی جسے اسکو چھپائی نگاہ لگائی یہاں تک
 مسجد سے باہر نکلا پھر یکایک ایک دبا دیکھا قریب زمانہ تھا کہ وہ اب کہ جو کہ رنج و محن وہ مضطرب الاذنین تھا
 اسکو باقی کہتے ہیں مجھے پہلایا ہی پر سوار ہوتے تھے ہکا سم تر دیکھو کہ باہر کے پرستے میں اپنی سوار ہوا
 چلا کرتے ہیں ایک پکار نواز نے سیرا اپنے طرف سے مجھ کو پکارا کہ اے محمد مجھے مہلت دو کہ میں کچھ تم سے
 پوچھوں یا محمد انظر فی آساک یا محمد انظر فی آساک یعنی کچھ جواب نہ دیا اور نہ میں کچھ اس پر جواب
 کہ میں چلا جاتا تھا ایک پکارنے والے نے میرے بائیں سر پکارا یا محمد انظر فی آساک اے محمد مجھے مہلت دو
 کہ میں تم سے کچھ پوچھوں یعنی نہ جواب اور نہ میں کچھ اس سے کہ میں ایک عمدت علی دو نو باز دستے
 اور ہر طرح کی زینت جو اس نے پہنا کی ہے اس نے کہا یا محمد انظر فی آساک اے محمد مجھے مہلت دو کہ میں
 تم سے پوچھوں یعنی کہ لاتعات طرف سے کہو کہ اور نہ اس پر شیرایاں تک بیت المقدس آیا بیٹھنے والے کو
 اس طرف سے مضبوط بازو اس سے انبیا با نہ تھے تھے جبریل گھر سے پاس دو برتن لائے ایک شراب کا دوسرا شیر کا
 دو درہ پیا اور شراب سے انکا کیا جبریل نے کہا تم نے فطرت جالی بیٹھ کہا اور نہ اس کے جبریل نے کہا تو نے اپنی اگر
 وجہ میں کیا دیکھا میں کہا میں چلا جاتا تھا کہ اتنے میں ایک پکار نواز نے میری جانب راستہ کو پکارا کہ یا محمد انظر فی
 آساک یعنی مجھے مہلت دو کہ میں کچھ تم سے پوچھوں یعنی کچھ جواب اسکو نہ دیا اور نہ اس پر شیرایاں دعا علی السبوح
 اگر تو کچھ جواب دیتا یا اس پر شیر تیرا تو تیری استیود ہو جاتی ہے کہ کہ میں چلا جاتا تھا کہ ایک پکارنے والے نے بائیں
 سے مجھ کو پکارا کہ یا محمد انظر فی آساک اے محمد مجھے کچھ مہلت دو کہ میں تم سے کچھ پوچھوں یعنی کچھ لاتعات
 طرف سے کہو کہ اور نہ اس پر شیرایاں دعا علی السبوح تیرا تو تیری استیود ہو جاتی ہے کہ کہ میں چلا جاتا تھا کہ ایک پکارنے والے نے بائیں
 اتنے میں ایک عورت نے بازو کو سے ہوئی اس پر زینت تھی جو اس نے پہنا کی وہ کہنے لگی یا محمد انظر فی
 آساک اے محمد مجھے مہلت دو کہ میں تم سے کچھ پوچھوں یعنی کچھ جواب اسکو نہ دیا اور نہ اس پر شیرایاں دعا علی السبوح
 جواب دیتا یا اس پر شیر تیرا تو تیری استیود ہو جاتی ہے کہ کہ میں چلا جاتا تھا کہ ایک پکارنے والے نے بائیں
 داخل ہو کر لکھنے میں سے دو کت نماز پڑھی پھر پھر سے پاس وہ معلوم یعنی سیڑھی لائی گئی جبریل اور دم
 بنی آدم کا عروج ہوئے خلافت پیغمبر تر اس معلوم سے نہیں دیکھا کیا تو نے نہیں دیکھا کہ جب مردہ کی تصویر
 ہوتی ہے تو وہ طرف ہٹان کر لگاتی ہے یہ نگاہ کا بیت کہ طرف ہٹان کے معلوم ہونا سبب آکر عجیبے معلوم
 سے ہوتا ہے زرا یہ میں اور جبریل دو نو چڑھے مجھ کو ایک فرشتہ ملا مجھ کو اسمعیل کہتے تھے وہ صاحب طیار

دیتا تھا اسکے سامنے ستر فرشتے تھے ہر روز فرشتے کو انکا لشکر ایک گاہ فرشتہ چاہتا تھا کہ اسے سے
 فرمایا ہے وَمَا يَكْمُلُ جُؤُنُكَ اِلَّا بِهَقْوِ اَوَّلُوْهُیْ ہنیں جاننا تیرے رب کا لشکر مگر وہی آپ جبریل نے
 آسمان کا دروازہ کھلوانا چاہا کہا گیا کون ہے کہا جبریل ہوں کہا گیا تیرے ساتھ کون ہے کہا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم ہوں کہا گیا اَوْ تَحَقُّفٌ فِیْهِ اَلِیْقُوْا کیا اسکی طرف پہنچا گیا تھا کہا ان کا ایک مجھے آدم علیہ السلام ملے اسی بہت
 پر جس دن کہ اللہ عزوجل نے انکو اکی صورت پر پیدا کیا تھا انپر ارواح اکی ذریعہ عاید کی عرض کیا تین وہ
 کہتے تھے یہ روح علیہ السلسلے ہے اسکو کیا کر علیین میں رہو پھر ارواح ذریعہ فحار کے عرض کیا تین وہ
 کہتے یہ روح خبیثہ یعنی خبیثہ ہے اسکو زمین میں کہو میں وہاں سے ذرا سا چلا کرتے ہیں کہہ خان ملے اونپر
 گوشت کر پاس ہے مگوئی نجی باطن جاتا پھر دوسرے خان ملے خیر گوشت بعد اورد بدبو تھا اسکے پاس کچھ لگ
 تھے جو اس میں ہو کھا تھے خیر ملے کہا اوجبریل نے کون لوگ ہیں کہا یہ تیری ہتکے وہ لوگ ہیں جو حرام لیتے ہیں
 اور حلال کو چھوڑتے ہیں فرمایا پھر میں ذرا سا اور چلا کہہ اقوام دیکھے جسکے مشا فرجیے دنٹ کرنا فراد کے
 منہ سیاہ کران میں ہی گوشت کا تھہرایا جاتا تھا وہ انکے ہاغل سے باہر نکلتا تھا اونکا جینا اور فرما کر ناطف اللہ عزوجل
 کے سنا اور جبریل سے کہا یہ کون لوگ ہیں کہا یہ تیرے ہتکے وہ لوگ ہیں جو مال غیر کا غلام سے کہا تو زمین اَلْمَآ
 یَا کُلُوْنَ فِیْ بَطْنِیْ نَحْنُ نَمْنَمُ نَارًا اَوْ سَیِّئُ مَعْلُوْنَ سوچو کہ وہی کہتے ہیں یا پڑیٹ میں گل ادا اب مہینے کے
 آگ میں فرمایا پھر میں دانت کچھ چلا کہ مجھے عورتیں ملین جو چاہتی کے بل شک ہی تھیں مٹنے کی فرمایا طرف
 عزوجل کے کسی اور جبریل کے کہا یہ کون عورتیں ہیں کہا تیری ہتکے زمانہ کا میں پھر ذرا سا چلا کہہ اقوام ملے جسکے
 پیٹ میں لہر دوں گے تھیں میں جب کوئی کھڑا ہوگا رڑا اور کہتا اے اللہ تو قیامت قائم نہ کر فرمایا وہ سا بلال زفر
 پر تھے سا بلال آتا اور کہو مدنا مٹنے انکو سنا وہ طرف اسکو فرما کر سے میں کچھ کہا اے میرے بیٹوں میں کہا بہ
 جری ہتکے وہ لوگ ہیں جو سو کہتے ہیں لَا یَقُوْا جُؤُنُکَ اِلَّا کَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَخْتَصِمُ النَّبِیُّ اَنَّ صَاحِبَ
 الْمَیْمَنِ ہنیں گے قیامت کو مگر بطرح اوٹنا ہے جسکے حوس کہو یہ میں نے پٹ کر پیڑا سا اگے چلا کہہ
 فومین کہیں کہ انکے پہلوؤں سے گوشت کا کٹر انکو غمہ دیتے ہیں اور کہا جانا ہے کہ کھو کہا بطرح کہ تو
 گوشت اپنے پہلو ہائی کا کھاتا تھا چنے کہا اوجبریل نے کون میں کہا یہ سائزین لما زین میں تیری ہتکے پھر ہم دوسرے
 آسمان پر چڑھے ایک مرتبہ بہترین مخلوق خدائے عزوجل وہ لوگوں پر حسن میں ڈھا ہوا تھا جیسے چاند سدا
 کا ستر کو گلبہ چنے کہا اے جبریل یہ کون ہے کہا یہ تیرا بیانی یوسف ہے اے انکے ہمراہ کچھ نفران کی

قوم کے تھے یعنی انہیں سلام کیا
 چڑھا اور دروازہ کھولا تاکہ ان کے لئے آگے نکلے اور انکی قوم کے تھے یعنی انہیں سلام کیا انہوں نے جبکہ
 جواب دیا یہ ہیں جسے آسمان پر چڑھا دیا اور ان کے لئے آگے نکلے اور انکی قوم کے تھے یعنی انہیں سلام کیا انہوں نے جبکہ
 اور سچے مکہ پر پہنچے انہوں نے جبکہ جواب دیا یہ ہیں جسے آسمان پر چڑھا دیا اور ان کے لئے آگے نکلے اور انکی قوم کے تھے
 نصف ڈاڑھی سفید اور نصف سیاہ تھی لگتا تھا کہ انکی ڈاڑھی ناف پر جا لگے سبب طبل کے میچ کہا ای جبریل یہ کون
 ہیں کہا اپنی قوم کے کہ سندھ اور ان بن عمران میں اور ان کے ساتھ کچھ نافر انکی قوم کے تھے یعنی انہیں سلام کیا انہوں نے جبکہ
 نے جواب دیا یہ ہیں جسے آسمان پر چڑھا دیا اور ان کے لئے آگے نکلے اور انکی قوم کے تھے یعنی انہیں سلام کیا انہوں نے جبکہ
 جبریل انکی قوم میں کس جگہ تھے کہ ان کے لئے آگے نکلے اور انکی قوم کے تھے یعنی انہیں سلام کیا انہوں نے جبکہ
 مجھے جبریل کے کہ یہ کون ہیں کہا یہ میرا بانی ہے بن عمران اور ان کے ساتھ کچھ نافر انکی قوم کے تھے یعنی انہیں سلام کیا انہوں نے جبکہ
 انہیں سلام کیا اور انہیں جواب دیا یہ ہیں جسے آسمان پر چڑھا دیا اور ان کے لئے آگے نکلے اور انکی قوم کے تھے
 پہلی اپنی پشت کا بیت المقدس سے بہت چھوڑ دینے کہا اسے جبریل یہ کون ہیں کہا یہ تمہارا بانی ہے بن عمران اور ان کے ساتھ کچھ نافر انکی قوم کے تھے
 بن عمران کے ہمراہ کچھ نافر انکی قوم کے تھے یعنی انہیں سلام کیا انہوں نے جواب دیا اسے میں میرا بانی است کہ
 دیکھا دو شطر ایک شطر بر سفید کپڑے گویا وہ قرطاس ہیں دوسرے شطر بر سیاہ کپڑے پر میں بیت المقدس میں داخل
 ہوا اور میرے ہمراہ وہ لوگ داخل ہوئے جنہیں سفید کپڑے تھے اور دوسرے گندہ خیر سیاہ کپڑے تھے وہ مجھ پر رہے اور
 وہ ہی خیر ہوتے ہیں میرے اور جو میرے ہمراہ تھے انہوں نے بیت المقدس میں نماز پڑھی یہ ہیں اور وہ لوگ باہر
 آئے نماز ابیت حور میں ہر روز ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں اور قیامت کے دن تک ہر اس طرف حور نہیں
 کرتے ہیں ہر طرف سدرۃ المنتہی کے اٹھالیس لاکھ ہر تبا قریب تھا کہ اس امت کو چھپائے اس میں ایک قسم
 جاری تھا جسکو سبیل کہتے ہیں اس سے دو تہیں بہت کر نعلی بن الیک کو زور دم نہر رحمت میں اس میں
 نہا یا جسے لکھ چکا کہ گویا وہ فرشتے تھے یہ ہیں ہر طرف رحمت کے مرفوع ہوا میرے سامنے ایک تباریہ آئی مجھے کہا
 نے جاریہ لوگس کے لیے ہے کہ ازید بن عمار کے لیے وہ ان نہرین تہیں بانی کی جو بسا نہ تھا اور نہرین تہیں وہ
 کی مکارو نہیں بلکہ نہرین تہیں شرابی لذت دار و اسطیخو و الوون کے اور نہرین تہیں شہد صفائی و مال
 کے اندر عجیبے بڑا ذلیل اور پندہ جیسے شہر تہی یہ ذکر کے حضور صلوات اللہ علیہ آدھ وسلم نے فرمایا اِنَّ اللہَ کَذٰ
 اَعْلٰی لٰی کٰوِہِ الصّٰلِحِیْنَ مَا لَکُمْ مِّنْ ذٰکَ وَ لَکُمْ اَذُنٌ مَّوَعَتْ وَ لَکُمْ خُطْرٌ عَلٰی قُلُوبِکُمْ اِنَّ اللہَ تَعَالٰی

اوش ہکا جب میں وہیں آتا تو دیکھتا ہوں کہ باس معبر کے پایا میرا ہر فرد اس کے شکر کا حل میں کیا کہ لاؤ کذا ایتھا
اور سراج ہکا کذا کذا ایتھا ایو جیل نے کہا کہ یہ کہو بہت سی چیزیں کی خبر دیتے ہیں لیکن مردستان میں سے کہا کہ
میں ظلم و ستم میں ساتھ بیت المقدس کے اہل بنا کیسی ہے انکی ہیبت کیسی ہے انکو باس پاؤ کیسی ہیں جب خبر
ملا کہ علیہ السلام کے بیت المقدس کی شہت کی جگہ پر بند کر دیا گیا حضرت علیہ السلام نے کہ وہ سلم نے اہل طہن
نظر کی جیسے کوئی ہم میں کا دیکتا ہے اور فرما اہل کی بنا کذا کذا ہے اور انکی ہیبت کذا کذا ایتھا کذا کذا ہے پس بیٹا
کذا کذا اس مرد نے کہا تو سوچ کہ یہ ہر وہن کے پاس گیا اور کہا محمد علیہ السلام نے کہ وہ سلم انجی بات میں ہے
ہن یا نبی کلام کے کہہ کذا رواہ البیہقی فی کتاب ذکرہ البیہقی وکذا رواہ الامام ابو جعفر
حزین یطوایم یطوایم وکذا ابن ابی ساریہ قد ذکرہ یسنا فی طویل حسن ائنی اجوع وکذا
غیرہ علی غرارہ وکذا ابن کثیر کہتے ہیں وکذا متنا حدیثنا ہما لیا فیہ من الشواہد لغیرہ
ولما رواہ البیہقی یزید بن ابی اہکیم نے کہا ہر نے حضرت علیہ السلام کو خواب میں دیکھا اور کہا اے
رسول خدا ایک مرد انکی ہت کا ہر اسکو سلطان فرمایا کہتے ہیں لا باس ہر فرمایا لا باس اُس نے حدیث کی ہے کہ
ابن ہارون عبیدی سے اُس نے ابوسعید خدری سے اُس نے آپ سے جس بات کو کہے گئے تھے کیا آپ نے فرمایا
ہے کہ میں تمہان میں دیکھا ہر ساری حدیث بیان کی جس نے مجھے فرمایا امان میں نے کہا ای سو کذا کہہ دو کہ
آپ کی ہت کرا آپ سے اس کے جانے میں عجائبات بیان کرتے ہیں فرمایا اذک حدیث القصاص
یہ حدیث غفلتوں کی ہے خدا ابن اس کہتے ہیں ہے کہا اے رسول خدا کیو نہ کہ اس کو تمہیں نے گئے فرمایا میں نے نہ
عشا کی تاخیر سے کو میں اپنے ہما کے ساتھ پڑی ہیں جیو علیک سفید رہ لیکر آئے کوئی ایجا رو
دوت البخیل اور مجھے کہا سو رہا اس نے سوئی کی اسکا کان امیہ دیا ہر مجھ کو اسپر لا اور وہ مجھ کو لیکر چلا
اسکا دم دان پڑا جہاں اسکی نگاہ پہنچی سیاہ تنگ ایک زمین نعل در پر چوٹے مجھ کو انار کہا نماز پڑھ
میں نماز پڑھی کہا تو نے جانا کہ تو نے کہاں نماز پڑھی میں نے کہا اے علم کہا میں شربین نماز پڑھی طیبہ میں
نماز پڑھی پھر وہ دابہ مجھ کو لیکر چلا اسکا دم دان پڑا جہاں انکی نظر ختم ہوئی پھر ہم لکھ میں پر پھر پچھ
کہا اور پھر کہا نماز پڑھ میں نماز پڑھی کہا تو نے جانا کہ تو نے کہاں نماز پڑھی میں نے کہا اے علم کہا میں شربین نماز پڑھی طیبہ میں
نماز پڑھی ہے نزدیک شجر و سو کہ پھر وہ دابہ مجھ کو لیکر چلا اسکا دم دان پڑا جہاں انکی نگاہ پڑی پھر

ایکینین میں پھر چوکھانے کا ظہر ہوئے کہا اور میں اڑا کہا نماز پڑھنے نماز پڑھی کہہ تجھے معلوم ہو اگر کوئی
کہاں نماز پڑھی ہے بیٹے کہا جابلے کہا یہ نماز وطن کرم میں پڑھی ہے جہاں میں ہی میں پڑ گیا ہوں ہے
پھر میری لپچے بیاٹنگ شہر میں ہکے باب بیانی سے دھل چوڑی ہر قبیلہ مسجد کے پاس کر دیا کہ اس سے باز
دیا اور ہم داخل مسجد ہوئے پس دروازے جو حسین صبح و جانور جیکتا ہے پھر بیٹے مسجد میں نماز پڑھی جہاں اس
نے ہوا اور ہر کوئی نہت پیاس لگی میرے پاس دیا لے لائے گئے ایک شیر کا دوسرا شہد کا یہ دونوں میرے ہاں
لکھتے بیٹے گئے بیٹے دونوں برابر کی پیر اور عزوجل نے مجھے ہدایت دی بیٹے دودھ لیا اور ہکو بیاہرے
ساتھ تین سپینا لگیا میرے سامنے ایک بوڑھا آدمی ایک جگہ پر اپنے تیر لگے بیٹا تھا اس نے کہا تیرے بیٹا
نے خطر کو دیا دروازہ باب ہوگا پھر میری کس کر چلے بیاٹنگ ہم ایک ای میں پھر بچے دمان جہنم میں نرالی کی
طرح بیٹے کہا اور رونا صلی اس علیہ وآلہ وسلم آپ نے ہکو کیسا پایا کہا بیٹے ہکو پایا اتنا ایک لکے لکے پھر ہکو
ایک کیر پے ہوا گذر ایک غافلہ قریض پر کان گذر گذر امین ہوا انہوں نے ایک لوش پناگ کر دیا تھا ہکو غفلان
نے ہم کیا بیٹے آپ نے سلام کیا بعض نے کہا یا آواز محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے پھر میں پاس اپنے اصحاب کے
صبر کو گیا کہ میں میرے پاس اور بکڑے اور کہا کہ اسے ہونڈا تم جکی رات کہاں تہو بیٹے کہو آپ کے سلطان میں
تلاش کیا فرمایا ہونے جانا کہ میں ابھی رات بیت المقدس گیا تھا کہا اسے ہونڈا اور ایک ماہ کا روزہ ہے مجھے سے
آپ نے کہا وصف کر بن فرمایا میرے یہ لیلی کے لاطنغی ہو گئی گویا میں طرف ہکے دیکھا ہوں مجھے کسی شے کا
سوال نہیں کیا لیکن بیٹے ابھی خبری ابو بکر نے کہا اَشْفَدُ اَمَّا لَكَ لَوْ سَوَّلَ اللهُ بَيْنَ مِیْنِ گواہی دیتا ہوں کہ نہ
بیشک اسے کا رسول ہے شگون شک باہن ابی کہشہ کی طرف دیکھو کہ وہ یہ زعم کرتا ہے کہ ابھی رات بیت المقدس گیا
تھا فرمایا ایک شانی ابھی جو میں تم سے کہتا ہوں یہ ہر کوئی گزرا ایک تارے کا ظہر ہوا غفلان جگہ اور انکے
اونٹ کہو گئے تھے غلال نے انکو جو کیا اور وہ کستر میں غلال غفلان جگہ تیرین گے اور غفلان غلال دن ہمہاں
پس آہن گے انکے اگر ایک شے گزرم گون ہوگا آپ سپاہ ماٹ ہو اور دغرا سے سپاہ رنگ جب وہ ان آیا لوگ
جہاں کھنے کھنے لگے جبکہ دوپہر قریب ہوئی قافلہ آیا اور انکے اگر وہی شہر تھا حکما ذکر کیا تھا ہنگامہ دواہ
الْبَنُو مِنْ طَرَفَيْنِ عَنْ اَبِي اِيْلَیْمِلَ الرَّمِیْدِیْنِ شَعْرًا فَكَانَ مَعَهُ مَلَكٌ مِهْطَلًا یَسْتَاذُ مَصْحُومًا
وَرَفَعَ ذَٰلِكَ مَعَهُ قَامِیْنِ اَحَادِیْثَ عَنِّیْہِ وَكُنْ مَعَهُ کُرْمِیْنِ خَرَلَکَ اَنْزَلَهُ اللهُ تَعَالٰی مَا
حَضَرَ تَاخَّرَ مَا قِیْلَ بِنْتَ کَیْثُہُ فِی الْاَمْرِ کَرُوْا کَا شَاہِدَ لِحَدِیْثِ الْوَدَّیْنِ وَقَدْ رَوٰی

یہ نرنا ہر ایم کے ذریعہ طرف کی صورت کے لئے گرد کیا جیسے اسکی طرف پر آپ سے بہا تک گویا وہ بہا
 صاحب بن میر کی کتاب سلام کو روپنے باپ پر بیٹے اپنے سلام کیا رواہ الحکمۃ والنسائی وھو کتابہ فی
 ابن عباس کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرما دیا کہ جیسے خب ہر امین موسیٰ بن عمران کو ایک مرد واز قد
 مرضل ہو گیا وہ ایک شخص پر جہل اندشورہ سے اوردیکھا میں نے عیسیٰ بن مریم کو سوز خلق سرخ و سپید سوز ہوا
 اور مالک خاندن رونق و دجل کو ان آیات میں جو اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دکھائیں کہا فلا کل
 فی غیرہ من لقاہ فیہ بن ہر تو شک میں اسکو کھٹے سے قارہ کی تفسیر کرتے تھے کہ نبی اللہ نے ہر سے
 کو دیکھا و جعلتہ ہک لیس ایترا آجی لینے اللہ نے موسیٰ کو نبی اسرائیل کا ماری اور تنہا بنایا تبارک و تعالیٰ
 و رواہ مسلم مختصراً ابن عباس نے فرمایا کہ جو حیثیات کو بچے لیکے تو ایک خوشبو کا گندہ پیر ہر اسے کہا
 یہ لکھ ہے کہا یا شط ہے بت فرعون اور اسکی اولاد کی اس کے ماتہ سے لنگہ لگائی جی اس نے کہا بسم اللہ
 بنت فرعون کو کہا یا رب آپ وہ بولی یا رب یا رب یا رب اور تیرے باپ کا رب کہا کیا ہے میرے باپ کو کوئی اور تیر
 رب ہے بولی مان یا رب یا رب تیرا باپ کا رب اللہ ہے فرعون نے اسکو بلایا کہا اکیث دیکھتو فی تیر
 میرے سوا کوئی رب ہر اسکی کہا کہم دینی و ذلک اللہ عزوجل ان یا رب اور تیرا رب اللہ عزوجل ہے فرعون
 حکم دیا کہ تیرے کی گاؤں کر دہر حکم دیا کہ اس میں مال دو ما شطنے کہا بچے تیرے سے کہہ حاجت آ کہا کہا
 کہا تو میری بیوی اور میری اولاد کی کریان ایک جا کر دنیا کہا تیرا ہی طرح ہو گا تیرا میری حق ہے ہر حکم دیا ایک ایک
 اس میں اللہ یا شطنے کے نوبت ایک غیر غریبی آئی جان میں تھا اسکو کہا ہے ملان کر بیک مت تو حق ہے فرما
 لات کی جلا کر کن سے ہر میں اور وہ صغیر ہے ایک یہ دوسرے شاد ہو مت تیرے صاحب میرے جیسے بیٹے
 بن مریم نے رواہ ابی یوسف و ابی داؤد و ابی یوسف و ابی داؤد و ابی یوسف نے کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ
 و سلم نے فرمایا جس کو بھوکا لیکے جیسے صوم کے میں کی میں گہرا یاد دینے جانا کہ لگ بھوک بھوکا میں گے ہر
 کندہ کے عکس میں جیسے ہر خدا ہر جمل کا گندہ رواہ اگر ایس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے کہا
 لگ بھوک کہہ دے کہا ان کہا کیا ہے کہا آجکی رات بھوکا میں سے لیکو کہا کہا ان فرما طرف بیت المقدس
 کے کہا پیر تم نے بھوکا میں ہاؤں کہا مان آؤ نہ دیکھا کہ حضرت کو بھوکا میں ہے اس ڈر سے کہ کہیں وہ
 وقت ملاز قوم کے ہات کا انکار کر جائیں کہا سب لگو میں تیری قوم کو بلاؤں تو اسے یہی بات کہیگا
 جو بھوکا میں ہے فرمایا ان کہا اگر وہ نبی صبر بن ہو کے آؤ لگ مجلس کے آؤ لگ میں اس دن کو کہیں

کے ساتھ برابر جو جانتے اور جانتے ہو اور تاب ہی دونوں تہ دونوں باؤں سے بھاڑ رہا تھو گے گندے ہم ایک
 مرد در تہ است مگو گندم گون بگو یا در رجال از دشمنوہ سے ہے وہ باؤں باندہ کہتا تھا اَلْاَوْثَمَةُ وَفَعْلُهُ
 فَوْنِے ہکھوت دی یاد بزرگی دی ہکھو ہکی طرف نش کیلئے ہے سلام کیا اس نے سلام کا جواب کیا ہکھو
 ساتھ کون ہے اور میرا کہا ہا یہ احمد بن کہا کرتا تھا اَلَا فِی الْعَوْنِ الَّذِی بَلَّغَ رِسَالَتَهُ رَبِّہٖ وَ
 نَعْمَ کَاْمِتِہٖ غیامی علی کو مر جانا جس نے احمد بن کی رسالت پہنچائی اور اپنی است کی خبر خواہی کی کہا ہر ہم
 سے چلے گئے کہا اے میرا یوں کہ تو کہا موسیٰ بن عمران تھے کہ یہ کسکو خطا کرتے تھے کہا اپنے رب کو
 نہاے بار میں خطاب کرتے تھے جیسے کہا اپنی آواز اپنے رب پر ادبی کرتے تھے کہا اللہ تعالیٰ انکی حدیث
 کو مانتا ہے کہا ہر ہم وہاں سے چلے بیا تھو گے ایک درخت پر گزے گویا اسکے پل چاغے تھے اسکے چو
 ایک شیخ اور شیخ کے خیال تھے جبریل نے مجھ کو کہا جاؤ باس اپنے باپ یا ابراہیم کے اور ہم کو انکے طرف
 منع کیا مجھے اپنے سلام کیا اور انہوں نے سلام کا جواب یا ابراہیم نے کہا یہ کون ہے ساتھ میرے اور میرا
 کہا ہَذَا ابْنُکَ اَحْمَدُ رَبِّہٖ تَبَرَّأْنَا اِلَیْہِمْ اَلَا فِی الْعَوْنِ الَّذِی بَلَّغَ رِسَالَتَهُ رَبِّہٖ وَ
 نَعْمَ کَاْمِتِہٖ غیامی کو مر جانا جس نے احمد بن کی رسالت پہنچائی اور اپنی است کی خبر خواہی کی اے میرے
 تو نے والا چاہی کہ اتنی رات اور تری است آخر صنف ام ہے فَاِذَا لَسْتُ تَخْلُفْتُ اَنْ تَنْکُوْنَ
 حَاجَتُکَ اَوْ تَحْتَکَ اَنْ تَحْتَکَ اَمِنْکَ فَالْعَمَلُ فَاِذَا یَمْرُؤَانِ سے چلے بیا تھو گے سجداتھے پہنچے میں نے ذکر
 واد کو حلقہ تاب سجدے باندہ جس سے انبیا باندہ کرتے تھے اور سجدہ میں داخل ہوا بنیہ بن کو بیجا کوئی قائم
 تھا کوئی راکھ کوئی صاحب ہر میرے پاس دو پیالے لائے شہد و شہر کے فیضے شیر لیا میرا میرے
 دوش کو مارا اور کہا اَصْبَحْتَ الْفَوْزَ وَدَرَّتْ حَقْلُکَ پھر ناز قائم ہوئی بیٹان سب کی امست کی ہر ہم وہاں
 سے پھرے اور توجہ ہوئے ابن کثیر نے کہا یہ ہنسنا و غریب ہے انہوں نے اگلی حجج انہن کی آہن غریب
 میں جیسے مال انبیا کا حضرت علی علیہ السلام سے ابتدا پھر سوال حضرت مہ کا انکے حال سے بعد حضرت
 کے اور شہر و طرح کو صحاح میں گندہ چکا ہے یہ پھر حضرت علی علیہ السلام کو پہلے جبریل بنا دیتے تھے
 تاکہ حضرت علی علیہ السلام کو پہچان کر سلام کو بن آہن جمع ساتھ انبیا کے قبل دخول مسجد تھے
 آیا ہے اور میرے کہے جملے ساتھ انکے سموات میں ہوا تھا پھر ثناء بیت المقدس میں آئے اللہ وہ سب
 ہمراہ حضرت علی علیہ السلام کے تھے انکو نماز پڑھائی پھر راق پر سوار ہو کر رجوع طرف کے کر کیا حال

ابن سوط نے فرمایا ہے مجھے ابراہیم بن ابیہم سے روایت ہے علیہ السلام کو دیکھنا انہوں نے امر ساعت کا تذکرہ کیا پھر نبیؐ کے معاندانوں کا طرف ابراہیم علیہ السلام کے کیا ابراہیم نے کہا مجھے کوہ کا علم نہیں ہے اور میرے پر حوالہ کیا میرے علیہ السلام نے کہا لا ینفک فی یومنا ہر طرف سے میرے کو دیکھا میرے منہ کہا ما اذضما فکلا فیکم یومنا الحمد للہ عثر کبیلہ حبشہ کی گئی اللہ کو سوا اللہ عزوجل کے کوئی جانتا ہے مان میرے رب سے مجھے یہ عہد کیا ہے کہ وہ مال غنیمت کا اور میرے ساتھ دو فقیر بھی جو میرے مجھ کو دیکھنے کا جیسے یہ جگہ ہے اس طرح وہ گھبل جائیگا اللہ کے ہاں کہ دے گا جبکہ وہ مجھ کو دیکھ کر گایا تنک شجر وجر کبھی گا کہ اسے سلمان میرے پیچھے کا فرستے اور کہو قتل کر اللہ کے ہاں کہ دے گا پھر لڑے اپنے بلاد و اوطان کے طرف ہر جا میں گئے کہ وقت یاجع و یاجع کلین گئے دھن من کل تحدا یہ یفخولون اللہ وہ ہر اور جان سے چیلنے آئی تھیں وہ ان کے شہروں کو ہال کر ڈالیں گے اور جس شہر کا آنا ہو گا اسکو برا دکر دینگے اور کسی بانی پر گزند نہ کرینگے مگر اسکو ہی جا میں گئے پھر لوگ میرے پاس نہ کر نکاحیت کرینگے میں ان پر یہ دعا کر دینگا اللہ انکو ہلاک کر دے گا اور مار ڈالے گا بے شک ان کے من انکی بددست ہر جا کی تباہی اللہ تعالیٰ میں یہ بھجوا کہ وہ انکو جساد کو بہا کر دریا میں سینکے گا اس بارو میں میرے رب سے مجھے یہ عہد کیا ہے کہ جب یہ حال ہو گا تب سات شل حامل منہ کے ہوگی لوگ نہ جانیں گے کہ کثابت انکو پہاچو کہ رات کو یادوں کو ناگہان آئے گی دَوَّاهُ الْحَمْدُ وَابْنُ مَا جَعَلَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ قُرْطَبَةَ امین کہ جس بات حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسجد الحرام سے مسجد قعہ کو فرما دیا وہ مقام کے درمیان سے ملے گئے جبریل علیہ السلام پر یہ تھا یہ دونوں اذ کو کسے اور اسے یہاں تک ملاوات ملی پر پہنچے جب پیرائے فرمایا میں انکی تسبیح سموات ملی میں ہر تسبیح کثیر کے سنی سموات ملی نے تسبیح کی صاحب مہابت اور خوف سے صاحب ملو کی سہلان اعلیٰ اللہ علیہ وسلم ذوالی احمدی کی اداریت لاتی ہے اسی صورت کی شہرہ لَکُمُ الْمُلُکُ الْقَبِیْطُ الْاِیْمَةُ اُنکی سہرائی برستے ہیں ساتون آسمان دَوَّاهُ سَعِیْدُنْ مَنْصُفُ الْاِمَامِ احمد پتہ امین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جابیہ میں تھے فتوح بیت المقدس کا ذکر آیا مجھے کہتے تھے کہا تو کہاں میرا نماز پڑھنا دیکھتا ہے کہا اگر مجھے خدا کے ہوتو نماز پڑھو تم مجھے مغرہ کے سارا قدس تھا ہے سامنے ہو گا عمر نے کہا تو نے مشابہت ہر دست کی بتائی مگر میں ان نماز پڑھو گا جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھی تھی پھر فیکہ کی طرف بڑھ کر نماز پڑھی پھر اگر اپنی چادر سمجائی اور سارا کوڑا اپنی چادر میں لایا اور لوگوں کی بہت بلد بکشی کی اور مغرہ کی جو تعظیم تھی وہ نہ کی کہ اس کے پیچھے نماز پڑھنے اور قدس سامنے ہونا جملہ

پر ایمان علیہ سلام نے پھر بڑھائی اور کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ سَخَّرَ لِیْ الرِّیَاقَ وَخَوَّرَ لِیْ الشَّیْطَانَ
 یَعْمَلُوْنَ لِیْ مَا شِئْتُ مِنْ خَدَائِبٍ وَمَقَارِیْظٍ وَحِجَابٍ کَاثِرٍ وَقَدْ وَرَدَ اَیَّاتٍ وَعَلَمٌ
 مَنْطِقُ الطَّیْرِ وَآثَانُ بَنِیْ کُلِّ کَهْفٍ وَتَسْمَعُ لِجُودِ السَّمَاءِ طَلِیْنِ وَالْاَرْضِ وَطَلِیْنِ
 عَلَ کَثِیْرٍ مِّنْ عِبَادِہِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَآثَانُ مُکَاوِنِہِا اَیُّسَ لَاحِدٍ مِّنْ بَعْدِیْ وَجَعَلَ مِنْکَیْ مُلْکًا کَیْنِہِا
 لَکِنِّ فِیْہِ حِسَابٌ سَرِیْعٌ اِسْمُکَ اَوَّلِیْسَ ہر کہا اس کو پہلے کیا اس کو پہلے کیا کیا میں نے ہر پہلے سے جو میں چاہتا
 تھا نکال دیا اور تو میری اوّلین جیسے کتاب اور دیگرین جو پہلے ہر اور مجھے سکھائی ہوئی اُسے جانوروں کی اور مجھے ہر
 چیز سے فضیلت دی اور جنہوں اور انسانوں اور اُسے جانوروں کے ہر میرے فرماؤ اور مجھے اس سے فضیلت دی
 اپنے بہت بندہ ایمان والوں پر اور مجھے بڑی بادشاہی کی جو کسی کو میرے بھیج لائق نہیں ہے اور مجھ ہی کے بڑے بادشاہ
 غایت کی۔ جس میں جو کچھ کوئی مراد نہ ہوگا پھر علیہ سلام نے پھر بڑھائی اور کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ
 کَلِمَتَہٗ وَجَعَلَ مَثَلِیْ کَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَہٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَہٗ کُنْ فَاَکُنْ وَعَلِمَیْ اَلْکِتَابَ وَ
 الْحِکْمَۃَ وَالتَّوْرَۃَ وَالْاِنْجِیْلَ وَجَعَلَ لِیْ اَخْلَیْقٍ مِنَ الطَّیْرِ کَہِیْمَۃِ الطَّیْرِ فَالْطَّیْرُ فِیْہِہٖ یَبْکُوْنَ طَلِیْنًا
 یَاذُنُ اللّٰہِ وَجَعَلَ لِیْ اَبْنِیَّ اَلْاَکْثَمَ وَالْاَوَّلَیْمَ وَاجْعَلْ لِّیْ یَاذُنُ اللّٰہِ وَدَقِیْقَیْ وَطَلِیْقَیْ وَطَلِیْقَیْ
 وَاجْعَلْ لِّیْ الشَّیْطَانَ الرَّجِیْمَ فَلَمْ یَکُنْ لِلشَّیْطَانِ عَلَیْکَ اِسْمٌ کَبِیْرٌ سَبَّحَہُ السَّادِکُہُ کے لیے ہے
 مجھ کو اپنا کلمہ بنایا اور میری مثال ایسی بنائی جیسے آدم کی اس کو مٹی سے بنایا اور اس کو فرمایا ہوں ہو گا اور مجھ کو
 اور حکمت سکھائی اور نور رب اور نبیل اور مجھ کو بنایا کہ میں ہر بندوں کی طرح مٹی کے جانور بناتا ہوں تو وہ خدا کے
 حکم سے اُن سے اُن سے اور مجھ کو بنایا کہ میں اور زائد ہوں اور کورسہوں کو اچھا کرتا ہوں اور مردوں کو زندہ کرنا ہوں
 اللہ کے حکم سے اور میرا کلمہ مرتبہ بلند کیا اور مجھے پاک کیا اور مجھ کو اور میری ان کو شیطان مردود سے اس پر
 رکھا تو شیطان کے لیے ہر ہر زمین کوئی سبیل نہ تھا پھر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب عز وجل پر شاکر
 کہا کہ تم سب نے اپنے رب پر رگزار پر شاکر کہا میں اپنے رب پر شاکر ہوں پھر کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَرْسَلَنِیْ رَحْمَۃً
 لِّعَالَمِیْنَ وَكَادَتْ لِّلنَّاسِیْنَ یُسْیَرُوْا وَنَزَّلَہٗا وَنَزَّلَہٗا عَلَی الْفَرَسِ مَا نَفِیْدُوْا بَنِیَّ اَنْ لِّیْ شَیْءٌ وَجَعَلَ لِّیْ
 حَقِیْقَۃً اَمْرًا اَعْرَضَ لِّلنَّاسِیْنَ وَجَعَلَ اَمْرَیْ اَمْرًا وَسَخَّرَ لِّیْ اَمْرَیْ اَمْرًا اَمْرًا اَمْرًا اَمْرًا اَمْرًا اَمْرًا
 وَتَوَسَّلَ لِّیْ فَعَلِیْ وَتَوَسَّلَ لِّیْ فَعَلِیْ وَتَوَسَّلَ لِّیْ فَعَلِیْ وَتَوَسَّلَ لِّیْ فَعَلِیْ وَتَوَسَّلَ لِّیْ فَعَلِیْ وَتَوَسَّلَ لِّیْ فَعَلِیْ
 ہے جس پر مجھ کو بیجا ہر کر کے جہان کے لوگوں پر اور سارے لوگوں کے دہلے غرضی اور فرستادہ کو اور میری زبان

اگر جس میں ہر چیز کی شمع ہے اور میری است کو ستر است نہایا جو پیدا ہوئی ہے وہ گن میں اور میری است کو
 مستدل بنایا اور میری است کو (فراست میں) سب کے پہلے (اور دنیا میں) پہلے بنوایا اور میرا سینہ کھول دیا
 اور میری وجہ سے گناہ دیا اور میرے ذکر کو بلند کیا اور مجھ کو فتح اور غلبہ بنایا ابراہیم علیہ السلام نے کہا یطقتا فطقتکم
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسی پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو توفیق نصیب دی گئی ہے ابو جعفر رازی کہتے ہیں
 ہمیں خاتمہ بالنبیۃ فلیکرمہ بالسلطۃ یوم القیمۃ نبوت کو نئے کرنے والی اور شاعت کو شروع کرنے والی
 قیامت کے دن پہلی اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تین برتن لائے گئے تھے جیسے تھے ایک برتن میں آبی
 سے پانی تھا کہا پیو ذرا سا پیو دوسرے برتن میں دودھ تھا کہا پیو اس کو خوب سا پیو تیسرے برتن میں
 برتن دیا اس میں شراب تھی کہا پیو کہا میں اسکا پیو نہیں جا تا میں یارب ہر جگہ جبریل نے کہا اس کو یہ شراب
 غنیمت ہے مگر تمہاری است پر اگر تم کو پی لینے تو تمہاری بیروی نہ کر کی تمہاری است میں سے گر
 تہوڑے لوگ پہر جبریل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لیکر آسمان پر چڑھے دروازہ کھلوا یا کہا کون ہے یہ
 میرا کہا یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں کہا اؤ قل رسول اللہ کیا اسکی طرف سے کیا گیا تھا کہ ان کہا حیا
 اللہ من آتہ ومن خلیفۃ فیہم السلام وستم الخلیفۃ وستم الخلیفۃ اللہ تعالیٰ بانی اور منشیین کو عطا
 کیے سو کیا اچھا بھائی ہے اور کیا نیک منشیین ہے اور مبارک آنا آیا پہر دروازہ کھول دیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 داخل ہو کر ایک مرد کیا نام افطس جس کی خلعت میں کوئی نقصان تھا جس طرح کہ لوگوں کی خلعت میں نقصان ہوتا
 ہے اسکو اسے طرف ایک دروازہ تھا جس سے خوشبو آتی تھی اور بائیں طرف ایک دروازہ تھا جس سے بدبو
 آتی تھی جب بائیں کی طرف نظر کرنا نہ تھا اور خوش ہوتا اور جب بائیں کی طرف نظر کرنا نہ تھا اور غمگین ہوتا
 سے کہا اے جبریل یہ کون شیخ نام افطس ہے جسکی خلعت میں کوئی شے ناقص نہیں ہے اور یہ دونوں در کیا میں کہا
 یہ تیرے باب آدم علیہ السلام میں امدیہ دروازہ جانب سین کا باب بہشت ہے جب تک انکو دیکھتا ہے جو اسکی
 حریت سے بہشت میں ملازمین تو بہت ہے اور خوش ہوتا ہے اور دروازہ جانب شمال کا باب جہنم ہے ان کو غمگین
 ہے جو اسکی ذریت جو جہنم میں داخل ہوتے ہیں تو غمگین ہوتا ہے پہر جبریل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کو دوسرے آسمان پر لے گئے اور دروازہ کھلوانا یا کہا تیرے ساتھ کون ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 میں کیا انکے پاس سے کیا گیا تھا کہ ان کہا حیا اللہ من آتہ ومن خلیفۃ فیہم السلام وستم الخلیفۃ
 وستم الخلیفۃ اللہ تعالیٰ بانی اور منشیین کو عطا کیا کہ سو کیا اچھا بھائی اور کیا نیک منشیین ہے اور مبارک آنا آیا پہر

پیر داخل ہوئے وہ جن دیکھے کہ جبریل یہ کون ہیں کہا یہ میرے بن مریم دیکھ بن زکریا انا و غلہ بہن پہر
 تیرے آسمان پر ہے جبریل اور دروازہ کھلوا یا کہا یہ کون ہے کہا جبریل ہوں کہا تیرے ہمراہ کون ہے کہا محمد صلی
 اللہ علیہ وسلم ہیں کہا اَوَقَدْ اُرْسِلَ الْاَلِیْکَ کَیْ اَسْکِیْ طَرَفَ سِجَاکَیْ تَاکْہَا نَکْہَا نَکْہَا حَیْآۃُ اللّٰہِ مِنْ اَیْخَہٗ قَوْمِ
 خَلِیْفَۃِ قَیْمِ الْاَکْثَرِ وَفَعْمَ الْخَلِیْفَۃِ وَفَعْمَ الْاَلِیْیَ وَفَعْمَ اللّٰہِ سَعَالِیْ سَعَالِیْ اَوْرَہْمَ شَیْنِ کُوْیْنِا رَکْہِ سُوْکِیَا اَجْہَا سَبَا لَیْ
 اَوْرَکِیَا نِکْہَ شَیْنِ ہے اور کیا مبارک آنا آیا پیر داخل ہوئے ایک مرد سے جو گو گنبر حسن میں فاضل تھے میرے بیلد ابراہیم
 کا چاند سا رکھو کہ بپکا اوی جبریل یہ کون ہیں جو سب گو گنبر حسن میں زیادہ ہیں کہا یہ تیرا بیانی یوسف علیہ السلام
 ہے پیر آسمان چاند پر کیڑے ہے دروازہ کھلوا یا کہا کون ہے کہا جبریل ہوں کہا ان تیرے ہمراہ کون ہے کہا
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہا کیا اونسکے پاس بیوا گیا تھا کہا ان کہا حَیْآۃُ اللّٰہِ مِنْ اَیْخَہٗ وَفَعْمَ خَلِیْفَۃِ
 قَیْمِ الْاَکْثَرِ وَفَعْمَ الْخَلِیْفَۃِ وَفَعْمَ الْاَلِیْیَ وَفَعْمَ اللّٰہِ سَعَالِیْ سَعَالِیْ اَوْرَہْمَ شَیْنِ کُوْیْنِا رَکْہِ سُوْکِیَا اَجْہَا سَبَا لَیْ
 کیا نیک منشی ہیں اور کیا مبارک آنا آیا پیر داخل ہوئے کہا یہ کون ہے ای جبریل کہا یہ اویس علیہ السلام
 یہ من رَقْعَہُ اللّٰہِ مَکَا تَاکْہَا نَکْہَا نَکْہَا سَعَالِیْ سَعَالِیْ اَوْرَہْمَ شَیْنِ کُوْیْنِا رَکْہِ سُوْکِیَا اَجْہَا سَبَا لَیْ
 کھلوا یا کہا کون ہے کہا جبریل ہوں کہا تیرے ساتھ کوئی کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہا اَوَقَدْ اُرْسِلَ الْاَلِیْکَ
 کَیْ اَسْکِیْ طَرَفَ سِجَاکَیْ تَاکْہَا نَکْہَا نَکْہَا حَیْآۃُ اللّٰہِ مِنْ اَیْخَہٗ قَوْمِ خَلِیْفَۃِ قَیْمِ الْاَکْثَرِ وَفَعْمَ الْخَلِیْفَۃِ وَ
 فَعْمَ الْاَلِیْیَ وَفَعْمَ اللّٰہِ سَعَالِیْ سَعَالِیْ اَوْرَہْمَ شَیْنِ کُوْیْنِا رَکْہِ سُوْکِیَا اَجْہَا سَبَا لَیْ
 یہ مرد اور یہ قوم کون ہے کہا یہ ہارون مجرب ہے اور یہ بنی اسرائیل ہیں پیر چٹے آسمان پر سے گئے دروازہ
 کھلوا یا کہا انوکون ہے کہا جبریل ہیں کہا تیرے ساتھ کون ہے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہا اَوَقَدْ
 اُرْسِلَ الْاَلِیْکَ کَیْ اَسْکِیْ طَرَفَ سِجَاکَیْ تَاکْہَا نَکْہَا نَکْہَا حَیْآۃُ اللّٰہِ مِنْ اَیْخَہٗ قَوْمِ خَلِیْفَۃِ قَیْمِ الْاَکْثَرِ وَفَعْمَ
 الْخَلِیْفَۃِ وَفَعْمَ الْاَلِیْیَ وَفَعْمَ اللّٰہِ سَعَالِیْ سَعَالِیْ اَوْرَہْمَ شَیْنِ کُوْیْنِا رَکْہِ سُوْکِیَا اَجْہَا سَبَا لَیْ اور کیا نیک منشی
 ہیں اور کیا مبارک آنا آیا پیر داخل ہوئے ایک مرد بیٹا ہوا دیکھا جب کہ چوڑا کرگڑ ہے وہ رویا کہا اوی جبریل
 یہ کون ہے کہا ہوی ہیں کہا یہ کیلے دست ہیں کہا بنی اسرائیل نے یہ زعم کیا کہ میں اگر مہنی آدم ہوں اللہ عزوجل
 اور یہ ایک رے بنی آدم میں سے میرے بعد دنیا میں آیا ہے اور میں آخرے میں ہوں اگر وہ غصہ کر مہم تانو
 ہوتا مجھ کو کچھ پرانہ نہ بنی لیکن ہر بنی کہ ساتھ لگی است ہوگی پیر جبریل محضر صلی اللہ علیہ وسلم کو آسمان ہنر پر
 سے چڑھے اور دروازہ کھلوا یا کہا انوکون ہے کہا جبریل ہیں کہا تیرے ساتھ کون ہے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اور دوسرے میں کہا اذْکَلْتُمْ لَحْمَ الْاَبْنَاءِ اس کی طرف سے کیا کیا تمہارا ہاں کہا حَتَّىٰ لَا تَرَ مِنْكُمْ حَافِيَةً مِّنْكُمْ اَلَمْ تَرَ
 وَتَقْتُلُوهُمْ اَلَمْ تَرَ اَنْتُمْ تَقْتُلُوهُمْ اَمْ لَا تَعْلَمُونَ ہوا دل ہوئے ایک مرد شرط کو بیٹھے اوپر جس کے کپڑے بال سفید اور کپڑے سیاہ ہوں
 پاس ہوا نہ بہشت کے کسی پر مٹیا ہوا دیکھا اسکے پاس ایک قوم جہنمی تھی سفید رو میں قرطاس اور ایک قوم جس کے
 اور ان میں کچھ تیار لوگ جہنم کے ان میں کچھ تیار لوگ تھے جو گمراہ اور ایک نے جن داخل ہو کر رہا کچھ کے کچھ رنگ ان کا
 ہوا اور دوسری تہہ میں گھسے اور غسل کیا پھر باہر نکلے انکو اور ان کچھ خاص ہوئے پھر ایک اور تہہ میں داخل اور ہاتھ
 اور باہر نکلے انکی ننگت بالکل صاف ہو گئی وہ اپنے صحابہ کے اور ان پر ہو گئے اور اگر کسی باہر دیکھ بیٹھے کہا اے
 میرے دل یہ شیطانی کون ہیں اور یہ سفید رو کون ہیں اور یہ لوگ جہنم کے کون ہیں اور یہ تیار کیا ہیں جن میں یہ
 لوگ داخل ہوئے تو انکو اور ان صاف ہو گئے کہا یہ تہہ تیری باپا برہم علیہ السلام میں سب سے پہلے دیکھو تیرے
 پر انہیں کو بال سفید ہوئے اور یہ سفید چہرے کے وہ لوگ ہیں جنہوں نے بڑا بیان کو ظلم سے نہیں ملایا اور جن کو گناہ
 کے رنگوں میں کچھ ہے یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے عمل صالح اور دوسرے عمل سنی ملایا ہے تیرے اکی تو یہ قبول
 تو ملی رہے انہیں سپر تہہ نہر رحمت صراط اور دوسری نعمت خدا اور تیسری سقاہم دَقَمْ مَنَّا اَبَا لَحْمٍ اَلَمْ
 ملایا انکو نہ کتبے شراب جو دل کو دھو گئی پھر سدا تک پہنچو کہا یہ سدا رہے اللہ ہے اسی کے ہم کوئی تیری امت
 کا جو تیری سنت ہو سنتی ہو یا جو یہ ایک درخت تھا جسکی جڑ سے نہر بنی معلق ہیں ایک اَقْدَاقِیْنِ مَنَّا وَتَحْمِیْ
 الیہین کی جو نہر ہیں بنی کی جو نہیں ہو گیا دوسری اَقْدَاقِیْنِ لَیْنِ لَکُمْ یَغْفِرُ لَکُمَا مَعْنٰی نہر تہہ میں درو
 کی جھکا فرو نہیں پھر تیسری اَقْدَاقِیْنِ مَعْرُکَۃٍ لِّلشَّارِبِیْنِ نہر تہہ میں شراب کی جس میں جو ہو رہے ہیں دہان
 کو چہتی اَقْدَاقِیْنِ عَسَلِیْنِ مَعْقٰی نہر تہہ میں شہد جہاں آرا ہوا یہ ایک درخت ہو جس کے سال کے تیرے سوار تہہ
 برس پہلے اور قطع کر کے ایک تہہ نکال ساری امت کو ناپ لیتا ہو اس درخت کو نور خلق عزوجل دیکھتے ہو
 تہہ در درختے ہو غرض غفلت کے چپائے ہوئے تہہ جبکہ درخت پر کوئی دائرہ رب تبارک و تعالیٰ کا گرامہ اللہ باہر
 اس درخت کے کلام کیا اور کہا انگ عرق کیا تو نے ابراہیم کو خلیل ٹیلا اور ملک عظیم اکرم دایہ اور موسے ہمدان
 کی اعداؤ کو ملک عظیم عطا کیا اور لوط اسکے لیے زعم کر دیا اور سلیمان کو بادشاہی دی اور جن دس شیاطین کو نکال
 مسخ کیا اور جن میں انکی آغیر میں زمین اور سیاہ ملک دیکھو یہ وہ کسی کو بعد از ذکر دیا نہیں ہے اور وہ کسی کو
 نور میں انجیل سکھائی وہ مذہب کا کوئی تہہ ہی کو اچھا کر دیتے تہہ اور دوسرے کو جلا دیتے تیری اذن سے اور انکو
 اور انکی ان کو شیطان مردود سے پناہ دی شیطان کو کوئی رستہ نہ تھا رعب عزوجل نے فرمایا بیٹے جہنم

۹
 سُبْحَانَكَ
 رَبِّیْ
 عَزَّ
 وَجَلَّ

[illegible]

جہانگیر لاکھ اور صدق ہے وہ مرتد ہو گئے اور ابو بکرؓ سے معایت کی کہ ٹھوکر پیر خبر ہے کہ تھارے صاحبِ نعم
 کرتے ہیں کہ وہ آجکی رات بیت المقدس گئے تھے کہا کیا انہوں نے نہ طرح کہا کہ کہا ان کہا لیکن قال ذلک لقل
 صدق کہا کیا تم بہانے تصدیق کرتے ہو کہ وہ شب بیت المقدس کا صبح سے پہلے لگے کہا ان میں
 انکی تصدیق اس سے دور نہیں کرتا ہوں صبح یا شام جو خبر آسان کی گئی تھی انکی تصدیق کرتا ہوں اسی
 جگہ سے ابو بکرؓ کا نام صدیق ہوا ام ہانی بنت ابی طالبؓ کہ جن کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وقتِ شب پہنچ
 لیگے مگر وہ میرے گھر میں اس بات کو ایک سیر سوئے تو نماز عشاء پڑھ کر سو رہے اور ہم بھی سو رہے تھے
 حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جھوٹا کہہ دیا جب نذر صبح کی پڑھی اور ہم نے یہی تمہارا آپ کو صبح پڑھی کہا اسے
 ام ہانی نے مجھے ہر وقت تھارے نماز پڑھی تھی جی طرح نئے دیکھا اس ادا میں ہر بین بیت المقدس کو گلا اور دکان
 نماز پڑھی پھر میرے نماز صبح تھارے ہر پڑھی اہم جی طرح کہ تو دیکھتی ہے دَوَّاءُ مُحَمَّدُ بْنُ اَلْمُطَّقِ اس
 روایت میں کہی ہے کہ بڑا ساقط ہے مکن ابو بکرؓ نے اہم ام ہانی سے مسیوطہ ترسیاق میں اس سے روایت
 کیا ہے وہ جگہ کہتا جیسے طبرانی کا لفظ ام ہانی سے یہ کہ جس جہنم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لیکھے ہر
 رات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر میں سوئے تھے مجھے خود وقتِ شب پایا جبکہ اس ڈر سے فیندہ
 آئی کہ کہیں بعض قریش نے نہ من ہوئے ہوں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر میں
 ہنہ پڑھا کر باہر لیگے دروازہ پر ایک باب تھا جسے جھوٹا لکھا ہے بڑا جھوٹا پیر سوا کہ اگر اسے چلے بہانے کہ
 بیت المقدس پہنچے پھر اہم علیہ السلام کو کہا یا انکی خلقت مشابہ میری خلقت کی تھی اور موسیٰؑ کو کہا
 وہ ایک مرد گندم کون دراز قد سبط اشعر مشابہ مردم اندھنورہ کے تھے صلی علیہ السلام کو کہا یا وہ سیانہ
 قد فیدنگ مال السیر فی مشابہ عرہ بن سود کے تھے و جلیل کو کہا یا مسیح العین مینی تہا مشابہ یقظن بن عبد اللہ
 کہا میں جانتا ہوں کہ نخل کو قریش خبر دون جو کہہ میں نے دیکھا ہے بنو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کپڑا
 پیرا اور کہا میں تمکو اسکی یاد دلاتی ہوں کہ تم اگر اپنی قوم کے مابین جاؤ گے تو وہ تمکو جہلا میں گے اور تمہاری
 بات کا انکار کریں گے جیسے وہ ہے کہ قریش تمکو کہیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا کپڑا میرے ہاتھ سے چڑھا
 لیا پیرا میں نے گم نہ وہ بیٹھے تھے انکو خبری جبر بن عظم نے کہا اے محمدؐ اگر تمہاری شان ہوتی جیسے کہ تم
 تھے تو جو بات تم نے کہی ہے تم نہ کہتے اور تم در میان ہمارے ہو ایک مرد از قوم میں سے کہا اسے تمہارا
 گندہ ہمارے انھوں نے پڑھی ہوا فلان فلان جگہ کہا میں واللہ مجھے انکو با یا کہ انکا ایک اونٹ گم گیا تھا اور

اس کو تلاش کرتے تھے کہا بنی فلان کے اہل یہی مذہب ہے ہو کہا مان مینے انکو فلان فلان جگہ پر دیکھا تھا انکا
 ایک ماذہ فرخ شکست ہو گیا تھا اس کے پاس ایک شاہیاد بانی کا تھا مین نے اس سے بانی پیا کہا بیلان کی
 گنتی اور جو چاہے اس کے ساتھ میں اکی ہندو تیا دیکھا مین اکی گنتی سے مشغول تھا پیر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم کلمہ پڑھے ہو کر ادب لائے گئے اوکو لود عا کو گن لیا پھر بارش کے آکر اور فرمایا تم نے مجھ پر بنی فلان
 لو شون کا حال پوچھا تھا وہ کذا کذا مین اور ان مین فلان فلان اعی ہے اور تم نے مجھے حال اہل بنی فلان
 کا دریافت کیا وہ تنے مین اور ان مین بخوار عا کے این ابی قحاد اور فلان فلان ہے اور یکل صبر کو شہید
 پرا جائی گئے لوگ اس گہائی پر نظر رکرنے کو بیٹھے کہ دیکھیں کچھ کہا ہے یا نہیں اتنے مین سامنے سے اوش
 لائے اور ان سے پوچھا کہ تمہارا کوئی اونٹ گم گیا تھا کہا مان دوسروں سے پوچھا کہ کوئی تمہارا ماذہ امر اس کے ہو گیا
 تھا کہا مان کہا تمہارے پاس کوئی قصود تھا ابو بکر نے کہا واللہ مینے وہ قصود کہہ دیا تھا کسی نے اسکو نہیں
 پیا اور مین پر ہایا ابو بکر نے انکی تصدیق کی اور ایمان لائے ہدن سے پکا نام صدیق ہوا **ف** ابن
 کثیر کہتے مین جب مجموع ان احادیث پر کہ سمیع حسن وضعیف مین و توف حاصل ہوا تو مضنون متفق علیہا بت
 ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شاہد کے سے بیت المقدس کو گئے اور یہ جانا ایک ہی بار ہوا تھا اگرچہ عبا
 رواۃ اور مضمون مین مختلف مین اور الفاظ کی کمی بیشی ہے کیونکہ ماسوی بنیاد پر خطا جا ئز ہے اور جس نے ہرگز
 روایت کو کہ دوسری روایت کو مخالف ہے ملیم و نہیر اگر اسرار متعذر قرار دیے وہ امید غریب ہے اور
 مار بطرف غریب کے اسکو مطلب ہوتا آیا اور بعض متاخرین نے طرحت کی ہو کہ جانا کے سے بیت المقدس کو
 ایک بار ہوا تھا فقط اور ایک بار کے سے آسمان پر فقط اور ایک بار کے سے بیت المقدس پر دمان سے آسمان کو
 اور یہ متاخرین مساک سے خوش ہوا اور اس نے جانا کہ اس کے ہاتھ ایک ہی چیز لگی جس سے خلاص انشکالات
 سے ہوتا ہے علانکہ نہایت معید ہے اور کسی لیکسے سے یہ بات متول نہیں ہوئی اور اگر یہ مسری متعذر ہوتا
 تو خود حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خبر دیتے اور لوگ اس متعذر و تکرار کو نقل کرتے **ف** سو سے بن معقب کہتے
 مین کذا مین نے کہا ہے کہ ہر ایک سال قبل ہجرت کو ہوا تھا عروہ ہی اسی کو قائل مین سدی نے کہا جب
 مین نے پہلے ہجرت کے ہوا تھا حق یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر بیداری تہا نہ خواب کو سے بیت المقدس
 براہ پر ہوا ہو کر گئے جب یا مسجد پر پورے دابہ کو ترو بکارت راہ کے باندہ کہ مسجد میں ہے اور قبلہ مسجد میں گذرت
 تھی مسجد پر مین پر سراج لائی گئی وہ مثل سلم کے صاحب بنی اسپر چڑھتے تھے اسپر سے صعود طرف آسمان

جس کے کیا پر حضرت آسمان پر گئے ہر آسمان کے مقربین نے نفی کی اور حضرت نے ان پر غیر دھرم جو آسمانوں میں
تھے سلام کیا جسے بنائے اور ربات انبیاء کے یہاں تک کہ موسیٰ کلیم پر آسمان شرم میں گزرتے اور ابراہیم خلیل پر آسمان
ہنرمیں پہرہ دوڑا کیا کی متر سے تجاؤ کیا یہاں تک کہ ستوں کی کپڑے وہاں آواز اظہار مذہبی کی جو کہ ہونے
والا تھا اور سدۃ المتتہ دیکھا اللہ تعالیٰ کا امر اسکو دہانے تھا ایک عظمت عظیم تھی سونیکے بچنے اور اللہ تعالیٰ
وہاں کو اسکو دہانے ہوئے تھے وہاں حیرت ملیہ اسلام کو انکی پہلی صورت پر دیکھا جو سو پڑتے اور خوف حضور کو دیکھا
وہاں کو کہہ رہے ہوئے تھا اور بیت سمور دیکھا جو کعبہ رضیہ بنائے ابراہیم خلیل کے مقابل میں ہے ابراہیم اپنی پشت
اُس سے لگاؤ ہوئے جیو تھے اسلیے کہ وہ کعبہ بنا دی ہے اس میں ہر دن ستر ہزار فرشتے داخل ہو کر عبادت کرتے
ہیں یہ طرف کے قیاس کے دن تک نہیں کرتے اور حجت دنا کو دیکھا وہاں اللہ نے پچاس غازیں فرما دیں
کیں یہ تحریف نہ کر براہ رحمت اللطیف العباد پانچ رکعتیں ہیں ایک عذاب عظیم ہے ساتھ شرف عظمت غازیں کے
پہر حضرت سلمہ علیہ السلام بیت المقدس پر برتری اور ان کے ہمراہ انبیاء ہیں اس کے ان ہمراہ نماز پڑھی جبکہ
نماز کا آیا متصل ہے کہ وہ نماز صبح کی ہو اس دن اور بعض لوگ یہ عقار کہتے ہیں کہ یہ امامت نماز کی آسمان پر
کی تھی لیکن ظاہر روایات اسی پر ہے کہ یہ نماز بیت المقدس میں تھی لیکن بعض روایات میں یوں ہے کہ اول
دخول میں تھی ظاہر یہ ہے کہ بعد جو کہ بھی اسلیے کہ جب گزرتے حضرت سلمہ علیہ السلام کہ نماز کا نماز انبیاء
پر ہوا تو آپ ایک ایک کو جبریل سے پوچھتے گئے اور وہ ہر ایک کے حال سے خبر دیتے رہی اور یہی ملائکہ ہی
ہے اسلیے کہ حضرت سلمہ علیہ السلام کہ وہاں اسطوبہ جناب علوی تھے تاکہ آپ پر ادائیگی ہے پر اللہ تعالیٰ جو بکا
وہ فرماں کہ یہ جبریل ہی مراد سے خلق ہوئے جناب جناب عیسیٰ ساتھ جو ان انبیاء علیہم السلام کے ہوا پر اللہ نے
انچل شرف و فضل ان پر بتقدیم امامت ظاہر کیا اللہ جل امت کا ہزارہ جبریل نے اسے کیا تھا یہ بیت المقدس
سے ٹھکر بلق پر ہوا ہوئے اور فلسفے نے نیک کی شب میں کہ میں پہر کر آگئے اللہ تعالیٰ کا دعائی العلم راہبش
کر ابرتن شیر و شہد یا شیر و شراپ یا شیر و آب کا لان سب بخون کا سوبت المقدس میں تھا یا آسمان میں
اور متصل ہے کہ یہاں اور وہاں دونوں جگہ ہو کیونکہ یہ نسل بنیانت کو تھا اسطرح قادم کے ماسہ علم ف
لوگوں نے اختلاف کیا ہے کہ ہر بدن درود دونوں کے ساتھ ہوا تھا یا فقط درود سے اس میں دو
قول ہیں اکثر علماء اس پر ہیں کہ روح و بدن دونوں سے بیداری ہوا نہ خواب میں اس امر کا انکار نہیں ہے
کہ حضرت سلمہ علیہ السلام نے قبل کے خواب میں دیکھا جو پہر عباد اس کے بیداری میں اسلیے کہ حضرت

امپہانی کے کن بلال النبوة میں بطریق واقعی محمد بن کعب بن علی سے روایت کیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 دین میں فیتہ کلی کو پاس فیصلہ کیا پس آپ کے دو دو کا ذکر فیصلہ برادر ہیں کہ ایک بے سیاق نہ کریں دلائل عظیم
 ہے و فور عقل پر قل پر یہ اوسنے تجا شام کو بلایا ابوسفیان مخبرین حرب اور انکی صحاب کو لائے اُنہر سال شہورہ کا
 سوال کیا دواھا البصاری و صلیم کما سنیانی بیانا ابوسفیان نے جبہ کیا کہ امر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 وسلم کی تحریہ و تفسیر نہ دیکھتے کہ کرو اس سیاق میں ابوسفیان نے کہا ہے واکھوما متعین من ان افھم فیہ
 اسقظھ من عنینہ لآ ائی اکرہ ان الایب عندہ کذبہ یاخذھا علی وکھبھن فی یوحہ
 اسی قسم مجھ نہیں روکا بات ہو کہ میں ابورہ بات بناؤں جو اسکو بادشاہ کی نظر سے گراؤ مگر اس نے کہ میں
 برا جانے کہ میں بادشاہ کے پاس جوت ہو کر اپنا اعتبار نہ اٹھاؤں کہا بیان نہ کرانے کے قول کا بابت ہر
 کے کیا کہہ سکتے کہا ایھا الملک الاخیر لک خبر القرب انک قد کذب قال و ماھو قال قلت
 انہ یزعم لک انک خرج من ارض العرب فی لیلۃ فھا مسجداکم ہذا مسجدا ایلینا و
 رجع الیہ انک الیلۃ قبل الصباہ قال و یطریق ایلینا عند دایر فیضہ فقال یطریق ایلینا مذ
 علیک ناک الیلۃ اے بادشاہ میں نے کچھ ایک لٹ نہ بتلاؤں جس سے تمکو ہرکا جوت معلوم ہو جاوے کہ قل
 بولارہ کیا ہے ابوسفیان نے کہا میں نے کہا وہ گمان کرتا ہے کہ میں ایک ہی میں مرم کی زمین سے نکلتا ہوں
 المقدس میں گیا اور ہر کرسی ات میں پس آیا صبح پہنچا کہا اور بیت المقدس کا عالم قیصر کے پاس کھڑا تھا
 وہ بولارہ جے و دات معلوم ہے فیضہ طرف کے دیکھا کہ کچھ کیا معلوم ہے کہا میں کسی ات سوتا تھا جب
 تمکے سارے دروازے مسجد کے بند نہ کرنا جب وہ ات ہوئی میں نے ساری دروازے کھول دیے مگر ایک دروازہ
 جو مجھے بندہ نہ ہوا میں نے اجڑا محل سے مدلی اور جتنے لوگ یہاں سے باہر تھے سب مدلی پر چند ایک بندہ کرنا
 چاہا نہ ہو لکیم سکولام میں نہ سکے گولام لکیم پیر کو سر کا تہہ میں نے خبر کو بلایا انہوں نے سکھو دیکھا کہا
 اس دروازے پر خوف و بیاں باق ہو گئی ہے ہم سکولام نہیں سکتے صبح ہو تو ظہر میں کہ یہ کیا ہوا ہے میں
 دو دروازے کھول کر چلا آیا صبح کو روان گیا وہ پتھر جواز دین مسجد میں ہے سکھو مقبوب یا اکیلین اثر بانہ
 لکے جانے کہ تباہی پڑ چکی ہے کہا روکا نہیں گیا و دروازہ ابھی رات مگر کسی نبی پر اداس نے ابھی رات
 ہمدی اس مسجد میں نماز پڑھی ہے و ذکر مقام الحدیث ابن کثیر نے اس فائدہ کے قاضی حسنہ علیہ السلام
 ف حافظ ابو الخطاب نے عرض کیے کہ اب القزیر نے مولد السراج المنیر میں ذکر حدیث ہر اکا طریق میں

سے کہے کہ ہر کلمہ کی ہے کاجاد و اکاد پر کہا ہے کہ روایات متواترہ الیٰ ہین حدیث ہر اہل علم و فن
 علیٰ ما بین حدود و حدود و ملک بن ابی حصصہ بن ابی ہریرۃ الیٰ سعید بن عباس و شداد بن اوس الیٰ بن کعب عبد
 الرحمن بن قرقط و ابو حبیہ الیٰ سلیع ہضار بن و عبد اللہ بن عمر و جابر و خذیفہ و بریدہ و ابو ایوب و ابی ہریرۃ و ابو امامہ و عمر بن
 حنبلہ و ابو امامہ و حبیب بن امیہ و ابی ہریرۃ و ہشام بن ابی بکر و صدیق رضی اللہ عنہم جمیع سے کسی نہ زیادتی
 حدیث کا بطور لو کہ کسی نے منقول نہایت کیا جو مطبوع کہ سانیہ میں واقع ہے اگرچہ حدیث بعض کی شرط صحت
 پر نہر حدیث الاشراف اجتمع علیہ المسلمون و اخر من عنہ الزنادقہ و الخلیفہ و یونیدون
 ان یطوفوا نقول اللہ یا قوی و عظم و اللہ معکم نوری و ذکر کثرہ الکافیون سوسہ ہر کی حدیث پر اہل اسلام
 کا اتفاق ہے مکن زعمون اور محدثان نے اس سے اعتراض کیا ہے وہ جانتے ہیں کہ اس کے نزدیک جو ہر ہون
 سے کہا دین اور اللہ اپنے ذکر کو ہر کرنے والا ہے چار امانین کا فرائض فیہ آیہ سبحان الذی سے اس کی جگہ جو
 کچھ کہا گیا ہے یہ سب جو ہے کلام حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ کا انکی تفسیر شریف سے دلیل بخیر و انتہا معقولہ اس
 جگہ یاد کرو کہ روایات ثبوتہ اس کے ثابت نہ بیان فرمادہ دفعہ دستنباط معانی و الفاظ کا در ذیل ہر حدیث ہر
 علیٰ اختلاف الفاظ و طرق و فوائد سے شمار و سائل بسیار و منقول کثیر و الفاظ نفیس ہیں فتح البیان کا
 بیان سیکھتے ہے کہ سبحان اللہ سہ ماہی ہے سچ مشدک یا ہم صدر سے یا صمد قیاسی ہے سچ مع تحف کا معنی ہے
 تتریز و بعد و برات کو ہیں ہر قصہ و سورت سے ہر حال یہ علم نہیں ہے و سطر تتریز و تقدیس کے یا علم تسبیح و ال
 ہے تسبیح بیع و تتریز کا کل پر و ہذا اسکا استعمال بخیر اللہ تعالیٰ کو اللہ کے حق میں نہیں آتا ہے عبد الواسع
 ہانوی نے شرح جوشان سعدی میں کیا خوب کہا ہے کہ در لفظ سبحان عقل میر نسبت کہ است یا صمد یا کن
 حقیقت جہان پر و ہر کہتے ہیں ات میں میر کہنے کے لیے شباب و چلنا اور بعض نے کہا سیر و لیل شب کو
 کہتے ہیں غصہ پر سب ہر خاص شیر اساتہ میر لیل کے فوائد ذکر لفظ لیل کا تعیل مت شب ہو یعنی بعض شب
 میں کے سے شام کو گئے ساف چل شب تک امد و جدالات لیل کی تعیل مت پر تنکیر ہے بیکر و لای
 کرتی ہے بصفت پر خلاف میرث الیک کہ یہ غیہ ہتہا بابر جلیل ہے ہر غمخیزی نے افادہ قلمت سیر
 لفظ لیل سے ہدلال کیا ہے ساجد ذرات عبد اللہ و خذیفہ کے کہ انہوں نے سن اللیل پڑھے الیٰ خیر
 قیل بن ابی ہریرۃ نے کہا بعد جابر اس کے اللہ کسی نے کہا میں ساعت اللہ کسی نے کہا اس کے ہی کم اللہ قیل
 و بعض متارب بن بعض کچھ میں استعمال قیل کا کیا گیا و غمخیز و علما و نگین کا جامع ہے ہاتھ

کہ مولد عید ہے اس آیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں است میں سے کسی کا مبارک و میں اختلاف نہیں
ہے فقط عید کا یہی اصل نہ کہا یا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نہ لیا اس سے مخصوص حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا شریف و مکرم و تمجید ہے اہل علم نے کہا ہے اگر عید کے سوا کوئی اور نام اشرف تر اس
نام سے پکارا تو اللہ وہی نام اس مقام میں ذکر کرتا ہے

اَسْمُكَ اِذَا تَوَدَّعْتَ مَا سَمِيَتْ وَارْتَمَى

رَدِّهِ لِي يَا عَبْدَ هَالِكِمْ

لَا تَذْهَبُ إِلَّا بِعَهْدٍ مِنَّا فَإِنَّ أَكْثَرَكُمُ الْكَاذِبِينَ

فَإِنَّ أَكْثَرَكُمْ لَاطِقُونَ

عمر بن شیبہ عن ابیہ عن جبرہ کہتے ہیں کہ حضرت علیؑ علیہ السلام، بیع اللہ قبل چہرے کے بکنا
وہ شیبہ کے ابن شہابؒ عروہ کا نظریہ ہے کہ ہر حضرت علیؑ علیہ السلام کا طرف بیت المقدس کا قبل
قبل نکلنے طرف مینے کے یک سال ہوا تھا اور سدی نے کہا سورہ احسن و تادم نے کہا مراد مسجد الحرام
مقدس جبرہ کا ہر قرآن ہی ہے اور عمارہ بن بکتر عین کہ ہر ان گہرے ام ہانی کے ہوا تھا مسجد الحرام محل ہے کو یا
حرم پر ایسے کہ یہ دونو محیط مسجد الحرام ہیں یا اسلحہ کہ سارا حرم مسجد ہر حدیث ہماکت مسجد میں ایسا کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اِنَّا فِی الْمَسْجِدِ الْکَرِیْمِ فِی الْبُحْرِ پھر ساری حدیث معراج کی فکر کی مسجد اقصیٰ سے
بیت المقدس ہے ہماکت نام لفظ ایسے ہوا کہ مسجد الحرام سے مسافت معید پر واقع ہے جو لوگ حجاز میں رہتے ہیں
وہ ہر ترویج مذہب و دین اور لوگ بھی جو عرب میں جبکہ زیارت کیا جاتی ہے ان سب میں وہ عبد اللہؑ علیہ السلام ہے یا اللہ
افراد و خباثت سے یا وقت جبکہ وہ بنائی گئی تھی کوئی مسجد ہوا اس کے نتیجے میں اس ملک سے تشریف و توجہ کے
میں سب سے پہلا انگو آدم نے بنایا تھا چالیس برس بعد کعبے کے کافی المودہ سب ہیں مسجد اقصیٰ اول مسجد جو دنیا
نہیں پر بعد کعبے کے بنائی گئی ہے اس مسجد کا بعد حال کتاب لفظ العجلان فیما نص ہے معرفۃ حاجۃ الان
بین کہ ہا حضرت علیؑ علیہ السلام کا مہربان سے بیداری میں ہوا تھا اور قبل اس کے تمام میں جلیج کے
نم کو کہ شہد میں دیکھا تھا ہر شہد میں اسکا تحقق ہوا حکمت اہل میں طرف بیت المقدس کے اندہ ہونے پر
عروج کے کو کہ مراد ہے یہ ہے کہ ایلیا زمین مشرق ہے منظر یہ ہوا کہ وہ زمین پامال قدم مبارک ل ہو نہا کہ آپ
کی استہلان فیض کے عروق ہم سیکو کہ جو برکت انفرادہ مشرقیت سہل آسان ہو جائے یا اسلحہ کہ وہ عجیب
جمع المذہب انبیاء علیہم السلام ہے ملکہ نے ہوا کہ انکو شرف زلیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بخشے یا اسلحہ
کہ حضرت علیؑ علیہ السلام کو ان کو ان کی صفات کی خبر دیں تاکہ باقی اسوہ میں وہ حضرت علیؑ علیہ السلام

کی قسم میں کہن قالہ کفری وہ بڑا خطر ہے اسلئے حکما نے اس کو مسجد گروہ بکت نہی ہے مراد بکت دینہ
 ہے یہ بکت نہیں جو گردالی نہیں بلکہ خدا کی بکت تو دونوں مسجدوں سے ملکہ بکت مسجد الحرام کے لئے
 اہم ہے کیونکہ ثواب عبادت عبادن نے کہا مراد بکت جو شمار و انہار و دشنام میں یا وجود و بنیاد میں کسی کو
 یہ مسجد رکھا قبلہ تھا قبل یہاں سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہنا نام مبارک کہا اسلئے کہ سفر نبیاد و مہبط و حق
 و ملاکہ ہے اور سفر خلافت کا دن قیامت کے اسی طرف ہوگا اللہ نے محل مسجد انصاف بکرات دینا و آخرت رکھ کر
 بین سدی سے حکما نے یہ منہ گردانے کے درخت کاڑھ میں اور ہزار کا طرف اس کے جو نا تو طہیہ تھا معراج الی
 السمار کا پہر عادت الہی بیان کی کہ مراد اس سے کہنا نا اپنی نشانہوں کا اور عجائبات اس آیت میں تھا انہ بخل ایک
 قطع سافت بید و طہیہ ہے ملک بادہ شب میں اور دن واسطہ تعیین کے ہے مراد اس سے تعلیم آیات قہی ہے
 کیونکہ جو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا تھا اگرچہ طہیہ طیل تھا لیکن نسبت عجائبات و عجیل حکمت
 آیات کو تیرہ آیت کے بعض تھا کلاہ الی شامۃ روتہ ملکہ میر ہے اور بن طہیہ نے کہا طہیہ اول اولی ہے
 اللہ ہر صبح کا سلسلہ اور ہر عصر کا ہمیر ہے بخیر کے نقل و ذات رسول ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس آیت شریفہ سے
 چلایا پانچ اتفاقات ہیں مظہر سلف و خلف کا نہایت ہے کہ ہزار حیدر روح و دونوں سے تھا لہذا ایک گروہ نے
 کہا کہ حفظ روح سے تباہی سرے گروہ نے کہا ہزار حیدر سیدلین نامیت المقدس اور روح سے تباہی تھا
 دلیل میں تفصیل پر الی مسجد الاقصیٰ ہے کہ میں مسجد کو غایت ہزار شیراب ہے اگر بیت المقدس سے آسمان تک غایت
 واقع ہوتا تو اللہ تعالیٰ ذکر اسکا کرتا لیکن مدلول احادیث صحیحہ کثیرہ وہی مذہب سیل سلف و خلف ہے کہ ہزار حیدر
 و روح و دونوں سے بیداری میں بیت المقدس تک ہر سموات تک کچھ حاجت تاویل کی اور صرف نظم قرآنی کی
 نہیں ہے اور نہ صرف الفاظ احادیث کی مختلف حقیقت اور کوئی مقتضی الیگہ بخیر میرہ استبعاد کے نہیں ہے بلکہ
 محض حکیم مقول نامرہ ہر صبح کوئی شے مستحیل نہیں ہے لہذا گروہ ہزار بحر و دریا ہوتی مجمع کہا ہے
 کہ فقط روح سے ہی اور دریا دنیا کے حق ہوتی ہے تو کفار تکذیب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس
 خبر پر نہ کرتے اور بعض سلمان ہر مذہب سے اسلئے کہ انسان خواب میں ایسی چیز دیکھتا ہے جو مستبعد کہ
 محال ہے اور کوئی اسکا انکار نہیں کرتا نہ ہندو لالہ ہزار بالروح پر کوہ دیا جملہ الرواۃ اس سے اگر تسلیم ہی کیا
 جائے کہ مراد اس دیات ہزار ہے تہی وہ فقیر کہ جو سبکہ شتات اللہ کی انہی ہی عیدہ لیکتا ہے
 واقع ہے اور ہر صحت جو احادیث صحیحہ کثیرہ میں آئی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شاہد ہے گئے

فاحکم ہند لال سے اس بات پر نہیں ہے کہ یہ دیا اول ہو سکتا روت عین کے کیونکر ریت عین کو بھی
کبھی بعد یا بدلنے عین اور طرح محل اس سزا کا رد یا بیچ ہو سکتا ہے حالانکہ احادیث صحیحہ میں صریح اس امر کی
قوی ہے کہ حضرت علی علیہ السلام براق پر سوار ہو کر گئے اور خود حضرت علی علیہ السلام نے بصرہ میں
کی بوجہ اسرار حضرت علی علیہ السلام اور مسلم بن النائم والیقظان تہہ پس اولی وہی سبب مجبور ہے کہ
یہ فیضیت اس طرح علم کے اور کوئی فریضہ اس طرح علم کے نہیں ہے اور یہ اس اختلاف کی کہ یا یہ اسرار ایک سال
قبل ہجرت کو طرف بنو کے توجہ ساہا سال ہے کہ خدیج بن بنی عمرہ حضرت علی علیہ السلام کے ناز پر ہی ہوا اور
یا پھر میں ہے ہجرت سے انتقال کر چکے تین یا عین برس یا چار برس اور ناز فرم نہیں ہوئی مگر شب ہرگز میں اسکی
ابن عبد البر نے ہند لال کیا ہے ف ذہری نے کہا اسرار ایک قبل ہجرت کہنا حزی نے کہا ۲۷ شب
رجع المال کو یک سال پہلے ہجرت سے تھا ابن القاسم نے بھی تاریخ میں کہا ہے ہر مبعوث سے بعد ۱۸ ماہ کے
ہوا تھا ابن عبد البر کہتے ہیں میں نہیں جانتا کہ اہل عین کسی نے ایسی بات کہی ہجرت سے کہا اسرار سات
برس پہلے مبعوث ہوا تھا دوسرے قول ہے کہ پانچ برس پہلے مبعوث ہوا تھا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ خدیج بن
ذہات قبل فریضہ نہانے ہوئی تھی ف بہت سے مفسرین نے جیسے کہ ابن کثیر و سیوطی عین وغیرہما
اسکی لطافت کی ہے ذکر احادیث میں جو دربارہ اسرار آئی ہیں مع الفاظ مختلفہ و احکام متعلقہ باسرار اور اقوال
اہل علم ذکر کیے ہیں اردن آیات کا ذکر کیا ہے جو بعد مراجع کے ظاہر ہوئی ہیں اور دلیل میں صدق پر
مراجع کے سوا میں کچھ زیادہ فائدہ نہیں ہے اسلئے کہ یہ احادیث اپنے مواضع میں کتب حدیث سے صرف
میں ہی طرح ذکر فضائل سجدہ الحرام و سجدہ نفع میں طاعت کی ہے حالانکہ یہ ایک دوسرے بحث پر مقصود
کتب تفسیر میں ہے چیز ہوتی ہے جسکا نقل الفاظ کتاب عزیز سے ہے یا سبب نزول سے اعدایاں مسائل
شرعیہ سے جو الفاظ کتاب سے ماخوذ ہیں اسکے سوا جو کچھ ہے و فاضل ہے جسکی طرف کوئی حاجت داعی
نہیں ہے حالانکہ علم و اتقنا مونقو لکیت وجعلناہ ہڈی یقیناً ایئر ایل ان کا بخونڈا
من ذوقی و کتیلہ ۵ ذکر یہ من حکنا مہ لوجہ ۱۸۶ کان عکبا شکوہ ۱۸۵ وہی بنے ہوئے
کو کتاب اور سوچتی ہی اسرار ایل لکھ نہ عواد کر دیوے سوا کسی پر کام تم جواد اور انکی منگو لا دیا ہو
نے نفع کے ساتھ نہ تباہ نہ حق ماننے فالاف اللہ بعد نکر اسرار تحفہ مسلم علیہ السلام و اولم
کے ذکر اپنے عہد رسول و کلیم کا کباب اعدائی اکثر ذکر موسیٰ علیہ السلام و حضرت عدا کا اندک توبہ و قرآن کا

عین ہی طرح دہلی ہو گئے طرح کو پہلی بدگروں میں گھس پڑے اور چاروں کو غلبہ ہو گا سکو خاک سیا کر دین
 کے اور ایران و برادر کو گینگے قریب ہے کہ کم کو پتہ رہ نہا اور ان کو تے پیر و اور جب تم خود الیٰ فی
 کرو گے تو ہم ہی دین میں علاوہ غلبہ آخرت کو بخیر مسلط کرینگے و لہذا فرمایا ہے کہ ہم نے جو ہم کو دہلی
 کفار کے حصہ لینے مستقر و محروکین بنایا ہے اس سے گزر نہیں ہو گا ابن عباسؓ نے کہا حصہ کو حصہ کو لینے
 بند گمان مجاہد نے کیا اس میں محصور کیے جاوینگے حق نے کہا حصہ یعنی فراش و مہا و قارہ کے کہا یعنی
 اسرائیل نے خود کیا طرفوں کے اندر اپنے ہر محمد و صاحب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسلط کر دیا اب اپنے دست
 پرست غریب لیتے ہیں اور دلیل ہو کر دیتے ہیں فتح البیان میں کہا مگر خدا سے ہنگامہ اعلام و خبر ہے
 قال ابن عباسؓ یا حکم و تمام صل سنے خدا کے کسی چیز کے حکم کرنے سے فاجر ہونا ہے اور اذیتنا سے اذیت
 ہے کتاب سے مراد قدرت ہے وہ اپنے بنی موسیٰ علیہ السلام پر اپنی جہاں میں محفوظ ہے اور فساد فی الارض سے
 مخالفت شیخ منزل فی التوریت اذین سے مراد زمین شام اور بیت المقدس ازین میں ہر پہلی بار کا قتل شعیبا
 و حبیبؓ اور مخالفت حکام مذہب تہی اور دوسری کا فساد قتل یحییٰ بن زکریا اور عزم قتل یسے یا اول قتل
 کر یا اودھانی قتل یحییٰ ہے ابن کنن نے فرمایا ہے کہ بعض علماء نے خبر دی ہے کہ لنگر یا اپنی موت سے
 مرے اور متعلق نہیں ہو کر ابن سود نے کہا اول فساد قتل زکریا ہے اس نے اپنے بادشاہ کو کید یا بنی اسرائیل
 نے تہی جنگ کی ہر اہل خط کے کی اور لنگر لافندک قوله لکھ دوزخ کا لکھ الکفر علیکم ہیں عباسؓ نے
 کہا اس پہلی بار جاوے کو اٹھایا اور دوسری بار تخت نصر کو لکن بنی اسرائیل نے پیر عرو طرف فساد کے کیا تب
 اور بنی موسیٰ کو اپنے مسلط فرمایا اور ملک گیر سے شکا رہے طاعت خدا سے انہم نے لگو گویا نہ تہی ظلم فرمایا
 غلبہ کے جیتے پہلے وعدہ کا پھنکا دیا کہ قاب و عرو نازل ہو تو ہم نے پیر ایسے بندے اپنے پیچھے
 جو کہ صاحب بس غلبہ تھے یعنی فتح جنگ کے اور وقت قیامت کے سخت گیری کرتے اور لشکر تخت نصر
 اور بعض کے کہا جاوے تہی فوج فارس یا چند ہاں بناریا بنی موسیٰ نے انہوں نے ملک کو قتل کر ڈالا اور تہی
 ان کے چونک جی اور سہو دیان کردی اور ستر ہزار غنہ قید کیے اور دیان گہروں و ملکوں و شہروں
 کے کہ ہر کو فساد قتل کیا ابن عزیر و قتیبی نے کہا ہے کہ جاسودا و سوادا و سوادا کے ایک ستم میں چنے
 عافو اور ترو و از حجاج نے کہا میں نے طوائف کیا کہ کوئی قتل سے اپنی ماہ یا نہیں جس کہتے ہیں طلبہ
 ساتھ ہفت ہزار کے ابن جریر نے کہا میں نے دیکھا ہے کہ ہر نے تہی اند گہر گہر کو جس کو کرتے اور ڈھونڈ

دہنڈ کر کرتے جاتے قتل کرتے فرار سے کہا اذکلمنا کلو کلو قتل کیا قتل نہ کیا جاسوا لہجے ترلو سے بن
 صاحب بن عاصو دہنڈ ہے ابو زید نے کہا حوس حوس حوس حوس یعنی خوف بلیل ہے حوس حوس حوس
 حوسا بے معنی خوف ہے غلال یہ ہے حوس دیا ہے یا عدامہ کا لامحالہ ہو نوالا تھا اس میں گنجائش نہ تھی
 کی نہ تھی یہ بے شک زبانی ہر اہل تم کو درت و غلبت اور جنت ان مدار پر دوسری بار عطا کی جب کہ تھے
 بدھنڈی سے توبہ کی غلبت انکو وقت قتل کرنے داؤد کے جالت کو حاصل ہوا یا سویت کہ وقت قصر
 مار گیا احمد ہمارے اس غلبے کا عدسہ مال دار لاد سے یہی مدد دی ملا کہ پہلے سارا مال ست ہر دہانج ہو گیا
 تھا اور اولاد فیدہ میں چلی گئی اب یہ وہی ساز و برگ بے ستور بلین حال ہوا اور کثرت نصیر و انصار کے ہاتھ
 آئی اور عدو میں امداد سے بڑھ گئے ورنہ افزا یا کہ اب بعد اس ترقی کے اگر تمہارے فعل افعال ہر درجہ
 سطو بے شرم ہو گئے تو انکا خواب تیرے عائد ہو گا اھا اگر تمہارے عمل بڑی ہوئے اور تمہرے خلاف وہ
 سطو کے اذکلو کیا تو انکی رائی تمہرے بغیر ساتھ حرف لام کے وہ سطو شکت کہ ہے اقلانکر مانی ابن
 جریر نے کہا لام بمعنی اللہ ہے اسی کا لکھا تھا تھیم الا ساء یعنی اسی کی طرف اسکی بانی پر تھی ہے بعض
 نے کہا بمعنی یہ میں کہہ ایز کو قالو کتاب یعنی اسی کے لیے خزا اور نرا ہے حسین بن فضل نے کہا اسی
 قلمی اللہ یعنی اللہ ساء یہ خطاب یا تو انکی بنی اسرائیل کو ہے یا عسائرین حضرت علی السولیہ وکرم کو
 کہہ اسے سلف کی کہہ چکا ہے تم سب کو یا یہ خطاب شکرین قوش کو ہے یا جین ملو عدو اوے کا نام
 اس مدد سے قتل تھے بن زکریا نے قتل کا انجیل میں بطور استیفاء آیا ہے انکا نام انجیل میں
 یہ حنا ہے انکو ملک بادشاہ نے بادشاہ بنی اسرائیل میں سے قتل کر ڈالا تھا ایک سے متکی فراموش سے
 اس بادشاہ کا نام لاخت تھا قال ابن قتیبة ابن جریر نے کہا اسیر دوس تھا تب فرس دسم انپر سطر ہوئے
 اور قتل کیا اور کہہ قید کر لیے بعض نے کہا مراد قصہ قتل عیسیٰ مہتہا اللہ سے عیسیٰ مہتہا کوئی دی ہوا بنی
 تھا یا بالجو اس عدو دیگر سے انکی صورتوں پر سادات ظاہر ہوئی اور چہرہ و نہایت نمودار ہوئی بعض نے
 کہا مراد وجہ سے اونکے سوار میں اور انہوں نے پہلی بار کی طرح مسجد میں داخل ہو کر پرائی کی اور جس
 شے پر قابو پایا کو تباہ و ہلاک کر دیا جب تک انکا غلبہ نہ ہوئی تباہ کرتے رہے انکے کہا اسے بنی
 اسرائیل اور مشرق پر تیرے ہیں اتقلم بار دیگر کہ تم کرنا جانتا ہے وہ تمہارے دھات کو پیر و لگا
 صفاک نے کہا درمت جس کا وعدہ کیا تھا جھٹ مٹھ ملے عدو علیہ وکرم و سلم ہے اور یہی کہہ دیا کہ اگر اب تم

سارہ پہر قادیان کا کام کر کے دوسری فیری باز ملک صاحب کر گئے اہل سیر نے کہا انہوں نے عود کیا
طرف نیچر کے جو کلمات نہ ہوتی تھے تکیا یہ محمد سے لے کر ولید و داؤد و سلیمان و کنان و نوح علیہ السلام
و داؤد و سلیمان و عیسیٰ و محمد علیہ السلام کی خوب کر فرمایا اور عرب کے بنی فاطمہ
و خدیجہ و بنی مہدی و بنی ہاشم و بنی عبدالمطلب و بنی عبدالمطلب و بنی عبدالمطلب و بنی عبدالمطلب
سے بارہ قبیلہ تھے ان میں سے تین قبیلہ تھے بنی ہاشم و بنی عبدالمطلب و بنی عبدالمطلب
سے بارہ قبیلہ تھے ان میں سے تین قبیلہ تھے بنی ہاشم و بنی عبدالمطلب و بنی عبدالمطلب
سے بارہ قبیلہ تھے ان میں سے تین قبیلہ تھے بنی ہاشم و بنی عبدالمطلب و بنی عبدالمطلب

[illegible]

کے وہ صبح چاہے وہ بیان کیا یا چاہے شکر گزار اور زاری کہ انجلاک اللیل والکمار امیر کا کام
 بدنامت کا امداد کا اور زاریا بکدر اللیل علی اللمار وکفر اللہان علی اللیل وطرقت الشمس و
 والفر علی الحجرتی وکلمی شمس الاھو اللیل القطار بیتا ہے کہ نہ زیادہ بیتا وکلمات پروردگار
 لکھائے صبح اور چاند نہ ایک چاہے ایک شہری مت پرست ہے ہی ہے نہ بدست کی بجائے والا اور
 زاریا فایق الاحساہ وحتل اللیل سکنوا الشمس والقرح سبانا ذلک تقدیر العزیز العظیم
 پہونٹھنے والا صبح کی روشنی امداد بنائی آرام اور صبح اور چاند حساب انوارہ رکھا ہے زور اور خبر
 اور زاریا وابتدئ ہم الیل کسکریہ العاد واذاکم قطلون والشمس تجری فی مستقرکما
 ذلک تقدیر العزیز العظیم اما یک نشانی ہے کلمات اور شیر لیتے ہیں ہم اس سے دن پر نب ہی
 چھوٹے ہیں اندر ہے میں اور ہم چلا جاتا ہے اپنی شہری راہ پر یہ سادہ ہے اس بدست باجر کا ہر
 اللہ صحت کو ایک نشانی شہر یا بیٹھے ملاست جیکو پہناتے ہیں در ملاست ہماری شب کی اور کھانا چاند
 کس ہے چاند صبح کی روشنی میں قدامت کہا ہو کہ ہر ایک کی جدا جدا شناخت ہے کما قال تعالیٰ حق
 الین فی جبل الشمس وبتاد والفر نور وقلہ متاثل لتعلمی احدک التوہین والحدیث
 متخلق اللہ ذلک الحق بالحق لا اقولہ لا یاب لعلوم یکتون ہی ہے جسے بنایا صبح کو چکلا
 چاند کو اجلا اور شہر میں ایک کو مترسین تو پہناتے رہوں کی اور حساب نہیں بنایا اللہ سے یہ سکر میرے
 کہو نہ ہے چھ ایک کو نہ چکویں ہے البتہ بدست میں ان اور دن کے اور جو خایا اللہ نے آسمان
 زمین میں ہے میں ایک کو کو چمڈ رکھتے ہیں اور فرمایا یتلوونک عن الاھل فی مواہب
 اللکس والیہ الاہل تجسے پہچنتے ہیں چاند کا نیا نکلن کو کہ یہ وقت شہر ہے میں دہل کو گون کے
 اور واسطے جو کہ ادنیٰ بہ نہیں کہ گہروں میں کو چمڈ ہے لیکن نیکی دہی جو چمڈ ہے اور گہروں
 میں کو دود اور دن سے اور اللہ سے ڈرتے رہو شام قدر کو سوچو محمد سلیم کثیر ظہیر محمد واصل
 کہا ہے مولانا علی سلف نہا ہے اور مجاہد ہے کہا آفتاب نشان روز ادا ہوتا ہے نشان شب ہے
 چاند میں سایہ چاند سے کو ہی طرح یہ الیہ میں مباحث نکلا ہے چاند صبح کی طرح چمڈ ہے چاند
 رات کی ملاست اور صبح کی ملاست ہر رات کی نشانی کو لینے اس کو کہ جو فرمیں ہے سادہ این لکھنے
 علی رضی اللہ سے چو چاہتا کہ یہ نظر لینے دیا جواہر میں ہے کہا ہے کہا فرمیں ہے چمڈ کو اور زاریا

چاہتا ہے کہ نہ تو اپنے اختیار پر محروم ہوے نہ ہی آیت کا منکدر کہے جن ہم سختے تھے کہ شائدات کی صلاحت
 کلامی سیاہی جو چاند کی مانند کی نشانی کو مینا کیسا ہے اور سورج کو چاند سے زیادہ زور و نشان و غلظت میں کیا کر
 نے کہا اور نہ ہی صلاحت میں اس طرح بنے ہیں تو البیان میں کہا ہے شب و روز دو نشانہ ہیں ایک میں
 انکسار و مدھر میں قدرت پر اور ایک عجیب و غریب لگا جلا آتا ہے اُن میں وہ عجائب ہیں جنکے بیان
 کرنے میں مخلوق کو بیزاری ہوتی ہے انکو آیت علیہم فرمایا کہ یہ دو نور دلیل ہیں جو مصالح و قدرات خالق پر
 حکم انکے تقابلیت میں واحد پر باوجود امکان صورت نہ کر جلدی ہے مدت کو دہر اس سے
 مستم کیسا کہ اصل ہی آیت ہے انجگہ آئینین لفظ تشبیہ کا اور کہیہ و جملناھا و انھا
 آیت اور کہا اسکو اور کہے میں کو نمونہ میں آیت کو مفر کیا اسلئے کہ مدت دن میں تین ہے ہر بعدے اور
 دو نوکر راستے باز رہتے ہیں لہذا انجگہ تشبیہ مناسب ہے اختلاف صیغہ ویرم علیہما اسلام صیغہ کو
 خبر ہے یعنی ان کے اُن میں کچھ نہ کر نہ تھا لہذا ان افراد مناسب تھا قال لکن فی محو سے مراد شائدہ
 ازغب کا چاند از غت و ضو میں مثل سورج کے تھا لکن میں سیاہی کبھی گئی ہے ہی اثر آثار محو میں
 سے بعض نکھار اور محو سے چپے کہ انھنے ذات کو اندھیرا اور کالا اور قیر و تاریک کیا ہے اس میں کوئی شے
 نمودار نہیں ہوتی ہے ہزار نہیں ہے کہ پہلے ہی نہ تھی اب اسکو محو کر دیا ہے علی مرتضیٰ نے کہنا تھا انکسار
 اللہ فی القیر وہی سواد ہے جو چاند میں ہے عبد اللہ بن سلام نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا
 تھا کہ سیاہی چاند کی کیسا ہے کہا یہ دو نور و سورج ہے اور سیاہی جو نور ہے دیکھی گئی ہے آخر تبہ نتیجہ
 و ابن عساکر و آخرہ بن مرثد و بنہ ابن عتیم بن حق مرثد و بنہ یطو و بنہ سیو علی نے کہا ہوا
 اسی وہی ہے پھر فرمایا کہ تنہا آیت کو مینا کر دیا یعنی سورج کی بدشئی میں ہر شے اپنی طرح نظر آتی ہے
 یہ اسلئے کہ تم بیاض نہادے تو مثل طرف قمر کے جوہر ساش میں کہ فضل سے مراد رزق ہے کیونکہ
 ہی ہے کہ میں تحصیل اہذاق و قضاء حوائج کرنے میں انجگہ ذکر سکون کلمات میں نہیں فرمایا انکسار
 فکر و مدھر سے موضع میں اللہ الذی جبل لکم الذلک لیسکنوا فیہ والہما تکتبورا اللہ ہے خبر
 بنائی کہ مدت کہ اس میں بکروا اور دن دیا لکھا تا چہرہ اکین سری مصلحت اس حال بیان فرمائی وہ علم اور
 عدد سنوات و حساب کا کہ یہ علم بغیر اختلاف جدیدین و معرفت اہم و سورج و شہور و سنین حاصل ہونا معلوم
 فرق و بیان اور حساب کے یہ سہ حکم مد کہتے ہیں کہ ان کے حصہ کو جو کیت کہتی ہے تکرر ہاں فی خبر

کو کوئی چیز اس سے حاصل ہو اور حساب اعداد سے اس شے کا جو کیت کہتی ہے بکر مثال بطور پر اس کے ایک
 طائفہ معینہ اور محدّد سے ایک معین حاصل ہوتی ہے اور اس کے لیے ایک نام خاص ہے مثلاً اگر سال بظہر
 بحیثیت اعداد یا م پڑتی ہے تو یہ عدد ہے اور اگر بحیثیت تحقق و تحصیل کے شہر مدیرہ سے پڑتی ہے اور ہر ماہ
 جذبا یا م سے حاصل ہوتا ہے اور اگر کم چند ساعت سے اور ہر ساعت چند دقائق سے تو یہ حساب ہوا اور اگر رات
 دن یکساں ہونے اور ایشل کو دیگر وقتاغت سال کی دن سے ہوتی اور عوارث کتبیں و تجارت ہر ساعت چلتے
 لگا لگا کر ہر وقت حاصل ہو جاتے اور سال نہ جانتا کہ میں کب فطار کر دن اور وقت حج و صوم و زہد و طہور اور
 سو جگہ کا معلوم ہوتا کہ غنی نے کہا لفظ عدد و حساب میں کچھ بکر نہیں ہے اس لیے کہ عدد موضوع حساب ہے
 ہر فرمایا کہ ہم نے ہر شے کی عربی تفصیل کر دی جسکی حاجت ہے کم و دین و دنیا میں کہو کہ ما فیکنا فی الکلیلی
 میں شکی ہو پڑی نہیں ہنسنے کہنے میں کوئی چیز اور فرمایا و تو کنا علیک الکتاب و علینا اننا لکل شیء ہر ماہ
 ہنسنے بکر کتا بن کر بنو الہر جزیر کی لفظ تفصیلاً کا ذکر و اس طرح کہید و تقریر کلام کے ہے گویا یون ارشاد کیا ہے
 کہ تفصلاً علیک و علیہ الای کی کا قرینہ علیک ہنسنے کیلئے پر تفصیل کی مہر کچھ دیا تو نہیں ہے
 اس مقام پر اسے علل و در ہو جاتے ہیں اور تمام اعداد زائل اب جو کوئی لما کہ ہو گا وہ بیز سے ہلک ہو گا
 اختصار کلیات و عوامات کتاب عزیز کے ہر طرح سنت بطور مکے و اطرا احکام و حادثے الی یوم القیام نہایت
 کرتے ہیں ان واصل اصل کے ہر جزوے ہرگز کچھ حاجت تقریرات فقہیہ و ممالک فقہیہ و قیاسات فقہیہ
 و جنہا و ات فضول کے نہیں پڑتی ہے مگر غزوات و حروب کتاب و سنت پر در کار ضرور ہے وہ یہی اہی قدر
 جتنا انہماک فقہاء و اہل انوار کو اپنے کتب قبل و قال و قلو طات مسائل تفصیل و تفارین و سل میں ہے نہ
 زیادہ بلکہ اس سے بھی کم خصوصاً اس زمان حاضر میں کیونکہ مجہد نقالی و حوزہ کتب فقہ سنت کے ہر وقت مرجع میں
 مدون ہو گئے ہیں کیا مسائل عبادات اور کیا احکام معاملات اور وہ یہی ہمارا دلیل و حجت مقبول کے اس و غیر
 کی شہادت کے لیے مسائل عرف الہادی و بیخ مقبول مدونہ لمر و بدو مالہ لہرین بطر مسائل بالاد و سورہ جز
 اور جبکہ محبت مذکورہ ترجو لانی کرے اور وہ چاہے کہ میں تفصیل یا میں مرجع و مطلع ہوں و مکتا بیل لائل
 و فہم العلم و مسکن الختام و بل النعام و دلیل جبار کا مطالعہ کرستان شاد و اللہ تعالیٰ شرح صد مضیّب ہو گا
 اور طریقہ اجتہاد کرنے کا آسان پڑ جائے گا اور قوت اتقاد کی مسائل مختلفہ ہر باب میں میرے آگے کی اور
 صریح اور صواب میرے منکشف ہو گا اور علل بیان کی حاصل ہوگی اور ممول و اخذ سلف و خلف پر لکھی

ہم جو بچے کی لکن یہ تو مین ہی کو حاصل ہوتی ہے جو کہ صدق دے جسے بندہ خدا دست رسول مصطفیٰ دینی
 جتنی ہے نہ ہر مہر میں سنا دار اور عالم ہر کار اور فقیر نامور اور جاہل گنوار کو رس
 این سعادت بندہ بازو نیست ۵۴ بندہ خدا کے بخشیدہ

وَكُلُّ إِنْسَانٍ لَّزِمَنَهُ لَهْوَهُ يُغْتَبَا وَيُغْتَابُ وَهُوَ فِي عِلِّيِّينَ ۚ وَلَهُمْ فِيهَا مَنَاصِبُ مُتَشَاوِرَةٌ ۚ لَا يُفْرَأُ
 مِنْهَا لَهُمْ فِيهَا كُنُفٌ وَمُنَافِقٌ ۚ وَلَهُمْ فِيهَا مَنَاصِبُ مُتَشَاوِرَةٌ ۚ وَلَهُمْ فِيهَا مَنَاصِبُ مُتَشَاوِرَةٌ ۚ وَلَهُمْ فِيهَا مَنَاصِبُ مُتَشَاوِرَةٌ ۚ
 گردن سے اور حال کہار نیگے کہ کو قیامت کے دن لکھا کہ پاؤں گا کہ کو کھلا پڑھ لکھا اپنا تو ہی پس ہے
 تاکہ دن پانچا حساب لے دلا ف یعنی بڑی قسمت کے ساتھ ہے عمل میں کہ جہوت نہیں سکتے دہی نظر کر
 کے قیامت میں تھے اللہ نے بعد از زمانہ دُرّانِ احوال نبی آدم کے جو زمان میں واقع ہوتے ہیں الزام طائر
 کا ڈر کیا مراد طائر سے وہ عمل ہے جو کہ ہے ابن عباس مجاہد وغیرہا نے پہلے کہا ہے یوسف وشرکہ ہے ہر
 کو لا زمل ہو گا آدمی کے ہر فن نذر فرستے گی فَتَمَنَّى يَغُلُّ يَفْتَالُ ذَرَّةً ذَرَّةً وَخَيْرُ الْعَمَلِ ۚ وَمَنْ يَكْمُلْ مِثْقَالَ
 ذَرَّةٍ خَيْرٌ لَّكَ سَمِئًا نَّكِدًا ۚ وَهُوَ يَصْلَاهُ ۚ وَهُوَ يَكْمُلُ ۚ وَهُوَ يَكْمُلُ ۚ وَهُوَ يَكْمُلُ ۚ وَهُوَ يَكْمُلُ ۚ
 الیہین یعنی التمثال قیامت میں لفظ من قولہ لَکَ لَیْذِیْنِ عَنِیْنِ ۚ دہنے مینا اور بائیں
 مینا نہیں ہونا ایک بات جو نہیں اُس میں ایک ہ دیکھتا تیار اور ان علیکم لکھو فیظنن کو اما کا وہ
 یَعْلَمُونَ مَا تَعْلَمُونَ اور غیر عجیبان ہر مہر میں سرور لکھنے الزمانے ہیں جو کرتے ہو اور ایما عجز
 مَا تَعْلَمُونَ ہی وہ پاؤں کے جو کرتے ہو اور فرمایا مَنْ یَعْمَلْ شَوْءً یَّخْشِیْہِ جَوْنِیْ اِذَا رَکِبَ اِلَیَّ اِلَیَّ
 یا لیکھا مقصود یہ کہ عمل ابراہیم آدم کا محفوظ رہا ہے قلیل ہو کہ کثیر ادرات دن اس پر لکھا جاتا ہے جو شام
 حدیث جابر میں فرمایا ہے لَکُلِّ اِنْسَانٍ فِی عِلْمٍ ۚ ہر انسان کی قسمت اس کی گردن میں ہے ابن ابی
 نے کہا ہے کُلُّ النَّاسِ لَیْزٌ ۚ وَرَکَّاهُ اَکْمَلُ ۚ حدیث سخت غریب ہے پر جب دن قیامت کا آئیگا تو جو ہر مسک
 احوال کا ایک بین رہا لیکھا دے گا تہہ میں اگر سعید ہے ادا بلین تہہ میں اگر شقی ہے وہ کت بنو
 میں مفعول ہوگی ہر کوئی اکو پڑھ لیکھا خدا آدم کا غیر میں سلو عمل اہل عمر سے نماز رکھ ہوئے ہونگے
 یَتَبَايَعُ الْاِنْسَانُ اَخِيًّا ۚ يَاقَدِّمُ وَ اَخْرَجَ الْاِنْسَانَ مِنْ عِلْمِهِ نَفْسُهُ ۚ وَكَوْا الْكُفْرُ مَعْلُومٌ ۚ
 جہاد کو انسان کو ہنس جگا کہ سبھا اور جیچہ چوڑا کہ آدمی اپنے دہ طلب جو ہے اور پڑا اڈا سے ہے
 ہبانے کہ خدا فرمایا ہے کہ تو خود ہی کت باپ پڑھ تہہ اپنی جان کا سبب لینا والا کا فی ہے

جس کو اس نے اپنے ہاتھ سے سلام ہوا اور کہا کہ تجھ کوئی ظلم نہیں کیا گیا ہے اور وہی ملک الیہ فیک تھا جس کو
جو کہ پہلے پہلے یاد ہو گا کہ کوئی شخص ان قیاس کے اپنے کیے کو نہیں پہنچتا ہے اس کو کوئی اپنی
آپ پہ لگایا ہی ہو یا کہ تیرے ذمہ کا اس کے لیے کیا کہ یہ ایک ایسا منصوبہ امتداد میں سے جس کا نظیر ساری امت میں
نہیں ہے جس شخص کی گردن میں کوئی چیز باندھ دیا ہو گی وہ اس کو گرفت نہیں کر سکتا کہ قال الشاعر
لا ذھب یأادھب یھا موطئھا طوف الحما مہ

حدیث جابر بن عبد اللہ میں فرمایا ہے لا عدوی ولا طیئہ وکل انسان اکرمناہ طائر مرق
عقبہ کوئی مرغ معدی ہے اور نہ کوئی بدنگونی ہے اور ہر انسان کی برکت مجھے اس کی گردن میں لگا کر
دراہم ابن جریئر نے عبد بن عبد کا مسند میں متعلقاً جابر سے سنا تھا میں نے یہ طائر کل عکبر فی
عقبہ ہر انسان کی قسمت اس کی گردن میں ہے حدیث عقبہ بن عامر میں تھا آیا ہے لکھی میں نے اذھو
یختم ملک وکذا امر من المؤمن قال ابی اللہ عکبر یاربنا عکبرک فلان قد حسنتہ فیعول
الرب جل جلالہ احمقوا الہ علی احوال عکبر خطیر بنا او یفوت کوئی عمل نہیں گویا اس کا ہی
پر خاندہ ہوتا ہے جب مومن بید ہوتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں ای اب ہمارے اب تو نے اپنے نکلان نیدے کو
ملک کہا ہے تو ابعل ہمارے نام ہے رحیم یا بید مومن سے پہلے عمل کرتا تھا) اسی پر اس کا خاندہ کو جب تک
تندرست ہو جاوے یا مر جاوے وقاہ الحکمل وایستادہ سجدہ قوی وکذا فی حق قادم نے کہا طائر
سے مراد عمل ہے وہی عمل ان قیاس کے ایک مکتوب مفتوح ہو جائیگا جس جہی نے مومن عین عن اشمال
پڑا کر کہا اسے اب نام تیرے لیے معید کہہ لاگیا اور تمہیر و درنگ فرشتے حضور میں ایک جانب است
دوم جانب چپ جو داہنے طرف ہو وہ تیری نیکیاں لکھتے ہیں اور جو بائیں طرف ہے وہ تیری برائیاں
لکھتا ہے اب جو تیرے جی میں آؤ سو نو کر کم یا زیادہ بیان تک کہ جب تو مر جائیگا تو میرا معید پسند کر تیری
گردن میں لٹکا دیا جائیگا اور وہ ہمراہ تیرے قبر میں رہیگا یہاں تک کہ ان قیاس کے ایک کتاب نیکر
نکلیگا تو اس کو کھلا ہوا جائیگا تو اپنی کتاب آپ پڑھے واللہ جسے جو کہو کتابت میرا فخر کا ہے
اس نے بڑا انصاف کیا ہذا امین حسین حکام الحسن رحمۃ اللہ تعالیٰ فیہ الامین کہا ہے ابو
عبیدہ کہتے ہیں طائر نزدیک عرب کے خط کو کہتے ہیں اور اس کو نبوت بھی بولتے ہیں اس طائر وہ چیز ہے
کسی شخص کے لیے نازل میں آئے ہو چکی ہے اور عقل و فہم و عمل و عمر و رزق و سعادۃ و شقاوت و مصیبت

میں ایک منقولہ حدیث ہم سمر نے نقل کیا ہے ہر مومن پیدا ہوتا ہے فطرت پرور گنہگار کے
 کہا اسے سولہ اولاد و شرکین فرمایا اور دشمنین ہی رزقہ الحافظ ابو یوسف اللہ تعالیٰ شوق کیا بالمتصفح
 علی الصاریق طبرانی کا لفظ سمر سے ہے کہ مجھے حضرت علی علیہ السلام سے سولہ طفل مشرکین کا کیا فرمایا
 ہم خدام اہل الجنۃ یعنی وہ بیشنوں کے خدنگار ہونگے حدیث و ہم خدام نبی عادی کہتی ہیں کہ
 مجھے یہ عجم کہا کہ میں نے کہا اے سولہ جنت میں کون جائیگا فرمایا النبیؐ فی الجنۃ والنہید فی الجنۃ
 والمولود فی الجنۃ والورثۃ فی جنت میں ہے اور شہید جنت میں ہے اور مولود جنت میں ہے اور زہد و فخر
 کیا گیا جنت میں ہے رزقہ الحکم بعض علماء کا مذہب ہے کہ قوف ہے بسبب یہ حدیث کہ بعض نے جوڑ کیا
 ساتھ جنت کے دلیل حدیث کرمین جذب جو محمد بناری میں ہے کہ اس نام میں یہ کہہ ہے کہ میں ایک شہید بگنڈا
 بنچہ زنت کرانے کے گردان تہم قبول نہ کیا یا برہم علیہ السلام میں اور یا ولاد سلیم ہے اور اولاد کثیر
 کہا اسے سولہ اولاد و شرکین فرمایا ان اولاد و شرکین اور بعض نے جوڑ بنا کر کیا ہے دلیل حدیث ہم
 مع آباء ہم یعنی وہ اپنے باپ و ان کے ساتھ ہونگے اور بعض کا مذہب ہے کہ فیما کے دن کچھ آخان
 لیا جائیگا عصا میں جو طاقت رکھتا وہ بہشت میں جائیگا اللہ کا علم انکے بارے میں بسا بہت منکشف
 ہوگا اور جو نافرمانی کرے وہ داخل دہر ہوگا دلیل ہو کہ اس کا علم ہے حق میں بسا بہت شدت منکشف ہوگا ابن
 کثیر کہتے ہیں وَهَذَا الْقَوْلُ يَجْمَعُ بَيْنَ الْأَكْثَرِ كُلِّهَا وَقَدْ صَوَّرَهُ الْأَحَادِيثُ الْمُتَقَدِّمَةُ الْمُتَعَاوِنَةُ
 الشَّاهِدُ بَعْضُهَا لِبَعْضٍ اِدْبَارِ قَوْلِ جَمِيعِ اُولَئِكَ اَوَّلَ اَيَّامِ اَمْرِ اَبِي بَكْرٍ اَوَّلَ اَيَّامِ اَمْرِ اَبِي بَكْرٍ اَوَّلَ اَيَّامِ اَمْرِ اَبِي بَكْرٍ
 تصریح ہے جو ایک دوسری کو قوت دینے میں اور ایک دوسری کی شہادت میں یہ کہہ ہے کہ اسی قول کو شیخ ابو اسر
 اشعری نے لہنت جماعت سے حکایت کیا ہے اور اسی قول کی نصرت حافظ ابو بکر سیفی نے کتاب الاعتقاد میں
 کی ہے اور متفق علماء اور حفاظ عادی نے بھی بیان ہی کیا ہے اکثر صحابین عبد البر نے بعض احادیث آخان
 ذکر کر کے کہا ہے وَاحَادِيثُ هَذَا الْبَابِ كَثِيرَةٌ وَلَا يَقُومُ لَهَا حُجَّةٌ وَأَهْلُ الْعِلْمِ
 يَذْكُرُونَهَا لَأَنَّ الْأَمْرَ دَارَ جَزَاءٍ وَكَسْبَ رِزْقٍ لِمَنْ يَكُونُ لِكَيْفَ يَكُونُونَ دُخُولُ النَّارِ
 وَلَيْسَ ذَلِكَ فِي وَسْمِ الْفُلُوفِينَ وَاللَّهُ لَا يَكُونُ نَفْسًا إِلَّا وَاسْتَعْمَا أَعْدَابُهَا كِي احادیث منہج
 میں ائمہ ائمہ دلیل قائم ہو سکتی ہے اور اہل علم کو ان احادیث سے انکار ہے کیونکہ آخرت دلور ہے اور
 عمل میں ہے نہ کسی کو روز جزا میں داخل ہونے کی تکلیف ہی جاوگی اور یہ مخلوق کی طاقت سے باہر ہے اور

اللہ عزوجل نے ان کی طاقت سے بڑھ کر تخلیق نہیں دیتا سو اب اس بات کا یہ ہے کہ احادیث باہر میں بعض
 صحیح ہیں جیسے اللہ عزوجل نے ان پر نضر کی ہے اور بعض احادیث حسن ہیں اور بعض ضعیف جو صحیح و حسن سے قوی
 ہو جاتی ہیں اور جب احادیث باہر داخل متصل متصادمہ ہوں تو ناظر احادیث کے لیے افادہ محبت کرنگی
 رہی یہ بات کہ آخر دار جزا ہے سو اس میں کچھ شک نہیں ہے مگر ہذا کا لیف کا عرصات میں قبل دخول جنت دار
 کے کچھ زمانہ ہے کہ نہیں ہے جس طرح کہ شیخ ابو الحسن اشعری نے یہ بیان کیا کہ وہ بہت اہمیت و جماعت سے
 حکایت کیا ہے اللہ عزوجل نے فرمایا ہے یَوْمَ یُکْشَفُ عَنْ سَآئِی وَ یَذُنُّ عَوْنُ الرَّحْمٰنِ لِلْعَبْدِ الْیَاسِرِ
 کہوئی جاؤ بندگی اور بلائے جاوین جبہ کو پہرہ کر سکیں نوی ہیں انکی انکھیں چوہی آتی ہے انہر ذلت اور
 پہلے انکو ملائے مسجد کو اور وہ جھگے تھے اور صحاح وغیرہ میں ثابت ہو چکے ہے کہ مومنین دن قیامت کے بعد کہ
 کو مسجد کر چنگے اور منافقین مسجد پر کر سکیں گے انکی پشت مثل صفحہ واحدہ کے طبق واحد ہو جاوے گی جیسا راہ سبہ
 کرنے کا کر چنگے پشت کے بل کر پٹنگے میسین بن آیا ہے کہ سب پیچھے چھوٹے ہیں ان کا مارے باہر کھلے
 گا اللہ تعالیٰ اس سے محمود و موافق لیکار اب پر اور کچھ سوا اسکے نہ مانگا اور یہ امر بار بار تکرار ہو گا اور اللہ عزوجل
 فرمائے گا یَا اَبْنِ اٰدَمَ مَا اَخَذَکَ لَکَ اے ابن آدم تو کیا فریبی ہے پہر اسکو دن دخول جنت کا دیکھا اور
 یہ قول ابن عبد البر کہ دخول دار کے وسیع میں نہیں ہے پہر انکی تخلیق دینا یعنی چوہی کچھ باغ صحت
 حدیث نہیں ہے اللہ تعالیٰ دن قیامت کے اپنے بندوں کو حکم بار جو نیکامراط سے دیکھا یہ ایک بل ہے چہ
 جہنم پر طوار سے زیادہ تیز بال سے زیادہ باریک لایا دار لوگ اس بل پر ہے جس بل مال خود گذرین گے کوئی
 بجلی کی طرح کوئی ہوا کی طرح کوئی اسپتیز رفتار کی طرح کوئی شمشیر کی طرح دودھ نما کوئی جلنا اور کوئی سینے کے بل
 اور کسی کا چہرہ آگ میں جہل مانگا شو کچھ حق میں ان طغیان کے آیا ہے وہ کچھ اس حال سے بڑھ کر نہیں ہے بلکہ
 ہی با جبر اہم و عظم ہے نیز سنت و نبی بات ہے کہ وہ حال کے ہمراہ بہشت و دوزخ ہوگی اور شام نے مومنین
 کو حکم دیا ہے کہ ان میں سے کوئی وہ حال کو پارے فرس میں پیچھے جسکو آگ میں دیکھتا ہے کہ وہ سپر و سلط
 ہو جائیگی سو یہ نظیر ہے انکی نیز اللہ تعالیٰ نے نبی اسرئیل کو حکم دیا تھا کہ وہ اپنے انفس کو قتل کرین جنانچہ
 بعض نے بعض قتل کیا جنانکے کہنے میں کہ ایک مہاجرین ستر ہزار کو مار دینے انہو بابہائی کو قتل کیا اور
 حایہ میں لکھا ہے کہ ہر جسکو اللہ نے اپنا جہانیاہ انکی مصوبت تھی عبادت گسار پر اور نفوس پر یہ بات بھی نہایت
 شاق ہے کہ مضمون حدیث مذکور سے متضاد نہیں ہے واللہ اعلم فیہ جب بات مضر ہو گئی تو لوگوں

رواہ ابو نعیم اور دیگر مفسرین کا مسلم بن عقیل سے یہ کہ میں اور میرا بھائی باہر حضرت علیؑ سے ملے اور سلم کے لئے
 جسے کبک بھاریان اہل بیت میں گئی وہ جان کو کھلتا اور صلہ رحمی نہی اپنے ایک بھائی بن کو جا ملے کہ میں نہ
 اور کھڑے کر دیتا وہ بلوغ کو نہیں پہنچے تھے فرمایا والدہ اور دودہ مار میں ہر گزیکہ والدہ اسلام کو پاکر مسلمان ہو
 جائے رواہ صحاح و حدیث اسناد حسنہ غیر اقول وقت ہے ہر حال امتداد لغز حدیث ہے اللہ
 اعلم بما کانوا عاقلین اللہ خوب بات ہے جو یہ کام کرتے اور یہ لفظ ہم میں بن آئی ہے ابن عباسؓ نے حضرت
 سلمہؓ سے روایت کیا کہ وہ سلم سے سوال اٹھا مشرکین کا کیا تھا فرمایا اللہ اعلم کہ تمہارا کانوا عاقلین اللہ خوب بات ہے
 جو یہ کام کرتے اسی طرح مجھ میں ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ حضرت علیؑ سے روایت کیا کہ وہ سلم سے سوال اٹھا مشرکین کا
 کیا فرمایا اللہ اعلم کہ تمہارا کانوا عاقلین اللہ خوب بات ہے جو یہ عمل کرتے اور بعض نے بحوالہ اعراف اہل بیت
 ہے یہ قول جامع ہے طرف اس شخص کے قول کے جو انکو اہل بیت کہتا ہے کہ انکو اعراف اور قرآن میں ہے انجام کا اہل
 اعراف کا جنس ہے بطرح کہ تقریب اس مسئلے کی سہولت اعراف میں گذر چکی ہے ف معلوم رہتا ہے کہ
 یہ خلاف مخصوص اہل بیت نہیں ہے رہی ولدان مومنین سورہ بیان علماء کے کہ یہ خلاف نہیں ہے بطرح کہ قاضی
 ابویسی بن الفرار الجنبلی نے امام احمد سے حکایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا لا یختلف فیہم الکلمۃ میں
 اہل الجنتہ کہ انکے جنتی ہونے میں اختلاف نہیں ہے ابن کثیر کہتے ہیں و ہذا حق المشہور بین الناس
 وفق الذی نقضہ یہ انشاء اللہ عز وجل اور یہی لوگوں میں مشہور ہے اور اسکے ساتھ ہم جزم کرتے
 ہیں انشاء اللہ تعالیٰ اور وہ جوشیح ابو نعیم عبد البر نے بعض علماء سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے اس میں تفرقہ
 کیا اور سادے ملائکہ پر شیعہ میں یہ کیا ہے کہ ایک وقت اہل فتنہ و حدیث کی یہی طرف گئی ہے از بخلاف
 وابن سبک ابن ابیہر وغیرہم میں یہ کیا ہے وهو کثیر ما رستم مالک فی موضع آخر فی الکتاب القدر
 وما اوردہ میں الا حادۃ فی ذلک وعلى ذلک اکثر القضاۃ ولکن من مالک فیہ فی
 متصوۃ لان التاخر من اھلکہ ذھبوا الی ان اھلکال المسلمین فی الجنة والھما
 الشریکین خاصۃ فی الخمۃ اھلکہ کے موافق ہے جو امام مالکؒ نے اپنے موطا کے بابا القدر میں لکھا
 ہے اور اہل احادیث کی یہ کیا ہے جو امام مالکؒ نے اسباب میں احادیث بیان کیں اور اسی پر اکثر صحابہؓ میں اور
 کہ جن اہل طریک مسلمان کے بچے جنت میں ہیں اور مشرکوں کے بچے زہر شیعہ میں اپنے کلام سے یہ کلام
 سخت غریب ہے اور قرطبی نے اپنی تفسیر میں اسی کے گت لکھا ہے واللہ اعلم اور اسباب میں حدیث

عائشہ نے ذکر کی ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کو ایک بچے کے جنازے پر بلائے گئے انصار میں سے میں نے کہا اے رسول خدا طویل کہ غصفور من غصاف فی الجنة لک یتمیل الشوق وکلمہ بیدار کہ اسکو مرشی ہو یہ تو ایک چڑیا ہے جنت کی چڑیوں میں سے جسے کوئی بڑی نہیں کی اور نہ بڑی کے زمانہ کو پہنچا فرمایا اذ غیر ذلک یا عائشہ ان الله خلق الجنة وخلق لها الهلا وھم فی اصلا رب انا نعیم وخلق النار وخلق لها الهلا وھم فی اصلا رب انا نعیم کیا ترکیبی ہے اے عائشہ اور امر میں نہیں ہے اللہ نے جنت پیدا کی اور اسکے اہل ہی بنائے اور وہ اپنے بچوں کے صلاب میں تھے اور دوزخ کو بنایا اور دوزخ والوں کو بھی بنایا اور وہ اپنے بچوں کی پشتوں میں تھے رقاءہ مسلمہ واخذوا کوفادہ والنساء و ابنی ماجہ جو کہ کلام کرنا اس سطور میں محتاج ہے لائل سوجیدہ کا اور کبھی ہر شخص اس میں گفتگو کرنے لگتا ہے جبکہ پاس علم شاخ نہیں ہے سب کو ایک جماعت ملنا نے کلام کرنا اس مسئلے میں کردہ رکھا ہے ابن عباس وقاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق و محمد بن حنفیہ وغیرہم سے اسی طرح مروی ہے ابن عباس نے منبر پر کھانا کھاتے ہوئے علیہ السلام نے فرمایا ہے لا یزال امر ھین والامۃ مواثیلا و مقاربا مالا یجکملوا اولادین و انعد رقاءہ ابنی حجان و قال یقینا الکھال المشیر کین اہل امت کا ہمیشہ شک ہے جو کہ جب تک بچوں اور قدیر میں کلام نہ کرینگے اسکو ابن حبان نے روایت کیا اور بولا کہ بچوں سے شتر کین کے بچے مراد ہیں وھلک اداء البذر و قال و قد راء جماعۃ عن ابنی حبان موفوفات نع البذر میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا کہ ثواب عمل صالح کا اور عقاب عمل کا ناقص ہے ساتھ فاعل کے متعدی الی الغیر نہیں ہوتا ہے پس جو کوئی راہ یاب ہوا امر خدا کی لاکر اور نہی خدا کی چھوڑ کر اور جو حکام نے تصامیف میں میں وہ اسنے کیے تو نفعتم سکی اسی کے نفس کی طرف عائد ہوتی ہے غیر متعدی کی طرف نہیں جاتی اور جو شخص گناہ ہوا طریق حق سے اور فاعل امر و ناکر بھی نہیں ہے وبال سکی ضلالت کا خود ہی کی جانچ ہے اس سے تجاوز گزار کرنا ہر ایک کا سب سے اپنے نفس سے اور مجزی ہے اپنی طاعت پر اور عاقبت سے اپنے نصیب پر یہ حاصل ہے کہ مقدم کا کوئی ذوق نامی انوم طریق ہے اور اعمال اپنے صاحب کو لازم حال میں پھر اس کلام کی تاکید مانع کی اور زنا کا کسی کا بوجہ کوئی نہیں اٹھاتا ہے کہ یہ راہ جو اور دوسرا کرنا جائے مثل اسکے سونہ ہلم میں ہی گندہ چکا ہے زنا جہان نے ہر امت کی تفسیر میں کہا سھرا ان الائمہ والمذنب کا یواخذ یدہ عقیقہ ھذا تحقیق منصفہ کوئی نہ وکل ریشا ان الائمۃ طابزہ فی عقیقہ گندہ کا اور مذنب اپنی غیر کے گناہ کے ساتھ

گرفتار نہ ہونگے اور یہی اللہ تعالیٰ کے قول و کلام بن الایہ کے نسخے کی تحسین ہے یہی آیت من یقتلکم
 شفاعۃ حسنۃ لکن لہ تعذیب منہا ومن یقتل شفاعۃ سیئۃ لکن لہ عذاب جہنمی سناش کر
 نیکات میں سے ایک بھی ہے ایک صدمہ اس میں سے اور جو کوئی سناش کروری بات میں اس پر ہے ایک بوجہ اس پر
 اور یہ آیت لیکھو اگر اذارہم کامیکہ یوم النبیامہ وہن اوزار الذین یصلوہم یغیر علیہم
 اٹھایں بوجہ اپنے بوجہ ان نیا رشتے اور کچھ بوجہ ان کے جسکو بکھاتے ہیں بے تحسین سناش ہے بوجہ اس پر ہے
 اٹھاتے ہیں یعنی نکلا اٹھانا اور جس سے منفعہ ہوتا اور سیل سے متضرر ہونا سو فی الحقیقت ان پر ہی حسنہ وسیلہ سے
 منفعہ و متضرر رہا ہے جزار نیکی بدی کی عمل حسنہ وسیلہ کو لازم ہے اور شرف کو جزار شفاست ملتی ہے جزار
 اصل حسنہ وسیلہ اس طرح جزار ضلال مقصور ہے ضالین پر اور جس چیز کے یہ ضلین عامل ہیں وہ جزار ضلال
 ہے پھر ضلہ فرمایا کہ تم کسی کبے رسول بھیجے عذاب نہیں کرتے لہذا دنیا میں اور نہ آخرت میں مہوئے
 کہا ہے سنی عذاب دینا ہے : عذاب آخرت میں لیل ہے اس بات پر کہ جو کچھ دنیا پر کچھ
 سمی ہے عقلی و اذ اندنا ان ثعلب قریۃ امرتا متروضا فاستغوا فیہا الحق علی کھا القوا
 فکثر فیہا تکذیباً جب مجھے جاہ کہ کہا دین کوئی بستی حکم سبوا اسکے پیش کرنا واللہ کو بوجہ اس پر ہے
 حکمی کی اس میں ثبات ہوئی ان پر بات شب گھاڑا لکھا اکر ف امرتا کو منصف پڑا ہے مراد اس سے اس
 قدری ہے بقولہ تعالیٰ انا ما اکرنا لکلا او نکھا اکرنا لکما ہمارا حکرات کو یاد کر کہو کہ اندامہ شہد کا تبار
 آتا ہے بعض نے کہا انکو منصف فضل فوجش کیا اس لیے وہ ستم عذاب نہیں ہے یا مجھے انکو امرطامات کا کیا تھا اور نہ
 نے فوجش کیے اور ستم عقوبت ہوئے ان میں اس نے اس طرح کہا جو سعید بن جبیر ہی کے قائل ہیں ابن جریر نے
 کہا اصل ہے کہ سنی یون یون کہ ہم نے انکو امر اکرنا لکن یہ سنی فراہم شد امرنا جہنم میں نہ فرات منصف
 ابن عباس نے کہا ہم نے انکو امر اکرنا لکن انہوں نے مصمان کیا جب عاصی ہوئے تب لکھنے اوکو ملا کہ
 لڑا المذاب سے و بقرہ و کن لک جعلک فی کل ذریۃ اکابرہ فہم فیہا اپد یون ہی کیے ہیں جنہ
 ہر یون گنہگار کو سزا کہ حیل لایا کریں دامن مد جو حیل کرتے ہیں سوائے اس پر اور نہیں ہو جتنے ابو العالیہ و غیر
 ابن بن شکر قول ہی ہے کہ فال بن عباس کا یہ ہے کہ ہم نے سبت سوائے دشمن کو دیے مکر مدد
 نہاکر قتادہ ہی اس کے قائل ہیں نہری نے کہا امرتا متروضا فی انکذا متروضا یعنی بکلمہ مدیت سوم
 نہ ہیرو سے رہنا استنہاد کیا ہے کہ حقو مال الہیہ لکھو کہ مصرۃ ما مودۃ او سکتۃ ما مودۃ رواہ احمد

آدمی کا یہ حال گہوڑی ہے بہت تل نالی یا گہوڑی چوہا کی گئی ہو ابو عبید نے کتا بالغرب میں کہا ہے
 لَمَّا مَوَدَّةٌ كَثِيرَةٌ لِّلشَّيْءِ وَالسَّيِّئَةِ الْمُصْطَفَى مِنَ الْفَضْلِ وَالْمَا مَوَدَّةٌ مِنَ الشَّيْءِ الْمَمْدُودِ
 گہوڑی ہے جو بہت خیر زادہ کہ وہ بہت ہے جسے گہوڑی کی صف ہو اور باورہ تاہم سے مشتق ہے بعض نے کہا یہ کلام
 بطور تائید ہے مگر مازورات غیر مازورات فتح البیان میں کہا ہے مراد اس سے نفیض ہونی ہے اور
 مامودہ نزدیک اکثر کے طاعت غیر ہے کثاف میں کہا ہو امرنا تاهم بالفضیض یعنی ہم اکثر میں کے ساتھ حکم کرنا
 ہیں مگر اس میں نظر ہے بعض نے کہا مراد امرنا سے اکثر ہے مترنین سے مراد اسودہ لوگ ہیں جب کوئی نعمت و رحمت
 میں سبب تازیانہ ہوتا ہے مفسرین نے تفسیر مترنین کی ساتھ جبارین متسلطین اور ملک جبارین کے کی ہو تخصیص
 ان کے ذکر کی ہے کہ جو لوگ شکے سواہ میں وہ ان کے امتیاع میں فاموس میں کہلے تزد بالضم یعنی نعمت طعام
 طیب و طریقت ہے وَكَلَّمَ اللَّهُ آدَمَ بَنِي آدَمَ مِنَ الْفُورُونِ مِنْ بَعْدِ نُوحٍ وَكَلَّمَ رَبُّكَ يَدُ نُوحٍ وَكَلَّمَ
 بَصِيْرًا كَتَمَ كِبَارِئِينَ سُبْحَانَ مَنْ سُبْحَانَ مَنْ سُبْحَانَ مَنْ سُبْحَانَ مَنْ سُبْحَانَ مَنْ سُبْحَانَ مَنْ سُبْحَانَ مَنْ سُبْحَانَ مَنْ
 اللہ نے کفار پیش کو بابت کذب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ڈرایا کہ تم نے بہت سوام مذہب میں رسول
 نوح علیہ السلام کے بعد ملان کر ڈالے یہ دلیل ہے اس کے جو فزون در بیان آدم و نوح علیہما السلام کے گذرے ہیں
 جس طرح کہ ابن عباس نے کہا کہ اس وقت تھے وہ سب سلام پہنچے تھے یہو کہ اسے کذب میں تم کہیے اللہ پر ان ام سے
 زیادہ اگر نہیں ہو کہ وہ تو کذب سے مل بہت مذہب ہلاک ہوں اور تم نہ ہو بلکہ تم نے فخرت رسول کی کذب سے کی ہے
 جو کہ اگر تم مسلمان ہو پس تمہاری عقیدت و تعذیب کو و احری ہے اللہ کو ساری اعمال مبارکی خیر ہوں یا شر خیر
 رہتی ہے یہ کہ کوئی غافہ یعنی نہیں ہے فتح البیان میں کہا ہے مراد تو دن کشیدہ ہیں جیسے عاد و ثمود وغیرہ امیر عالم
 جبریل علیہ السلام کے ہوا اور سوط عذاب نازل ہوا اس میں توبہ ہے کفار کو کو توبہ کا نام ہے لیا کہ سب سے پہلے
 کی قوم نے کذب کی تھی لہذا اس بعد آدم نہ کہا بہر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطاب کیا کہ تیرا رب بندہ کے
 علم ہوں کہ ادا دفع کا رہے محیط صفات و شایا ہے ظاہر ادا باطن عالم جمیع مخلوقات ہے امدادی جملہ مرآت
 آیت میں بشارت غلیبہ اہل طاعت کو اور توبہ شدید ہے اہل عصیت کو کہیے کہ علم نام و غربت کا ملہ و غیرت
 نافذہ متغنی اعیال خزا کی ہے طرف سخن کے بسبب متعلق اور یہ کہ یہ سانی تفضل کو اہل تفضل پر نہیں ہے
 مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعَاقِلَةَ عَمِلْنَا لَهُ فَمَا مَاتَ نَفْسًا وَلَمْ يَزِدْ كَمْ جَعَلْنَا لَهُ جَهَنَّمَ يَصْلَاهَا مَلَأَ
 مَذْخُورًا وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ وَسَعَى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَشْكُورًا

جو کوئی چاہتا ہو پہلا گہر شتاب چکیں ہم اسکو اسی میں قبضہ پاچین بسکو چاچین پہر شتاب چاہئے جسے اوس کے
 اور مدونہ فتح چھٹے گا سین بڑا نگر دیکھا جا کر اور جسے چاہا پہلا گہر اور دوڑ کی ہٹ کے دھڑو جو اس کی دوڑ ہے اور دم
 یقین پہرے سو ہوئی کو در رنگ لگی ہے فتح البیان میں کہ ہے عروا ماحلہ عنفت علیہ اور عاجلہ یعنی جو
 کوئی پہل نیک یا اعمال آخرت سے ارادہ اس گہر کا لینے دنیا کا کرنا ہے اس کی زوفا سق دریا کا رو سنا فتح ربیع ثانی
 تو ہم اس مرید کو شتابی کہی مراد ہے میں پہر شتابی کے ساتھ دو قیدین لگانا میں ایک انشا یعنی جسکی شتابی تم
 چاہئے ہرگز وہ جسکو مرید چاہئے لہذا اس سے دنیا کے مرید نظر آتے ہیں کہ انکی متناجوری نہیں ہوتی اور وہ اپنے
 ارادے تک نہیں پہنچتے دوسری قید ملن زبیدہ ہے جو کہ دنیا نام چاہتے ہیں تھے میں باقبضہ انشیت زبیدہ کہ وہ
 دنیا حبس کے دہر کسی شخص کو رہتہ آتی ہے بعض کے کہا یات حقین سنا فیض کے آتی ہے وہ بطور یا ہم اسکو
 کے ہو کر رستے انکی عرض نہی کر شرکت غلام میں یات قید ہے دھڑو یات مطلقہ کے حبس میں گان ٹرید
 حرث اللہ تبارک و تعالیٰ میں ہوتا جو کوئی اسکو دین کی کہی ہو کہ یاس میں سے دھڑو من گان ٹرید
 الحیوۃ الدنیاء وینتھما لکھنم اعمالہم فیہا وھم فیہا لا یحسبون جو کوئی چاہتا ہو دنیا کا جینا
 اور اسکی رونق بہر دین ہم اسکو لکھنے عمل میں ہی اور ان کو سین نقصان نہیں ملتی بعد اس طلب کے جو تائیر سے خارج
 ہے اور مقید بہ دقید ہے عذاب آخرت ہو رہتا دنیا کا کہ پہر سنے اسکو لینے سبب رک عمل آخرت کے جبکہ اسکو حکم تھا
 اور سبب رک اسے سلام مذاہب چھوٹا انوار مقرر کیا ہے وہ اس جنم میں مذکور مینے ملاست دہ ہو کر اس سے غلام
 کے اور مدونہ ہو کر رحمت خدا سے داخل ہو گا جو عزت اسکی ہر آخرت میں حالانکہ اسکو دنیا نہیں ملتی ہے مگر اسی قدر
 جتنی اشد نے اسکو لینے مقدر کی ہے کہان حال ہی شعی کا اور کہان حال میں نعتی کا کہ اسکو بقدر مقدر دنیا ہی ملے گی
 ورجع ہر کو سکون نفس واطمینان قلب کے ملتی ہے اور وہ عہد آخرت کے لینے عمل کرنا ہے اور منتظر جزا کا وہ پاک ہے
 وہ بنا جس سے لہذا ازالہ جسکو کوئی اپنے اعمال سے ارادہ آخرت کا کرنا ہے اور اسکو لینے سامی ہے اوریت
 و غلام کہتا ہے اور اجمعی کو شستن بحالانا ہے اور ہر دینی کا پابند ہے اور خالص اس کے لینے بلا تائیر بشر
 زیادہ کام کرنا ہے اور قانون شریع پہلے سے نالی ابتداء و ہوا نہیں ہے اور اس پر ایمان ہی کہتا ہے کہ نہ کہ سخر
 جزا عمل صالح کا وہی شخص ہوتا ہے جو میں ہی ہے لکنما یقفق اللہ من المتقین کا وہ خالی قبول کرنا ہے سو
 ادب و ملون سے تو اسکو شخص سید نیک کے مقبول فیروز ہوئی ہے جو انصاف کینہ و نمک پہنچتی ہے اور
 خالی نے سید کے لشکر ہو نے کے لیے جن قیدین رکھیں ایک ارادہ آخرت اور سید کی کامل قیصری نقلی ایمان ہر

سلف صالح نے کہا ہر جس کے پاس تین چیزیں نہیں ہیں اسکو میں گنہگار نہیں ہے ایمان ثابت نہایت صادق و سچا
صواب پر پابند یا یہ بھی بہن کثیر کہتے ہیں مائل من قلب وما فیما بین النعم يحصل لک ما یحصل لمن اذکر
اللہ ما یستاء لطلب نیا دنیاکو ہفت قدرترین حاصل نہیں ہوتی جبکہ بعد تعالیٰ کے بلائے اور ایک شیت کا طائر
مائل ہوئی میں حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا ہے اَلَّذِیْ لَا یُؤَدُّ مَنْ لَا دَارَ لَهُ وَمَنْ لَا مَالَ لَهُ وَكَأَنَّ الْجَنَّةَ
مَنْ لَا عَمَلَ لَهُ دُنِیَا اسکا گہر بے حساب کوئی گہر نہیں ہے اور اسکا مال بے حساب کوئی مال نہیں ہے اور دنیا کو دور
جمع کرنا ہے جو عقل ہے روا احمد اور جو شخص فہم و سرور عزت کا خود شنید ہے او کی طبیعت نہایت سول و ہر
ایمان قلب کے کرنا اور صدق تواریخ فراتہ تو کسی گوش شکستہ لگتی ہو کَلَّا یَحْدُثُ هَوًّا وَهُوَ لَا یَعْلَمُ

[illegible]

ایک بار وہ ان میں سے اس خبر سے پیری کو سہ پہر جاوین یعنی تیری کفہ کفایت میں ہوں تو تو ان دونوں
 سے ان ہی مدت کے بقید ساتھ ہی شرط کے خارج مخرج غالب ہے لیسے کہ اولاد وقت پیری اور وید کے اونکا
 تباہی کرتے ہیں تو یہ نافع کو نقص کہہ نہیں ہے بلکہ ہر حال میں جنت ہوا انفراد کھوت ہوا شہر و خست لایا
 سہی منہ ہے کہ حالت اجتماع ہی عظام ارا نہیں ہے حسین بن علی علیہ السلام نے کہا ہے لَوْ عَلِمَ اللَّهُ شَيْئًا مِّنَ
 الْعُقُوتِ أَكْبَرُ مِنْ أَنْتُمْ لَحَرَّمَ مَا أَكْرَمَهُ أَنْتُمْ سَلَحِي كَوِي عَقُوتِي جَانَا تَوَاسَكُ حَرَامٌ كَرْتَا تَعْنِي هُوَن
 کہنا ہی ذیل عقوق ہے پر اس سے زیادہ کہنے کا کیا دگر ہے مجاہد نے کہا یعنی ان کو کہل برا کر اٹھانے اور انڈا
 خلا و ہل کے دور کرنے پانٹ کے جھڑک دہ اسکے گھوڑے پر بڑا نہ صغر کہیہ نہ کہتے تھے ان میں جالبیر
 لعنت ہیں قالہ اس میں از انجلا میں لغتیں متواتر اور جانشین ہیں غرض کہ ان میں فضل ہے تصغر و استقلال سے خبر
 دیکھنا اولا کو ہی فراموشی سے کہ کسی بات ظاہر نہ ہو جسکو ملائحت سنگدلی و قتل پر پیر یا یا کا ان کو مست گرہ
 اور جبرک بلکہ قتل میں اللطیف کہل کہ وہ ہی ہوا حسن اور حیا و ہشام کے محمد بن زبیر نے کہا یعنی جب تیر
 کو بکارین تو فیکے سعد کہتے ہو یا اماہ یا اسنا کہہ ہو نام لیکر است بکار اور کثرت ہی نہ لڑکھڑاہت و غواہی
 سے انکو ساخنہ جہاں سعید بن جبر کہتے ہیں خاک ساری کہ جھڑک دہ غلام اپنے سید تندرہم عتال کی کتاب ہے
 قتال کے کہا خضخض جاح کنایہ جس میں سے گویا اولاد کے کہا ہو کہ تو اپنے والدین کا کفیل ہو سب سے کہہ
 اتفاق کے جھڑک دہ تیرے کفیل تھے صغر میں اور تو انکا محتاج تہا نہ کنایہ بلج سے تو منع دگر کہ اتفاق سے یہ
 خضخض جاح دونوں صورت میں بوجہ فظ شفت و عطف ہو کہہ نہ کہہ دے تاکہ دن محتاج ہیں جھڑک دہ زور فقر ظفر
 اسد تباطر کر اور مجرور اس محم و کام پر کھنڈ کر لکھا کہ کو بکار لگے جو پانچ ہی بار ہرات دن میں کہ ادب تو ان دونوں
 رحمت بانی عالم کر جب کہ وہیں مسلمان ہوں جھڑک دہ ان دونوں سے بھی پالا صغر میں یعنی جیسے مہربانی انہوں
 نے پسند اور لکھن میں پھر کی تھی دسی مہربانی و خضخض قاتل کے حل پر اسد پاک نے توصیہ والدین میں اسباب
 کیا جس سے بد نہ بل کہہ تیرے میں ادب اہل عقوق ڈر جاتے ہیں آغاز اپنی توحید و عبادت سے کہا پر اسکی شتم
 احسان والدین سے کہ پیر امرامات ہوں کو ہمد تنگ پڑا کہ ان سے کہ صغر و قتل کا انکے حق میں کہنا روا
 کہنا پر نزل و خضخض کر سنا سے کہ کم کیا پر انکے لیے دھکونے اور نہ ہم نہ ختم کلام کیا یہ پانچ چیزیں
 میں جسکی خلیفہ حق والدین میں ہی ہے احادیث عقوق والدین صحیحین میں حضرت امین اسباب
 میں و ملا اسد الدبا و محقوق والدین والا و لا کافی شافی دانی ہے کہ لکھو کہ حکم و بانی تھو سیک

لَنْ يَكُونُوا عَلَيْهِمْ قَائِمًا كَانَ لَا قَائِمًا يَكُونُوا قَائِمًا بَعْدَ أَنْ يَكُونُوا قَائِمًا بَعْدَ أَنْ يَكُونُوا قَائِمًا
ہو گے تو وہ رجوع لانے والوں کو نشت ہے قیامیے دل میں آوے کہ توبہ ہے مانا یہ ہو یہ حالت نیا بنی شکل
ہے خود ایک جگہ کی نیت نیکی پر ہلکا خاک کے اور پھر رجوع لاوے تو اندر بقیہ والا گنتے سعید بن جبیر نے
کہا یہ آدمی ہے کہ اگر کسی بارہ حق میں الہیوں کے ہو گیا اور اس کی نیت دل میں ہے کہ اس کی بڑا سپر ہو
دوسری روایت میں ہے کہ ایسا ارادہ نہ تھا مگر خیر کا تو اندر خیر ہے قادر نے کہا تو آپس سے مراد طبعین
اہل نماز ہیں ابن عباس نے کہا حسین بن علی دمر لفظ یہ ہے کہ اہل طاعت احسان ہیں بعض نے کہا وہ لوگ ہیں جو
دو میان مغرب و صفا کے نماز پڑھتے ہیں بعض نے کہا جاشت گزار ہیں سعید بن جبیر نے کہا وہ لوگ ہیں کہ عمر
سے گناہ ہو جائے پیرہن تائب ہو کر زمین اور اگر پیر گناہ کر سیمٹے ہیں تو پیر توبہ کر ڈالتے ہیں خود ہی ہوں
کے قائل ہیں طارق بن سید و سعید بن جبیر نے کہا مراد احسین ہے الخیر ہیں سعید بن جبیر نے کہا یہ وہ شخص ہے
جو تنہائی میں اپنے گناہ یاد کر کے ان گناہوں سے مستغفر ہوتا ہے مجاہد ہی اسی کے قائل ہیں ابن عمر کا
دوسرا لفظ یہ ہے کہ آدم اب حنیف کو گنتے تھے جو یوں کہتا ہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا أَصَبْتُ فِي مَجْلِسِي هَذَا
یا اللہ جو میں نے اس مجلس میں گناہ کیا ہے تو اسکو معاف کرے ابن جریر نے کہا اولی اسباب میں قول اس شخص
کے کہ جس نے یہ کہا کہ اب توبہ کر نہی الا گناہ سے رجوع کرنے والا مصیبت ہر طرف طاعت کے ہے اللہ کے
کہو کہ وہ چوکر کر اس کے امر مبوب و مرضی کی طرف پرتا ہے پھر کیا کہ توبہ یہی ہے پہلے کہ او اب رجوع ہے
حدیث صحیح میں آیا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام جب راجع ہوتے کہتے اَيْتُؤْنَ نَابِتُونَ عَائِدُونَ
یوتنا حامدون ہم رجوع کرنے والی ہیں توبہ کرنے والی عبادت کرنے والی اپنے رب کی تعریف کرنے والی رفع
البدیان میں کہتا ہے تمہارے رب کو علم ہے تمہارے ضمائر کا کہ دل میں خلاص ہے یا نہیں ہے طاعات میں اور
گناہ سے توبہ کرنے والی ہیں جو تم سے ہلکا ہے یا جو پیرتے ہر ایک یہ اس علم میں بر و عقوق والہ دین کی
باندراج اولی سندرج ہے بعض نے کہا یہ آیت خاص ہو ساتھ بر و عقوق الہیوں کے لاکن اہل اولی ہے کیونکہ خدا
عزم لفظ کا پہلے سے خصوص سب کا دلالت سبب اس معنی میں تخصیص نفی کی نہیں ہے اگر تم برابر طبعیہ قاصد
صلاح و توبہ و خلاص طاعت ہو تو اندر رجوع کرنے والوں کو گناہ سے طرف توبہ کے اور سلایات سے
طرف حسنت کو اور عقوق سے طرف بر و احسان اور عدم خلاص سے طرف محض خلاص کے بخشد نیکی سے خواہ
تم سے کوئی قول صادر ہوا ہو یا فعل یا اعتقاد جس گناہ کو تم نے توبہ کر ڈالی ہے وہ گناہ تم کو ضرر نہ پہنچا

لَیْسَ مِنْ ثَابِتٍ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَمَنْ نَجَّحَ دَعْوَةَ اللَّهِ الْيَوْمَ نَزَّ بِرُوحِهِ عَلَى قَوْمٍ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ دِينٌ مِنْ قَبْلِ يَوْمٍ هَذَا هُمْ هُنَا لَمَّا كَانَتْ هَذِهِ حَافَّةً لِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ
 بروج کرنا ہے اسی طرف بروج کرنا ہے ابن اسیر نے کہا ہوا عبد یسویب کھڈ بڈب کھڈ یسویب کھڈ
 یسویب وہ جہ ہے جو نوکر تھے پیر گناہ کرنا ہے پیر نوکر تھے پیر گناہ کرنا ہے یعنی نواب سید سلا
 کلمہ ہے اسے بار بار تائب ہونا مراد ہے ۵

باز آواز ہر آنچہ کر دی باز آواز
 گر کا ذکر گزرت پرستی باز آواز
 این در گرد ما در گردنا اسدی نیت
 صد بار گزرت پرستی باز آواز

وَأَنْتَ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقُّكَ وَالْمُسْكِينُ وَابْنُ السَّبِيلِ وَلَا تُبْدِ ذِكْرَ يَوْمٍ إِنَّ الْبُشُورَ رِجْنٌ

كَانُوا آخِذِينَ بِالْقَبِيلِ ۚ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا ۚ وَأَمَّا يُقْرَضْنَ عَنْهُمْ إِنْ قَامُوا

رَحْمَةً مِنْ رَبِّكَ تَرْجُوهُمْ فَعَلْ لَهُمْ قَوْلًا مَكِينًا ۚ دے نہ تو اے کو ہر کا حق اور معنی کو

اور سا کو اور ست اور اکہیر کرینے بے جگہ فرج کر کے خراب نکر بیشک اور انے والی مہالی میں شیطان وزن

کے اور شیطان جو ہے ریکنا شکر یعنی مال بڑی نعمت جو اس کی جس سے خاطر جمع ہو عبادت میں اور سچ

بڑھین مثبت میں ہو جو بجا اور انا شکر ہی ہے اور کبھی تغافل کرے تو ان کی طرف سے تلاش میں مہربانی کی کچھ

رکبہ طرز جس کی توقع رکھتا ہے تو کہہ انکو بات نرمی کی یعنی جو کوئی ہمیشہ سخاوت کرتا ہے ادا ایک وقت

اسکے پاس نہیں ہے تو اس کے ان امیدوار کو محروم مانا خوش نہیں آنا اس محتاج کی قسمت سے اللہ سنوں کو

سیم رہتا ہے سو اہل اگر ایک وقت نہ دی تو شیخے جواب کہہ کر اگلی سب غیر ائین برابر نہ ہوں فائز

بعد ذکر والدین کے ذکر احسان کا ساتھ قرابت واللہ کے اور صلہ اہل اہم کا کیا حدیث میں آیا ہے اَمَّا

وَأَمَّا لَكَ فَعَدَاكَ أَذْنًا لَكَ يَسِيرًا مَنَ بِيَابِ بِيَابِ بِيَابِ بِيَابِ بِيَابِ بِيَابِ بِيَابِ بِيَابِ بِيَابِ بِيَابِ بِيَابِ

میں نزدیک کیے دوسری حدیث میں ہے اَمَّا كَذِبٌ كَا كَذِبٌ اقرب زیادہ مستحق ہے پیر اس سے نیچے

حدیث میں فرمایا ہے مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُسَبَّحَ لَهُ فِي دَرْزَمٍ وَيُسَاحَ لَهُ فِي الْجَهَنَّمَ فَلْيَعْمَلْ رَحِمَةً

جسکو مذق کی فرامی اور عمر کا ٹہرنا پسند تو وہ نامے واللہ سے سلوک کرے ابو سعید کہتے ہیں جب آیت

اُتْرَى وَأَنْتَ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقُّكَ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ بلایا اور ان کو باغ فدک عطا

کیا دواؤا البزادیہ حدیث اگر اس کی سناؤ صحیح ہو تو مشکل ہے اس کی روایت کی جو اور فدک ہر دفعہ غیر متوجع ہو

تہا سہ ہفت ہجری میں پیر التیم کا آیت کو کس طرح ہو سکتا ہے عمدہ بذات میں کلام حق میں مساکین و

ابنا رسول کے گھر چلا ہے حاجت مآرد کی نہیں ہے یہ ہر اہل ایمان کے تذبذب سے بھی فرمائی اور اس سے
منہ کی بجائے توطہ اختیار کرو جانب از لفظ مغرور کو جو ہر دوسرے کو جانی قصداً لا مغرورونم و جطر
دوسری میت میں فرمایا ہے وَالَّذِينَ إِذَا أَكُلُوا لَحْمًا لَمْ يَمْلِكُوا أَنْ يَنْذِرُوا وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فَلَا تَأْكُلُوا
أَنْفُسَكُمْ بَعْضُكُمْ لِبَاسٌ لِحَبِيبٍ أُولَٰئِكَ هُمُ الرَّاغِبُونَ إِلَىٰ عَذَابِ اللَّهِ فَكُلُوا وَابْشِرُوا ۚ أُولَٰئِكَ
کے تذبذب سے یہ فرمایا کہ سرخسین برادرشیاطین ہیں یعنی انکو اشیاء ہیں ابن سوڈن نے کہا تذبذب فرج کرنا ہے غیر
حق میں ہی قول بن عباس کا یہی ہے مجاہد نے کہا اگر کوئی انسان سارا مال بنا حق میں خرچ کرے تو وہ سزا
نہ ہوگا اور اگر غیر حق میں خرچ کرے گا تو سبزیں پھر لگائے گئے گو تھوڑا خرچ کرے قتادہ نے کہا تذبذب نفقہ
ہے صیغہ خدا اور خدا اور غیر حق میں اس بن مالک کہتے ہیں ایک مردی بنیم کا آیا اور کہا اے رسول خدا
میں بڑا مالدار ہوں اور صاحب اہل دلداد حاضر و غایہ کو کہو خرچ کر دین فرمایا اپنے اہل میں سے ذکوہ کا
کہ یہ تمہارے ہے جھگڑا کر دو گی اور اپنے ماتے والوں کو ملکر اور حق سائل کا اور ہمارے کا اور سکیں گے
کہا اے رسول خدا میرے لیے کچھ کم کیجیے فرمایا اِنَّ ذَٰلِكَ لَفِي حَقٍّ وَلَٰئِكَ يَنْزِلُ الْيَسْبِيلُ وَكَأَنَّ
شَكَرًا تَنْزِيلًا اَوْسَلْنَاكَ حَسْبِيَ اللَّهُ ۚ وَآذَنُوا لَكَ اللَّهُ جَعَلَ اسْمَاءَ اَبْنِ اَرْسَلِ اللَّهُ عَلَيْهِ
آؤ وسلم جب بختبار ہی رسول کو زکوٰۃ دیدی اب میں زکوٰۃ سے طرف اللہ و رسول کے بری ہو گیا فرمایا ان
جب تو نے زکوٰۃ ادا کر دی تو اب تو بری ہو گیا جھگڑا کر ہے اور گناہ ہے کہ جو اسکو بدل ڈالو سبزیں
کو احوال شیاطین فرمایا تذبذب و دفع و ترک طاعت خدا و ارتکاب عصیت میں دلہذا یہ کہا کہ شیطان اپنے
رب کا نام لکھو ہے یعنی شکر نعمت خدا پر اس طاعت خدا پر عمل نہیں کیا بلکہ عصیت مخالفت خدا پر متوجہ ہوا
میں کہتا ہوں اکثر سبزیں فساق و فہر ہیں اور اہل صلاح میں جو لوگ طاعت والی نہیں کہتے ہیں اور
وام کر کے سخاوت و دوا کرتے ہیں اگر اس میں ریا و ناموری مقصود نہیں ہے تو سبزیں میں ادا کرے تو
تذبذب محمود و نوب ہے اور اگر یہ کہہ نہیں ہے اور فہمیش سے ہی ایک طرف و صرف جیسا سبزیں ہوتے
ہیں تو مسخ و حق محض ہے علاوہ اتم تذبذب کے والد الہادی بہر فرمایا کہ جب تجھ سے تیرے قارب
سوال کریں یا وہ لوگ جن کے دینے کا حکم ہم نے کیا ہے اور تیرے پاس کچھ دینے کو نہیں ہے اور تو
ہے عراض کرے سبب نقد نفقہ کے تو ایسی صورت میں اپنے سہل و نرم بات کر مثلاً میں کہہ دے کہ
حبیب اللہ کا رزق انجانا تو میں لگو یہی دو کا انشاء اللہ تعالیٰ مجاہد و حکمران و سعید بن جبیر و حسن قتادہ و غیر

تفسیر قول یہ مسلکی علی طرح کی ہے فقہ البیان میں کہتا ہے خطاب بیت ابی بن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہے
 واصلہ بیع والہا بغیر کے است میں سے یا ہر صالح خطاب کو مکلفین میں سے یا مرد و عورت جو بے شک ہے نزدیک
 ابو حنیفہ رحمہ اللہ نقل کے اونکے نزدیک ہوسر پر ہوسات اقارب است ہے جبکہ محرم ہر گاہ جالی ہیں اور غیر کے
 نزدیک وسط مذہب کہ ہے وہ کہتا ہے کہ سوائے نفقہ ہول فروغ کے اور کسی کا نفقہ اقارب میں سے واجب
 نہیں ہے میں کہتا ہوں مراد ذوی القربے سے اہل قرابت ہیں اور ان کا حق بھی صلہ رحمہ ہے مگر حکم اللہ سے
 کیا ہے یا موت و زیارت و حسن معاشرت و مولفیت اور سر اور ضرار میں اس نے اس وصیت کو مقرر کیا اور
 اہل علم کا اختلاف ہے وجوب نفقہ قرابت میں جن میں نفقہ والدین کا اولاد پر اور اولاد کا والدین پر اور بیعت
 ہے اور ملائق ہمارے کے یہ بات ہے کہ صلہ ان کا واجب ہے جہاں تک رنگاہ ہو اور حال اسکا متقاضی ہو مگر صاحب
 نے کہا آخر ما حق الحسب و وحلہ کیف یقنعتم اذا کان علیہ فکفیت یھتئم اذ الہ یکن
 اللہ تعالیٰ نہ کوڑے حق سے قطع دی اور کہو کہ کیا دیکھ کرے جب اسکو پاس مل ہو اور کیا کرے جب
 اس کے پاس لاں ہو رہے مسکون ہیں پس لکھا من کفۃ میں ہے یہ دلیل ہے اسانہ کہ مراد انیا و زکات لفظی
 سے تنہا ان کا ساتھ مال کے ہے صفیان نے اس آیت میں کہا ہے اہل قرابت کو دے سکین کو کہا نا کہلائی
 ساز کے ساتھ حسان کرے سدی نے کہا قرابتی سے مراد قرابتی مطلب کے ہیں اور قرابت آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم میں کہتا ہوں ملائق اس شخص پر نہیں ہے اللہ کوئی دلیل اس پر وال ہے اور سنو
 نظم قرآنی کے راسخ ہیں اگر خطاب ہر صالح خطاب کو ہے است میں سو بچنے جس کلفت کو قدرت صلا رحم کی
 ہے وہ ان کا حق اور کوئے وہ حق ہی صلہ نامور رہا ہے اور اگر خطاب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہے
 اور بطور تفریع ملائق کے ہے تو وہی اول بات ہوئی اگر خاص حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہے یا تفریع
 قرابت کی پر دے گو یا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم کرنا ادا ہے حق قرابت کا اجر ہے ہر فرد کو
 افراد است سے اور ظاہر بھی ہے کہ یہ خطاب خاص حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں ہے بلکہ
 ما قبل آیت یعنی ذکر دفعی رکب ما بعد آیت یعنی ملا تبتد تبتدرا تبتدیر سے مراد مال کا پریشان کرنا ہے
 جسے غریب نے غم پہلا دینے میں کیھا اتفاق بغیر تعدد مراح کے اور یہ ہر اہل مذکور ہے اس میں حد
 ستر شری سے تجاوز کرنا ہے اتفاق میں یا غیر حق میں خرچ کرنا ہے اگر جیسے وغیر ہر شامی
 نے فرمایا ہے التبتدیر ائقان المال فی غیر حقہ ولا یکن برفہ معتیل الخیر تبتدیر کتبہ ہر مال

[illegible]

معاشر میں نسبت نراں مشہور نہ بخیر اور بہ نسبت عذرت صحابہ کے حد چند زیادہ ہیں بلکہ جو دیکھو وہ سب
 بادشاہ میں ہے لکن سہذاقت سہاش کا شکی اور غدا سے ناز میں اور غل سے سائل اور قناعت سے دور اور
 لغاف سے زیادہ دل سے برفقہ حلال و حرام طالب ہم دیندار و سرف ناموار ہے فانی علی ہذا الحال
 سال اللہ العاقبتہ اہل حق کے کہا ہو آدمی اگر ساری دولت اپنے حق میں صرف کر دے تو وہ سبزد نہ ہوگا اور اگر
 ایک پیسہ یا پوہ غلہ باطل میں صرف کرے گا تو سبزد ہوگا اب شخص اپنے اتفاق کا حساب ہی دیکھ لے کہ وہ سبزد
 سرف سے یا نہیں بن سکا وہ سبزد ہی ٹیکلا ضرور فقہ کا قواعد اہل تہا یا کثیر جاسے کہ صرف ہو ہوگا اور بے جا
 بہت درجس جگہ جاسے خرج ہوا ہے مثلاً فقہ نفس باہل یا ولدہ نوکریں یا ان غالباً نسبت بھی ملو نہ ہوگی تو یہ
 عمدہ صرفہ کا ہی جبر بر او گیا کیونکہ اگر کوئی بند راہ ویرمان یا قواعد برادی یا ضوابط رشتہ داری ہوتے ہیں کہ ہوتا
 انصرام سود کا بطلانقت خیر قویم و وفقت شرط ستیو نہیں ہوتا اور نیزت سالو خالصہ ہم ہوتی ہے تو دفعہ ہشت
 واقع ہوتا ہے اور یہ کہ شیطان کا ساتھ میں آلت اور شیطان کا فرمنت اور جامعہ حسان بکرم ہے اور حق
 سے سخت تر ذکر تہا ہے اور بحسنہ کے کہہ اس سے نہیں ہو سکتا ۵

ہمیشہ دست بیزیر سے خیر شد فضی مگر دست تو کار دگر نہ آید

اس آیت شریف میں تمہیل ہے سبزدین پر ثلث شیطا میں کی یہ نہیں شیطاں پر تمہیل ہے کفر و سوسنی کا
 متضاد یہاں کہ سبزد مال شیطاں ہے اور ہاں شیطاں کو مکہ شیطاں کہتے اور شیطاں کو کفر ہے تو سبزد کفر و
 کرنی نے کہا ہے **وَلَا تَكُن مِّنْ رَّذَقَہُ اللّٰہُ جَاہِلًا** وَمَا لَکَ قَصْرٌ قُلْ اِلٰی عِزِّهِ مَرْجِعُ اللّٰہِ کَانَ کَقَوْلِہٖ
لَیُعَذِّبُ اللّٰہُ کَاکُفِّرُ مَوْکِنًا **اِنَّ الشَّیْطَانَ فِی الضَّلٰتِ وَالْفِیْضِ** اور یہاں ہی جسکو اللہ سہاز کوئی مرتبہ عنایت کرے
 یا مال بدی اور وہ اسکو اللہ کی خوشی کی جگہ میں سرف کرے تو وہ اللہ کی نعمت کا مالک ہے کیونکہ وہ صفت اور
 مثل میں شیطاں کا ساتھی ہے لہذا اس زمانہ پر آشوب کے ہو رہا حال ہمارا درو لوگ ہی قبول کے مصلحت میں غرض
 سلاطین کہ یہ شیاطین ہیں ان کے تعداد و احوال ازواج شیطا میں پر اللہ نے فرمایا اگر تو نہ الفنا اور سکر
 ابن سہیل سے سبب خطر کسی امر کے اعراض کرے مثلاً دینے کو کچھ حاضر نہیں ہے اور یہی دینی نے طافہ ہزار
 کے خطر کر کہا ہے اور تو مجاہد ہے کہ اللہ سے تو میں ہی دون تو یہی صورت میں یہ چاہتے کہ اوٹ کوئی
 نہ و لطیف بات کہہ مثل متبیل یا عند مقبول کے مثلاً یہ کہے **رَزَقَنَا اللّٰہُ وَاِنَّا کَاکُفِّرُ** مِّنْ نِّصْلَانِ **مَرَامُ**
 سے جگہ دگر دانی نہیں ہے بلکہ مجھ سے ۵

ما بنا فحلت سائل بوسنم مذکور ہے نہی کہ یمن کو بقادون رر کرد
اللہ تعالیٰ نے ہر بات میں اپنے بندوں کو ادب میں سکھایا ہے کہ جب کوئی سائل اُن سے مانگو اور اس کے پاس کچھ
ہو سکے کہ نہ ہو تو وہ اس کو کیا کہیں اور طرح سے پیرین ۵

إِنْ كُنَّا كُنَّا وَرَقٌ مَوْجُودٌ لَنَا
لَا تَأْكُلُ الْفَاكِهَةَ وَالْغُلَامُ وَالْغُلَامُ وَالْغُلَامُ
لَا تَأْكُلُ الْفَاكِهَةَ وَالْغُلَامُ وَالْغُلَامُ وَالْغُلَامُ

مکن یہ ادب ایک عمر دراز سے شرح منسوخ سا ہو گیا ہے نہ سائل تار ہے اور نہ معطلی با ادب جس سائل
کو دیکھو محض ہے اور صورت حل سوال کا فائدہ اور عدم عطا پر شاکم اور معطلی کا نام گیا ہے با عطا و دشنام
بانستے کہ لازم ارباب دولت است دشنام بدست سائل غنیمت است

وَأَجْعَلَ لَكَ مَغْلُوبَةً إِلَىٰ عُتُوكَ وَلَا تَنْبُطْهَا كُلَّ الْبُطْ تَنْفَعَدَ مَلُومًا مَّحْمُودًا

لَإِنَّ رَبَّكَ يَبْهُطُ السَّمْنَٰتِ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ لَآ إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَزَّ وَجَلَّ ۚ وَجَبَّارًا مُّسْتَبِيرًا ۚ
ہاتھ بندہ اپنی گردن کے ساتھ اوندھ کھول دے اگور کھولنا پر تو مشیت ہے الزام کہا یا مار لینے سب الزام
دین کہ اتنا کہیں دلا کہ آپ محتاج رہ گیا نیز اب کشادہ کرتے رزقی جسکو چاہے اور کست ہے وہی ہے
لینے بندوں کو جانتا دیکھتا ہے لینے محتاج کو دیکھ کر بے تاب نہ ہو جا اسکی حاجت میرے ذمے پر نہیں اللہ
کے دے پر ہر مکن یہ باتیں پیغمبر سے اسطیلا والد سلم کو فرمائی ہیں جب حدیثی تھے جس کے جی سے مال نکل
اسکے اگور فقیر ہے رزق کا حکیم ہی گرمی دات کو برادر اور داتا ہے اللہ ہدی و اگر کو گرم خند اللہ تعالیٰ نے
سیاہ رزق کا حکم دیا عیش و نسیب کرنے میں نکل کر دست کی سرف سے نہیں فرمائی کیا تو بھیل مانع نہ ہو کہ سیکہ کچھ
نہ دے جس طرح کہ ہونے بلکہ عائن اکہ تھا یہ اللہ مخلوق لینے خدا کو سب طرف نکل کے کہا تعالیٰ د
تقدس الکریم اللہ اب ہر تمام سبط سے منع فرمایا لینے اتفاق میں صرف ذکر طاعت سے زیادہ دے اور دخل کر
منہج زیادہ ہو جائے کہ جو کو یہ کہنے میں تو طاعت زدہ اور شہاک کر مینہ ہے گایہ لغت شرم مرتب ہے
لینے نکل کر سنے میں لوگ جھکو طاعت کریں گے اور را کہیں گے اور تجھے بے پروائی کرینگے اور اگر کو ہاتھ
فوق طاعت کشادہ کر دے گا تو پھر پھر اس کچھ نہ ہو گا تو فرج کرے مثل حیر لینے دایہ عزیز من لہر کہ ہو جا لگا
تک نہ خفت عجز سے کہرا ہو جاتا ہے اس پر ماز کو حیر کہتے ہیں ماخوذ ہے کمال سے کہ قال تعالیٰ يَتَقَلَّبُ لِيَاكُتِ
الْبَصَرُ وَهُوَ حَسِيرٌ اُی اُی اُسے میرے پاؤں گاہہ رہ کر تنک کر اکی کل عن ان یزلی عیننا لینے نقص کے

کو فقیر کہے اسکی حکمت ہی بابت ہے اور متاف غنا و فقر کا واسطہ اپنے بندوں کے پچھتا سہ مرثیہ
 آیا ہے اِنَّ مِّنْ عِبَادِي مَن لَّا يَصِلُۥٓہٗ اِلَّا الْفَقْرُ وَلَوْ اَعْتَبْتُ لَكَافَتْكَ عَلَيْهِ ذِنَابُہٗ وَرَاقِبُہٗ
 عِبَادِي مَن لَّا يَصِلُۥٓہٗ اِلَّا الْفَقْرُ وَلَوْ اَعْتَبْتُ لَكَافَتْكَ عَلَيْهِ ذِنَابُہٗ وَرَاقِبُہٗ
 وہ بندے میں کیونکہ لائق ہے اور اگر میں انکو غنی کر دوں تو انہیں نکار دین بگاڑ دوں اور میرے بعض بندے ہیں
 میں جھگڑنی کرنا لائق ہے اگر میں انکو فقیر کر دوں تو وہ بے دین ہو جائیں اس کی تشریح نے عروج احمد شہ کی ذکر نہیں
 کی ہے کہ یہ کبھی غنی میں بعض لوگوں کے استیلاج ہوتی ہے اور فقر عقوبت عبادا یا اللہ من ہذا اولہا
 فقر البیان میں کہ بہت نواسے ہاتھ کو گردن سے دست باند اور نہ بالکل کہول یعنی متبادل ہے ہر مکلف کو خواجہ
 بل میں فقر میں تعلیم است ہوا یہ صاع خطاب کو مکلفین میں سے انسان کو منع کیا ہے ایسے ہساک سے جس سے
 وہ اپنی جان پر تنگی کرے اور اول و عیال کو ضیق میں کہے اور اتفاق میں ہر قدر وسیع کہے جس کی حاجت نہیں
 ہے اور صرف بن جائے غرض کہ افراط و تفریط دونوں سے منع کیا ہے اس سے مشرعت توسط کی حامل
 ہوتی ہے ہی وہ عدل ہے جسکی طرف اللہ نے مذہب کیا ہے

وَلَا تَكُنْ مِّنْهَا مُفْرًا مَّا اَوْفَرَ مَطَا كَلَّا طَرَفِي فَتَكْبِلَا اَمْ لَمْ يَدْرِمْ

اللہ نے اس آیت میں شمع کے حال کی مثال اس شخص کے حال سے دی ہے جسکا ہاتھ گلے سے بند ہو رہا ہے
 تصرف نہیں کر سکتا ہے اور جو شخص تصرف میں حد سے تجاوز ہے اسکی مثال اس سے اس شخص کے دی ہے
 جس نے اپنا ہاتھ کہول دیا ہے اس کے ہاتھ میں کوئی شے نہیں اس تصویر میں بالذات عظیم طینت پر اللہ
 ان دونوں حالت کی غایت بیان کی اور کہا کہ اگر نہ عمل کرے گا یا صرف لوگوں کے نزدیک موعود ہو کر
 یا نزدیک اللہ کے ملاست زدہ ہو کر سبب شیخ و سخیل غیر مصلحت کے مٹیم گایا خود نزدیک ہے اور نزدیک
 کے یا تیرے سائل تنجہ البہادین گے سبب عدم عطا کر اگر نہ ہر اہل کر گیا تو مقام حد سے قطع ہو گا
 فقر و حاجت کے یہ حضرت مسلی اللہ علیہ السلام کی تسلی کے لیے فرمایا تبارک کسی پر کشائش رزق کی کرتے
 کسی پر تنگی رزق کی کرتا ہے عین مکتبہ الخیر ہے یہ بات نہیں کہ جہر فوسیع رزق کی ہے وہ نزدیک اللہ کے
 کرم اور جہر رزق کو تنگ کیا ہے وہ نزدیک ہے خوار و محتر ہو جس نے کہا یہ قبض و بطا اللہ ہی کو زیبا
 کے کہ اسکی خزانہ خالی نہیں ہوتے ہر عباد سوا نبی یا نہ روی و حب ہے جس کی عکسہ نظر کرتا ہے اگر اس
 اس کے تو کوئی کو بہتر یا نہ ہے تو تو اگر کرتا ہے اور اگر فقیر کہ بہتر جانتا ہے تو فقیر کہ بہت کینہ دہنے

[illegible]

زنجبیل اور کباب چپ چپ حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا میرے پاس آؤ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا
 قریب ہوا فرمایا مشیرہ جاوہ بیٹہ گیا فرمایا تو اپنی ماں سے نہ کرنا دوست کہتا ہے کہا لاؤ اللہ جَعَلَنِي اللَّهُ
 وَذَاكَ نَبِيْنِ اللّٰهِ قَسَمٌ مِّمَّيْ سَبَّحْتَ بِذِكْرِكَ فَرَمَا لَوْ لَوْ هِيَ اس کا کم کو اپنی ماں سے نہ کرنا دوست نہیں
 کہتے ہیں فرمایا کیا تو اپنی بی بی سے نہ کرنا دوست کہتا ہے کہا نہیں فرمایا لَوْ لَوْ هِيَ اس کا کم کو اپنی بی بی سے
 نہ کرنا دوست کہتا ہے کہا نہیں جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ بَحْبَحَ آپ پر اللہ فرما کر
 فرمایا لَوْ لَوْ هِيَ بی بی سے اس کا کم کرنا دوست کہتا ہے کہا نہیں فرمایا لَوْ لَوْ هِيَ اس کا کم کرنا دوست کہتا ہے
 جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ نَبِيْنِ اللّٰهِ قَسَمٌ مِّمَّيْ سَبَّحْتَ بِذِكْرِكَ فَرَمَا لَوْ لَوْ هِيَ اس کا کم کرنا دوست
 نہیں کہتے فرمایا کیا تو اپنی والدہ سے نہ کرنا دوست کہتا ہے کہا لاؤ اللہ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ نَبِيْنِ اللّٰهِ
 قَسَمٌ مِّمَّيْ سَبَّحْتَ بِذِكْرِكَ کہا لوگ ہی اپنی خالالت سے اس کو دوست نہیں کہتے یہ حضرت علی علیہ السلام نے
 اِنَّا نَتَمَنَّى لَكَ كَرَامًا اَللّٰهُمَّ اَحْضِرْ ذَنْبَهُ وَطَهِّرْ قَلْبَهُ وَاَحْضِرْ ذَنْبَهُ اے اللہ سا گناہ عاف کر
 اور اس کا دل صاف کر اور اس کا سر سجا راوی نے کہا بعد اسکے یہ وہ جوان کسی شے کی طرف التفات نہ کرنا رواہ
 احمد حدیث میں ہے کہ طائی میں فرمایا ہے مَا مِنْ ذَنْبٍ بَعْدَ الشِّرْكِ اَوْ اَنْظَلَمَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ كُفْرَةٍ
 وَصَحَّتْ اَنْجِلُ فِي رُجْمٍ كَالْجَوَلِ لَكَ شَرِكٌ سَبَّحْتَ بِذِكْرِكَ فَرَمَا لَوْ لَوْ هِيَ اس کا کم کرنا دوست نہیں کہتے
 فرمایا نَطْلَعُ كَوْسُ ثَمَرٍ مِنْ دُخَانٍ جَوَالِ لَكَ شَرِكٌ سَبَّحْتَ بِذِكْرِكَ فَرَمَا لَوْ لَوْ هِيَ اس کا کم کرنا دوست نہیں کہتے
 ہے نبی قربانِ ناس سے مباشرتِ مقدمات نہ تھانی ہے زمانے بالادلی کیونکہ جب ولیطرف کسی شے کے طرف
 ہیرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطابِ حرامِ مواقع اس کا نہ تھا ذرا کھڑا رہنے کی تعمیل ہے شرعاً و عقلاً اس کو
 بری اور فرمایا کیونکہ یہ راوی کو طرفِ نام کے پہنچا دیتی ہے زنا کے کبیرہ گناہ ہونے میں کسی کا جملہ مات
 نہیں ہے اسکی تقبیر اس سے تغیر میں اور اسے ہمیں نہ زنا شتمل ہے انواعِ مفاسد پر جیسے عصیت و بیابا
 مدلی انفس الخ فمعاظِ انساب کوئی نہیں جانتا کہ یہ لڑکا کسا ہے اور کون اسکی تربیت کرے اس سے اولاد کا ضمیمہ
 ہو تب سے ایزدِ منقطع ہو جاتا ہے اور بظلمِ نسل خرابِ عالم ہے مدی سے کہا جب یہ آیت اتری تھی تب
 تک حدود نے آئے تھے اس کے بعد محدثین نے مددِ الہی کی کہ لے لے کہا سَاءَ سَيِّئًا اَلَا مَنْ تَلَبَّ وَانَّ
 اللّٰهُ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا وہی ہے کہ جس نے فوجی نو مسلم عاف کرنے والا ہوا ہے اس کا ذکر عمرہ
 ہوا عمرہ کے الہی سے بوجھا لیا ہے یہ آیت میں حضرت علی علیہ السلام سے اخذ کی ہے اس کے کچھ کام

مکرتے تھے کہ ابن بن جعفیہ میں دلا قتلوا النفس التي حرم الله الا بالحق ما ومن قتل مظلوما
فقد جعلنا اولیاءه سلطانا فلکے میری قتل انا کان منصوباً اور نہ اردوان جرمہ کی
اندھنے مگر حق پر اور جو را گیا ظلم سے تو ہم نے دیا اسکے وارث کو زور و سواب ہاتھ نہ چھوڑ دے خویر اسکو
ہونی ہے نیز ہر سیکو لازم ہے کہ خون کا بدلہ لانے میں ملکر نہ انا قاتل کی حمایت کرے اور وارث کو بھی
جانب سے ایک کرہ اور نہ مارے یا قاتل ہاتھ نہ لگا تو اسکے بیٹے یا بیٹی کو نہ مارے اسوقت اللہ تعالیٰ
نے قتل نفس امارت سے منع فرمایا کہ کوئی کسی شخص کو بغیر حق شرعی قتل نہ کرے صحیحین میں رضا آیت ہے لا یجوز
ذم افری مسلم یفقد ان لا یله الا الله وان یحتمد ازسقط الله الا یجذی ثلث النفس
بالنفس والذاتی الحیض والنشاء لیس لہ ینہ القاروق للیغایعہ جسدان شہادتین کا مقر ہے اسکا
خون حلال نہیں ہے مگر تین باتوں کے ساتھ ایک نقصان میں دوسرا جایا ہو اسکو نہ مارے نیز مرتد
ہو جاوے اور میں یہ اسے لڑو ال الذینا عند الله اھون من قتل مسلم دنیا کا زائل ہونا ہمارا
تعالیٰ کے نزدیک مسلمان کے قتل سے آسان ہے یہ فرمایا کہ دلی مقتول کو سلطت ہے قاتل پر اسکو خیار ہے
جانب سے اسکو قتل کرے بطور قصاص یا دیت لیس کر صاف کر دو اور چاہے یوں ہی سخت میں صاف فرادے
سنت ظہرہ میں ای طرح ثابت ہو امام حنابلین عباس بن عثمان نے عموم اس آیت کریمہ سے ولایت معاویہ کی سلطنت
کو انکار نہ کیا کہ وہ غریب ملک ہو جائیں گے کیونکہ دلی عثمان رہتے تھے اور عثمان مظلوم ہونے لگے تھے
اور معاویہ علی رضی اللہ عنہ سے مطالبہ کرتے تھے کہ فاکمین کو سہارے سپرد کر دو تاکہ ہم اُسے نقصان میں نہ پہنچ
سعادہ اسی سچے اور علی رضی اللہ عنہ استہمال کر کے تہو یہاں تک کہ شکنجہ میں اور قصاص میں اور علی معاویہ
سے کہتے تھے کہ تم ملک شام میرے حاکم کرو معاویہ اس بات کو نہ مانتے تھے اور کہتے تھے کہ اول تم قاضین
عثمان کو میرے حاکم کرو اور میری علی رضی اللہ عنہ سے نکال کر دیا اور اہل شام ہی منکر ہو گئے یہ جب بحث طویل ہوئی
تو معاویہ شکنجہ جو علی رضی اللہ عنہ شام میں گئے حکما قالہ ابن عتیبہ واستنبطہ من ہذیہ الا یہ
الکونمتر وھذا من الاخر العتیبہ اسکو طبرانی نے اپنی رسم میں ذکر کیا ہے اس لفظ سے کہ زہد مرقی
نے کہا ہم ابن عباس سے فساد گوی کرتے تھے انہوں نے کہا ہم تم سے ایک بات کا ذکر کرنے میں جو
نہ چاہی ہے لہذا کہلی کہ جب اس مرد کا بوجھ لیٹھا عثمان کا سینے علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم کاش ہو جاؤ اگر تم
میں سواخ میں ہر گے تب ہی تم کو نہ ہو مٹاؤ گائیں گے یہاں تک کہ تم کو باہر نکل ہو گا علی رضی اللہ عنہ نے میرا

کہتا ہے ما قتلہ اللہ کی عادیہ پیریزہ باوجودیکہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَنْ قَتَلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لَوِیْہِ سُلْطٰنًا اَکْبَرًا اور قاتل کو موت غم میں روم پر آکر گریگے اور غم سے یہ روم میں کو قتلہ نام کرینگے تم میں جو کوئی اپنے قتلہ سے خوف ہوگا وہ بخت پالیکا اور جو کوئی بیک کر لیکہ اللہ ہی تاک ہو کر قاتل بیک قاتل کے قاتل ہوگا بیکہ از سرف فی القتل سے یہ روم کے قاتل کو شہر کرکے یا غیر قاتل سے قصاص ملے کو کرکے دلی مقتول سے قاتل بہتر ہو گا غالباً و قدر قاتل البیان میں کہتا ہے جو شخص محسوس ہے بصحت دین یا عصمت عہدہ کو قتل کرنا نہ چاہیے قاتل میں برکت غلط ہے اور عدت قاتل سبب کسی عارض کے ہوتی ہے لہذا اور قاتل سے حکم حل پہنچی نہائی چہ اس کے کہتے ہیں قاتل حلال ہو جاتا ہے سستے کیا رو عات سبب عارضہ میں عیب روت زنا کرکے قاتل قصاص قاتل عہدہ و ان سورہ انہ میں ذکر اسکا ہو چکا ہے نہایت کرمین اور ہی ہے حضرت علیؓ نے عادیہ اور عہدہ میں قاتل میں سبب سے پہلے نزل اس آیت کا ہو ہے مشرکین اہل کفر اہل عاصیہ مسلم اللہ علیہ السلام کو دہر کہے میں ارڈالتے تھے اللہ کے کہ جو شرک کو قتل کرے تو قاتل کے پاپ بہائی کو موت اور دوزخ کسی در قتل کو کہے کہ دوزخ میں سے بلکہ خاص اسی قاتل شرک کو قتل کر دے حکم قاتل نزل بارتہ و قبل اہل کفر میں تھا اور ہر نفسے قاتل سے منع کیا اس لیے کہ دلی مقتول انصوریہ یہ حکم اب بھی حق میں مسلمانوں کے باقی ہے کسی کا قاتل کرنا بجز قاتل کے اور کو حلال نہیں ہے پھر فرمایا کہ جو کوئی مظلوم مارا گیا ہے یعنی نہ بے سبب کسی سوخ قاتل کے شرعاً اور دوزخ میں کفر بعد بیان اور ذنا بعد احسان اور قاتل مومن محسوس عدا تو ہم نے دلی مقتول کو جو کہ ہکا وارث ہو یا سلطان ہے اگر وہ نہ ہوں تسلط علی القاتل ریاست چاہے ماڈلہ و چاہے عضو کو سے چاہو دیت لڑا دلی کو چاہیے کہ قاتل قاتل میں ہر لڑنے کرے پھر خود سے اگر نہ جیت کہ ایک کے عضو اور کو ایک جاعت کو مارڈالے یا قاتل کو شہر کرے یا قاتل کے ابن جری سے کہتا ہے خطاب حضرت علیؓ اور علیہ وآلہ وسلم کو ہے اور بہت کو بعد حضرت ہکے زید بن اسلم نے کہا لوگ جاہلیت میں فقط قاتل قاتل پر ہنر ہوئے تھے جب تک کہ کسی مرد شریف کو قاتل نہ کریں اور مارڈالے قاتل شریف نہ ہو گا تو نہ قاتل کو قاتل نہ کرتے بلکہ کسی اور کو بھی ہکے ہمارا ڈالتے اللہ نے اس بابے میں یہ غلط کیا اور سرف فی القتل سے منع فرمایا اور دلی مقتول کو منحصر نہیں بلکہ وہ اللہ طہر سے موبہ و محان ہے وَلَا تَقْرَبُوا اَکْثَالَ النِّجْمِ اِذَا لَیْتُمْ ہِیَ اَحْسَنُ حَقِّیْ یٰلَکُمُ اَشَدُّ فِیْہِمْ وَاقُولُوا بِالْعَهْدِ اِنَّا الْعَهْدُ کَانَ مَسْکُوْلًا وَاقُولُوا الْکَذِیْلَ اِذَا کَلِمَتْ وَزِنُوْا بِالْقِیَاسِ لَسْتُ قِیَمَ ذٰلِکَ حَبِیْرًا حَسَنًا وَاُولَٰئِکَ ہِیَ سُنَنُہٗ لَہٗ

کے گرج میں طرح بہتر ہو بیٹھ اسکے مال کو سنو اور دے تو وہ مضائقہ نہیں حبیب مکنت پہنچے اپنی جوانی کو اور پورا
کرد اور اگر کو بیشک قرار کی پوجی ہے یعنی کسی سے قول قرار صلح کا دیکر مدی کو فی ہکا وبال ضرر پڑنا مگر اور پورا
پیر باب حبیب اپنی نگوار تو نو سید ہی تر ازو سے یعنی بہکٹ اندر یہ بہر ہے اور اچھا ہکا انجام بخیر دعا با
اول ملتی ہے یہ پیر لوگ خبر دار ہر کس سے سلامت نہیں کرتے اور پورا حق دینے والا سب کو خوش لگتا ہے اس
انکی تجارت خوب چلاتا ہے وہ اللہ سے منع کیا تعزف کرنے سے مال نہیں مگر ساتھ غلبہ کے قال یکتا
وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ أَوْلِيَاءِكُمْ وَلَا تَكُونُوا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ أَمْوَالِهِمْ خَائِفِينَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَكُونْ مِنَ الْفَاسِقِينَ
یالغروف اور کہا نہ جاؤ انکو اور اگر او گھبرا کر یہ بڑی نہ ہو با دین اور جو کوئی محفوظ ہو تو جاہ سے بیکار ہے اور جو
متوج ہے تو کہا دوسروں سے رستہ کے صحیح مسلم میں آیا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے ابوذر سے فرمایا
اسے باذر میں تم کو کمینعت کیجھا ہوں اور میں تیرے لیے وہی بات دوست کہتا ہوں جو اپنے لیے یہ دوست کہتا
ہوں تو حکم کر دو آدمی پر سبی اور متولی مست ہو مال نہیں کا اور جو عہدہ لوگوں سے کر داور جن حقوق کا معاملہ ہو
اسکو پورا کر دو کیونکہ عہدہ حق کا سول ہر کار کرنے والے اور حبیب پیر کر دو تو کم نہ داور لوگوں کا نقصان نہ کر
اور سید ہی تر ازو سے تو کر دو جس میں کچھ کمی نہ خراف و مضطرب ہو مجاہد نے کہا ہاں اس حدیث میں ہے زبان میں
میں یہ کارروائی بہتر ہے تہاری معاشن معاملہ کے لیے ہکا انجام آخرت میں بہتر ہوگا قدامتے کہا ان
کیونکہ تو کیا راحسن عاقبت یعنی صواب میں بہتر ہے اور انجام میں اچھا ہر ابن عباسؓ کہتے تھے اے لوگو
غلاموں کے کم کر دو اور والدی کیا گیا ہے جسے انکو لوگ تمہارے ہلاک ہو گئے ایک کیا مال دوسرے
نیز ان لینے پاپ و قول ہم سے فکر ہوا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام فرماتے تھے لَا یُعْطِیْ دُرَّ رَحْبَلٍ
عَلَى اَعْرَافِ کُتُبِکُمْ لَکُمْ یَا اَیُّهَا فَاتَرُ الْهَوَا اَیُّهَا اَبْدَلُہُ اللّٰهُ یُرِکُ فِی حَاجِلِ الدُّنْیَا قَبْلَ الْاٰخِرِ
مَا هُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ مِنْ ذٰلِکَ کُوْنِیْ اَوْ مِیْ حَرَامٍ بِرَقَادِہِ ہر گونہیں مجبور نا اور چھوڑنا ہی صرف اللہ کے
خوف سے ہے مگر اگر آخرت سے پہلے ہی اس سے اچھا بدلہ دیدیتا ہے فقہ البیان میں کہا ہے کہ یہ
خطاب ہے اولیاء میں کو اور نہی قربان سے مبالغہ ہے نہی میں مباشرت اطلاق مال سے قناتہ نے کہا
وہ لوگ مال اور اکل اور مرکب میں مخالفت نہیں سے بچتے تھے یا شک کہ یہ آیت آئی وَ اِنْ خُطِّبُوْهُمْ
فَاَوْحُوا اَنْکُمْ اِدھ اس امر کی ہر جاہزت دی کہ جس قربان میں اصلاح مال نہیں ہو ہکا مضائقہ نہیں ہے جیسے
حفظ و طلب ہی کی اس ذرات میں و اتفاق طلب و رستہ کے پیر جب وہ جان ہو جائے تو ہکا مال

اسکو حلال کر دے پھر مکہ انفا احمد کا راجح نے کہا ہمارو دینی داخل عہد ہے سین عہد خدا و عہد جاوید
 شامل ہیں خواہ عہد عبارت ہو غلط عہد سے بد جو شرعی و قانون مرضی مگر یک کوئی دلیل خاص جو از نقص پر دلالت
 کرے عہد کا حلال صاحب مسئلے سے ہوگا سعید بن جبین نے کہا ہے اس عہد شکن سے حال عہد کا کرے گا انفا اکیل
 سے مراد تمام عہد خطا یا عین کو ہے کہ جب ہم باپ کو تو پوری کر بعض نے ہجرت سے یا خدا کیسے کا اعتبار
 کیوں کی مانع چاہے کہ یہ کہ یا جرت تمام تسلیم ہے اس طرح اجرت تمام کی گز سے پرانی کسے قسط اس تقیر
 سے از میزان اصل ہے بڑی ترازو ہو یا چوٹی خواہ میزان در اس ہو یا اور کیونکہ نہ کہ باطل نفس اصل ہے اس
 نے کہا قسط اسنت سریانی ہے اور کسی نے کہا اسنت روم اس سے کچھ قسط عربیت قرآن میں لازم نہیں آتی
 ہے لفظ عجمی کا استعمال عرب و لغزین متکلمین میں جب عرب کرتے ہیں تو وہ لفظ عربی نہیں جاتی ہے ہم یہ ہے
 کہ یہ لفظ عربی کا محذور قسط سے یعنی عدل پر جو تفاوت سبب نقصان کیل و وزن حاصل ہوتا ہے وہ عدل
 ہے اور جو عید ہر حال ہوتی ہے وہ شدید عظیم ہے لہذا امر از کرنا واجب آید جو عظم و عید کی یہ ہے کہ
 سب لوگ محتاج مساوات و بیع و خیر و امین شلح نے دھڑلے کا احوال کے ارباب احوال پر منہم تخفیف و
 نقصان میں بھی بلیغ فرامی لو کہ یہ انفا اکیل و وزن واسطے تمہارے نزدیک اس کے اور نزدیک لو گز

کے بہتر ہے اور اس کا انجام بہت اچھا ہے وَلَا تَقْنُفْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ وَإِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَ
 الْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا نہ چیمو بر جس بات کی خبر نہیں مجھ کو بیشک کان اور آنکھ اور دل
 ان سب کی اس سے جو چیز ہے مجھے جو بات تحقیق معلوم نہ ہو اسکو دعوے کر کے نہ کہے کہ یوں ہے اور
 ایسی ہے گواہی دینی و ابن عباس نے کہا لا تغف اے لائق دوسرے لفظ یہ ہے تمت نہ کہ کسی
 کو اس بات کی جو مجھ کو معلوم نہیں ہے مجھ بن خفیر نے کہا مراد شہادت زور ہے قنا وہ نے کا نقل
 رَأَيْتُ وَ لَمْ رَأَوْ سَمِعْتُ وَ لَمْ تَسْمَعُ وَ عَلِمْتُ وَ لَمْ تَعْلَمْ فَإِنَّ اللَّهَ سَأَلَكَ عَنْ ذَلِكَ كَلَامَ كَمْ
 میں نے دیکھا اور تو نے دیکھا نہیں اور میں نے سنا اور تو نے سنا نہیں اور میں نے جاننا اور تو نے جانا نہیں ان
 سب باتوں سے اللہ تعالیٰ تجھ سے پوچھے گا انھوں اسکا یہ ہے کہ اس سے منع فرما کہ تم بل اعلیٰ سے بلکہ
 اس میں سے جو زائد ہم و خیال ہے کہ قال نعمالی یا عِثْنُوا كَيْفَ رَأَيْتُمُ الظَّالِمَ إِنَّ نَسْرَ الظَّالِمِ وَجْهٌ فِي النَّارِ
 کہ میں نے عرض کی کہ یہ ہمارے حدیث میں آیا کہ وَاللَّكْنَ فَإِنَّ الظَّالِمَ كَذِبٌ الْكَذِبُ يَجْزِي بِرَجْمٍ مَرَّةً وَبِشَيْءٍ
 جوتی ہیں اور سنن ابوداؤد میں ہے رَأَيْتُ لَوْ أَنَّ أَهْلَ الْأَرْضِ كَانُوا كَلِمَةً وَدُرِّي مَرَّةً مِنْ رَأَيْتُ لَوْ أَنَّ أَهْلَ الْأَرْضِ كَانُوا كَلِمَةً

عَلَيْتِهِ مَا لَهُ قَرِيبًا بِرَأْسِهِ هُوَ كَأَدَمِي أَجْنَى أَكْبُونِ كَوْدِهِ دَكْبَا وَسِعَ جَوَادُهُ نَوَاحِ نَهْنِمْ أَيْكَا صَحْمِ مِنْ لَنَا
ہے مَنْ تَحْكُمُهُ حُلُمًا كَلَفَتْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَنْ يَتَّقِدَ بَيْنَ شَعْنَيْنِ وَلَكِنَّ يَمَّا عِلَّ حَسَنَ جَوْنِي
خواب بیان کی اسکو قیامت کے تکلیف دیکھا دیکھی کہ دو جو زمین گرد سے اور اس سے یہ کام ہونے کے لگا باجمہ
ان سب صفات کا سوال ان حضار سے ہوگا استعمال اولکاب کا بجائے تلک کے درست ہو شاعر لکھا جو
ذَمُّ الْمَنَازِلِ بَعْدَ مَنَازِلَةِ اللَّوَى وَالْعَيْشُ بَعْدَ أَلْيَاكِ الْأَيَّامِ

فتح البیان میں کہا ہے آیت کرستے میں کہ انسان نہ بات نہ کہے جو جانتا نہیں ہے اور وہ کام نہ کرے
جس کا علم نہیں ہے یا ایک فقیر کا یہ ہے اسکو جانتے غفر بنے خاصا یہ بعض امور کے کیا ہے قلمبر نے
کہا اُمِّ كَاتِبَتِ بَعْدَ الْحَدَسِ وَالظُّنُونِ اُورِیَہُ بَیْکَہُ كَیونکہ اس کے سوا جو کہ ہے وہ علم ہے بعض نے کہا کہ
علم سے اس جگہ عقدا راجع مستفاد سند سے ہے قطعی ہو یا ظنی میں کہتا ہوں یہ آیت دلیل ہے عدم جواز
عمل پر نامعلوم کے وکن یہ عام مخصوص ہے ان واسطے جو کہ جواز عمل الظن میں ہے ہن جیسے عمل کا عام رہا
خبر و اصد پر یا شہادت و اجتہاد نے القیاد پر یا جزا رسید میں و نحو ذلک پس اس مسموم اور عموم ان الظن لایقنی
من الحق شیئاً سے خارج نہ ہوگا مگر وہی درجہ پر دلیل جواز عمل قائم ہے پس عمل کرنا اسے پر سائل شرعیہ میں
اگر وہ عدم وجود دلیل کتاب سنت ہو تو حضرت علی علیہ السلام نے اسکی خصیت ہی ہو اور حدیث
اقتضایا عدم اس پر دلیل ہے راجح کرنا اسے پر کا وجود دلیل قرآن و حدیث کے سودہ داخل ہے اس میں
میں بدخول والی کو کرنا اسے محض ہے اسکی شرع میں اور لوگ سبب کتاب خدا سنت رسول اس سے بے نیل
میں اور کوئی حاجت اعلیٰ طرف سے کہ نہیں ہے حالانکہ ترخیص اسے میں وقت عدم وجود دلیل کے مجتہد
لیجے کہ وہ اپنی ہے پر عمل کہ کتاب ہے اس پر کوئی دلیل نہیں ہے کہ فیہ کو عمل کرنا اس کے رائے پر جائز نہ ہو
اور دوسرے نامائل بمنزلة مسائل شرع کیجائے اس کو یہ بات بخوبی واضح ہو گئی کہ یاد اور مدد کتب فروعیہ کے شرع
نہیں ہیں یا مدعمل کرنے والا اپنے کرنا سے پر ایک جہت رکھے ہو مجتہد مستغرق من الزا متقنی ہے اس پر کا
جس کا علم اسکو نہیں ہے اور عامل بازارے عامل ہے نامعلوم پر یہ تقلید پس سکین کے لیے ظلمات بالا ہی
ظلمات ہے بعض نے کہا یہ آیت عامل ہو ساتھ عقائد کے مکن اس پر کوئی دلیل نہیں ہے پر اسد نے علت نہیں
کی عمل کرنے سے نامعلوم پر یہ بیان فرمائی کہ ہر عامل ان حواس گوش و چشم و دل کا مسئول ہوگا جس نے
کے ان جراح سے یہ میں کا صاحبان جراح کا مسئول ہوگا کہ اس نے ان آلات کو کس جگہ استعمال کیا اور

مستقل انکی روح نہ تھی ہے اگر استعمال انکا غیر حق کیا ہے تو مستحق ثواب ہوگا اور اگر شر میں کیا ہے تو مستحق
عذاب ہوگا کیونکہ غرضی نے نہیں کیا ہے بعض نے کہا اللہ تعالیٰ ان اعضا کو دقت سوال کے مطلق کر دے گا
یا اپنے صاحب کے فعل کی غیر حق کے قاضی سے ہی طرح کیا ہے اور یہ سوال بطور ترویج صحابہ جراح نہ کہ ہوا
یا ایسا ہے قول اس سے آیت دلیل ہے یہاں تک کہ بندہ ماخوذ سے اپنے عزم پر دھمک مصیبت کے فکارتش نے

الْأَرْضِ مَرَحًا وَأَن تَأْكُلَ الْأَرْضُ وَكُن تَبْلَغُ أَلَمْ يَعْلَمِ الْجِبَالُ حُكْمًا ۚ كُلُّ ذَلِكَ كَانَ سَيِّئُهُ عِندَ
رَبِّكَ مَكْرُوهًا ۚ نہ جبل زمین پر اترا تا تو نہ پہاڑ ڈالیکا زمین کو اور نہ پہونچے گا پہاڑ دن تک کتا ہو کر یہ جتنی
باتیں ہیں ان میں سے ہری نیز ہے تیرے رب کی بیزاری ف جن باتوں کو منع کیا وہ رب کی بیزاری ہے
اور جن کو حکم کیا انکا نہ کرنا بیزاری ہے انتہی انتہی بنی بندوں کو تعمیر و تخریب سے رنکار میں منع فرمایا اور کہا کہ
تم زمین میں اتر کر اور شامل ہو کر مثل حبارین کے نہ چلو کہ تم اس حال سے زمین کو پہاڑ نہ ڈالو گے اور اس
تبادل فرم کہ پہاڑوں کے برابر بنیں نہ ہو جاؤ گے بلکہ فاعل سکا جزا بنفعیض مقصد یا پلنگ جس طرح صحیح میں آلم
ہے کہ تم سے پہلو ایک شخص تیار دو جا رہے ہیں ہوئی ناز و خرخ سے چلا جاتا تھا کہ ناگاہان زمین میں دس گیا وہ قیامت
تک رہتا چلا جاتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ فارون کے حال سے خبر دی ہے کہ وہ آہستہ آہستہ ہو کر اپنی قوم میں
نکلتا تھا اللہ نے سکوا اور سکے گھر کو زمین دہا دیا حدیث میں آیا ہے مَنْ تَوَاصَعَ لِلَّهِ رَغَعَهُ اللَّهُ فَهُوَ
فِي لَقْوَمٍ حَقِيرٍ وَهَذَا لَأَنَّهُ كَبِيرٌ وَكَبِيرٌ رَغَعَهُ اللَّهُ فَهُوَ فِي نَفْسِهِ كَبِيرٌ وَعِنْدَ
الْغَايِرِ حَقِيرٌ وَهُوَ أَبْغَضُ إِلَيْهِمْ مِنَ الْكَلْبِ أَوْ الْخَيْزُورِ وَجاءہ تعالیٰ کیلئے تو علیہ کتابے اسکا
اصد وجہ بلند کرنا ہے وہ اپنے آپ میں تو ذلیل ہوتا ہے مکن لوگوں کے نزدیک کبیر ہوتا ہے اور جو تکبر
کرے اسکو اللہ تعالیٰ اگر دینا ہے تو وہ اکیڑا سمجھتا ہے اور لوگوں کے نزدیک ذلیل پہنچتا کہ وہ لوگوں
کے نزدیک کہنے اور فخر سے بدتر ہوتا ہے ابو بکر بن ہبہ الدین نے کتاب النول و التواضع میں اپنی سند سے
روایت کی ہے کہ ابو بکر نہ تری نے کہا ہم ہمراہ من کے شے کہ اتنے میں گندہ منصور بن الہام کا ہوا وہ شہر کا
جبہ پہنے ہوئے تھا جسکو نہ تری اسکی سابق پر بتایا تھا اور قبا اس سے علیحدہ کشادہ تر تھی وہ ہمارے جلتا
تھا حسن نے اسکی طرف نظر ڈالنا کر دیکھا اور کہا اِنِّیْ اَنْتَ شَاطِئٌ یَّأْتِیْہِ نَارٌ عَظِیْمٌ مُّصِیْرٌ حَتَّیْ یُظْلَمَ
فِی حِطَّتِہِ اَنْیَ یَحْمِیْقُ اَنْیَ یَنْظُرُ فِی عَظِیْفِہِ فِی نَفْعِہِ مَشْکُورٌ وَ لَا مَذْکُورٌ وَ عِنْدَ الْاَخْوَرِ
بِاَفْرَہِہِہَا وَ لَا الْمَوْجِیْ حَقَّ اللّٰہِ مِنْہَا وَ اللّٰہُ اَنْیَ یَمِیْضُ اَحَدٌ لِّہُمْ طَبِیْعَتٌ وَ لَکُمْ طَبِیْعَتٌ

ازہری نے کہا خرق قطع ہے اور نہ جھکویہ قدرت ہے کہ تو اتنا لنبا ہو اندر اجنبہ ہند سے بڑھ جائے
 کہ تو بیادوں کی برابری کرے پیر یہ مرج یعنی چہ تو احمد و مغر زے ہر ایک لین و دونوں جاد سے ہی جھکویہ
 کہ وہ مذکب نبیا ہے یہاں کو لغو و نوا ہی سبت و نیچکا نہ یا نقطہ منہیات نزدیک خدا کے کردہ ہیں ذلالت
 مِثًا اَوْخَى اِلَيْكَ رَبِّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ كُنْتَ فِي جَهَنَّمَ مَلُومًا مَّا تَفْعَلُ
 یہ ہے پیر ایک جو وحی کی ترے رب تیری طرف عقل کے کاموں سے اور نہ شبیر السم کے سوا اور کی جنگی پیر
 پرستہ زور و زور میں البنا کیا یا ذکیلا ف اسنے کہا یہاں جلیلہ جیکہ ہم نے حکم کیا اور یہ صفات رذیلہ
 جسے ہم سنسن کیا تھو وحی کے ہیں تو انکا حکم لوگوں کو دے اور کسی کو اسکا شریک نہ کر کہ جنہم میں مٹا
 زور ہو کر پرستہ اسد و خلق دونو جھکویہ ماست کرین اور تو ہر خیر سے دور جا پڑے ابن عباس فرمادہ نے
 کہا مدح و حرر یعنی مطر دے یہ خطاب ہے است کو ہو اسطہ جناب رسالت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو نہ حضرت مصوم
 بن فہم البیان میں کہہ سکتے کہ یہ مذکورات جنس جی سے ہیں یا بعض جی ہیں یا شہادتہ تین ہیں جنکا اول
 لا تجعل لہ تعزیرت میں فقط دس آیات ذکر کیے ہیں ان کو حکمت فرمایا یعنی کلام حکم ہے جسکی طرف نسخہ
 و فساد کو راہ نہیں ملتی ہے اور نزدیک حکما کے حکمت عبارت ہے معرفت حق لذات سے سو نو حد ہستم
 اول سے ہے اور باقی تالیف شتم ثانی سے اسنے شکر کے کر رہی کی واسطہ تاکید و تقریر کے اور وہ نسخہ
 کے اس بات پر کہ یہ رہن فصال دین و مبدرو منتہا شرع میں اور ملاک حکمت اہل حقین ہے اس تاکیدیہ
 رعایت ایک دفعہ کی فرمائی ہے اول بر مذموم و ممدول ہونے کو مرتب کیا اور یہ اشارہ ہے طرف مال شکر
 کے دنیا میں اور ثانی بر ترتیب تنبیہ عیسیٰ کی فرمائی اور کہا کہ جنہم میں ملوم و مدح و حرر کا یعنی رحمت خدا سے
 دور و مان غور کیا اور یہاں القار اس میں اشارہ ہے طرف کے کہ انسان کے لیے دنیا میں صورت اختیار
 کی ہے بخلاف آخرت کے اَنَّا مُنْكَمُ رَبُّكُمْ بِالْمُتَّقِينَ وَالتَّحَدُّثِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ اِنَّا نَا اِنَّكُمْ
 لَتَقُولُونَ سُبْحًا عَظِيمًا کیا انکو جبکہ دیے تھہرے رب نے بیٹے اور آپ نے فرشتے بیٹیاں ہم
 کہتے ہو بڑی بات ف اسنے ہر شکرین کا ذہن پر رد کیا جھکویہ زعم ہے کہ ملائکہ دختران حق تعالی
 ہیں اس لیے فرشتوں کو جو رحمن کے بندے ہیں مؤنث نہیں یا ہے پیر ان کو خدا کی بیٹیاں بتایا پیر انکو
 بوجہ اسوان ہر مقام میں وہ چوک گئے اور سخت خطا پڑہیں اسنے انہیں انکار کیا کہ کیا تم مخصوص فرشتوں کو
 ہو اور سینے ناٹ لیے ہیں یہ شہدیک کی اس انکار میں اور فرمایا کہ یہ عقائد تہا کہ اسد اولاد الہیہ ہوا

اسکی اولاد مانا ہے جس سے تم مار کر تے ہو اور اکثر کوزندہ درگور کر دینے ہوا ایک سے تات ہے یعنی قسمت نہیں کر
 ہے قال علی و قالوا القدر الرحمن و لکما القدر جنتم شیئا اذ اسکاوا السموات یقفون منه و تنشق
 الارض و تجزئ الجبال هذا ان دعوا للرحمن و لکما و ما یستغنی للرحمن ان یخفک و لکما ان
 کل من فی السموات و الارض الا انی الرحمن عبدنا لکما حصنتم و قد همم حد او کلهم اہل
 یوم العینمہ فردا اور لوگ کہتے ہیں محمد بن کتبے اولاد تم لگے ہو سیاری چیز میں ہی آسمان پر ہیں اس
 سے اور کٹرے ہوزمین اندر ہیں بجاڑ ہے کراسپر کر بجاڑے ہیں رحمن کے نامک ولاد اور نہیں بن آد میں کو کر
 رکھے اولاد کوئی نہیں آسمان زمین میں جو آد میں کابندہ ہو کراسپاس نکاح شمار ہے اور کن کہی ہے انکی
 گفتی اور کہی کن میں آد میں کاسپاس قیاس کے دن کیلئے اللہ بن کہا یہ یہ خطاب نکاح کہے جو اس بات کو قائل ہے
 کہ کاکامک بشیان میں اس میں تویم شدید و تقریر بالغ ہے اور ہو قول عظیم یعنی کمال جرات علی اسد ہر اہل ہے بکا
 اندازہ نہیں ہو سکا و لکما صرنا فی هذا القرآن لیکم کوزا و ما یزیدکم الا نفوذ انیسر ہر سہا ہر
 اس قرآن میں تادہ سوچیں اور اکثر زیادہ ہوتا ہے وہی بد کنا ف یعنی مجھے اس کتاب بستانا میں ہر قسم
 کی و عید بار بار ذکر کی ہے کہ شاید یہ لوگ ان معج و نبات و دنا جبر کو سوچ کر ستر جبر میں اور شرک و ظلم و انک کو
 کو چھوڑ دیں کن ان ظالمو کنی نفرت بڑھتی جاتی ہے اور حق سے یہ دور پڑتے جاتی ہیں فقہ البیان کا نظریہ ہے
 ہم نے فرق میں ضرب مثال و جبر و حکم و موط و قصص و اخبار و ادھر و ادھر و غیرہ بیان کیے ہیں اس غرض
 سے کہ یہ لوگ سپر پذیر و عبرت گیر ہوں اور اپنے عقل سے فہر و فکر کریں اور اپنے قول کے بطلان پر واقف ہوں
 لکن ان کو ان شیا مشا راہیہا سے نفرت بڑھتی جاتی ہے کیونکہ انکا اعتقاد حق میں قرآن شریف کے یہ ہے
 کہ یہ قرآن حلیہ و مکروہ و شعر و کہانت ہے اور وہ اس غواہ سے بد نہیں آد میں کوئی انکا دنا ہے جو انکو
 طرف ہدایت کر لائے سفیان ثوری رحمہ اللہ جب اس آیت کو پڑھتے کہتے زَادَیْ لَکَ خُضُوْا مَا زَادَ
 اَعْدَاؤُکَ فَعُوْا ۗ کُلُّ لَوْ کَانَ مَعَهُ الْاِلٰهَ کَمَا یَقُوْلُوْنَ اِذَا کَا بَتُّوْا اِلٰی ذٰی الْکُرْسِیِّ سَبِّحْ لَہٗ
 سُبْحٰنَہٗ وَ تَعَالٰی عَمَّا یَقُوْلُوْنَ عَلٰمًا کَبِیْرًا کہ اگر ہوتے ہو کہ ساتھ اور حاکم جیسا یہ بتاتے ہیں تو نکالتے
 تھے صاحب کی طرف اہلینے پایا محکوم رہا کیوں قبول کرتے سخت کر انک کو الٹ ڈالتے وہ پاک
 ہے اور اپنے نگی باتوں سے بہت دورف اور پاک نے حضرت مہ سے کہا کہ تم ان شرکوں سے جگہ میں
 اعتقاد ہے کوئی شرکیہ ہے اللہ اسکی مخلوق نکلتے اسے اس غیر کو ہمراہ اللہ کے بغیر حق تعالیٰ اللہ

آیا اور وہ ایک جبر طیارہ کہہ دینے لگا جسکی حبیب یا گنبدی دیباچ کی تھی اسنے کہا تھا ہے صاحب چاہتے
 ہیں کہ ہر اسمی ابن اعمی کو بلند درجہ کریں اور ہر اہل ابن اہل کو پست کر دیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غضب
 میں آکر کہنے لگے کہ اگر اسکا جبر پڑے گا کہیں پڑے گا اور فرمایا نہ دیکھو میں تم پر جبر عارض لا یصل کا پیر ہر کس پر بیٹھ گئے اور فرمایا
 نوح علیہ السلام کو وفات حاصل ہوئی اپنے دونوں فرزند کو بلایا اور کہا میں تم پر وصیت کو بیان کرتا ہوں اور تم کو
 دو امر کا حکم دیتا ہوں اور وہ ہیں سنو نوح کہتا ہوں ایک شرک باعدہ کبریت اور حکم کرتا ہوں لا الہ الا اللہ کا واسطے
 آسمان زمین اور جو کہیں ابن میں ہے اگر ایک کلمہ ترازد میں رکھو یا میں اور لا الہ الا اللہ دو کلمہ کہے میں نوی کلمہ
 رائج ہو گا اور اگر سموت وارض ایک حلقہ ہوں اور ان پر لا الہ الا اللہ کہہ دیا جائے تو یہ انکو ٹوڑ دے اور حکم کرتا
 ہوں حکم کو: چنانچہ بعد و بعد وہ کہہ دیا کہ یہ نماز ہے ہر شے کی اور اسی سے ہر شے کو زندہ کیا ہے دُعاؤ اُحْمَدُ یا اُحْمَدُ
 مِنْ هَذَا وَتَعَدُّ بِہِ ابْنِ جَریر عابرسے راوی ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَلَا اُخْبِرُکُمْ
 بِکُنْیَ امْرِئٍ مِنْ نَوْحٍ اَبْنِہُ اِنَّ نَوْحًا عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ لَا بَیِّنَہُ یَا بَیِّنُ اَمَّا اَنْ تَقُولَ سُبْحَانَ
 اللّٰہِ بَاہِیَّہَا صَلَوةُ الْخَلْقِ وَتَسْبِیْہُ الْخَلْقِ وَیَعَارِزُ ذُلَّ الْخَلْقِ قَالَ تَعَالٰی وَانْ مِنْ شَیْءٍ لَا اَکْثِیْرُ
 یُحْمَدُ میں نے مذکور بات بتاتا ہوں جو نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو کہی فرمایا ہے ہر شے میں مجھے حکم
 کرتا ہوں کہ تو سبحان لہ کہہ کر کے کیونکہ وہ مخلوق کی نماز ہے اور انکی تسبیح اور اسی کے ساتھ مخلوق کو روزی ملتی
 ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور کوئی چیز نہیں جو سب کی پاکی نہیں ہوتی اسکی اسناد میں منصف ہے فکر کرنے
 کہا استغفر اللہ تسبیح کرتا ہے غمخو تسبیح کرتا ہے مراد استغفر سے ستون ہے بعض لفظ نے کہا ہے آواز در تسبیح ہے
 مد کی اور آواز آب تسبیح ہے ابکی بدلیل آیت باب کہ ہر شے میں بحمد خدا ہے ابراہیمؑ کا طعام تسبیح کرتا ہے اسکی شاہد
 آیت مجاہدہ ہے سورہ جو میں بعض نے کہا تسبیح وہ چیز کرتی ہے جس میں روح ہے یعنی حیران و نبات قنادیہ
 کہا ہر شے میں جان ہے وہ تسبیح کرتی ہے ٹھہر ہوا کوئی اور شے حسن و رضا کرنے کہا ہے ہر شے میں روح ہے
 اہم الخطا پنج کلام ہم ہر ہر زید ز قاشی کے تھے اور انکے ہمراہ حسن نے طعام میں لٹنے میں خوان لائے زید ز قاشی
 نے کہا اے ابوسعید یہ خوان تسبیح کرتا ہے کہا گانِ یَسْبِیْہُ مَرَّةً مَیْسَہُ کہی تسبیح کہتا تھا خوان کہتے ہیں ہاں
 جو کی کو گویا حسن نے کہا کہ جب تک جب زندہ تھی اس میں تسبیح کرتی تھی جب کاشل گئی اور جو ب
 خشک ہو گئی تو اب تسبیح اسکی قطع ہو گئی اس قول کا شناس حدیث ابن عباسؓ سے ہوتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کا گذر وہ قبر پر ہوا فرمایا انکو مہذب ہوتا ہے اور کچھ بڑی بات کر سچے نہیں ہوتا ہے ایک ان میں

وہ ہے اٹھاون اور زمین کو کوئلہ جاوین اور اگر کل جاوین تو کوئی نہ تمام کے اکو اسکے سوار وہ ہے
 نعل والا بنشتا اور ستم کہاتے ہے اسکی انکید کی حسین اپنی اگر آوے گا ان آپس کوئی ڈر سانسے والا اپنے
 بہتر راہ چلیں گے اسکی ایک ہتھے پر جب آیا ان پاس فرشتا نیوالا اور زیادہ ہوا اٹکا بدکن غرور کرنا ملک میں
 اور داؤن کرنا بڑے کام اور برائی کا داؤن اُسے گا اسی داؤن الوہ پر یہ اب وہی وہ دیکھتے ہیں اگلوں کے
 دستور کی سقوتہ پاوے گا اسکا دستور بدلتا اور نہ پاوے گا اسکا دستور نکلتا کیا پر سے نہیں ملک میں کہ
 دیکھیں آخر کیا ہوا اٹھا جو اسے پہلے تھے اور پھر اُسے سخت زور میں اور سوار وہ نہیں جسکو تھکا دے کوئی
 چیز اتنا وزن میں اور نہ دھن میں ہی ہے سب جانتا کر سکتا اور اگر کر کر کے اسکو لوگوں کو انکی کمائی پر چھوڑے
 زمین کی مچھ پر ایک ہٹنے چٹنے والا پر انکو دلیل دیتا ہے ایک شہر ہے جو بڑا عرصہ تک پر جب آیا اٹکا عرصہ تو
 اسکی گام میں ہیں اسکے سب نیک فتح البیان میں کہ ہے اسنے سمات دار میں کے حال سے خبر دی کہ
 وہ اسکی تسبیح کرتے ہیں ایسے ہی وہ مخلوقات جو درمیان میں ہے جو جیسے ملاکہ درجن اس وغیرہ اشیا والی عقل
 اس میں دلالت ہے اس بات پر کہ ساری کائنات بتا ہا شاہ اس نہایت کی جسکی شکر میں اس تسبیح کو بہتر
 سمجھنے کو چھتے ان کو اسے تو بیخ و بقرع ہے اسلئے شکر کا اور پر حالانکہ ہر شے سوائے ان کے اسکی
 تشریف فرما ہے کہ انکی اس کتبہ میں حضرت مسلمان علیہ السلام بیٹھے تھے اپنے اصحاب کے ساتھ کہ اسنے میں ایک
 آواز سنی فرمایا جو براتا ہے آسمان اور اسکو جو چرانا پوچھا ہے قسم ہے اکی جملے انہ میں سے ہاں محمد کی
 نہیں ہے آسمان پر جگہ ایک بالشت کی کن اس میں چٹانی ایک زشت کی سجدہ کرتی ہے وہ تسبیح کرتا ہے
 اسکی حمد سے آخر جب انی حمد دیتے ہیں اس ضمنوں کی مزید تسبیح و تاکید فرمائی اور کہا کوئی شے نہیں ہے
 لکن درمیں مجھ خدا سے یہ شامل ہے ہر چیز کو جسکا نام شے ہے کوئی چیز کہیں نہ ہو یہاں تک کہ میرا بعض فیض
 شرف اسکی تسبیح ہی سبحان اور مجھ سے بعض نے کہا میں نہیں محمل ہے ملاکہ عقلیں پر اور ان میں شے
 باقی مخلوقات پر جو سوار اسکے ہے اہل علم نے اختلاف کیا ہے کہ یہ عموم مخصوص ہے یا نہیں ایک گروہ
 نے کہا مخصوص نہیں ہے اور تسبیح کو محل کیا ہے تسبیح دلالت پر اسلئے کہ ہر مخلوق شاہ ہے اپنے نفس
 اور غیر دلیل ہے اس بات پر کہ اسد فانی و قادر ہے دوسرے گروہ نے کہا یہ تسبیح خفیہ ہے اور عموم میں
 ظاہر ہے طلبتہ ٹیکہ ساری مخلوقات تسبیح اسد ہے اور جسے تسبیح کے تشریح میں اگرچہ بشر اس تسبیح
 نہیں سنتے ہیں کیونکہ محبوب میں سماع سے اور نہ اسکو سمجھنے میں اسلئے کہ یہ تسبیح انکی نجات میں نفع دینا

سبح ہمارا دوس سے سب سے بڑا ہے ہر جہت میں یہ ذکر انا لا الہ الا اللہ تو وہ پشت پر ہر کرتے پڑھتی تھیں
 میں ہر نماز کی جیسے خود مجمع کا علی یا مصدر ہے فی فعل سے واللہ علم قال غالی وَاِذَا ذُكِرَ كُفُّواْ كُفُّواْ وَحَدُّواْ اَتَعْلَمُوْنَ
 مَّا كُنْتُمْ اَلَّذِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ يٰۤاَلَا خَبْرٌ اَلَا تَعْلَمُوْنَ اور جب نام لیجے اسکا ناراگ مابین دل دیکھے جو بیگن کچھ
 پہچانے گا اور جب نام لیجے اسکے سوا اور دن کا شب ہی وہ لیکن خوشیاں کرنے کا وہ نہ کہ جب بلانوں
 نے لا الہ الا اللہ کہا تو مشرکوں نے کہا نکار کیا اور یہ کلمہ اپنے گراں گذرا اے ایسے لوگ ان کے لشکر کی تلنگ دل ہوئے
 لیکن اللہ نے نہانا اور اس کلمے کو جاری و جاری کیا اور ہر کو نصرت و فلاح یا دشمنوں پر یہ وہ کلمہ ہے کہ جو کوئی اسکے
 ساتھ کسی سے خصوصت کرے فلاح پائے اور جو کوئی اسکے ساتھ قاتل کرے خصوص ہوا اس کلمے کو اس جزیرے
 قحط سلسل میں بچانے میں جسکو سوار تہوڑی اوقاف اور تہوڑے زانی میں قطع کرتے ہر جماعت مردم کے
 جو آسمان میں پہچانتے اور اسکا اقرار نہیں کرتے میں جن عباس نے کہا بیشیہ ہے کہ رحلیہ نے والی شیطین میں
 فَهَذَا اَعْرَضَ بِيْ جَدًّا وَرَبِّ شَاطِطِيْنَ تُوَدِّقُ قَرَارَتِ قُرْآنِ اَوْ نَدَارِ اَذَانِ اَوْ ذَكَرَ اللّٰہَ كَيْفَ تَصْرَفُ ہوتے ہیں
 فتح اہلبان میں کہا ہے اور حجاب تو سحر حجاب الے حجاب ہے گویا مستور بالغیر ہے یا مرام طبع و ضمیر ہے تو ملی
 نہ کہ آیت حق میں انکے اتاری ہے جنہوں نے ارادہ کر کے کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کیا
 نہ تھا انتہی جیسے ابو جہل اور حم بن ابی ولہب اور قرآن سے اگلیہ مطلق قرآن ہے یا آیت شہر محل
 اَوْ كَيْفَ رَجَائِيْ عَنِ عِلْمِ رِیَاضَتِہٖ اَوَّلَ اَتَاكَ اللّٰہُ تَعْلَمَ اللّٰہُ عَلٰی مَلٰٓئِكَتِہٖمْ وَمَعْلُوْمِہٖمُ اَلَا تَعْلَمُوْنَ میں ہیں کہہ
 کر دی اس نے اذکور و تہوڑا اور کا لو تہوڑا اور انکو تہوڑا اور وہی میں پہچانے سجدہ کہتے میں یہ آیت ہے وَجَعَلْنَا عَلٰی
 قُلُوْبِہُمْ اَكِنَّةً اَنْ یَفْقَهُوْا کَلِمَہٖ سَمِیْعٌ لَّہُمْ وَنُفُوْرٌ لَّہُمْ کہہ میں ہم غایت میں ہر اذات سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ فَفَعُوْا
 وَاعْلَمُوْا اللّٰہُ عَلٰی جَمِیْعِہٖ سَلَامٌ کہہ تو جسے نہیں لانا یا عالم اپنی جاؤ اور راہ سے کہو یا اسکا اللہ جاتا ہے
 حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کرتے سے ان آیات کے عیون مشرکین سے اس وقت میں لکھتا ذکر اخلیب
 قرطبی نے لکھا انکے ساتھ اہل سوندیس کو بھی زیادہ کرنا چاہیے الی قولہمْ کَلَامِیْنَ وَفُوْرٌ سَمِیْعٌ میں آیا ہے
 کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کی ماہ اکی جگہ رازش پر علی رضی اللہ عنہ سور ہے اور حضرت
 سے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہنچے تو اکیشت خاک اپنے ماتہ میں لی اور اللہ نے انکے ابدالے لیے وہ حضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ دیکھتے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ مٹی انکے سرو پر پہنکائی اور آپ یہ
 آیت سورہ ایں پڑھے جاتے تھے حجب فزع ہو کر کوئی شمس نہ بچا کہ اسکے سر پر خاک نہ ہو پھر ہر ہر اس

چاہیہ کیا کہ اس سے وارد فطریہ میں یہ حکایت ہے اگر کوئی کہ **مَلُوكًا غُلَّتْ قُلُوبُهُمْ** اذ انما اذ فتر و محسن
 سبب کیا و بینک بھاک و تر سے و دوم نقل سبب سے شکر میں چاہئے تو کہ جسطرح اس کا ذکر و نام لیا جا تا کہ
 اس طرح نام کے اندر کا بنی نام لیا جائے اور ذکر کیا جائے مکن جب تک اس کا نام سنئے ذکر کر انہر کہ جو مجلس سے
 باگ جا تو جسطرح کا حدیث ہے کہ جب تونز اس کا ذکر فرما میں کہ اسے نوبت نیست چہر چلے رہے ہیں غرض
 اَعْلَمَ مَا يَسْتَعْمَلُونَ اِنْ اَدْبَسْتُمْ لَوْنَكُمْ وَاَذْهَبْتُمْ بِجُحُودٍ يَقُولُ الظُّلُمَاتُ اَنْتُمْ عَمُونَ اَلَا رَجُلًا مَّسْكُوْرًا
 اَنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوا لَكَ اَمْثَالَ فَضْلِكَ اَفَلَا يَسْتَظْهِمُونَ سَبِيْلًا ہم نوبت باندے ہیں جیسا
 سنئے ہیں ہوتو کان کہتے ہیں کہ سطر او جب وہ مشورہ کرتے ہیں جب وہ کہتے ہیں بے نصحت
 جسکے کہہ رہتے ہونہیں مگر وہ ایک مرد جاو دار و ایکہ کیسی شبیہ ہے میں تمہیہ کہا دین اور سیکھتے ہیں سورہ
 نبین پاکست ف اللہ تعالیٰ نے اپنی پیغمبر کو کفار قریش کی سرکوشی پر جبکہ وہ حضرت علی علیہ السلام
 کی وزارت سنئے کو نوم سے پوشیدہ آجاتے تھے یہی کہ انہوں نے کہا یہ شخص جاو دزدہ ہے سطر
 کہ بعض نے کہا کہ میں اور بعض نے جنہوں کہا نہا و لہذا فرمایا کہ تو دیکھ یہ کسطح کی کہا دین بیان کرتے ہیں
 اور حق بات اگر باتہ نہیں آتی اور کوئی شخص نہیں جانتے محمد بن مسلم بن شہاب زہری کہتے ہیں کہ ابو سفیان
 بن حرب و ابو جہل بن شہام اور خنسل شریقی ثقیفی حلیف بنی زہرہ ایک ان کے کہ حضرت علی علیہ السلام
 واکو سلم کا پڑھنا سنیں حضرت مرث کو اسے کہ میں نماز پڑھتے تھے ہر ایک ان میں کا اپنی اپنی جگہ میں
 سنئے لگا ایک کو دوسرے کی جگہ معلوم نہ تھی ساری رات بیٹھ ہوئے سسکے یہاں تک کہ خبر ہو گئی پھر متعرق
 ہوئے یہاں تک کہ زمین صغ ہو گئے اس میں ایک نے دوسرے کو لاسات کی اور بعض نے بعض سے کہا ایہ
 نہ آتا اگر بعض بے وقوف لوگ تمہارے دیکھ پاؤ گے تو تم کے بی میں کچھ ڈالو گے پھر چلے گئے جب سری
 رات آئی شہرخص اپنی جگہ پر آیا اور بے طلوع قمر تک پڑھنا سنا پھر متعرق ہو گئے بعض نے بعض سے
 اسی طرح کہا جسطح کہ پہلی باب کہا تھا جب قمری شب ہوئی پھر ہر ایک اپنی اپنی جگہ آ بیٹھا اور سنا کیا یہاں تک
 کہ صبح ہوئی پھر جدا ہو گئے اور راہ میں سے بعض نے بعض سے کہا اب ہم نہ ملین گے جب تک باہر ہم یہ جہد
 نہ آئیں کہ جہر نہ آئیں گے پھر معاہدہ ہوا یہ متعرق ہو گئے ہم کو کنس بن شریقی نے اپنا عصا لیا اور ابو سفیان
 کے گاہ آیا اور کہا اسے با فضلام قبر و سجد اپنی رائے سے اس باری میں جو سنئے محمد صلی اللہ علیہ
 و آلہ وسلم سے سنا ہے کہا اسے اب اغلیہ سنئے ایسی چیز عن سنی جسکو میں پچاسا ہوں اور اس سے جو راہ

بہ بعد ہی چچا تاجون اور اسی چیز میں ہی جی جکے سے نہیں پہچانتا ہوں اور انکی مراد جانتا ہوں انفس سے کہ وہ میری ہی حال ہے یہ وہاں سے ٹھکر لایں اور میں کے آیا اور اسکے گہر میں داخل ہو کر کہا یا ابا العلیک ما اراک یاک خفا صحت میں ٹھیک اے ابا کام تیری ڈار ہے مجھے جو تو نے مجھ سے سنا اسے کہ تو نے کیا سنا کہا سازش کی ہے اور جو بعد سازش کے شرف میں اہم و محل عطا میں بیٹا تک کہ جب ہم مثل و دوسرے ان کے ہو تو انہوں نے کہا ہم میں ایک پیڑ ہے جسکو وحی آتی ہے ایمان سے سونکر ہم اسکو پکے گا اور اس میں کہی ہے ایمان لاؤ گا اور نہ اسکی تصدیق کرو گا انہیں کہہ اہو اور جو ذکر علیہ یا فتح البیان میں کہا ہم جانتے ہیں اس حال کہ جبکہ قرآن سنتے ہیں یعنی ہر اہم و تنہا و استہزاؤ لغو کے اور وہ باہم سرگوشی کرتے ہیں میں غور بہت تکذیب و تہذیب اور جسکو غلط عقل نہیں ہے میں ابن الاعرابی نے کہا ہر دوسرے ذہب بعض ہے یا عذر کیونکہ ہر چیز اور ہر شے انکو یہی رزم تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعض لوگوں سے تعلیم پاتے ہیں بعض نے کہا سور کے پیچھے کہ وہ طعام و شراب کے لیے نیاز نہیں ہے تو مثل ہمارے بیڑا میں قیاس نے اس تفسیر کو منکر کہا ہے مثل سے مراد یہ ہے کہ کسی کا ہن کہتے ہیں اور کسی شاعر اور ساحر اور کسی ہن جو اس ضرب اہل میں کہہ ہو گوہن انکو طرف حق کے اہ نہیں مٹی یا اسی طعن ہاتھ نہیں آتی جسکو عقل سلیم قبول کریں یا انکو کوئی رستہ ظاہر کر اہ نہیں آتا ان کا کلام متناقض ہے وَقَالُوا آتِنَا كُنَا عِظَامًا وَرَأَوُنَا آثَامَهُمْ وَنَحْنُ مُخَلَّفَا جَدِيدًا هَلْ كُنُوا أَجَارَةً أَوْ حِلًّا لَنَا اَلَا خَلَقْنَا مَنَّا كَبُودًا فِي صُورٍ وَرَكْمًا فَسَيَقُولُونَ مَنْ يُعِيدُنَا قُلِ الَّذِي فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَسَيُنْغِضُونَ إِلَيْكَ رُءُوسَهُمْ وَيَقُولُونَ سَيُعيدُنَا قُلِ عَسَى أَنْ يَكُونَ قَرِيبًا يَوْمَ يَدْعُوكُمْ فَتَسْتَجِيبُونَ بِحَمْدِهِ وَتَقُولُونَ إِنْ كُنْتُمْ اَلَا قَوْلَانَا کہتے ہیں کیا جب ہو گئے ہر بیان اور جو کیا ہم یہ انہیں کے سنے نکر تو کہہ ہو جاؤ پھر پوچھا کیوں خلقت جو شکل کے تھا دے گی میں یہ اہ کہیں گے کون اسے گا ہم کو کہ جسے بنایا ہو پہلی بار پھر اب شک و شبہ و غیرہ اس پر ہے پھر اور کہیں گے کہ وہ تو کہہ شاید نزدیک ہی ہو گا جس دن تم کو پکارے گا پھر چلے آگے کہہ رہے ہو اور انکو گے کہ دیر نہیں لگی مگر تہی سینے بشتانی کرتے ہو تب جانو گے کہ دنیا میں کہہ دیر نہ رہی تو پچاس سو برس ان ہزاروں برس کے سامنے کیا معلوم ہوں ف جو کلمہ وقوع صا کو بعد جانتے تھے اور بطور استفہام انکار مضمون مذکور کہتے تھے اس نے ان کے حال سے خبر دی چلے گئے کہا رفات سے مراد خاک ہے ابن کعب ان سے کہا غبار ہے یعنی کیا ہم قیامت کے دن بوسیدہ و عدم ہو کر

انجبات قوم سے امر نہات میں حکایت انکو شیخ کی امر صادق میں زبانی اور بطور استفہام انکار و تنبیہ دے کہ اگر کیا ہم تم ہی اور سنی ہو کہ یہ جی نہیں گے یہ اسلئے کیا کہ طوبی جی ویرست بریم من بعد و منافات ہے تقریب شیعہ کی یہ ہے کہ جب انسان مر جائے تو اسکی ٹہنی خشک ہو جاتی ہیں اور بکبر جاتی ہیں اور جواب عالم میں تفرق و پریشان ہو جاتی ہیں اور ہکے بسا اطمینان سے جو کہ شل ہکے میں غلط ہو جاتے ہیں پھر بعد اسکے اجتماع انکا باعلا نہا عقل میں نہیں آو سکتا ہو پھر عروحات کا طرف میں بھیج سکے اسنے ہکا جواب دیا کہ اعادہ بدنیت کا طرف حال حیات کو ایک امر ممکن ہے اور اگر تم فرم کر کہ بدنیت کا بعد شیعہ حیات سے ہکا کیا ہے اور طوبی حیات اس سر جاتی رہی جیسے تیر یا لونا تب ہی تم بیوٹ ہو کہ جیت کوئی کہے کہ انکھم فی وانا ان فلان تو مجھے حرم کرتے کہ فلان کا بیٹا ہوں دوسرے کہے تو بادشاہ کیا ہو جاسر کسی کو چاہے لیکن میں اپنا حق تبسیر ہو تو کائنات کو سننے میں دینہ ریزہ اور بوسیدہ ہو جانا یا غبار تراب قرآن میں کر آیا ہے ترابا و عظام بارفات ہر جو جو جو اور کرکے کرکے ہو جائے ابن جریر نے کہا میں نے اگر تم کو توبی ہے اسات کو کہ اگر تم کو پیر استخوان و پوست و گوشت دیکھا تو یہ تم تیر شدت میں یا لونا فوت میں ہو جاؤ اگر ہو سکتے ہو علی بن مسیون نے کہا میں نے اگر تم سنگ دان میں ہی ہو جاؤ گے تب ہی اللہ سے فوت نہیں ہو سکتے ہو وہ جب ارادہ کرے گا تو تمکو اٹھا کر اگر کیا یہ عمل خارج مخرج امر ہے اور ابلغ ہے لازم میں بعض نے کہا اسکے سننے میں کہ اگر تم تیر یا لونا ہی بن جاؤ گے تب ہی وہ تہار اعادہ کرے گا جسطرح اسنے اجرا لکھو بنایا تھا اور تمکو انکر پیر لڑو کرے گا خاص نے کہا یہ قول حسن ہے اسلئے کہ وہ سنگ دان میں بن سکتے ہیں سننے یہ ہو کہ وہ باوجود اقرار خالق انکار بعث کرنے میں یا کوئی اور مخلوق بن جاؤ تہار سے نزدیک نہی ہو سنگ دان میں ہو جی اور بائن حیات ہونے تو لا محالہ بیوٹ ہو کہ ایک جماعت غفیر تر و صحابہ و تابعین نے کہا ہو کہ مراد موت ہے ایلو کہ نفس ابن آدم بن کوئی شے موت سے زیادہ بڑی نہیں ہے وہ کہتے ہیں ہمارا اعادہ کون کرے گا تو کہہ دی کرے گا جسنے اول بار تمکو پیدا کیا ہے جب کوئی مثال اسبن صورت متقدّم نہ تھی پھر جو شخص بدردنشاہ پر قادر ہے کیا وہ اعادہ پر قدرت نہیں کہتا ہے بلکہ علو و بوار کے کہیں پہل آسان تر ہے ع نقاش نقوشانی بکشد زاول + یہ لوگ تہار سے سر ملا کر کہتے ہیں کہ بعث و اعادہ کب ہو گا تو کہہ جلد ہو گا جس دن وہ تمکو بجا کرے گا تم اسکا امر کا انقیاد کرو گے سعید بن جریر نے کہا ہے کہ عارف تھنے کے قبور سے کہیں گے سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ يَا اَرْسَدُ

ذکر اپنے ارتقا و درجات کا کرتے ہوگا فرما کر ہوتے انکس آیت میں انکے انکار کو دفع کیا ہے اور یہ بات
 ثابت کی کہ تم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت کا انکار کرنا جیٹھ ہے انکو قرآن دیا ہے اسی طرح داد و
 کوز بھری تھی اس میں اہلالت ورجہ تفصیل پر کہ آپ خاتم انبیاء ہیں اور انکی امت خیر امت ہے کیونکہ یہ بات نبی
 میں لکھی ہوئی ہے فَاِتَعَالٰی وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزُّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنْ اِلٰهَ اَرْضٍ يَرْفَعُ عِبَادِي
 الصّٰلِحِيْنَ اور جسے لکھ دیا ہے زبور میں نصیحت کے پیچہ کا آخر میں پر مالک ہو کر میرے نیک بندہ میری
 اس سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انکی امت پر تخصیص کتاب داد و دعا کی ساتھ ذکر کے اسطیلے ہے
 کہ بوردیہ قضا و کرتے ہو کہ بعد سے اس کے نو کوئی نبی ہے اور بعد تورات کو کوئی کتاب اللہ نے زبور کا ذکر
 کر کے انکو جنیلایا اور لفظ زبور کسی جگہ معرذ آیا ہے اور کسی جگہ نہ مکرر قنادہ کہتے ہیں كُنَّا نَخْذُتْ اَنْتَ
 الزُّبُورَ دَعَا عَلَيْهِ دَاوُدُ وَخُذِيْدٌ وَنَحْمِيْدٌ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ فِیْهِ حِلَالٌ وَ لَا حَرَامٌ وَ لَا
 فَرَاِضٌ وَ لَا حُدُوْدٌ وَ لَا اَحْكَامٌ ہم بیان کیے جاتے ہیں کہ زبور دعا ہے جسکو داؤد علیہ السلام لکھا
 گئے اور اللہ کی تحمید و تجلیل ہے اس میں حلال حرام کے سلسلہ نہیں ہیں اور نہ اس میں بعض اور حدود و احکام کا
 بیان ہے برج بن النسر نے کہا زبور شمار ہے اللہ پر اور دعا و تسبیح بات تو یہی جو قنادہ و برج سننے کی ہم نے
 ہی زبور کا سطل لکھا کیا خطبہ پائے داؤد علیہ السلام وقت و خال نہی کے ان خطبہ سے کہنے کہ کو خدا کے لئے
 تھے سب ایک سے پاس خطبہ میں ہر خطبہ کا نام زبور ہے بعض خطبہ میں داؤد نے اپنی رب سے شکایت اپنے
 دشمنوں کی کی ہے اور اپنے حضرت جاہی ہے اور بعض میں بھد و ثنا و حمد خدا ہے اس بات پر کہ اعدا پر نصرت
 ملی غلبہ حاصل ہو وقت خطبہ پڑھنے کے قنار میا تے یہ ایک آدھ ہے آلات طماہی سے سبوحی نے در
 سنور میں سبکہ ایک صحت سلف سر روایات نقل کیے ہیں ان میں ذکر الفاظ زبور کا ہے خبر اون کو وقت صلوات
 ہوا و لکنس لَمَّا كُنْتُ فَاَيَّدِيْ فَقَدْ اَتٰنِيْ عَنْهَا وَعَنْ هَوِيْهِ مَا اَشْتَمَلُ عَلَيْكَ الْقُرْآنُ مِنْ الْمَوَاعِظِ وَ
 الرَّوَاَحِرِ جَبَلًا جَبَلًا فَاَمَرَهُ نَبِيْہِ بِهٖ كَمَا كُنْتُ قَرَأْتُ كَمَا مَوْظُوْعًا وَ زَاوَا جَرَسَ فَمِرَ سَمْعِيْ مِنْ قُلْ اَذْعُوْا
 الَّذِيْنَ رَعَمْتُمْ مِنْ دُوْنِيْ لَا يَكْلِيْلُوْنَ كَسَفَتُ الْفِرْعَوْنَ عَنْكُمْ وَ لَا تُحْيِيْلُوْهُ اَوَّلِيْكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ
 يَسْتَعُوْنَ اِلٰی رَبِّہُمْ الْوَسِيْلَةَ اِنَّہُمْ اَقْرَبُ وَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَهُ وَ يَخَافُوْنَ عَذَابَہٗ اِنَّ عَذَابَ
 رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا کہ پکارو جسکو سب سے ہوسا محاسن سو نہیں اعتبار کہتے کہ تکلیف کہولہ میں
 سے نہ بل میں یعنی تم کسی اور پر ڈال دین وہ لوگ جنکو پکارے ہیں میں دھوڑتے ہیں اپنے رب تک

وسلہ کو کون بندہ بہت نزدیک ہے اور سید کتہ بن ابی ہریرہ کی اور اسے میں اسکی اسے دیکھ کر سب کی مار ڈالوں
 کی چیز ہے جیسے جنگو کا فریب ہے میں وہ آپ ہی اسکی جناب میں سید ڈھونڈتے ہیں کہ جو بندہ بہت نزدیک ہو ہی گا اور
 کبائیں اور سید سبک پیچ ہے آخر میں انہیں کی شفاعت ہوگی انتہی ف مراد اسوا سے ہنہام اندا میں اسکی
 کہا انکی طرف غیبت کرو انکو بالکل کچھ اختیار کشت عہد کا نہیں ہے اور نہ یہ تمہاری بلا غیر ہر حال کر سکتے ہیں سنے یہ جو
 کردہ شخص جنگو یہ قدرت ہی اسد مدہ لا شریک ہے ہی کی خلق ہے اسی کا حکم ہے ابن عباس نے کہا اہل شرک کہتے
 تھے ہم عابد ملائکہ وسیع وغیرہ ہیں اندہ نہ کہا کسی شکر کا کہتے ہیں کہتا ہوں اس ہتکے مشرک نام کے مسلمان ہی
 اس کا میں ہم صغیر اہل شرک ہیں یا اولیاء صلی کو کو پوجتے ہیں اور مردان کی نذر دنیا ز و منت انتہی میں اور جیسا
 عقیدہ شرکین کا حق میں ملائکہ وسیع وغیرہ ہنہام و لوتان اندا کے تھا ویسا ہی عقیدہ انکا حق میں یہ فقیر
 شہید دلی وغیرہم کے جیسے انکو نافع و زیار و تصرف و کاشف خضر و صغیر غیر و صنف امام اور بیچ مراد عقائد کہتے
 ہیں قضا انکہ اللہ لا الہ الا اللہ لا شریک لہ فی الدنیا و الاخرۃ و لا یزال کل الی ان کی کسی مشابہت میں سووے کہتے کہ لوگ جو عاجز
 تھے اسلام لے آئی وہی اور میں متعین سیاست دوسری وایت میں یہ کہ وہ جن جنگو لوگ پوجتے ہیں ان میں سے کچھ
 مسلمان ہو گئے تھے اور ان لوگوں نے انکو دین کے ساتھ ساتھ کیا قیر القبط سے کہ یہ ایت زنی سے حق میں
 کچھ انفار عرب کے وہ عاجز تھے وہ جن مسلمان ہو گئے اور یہ عابدانکے غیر تھے انکو اسلام سے چہنا القبط سے کہ
 جن ایک صنف مانگا رہتے تو انکی عبادت کرتے ابن عباس نے کہا مراد عیت و مراد وغیرہ میں دوسر القبط سے کہ
 عیسے وغیرہ مہربان میں مجاہد نے کہا یہ او ملائکہ ہیں جن جبریتے قول ابن سوہ کا اختیار کیا ہے بل یکتہ یغنون الی
 ریفیم الوسید لہ اور اسکی تعبیر ماضی سے نہیں ہوتی ہے تو اس میں عیسے وغیرہ ملائکہ داخل نہیں ہیں یہ کہنا
 وسیع مراد قربت ہے یہی قول قتادہ کا بھی ہے لہذا فرمایا انھم اقرب ربنا جنت و خوف عذاب کا ذکر پہلے
 کیا کہ عبادت بغیر خوف و رجا کے تمام نہیں ہوتی ہے خوف کی وجہ سے آدمی نہایت سے باز رہتا ہے اور عبادت کی
 سے کثرت طاعت کرتا ہے اللہ کا عذاب لائق اسکے ہے کہ اس سے عذاب اور اسکے وقوع سے خوف کیا جائے
 عیناً لا یراہ اللہ فہو البیان میں کہ ہے کہ ایت دے ایک لفظ شرکین پر جو عابد تا ثل تھے عیسے و ملائکہ کی پوجا
 کرتے تھے اور دے ایک لفظ اہل کتاب پر جو قائل الوہیت تھے وہم و مراد تھے اللہ نے اپنے پیغمبر کو حکم دیا کہ تم
 ان لوگوں سے کہہ دو کہ جنگو دوسرا اللہ کے سبب و عقائد کرتے ہو انکو بلا و بعض نے کہا مراد کچھ نافرہم کے ہیں جنکی
 عبادت کرتے تھے لیکن جسے تخصیص آیت کی ساتھ مذکورین کے کلیل قرار دیتے یغنون الی ریفیم الوسید لہ کہیں کہتے

اچل ملین اپنے رب کو حکم سے اور اس کے رسولین کے فیہ البیان میں کہہ رہے کہ قرآن کا فہم قبل قیامت کے ہلاک کرے گی
 موت ہو یا دیرانی سے یا عذاب سے جو انکو تامل کر دیکھا قبل قیامت ہی کہہ گا جو ہلاک دن تہمت کر ہو گا وہ کچھ مختص ہے
 قرآن کے اندر کے نہیں جو کجگشتی ہرگز ہے بسبب انصاف اور دنیا کے عذاب شدید سے اور قتل و انواع عذاب پر کفر و مصیبت
 یا ہلاک حق میں قرآن صاف ہے اور تہذیب جو میں ہلاک کے مگر اہل ذلی ہے بقول تعالیٰ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيكَ الْقُرْآنَ اَكْثَرَ
 وَاهْلَاكُهَا خَالِئًا اَلَمْ نَجْعَلِ لَكَ اَلْبَسْتُونَ كُوْرًا جَبَلًا مِّنْ كُوْرِ كُنْهًا كَرِهَ جَنّ اَبْرَحَ مَعْدُوْنِے كَمَا جَبَّ كَسِيْ
 مِيْنَ خُاطَبِہٖ ہوتا ہے تو اس حکم کے ہلاک کا دیتا ہے تفسیر ملک میں محاکم سے خراب ہر قرآن خاصہ و بلندہ میدان کا ایک
 نوع خاص عذاب قسم مخصوص ہلاک سے نقل کیا ہے وہ کچھ مرفوع نہیں ہے کہ اس پر غماز کیا جائے اجمال نظر قرآنی نسخہ
 تحصیل مشارالہ سے والدہ علم ہلاک و تہذیب قرآنی محفوظ میں مکتوب ہے فالابرار ہم البتہ نصیب ہوا و جن میں سے
 لَآ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْفَلَمَّ مَثَلًا لَّہٗ اَلْکُتُبُ فَقَالَ مَا اَلْکُتُبُ قَالَ اَلْکُتُبُ الذِّکْرُ وَمَا هُوَ کَرِیْضًا اِلَیْہِمْ اَلْفِیْضَ اِلَی
 اَلْاَوَّلِے پہلے اللہ نے فلم پیدا کی اور اس کو فرمایا کہہ بلی کیا کہہیں فرمایا تقدیر کہہ اور جو قیامت تک ہو گا اَخُوْرَہُ الْغَفْلُوْنِ
 اور بیات تو تجربہ و کتب تاریخ سے بخوبی ثابت ہو کہ زمانہ دم ابوالشیر علیہ السلام سے متفرق ہے وقتاً فوقتاً آباد ہوئے وہ
 وقتاً فوقتاً بحیثیت ملکی و مملکت الغزیرہ و دور ہلاک ہوتے ہی ہر زمانے میں آباد و ایران کا نشان پایا جاتا ہے اور جز
 اعم نے انبار و سرال کی تہذیب کی وہ بانواع عذاب و عذاب ہو کر آباد ہو گئے اور ہمدی پر ایک طرح تفسیر عظیم اور دنیا و دین
 میں ہوا کرتا ہے اور ہر نذر برس کے بعد حالت دنیا کی بلع جاتی ہے پھر کبھی بغیر ہر طرح ہوتا ہے کہ ہر شخص اس کو جان
 لیتا ہے اور کبھی ہر طرح ہوتا ہے کہ ہر محفل کے اور لوگ اس کو نہیں سمجھ سکتے ہفت تیرہ ہون ہمدی ہجرت کی ختم ہو
 چہ برس سے جو دہرین ہمدی شروع ہوئی ہے اہل علم و عقل سمجھ سکتے ہیں کہ نسبت حالت گذشتہ کے حالت ماہرہ
 میں کس قدر تغیر عظیم پیدا ہو گیا ہے اسلام اگرچہ ایک زمانہ دراز سے بدست و گریبان غربت تھا اور بعد ایک ہزار سال
 ہجرت کے نہایت درجہ کا ضعف اس میں آگیا ہے مگر جو کسی قصداً و رسم اسلام و صورت شرعی اہل اسلام میں مدینہ
 میں جاتی تھی اب وہ بھی خفا کیسا ہو گئی اب تجربہ شناسوں کو معلوم ہو گیا کہ نام کا اسلام ہی سرحد و آل میں ہوا
 ہے اور اس کو ترقی و مدافرتن ہے کام کا اسلام تو صد گذشتہ میں ہی سبک لکھ مدلت تھا ان شرط صغرائے قیام
 تو ایک مدت دراز سے ظاہر ہو چکا اب حدائق شہر اظہر ہے کہ نظر آتے ہیں یہ وہ دقت ہے کہ صحت عقیدہ
 محل پر قائم رہنا انظر کا ماتہ میں لینا ہے غیار و کفار کا ذکر نہیں ہے خود مسلمانوں کے اندر ہمدی تاہین
 اختلاف و حد و اتفاق و اخلاق و ذمہ نے گنجائش پائی ہے جو احاطہ ضبط و تدبیر و اصلاح سے خارج ہے

کھین و دیہما ہر ایک جہت میں (نفس) کا مصلحت ظاہر ہو گیا اصل دین جو انبیاء کا یہ ہست و قیامت کے مصلحت اور
 علم اختلاف و امتیاز تھا بالکل روپوش ہو گیا اظہار کفر و فساد مثل ائمہ اسلام کے مکرور و مکرر و غیر گریب اور قوی
 و طاقت کا خلیفہ نہ کرنا اور علم شریعت پر گاہ ہونا صاحب منکرہ میں قرار پائیے مدارس سیاحتی ہی میں اور تحصیل علم
 سے علمی مساجد کثرت سے آباد ہرین اور ہدایت سے ویران نکل جوستے میں مکن حرام کاری کی گرم بلذری تجارت کا
 مزد و ثواب سے مگر حلت و حرمت احوال کے وسط زمین تالیفات فروع و رسائل مسائل کثرت میں مکن تحقیق حق و قیام
 صدق سے کچھ سرگرم نہیں باوجود فساد و جہل و تعصب و مبالغہ غریب دین غدت سلیم لا تحفہ میں و مکان اکر اللہ
 قلنا لا تفلحوا وذا اسلام صکرانہم نہیں ہے ترک ماسویں کل حرام و اختیار حق و انا مسمیوہ خاص عام ہو گیا ہے آفتہ
 کا اس قدر جو ہم ہر کوئی غریب ملان یا موزن مچھلا اعتقاد یہ جا ہے کہ صحبت بدر سے بچے اور فساد و فساد اور
 گار و زنی فساد سے محفوظ رہے تو ممکن نہیں بلکہ امر محال ہو گیا ہے جلوت کجا جلوت عزت ہی نہیں جنتی اور نہ کوئی طاقت
 ہو کر کسیکو جینے دیتا ہے فائدہ دانا الیہ اجون اسی حالت پر حالات میں مکن کیلئے بطن میں بہتر ہے پشت نیز
 سے تسأل اللہ العافیۃ ہاھنا وھناک و ما متعنا ان بالایۃ الا انک لا یزال الی انک لا یزال و انک لا یزال
 الناقۃ منبجۃ فظلموا ربک و ما زویل بالایۃ الا انک لا یزال الی انک لا یزال الی انک لا یزال الی انک لا یزال
 نے جو جھٹلایا اور جینے دی شود کو انوشی سہانی کو یہ اسکا حق مانا اور نشانیاں جو ہم سب سے ہرین سودا کے کوئی نہیں ہر
 موقوف نہیں نشانیاں پر ف سعید بن جبیر نے کہا ہو کہ مشرکین نے کہا تھا اسے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم کو نہ دے
 ہے کہ تم سے پہلے میرے تھے ان میں کسی کے لیے جو اسخر بنی اور کوئی عمر سے زندہ کرنا تھا اگر تم کو یہ بات خوش آتی
 ہے کہ ہم تم پر ایمان لائیں اور تمہاری نصیحت کریں تو تم اپنے رب سے دعا کرو کہ یہ ہمارا صفا کا ہند سے ہو سونیکا ہو جائے
 اسنے وہی کی کہ ہم نے انکی بات سنی اگر تم چاہو کہ ہم ہامی کر دیں جیسا کہ یہ لوگ کہنے میں خود کر دیں گے مکن اگر
 اس پر ہی ایمان لائے تو خدا بنا نزل ہوگا بعد نزول آیت کے پہر کوئی مناظرہ نہ رہے گا اور اگر تم چاہو کہ میں حق
 تمہاری قوم کے دیر کر دیں تو دیر کرو گا کہا اسے سب میں انکے یو ویر چاہتا ہوں قتادہ و ابن جریج بھی ہی کے قال
 میں ابن عباس کہتے ہیں کہ کے والوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ تم کو وہ صفا کو سونیکا کر دو اور ہمارا
 بیان کے سر کر جائیں ہم جبکہ کہیں کریں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا گیا اگر تم چاہو تو انکے لیے تاخیر
 کیجاتا اگر چاہو تو انکا سوال ان کو مٹائے مکن اگر یہ بھی تم کو یہ صفا اگلی آیتیں ملان ہو گئی ہیں اس طرح یہ بھی
 ہلک کر دیے جائیں گے کہا نہیں مکن میں ان کے لیے تاخیر چاہتا ہوں یہ ہر آیت نہری ردوہ الحسن و الحسنیٰ ابن

کا نظارین لباس سے یہ کہ قریش نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا دعا کر ہمارے لیے اپنے رب کے کھانا کو ہمارے لیے سونا بنا دے ہم تجھے یہاں سے نہیں گے فرمایا کیا تم ایسا کہہ گے کہا ان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی جو یہ کہ
 نے کہا اگر تیرا رب تجھ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ اگر تو چاہے تو صفا نکلتے لیے سونیکا ہو جائے لیکن اللہ اسکے چوٹی
 ان میں سے کافر ہو گا اسکو وہ عذاب کہہ کر دینا جو کسی کو سدا ہے جہاں میں کیا ہو گا اور اگر تو چاہے تو اگر یہ دروازہ
 توبہ و رحمت کو کھول دے کہہ دے کہ توبہ و رحمت کو کھول دے زیریں العوام کہتے ہیں جب یہ آیت اتری دیکھنا
 عِشْرَتِ نِسَاءٍ الْاَقْرَبِيْنَ اور شہداء اپنے نزدیک سے اللہ کو تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہہ دیا تو میں
 چکر پکڑا اسے آل عبد مناف میں ڈالنے والا اہل قریش ہے انھو مخدیک کی اور ڈالیا انھوں نے کہا تم مجھ کو زعم
 ہے کہ تجھے وحی آتی ہے سلیمان علیہ السلام کے یہی ہوا وہاں مسخرتے اور سے علیہ السلام کے لیے دریا مسخر ہوا
 گیا تھا اور علیہ علیہ السلام درون کو زندہ کر کے تو اللہ سے دعا کر کہ ان بیباؤں کو یہاں سے سکاؤ و اور زمین
 میں ہمارے لیے بہترین جاہلی کر دے ہم زرعیت در کہا میں در نہ یہ دعا کر کہ ہمارے درون کو زندہ کر دے ہم
 اُن سے بات کریں وہ چھوٹا کر دے گا یہ پیر جو نیچے تیرے ہی سونیکا ہو جائے ہم اس میں سے قریش لیا کریں
 اور تو ہم کو مسخر ساز کر دے بے نیکو اسے آخر میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی آئی فرمایا وَالَّذِي
 لَفِضِي بِسِيْدٍ اَلْعَدَا اَعْطَا اِيْ مَا سَاَلُوْهُ وَلَوْ شِئْتَ لَكُنَّ وَ لَكِنْ خَوَّفْتُمْ بَنِي كَانَتْ تَحْتَ اَبَابِ الرَّحْمَةِ
 فَيُؤْمِنُ مِنْ سُلَيْمٍ اَنْ يَّجِيْكَ اِلَى مَا اَخْرَجُوْهُ لَافِضِيْكُمْ فَتُصَلُّوْا عَنْ اَبَابِ الرَّحْمَةِ وَلَا يُؤْمِنُ
 وَنَكْمُ اَحَدٌ فَاحْزَنْتُمْ اَبَابِ الرَّحْمَةِ فَيُؤْمِنُ مِنْكُمْ وَاَخْبَرْنِيْ اَنَّهُ اَعْطَاكُمْ فَاَنْتُمْ كَفَرْتُمْ
 لَئِنْ لَعَلَّكُمْ يَكْمُ عَمَلًا مَا كَانُوْا يَحْكُمُوْنَ بِالْحَقِّ اَمِنْ الْعَالِيْنَ اللہ کی قسم مجھے اس سے وہ جزیری جو جسے مانگی اور اگر
 میں چاہوں تو ہمارے گن مجھے دو بار زمین اختیار دیا ہے پس کہ تم رحمت کے دروازے میں
 داخل ہو جاؤ تو جمع جاؤ گے جو مسلمان ہو گا اور اس میں کہ تم کو تمہاری ماؤں کی طرف سپرد کرے تو تم رحمت کے
 دروازے سے پہنچ جاؤ گے اور تم سے کوئی نہ بچے گا جو نیچے رحمت کے دروازے کو پہنچ گیا تو تم بچ جاؤ گے اور
 مجھے آخر جزیری کہ اگر حکم تمہارا تھا دے دیتا تو تم کافر ہو جاؤ گے پیر تمہارا عذاب کرے گا کہ کیا جاننا
 میں کسی کو عذاب نہیں کرے گا اور یہ آیت باب نازل ہوئی پھر میں زمین بڑھیں دیکھنا قُرْآنًا سُوْرَتِ يٰ اَيُّهَا الْحَبِيْبُ
 اَوْ كَلِمَتِ يٰ اَيُّهَا الْمُؤْمِنُ اَلَا يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ اَوْ كَلِمَتِ يٰ اَيُّهَا الْمُؤْمِنُ اَلَا يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ
 جو اس سے زمین ایسے اس ہر دے بلکہ اللہ کے ماتہ میں سب کام و لہذا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نشانیاں ظاہر

ان کی خدمت کے پہنچ سکتے ہیں یہ بات ہم پر عمل انسان ہے کل اس طرح انھوں نے نشانیاں انکی تھیں جب ہر نشانیاں ان کی
 تو انہوں نے جہنم لایا پہلی حدیث ایسے حالات میں ہوں جہاں ہے کہ جو کوئی سوال آتے کہ بعد حصول آیت کے کیا ہوا
 نہیں لایا تو پہر ہم ان کے عذاب میں خیر نہیں کرتے ہیں یہی خود ہی حق میں ان کے اور جو لوگ مثال ان کے ہیں جاری ہے
 کہ قال تعالیٰ فی المائدۃ قال اللہ انی مکرر لھا علیکم کفر کفرکم یحکموا بعدہ صدقہم قالوا اعلیٰ بھ عذابا ساء
 اعلیٰ بھ احد الحق العالمین یہ کہ بعد سے میں ان کو دکھا دوں گا وہ خود ان پر یہ کہ جو کوئی تم میں ناشکر کی اس سے تو میں اس کو
 وہ مذاب کو دکھا دوں گا کہ کسی کو جہاں میں اس طرح نمودنے سوال آد کا کیا تھا کہ خاص اس پہر سے ایک روشنی نکلے
 مصالح علیہ السلام نے دعا کی اس نے ناد اس سے خود سے نکالا اور نکال سول پورا ہوا لکن جب انہوں نے کفر نہ چھوڑا اور رسول
 کی تکذیب کی اور نہ کہ کو مار ڈالا تب اللہ نے کہا اَمْتَقُوا فِیْ ذٰلِکُمْ کَلِمَۃً اَیَّامَ ذٰلِکَ وَحَدِّثْ غَیْرُ مَکْنٰذِیْبِ
 ایسے بہت لاپس نہ گھر میں تین دن یہ وعدہ ہے جھوٹا نہ ہو گا کہ تم کو اس نے وہ ناد اس لیے نکالا تا کہ اس کے وعدہ
 اور خالق کی الوہیت ربوبیت صدق سات رسول قبول ماہی پر دلیل ہو لکن جب نمودنے ان کا کر لیا اور ناقہ
 کو پانی سے روکا اور اس کی کوچین کاٹا الین تو اس نے اول سے تا آخر اس مقدم کو نیت نا ہو کر دیا اور غرہ مقتدر کا
 سا کڑا نہ کر لیا قدامت نے کہا اللہ الی آیت یہ کہ لوگوں کو ڈرانے کہ شاید وہ عبرت پالیں اور کہ یہ سوچیں سمجھیں اور
 رجوع لائیں حکایت مہربان مسودہ میں کونے کو زلزلہ ہوا کہا اَیُّہَا النَّاسُ اِنَّ رَبَّکُمْ لَیَسْتَعِیْبُکُمْ فَاَعِیْبُوْهُ
 ایسے ان کو گو تم ہمارا رب ہم سے رجوع و محنت چاہتا ہے تم تائب و معتذر بنو اللہم غفرکم حکایت داد عمر بن خطاب
 میں ینہ منورہ میں کئی بار سوچا کہ اے عمر نہ سے فرمایا اَحَدٌ ثَمَّ وَاَللّٰہِ اَیْنَ عَادَتْکُمْ لَا فَعَلْتُمْ وَلَا فَعَلْتُمْ
 تم نے کوئی بدعت نکالی ہے جس کی وجہ سے بڑا زلزلہ ہوا اگر یہ بڑا زلزلہ آیا تو میں تم کو سمجھ لوں گا ایسے تمہارے احداث پر
 تم کو غرہ پر دوں گا غرہ مذکور زلزل کا بوجہ احداث و عصیان ہونے یا یہ مکمل قوت بیان ہے اس طرح حضرت صلوات
 علیہ آرد سلم نے حدیث متفق علیہ میں دوبارہ چاند دسوح کے فرمایا ہے کہ یہ دونوں اس کی نشانیاں ہیں کسی سکر
 جینے کے لیے انکو گھن نہیں لگتا ہر لکن اسے عزوجل نے اپنے بند کو ڈرانا ہے تم جب گھن دیکھو تو کو کر دو عباد
 ہمتفرا میں شغل ہو یہ فرمایا ہے ہمتفرا اس سے بڑا کوئی عبرت و ارشاد نہیں ہے کہ کوئی بندہ یا کثیر اس کی حرام کرے اس
 است محمد اگر تم جان لو جو میں جانتا ہوں تو ہنسو توڑا اور مد و سبت فخر البیان میں کہا ہے برع میں نہیں کہتے ہیں
 لوگوں نے حضرت صلوات علیہ آرد سلم سے کہا کاش کہ یہی کوئی نشانی لاتے جس طرح کہ صلوات علیہم میں لائے تھے
 فرمایا اگر تم جاہلو میں اس سے دھکڑوں وہ تم کوئی نشانی اپنی انار سے لکن اگر یہ تم نے فراموش کر دے تو ہلاک ہو جاؤ

آیا ہوا تھا یا اس لیے کہ گناہ کرنے کا شکار ہو گیا خواب ہو گیا مراد فقر سے مراد ہو جانا بعض مسکین کا ہے وقت اخبار ہر اس کے
 بعض کے کہ یہ خواب تھا حضرت نے دیکھا کہ میں ہوا اپنے اچھے کپڑے کے میں داخل ہوا ہوں حالانکہ اس دن میں تھے
 بہر حال اہل کے کچے کو چلے مڑ کر کن سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تعمیر دیا جانے زیادہ لوگوں نے کہا حضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے حالانکہ ہم سے کہتے تھے کہ ہم داخل کر ہو گئے ہیں اور یہی سبب فتنہ کی ہوئی کہ یہ مسلمان
 فقر میں ہیں پس گئے جب اللہ نے کو مفتح کیا یا ایت اتری لَقَدْ صَدَقَ اللَّهُ رَسُولَهُ الْوَيْلُ لِلَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِالْحَقِّ يَكْفُرُونَ بِهِ
 دیکھا یا اپنے رسول کو خواب بتیق اس کا عقب کیا ہوا سطر جبر کہ بت کی ہوا درو یا دینے میں ہوئی تھی اس کا جواب دیا ہوا
 گناہ خواب کو میں دیکھا ہوا حقیقت دینے میں ہوا تو کچھ دور نہیں ہے مگر اس میں تکلف ہر خفا میں نے کہا معید ہے
 بسبب قتل نفس کے اور اس کا بھی ایسا ہوا درو یہ زیادہ ضعیف تر ہے بعض نے کہا خواب میں ہوا صانع قریش کو دیکھا تھا
 یہاں تک فرمایا وَاللَّهُ لَكَاكِي انْظُرُوا لِلَّهِ مَصْرُوعًا الْعَوَمُ اس کی شرم کہ میں قوم کے گرنے کو سناؤ دیکھنا ہوں اور
 آپ شہد کو تہ طرف زمین کے اور کہتے ہیں هَذَا مَصْرُوعٌ فَلَا يَنْ هَذَا مَصْرُوعٌ فَلَا يَنْ عَيْنُهُ بِظُلَانٍ كَاغْرَسَ كَاغْرَسَا
 یہ ظلال کا جب تو میں نے بات سنی ہے یا کو مخریہ بنیڈ یا بالکد اسباب نزل متعارض ہیں اور مع نامکن اس لیے جانا
 طرف تہ جہ کے اور جب تہ اسو راج براہ کثرت وصحت یہی ہو کہ سبب نزل اس کا قصہ ہر اسے ادبی متعین ہوا ہوا
 جو مخریہ میں کہتے ہیں کہ مراد مخریہ سے درخت زقوم ہے اور مراد میں سے طعن ہونا اسے مکمل کا ہے کہا قال
 اِنَّ شَجَرَةَ الزَّقُّومِ طَعَامٌ لِّاَصْحَابِ النَّارِ هُمْ فِيهَا شَارِبُونَ لَمَّا صَبَوْا سَكَبُوا وَلَمْ يَمِسُّوا فِيهَا مِنْ شَرِّهِمْ هُمْ فِيهَا شَارِبُونَ
 سے اور اس درخت کی جڑ جمیع میں ہے جبکہ اہل مکان میں ہے درخت سے فتنے کے سنے یہ میں کہ ابو جہل وغیرہ نے کہا
 کہ تمہارے صاحب کو زعم ہے کہ جہنم الگ ہے کہ کو جلا دیتی ہے معذاریہ یہ کہتا ہوں کہ درخت میں درخت ہوا ہے ہر آیت
 اَللّٰی وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ كِئِثَمٌ بَرِيَّاتٍ كِبْرِيَّاتٍ كِبْرِيَّاتٍ كِبْرِيَّاتٍ كِبْرِيَّاتٍ كِبْرِيَّاتٍ كِبْرِيَّاتٍ كِبْرِيَّاتٍ كِبْرِيَّاتٍ كِبْرِيَّاتٍ
 ہم ایک کثیر اہل ہوا ہے اس سے مندرجہ مندرجہ میں جب مندرجہ ملی ہو جاتی ہے اس کو الگ میں الگ دیتے ہیں اس کا سطر
 درو ہو جانا ہے اور مندرجہ مندرجہ میں ہے الگ اس میں کچھ اور نہیں کرتی تعارض الگ کی چنگاری نکل جاتی ہے کہ کو مخریہ
 نہیں ہوتی بلکہ مخریہ میں الگ پیدا کی ہوا الگ اس درخت کو نہیں جلاتی ہے ہر بار ہے الگ جہنم میں کوئی سیاحت
 ہو جب کو الگ جلا سے ان لازمی نے کہا اللہ نے کثرت سے تمہارے کہہ میں زقوم کا ذکر کیا ہے یہ تو زور ہے لغت
 میں میں بعض نے کہا کثرت کا درخت ہر جس درخت پر لپٹ جاتا ہے اس کو جلا دیتا ہے بعض نے کہا مراد اس
 درخت سے نہ کہ الگ کسی شعلہ جو درجہ میں جس شعلہ کا بھی یہی مگر رضی اللہ عنہما عدوان میں الگ سے کہا تھا کہ میں

ہر لہو دیا جا چکا ہے کسی نہ کسی صورت پر اور غلبہ ہے مجاہد نے کہا لیکن یہ دوسرا اس میں کون کہا جس ابن عباس نے کہا
مروہ ہر دہائی طرف صیت خلو کے قتل دہے ہی میں ہی کہہ ہے اسی کو ابن جریر نے ہی اختیار کیا ہے اصل میں ہے اصل
کی لینے پیادہ طبع بشیر کہ تو مسلط ہو ان پر جہاں تک تجھے خبر یا عقوبت ہے کہ تو را تعالیٰ اللہ تبارک و تعالیٰ
لَا اَنْكَارَ لِهٰٓؤُنَّ اَنْ تُوْذِرَهُمْ اَدْ اَتَيْتَ نَهْنِمْ دیکھا کہ بنے چھڑ رکھے ہیں شیطان مکر کو فرما جاتے ہیں انکو اور ہوا کہ
لینے یہ شیاطین کفار کو طرف صحابی کے ہاتھ سے اور کچھ دیکھتے ہیں قتل دہے ابن عباس نے کہا مروہ ہر دہائی
ہے مصیبت الہی میں قتل دہے کہتے ہیں شیطان کو کہ مروہ دہے ابن عباس نے کہا مروہ ہر دہائی
ہے ابن عباس نے کہا کہ کفار کفار سے مروہ ہے کہ اسرار کو صحابی خدا میں فرج کر نیگے عطا کرنے کہا مروہ ہر دہائی
حق نے کہا مروہ جو کفر مال خبیث کا ہر دہائی کفر کرنا اسکا حرام میں ہی قول قتل دہے کہابی ہے ابن عباس نے کہا کہ کفار
مال میں یہ ہے کہ کفار و سوا اب دوسرا کو حرام کر لیا تھا کہ قتل دہے ہی اسی کے قائل ہیں ابن جریر کہتے ہیں اولے
یہ کہ کفار عام بنان انتقام کو ابن عباس میں مجاہد و ضحاک نے کہا کہ شرک اولاد سے مراد اولاد زمانہ ہے ابن عباس
نے کہا وہ اولاد جسکو نیز عالم کے قتل کیا ہے بے وقوفی سے حق بصری نے کہا وہ اللہ علیہ السلام ہوا انکے اسرار
اولاد میں کوئی جو کسی ہو گیا کوئی یہودی کوئی نصرانی اسلام کے سوا اور رنگ روپ لیا اور لینے ہوا میں سے
ایک حد شیطان کے لیے مقرر کیا قتل دہے ہی اسی طرح کہا ہے سوا سوا ابن عباس نے کہا اپنی اولاد کا نام
عبداللہ و عیسیٰ و عیسیٰ و عیسیٰ کہتے ہیں ابن جریر نے کہا اولاد اہل بیت ہے کہ جو چھ جس نے پیدا ہوا اس میں اللہ کی
نازانی کے نام لکھا کہ جسکو قرآن نے کہہ دیا کہ اولاد اہل بیت میں رضی اللہ عنہم اس میں سے نہ کیا یا اسکو حمد الایہ
از غفرہ دیکھ کر دیا یا ایسے اور مروہ کیے جن میں ہم مصیبت ہے ان سب میں ابلیس کی شرکت ہوئی اس لیے کہ اللہ نے کوئی
تخصیص سے شرکت کی نہیں کی کہ فلان طرح کی شرکت ہو اور فلان طرح کی نہیں جس پر شے جس میں اسکی نافرمانی
کی یا نہ ہو کہ مای خدا ہوا یا شیطان کی اطاعت نہ ہو یا شرک ہے ابن کثیر کہتے ہیں وَ هٰذَا الَّذِي قَالَهُ مُجِبٌ
وَحَلٌّ مِّنْ اَمَلَكْتَ فَكُنْ بَعْضُ الْمَشَارِكَةِ اذِہِ قول محمد بن ابراہیم میں ہر ایک نے ہر جنس شرکت کے ساتھ
تفسیر کی ہے جو مسلم میں مای میں ہمارے زعم آیا ہے يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنِّیْ خَلَقْتُ عِبَادَیْ حَقَّ قَدَرٍ
فَعَادَ لَهُمُ الْمَشَاطِعُ اِنَّمَا جَاءَ لَتَهْمُ عَنْ دُونِیْمْ وَ حَرَمْتُ عَلَیْکُمْ مَا اَحَلَّکُمْ لَتَهْمُ یَعْنِیْ مِزْلُجٌ بَدَلُ
کو سود بنایا نہ شیطانوں نے اگر انکو دین سے ان کے کھلا دیا جو پرستش ان کے لیے حلال کی تھی انہوں
نے وہ ان پر حرام دے دیا میں ایسے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا اگر کوئی پس اپنے اہل خانہ کے آئے اور

یوں کہ جنم اللہ اللہم جنتنا الشیطان و جنت الشیطان ملا دقتنا اللہ کے نام سے یا اللہ تو شیطان کو جسے
 دیکھا تو شیطان کو صدمہ کھائے جس سے جو تو نے بکھو یہ سو گز دریاں ان دونوں کے کوئی بچہ مقدر ہو گا تو شیطان کہی کہ
 نقصان نہ پہنچائے گا پھر اللہ نے شیطان کے صدمہ کو قریب بنایا: جرح در سری آیت میں خبر دی کہ جس دن اللہ بجا فیض
 کرے گا اس دن اللہ کے گلاں اللہ وھککم وھک الحق و وعدتکم ما خلفتکم الا یہ اللہ نے ہمارے ساتھ
 سچا وعدہ کیا اور میں وعدہ کیا سو خلاف کیا پھر خبر دی کہ ہم اپنے ایماندار بندوں کی تائید و حفاظت کرنے ہیں اور
 شیطان جیم سے انکو حراست میں کہتے ہیں لہذا فرمایا کہ تیرا رب کا واسطہ ہے یعنی حافظہ و مویہ و مددگار حدیث ابو ہریرہ
 رونا ہے ان المؤمنین لیصلن کما یصلن کما یصلن حدیث کما یصلن فی الشفیعہ رواہ احمد یعنی مومن اپنے
 شیطان کو جو کچھ کرنا کر رہا ہے جیسے کوئی نام میں اپنے انڈ کی جوئی سفر میں کہرتے فہم الیمان میں کہا ہے
 اللہ نے ابلیس سے کہا جا اور غزوہ اوسے تک منتظر رہ مگر غرض یہ تھی کہ غزوہ ثانیہ تک مہلت حاصل ہو مطلب اس یہ تھا
 کہ صلاوت لے کر نہ کر رہا جاتا تھا کہ اگر غزوہ ثانیہ کے کوئی نہیں مرے گا پھر ابلیس اور اس کے مطیعین تابعین کو نہایت
 جزا وافر کی جہنم میں ہی اور کہہ دیا کہ جہان تک بنو ابلیس چلے تو جلدی کر اور جو بنو اور غرض اُسے اور گھبرائے اپنی
 آواز سے یعنی ان کو طرف صحبت نکالے گا یا مارد تو اُسے فنا و دوسرے لہو و لعب سوز و طریم میں لود اپنے
 سوار و پیادوں کو چڑھانا زجاج نے کہا یعنی عقلی قدرت ہوئے مکائد و جہاں جہم کر اور انکو غایت پر آمادہ کر
 اور ان میں محبت و رابنا تصرف کر لے اور اس طرح ہندید کے ہے جرح کہتے ہیں کہ اچھا جاو کہیہ قہم سے بن کے
 گزندہ غریب تم کو بھانجام کا معلوم ہو جائیگا خیال سے مرنو زبان میں بیٹھو سوار دیکھا رسا کہ تو رخصت اللہ علیہ السلام یا حی اللہ
 الا کین نے اللہ کے سوا سوار ہو جاؤ رجب سے مراد پیدا دسم میں جہم اور کینے کے اور فرمایا جا شرک ہو انکا حال دلاویز
 مال کی شرکت ہو وہ تصرف ہے جس میں مخالفت ہو شرع کی خواہ غیر حق سے لیا ہو یا غیر حق میں کہا ہے جیسے غریب و قدربار
 اسی میں غنودن کے کانوں کی سپاڑا اور انکا بحیرہ و صید بنانا ہی داخل ہے شکر ت اللہ مدین عوسے و لکنا بحیر
 سبب سے ماری و جل کرنا اولاد کا ناسے اور ہلاکت و اہستہ نام کہنا اور خصل شرعی کی تربیت کرنا اور اسی میں داخل ہے
 قتل و دوا و اولاد اور محسوس بیہوشی انصاف بنانا یا کسی اور دین کفر میں شامل کرنا یا حرت ذمیمہ پر لگانا اور افعال قبیحہ کرنا
 اور بچاؤ کے مشاکرت ہو سلطان بلع کو جب ہم دشمن کہتا ہے تو شیطان شرک جماع ہوجاتا ہے حکایت ایک شخص
 سلطان عباس سے کہا تباہ میری جود جاگ اُٹھی انکی شرمگاہ میں ایک شعلہ لگا کا تباہ کیا یہ دلی ہے شیطان کی بہر فرمایا
 کہ تو انکو دھوکہ دیتے اس بات کا کہ وہ مہوٹ نہ ہو گئے قال للزجاج فراسنے کہا یہ کہہ سکتے نہ جنت ہی اور نہ نار جنت

[illegible]

اے خیر کونکے دھن سے دور ہو جاوے اپنے وقت میرے کہ وہ ایمان کے سوا کوئی دین نہیں آتا کہ سوائے خدا کے سوا ملے ہے
 سطح کو مکر بن الیٰ ہل کو اتفاق ہوا تھا کہ عرب بن قوم کو کے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے دیکھا گیا کہ نود یا چار ہوا کہ
 کہ جس میں چلا جائے لیکہ دستاوی بعض قوم نے بعض سے کہا اب واسکے کہ علاج نہیں ہے کہ نہ سالہ کو بکار و
 مکر سے پیڑی میں کہا اگر ادا میں غیر خدا سے نہیں دیتا تو خشکی میں ہی سوائے کوئی نفع نہیں ہے لکن تم
 علی علیہ السلام انہی جنہی وہ لا کذبین فلا صنعہ مذکور فی ہذا محکم فکجہ نہ ذوقا جیقا یا سیرا میرا
 ہے اگر تو میرا اس سے کمال لایا تو میں جاؤنگا اور میرا صلی اللہ علیہ وسلم کے ماتھے میں ہاتھ دیکھا اور میں ایک روئے میر
 باؤنگا وہ لوگ دیکھا یا ہوا کہ مکر میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیر آیا اور سلمان ہو گیا اور اچھا سلمان
 ہوا ورنہ اللہ عز ورا خدا و لکن جیسے اہل کشتی کو دریائے نجات دیکر خشکی میں لانا ہے تو وہ اسے تو حید کو جو دریائے کفر
 ہے بول کر اندر مدلا شرب لے گا بکارنا چھوڑ دیتے ہیں انسان کی خصلت یہ ہے کہ وہ غم و خوشی کو فراموش کر کے
 سکون میں جاتا ہے کہ جسکو وہ پائے فتح اللہ بیان میں کہ اب ہے کہ اوس ضرر سے خوف غرق ہو دیا میں جب سے ہی
 ڈرتے ہیں تو ان معیذات کو جسکو پہلے پھارتے تھے لیکن اب بطل کر دیئے جاتے ہیں ان کے غلط سے وہ غم و جز
 و ملک بشر و جز سے قوت حوادث کی منتظر کیا کرتے تھے نخل جاتے ہیں گراس کہ ہوتی اسکی رحمت افزا دہی کی
 اسیکہ کہتے ہیں یہ تینا متصل ہے اگر اوس سے ساری اللہ میں اور قطع ہے اگر اوس سے غیر اللہ ہے معنی آیت کے
 یہ کہو کہ تم خدا کا حق میں اپنے منام سار معیذات کہ یہ ہے کہ وہ غیر اس حالت میں نفع میں ہی حالت ہوہر کہ میں
 میں کا جانتا ہے کہ منام غیر ہو جگہ کہ کام نہیں دے سکتے یہ منظر اور کو حاصل ہے اس علم کی رفعت بر تار نہیں
 ہر جیسے انکو خوف سے بکا خشکی میں لانا ہے تو خلاص تو حید سے غرض کہ اس طرح منام کے رجوع کرنے میں اور
 سے زیادہ ہی طے ہے میں انسان سخت کا و غمت خراب ہے اپنے وقت شدائد کے مستحکم حالت میں اور حالت خا
 میں ایسے سرور دانی کہ تین یہ حال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کا کتاب تو نام کے سلمان دریا بحر
 وقت غرق کر اولیاد و صلوات احوال کو بکارتے ہیں اس حالت میں ہی انکو اللہ دینیں آتا یہ دعا و رف
 احوال با سارا موتی خود ہے پو کہ خون کو سنی ہو فاکہ انکا شکر ان سے میں کفر کفار سابقین سے ہی بدہ گیا ہے
 انا ما نستم ان یخرف علیکم ما ربت اللہ اور یسیل علیکم ما حبیب اللہ لا یجکد انکم و کینا گہ سکیا ملہ
 ہو کہ وہ دہندہ کو جو خشکی کے گدے یا سیر سے تیرا اند ہی پیر ناپاؤ یا کوئی کام نہانے لاف لگاتے
 کہ کیا تم خشکی میں کہتے تھے تمام دعا ہے اس میں ہو گئے ہودہ چاہے تو اسی خشکی میں مکر بر زمین کر دی

یا تیرا باران بھیجے حسین تیرا دیر غفرنے پہلے کہ کما فیل نکالی انا انکنا علیکم ساویہ الا لا نوحیہ فیتہ
 یخبروہم عن عیوننا عینہ ہی انہر ہوا تیرا کی سوا لوط کے گھر کے انکو بخا دیجئے پہلی رات سے فضل سے اپنی طرف
 کے اور سوا میت میں زلیا ہے لایس علیکم عجاۃ من طین اور فیل آؤنکم من فی النعما وان یخوفکم
 الا انزل کلہاھن کولہ ام اؤنکم من فی النعما وان یؤسیل علیکم کما وبتا فتستغلکون کفیت نذیر کیا مڈر ہوئے
 ہوا اس سے جو آسمان میں ہے کہ چھوڑ دے تیرا تیرا ہوا کا سوا جانو گے کیسا ہے میرا لوہر کا کیل سے مراد ناصر ہے جو
 خف صاحب کی پیر دے اور ان کو اس گرفتاری ہمارے چھوڑ دے فتہ البیان میں کہا ہے کہ نہوا اچھا دھڑل
 انکلا فوج و تقریم کے ہے لیو اگر تم غرق سے پہنچ گئے تو کیا امن میں ہر گئے اور یہ اس حال تھا بار اعراض ہوا نہیں
 ملک اور غدر ہے تہا دی ہلاک پر خشکی میں اگر جو دریا سے سلامت نکلے کیونکہ ساری جہتیں اندہ کی ہیں بروجر سبائی
 کی قدرت میں ہے لیو اگر غرق دریا میں ہوتا ہے تو جانب میں ہی مثل اسکے خف ہے کیونکہ خف سے انسان
 سخت الشریع میں غالب ہے جانب سے جسطح کو غرق ہونے سے بانی کے غائب ہوتا ہی اصل خف کی ہے کہ زمین نیچو کو دوسر
 جانب سے مراد ناحیہ ارض ہے ہکانام جانب کہا اسلئے کہ بعد خف کے ایک کنارہ ہو جاتا ہے نیز دریا کا ایک
 ہے اور خشکی ایک جانب بعض نے کہا وہ لوگ ساحل پر رہتے اور ساحل جانب برے وہ ہونگے بخلاف جسے اس میں تہے
 اندھے اس میں سے اکی تھذیر کی جسطح کو خف بہت ڈرا سمین کہا لینے وہ جانب جہنم جو ہوا کے خف ہونے میں
 تہا ہلاک ہے اگر یہ تقدیر نہ ہو تو اس میں مدین کچھ فائدہ نہیں ہے حصہ کے سننے میں ہی لینے بازند جہنم سنگریز
 ہوں خارج منے کہا صاحب نبی جو جہنم سنگریز ہوں قنارہ سے کہا صاحب سنگاری ہوا ان سے جسطح کو لوط علیہ
 السلام کی قوم پر تیرا برے تھے اور وہ بدل جو بردبر سائے اسکو ہی صاحب کہنے میں وکیل سے مراد حافظ و نصیر ہے
 جو اللہ کے مذاب سے بجائے اکر اؤنکم ان لھنک کھنڈو نادہ آخری کھنڈو علیکم کما صیقا من الیوم
 تیغورکم یما لکندم کھنڈو کھنڈو علیکمنا یہ یثیقان یا مڈر ہوئے ہو کہ پیر لجاوے نکواس میں
 دوسری بار پیر بھیجے تیرا ایک جو نکا ہو کا پیر ڈراوے ٹکودلا اس ناشکری کا پیر نہوا اپنی طرف سے ہیر اسکا
 دھوکا کرنے و لاف اللہ تبارک تعالیٰ فرما ہے کہ اسے اعراض کرنے والو ہم سے بعد ہتر ان توحید کے
 در پیر کیا تم کو اس طلب سے ہے جب تم دیانے خشکی میں نکل آتے ہو کہ ہم تمکو پیر دو بلکہ دریا میں لجا کر
 ایک ہا چو نہا ہو کا پیر تیرا کہ وہ جہاز درگشتی اور ناؤ کو بانی میں غرق کر دے ابن عباس نے کہا قاصف
 وہ ہوا سے دریا ہے جو کمر اکب کو شکستہ کوڑی اور ڈوبوے اور یہ ٹونا اسکا تم کو سبب ہے کفر و اعراض کے

اور سے جو بہر کوئی ترجیح لینے ناصر باوجود ہر نے کہا ہے نصر کا اثر لایق تھا خلد سار کہ بعد کہ قمار سے
 کہا لا محاط الحکم یتبعنا بلا شکی من ذلک فتح البیان میں کہات ناصر ہوا سخت ہر جزو سے نوزاد سے
 اور آواز دار ہوا بن عمر نے کہا باو ناصر ناصر یا میں ہوتی ہے ترجیح سے عادیہ ہے کہ ہم سے طالبہ کس شہر
 نصار کے ہو و لکن کرمتا ہی اذم و حملہم فی الذر و البقر و در فہم من الطیبت و فضلہم علی کثیر
 صحت کلفنا تفصیل نہ جسے عزت دی ہو آدم کی اولاد کو اور سواری کی کو جنگل اور دریا میں اور روزی علی ہم نے انکو
 سحری چیزوں سے اندر یاد کیا انکے اپنے بنائے ہوئے بہت خصوصیت پرستی ذکر و فائدہ کو سواری نہیں بن میں پر
 نہ دریا پر آدمی کو دی ہے اور سحری روزی یہ کہ سو سے کا چھلکا دور کر اور انج کی ہو سے اور یہ بنا اور پکا کر کہا نہ ہی
 کو سکھا یا نتیجہ اللہ نے خبر دی کہ ہم سب آدم کو شرافت کرامت بخشی ہے انکو حسن و اکل مہیات پر پیدا کیے بقول
 لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم جسے بنایا آدمی کو خوب سے خوب انداز سے پر لینے انسان سید کا گھر ابو کر
 چلتا ہے پھر یوں پر اور بات یہ ہے کہنا ہے اسکو جو ادویات میں وہ چار پاؤں پر چلتے ہیں اور میں سے کہتے
 ہیں آدمی کے پیر سے دھو فواہ ہے ان سب سے فہم و فو کرنا ہے اور منتفع ہوتا ہے اور دریاں اشیا کے تفرق و کثر
 ہے اور منافع و خواہں و مضار و فہاں اشیا کو امور دینیہ و دنیویہ میں پہنچاتا ہے خشکی میں اسکو دابہ پر سواری ہوتا
 کی ہے جو بالوہ اور اسب شتر و خور و گازی ریل ریل و خور پر سواری ہو کر چلتا ہے دریا میں جہاز و کشتی و ہوٹری
 بلند و ننگے پر بیٹھ کر سیر کرتے تیر و تار و لحوم و البان اور سائر انواع الان و طعم و شہادہ و لذیذہ کہانے کو دینے
 ہیں انسانم ناظر حسن و طاب من یؤتی انسان الوان و شکل سپنے کو طعنا لہ من یؤتی ان چیزوں کو بنا
 ہے اور انکارا قیام نوحی ارض سے انکو لوگ کہے لاتی ہیں اور سائر حیوانات و انسان مخلوقات پر اسکو فضیلت
 دی ہے اس آیت و اہل علم نے استدلال کیا ہے فضیلت من بشر پر جنس ملائکہ پر دیدن اسلام کہتے ہیں کہ مشرکوں
 نے کہا و رب تو نے بنی آدم کو دیا دی و کہہ تے اور چین کرتے ہیں اور سکو دینا نہیں ہی با آخرت دی دینے دیا ہوا
 قسم ہے اپنی عزت و جلال کی میں جس کی ذریت کی صانع کو جسکو میں نے اپنے ہاتھ بنا یا ہے مثل اس شخص کے کہ زحما جو فقط
 کن کہنے سے موجود ہو گیا ہے روائہ عبد اللہ بن مرسلہ و قد روی من وجہ اخر متصلا ابن زکافہ و
 حصلا یہ ہے کہ ملائکہ نے کہا اسے بتو نے بنی آدم کو دیا دی ہے و کہا تے پھر چہنے ہیں اور ہم تیری حمد کی تسبیح کرتے
 ہیں نہ کہا میں نہیں و نہ ہو کر بن جو طرح کے یو دینا مقرر کی ہے ہمدی لیے آخرت مقرر فرمایا اجماع صلیہ و غیرہ
 من خلقت یسجد لمن خلقت لہ ان مکان میں جسکو اپنے ہاتھ سے بنایا اسکی اولاد نیک کو دینا گردن گلا

جیسے وہ شخص کہو مجھے ہمارا ہودہ ہو گیا رواہ الطبرانی اس پر ایک لفظ رفایہ سہران الملیکۃ قالوا ربنا انکشف
 وصکت نبی آدم وجعلہم ما کون الطعام ولینہون الشراب ولینہون الذیاب ویزوون الارض
 ویزکون الدواب ما مون ویزیر یحیون وکون جعل لنا من ذلک شئنا ما جعل لہم الذنبا ولسا
 الاخرۃ فقال اللہ عز وجل لما اجعل من خلقتہ یدین وفکتہم من روضی کمن قلت لہ ان کون
 تمکن فرشتہ ہر اس سہار رب توں ہو گیا اور نبی آدم کو بھی بنایا ادا کو لکہ وہ کہا نا کہ سے زمین اور بانی جیتے ہیں اور
 کپڑے پہن کر ہیں اور عورتوں سے نکاح کرتے ہیں اور سوار ہوتے ہیں سو تہے ہیں اور آرام لیتے ہیں اور ہوسے لیے
 ان میں سے کوئی چیز نہیں بنائی سو انکو واسطے دنیا بنا اور ہر واسطہ آخرت تو لے دیا ہے نہ فرمایا نہ کو کا اسکو جو
 میں نے اپنے نامتہ سے بنایا اور اس میں سے بنا ہر واسطہ جسے وہ شخص جسے یہ کہا ہودہ ہو گیا رواہ ابن عساکر
 ابن عمرو قتیبہ میں نہیں کہ کوئی شخص اگر اسہ بدن قیامت کے ابن آدم سے کہا ای روضہ اور ذلک ملاک ورمایا اور ملاک
 فرشتہ مجموعین بمنزل روح وچاند کے رواہ الطبرانی وھذا حدیث غریب فتح البیان میں کہا ہے یہ راست جو
 خدا نے نبی آدم کو بخشی ہے اسکو نیچے مخلوق ہونا ان کا اس سبب حسن متدل پراد طہارت بعد موت کے اور خصوصیت
 مطامع و شائبہ و ملائیس کی ہر چیز جو واسطے سائر انواع حیوانات کو بانی نہیں جاتی ہے داخل ہے اک جامعہ
 کہا یہ کر کہا نا ہے ماہیت سے وہ جانور نہ سے کہا تو میں حکماہ ابن جریر و الطحاوی بعض نسخہ امتیاز نبی ہر انکو تہ
 منطق و عقل و تیز کے کسی نسخہ قتل ہند اوقات سے بعض نسخہ حس تقویم و تصویریت بعض نے کہا اگر ام رجال
 ہے برش بدوت کو اور اگر ام انسانا گویا زلف کو ابن جریر نے کہا یہ کریم تسلط ہے ان کی سائر خلق پر کہ سارا جہان
 ان کا سحر ہے یا یہ اگر ام کلام و خط و ہنر ہے جس پر ہر ام حاش و مدامین یا ان میں ایک است لہی ہے جو لوگوں کے
 لیے کمالی گئی ہے مگر اگر کریم کو ان سبب ہر عمل کرین کو کوئی مانع نہیں ہے مگر خصال تحریر عقل سلیم ہے کہ اس کی
 سے جمیع حیوانات پر تسلط ہیں اور حسن و قبح کا تیز کرتے ہیں اور طامع و شائبہ توس ہیں اور ہمال کے کاسب ہیں
 کی وجہ سے جودت سائر حیوان کو نہیں ہے وہ قدرت انکو تحصیل امور پر حاصل ہے اور مال صرف کہ کے اسی بنیاد پر
 بنات ہیں جو خوف سے مانع ہوں اور ایسے کسی و شائبہ تیکرتے کرتے ہیں جو کسی دوسری سے بچا میں بعض نے
 کہا کریم یہ ہے کہ حضرت صالح علیہ السلام کو ان میں سے کیا پر بعض انواع تحریر کی تخصیص کی جیسے لادنا
 خشکی و صحرا و بیابان دشت میں دواب پر جیسے اونٹ گھوڑے بچر گدھے اور دبا و ندی و دریا میں ناؤں اور
 کشتیاں اور جہاز و نہر وہی ایک طرح کے زمین میں خضم حون اند نہر یا میں غرق سمنے ہو کر کہنے انکو فرمایا

ہر جہن بوجھ یا ملاوٹ جیسے تیزابی میں کیمیات سمجھو اور لایہ طاعون و شند باد و سار مسکلات میں جن سے متعلق ہوتے
 ہیں کسی سنگھار اور کھن اور کجور اور مٹھائی سے اور جو رزق انکے غیر کا ہے وہ مخفی نہیں ہے بعض نے کہا ساری خدایہ توفیق
 زمین میں ہر پہل امداد ہائے غلات یا حیوان میں گوشت لگی دودھ اور دھنن اور ان میں کرنا گوارہیستین سے بعد بطور کا مل و نفع
 نام کے اور یہ بات سوائے کسی اور حیوان کو حاصل نہیں ہے اور انسان کو بہت سی مخلوق پر فضیلت دی جو اقرب احوال اور
 بارہ ذوق کے درمیان کریم و تفضیل کے یہ فرق ہو کہ اندر سے انسان کو حیوان پر کرم کیا ہے اور خلقیہ طبعیہ ذوق کے ساتھ
 مثل عقل کے ہر سنگو بوجھ عقل عدوت کہتا با عقائد صیر و مطلق فاضلہ کیسے اس کی تحریک ہے اور شرفی تفضیل پر اسے
 کشیدہ کو بھل گیا اسکے انواع و اقسام میں ہر ذوق فائدہ حاصل ہو گا اندر سے بنی آدم کو اکثر مخلوقات پر نہ کل پر فضیلت دی ہے
 بہت سببوں پر اسے اچھا ہے جس پر کما اشتغال کیسے جسکی کچھ حاجت نہیں تھی اور نہ کوی فائدہ اس سے متعلق ہر جیسے سلسلہ
 تفضیل ملا کر کا انبیاء اور انبیاء کا ملا کر پر اور محمد اور ان اشخاص کے جو انبیاء کو ملا کر پر تفضیل دیتے ہیں اگر کثایت باب
 ہے حالانکہ اسکوئی دلالت مطلوب پر نہیں ہے کیونکہ اگر کثیر کا اجمال آیا ہے کہ بیان اس عمل کا نہیں ہوا اور تصدیق
 مسئلہ ہائے بعض شاعر کو ہر عمل کی کہ انہوں نے تفسیر کثیر کی بلفظ مجمع کی ہے کہ تفضیل ملا کر پر بخوبی ثابت ہو جائے
 اور تفسیر کے محتاج کی نہیں ہے اور بعض معتزلہ نے اس آیت کو دلیل تفضیل ملا کر کی انبیاء پر تشریحی ہے تو یہ آیت
 ایسی ہی دلیل نہیں ہے کیونکہ کوئی محبت اس پر قائم نہیں ہے کہ ملا کر بخود اس خلیل کے ہیں جو کثیر سے خارج ہے اور مانا کہ کثیر
 ہی ہوتی ہی جو اس کثیر سے خارج ہے وہ اس بات کو مفید نہیں ہے کہ تفضیل ہے بنی آدم سے غایت فانیہ یہ ہے کہ
 انسان اس پر مفضل ہو اس صورت میں محبت ہے کہ وہ شے مساوی انسان ہو یا انسان پر مفضل ہو و مع الاموال
 لا یتیم لا شیئ لکال اور احوال کے ساتھ ہر حال نام نہیں ہوتا اور ان کی بلفظ تفضیل کما یزید عزم پر اس تفضیل کے
 نہیں ہے اور نہ اس پر کہ ایک ممکن میں بنی آدم پر لازم ہے کہ اس تکرم و تفضیل کی تعمیل کر لیں اور اگر ان سے
 ستم ملے تو یہ جندہ میں یوم تک تھو اکل انکس یا ما صوم منن اوئی یکتا یا یمنیہ فاولان
 بقرآن کتبہم ولا یظلمون فینلہ و من کان فی حلد اعنی قہوری فلاخیرۃ اعطی و اصل
 سبیلانہ جسد ہم بلا دینگے ہر ذوق کو ساتھ کہ سوار کے جو حکم ملا اسکا کلبا اسکے دہشتہ تہ میں ہر ہر
 میں انیکہ اور ظلم ہو گا ان پر ایک تاکر کا اور جو کوئی اس جہان میں انما سو پھر جہان میں مذمت ہے اور زیادہ درپردہ
 رام سے فاضل ملک کا فائدہ اور دین کے نیکیوں کے نہ تہ میں آویگا دہشتہ طرف سے اور بدن کو با میں سے
 اور عیج سے بشارت دیکر نیک خوشی سے چہنہ لگیں گے پھر جو کوئی اچھا ہدایت سے اندام اور دماغی خیر

میں میری کتب کی دھڑا دھڑا کر رہی ہے اور دور جا رہی ہے انتہی اللہ نے خبر دی کہ حساب کتاب کی ہر ہمت کا حساب سلامت
 کے پیشوا کے ساتھ ہوگا المہ من خلافہ مجاہد وقتا دے گا ہر ادنیٰ ہے ہر امت کا وہ کفر و کجی اُمّیہ رسول
 وَاذْجَاہُ رَسُوْلُهُمْ نُوْحٰی بَیْنَهُمْ بِالْفَصْحٰی ادر ہر نے کا لیک سے ہے ہر جہت پہا ابر رسول ان کا فیصلہ ہوا
 میں انصاف کے اور اپنے ظلم نہیں ہوا بعض نسخے کہا ہے ہذا الکتاب یکتونہ کا کتاب الحلوینہ لان رماہم
 الیقویٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہ امین صحابہ حدیث شریف ہے اس لیے کہ المہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ابن
 زبیر نے کہا امام سے مراد وہ کتاب ہے جو ان کے نبی پر شریعتا تری ہے ابن جریر نے ہی کو اختیار کیا ہے مجاہد نے
 کہا اسے یکتونہ میں قول نقل ہے کہ ادر اس سے ہی کتاب ہو یا بطرح ابن عباس سے کہا کہ ادر اس کتاب ہمال ہے ابو ہریرہ
 و حسن و محاکب ہی اس کے قائل تھے کہ یہی قول راجع تر ہے لقولہ تعالیٰ و کُلُّ شَیْءٍ اَلْحَصِیْنٰہُ فِی اَیَّامٍ مُّبٰیْنٍ اور حنیف
 کہ میں ہے ہر ایک کی اصل میں و قَالَ تَعَالٰی وَ دُفِعَ الْکِتٰبُ نَذْرٰی الْخَیْرِ فِیْنِ مَشْفُوْقِیْنَ مَتَآفِیْہِ الْاٰیۃ
 اور فرمایا و نَزَّلَ کُلُّ اَمّٰہِ حَلٰیۃً کُلُّ اَمّٰہِ نَذْرٰی اِلٰی کِتَابِہَا الْیَوْمَ نَجْزِیْہِ مَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ہذا
 کِتَابٌ یَّاتِیْ طَوْفًا عَلَیْکُمْ یَا اَلْحَقُّ اِنَّا کُنَّا نَسْتَنسِیْہُ مَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اور وہ کیجھ روزہ انور بیٹھے ہیں ہر روز
 بلایا جاتا ہے پنج روزہ راجع ملا بلوگے صیام کرتے تہو یہ ہمارا و تہو یہ ہمارے کام شیک ہم کہیں
 جاتے تہو جو کچھ کرتے تھے اور یہی نہیں ہے اس کو کہ جب تک کسی امر میں کام نہ کرنا چاہے تو اس کو بغیر کسی
 بلا کی بکھڑ ہے کہ ہمت ہمال ایک شہل ہر روز ہر کفر تعالیٰ وَاَنْتَرٰتِ الْاَلٰہُ فِیْ نَزْرِہِا وَ دُفِعَ الْکِتٰبُ
 وَ حٰی اَلْیَسِیْنَ وَاَلْشَّہٰدِہِ اور چکے زمین اپنے ہر کور سے اور لاہر روزہ اور حاضر کے بغیر اور گواہ و فور تعالیٰ
 کَفِیَتْ لَہٗ اَحْسَآءُ مِنْ کُلِّ اَمّٰہِ فِیْہِ سَیِّدٍ وَ حَسْبَ اَیَّکَ عَلٰی ہٰذَا وَ نَبِیُّہٗ اُپہر کیا حال ہوگا جب لاو گئے
 ہم ہر امت میں سے احوال کہنے والا اور بلاو گئے تمہکو ان لوگوں پر احوال بتانے والا لیکن مراد امام سے ہر ایک کتاب
 اعمال ہے و لہذا بعد اسکے ذکر حصول کا کیا ہے کہ ہر کتاب سے جانب ہر وہ علمارے گا وہ فرحت و مسرت سے
 اسکو پڑھے گا اس لیے کہ اس کتاب میں ذکر عمل صالح و حسن طاعت کا ہوگا کفر و فساد امن اوقیٰ کتبائے ہر امت
 مَا وُثِّقَ اَمْرُہٗ اِلَّا بِکِتَابٍ مِّنْ اَمْرِہٖ وَاَمْرُہٗ اَمْرٌ مِّنْ اَمْرِہٖ اَلَا یَرٰہُ سَوَیْہٗا سَکَلٰہُ اہل ہمت
 میں وہ کتاب ہے لیونہ ہر ہر کتاب اس کا نقل تک اور ہر کتاب کا لکھا ہوا ہمت میں قلیل کہتے ہیں
 لینے ناکر جو شکاف میں گہلی کے ہوتے حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے و نَدْعٰی اَحَدَکُمْ فِیْ غَضٰی کِتَابِہٖ
 بِمَنْہِہٖ وَ یَدْعٰی لَہٗ فِیْ حَیْہِہٖ وَ یَبْیَضُّ وَ یَجْہُہٗ وَ یُجِیْلُ عَلَیْہِہٖ تَا جَرَتْ لَوْ لَوْہٗ وَ یَلْدَا فِیْہِہٖ

لَا اَعْصَاہُمْ قُوَّةٌ وَنَاکُمِنْ یَتَّبِعُونَ اَللّٰہُمَّ اِنَّا لَعَدَاوَابُکَ لَنَاقٍ هَذَا مَایَنْہُمْ فِقُولُ لَہُمْ
 اَنْیُورُوا اَنْ لِّکُلِّ رَجُلٍ مِنْکُمْ مِثْلُ هَذَا وَاَمَّا الْکَاثِرُ فَبَسُوْهُ وَجْہُہٗ وَیَمْدُکُ لَہٗ فِیْ جَنِّہِمْ وَرَآہُ
 اَعْصَاہُمْ فِقُولُ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ هَذَا وَصَنِّ هَذَا اَللّٰہُمَّ لَا تَاْتِیَاہُمْ مَایَنْہُمْ فِقُولُ لَہُمْ
 اَنْیُورُوا اَنْ لِّکُلِّ رَجُلٍ مِنْکُمْ مِثْلُ هَذَا اَرْوَاہُ الْبَلَاءُ وَقَالَ لَا یُرْزِیْ اِلاَّ مِنْ هَذَا
 الْوَجْہِ بَیْہُتَہُ بَاہُ بَاہُ بَاہُ بَاہُ بَاہُ بَاہُ بَاہُ بَاہُ بَاہُ بَاہُ بَاہُ بَاہُ بَاہُ بَاہُ بَاہُ بَاہُ بَاہُ بَاہُ
 ہوگا اور اسکے سر پر تن جو ہوگا موتی کا جو چمکتا ہوگا تو وہ اپنے لوگوں پاس آدیا کہ اسکو دور ہی سے دیکھ کر کہیں گے
 اللہ کو ہمارے پاس اور اس میں ہمارے ہر ایک کو ہر ایک کے پاس آدیا کہ ہر ایک کو ہر ایک کے پاس آدیا کہ ہر ایک کے
 لیے ایسا ہی ہوگا کہ نہ کلام ہوگا اور ہر ایک جسم فراخ کیا جاوے گا اور اسکو اسکے بار دیکھیں گے اور کہیں گے اس سے ہم
 پناہ مانگتے ہیں اور اسکی بیٹی سے یا اللہ کو ہمارے پاس آدیا کہ ہر ایک کو ہر ایک کے پاس آدیا کہ ہر ایک کے
 وہ دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ در کرے ہر ایک کے لیے ایسا ہی ہے آمین عباس مجاہد فقہاء و ابن یونس کہنا ہے کہ وہ سے
 مراد حیات دنیا ہے مٹی سے مراد کوہی ہے اسکی محبت آیات نباتت سے ہر شخص آخرت میں ہی پناہ ہوگا بلکہ دنیا میں
 دنیا گراؤ تھا اس سے ہی زیادہ گراؤ ہوکل فرغ البیان میں کہ ہے نہ جانے کہ مراد وہم سے آگاہی یا نیست کا دن ہے
 امامت میں ہے جسکی اقتدار میں خواہ غیر ہو یا کوئی مقدم فی الدین یا کتابت تعیین امام میں مفسرین کا اختلاف ہے
 ایک جماعت صحابہ و تابعین نے کہا کہ اگر کتاب ہے ابن یونس کہنا کہ اہل تورات تورات سمیت ہمارے بائیں گے اور خلیل
 و ابراہیم سمیت اہل قرآن قرآن سمیت ہر ایک کو کہا جائیگا اے اہل تورات اے اہل قرآن بعض تابعین نے
 کہا مراد امام سے غیر ہے اس لیے ہی کے قائل میں شلا کہا جائیگا ہاؤا امّیعی ابراہیم ہاؤا امّیعی
 مَوْنُوْیْ ہَاؤا امّیعی عِیْسَیْ ہَاؤا امّیعی مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ ہَاؤا امّیعی ابراہیم ہَاؤا امّیعی
 کے بعد ارون کولاد موسیٰ علیہ السلام کے بعد ارون کولاد عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ارون کولاد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم کے بعد ارون کولاد عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ارون کولاد عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ارون کولاد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
 سے اٹھائی آئی ہے لیکن اسکی سند میں کچھ مایا بیہ کیسی ہے علی بن ابی طالب نے کہا مراد امام سے امام عصر ہے اہل
 ہر عصر ہر اپنے عالم کے ہمارے بائیں گے جسکے امرونی پر چلتے ہیں بعض نے کہا مراد امام سے علی بن ابی طالب ہیں
 اے اِنِّیْ لَہَادُوْکَ اِنِّیْ لَہَادُوْکَ اِنِّیْ لَہَادُوْکَ اِنِّیْ لَہَادُوْکَ اِنِّیْ لَہَادُوْکَ اِنِّیْ لَہَادُوْکَ اِنِّیْ لَہَادُوْکَ اِنِّیْ لَہَادُوْکَ اِنِّیْ لَہَادُوْکَ
 ہیں مبارک کہاں ہیں روز عدا کہاں ہیں غلامی اور بیایا حسن ابو ہریرہ و ابو العالیہ کی کے قائل ہیں ابو عبیدہ نے

کہ اگر ہم مجھ کو حق پر ثابت نہ کہتے اور ان کی موافقت نہ صورت نہ کرتے تو قرینہ کے ساتھ کہہ چکے ہمارے کہتے ہیں
 بن یسار کہ اگر کوئی ایسی شخصیت نہ تھی کہ وہ اس کے ساتھ نہ رہ سکتی تھی اور نہ ہی اس کے ساتھ نہ رہ سکتی تھی
 یہ دلیل ہے عدم ہم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر شبہی نے یہ ذکر کیا ہے اور ظہر قرآنی ہی صریح ہے عدم ممکن میں اور
 اگر تو کہی ملک بیک اس ممکن کے بلکہ تو ہم مجھ کو ممکن مزد زندگی موت کا چکھانے لینے جو عذاب سے فرما رہا ہے
 پر تو مدد و چند اس سے مجھ کو عذاب کرنے دنیا و آخرت میں اس لیے کہ بڑے شخص کی خطا بڑی ہوتی ہے کما قال جابر
 بِنَسَاءِ الْيَقِينِ مَنْ يَغَارِقُ فِيهَا حَشْرَةً مُتَمَلِّئَةً يُضَعِّفُ لَهَا الْعَذَابُ وَضَعْفُ ذَلِكَ اُسْرَةٌ تَوْبَتِي كِي حُرُوكِي
 اگر اسے تم میں کام ہو جائی کہ صریح دونی ہر سو مار دوہری رازی اور کما قال کلام کا یہ ہے کہ اگر اپنے دل میں خود شہاد
 کو چکھ گیا اور موت ممکن پر اندھا تو ستم متضعیف عذاب کا دنیا و آخرت میں ہو جاتا اور عذاب مشرک کے عذاب سے
 دو چند دنیا میں اور آخرت میں ہوتا ہے تو کوئی مدد کر لیا اپنا ہمہ پڑا تا جو مجھ کو ہمارے عذاب سے محفوظ رہا ہو
 نے کہا کہ قرب فتنے کا دلیل وقوع پر فتنے میں نہیں ہے اور تہدید مصیبت پر دلیل اقدام کی ہے نہیں ہوتی ہے
 لہذا اس آیت میں صحت میں لازم نہیں آتی ہے وَإِنْ كَادُوا لَيَسْتَفِزُّوكَ مِنَ الْأَرْضِ لَیُخْرِجَنَّكَ مِنْهَا
 وَكَادُوا لَيَكُونُوا حِوْلًا لَّكَ لَا فَلَكَ لِئَلَّا تُسَلِّتَ مِنْ قَدَارِ سَلَاتِكَ مِنْ دُسْلَانَا وَكَأَنَّا لَمُسْتَأْنِفَا
 نَحْنُ بِلَاكِهِ نَوَگے تھے گہرے مجھ کو اس میں سے کہ نکال دین مجھ کو یہاں سے اور نبی شہرین کے تیرے پیچھے
 تھوڑا دستور پڑا ہوا ہے اُن رسولوں کا جو تجھے پہلے پیچھے تھے اور نہ پاس کا تو سہاری دستور میں تعداد
 ف کہہ ہے کہ یہ آیت حق میں ہو دے کہ آری ہے انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اشارہ کیا تھا
 کہ تم شام میں جا رہا شام ملا دنیا ہے اور دینے کا رہنا جھوٹا دکن یہ قرآن میں ہے اس لیے کہ یہ آیت کی جو
 اور سکونت مدینہ کی بعد اس کے ہوئی تھی بعض نے کہا یہ آیت نبوک میں آری ہے لیکن اسکی صحت میں نظر ہے
 عبدالرحمن بن غنم کہتے ہیں کہ کہنے کے اگر آیت ان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا اسے باقاسم اگر تم اس
 بات میں پیچھے ہو کہ تم نبی ہو تو تم شام کو چلے جاؤ کیونکہ شام زمین مغرب ہے اور زمین ہے مغرب زمین کی حضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکی تصدیق کی اور نبوک کا غار وہ کیا بارادہ شام جب نبوک میں ہو چکے تھے کہ
 آیات سورہ بنی اسرائیل نازل کیے بعد ختم سورۃ وَلَئِنْ كَادُوا لَيَسْتَفِزُّوكَ مِنَ الْأَرْضِ لَیُخْرِجَنَّكَ مِنْهَا
 طرف دینے کے دیا اور کہا تھا ہا بعد انرا سی زمین ہو گا اور ہم ہی جگہ سے موت ہو گا اور لولا انبیائی لیکن
 اس شام میں نظر ہے اور ظاہر تر یہی ہے کہ یہ سنا دیکھ نہیں ہے اس لیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوہ

تو کہ کچھ یہود کے گنہگار تھے کہ ان سے نہیں کیا تھا بلکہ وہ اعلیٰ اور ہی حکم خدا کے کیا تھا یا ایہا الذین امنوا قاتلوا الذین یکتونکم
 مِنَ الْکُفَّارِ سَلْبًا مِّنْ اَمْرِہُمْ مَا وَصَّہُمْ بِالْاَوَّلِیِّ ذَکَ الَّذِیْنَ قَاتَلُوْا الذِّیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَلَا
 بِالْیَوْمِ الْآخِرِ وَلَا یُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَکَاذِبُوْنَ دِیْنَ الْحَقِّ مِمَّنْ الذِّیْنَ اَوْثَقْنَا الْکِتٰبَ
 فَحَقَّ عَلَیْہِمْ اَلْعِزَّةُ مِنَ اللّٰہِ عَنۢ ذٰلِکَ فَہُمْ مَسْخُورُوْنَ اَزۡوَاٰنٍ لُّوْکُوْنَ سے جو یقین نہیں کہتے اللہ پر اور نبی پر نہ
 حرام جانیں جو حرام کیا اللہ نے اور اس کے رسول نے اور نہ قبول کریں یہ یہود جو کتاب کو امین حبیب تک دیوں جزیرہ
 ایک دہشتہ سے اور وہ بے قدر ہوں اس غزو میں یہ بھی مقصود تھا کہ جو صحابہ موتہ میں مارے گئے وہیں ان کا قصاص
 آتھم میں اور اگر یہ بات صحیح نہیں تو حدیث ابو امامہ اسی پر مبنی ہوگی کہ حضرت مسلم علیہ السلام نے فرمایا ہے اِنَّ
 الْقُرْاٰنَ فِی ثَلَاثَةِ اَمَکَظَ مَکَظَہٗ وَالْمَدِیْنَةُ وَالْاَشْجَامُ قُرْاٰنٌ ثَلَاثٌ جَمَلٌ مِّنْ اَنْثَرِ لَہٗ اَنْثَرِ لَہٗ اَنْثَرِ لَہٗ
 بن سلمہ کہ شام سے مراد بیت المقدس ہے مگر تفسیر شام کی ساتھ نبوک کے بہتر ہے قول اللہ سے واللہ اعلم بالصواب
 نے کہا یہ امت حق دین کا قدرتی حق ہے انہوں نے قصہ کیا تھا کہ حضرت مسلم علیہ السلام کو اپنے چند مسلمان
 سے نکال دین اللہ نے ان کو یہ آیت پھر تو تم کیا اور فرما کہ اگر وہ تم کو نکال دین گے تو بعد اس اخراج کے جو بھی کو میں زیادہ
 نہ میں گئے چنانچہ یہاں ہی ہوا کہ جب حضرت مسلم علیہ السلام نے مدینہ شریف آیا ابی کے کہتے ہجرت کی تو دیر ہر
 سے زیادہ وقفہ نہ ہوا کہ اللہ نے ان کو حضرت مسلم علیہ السلام کو موضع بدر میں غیر مبارک جمع کر کے حضرت مسلم
 علیہ السلام کو اپنے شکر و تسلط دیا اور یہ فرزند خدا دیا یہاں تک کہ شرافت فریضہ مانگیے اور ان کے سردار ہر ہو گئے انہوں
 اللہ نے فرما کہ ہماری عادت حق میں مکتب میں رہل کہی ہے کہ جب رسول کو ایذا دیتے ہیں تو رسول ان کے درمیان
 سے باہر نکل جاتا ہے اور ان پر اللہ کا عذاب آتا ہے اور غضب نازل ہوتا ہے اگر حضرت مسلم علیہ السلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ہوتے تو یہاں ہی قتل و دیا میں تاکہ کوئی اسکا سامنا نہ کر سکا دلہنہ اللہ پاک نے فرمایا ہے وَمَا کَانَ اللّٰہُ لَیَعْلِبَ
 وَآتَیۡتَہِمْ اٰیٰتِہٖمُ الْاٰیٰتِہٖمُ لَعَلَّہُمْ یَرْجِعُوْنَ اِلَیَّہِمْ اَوْ یَحْذَرُوْا لَہٗ اَوْ یَحْجُبُوْا لَہٗ اَوْ یَحْجُبُوْا لَہٗ اَوْ یَحْجُبُوْا لَہٗ اَوْ یَحْجُبُوْا لَہٗ
 سے اللہ علیہ السلام کو اپنی دشمنی و کوسے نہ کیا کہ زمین کو سے باہر نکال دین مکن یہ بات ان سے نہ بنی بلکہ اللہ نے ان کو اس پر
 باز نہ کیا تھا کہ خود حضرت مسلم علیہ السلام نے اپنے رب کے حکم سے ہجرت کی استغفر از کے عزم میں ازواج کے حلاق
 اخراج کا ارادہ اخراج پر بعد ہجرت سے اب عباس نے کہا کہ اگر ان کی قتل سے یوم بدر سے آج انباری نے کہا تھا
 بعضے مخالفت ہی تھا کہ ہمارا دل کہ میں انہوں نے ارادہ کیا تھا کہ حضرت مسلم علیہ السلام کو قتل کر کے
 کر دین ہجرت نہ میں کہے کہ لو ہلاک کر دیا ہوں نہ زیادہ نہیں ہے بڑا ہو گئے اللہ کی سنت دربارہ رسول میں ہی رہی

ساری ہے کہ قوم جب پیغمبر کے ساتھ صلح پیش لاتی ہے تو اللہ سکھو باکر دیتا ہے اور مسنت میں اسکی تعزیر عمل
 انبیاء کو کہ سترس نہیں ہوتا وہ ستر ہشتاد ہجری سے پہلے بیضہ ملازمت یا ست ستر ہشتاد ہجری میں قتل ملازمت
 کا مہل بہ قرابت نہیں ہو گیا اس سال کی تنظیم اور کسرت تمام آجکلہ کا یہ بیت والی ملک میری طاقت ہو مہتا اور
 عروس ملکیت پر شاہ بہ پڑتی کہتے ہیں اخوان شیعہ امین دارکان خلخال کی نظر دے سال کا خانہ دین دنیا کا کشتہ
 سے برجم و درجم کر دیا اور ایک چشم زخم مجھ کو امرونی یا ست کو پہنچا و جاس نہ گھاس کی بھڑکے کہ پتہ ہی کہ بعض ظالموں
 بہ خلف عمل فضل اپنا شمار ہونا چاہا اور دارکان نے جو کہ پر مدہ بخوش نکھڑی دوس کہشی و حسان فرہوشی اور خان
 ترشی و شہی را شستہ او شہامت توحید نالصل و یا شہار دین علی الدینا سے سخت پیرا پنا قبضہ جلا بواب خل و
 فرج پر چاہا بیت دعان کو وصل ہوا تو غایت انکے جد و جہاد دوس جہاد کی یہ ہوتی کہ ہو فیہ میں فتور آگیا اور
 رسوم و آئین ملکات مل گئے ایک قصمان عظیم اور مضطر بزرگ نفس وال عرض میں دوس کہ پتہ چا جو کہ اس گن طہیت ہا
 سر بہتے مقدم و مقدمان ہو و ظلم و شہیت انکا مشرعی عالی مقام کا اور بہت قرام مس سکین مہتام کو سلنے دہر
 کا فرجام میں یقین کہ کہتا ہا حب یہا کہ کہتا ہا ہمارے کا مہتا شہی نہیں ہوتے اگرچہ بنا ظلم و نس میں خل اور قوت
 باز دے قسہ میں مل آگیا ہے تب یہ باندی شیروہ نام و اندہ طریقہ طعام مقدسہ انا یا شہوت جہا بہ ہل فرنا
 شہ و ہکا اگر کوئی دوسرے غیر مستقل مزاج اور غیر مستعد علی حدہ ہو تو ہر قدم اسکا اس صغیان المس پر نہ جہا بیتے ملکی
 اس غیر اخراج و قید و قرنی جامد کو نسبت ہے جس کے لیے انہوں نے بہت زحمت طبعات ارض و سما کے یک جا کیے
 تھے اس کے لطف ہم کو کرم و عنایت و حمایت عظم پر جوڑ دیا صلح کر کے جلا علی علی و اکرم سو کھڑا صلے اللہ علیہ
 اور وطم نے اپنے لے لے لے کہ وہاں بہت پر تحمل کیا ہا سچے اس ملام و طوفان میں کسی غصے دم او کسی لغز مزہ ٹیکر
 و کم کی شمالی نہیں کی اور نہ کسی عالم و ذرا لغز مس کے روبرو غم و ہمسار غم و ہستار کا اظہار کیا بلکہ محض رحمت رحم الراہز
 کو راست اکرم الا کر میں ہر مستعد و ولہذا اللہ تعالیٰ نے دمع و کرم میرے حال پر اختتام فرمایا جبکا اسنے فکر و شہی عمر
 میں ہی مجھے راہنیں ہو سکتا ہے اگرچہ ہر سوئے ن میرا ایک زبان جلا گز کہ یوں نہ چا جو کہ کیف و تغیل سے

لَوْ أَنَّ تِلْكَ الْوَحْيَ وَالْإِنشَاءَ اجْتَمَعَا
 يُرِيدُ قَتْلَ الْإِبِلَاءِ مَا كَانَتْ وَرَقًا

يَكُونُ لَهَا دَبُّ السَّمُوتِ نَائِمًا
 لَمَّا غَفَرُوا وَانْهَارَ أَدْنَى مَقَرَّةٍ

بہمیدہ مقصود میرا اس مجلہ اس حکایت و شکایت سے حکم الہی یا اللہ ہی بڑ کر صرف اسی قدر ہے کہ فرمائے
 اَوَلَدُ وَیْ لَا یَبْدُ اللہ تعالیٰ نے باقی میرے تمام بعض اذیت و تکلیف دینامی میں مجھ کو یہی مصداق اپنے سینہ

کلام بلاغت نظام کا زیادہ درجہ صبر و شکر سے بعد میرے ہلکان کے مجبور و محروم نہ رہا و الحمد للہ و انتہ میرے یوگاتی
 ہونے مناسب ہی ساتھ سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ و السلام کے کافی وافی شافی ہے اور جب میں مصداق اس آیت کا
 ہوا تو ان کا دُرُ الْاَشْفَقُونَ وَ تِلْكَ مِنْ اَكْرَمِ الْفِرْعَوْنَ لَمْ يَمْنَحْ اَوْ مِیْرَ غَالِبِ اَعْرَابِیْ مَصْدَقِ اَعْدَاسِ آیت
 کے ہو گئے وَاِذَا اَكَا بَلَبْتُوْنَ خَلَا فَكَ اَكَا فَلْيَلَا فَخِ الْبِیَانِ مِیْنِ یَحِیْیِ اَرْفَظْ كَے کہا ہے کہ اسے کَا
 یَقُوْنَ بَعْدَ اِثْرِ اَحَدِكَ اَكَا لَبْنَا اَكَا لَمَّا وَلَّیْنَا اَحْفَیْ رَفَلَا اَكَا لَمَّا تَقَابَلُوْنَ عُقُوْبَةُ كَسْتَا حِلْمِهِمْ
 جَمِیْعًا اُنْھِیْ یَحِیْیِ تِرے ٹھلنے کے بعد یہ تہوڑا زمانہ ہی مین کے یہاں تک ہلک ہو جاوین پہر ایسا عذاب کیے
 جاوین گئے جو انکو جو کئی کر دی سبکی چنانچہ جو کس اس ٹٹنے کے طالب تھے وہ بگبگ سے نکال دیے گئے اور عمدہ
 معاش خدات سے محروم رہے جو کہ فیل اس رات دینیت کو اکو حاصل تھی شَمَّتِ الْقَالِبُ لِلْمَطْلُوْبِ مَا قَدْ نَدَا
 اَلْحَقَّ قَلْبُهُ اُوپر ان کا لب آبھگیا بہت کم مدت ہوا ایک دو سال ہی کے مگر اکثر معزول و برطرف ہر طرف خارج
 ہو گئے اور بعض کہ ان مین سے موت ہی آگئی اور بعض محبوس ہو اور بعض سرخیل اس فساد کے ذیل و غار مین اور بعض
 کے لیے تھپتا عقوبت عاجلہ یا آجلہ سے ۵

از سگافات عمل غافل مشو گندم از گندم بروید جز زخم

الحمد للہ تعالیٰ کہ جو ان صبح مجبور و بگبگ حاصل ہوا تھا کوئی دستکاری میرے بابت نہ کیا غافلانہ انجام کار مین تھی
 بلکہ مین ہمیشہ ان مصافات سے اپنے دل مین کارہ و مستکبر رہا کرتا ہوں اور ان افعیل و مفاعیل کو اپنے حق
 مین مصافات از لید کا ظہور مجبور ہونا چاہا موش ہوں ۵

انچہ نصیبت بہم سے رسد ورنہ ستانی بستم میرسد

اور جب یہ زمین میں پیش ہوا ہے تب سراسر ادبی و کلو ان مصافات و مناسبات سے ایک لغت کلی حاصل
 ہو گئی ہے جس کے بارے مین کہہ سکتا ہوں کہ لَا یُعَادُ دُرُ قَدْ زَا و لَا یَبْلُغُ مُدَاہِ مِیْرِی اُرُنْدُو دِیَا مِیْنِ ہرگز حاصل
 حکومت و دولت و رفیع منزلت و علو مرتبہ نہیں رہتی بلکہ مین تبدیل سے اس لہر کا خوان ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان
 خارج عمر و دولت کی فتنی میرے امداد و بر وجہ کمال الغیب کرے مجھے اپنی ذات کے لیے بلکہ اخلاف کے لیے ہمد
 مایہ کہ جو کثافت سمجھا سکا اور مصدر حق کے لیے تخفیف ہو اور مین مین نوبت التجا کی سامنے کسی نرودہ پائے کے
 نہ نکھادے خداوند تعالیٰ کے کسی کے دگر گہر پر کہ بہتہ مانا نہ پڑے اور یہ حیات سندر جہان فانی ساتھ تیر
 و تیر و دینی و دنیائی کے کٹ جاتی ہیں اور مصافات تناسل کے بعد ہر کوئی غایت و غنہ ہو کر جو قبض روح

تکذیبِ نبوت صادقہ و خلاصہ توحید رب العباد پر تہراہ انابت درجوع و توبہ کے معامی صمدی و معنوی و انتم ظاہر و باطن و ذنوب سر و وطن تبرے انوع شرک و کفر و بدع و فتن سے قبل لیک داعی اجل غیب ہو اللہم آمین اور اب بقیہ مومراں جس جن و بن بن بنا و دنیا و معاملات خلق و فصل خصوصیات عایا اور قضایا سے برابا اور دیگر خیالیات و زوایا و ظواہر و خفایا سے بجا تمام دعائیت علم حاصل ہے کہ تو کلاس مت و در زمین سطح کے حوالہ ہواں گندہ گئے اور حقائق و دنیا کا نا بال لکڑ کا تجربہ اور حساب اعداد کا امتحان بخوبی ہو گیلع مبارک دیدم و گل دیدم و خزان دیدم و دینم و قیل و دنیا بہ نہ طاوت می ماند و فرازان ملال سے زیادہ مرام سے

درین یاد کر شاہی بہر گلا غم شد فینت مست گدا را حسین با غم شد

ابعد سال کو پہنچی موت کا سایہ سر پر آیا اللہ تعالیٰ دنیا طلبی و دیگر داری اور جلا اخلاق و سیر سے طہارت کلی لطف و فکر لائق اپنے رحم و کرم و عضو و خیران کے کرے و مَا ذَلَّكَ عَلَيْكَ بَعِزٌّ

دلم پسید و سیاہ من زمین شکستہ گاہ من جہ من و قدر گناہ من غم ز نام غفور تو

اقم الصلوة لعلک تلک النعم الی علیک و قرآن العزیز و ان قرآن العزیز کان مشہودا

و من اللیل فتعجبکم بہ فایا لک لک عینک ان یتبعک ربک معاً ما محمودا کہ کبریٰ مکہ نہ سوزم

کے دہنے سے تاکا نہ سیرت تک اور قرآن کا پڑنا پھر کابے شک قرآن پڑنا پھر کا ہوتا ہے دور دور کو چہرے جگتا رہ اسین میر ہتی ہے تبھکو شاید کہ اسے تبھکو تیرا رب تعریف کا مقام من لینے نیند سے جاکر قرآن پڑا کر یہ کام سے زیادہ تجھ پر کسبت کہ تبھکو مرتبہ بڑا دنیا ہے وہ تعریف کا مقام ہے شفاعت کا جب کوئی نبی میر بول سکے تب حضرت صلوات اللہ علیہ آد و سلم سے عرض کر کے خلق کو جہوڑا دین کے تحلیف سے انتہی ف اللہ نے حضرت صلوات اللہ علیہ آد و سلم کو حکم دیا کہ تم نماز فرض چوگانہ اوقات صلاات خمس میں قائم رکھو دو لوگ خمس سے مراد غروب آفتاب سے پہلی قبل ہے ابن سود کا مجاہد بن ید بنی اسی کے قاتل ہیں ابن عباس نے کہا مراد دو گ سے زوال مہر بہا بن عمر ہی اسی کے قاتل ہیں بلکہ ایک کہ امت میں ابن سود و مجاہد حسن و صفا کا ابو جعفر با وقت کا کہ قول ہی ہی ہے ہی کو ابن جریر نے ہی اختیار کیا ہے حدیث جابر بن عبد اللہ سے کی شاید ہے وہ کہتے ہیں کہ میر حضرت صلوات اللہ علیہ آد و سلم کی اور جبکہ انکے اصحاب میں سے جاہد و عتکی سینا میرے ساتھ کہا نا گیا یا میرا میرا نکلے جب کہ سوج ڈل گیا حضرت صلوات اللہ علیہ آد و سلم نے ابہر کر فرمایا باہر نکلو لے لو کہ یہ وقت و کھ شمس کے ہے اس صہرت میں اوقات نماز پنجگانہ کی اس کینت کا داخل ہیں گو دو لوگ سے ناغہ نہ لینے میر کی شب

بعض نے کہا غروب سے نماز ظہر وغیرہ پیشانی کے برابر اور قرآن مجید سے نماز صبح اور سنت طہر کرنے
 متواتر تکمیل ان اوقات کی جیسے کہ آج کے دن اہل اسلام میں اور خلف سلف نے تعلق اسکی قرآن بعد قرن کی ہے
 بیان کر دی ہے گناہ مقرر فی ہونہد ولسکھ والسنہ ابوہریرہ نے کہا کہ جو نماز فجر میں طائکہ شب طائکہ
 روز حاضر ہوتے ہیں بخاری کا لفظ اسے نفا یون ہے کہ افضل نماز صبح کا نماز واحد برہ ۲۰ درجہ ہے امدان
 کے فرشتے اور دن کے فرشتے نماز صبح میں مجتمع ہوتے ہیں ابوہریرہؓ نے کہا تھا ارجی یا ہے تو تم یہ آیت پڑھو
 قرآن العزیز ان کثران العزیز کان مشہوداً اور صبح کو قرآن پڑھو صبح کو قرآن کا پڑھنا حاضر کیا گیا ہے فی لفظ
 انکا یہ کہ حضرت مسلم علیہ السلام نے فرمایا تَشَدُّ لَكَ تِلْكَ التَّكْوِيلُ وَتِلْكَ التَّكْوِيلُ حاضر ہونے میں آیت
 رات اور دن کے فرشتے رَوَاهُ اسْحَدُ وَالْبَرَزِیْنِ وَالْشَّامِیُّ وَانْ مَلَكُوتَهُ وَقَالَ لِلَّهِ تَعَالٰی حَسَنٌ وَبِیْضٌ
 لیکن ظاہر ہو رہا ہے نماز یون یا ہے تَعَابُوتٌ وَتِلْكَ مَلَا تِلْكَ بِاللَّیْلِ وَتِلْكَ بِاللَّیْلِ وَتِلْكَ بِاللَّیْلِ وَتِلْكَ بِاللَّیْلِ
 فی صلوٰۃ العزیز وَنَ مَلَوُہُ الْعِزِّ فَعِزُّہُ الَّذِیْنَ بَاکُوْا فَاِذَا فَعَلُوْا فَعَلُوْا اَکْثَرُ مِنْكُمْ وَهَؤُلَاءِ اَکْثَرُ مِنْكُمْ
 تِلْكَ
 اور دن کے فرشتے اور صبح اور عصر کے نماز میں جمع ہو جاتے ہیں اور جنہوں نے نماز میں اتالی ہوتی ت وہ جڑ جاتے
 ہیں جو اپنے انکار پر چہا ہے حالانکہ وہ اسے خوب طاقت سے تھے یہ بندہ کو کس حال میں چھوڑے وہ کہو
 میں ہم انکے پاس تھے اور وہ نماز پڑھتے تھے اور ہم انکو چھوڑا اور وہ نماز پڑھتے تھے میں سو نہ کہ باہم ہوتے
 ہیں دو پیر والے نماز فجر میں ایک پیر چڑھتا ہے اور دوسرا قائم رہتا ہے یہی قول ہے ابراہیم غنی و مجاہد وقت
 وغیرہ واحد کا تفسیر میں آیت کو رہی حدیث جبکہ میں جری نے ہمگیہ ابو الدرداء سے منقول آیت کیا ہے سود
 حدیث نزول ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمان نیار ہر شب اتر کر فرماتا ہے ہو کوئی استغفار کر نوحی الا کہ استغفار کرے اور میں اس
 بخشوں اور مجھے مال کہے میں اسے عطا کر دن مجھے بکارتے میں اسے جواب دوں طالع فجر تک یہی ہو کر تے
 ولہذا قرآن فجر کو شہد کہا ہے کیونکہ انکے اسلہ درات دن کے فرشتے حاضر ہوتے ہیں اس حدیث میں قدرت
 ساتھ اس بات کو کہ اسی سند یہ حدیث سنن ابو داؤد میں یہی آئی ہے پیر اللہ نے بعد اقامت نماز فرض کے
 حضرت مسلم علیہ السلام کو حکم دیا کہ لیل کا دیا ج طرح کو صبح مسلم میں ابوہریرہؓ سے نفا آیا ہے کہ حضرت مسلم علیہ السلام
 وہاں وسلم سے پوچھا کہ نماز افضل ہے بعد کو بہ کے فرمایا نماز شب لہذا حضرت علیہ السلام کو اس ناک حکم دیا گیا
 کہ نہ کو بغیر طہر و ہود و ابراہیم غنی وغیرہ واحد تہجد وہ ہے جو بعد از صبح کے ہفت عرب میں یہی طالع معروض ہوا اور

المؤمنين الذين آمنوا في المواقف الزواجر ائنه ذلك الشفاعه العظمى عند الله تعالى لاني بفضل شفاعة
 بين الخلائق وذلك بعد ما يكال الناس انهم لم ينعوا انهم ابراهيم لم ينعوا لم ينعوا لم ينعوا
 يقول كنت لها حنة ما نوالا محمد صلى الله عليه وسلم يقول انا لها انما سجدت كذا ذلك
 مستغنى في هذا الموضع ان شاء الله تعالى ليعني سبب بين حضرت صلوات الله عليه وآله وسلم قبر سے نہیں گے
 اور مشرین سوار ہر کما میں گے اور آپ کے نشان کے نیچے آدم ہونگے اور سب زیادہ جو م خلق کا آپ ہی کے غفر
 پر ہوگا اور آپ ہی وہ بڑی شفاعت کریں گے جس سے نبی اولوالعزم پہلوتی کر جائیں گے اور آپ کی شفاعت دن و نام
 کے حق میں ہی ہوگی جبکہ حکم درج ہو چکا ہوگا وہ درج سے پہلے لائے جائیں گے اور سب بغیر دن میں پہلے آپ
 ہی کی امت کا فیصلہ ہوگا اور سب پہلے آپ ہی سے پہلے صراط سے گذرین گے اور سب پہلے آپ ہی جنت
 میں شفع ہونگے جہاں کہ یہ سب عن آجکا ہے حدیث مورین آیا ہے کہ سارے مومنین داخل ہونگے جنت میں مگر
 آپ ہی کی شفاعت و شلوش سے لو سب پہلے حضرت صلوات الله عليه وآله وسلم اور حضرت کی امت سب امتوں سے دلیل
 بہت میں جائے گی اور بعض اقوام کے حق میں شفاعت سے درجات کے فراہمیں گے جبکہ وہ سبب اعمال کو ناپا سکتے
 تھے آپ صاحب دلیلین یہ دلیل ایک خطبہ میں ہے جو کسی کو سوائے حضرت کے لائق نہیں ہے اور جب اس خطبہ
 اذن شفاعت کا دہری عصابہ کے دیگا تو یہ فرشتے اور نبی اور مومنین سب ہی شفاعت کرنے لگیں گے حضرت
 صلوات الله عليه وآله وسلم کی شفاعت ایک خلائق کے لیے ہوگی جسکی گنتی اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا خداوند آپ کے لیے
 یا آپ کی طرح کوئی شفاعت کرے گا دکن استقلت ذلك مستغنى في الشرح كتابا ليتيق في باب
 انحصارهم لله الحمد والمنة اور میں نے اسکو کتاب السيرة کے باب انحصارهم میں کامل طور پر بیان کیا و
 الحمد والمنة اب ہم ذکر احادیث مقام محمود کا کرتے ہیں وہاں المستعان اور اللہ سے امید کرتے ہیں کہ ہرگز مرہ شفاعت
 سیرالاشافین غام نہیں میں داخل کر کے بخیر سے

نماہ بعضیان کے درگرو کردار چنین مسید مشیر و

بن عمر نے کہا جو لوگ دن قیامت کے گشتوں کے بن جنت ہر امت اپنے نبی کے پیچھے چلے گی اور کہے گی
 فلان شفاعت کر اسے فلان شفاعت کر یہاں تک کہ شفاعت طرف حضرت صلوات الله عليه وآله وسلم کے منہ ہی
 ہوگی یہ وہ مقام محمود ہے جہاں اللہ تعالیٰ حضرت صلوات الله عليه وآله وسلم کو انشاؤے گا وہاں انجاری ابن جریر ابن
 مرسے دغا راوی ہیں کہ سوچ تو دیکھ جائیگا یہاں تک کہ پنا نصف گوش تک پہنچے گا اس درمیان میرا

لوگ اُن سے زیادہ سی جاہلین تھے وہ کہیں گے میں تمہارا صاحب نہیں ہوں پہر سوئے خود وہی اس طرح کہیں گے
 پہر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نبی حضرت مطلق کی شفاعت کو یوں گے اور دعا ہو کہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بڑے بڑے
 اسد انسا کو مقام عمو دین کے اکر کا رکھا وہکذا ارقاہ الفخاری فی الزکوۃ و الذل جحد و اهل الجہم کلہم
 اور یہی ہی اسکو بخاری نے کہ بلا کوۃ میں روایت کیا اور زیادہ کیا اور یہی ال مرتف صرف کر نیگے بخاری جابر بن
 عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ جو علی وقت سنو اذان کے یوں کہیگا اللہم رب هذا والد عورہ الشاۃ
 والصلوۃ الفاعلۃ الی محمد والو السینۃ والفضیلة و افضہ مقاماً محمداً والذین و عندنا فی
 بالسنن ان کے رب اور اس نماز قائم ہونے والی کے ملک تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو و سید اسے اور فضیلت اور اس
 مقام محمود میں انہا حکم کو تو نے اس کے ساتھ و عدہ کیا ہے تو میری شفاعت و اس کے دن قیامت کے ہوگی انکو
 یہ وقت مسلم ابی بن کعب کا لفظ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یوں کہ جب قیامت کا دن ہو تو میں ان کو خطب
 و صاحب شفاعت انہا ہوں گا بغیر غمر کے اخرجہ احمد و الترمذی و قال حسن و صحیح و ابن ماجہ
 دوسری روایت میں آئے ہے کہ اسد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کہیں گے اللہم اغفر لہم و اغفر لہم اغفر
 لا یحقن یا اللہ میری امت کو بخش یا اللہ میری امت کو بخش اور فرما دیر کی بنے قیامت میں اسد کہیے ہر
 میں خلق طرف تیکر غیب ہوگی سنے کہ ابراہیم علیہ السلام نے کہے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھ سے
 سونین میں قیامت کے انکو الہام ہوگا وہ کہیں گے کاش ہم سفارش چاہتے تھے یہ تو ہو کہو بھلا سے آرام بخشنا
 پہر اس آئم کے آئین تھے وہ کہیں گے انکو اللہ بشر ہے جو کہ اللہ نے اپنا ہاتھ سے پیدا کیا اور تیرے لیے اپنے
 فرشتوں سے سجدہ کرایا اور جو کہو ہر شے کا نام سکھا یا تو ہماری شفاعت کر پاس اپنے کہیے کہ ہم تجھ سے
 راستہ کو آدم اُسے کہیں گے اسٹ ہذا کہہ لینے میں اس کام کو نہیں کر سکتا ہوں اور اپنے گناہ کا جو اسے
 ہو گیا تھا وہاں کر نیگے اور بے عزوجل سے شرعاً یمن گئے وہ کہیں گے کہ تم یہ کام کرو کہ پاس نوح سے کہے جاؤ کہ وہاں
 رسول میں جو کہو اللہ نے ظن میں اللہ کے پہچا تھا اب وہ پاس نوح سے کہیں گے وہ کہیں گے ہذا کہہ لینے گے
 اور اپنے خطیہ کا ذکر نیگے کہے جانے خوب ہو سوال کیا تھا اور شرعاً یمن گئے وہ کہیں گے کہ تم پاس ابراہیم سے کہیں کہ
 جاؤ کہ پاس آئیگی وہ بھی یہی کہیں گے کہ میں تمہارے ہر کام کا نہیں ہوں تم پاس حوسے کہ جاؤ وہ کہیں
 ایسے بندہ ہیں جن سے اللہ نے بات چیت کی اور انکو توحید ہی تپ پاس ہو کہ کے آئین گے حوسے کہیں گے
 اسٹ ہناکم اور ان اس نفس کا کرن کے جو کہو بغیر نفس کے مار ڈالا تھا اور اپنے رب سے شرعاً یمن گے وہ کہیں گے

پاس عیسیٰ علیہ السلام کے جاؤ وہ اندر کے بندہ و رسول اور کلمہ در روح میں تب پاس عیسیٰ علیہ السلام کے مائیں کے وہ
 کہیں گے انت کہنا کہ میں اس لائق نہیں ہوں لیکن تم پاس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جاؤ یہ ایسے بندہ ہیں کہ اللہ نے
 انکو سارے کلمہ پہنچا دیا کہ جسے یہ میں تیرے سب لوگ میرے پاس آئیں گے تب میں آؤں کہ در میان دو صفوں میں
 کے چلوں گا اور اپنے رب سے اونچا چاہوں گا جب ان پر رب کو دیکھوں گا سجدہ میں گر پڑوں گا جب تک اللہ جاہو گا
 جبکہ سجدے میں نہ رہے دیکھا پہر کہے گا اے محمد سرادینا کہ تیری بات سنی جا رہی ہے شفاعت کرتی شفاعت قبول
 ہوگی ملک جبکہ ملیگا میں سرادینا کہ وہ حمد کر دے گا جو جبکہ وہ سکھاوے گا پہر شفاعت کر دے گا **فَقُلْ لِي حَذَّائِنِي**
 میرے لیے ایک صہر کر دیکھا میں بخوبی ہشت میں اٹھاؤں گا پہر دوبارہ پاس کے جاؤں گا اور اپنے رب کو دیکھ کر سجدے
 میں کر دے گا جبکہ جب تک چاہیگا سجدہ میں چھوڑ کر بیٹھا پہر فرمائے گا اے محمد سرادینا **فَلْيُثْمِرْ لِي وَاسْتَفْعَمْ**
وَسَلِّ لِي هُفَةً تو کہ تیری بات سنی جا رہی ہے اور فرماؤں گے کہ تیری شفاعت قبول ہوگی اور تو مانگ کر دیا جائیگا میں
 سرادینا کہ تمہارے دیکھا جو جبکہ سکھا دیکھا پہر شفاعت کر دے گا **فَقُلْ لِي حَذَّائِنِي** تو میرے لیے ایک صہر ہوگی میں انکو ہشت
 میں داخل کر دے گا پہر سابع پاس کے جاؤں گا اور اپنے رب کو میں سجدہ کر دے گا وہ جبکہ چھوڑ دے گا جب تک کہ چاہیگا پہر
 کہا جائیگا **اَزِدْهُمْ تَحْمُكًا فَلَئِنْ لَسْتُمْ وَاَسْتَفْعَمْ** سرادینا کہ تیری بات سنی جا رہی ہے اور مانگ کر دے گا
 دیکھا اور فرماؤں گے کہ تیری شفاعت قبول ہوگی میں سرادینا کہ اسکی وہ حمد کر دے گا جو جبکہ سکھا دے گا پہر میں شفاعت کر دے گا **فَقُلْ لِي**
حَذَّائِنِي میں بخوبی ہشت میں چھوڑ دے گا پہر جو تیری بار پاس اپنے رب کو آؤں گا اور کہوں گا لے باقی نہیں گروہ شخص
 قرآن نے رک کہا یہ فرمایا پہر سکھانے کا لگ سے وہ شخص جسے لا الہ الا اللہ کہتا ہے اور کمال میں برابر ایک جو کہ خیر ہوگی
 پہر اگر وہ شخص باہر ہو گا جسے لا الہ الا اللہ کہتا ہے اور اس کے دل میں برابر سنی کے خیر ہوگی پہر وہ شخص آگ سے نکل
 گا جسے لا الہ الا اللہ کہتا ہے اور اس کے دل میں ایک ذرہ کہ خیر ہوگی **رَدَّاهُ الْاَحْمَدُ وَاَخْرَجَاهُ وَهَكَذَا رَدَّاهُ الْاَحْمَدُ**
اَيْضًا مِنْ طَرَفَيْنِ حماد بن سلتہ عن ناوے عن ائیس **يُطَوَّلُ** فوالہ اس حدیث کو پیشار میں از بخدا ایک اظہار
 شرف خاتم الانبیاء تمام خلق پر اور یہ دلیل ہے کہ سید المرسلین ہونے پر دوسری قیادان کی شفاعت میں ملے
 ہوا کہ جان کے شفاعت نہ ہوگی تیسرے حد یہ ہے شفاعت میں جو تھوڑی درجہ مغفرت کا یہ ہے کہ وہ برابر اپنا
 غلطی اپنے توحید دل میں جو شرکت ہو کیونکہ مشرک کی شفاعت مغفرت نہ ہوگی اگرچہ وہ دنیا بہر عبادت لیکر کیوں نہ
 لے پانچویں معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام سے بنی لات ہو جاتے ہیں لیکن ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلمان
 ہر خط سے مصروف و مشغول تھیں گے چھوڑ کر شفاعت کسی کی ہوگی جبکہ ایلین کہتا ہے ہمدی ہمت مشرک و بدو

کی گروہ کو گروہ سنا تو بنی قریب لڑا لڑا سے ثابت ہوا کہ اس قافل سے سو صد فاعل عامی ہے نہ مجرد قافل مشرک اللہ
 اعلم فیض بن امیہ سے راوی ہیں کہ بنی اسنے مجھے کہا کہ میں کہتا ہوں اپنی امت کا انتظار کرتا ہوں گا کہ اتنے میں مدعی علیہ
 اسلام میرے پاس اگر کہیں گے کہ یا نبیا تمہارے پاس آج میں آج پہنچا ہوں کہ میں یا تمہارے نزدیک مجھے ہونے
 میں اور اس کو بکار دے میں کہ وہ در میان ساری امتوں کے تفریق فرمائے جہاں چاہے میرے پاس آج میں آج پہنچا ہوں کہ میں یا تمہارے
 خلق کو پسینہ کی لگام لگائی ہے مومن پر پسینا سخن کام کے ہو گا اور کافر کو موت کی ہی ہے خوشی ہو گی میں کہ جو کچھ
 تم منتظر ہو یہاں تک کہ میں پہر آؤں یہ حضرت علی علیہ السلام کا عرض کے نیچے کہ ہے ہو گا اور وہ میرے دیکھیں گے
 جو کسی گزیرہ فرشتے اور بنی رسول نہیں کہی ہے اسے عز وجل جبریل علیہ السلام کو بھی کہو گا کہ تم پاس محمد صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کے جاؤ اور ان سے کہو اذ فم کراستہ سئل فقلت واشفعتم سر لئلا اذہم تک سجدے کا اور سنا کر
 کرتی ستائش صلہ کی میں اپنی امت میں شفاعت کرو گا یہاں تک کہ ہر روز نہ انسان میں سے ایک نہ ہر لڑاؤں گا
 طرف سے بعد عز وجل کے آتا جا رہا ہو گا اور کسی مقام میں کہہ اے ہو گا لکن شفاعت کرو گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو یہ
 بات عطا کرے گا یا فتحی اذ جیل من خلق اللہ عز وجل من شہداء لا الہ الا اللہ یومئذ واحد الخ
 وقات علی ذلک دواہ انکم لے محمد اس کی مخلوق میں اس کو حجت میں داخل کر دے جسے ایک ان ہی خلاص سے
 کلمہ پڑھے اور وہ اس عقاب پر گرے یہ دلیل ہے ہبات پر کہ جسکی موت خلاص و حیدر ہوئی ہے وہ بخشنا جائیگا اگر
 علین قاصر رہا تھا اس فید سے اہل شرک مل گئے تھی شفاعت و مغفرت نہ ہو گی حدیث بروہ میں فتا سنا آیا ہے
 لانی لا یجوز ان اشفع یومئذ عداۃ ما حکم الا فی من یجوز و صدقہ دواہ احمد بن اسید کرتا
 ہوں کہ قیامت کر میں زمین کے درختوں اور گہروں کے حذر سفارش کروں گی حدیث نہایت علم تمام
 ہے مگر ع الاطلاق مفید ہے ساتھ توحید فاعل کے کہ تقدم این مسجد کہتے ہیں دو نوں پر ایک باس حضرت م کے
 آئے اور کہا ہاں یٰ ابن آدم خیر کا کلام کرتی تھی اور دلا وہ بہرہ ان تھی پھر ذکر اسکی مہانداری کا کیا ہے کہ اتنی بات
 تھی کہ اس نے جاہلیت میں دختر وں کو زندہ درگور کر دیا تھا فرمایا تمہاری ان آگ میں ہے وہ پشت پر کہ چلے
 اور اذ دیکھے پھر دہر پر نظر آتا تھا فرمایا لکو جالو وہ پھر کر آئے لکو چہرہ وں پر خوشی معلوم ہوتی تھی اس اسید پر کہ شاہ
 کوئی لہر جدیدہ حادث ہوا ہو فرمایا میری ان ہر امتہدی الخ ہے ایک ہر منافق نے کہا یہ شخص کبیر بنی ان کے کام
 زایا اور ہم اسکے چہرہ چلے میں ایک ہر انصار علی کہا اور اس سے نایدہ کوئی شخص حضرت م سے حال نہ کرتا تھا
 لے رسول خدا کیا تھا ہے یہاں کوئی وعدہ کیا ہے تم سے میں میں تمہاری ملن ملن کی ان کے راوی کو گمان ہے

کہ اس نے حضرت صلوات اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو ملے باہر جا ہے مجھ کو اس نے کوئی طرح اس بارے میں سن
 دی جو اہل دین بن قیامت کے مقام محمودین کثیر ہو گا انصاری نے کہا اے رسول خدا مقام محمود کیا ہے فرمایا وہ مقام
 ہے کہ جب تم بہشتیہ یا بہشتی بنے غننے کو گئے تو جسے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو باس بنایا جائیگا اسے فرمائے گا
 میرے خلیل کو باس بنیاد و دو چار سفید لائیں گے وہ انکو بہن کر دو برادرش کے جیسے ہیں پھر میرا جامہ لایا جاویگا
 میں اسکو پہنوں گا اور جانب راست عرش ایسی جگہ میں کثیر ہونگا کہ وہاں کوئی کثیر نہ ہوگا پھر اولین آخرین ہمہ
 رشک کرنگی ہر ایک کے لیے کوثر طرف حوض کے کہوڑی جائیگی منافقین نے کہا بانی ہجر حال درضر من کے جاری
 بنیں ہر حضرت صلوات اللہ علیہ وسلم نے کہا حال اسکا لینے گل دلائے مسکے اور نگرینے اسکو مونی منافق
 نے کہا آجکے دن کی سی بات میری نہیں کہنی پانی جب کچھ اور کنگر و غیر بتا ہے تو کچھ کہاں سے پس ہی کہتی ہے
 انصاری نے کہا رسول خدا اس کے لیے کچھ روئیدگی ہی ہوگی فرمایا ان شائین ہونگی منافق نے کہا لہ
 اتعظم کمالہم میں کہوں کہ تھی ایک بھینس کی شیش کی روئیدگی ہوتی ہے تو اس میں پتے ہی گتے ہیں یا اس بڑ
 کوئی پہل تو ہے انصاری نے کہا اے رسول خدا اس کے لیے پہل ہوگا فرمایا ان طرح طرح کے جوہر اور بانی اسکا وہ
 سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں جو کوئی ایک بار زمین سے پے گا وہ پھر بعد اسکے کبھی پیسا نہ ہوگا اور
 جھکوی اس سے محروم نہ وہ پھر بعد اسکے کبھی میراث ہوگا رداء احمد علیہ السلام کہتے ہیں پھر بعد اذن شفاعت کا دھماکا
 روح القدس میرے لیے ہوگا پھر ابراہیم خلیل اللہ پھر عیسیٰ مسیح و شکستہ ہر لوگ پھر تھارے بنی کہے ہونگے
 جو پہلی بار شفاعت کریں گے آپ کے بعد آپ سے زیادہ کوئی شفاعت نہ کرے گا یہی وہ مقام محمود ہے جسکا ذکر اللہ نے
 کیا ہے عَسَىٰ اَنْ يَّيْتِيَنَّكَ رَبُّكَ مَعًا مُنْجِمًا ذَا بُلُوْءٍ اَوْ ذَا الْعُلَاقِ اٰیٰتِ اٰذَنْ لِّیْ قَدِیْرُہ شفاعت کے
 ہر جگہ لگی ہے فالوہ اس قید کا یہ ہے کہ جسکے لیے اسکی مرضی ہوگی اسکو بخشے اسکے لیے اذن دیکھا بات نہیں
 ہے کہ غیر اپنی خوشی سے جسکو ہم بن بختاؤں خواہ اسکی مرضی ہو یا نہ ہو اسلئے شفاعت ہر قسم شفاعت کا کمال
 تقویۃ الامران دعوہ میں بطورے مذکور ہے یہ خیال ہر گور پرست پرست امام پرست پیغمبر پرست بت پرست
 جن پرست شاہ پرست غیر اللہ پرست ہو کہ ہمارے اولیا و مشائخ و آئمہ ہرے اور انبیاء اور اکابر باطلہ و
 طوائف و مجرورہ شفاعت کے کے خارجہم سے بہر حال بختاؤں و نیگے لیک نہا باطل اور جارحانہ اور خیال
 متخلل اور فہم متعل شفاعت حضرت صلوات اللہ علیہ وسلم کی خاصیت ساتھ اہل توحید خالص کے جن سے
 انتخاب کبار کا ہوا ہے انہوں نے شریعت مع کفر کا کوئی شفاعت حد اختیار نبوت سے باہر ہے اور حوض

میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان شفاعت سے شکر کہ وہ دیکھا تو یہ کہ کسی اور پر فقیر و تنگ و غریب کی کیا
 ہستی ہے کہ ان کو مرید و معتقد کرے بہشت میں چلے جائیں اور محض میری سے کسی مرد صالح کی انکی نجات ہو جائے لیکن
 بات یہ کہ جہل عام ہو گیا ہے اور اسلام غریب اور ایمان فقرا اور اخلاص کمبیا اور علم و فہم میں کمی ہے اور صدور و
 قلوب سے مرفوع ہو گیا اور شیطان کے لشکریوں نے لایک جہان کو ہر طرف سے اپنے دام نر و پروا غوا و ہنلال میں
 بہا کر لیا ہے یہاں تک کہ اب یہ ملازمہ شیطانی ابلیس میں کے بھی ہاتھ نہ ہو گئے ہیں حدیث کعب بن لک میں آیا
 ہے قیامت کون لوگ نہیں گے اور میری ایک ٹیلے پر ہوگی اور میرا رب عز وجل ہم کو ایک حلا سبہ نہاں لگا کر ہم کو دلا
 دیکھا میں جو اللہ چاہے گا وہ کہوں گا یہ ہے تعلم محمد بن عبد اللہ دارنہ کہ میں نے ان لوگوں کا ہونے کو حکم
 مسجد کرنے کا ان قیامت سے ہوگا اور ان لوگوں کا ہونے کو حکم سر نہاں کے کا بعد سے دیا جائیگا میں اپنے سے
 نظر کر دیکھا اللہ اپنی است کو در بیان ائم کے پچا ہونے کا اسی طرح ہشت اور جانب راست جانب شمال نظر کر دیکھا اور ہست کے
 پچا ہونے کا ایک مرد کہہا ہے رسول اللہ تم اپنی است کو کو نہ کر پچا ہونے گے اور ہستون میں سے نوح سے لیکر آپ کی است
 تک فرمایا وہ غریب و غمناک ہونے لڑو ہستون سے انکو سو کوئی غیر ان کا ایسا نہ ہوگا اور میں اس طرح انکو پچا ہونے کا کہ انکے نام نہ
 اعمال انکے اپنے ہاتھ میں دیکھا دیکھے اور یوں پچا ہونے کی انکی ذریعہ انکے سامنے دہشتی ہوگی رواہ احمد صحیح
 میں ابو ہریرہ سے تھا آیا ہے کہ حضرت صلوات اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گوشت لایا اور گوشت ذراع آپ کو دیا یہ ذراع
 آپ کو پسند آتا تھا آپ نے ایک بار اسکو دہستون سے نچل کر کہا یا ہر ذریعہ میں سر لڑو مرد ہونے قیامت کے تم جانتو
 ہو کہ یہ کیسے ہو لہذا ساری اولین و آخرین کو ایکے میں میں ہم کر لیا دعویٰ انکو سنا لیا اور انکے ان میں نافذ ہوگی
 اور ہر ذریعہ ایک لگا لوگ خود کہے دانتک پہنچیں گے جسکی انکو طاقت نہ ہوگی اور نہ انکو اٹھا سکیں گے کہیں گے
 تم نہیں دیکھتے جس حال میں تم ہو اور تمہاری تحلیف کہاں تک پہنچ گئی ہے تم نظر نہیں کرتے ایسے شخص کو جتنا
 شفاعت کو کہ پاس تمہاری رب کے تب بعض آدمی بعض دیکھتے کہیں گے کہ آدم کے پاس چلو یہ پاس آدم کے پاس
 گے اور کہیں گے کہ تو تم ابو البشر ہو اللہ نے تم کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور تم میں اپنی روح پیونگی اور دشمنوں کو حکم
 دیا انہوں نے تمکو حمد کیا اب تم ہماری شفاعت کرو پاس اپنے آپ کے تم نہیں دیکھتے کہ ہم کس حال میں ہیں نہیں دیکھتے
 کہ ہماری نوبت کہاں تک پہنچی آدم کہیں گے میرا رب مجھے دن میں فیض و غضب میں ہو کہ کبھی دیا غصہ پہلے
 سے نہیں کیا نہ بعد اسکے کہ کبھی دیا غصہ کیا اور اسنے مجھ کو ایک غصہ سے نکال دیا تھا جسے پہلی نافرمانی کی نفسی نفسی
 تم کسی اور کے پاس جاؤ نوح کے نزدیک جاؤ تب پاس نوح علیہ السلام کے اگر کہیں گے اسنے نوح تم سے پہلے طرف

[illegible]

اور یہ کہ سبب کیسے مل کر اس حال پر پاؤں نہ ہے بلکہ کہ قائل کے بہت ہیں اور بعد اس عمل کثرت باب سدر و توحید
صلوہ کو مانع بشیر ہے اور قول ثانی پر نماز ظہر و عصر خارج ہوتی ہے غرض کہ سبب اور اجتماع غفلت ہو غلامیوں عباس
سبب غرض یہ لفظ متعلق مغرب و عشاء دو ہے لغت میں غرض یعنی دخول دل میں ہے اور بعض نے کہا سوا دلیل
غفلت میں بعض نے اس غایت سے استدلال کیا ہے اس بات پر کہ نماز ظہر کا وقت وال سے مغرب سنا دی ہوتا
ہے لاکہ سے جولا اسکا اور شامی سے حالت ضرورت میں اور از داعی و ابو حنیفہ رحم سے جواز مردی ہے لیکن اجماع
میں متواتر نہیں ان اوقات نماز میں اگر زمین پہلے عمل کرنا محال اس آیت کا بیان سنت معلوم ہو جائے کہ کچھ جانب
اطاعت و ذکر ایک جگہ نہیں ہے مستثنا کر یہ ہوئے کہ ظلم کر دنا ز وقت و دلک اتفاق سے نام غرض شب اس میں نماز
ظہر و عصر کی گئی اور غرض میں مغرب و عشاء داخل ہی یہ جگہ نماز میں جو زمین یا کچھ نماز قرآن مجید میں لگتی مفسرین
کہا ہوا اس سے نماز صبح ہے فقیر اسکی ساتھ بعض ارکان نماز کے قرآنی زجاج نے کہا اس میں لیک بڑا فائدہ
یہ ہے کہ لفظ دلیل ہے ہات پر نماز بدو ن فرات کے سنت میں ہوتی ہے یہاں تک کہ نماز کا نام قرآن کہا اور یہ
حجت جو ہم پر کہو کہ اسکو مذہب ہے کہ فرات مکن نماز نہیں ہے حالانکہ احادیث صحیحہ دلیل میں اس بات پر کہ نماز
سبب غرض کتاب کہ سنت میں ہوتی ہے اور بعض احادیث حسنہ میں آیا ہے کہ ہمراہ فاتحہ کے اور قرآن ہی ہوا دلیل
دو جہب فاتحہ پر حرکت نماز میں جو دو ہے نماز صبح کا نام قرآن رکھا بسبب دلیل فرات کہ اس نماز میں اس مسئلے کو نام
ربانی قاضی محمد بن علی شوکانی نے اپنی نوکلفیات میں بہت توجید کے ساتھ تحریر کیا ہے فقیر کے قرآن کو مشہور فرمایا
کیونکہ اسوقت ملائکہ شب ملائکہ پہا حاضر ہوتے ہیں جس طرح کہ حدیث صحیحہ میں آیا ہے مجبور ہی اسی کے قائل
ہیں ملائکہ امت فرشتوں کی لڑتی ہے اور دوسری اور چڑھتی ہے یا ناز پر ادا و آخر دیوان دلیل دلیل دیوان ہمارا
ہوتا ہے نہایت کہ کہا کاتبین خط حاضر ہوتے ہیں یا حریفان بہت ہو نماز پڑھنے والی جم ہو جاتے ہیں کہ اول
اولی ہے محمد بن ابیہر سے نعم آیا ہے حَقِّقْ مَلَا ئِکَہُ الْکَلْبِ وَمَلَا ئِکَہُ الْاَہْمَا فِی صَلَوٰۃِ الْغَمْرِ
خبر کی نماز میں ان امدن کے غیر شخص جمع ہو جاتے ہیں یہاں پر ہر روز نماز آیت یا ہر ہی رازی نے کہا یا دلیل
قائل ہے ہات پر انگلیں افضل ہے تنویر سے اسلئے کہ آدمی جب دلیل صبح میں نماز شروع کرتا ہے تو اسوقت
نار کی شب کی جاتی ہوتی ہے اور ملائکہ دلیل حاضر ہوتے ہیں یہاں پر جب نماز صبح رتیل فرات کر دنا ہوتی ہے ان وقت
شب پہا روشن ہا ہر ہوتی ہے ملائکہ پہا حاضر ہوتے ہیں اور جب کہ نماز وقت افسانہ شروع کر گیا تو قیامت
ملائکہ شب میں سے کوئی بیانی ہو گا کہ حاضر ہو پس یہ بات جبکا ذکر آیت خیرین میں سے حاصل ہوگی

اس سے ثابت ہو کہ ایت دلیل ہے ہبات پر نماز اول وقت نماز میں افضل ہوتی ہے ایت پر اسے حضرت مسلم علیہ السلام
 اور سلمہ کو حکم دیا کہ تبصر شب میں عجب کو زیادہ سے اصل یعنی فرض پر اور تہجد کا اگر چہ ظاہر میں وہ اہل و جب کہ ہے
 لیکن قضیم نماز ہونے کی قرینہ صمدیہ لار ہے بعض نے کہا نماز غلط ہے جبکہ فریقہ زیادہ فرض خمس پر ہے حق میں
 حضرت مسلم علیہ السلام کہ مکہ میں حراحت بلقاء نماز کی واقعہ ہے بعض کہا نماز شب حضرت مسلم علیہ السلام کہ مکہ میں
 فرض تہی پر جو اسکا منہج ہو کہ قیام شب کا قطع ہو گیا اسی پر حدیث محمول ہو کہ نماز حضرت مسلم علیہ السلام کہ مکہ میں
 پر فرض ہے اور اس کے لیے قطع واحدی نے کہا نماز شب خاص حضرت مسلم علیہ السلام کہ مکہ کے لیے زیادہ کی گئی
 وہ اس طرح درج ہے کہ دراصل کفارات کو اس لیے کہ آپ کے سارے گناہ و تقصیر متاخر مغفور ہو چکے تھے اور ہمارے
 نماز نہیں ہے بسبب کثرت ذنوب کے اس طرح کہ وہ اس کا کفارہ کے پڑے ہیں یہی قول صحیح مفسرین کا اصل یہ ہے
 کہ غلط اس آیت میں اگر چہ خاص حضرت مکہ ہے لیکن جو امر آپ کے لیے ہے وہی امر اس کے لیے ہے پس یہ شرع عام
 ہے اسی وجہ سے نماز شب کی ترغیب دی ہو کہ یہ عام ہے وہ اس ساری اس کے اور بعض پر نماز ہونے کی دلیل ہے علم
 وجوب پر غرض کہ نمازات کو نہ وہ شرع ہے ہر مکلف کو حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا میں فرمایا ہے میں نے نبی میں ہزار
 جو مجھ پر فرض میں اور ہمارے دوست میں نزد سو اہل قیام میں اخرجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سنینہ والظن انہ
 پر اسے اقامت فرض و افضل پر حضرت سے وعدہ وعتہ کا مقام محمود میں فرمایا یعنی جو کوئی اس مقام کو معلوم
 کر لگا وہ اس کی تعریف کر لگا اس مقام کی تعریف میں اختلاف ہے ایک نے ان سے کہ وہ مقام ہے جہ جہت م و اس طرح
 شفاعت کے دن قیامت کے کہے ہوئے تاکہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو تکلیف نہ دے اس قول پر اول میں غرض یہ آیت
 میں اس میں اس کو ابن جریر نے اکثر اہل تہذیب سے حکایت کیا ہے واحدی نے کہا مفسرین کا اجماع ہے ہبات پر کفایہ
 محمود و مقام شفاعت ہے افضل قضایہ میں و اس قول یہ کہ مقام محمود وہ جگہ ہے جہاں حضرت مسلم علیہ السلام کہ مکہ میں
 قیامت کو اور احمد عطا ہو گی لیکن یہ کچھ بیانی قول اول نہیں ہے ممکن ہے کہ مقام شفاعت میں لو احمد ما تہ میں بلکہ کہ
 تہذیب اول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مسلم علیہ السلام کہ مکہ کو اپنے ساتھ کرسی پر بٹھا لگا و ما بن جریر ایک فرد جن میں
 مجاہد ہی میں ہی قول کا قائل ہے اور یہ ضنون ایک حدیث میں آیا ہے نفاش نے ابو داؤد و ترمذی نے بھی کیا ہے کہ جو
 کوئی احمدیہ کا انکار کرے وہ نزدیک ہمارے ستم ہے ہمیشہ اہل علم احمدیہ کو بیان کرتے رہے ہیں ابن عبد البر نے
 کہا مجاہد کہ یہ لکھنا نام و دلیل میں لیکن وہ قول ان کے نزدیک اہل علم کے مجہور ہیں بلکہ یہی قول و دوسرے قول و دلیل
 وجہ ہذا مذکورہ الی بہا ناظر میں کہا اس کے منہ میں کہ یہ انکار ثواب کریں گے اور یہ شیعہ نظر سے نہیں ہے

اتنے بہ حالِ قتل کیے کہ سنانی قتل اہل کفر نہیں ہے اس لیے کہ یہ بات ممکن ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس وقت ہر نعمت
 کرنی حضرت ابن عمر بن خطابؓ نے تجلیہ صبیحہ معشر علی التیزیر رداء اللہ بکلی ممکن احمد بن حنبل کی اسناد کا کشف کرنا
 چاہیے ابن سود کا نظارہ ہے یقیناً علی العرش اسکو عرش پر بٹھا دے گا دواہ انبوہ و ایل عبد اللہ بن مسلمان نے کہا
 یقیناً علی الکدریوں اسکو کرسی پر بٹھا دیگا اور بیش اثبات شفاعت میں بہت آئی میں اور سے پہلے جسے اللہ راجح قرار دے گا
 کا کیا عروین عبیدہ پر وہ باقی اہل بیت میں جتنا چاہتا تھا قتل سے کھڑا ہو جاتا تھا میں نے ہر مقام میں جو کہ غالب محمد ہا نواز
 کرات میں ہو اسکو غرضی نہ دے کر کیا ہے اور ان لوگوں نے جو غرضی کے متعلق ہیں جو اب اسکا یہ ہے کہ احادیث صحیحہ و درودین
 یقین میں ہر مقام کے اور نہ اتنی میں اس لیے صیرط ان کے متعین ہے اور آیت میں کوئی عموم نہ لفظ کے نہیں ہے قتل
 دَبَّ اَدْوَلُفْ مَلْخَلْ حِلْدَقِ وَ اَخْرَجْنِیْ مَخْرَجِ حِلْدَقِ وَ اَجْلَلِیْ مِنْ لَدُنْكَ سُلْطٰنًا یُّعَذِّبُہٗ وَ
 قُلْ اِنَّمَا اَلْحَقُّ وَ رَهَقُ الْہٰٓ اِلٰہِ لَا اِلٰہَ اِلَّا الْہٰٓ اِلٰہُ کَانَ رَہَقًا ۝ کہے رہ بٹھا ہو گیا سچا اور نکال ہو گیا سچا
 نکال اور بنا دے ہو گیا اپنے پاس سے ایک حکومت کی عداوت کہہ آیا سچ اور نکل بٹھا کا چہرہ شیک جوت ہو نکل بٹھا
 و الاف یعنی اس شہر سے نکال آؤ سے اسکو کسی جگہ بٹھا آؤ سے اللہ تعالیٰ نے دین میں بٹھا یا اور دامن کے
 لوگ کم میں سے ہیں جو دین کو مدد ہوئی دین کا غلبہ یا کفر بٹھا گا کے اتمام عربین سے تہو این عباس کہتے ہیں
 حضرت صلہ اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میں ہی حکم ہوا جنت کا اس پر اللہ نے یہ آیت بھی کہ تم یوں کہو رداء الحکم و الاف
 وَ قَالَ حَسَنٌ یٰ حَسَنٌ بھری نے اس آیت کی تفسیر میں کہا ہے کہ حبل کہنے نے مشورہ کیا کہ حضرت صلہ اللہ علیہ
 آؤ و سلم کو قتل کر دین یا نکال دین یا اسیر کر لیں اور اس نے جاہل کہل کر سے قتال کیا جائے تو حضرت صلہ اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کو حکم دیا کہ گنہگار سے دین چلے جاؤ اور یوں کہو رب اعلنی المقتادہ نے کہا مدخل صدق میرے اور مخرج صدق مکی
 قول ابن زید کا یہی ہے وَ هُوَ اَشْہَرُ اَمَّا قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ نہ کہا مدخل صدق موت ہی اور مخرج صدق حیات بعد از
 اس کے و اور احوال ہی میں لکن قول اول اصح ہے اسی کو ابن جریر نے ہی اختیار کیا ہے جس بھری نے تفسیر میں سلطان
 تفسیر اس کے کہا ہے کہ اللہ نے حضرت صلہ اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وعد کیا تھا کہ ہم ملک نبی فاضل و دود جہین کو مکرور
 قتادہ نے کہا حضرت صلہ اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنا کر بدون سلطان طاعت اس امر کی نہیں ہے اس لیے سوال سلطنت کا
 کیا کہ سلطان تفسیر کہ بعد وہ خود و خود انضر خدا ہوا اور اللہ کے دین کو قائم کرے کیونکہ سلطان کا ہونا ایک
 رحمت ہے طرف خلکو خدا کے درمیان اپنے بندوں کے کہہا ہے اگر یہ شرط نہ ہو تو بعض بعض کو بیخ گوش
 میں اور شدید غیظ کو کہا جاوے گا کہ بھرتے کہ بھرتے میں نے مگر ابن جریر نے قول ابن قتادہ کا اختیار کیا ہے اور یہی

رابع چھ اس لیے کہ حق کے ساتھ ایک شخص ہی چاہیے جو حدود دشمن کو مقہور کرے و ہندو مت عالیٰ فرما ہے لَقَدْ كَلَّمْنَا
 رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ وَآتَيْنَاكَ الْكِتَابَ الْكَرِيمَ فَذَكِّرْ بِهِ لَقَدْ نَزَّلْنَاهُ بِالْقُرْآنِ
 وَإِنَّا لَهُ لَنَزَّاطِلُ وَإِنَّا لَهُ لَنَزَّاطِلُ وَإِنَّا لَهُ لَنَزَّاطِلُ وَإِنَّا لَهُ لَنَزَّاطِلُ وَإِنَّا لَهُ لَنَزَّاطِلُ
 منع نہیں ہونے باوجود کہ قرآن میں عید اکیہ و تہدیدیہ شدید ہے پھر اس ارشاد میں کہ حق آیا باطل گیا تہدید
 و عید پر جو حکم کند قرآن کے ان کے پاس حق آیا جہنم کچھ شک و شبہ نہیں ہے اور وہ سنا سنا حق کا کر
 سکتے ہیں لیکن بعض نے قرآن بھیجا اور ایمان علم نفع بخشا اور باطل کو مضحل و نامک کیا باطل کے لیے سامنے حق کے
 کوئی سابق و بقا نہیں ہے دروغ و فریغ ناشد بکلامہ حق کو باطل پر سبک و تلبہ و حق اس کا سرزد نہا جو
 بھاری نے ابن حود سے آیت کیا ہم کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میں داخل ہوئے گئے کہ اندر دو تین سو ساٹھ
 بت کہے ہو آپ ان کو ایک چوب دستی سے جو آپ کے ماتھے میں تھی اترنے لگے اور فرماتے جَلَدُ الْحَقِّ وَرَهَقُ الْبَاطِلِ
 إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ رَهَقًا فَجَاءَ الْحَقُّ وَرَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ رَهَقًا فَجَاءَ الْحَقُّ وَرَهَقَ الْبَاطِلُ
 هَذَا الْوَصْفُ وَمَوْلَى وَالتَّوْحِيدُ وَالْإِسْلَامُ وَعَبْدُ الرَّزَاقِ حَقٌّ آتَاؤُ جَبُوتُ مَثَلُ الْبَاطِلِ جَبُوتُ جَبُوتُ
 جانے والا حق آیا اور نہ باطل ہو گا نہ عود کرے گا عابر کہتے ہیں داخل ہو کر ہم ہمہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
 کہ میں باطن خا کے لیے تین سو ساٹھ منہ تھے جو اللہ کے سوا بچے جاتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا
 انکو اندھا کر دیا گیا ان کے وجود پر فرمایا جَاءَ الْحَقُّ وَرَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ رَهَقًا فَجَاءَ الْحَقُّ وَرَهَقَ الْبَاطِلُ
 ہے اصناف مدخل مرجع کی طرف صدق کر دے ان دونوں اور ہر شے جسکی اصناف طرف صدق کے
 کی جائے وہی مرجع ہوتی ہے یا آیت وقت ہجرت کو کہے سطرے بنے کے نازل ہوئی اس کا مقصد یہ ہے کہ آیت کو
 ہے حالانکہ یہ آخر ہشت آیت مہیات ہو مکن جیساوی ساری صورت کو کی بنے ہیں یہ بات معلوم ہے کہ اوغلا بند
 کا بعد خراج کے کہے ہو انہا بغرض اہتمام شان و خلع کو خروج پر مقدم کیا کہ مقصود یہی ہے بعض نے کہا سننے پر میں
 مدیجے مارنا صدق کا اور انہا مجبکہ قرآن کے انہا ناصدق کا یا امر میں مجبکہ داخل کر دینی سے باہر خال یا راز کا
 عروا خارج نصر ہے یا داخل خروج میلہ ہر کام میں یعنی صدق پر بعض نے کہا یہ آیت متداول جملہ صوبے اور عابکہ
 سلطان نصیر سے مراجعت ظاہر و قہر ہے جس سے ہر نیک و بد حضرت حاصل ہو یا مجبکہ ایسا ملک غزوے کہ
 میں خبر و دین کو قائم کر سکوں ہر حال میں یہ دعا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبول کی اور فرمایا وَاللَّهُ يَكُونُ
 مِنْ النَّاسِ أُولَئِكَ مَكْرُهَا لِكُلِّ لَوْ كُنْ مِنْهُمْ لَوْ كُنْ مِنْهُمْ لَوْ كُنْ مِنْهُمْ لَوْ كُنْ مِنْهُمْ لَوْ كُنْ مِنْهُمْ لَوْ كُنْ مِنْهُمْ

یعنی بعض قرآن شغابے مگر ابن علی نے اسکا رد کیا ہے کہ بعض ازال قرآن ہے شفا کو دوسرے میں ایک یہ کہ شفا
 مقولہ ہے ہذا الہی ازل ذاب شک کشف غطا از سورہ الی علی دوسری یہ کہ شغابے امراض ظاہر سے برقی و عودہ و کبر
 غیرات جس طرح کہ یہ حدیث پہلے لعل ہے و مائیک ذلک انما دقیدہ اور جھکو کئے بتایا کہ بہتر ہے اور اگر اس شفا کو
 معانی پر مل کرین با جہم ہما یا باب مل شہ کہ ہے ہر دوسرے پر تب ہی کوئی مانع نہیں ہے ہر کوئی سلیے فرمایا کہ
 امین مومن غنہ میں جن میں صلاح دنیا و دین ہوا و سکی ملاوت قدر کرنے میں ہر عظیم ہا و دوسرے سبب ہر مطر مغفرت و غفران
 کے حاصل ہے کہ قرآن ایک کتب پر مشتمل دلائل خب عن ابطال غائبہ ہر دوسرے سبب ہر مطر امراض ظاہر و کبر
 و تفریح کو اب تطہیر سے حدیث میں آیت من کو کشف یا لقرآن فلا شفاء اللہ جسے قرآن سے شفا طلب کی
 تو ہر کوئی شفا دے ان ظالمین کو اس قرآن پر زیادتی خسران کی ہوتی ہے براہ قرد و عودہ اور زیادہ کتاب و قیام کا کو
 من واد انما علی الانسان اعراض و نای یجانبہ و واد استہ الشکر کان یوشاہ کل کل یملک
 علی شاکلہ و ذکر کما اعلم و یمن هو اھلک سینلا ۶ اور جب ہم آرام میں ہیں انسان پر ملاحظہ ہوا ہے اور ہوا
 اپنا بازو دینے جنگی سے سر کرتا ہوا اور جب لگا اسکو برائی رہا ہے اس تو ما تو کہہ ہر کوئی کا کہ کتاب یعنی ذول پر
 تیرا یہ تیرا جاتا ہے کہ خوب سوچا ہوا ف اللہ نے خبر دی بعض انسان سے من حیث ہو کہ حال نعمت مال و عافیت
 و فتح و رزق و بضر و نیل مراد میں نہ کی طاعت و محض اور اہل عبادت سے کہ نہ کہش رہا ہے مجاہد نے کہا نای یجانبہ
 یقین بعد عتای مثل اس فعل کہ ہے فلما کشفنا عنہ ضرہ مڑ کان کہ دیکھ غنائی الصیرۃ منک یعنی یہ جب
 ہم نے کہہ دی اس سے وہ تحلیف چلا گیا کہ یہی بکار تھا ہر کوئی یہ سوچنے پر و قولہ فلما کشفنا کو الی البدر اعراضہم
 اور جب کسی نصیبت حادثہ و نوائے بلا میں پس جانے ہے تو عود الی الخیر سے نامید ہر جانے ہے کہ عود الی الخیر
 اذ قتنا الانسان و ما ضرہ تو نزعنا ہامینہ انہ لیونس کفول ولین اذ قناہ نعماء بعد مڑ و آتشیہ
 لیقولن ذھب لعلینک عینی انہ لعلیہم فھو ذلک الدین صبر و اوعیلو الصلحۃ و لعلک لھم
 مغفروہ و آخر دیکھو اور اگر ہم یکجا دین دی کو اپنی طرف سے مہر یہ وہ چین میں اس سو تو دنا اسدیا شکر ہوا اگر دیکھو
 اسکو اور بعد تکلیف کو جو پہنچی اسکو تو کہنے لگی برائیاں مجھ سے وہ خوشیاں کرے برائیاں کرنا اگر جو لوگ کہنا
 میں اور کرتے ہیں نیکیاں انکو بخشش ہے اور نواب بڑا ابن عباس نے کہا شاکلہ یعنی ناچیدہ ہے مجاہد نے کہا یعنی
 مدت و طبیعت قنادہ نے کہا یعنی نیت لبین نے کہا یعنی دین ابن کثیر نے کہا یہ سب احوال متعارف ہیں
 معنی میں اور آیت اللہ علم تدید و عید ہے و مطر شرکین کے کہ عود الی الخیر و علی الذین لا یؤمنون اعدا

فَرِيقَتُم مِّنَ الْعِلْمِ الْأَعْلَىٰ خُصْرَت مَنَہِ اِکِی خُبَر اُوکُو دِی کہانہا سب کس کو کون لایا ہے فرمایا جبریل علیہ السلام کہ میں نے
 اس سے علم کو کہا والدیات تم سے نہیں کہی کہ ہاے دشمن نے ہر حصہ کے پائے پہنچ گئے کات عدو اللہ علیہ السلام
 اَکْثَرُ نَزْلَہٗ عَلٰی قَلْبِکَ یَا دُوْلَہُ مُصَدِّقًا لِّاٰیٰتِہٖ وَکَذٰلِکَ نُوکِہِہٖہٗ کُوئی دشمن ہو گا جبریل کا سائستہ لایا ہے یہ
 کلام میرے دل پر اللہ کے حکم سے چہ بتانا اس کلام کو جو اس کے آگے ہے قنادہ نے کہا مرداروں سے اس جگہ جبریل میر
 بن عباس اس کو چاہتے ہو بعض کہ ہر اور روح سے ایک فرشتہ عظیم ہے بقدر رسائی مخلوقات کے ابن عباس
 نے کہا روح ایک ملک ہے میں نے حضرت مسلمہ علیہ السلام کو سنا فرماتے تھے کہ اللہ کا ایک فرشتہ ہر اگر اس سے
 ملتا ہے کہ تو ساتون آسمان اور زمین کو ایک لقمہ کر جانو وہ لقمہ لے کر جائے اس کی تسبیح یہ ہے سُبْحٰنَکَ حَیُّ
 رَزَّاقُ الْعَالَمِیْنَ یہ حدیث غریب ہے بلکہ منکر ہے علی رضی نے کہا روح ایک فرشتہ ہے بھلا ملائکہ کے اگر ستر ہزار
 چہرے ہیں ہر چہ ورجن ستر ہزار زبانیں ہیں ہر زبان کی ستر ہزار بولیاں ہیں ان سب لغات سے اس کی تسبیح
 کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ہر تسبیح سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے وہ فرشتہ قیامت تک عمر وہ ملائکہ اور اگر تیس رزاق
 ابن ماجہ میں انور عجیب و غریب ہے واللہ اعلم سہیلی کا لفظ علی مرتضیٰ سے ہے کہ روح ایک ملک ہے اس کے سو ہزار سرورین
 ہر سرورین سو ہزار درجہ ہیں ہر درجہ میں سو ہزار درجہ ہیں ہر درجہ میں سو ہزار زبان ہیں ہر تسبیح کرتا ہے اس کی لغات
 مختلفہ سے سہیلی نے کہا مرداروں سے ایک اگر وہ ملائکہ ہے صورت بنی آدم پر بعض نے کہا یہ اگر وہ ملائکہ کو نہیں کہتے
 ہے اور ملائکہ ان کو کہتے ہیں وہ ملائکہ کے لیے مشعل ملائکہ کے بنی آدم کے لیے میں روح کو امر ہے
 فرمایا میں نے رب کی شان ہے خاص اللہ ہی کو اس کا علم ہے نہ تم کو نہ خدا فرمایا ہے کہ تم کو نہ تو اس کا علم دیا گیا ہے نہ
 شخص اللہ کے علم کا محیط نہیں ہو سکتا ہو مگر بتاؤ چاہئے قصہ یہی خضر علیہ السلام میں آیا کہ خضر نے دیکھا
 ایک چوہا کنارہ کشتی پر آئیشی اللہ ان کو ایک چوہ چوہ دیا میں نے یہی چوہ سے بانی یا خضر علیہ السلام نے لکھا اے
 نبوی میرا تیرا اور خلائق کا علم اللہ کے علم میں انتہا ہے جتنا کہ اس چوہا سے اس یامین سے لیا سہیلی نے کہا بعض
 لوگ کہتے ہیں کہ حضرت م نے جواب کیا کہ سوال کا نہ دیا اس لیے کہ وہ سوال بطور قنوت تھا اور بعض نے کہا کہ جواب دیا
 سہیلی کا عتقاد ہے کہ مردار کے شرع سے لینے کی شرع میں داخل ہوا ورنہ جانتے ہو کہ کوئی رستہ اس کی نشا
 کا طبع و فلسفہ سے نہیں ہے بلکہ جہت شرع سے ہے ابن کثیر کہتے ہیں کہ یہ ملک میں جبر سہیلی سے ہیں نظر
 ہے واللہ اعلم چہ سہیلی نے یہ ذکر کیا ہے کہ علماء کا خلافت اس میں کہ روح نفس ہے یا اور کچھ یہ ہر مفسر کا کام
 ایک ذات لطیفہ ہے جسے ہوا بدن میں سیر کرتی ہے جسے ہوا پانی رگوں میں درخت کے اور درجہ جس کو فرشتہ تین

میں چونکہ یہ نفس بہ شرط اتصال بہ بدن اور ہی کے سبب نفس الاسباب صفات روح یا ذمہ کار کہ ہے یہ روح
یا تو نفس طریقے یا اندام اور جرح کو اپنی حیات شجرے پر پر بنیلا طاب کے اکتب ہم خاص کہ ہے جب انگوٹے
متصل ہوتا ہے اور اسے نچڑا جاتا ہے اور حصار یا خرچہ جاتا ہو لہذا کو باقی نہیں کہتے مگر بریل مجاز سی طرح نفوس کو
انہیں کہتے مگر یہ نچڑا ہی طرح روح کو نفس نہیں کہتے مگر باعتبار انجام حاصل فعل یہ ہے کہ روح اصل و مادہ نفس ہے
اور نفس ملک ہو روح سے اور روح متصل بہ بدن کو منہ جہ نہ من کل وجہ و ذرا سنہ حسن و العبد علم من کہتا ہوں اور کل
نے کلام کہتے ہیئت الاحکام روح میں اور یہاں میں کتابین تالیف کی ہیں جن کلام اس بارے میں کلام حافظ اب
سندہ کہ ہے کتاب الروح میں قہ البیان میں کہ ہے لوگوں کا اختلاف روح مسئلہ غنیہ میں بعض نے کہا روح مبر
بدن بہ بدن ہی کے سبب زندہ رہتا ہے اکثر مغربین کا یہی قول ہے فرانسنے کہا وہ روح جس سے انسان کی ہمت
ہے اسے ایسی خبر کی کو اپنی خلق میں سے بنیادی ہے اور کسی کو بخلا عباد کے حکام عطا نہیں کیا کسی نے کہا روح جبر
ہیں کسی نے کہے ہیں کسی نے کہا قرآن ہے کسی نے کہا اکاظم الخلق ہے کچھ نے کہا ایک مخلوق پر مثل بنی آدم کے کسی
نے کہا وہ ہے انسان جبر جاتا ہے سوا فوج کے اور کوئی شے اس سے فوت نہیں ہوتی ایک قوم نے کہا انفس
میں وہاں ہے ایسے کہ سانس کے کہہ جاتا ہے ایک قوم نے کہہ عرض ہے دوسری قوم نے کہا جم طیف ہے انسان
کے سبب زندہ رہتا ہے بعض نے کہا روح ایک شے ہیں جامع نور و طیب علم و علو و بقا و ظاہر و ہی قول اول ہے
یہ نظامہ سیاق یہ کہ سوال حقیقت روح سے تھا کیونکہ حقیقت شے کی معرفت ہم اقدم ہوتی ہے معرفت حال شے
سے بہر حال اللہ کے جواب اس کا دیا اور مقام اضمار میں اسطہا ہر کمال مقدار کے ساتھ شان روح کے اظہار
فرمایا اور من بیانہ لاکر روح کو ایک امر بتایا امر یعنی شان ہے اور صفات و احوال خاص علی کے ہے نہ
ایجاد کے ایسے کہ اس میں سب مشترک ہیں اور اس میں ایک بڑی تشریف ہو مصنف کی جرح کہ دوسری اصناف
میں تشریف مصنف الیہ ہے یعنی روح اس جنس سے ہے جسکے علم کے ساتھ العباد کا متاثر و خاص ہے اور کسی
بنو کو کہ علم نہیں ہے غرض کہ امر روح کو ہم کہہ اسی طرح قوریت میں بھی ہم کہہ بعض نے کہا امر سے مراد وہ
کلام ہے نہ کلام بشر اس آیت میں خبر ہے غرض کہ انوالوں کو شان روح میں جو کہ بیان ہیئت روح میں مختلف کرتی
ہیں اور انکی افعال حقیقت کرنا چاہتے ہیں اس بحث میں مقال لویل کیا ہے جسکو یہ جگہ غماش نہیں کر سکتی
اور غالب کلام مذکور مضمون ہے جسکا کوئی نسخہ دینا و دین میں نہیں ہے بعض محققین نے کہا ہے کہ روح میں انارہ
سوقول میں ذرا انفس و فارغ و توبہ ماعطل عن النظم کی طرف نظر کرنا چاہیے کہ بعد معلوم کہ کہنے اس امر کے کہ

مستفربہ ساتھ اس علم کے لئے اپنے انبیاء علیہم السلام تک کہ اس پر مطلع نہیں کیا اور نہ اذن و احوال کو نیکو اسکی بہت
 و حقیقت سے دیا اور نہ اسکی حقیقت پر بحث کر لیکو فرمایا چہ جائے کہ وہ انبیاء جو مقتدی انبیاء ہیں وہ اس میں غور
 کریں یہ نہ کہ ان کا نام کا اور وہی ہوشنگانی کے ہونا جو فعل عبث اور حرکت لا حاصل کے لکھا گیا ہے بڑا تعجب ہے کہ اہل
 فضول اور قاضین بالمعقول عن المنقول کے اقوال اس حد تک پہنچے جس حد تک بلکہ بعض تک اس حد کے سوا ہر
 مسئلہ کو جس میں اصلہ اذن کلام کو نیکو دیا ہے اور خود اس کے علم کے ساتھ متاثر نہیں ہے نہیں پہنچے حالانکہ
 اوائل ادا کا مہیت کو اسکی باوجود اتفاق اعمار طویلہ کے غرض میں اس کے اور دریافت حکمت میں عاجز ہو چکے
 ہیں عقل کے عاجز کرنے میں ادا کا کو اسکی ہی حکمت ہے کہ ایک مخلوق جو مجاور بدن ہے جب ایسی کی حقیقت کی شناخت
 ہوتی نہیں آتی ہے تو ادا کا خالق سے بالذاتی عقل و عقال عاجز رہے لہذا جو کچھ حد و رسم روح میں قدر تیا و حد و شایا
 گیا ہے وہ سب نے جو لہذا اللہ لکھنے اس آیت پاک کو اس فعل پر ختم کیا ہے کہ تمکو توہرا علم دیا گیا ہے یہ خطاب عام ہر
 ساری خلق کو جنبا ان کے ایک حضرت صلوات اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہنچی اور کی کیا ہستی ہے اور بعض نے کہا یہ خطاب
 خاص ہے ساتھ یہ کہ اہل ادا ہے اور اس میں یہودی بدخول ملی داخل میں سے یہ ہوئے کہ جو علم اس کے
 تمکو دیا ہے وہ ایک مقدار عقل ہے نسبت علم خالق سبحان اگرچہ تمکو ایک خط وافر علم سے حاصل کیوں نہ ہو بلکہ
 علم انبیاء کا نسبت علم خدا کا اتنا ہے بقا کہ کوئی پروردگار اپنے مستخدمین دریا میں سے پہلے جو طرح کو حدیث موسیٰ و
 خضر میں آیا ہے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور بعض اہل سلوک نے کچھ گفتگو بیان روح کے کی ہے دل انکی صنع سے
 باوجود علم امتیاز خدا کے ساتھ اس کے نہایت غلط میں ہے فاصلہ عناد و عنہم جمیع جہات کا ایک یہ مسئلہ روح کا کہ
 اس طرح اور یہی چند مسائل سکوت عنہا ہیں جن میں طرف سے شائع کو کوئی اذن و علم کا معلوم نہیں ہوتا مگر امتیاز
 علمہ رہنمائی است پر فرمائے کہ انہوں نے خدا جانے کیوں نہ کہ اسے اسوہ میں کثرت کی اور کا فہم کیا کہ
 میں شک نہیں ہو کہ جن اہل علم نے یہ موضوع میں اتباع کو ابتداء پر مقدم بلکہ خاموشی اختیار کی ہو انکار تہ نزدیک
 اللہ کے لئے دعویٰ ہے غرض یہ مسئلہ سے اس لغت ابستم کا وہی ذائقہ گیر ہے جو کہ حلاوت سنت مطہر و کتابا مقدس کا
 اشتباہ ہے ورنہ اکثر خلق مصداق لکنا لغو غرض اللہ الغافلین ہے فخلق مصروف معلوم باطن میں اکثر طے رہا
 البتہ اس میں بہتین اندیشہ لکنا یہ حدیث کو انہماک سے ملتا ہے کشف کرامات و طامات و شیطانات فقرائے فہمیت
 میں کیا جو سب پر راہ حجات سلوک سبیل صراط است مائز ملت زمان مشہور و لا بالخیر ہے جس قری الا یایع اذوق
 الاذعان کا ال عرفان سے جس کے وہ اس دور آخر میں کہ ہوش ساعت غلطی اور ہم غیر فہمیت کبر ہے تمام جہات

وہنت ملک غالب کو اس طرح اتفاق کر کہ صورت سیرت اسکی میزان عدل تو میر خالص اتباع سنت مبارک و
 عز میں بخندان کلمہ بحث و محال و مکر و تین ناک کہ ہنگامہ ہنگامہ سے جہان ملک باطل عروج کرتے ہیں اور خود دائرہ امن المان
 و عافیت و حسن عاقبت میں مختصر ہو جائے مگر یہ صریح کلمات بدین قیاس خالق ارض و سوات مہر خود سرشار ویدہ مقرر شد
 درست راہی پسند کر میر نہیں آئی و باللسہ عثمان و کفن شیتنا لئلا نکتہ بالذی اوحینا الیک کلمہ لا
 تجر لک ہم ملکنا و کلامہ لا رحمۃ فی قولک لہا فکفک کان علیک کیدہا فلکن اجتمع
 الانس و الجن علی ان یاتوا یحیل ہذا القرآن لا یأتونہ یحیلہ و لو کان بعضہم یستعین کلہم علیہ
 و لقد مترونا الناس فی ہذا القرآن من کل قبل فابی الکر القایس لا کفواہ اگر ہم چاہیں ایجاد کر
 چیز عجیبہ و می بھی بہر وقت ہوا ہے اسکو لایسنے کو ہمہ کوئی ذمہ لینے والا مگر ہر مانی سے تیرے رب کی انکی بخشش
 تجہیز و تہی ہے کہ ہر جمع ہو دین آدمی اور جن اسکو کہ لایسنے ایسا قرآن نہ لائے ایسا اور بڑے مددگارین ایک
 کہ ایک اور ہم نے سیر سیر ہر سمجھائی لوگوں کو اس قرآن میں ہر کلمات سو نہیں ہتے لوگ بے ناشکری کیے ف
 اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمت و فضل عظیم کا ذکر اپنے بند و رسول کریم پر کیا کہ ہم قرآن مجید انار جگہ اگر پیچھے کر
 کوئی ٹیل نہیں آسکتا بن سو نہ لکھا ہے یطوئ الناس لہم حکم کر مین الخیر الزمان من فضل اللہ
 فلا یحیی فی مقصود رحیل ولا یقلیہ ایہ ہر ابن سونے آیت پر ہی و کین شیتنا لئلا نکتہ بالذی
 اوحینا الیک الایۃ معلوم ہوا کہ قیامت سے پہلے قرآن فروع ہوا و گایا ایک سی ہوا چلے جو صنف ہوا عدل سے
 آیات نیات کو بالکل مکرر دے گی پھر اسے خبری کہ اگر سارے جہان میں مجمع ہو جائیں اور اتفاق کریں کہ ایسا قرآن
 لایسنے جو رسول پر بڑے تو بگز و زمین لا سکتا مگر یہ استطاعت نہیں ہو اگر جو ایک سر کیے معاملہ ساعد و
 مکرر ہونے میں کہ ایک ٹکڑے طع و لاطفاق ہے اور کس طرح کلام مخلوقین کا شاہ کلام خالق ہو سکتا ہے جسکا نہ
 کوئی نظیر نہ ہوا نہ کوئی مثال عدل اب عباس نے کہا تھا اس آیت کا حق میں چند فقرہ سو دے کہ ہوا ہے یہ دے کر
 حضرت علی علیہ السلام سے کہا تھا انا انشاءت علی ما جئت لک اہم منہ یہ آیت بھی کن اس میں نظیر
 ایسے کہ جہت کی ہوا صاف ہکا بالکل ساتھ قریش کے ہے اور یہود کا جہت میں حضرت م کے دیشے میں ہوا تھا و انہ
 اہم منہ مثل سے لایسنے محج و براہین غلطہ و اضیاع و شرح و ربط حق ہے و مہذکر لوگ نہیں مانتے مگر یہ محج و
 از صلوٰۃ علیہا میں کہ ہے براج نے کہا اور از اداب می سے یہ جو کہ ہم اسکو قلوب و کتب سے محکوم دین سالیانہ
 کہ یہی از اسکا باقی نہ رہے فرق کو وصول سے جسیر کہ او اسکو تفریق شاک ہے کہ ہم میا کرین ہو کوئی سپر نہ لایا

اسکا واسطی پر ہر مذکور کے ہر کلمہ کا کرمہ اپنی رحمت سے ہر کلمہ کو اپنے ابن سود کے کہا ہے کہ ہذا القرآن
 سید تم کہل کیف یؤتم وکذا آیتہ اللہ فی کلونما واکتبتنا فی کل صا ح فاک یفر عکبر فی کل کلمہ
 ولعلہ فاکلومینہ آیتہ فی کل کلمہ لا مفسرین الا رفیت نفسہم واکس فیکم منہ نفس لعلہ فاکلومینہ
 ہذا و آیتہ راکہ سید فی مفسرین واکلومینہ واکلومینہ واکلومینہ واکلومینہ واکلومینہ واکلومینہ واکلومینہ
 ہذا اعنہ وکس حکم من الصا ح آیتہ مؤمنون وافرؤنا وافرؤنا وافرؤنا وافرؤنا وافرؤنا وافرؤنا وافرؤنا
 لے ہر کلمہ کے ہر ابن میں ثابت کر دیا ہے اور ہر کلمہ کے ہر ابن میں ثابت کر دیا ہے اور ہر کلمہ کے ہر ابن میں
 اور ہر صفت میں کوئی آیت ہوگی اگر آیتہ جاییہ ہر صفت کے ہر کلمہ کے ہر ابن میں ثابت کر دیا ہے اور ہر کلمہ کے ہر ابن میں
 پڑھی اللہ کا فضل تجر بہت ثاب ہے کہ ہر کلمہ کا ہر ابن میں ثابت کر دیا ہے اور ہر کلمہ کے ہر ابن میں
 بیہ الا وافرؤنا النہین بنایا اور ہر کلمہ کا ہر ابن میں ثابت کر دیا ہے اور ہر کلمہ کے ہر ابن میں
 جن انس ہر کلمہ کے ہر ابن میں ثابت کر دیا ہے اور ہر کلمہ کے ہر ابن میں
 بصغات جلیبہ جلیبہ بحال فصاحت نہایت بلاغت حسن نظم و جزالت لفظ و ہر کلمہ کے ہر ابن میں
 ہر کلمہ کے ہر ابن میں ثابت کر دیا ہے اور ہر کلمہ کے ہر ابن میں
 لکھے ہر کلمہ کے ہر ابن میں ثابت کر دیا ہے اور ہر کلمہ کے ہر ابن میں
 اور ہر کلمہ کے ہر ابن میں ثابت کر دیا ہے اور ہر کلمہ کے ہر ابن میں
 و ہر کلمہ کے ہر ابن میں ثابت کر دیا ہے اور ہر کلمہ کے ہر ابن میں
 ہے ہر کلمہ کے ہر ابن میں ثابت کر دیا ہے اور ہر کلمہ کے ہر ابن میں
 کلام لکھتے ہر کلمہ کے ہر ابن میں ثابت کر دیا ہے اور ہر کلمہ کے ہر ابن میں
 فصاحت میں واقع ہر کلمہ کے ہر ابن میں ثابت کر دیا ہے اور ہر کلمہ کے ہر ابن میں
 مثل کے ہر کلمہ کے ہر ابن میں ثابت کر دیا ہے اور ہر کلمہ کے ہر ابن میں
 کی ہے ہر کلمہ کے ہر ابن میں ثابت کر دیا ہے اور ہر کلمہ کے ہر ابن میں
 اور ہر کلمہ کے ہر ابن میں ثابت کر دیا ہے اور ہر کلمہ کے ہر ابن میں
 احوال میں ہر کلمہ کے ہر ابن میں ثابت کر دیا ہے اور ہر کلمہ کے ہر ابن میں
 کلام اللہ ہر کلمہ کے ہر ابن میں ثابت کر دیا ہے اور ہر کلمہ کے ہر ابن میں

لِجَنَّةٍ مِنْ جَبَلٍ وَعَبَّ نَضْجَتِ الْأَمْهَرُجُ لَهَا الْفَيْزَادُ أَوْ قَطُوطُ السَّمَاءِ كَمَا دَعَمَتْ عَلَيْهَا

كَيْسًا أَوْ تَأْتِي بِاللَّهِ وَالْحِكْمَةِ فَابْلَاؤُهُ أَوْ يَكُونُ لَكَ يَتُّ مِنْ زَعْرُوبٍ أَوْ يُنْزِلُ فِي الْعَمَاءِ وَكَانَ يُؤْمِنُ

لِيُؤْتِيَهُمْ حَقَّ تِلْكَ أَعْيُنًا نَظَرُوا فَلَمْ حُجِّلُوا مِنَ الدِّينِ لَئِيْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا أُولَئِكَ فِي سَعَتٍ مُبِينٍ

جب تک تو نہ جانکے کہ وہ اعلیٰ زمین سے کبھی نہ یا جو حادثہ سے وہ اعلیٰ ایک باغ کھروانگی کہہ سہارا نہ آئے گی

نہیں ملے گا اگر اس آسمان پر عیب لگا کر تے کوٹے نکاسے مالا مال کر دے وہ مشتہاد کہہ کر اسے تیرے گھر پر

سندھ، راجہ و حاکم نے فوت ہوئے۔ ان کے بیٹے اور بیٹیاں نے ایک سنگت بنا کر ان کے گھر کو بنوایا۔

سہریلے یا چرواہے کو امان میں اذیت نہیں کیجئے اس سے بڑھ کر واجب تک نہ ملو اس سے پہلے ایک کھانچہ جو ہم نے پہلی

۱۰۰

من حربا را يك مردى عبداللہ كا اور ابو النعمرى برادر بنى اسلام بود بن مطلب بن اسد از بنو بن اسد و وليد بن اسد

ابو جہل بن ہشام عبد المطلبی امیہ بن خلف امر عاصم بن وائل اور نبیہ اور نبیہ بہن ان حجاج جس جمع ہوئے بعد غزوہ

فتاویٰ نزدیک بہ کتبہ بعض نے بعض سے کہا محمد کو بلا کر! زمین کرو اور جگر و میانک کلمہ مفرد رکھے جاو

حضرت عبداللہ علیہ السلام کو آدمی سے بھر بلایا اور کہا: یہی اگنہاری قوم کے شہزاد ہیں تاکہ تم سے گفتگو کریں

حضرت مسیحیہ علیہ السلام جلالتہ شریف لائے اس گمان پر کہ کوئی بات انکو دربارہ حضرت مسیح علیہ السلام نہ پہنچا سکے

ملو آدمی سے بیکار ہلایا تاکہ ہم تبار سے باہر یمنی مسند دراز اور اہل اللہ کے کسٹھ رکھ سکیں۔ یہ سنہ ۱۰۸۵ھ کا سنہ زائے

میر پر وزیر داخل کی جو تختہ لائی قوم رو در خطا کہے نہ زلزلہ و صاعقه کہ گوارا نہ آئے کہ کرم

چونکہ پیراں ہی جو قوم کے ہی قوم پر داصل لی ہے کم بے باپ دادوں کو کالی دی اور انے دین کو عیب لگایا

[illegible]

رہے ہیں اور سو اہل علم یہ حدیث سنیے گئے ہو کہ اہل طلبہ کو تو ہم اپنے اہل حق میں ہمارے لیے اہل علم کو دین گے یہاں

کہ حکم ہم سب میں زیادہ تر مالداروں کو جاوے اور اگر تم طالب شرف کے درمیان ہمارے ہونو ہم تم کو اپنے اوپر ہر دارنیکہ

اور اگر ملک چاہتے ہو تو اپنا پادشاہ شیر العین لے اور جو باس ہندو آتا جاتا ہے کوئی تلخ عین ہے جو نرم پر غالب

لیا ہے تو ہم انچارو پتہ تلاش کرنے کے علاوہ میں نہ کریں یہاں تک کہ تم صحت پاؤ یا یہ مہاری بات میں معذور نہ رہے

ابن حضرت اے فرمایا ہیکوئی بات نہیں ہے جو تم کہتے ہو میں جو کہہ یا سنا تھا اسے لانا میں نہ کہہ دو کہ وہ اس

بہاؤ شرف الملک کے نہیں لایا لیکن اسی نے مجھ کو متہدی طرف سوا ہنکارا تھا ماسے اور مجھ کتاب اتارے ہوئے

مکر یا مکر میں نہ ہو کہ مکر سے مراد دھوکہ دینا ہے۔

۱۔ میں نے جو کچھ کہنا چاہا ہے اسے کہہ دیا ہے۔

کی اگر تم مجھے اس بات کو قبول کرو گے جو میں پاس نہ کر سکے لایا ہوں تو نصیب ہی ہو تمہاری جو دنیا و آخرت میں اور اگر تم اسکو
 مجھ پر رد کر دو گے تو میں اللہ کے حکم پر صبر کرونگا نہایت تک اللہ درمیان میرے اور تمہارے حکم کو دے گا مگر اسکو اللہ علیہ السلام
 و سلم کہا اور محمد اگر تم تمہارے اس عرض کو ہم سے قبول نہیں کرتے ہو تم جانتے ہو کہ کوی شخص لوگوں میں ہم سے زیادہ
 شگ بلا دین اور کمتر مل میں اور سخت تر زیت میں نہیں ہے سو تم اپنے آپ جسے نکلو بیجا ہے یہ شرع دیکر سوال کرو
 کہ یہ ہمارا پاس سے سرکہ جائیں جنکے سب سے ہم پر تنگی ہے اور ہمارے شہر کشادہ ہو جائیں اور ان میں نہ ہرگز
 پانی کی سب سے نگیں جو کہ شام و عراق میں ہوتی ہیں اور جواب پائے ہمارے گند گئے ہیں وہ پہرچی آئیں اور غمناک لکے
 قصی بن کلاب جو کہ نوکر وہ ایک شیخ صدوق تھا ہم نے اسے چہین کہ جو کہ تم کہتے ہو وہ سچ ہے یا باطل سو اگر تم ایسا
 کر کہہاؤ گے اور وہ لوگ نکلو سچا کہیں کہ ہم بھی نکلو سچا یا میرے کہہ تہدی عزت نزدیکی کے پیرانہ کی اور ان کی کراہت نکلو بیجا
 جطرح کہ تم کہتے ہو حضرت مسلمان علیہ السلام نے فرمایا میں کہہاں علیہ صلیہ صلیہ نبین ہوا ہوں میں تو پاس تمہارے وہ چہیز
 لیکر آیا ہوں جس کے ساتھ اللہ نے مجھے نکلو بیجا ہے سو میرے اسکی سات نکلو سچا ہادی تم اگر اسکو قبول کرو گے
 تو یہ تمہاری نصیب ہی ہو دنیا و آخرت میں اور اگر تم اسکو رد کرو گے تو میں اللہ کے حکم پر صبر کرونگا نہایت تک اللہ
 درمیان میرے اور درمیان تمہارے حکم کو دے گا اگر تم ایسا نہ کرو گے تو تم جانو اور اپنے آپ کو سوال کرو کہ ایک شے
 بیحد تمہاری تصدیق کو وہ تمہاری طرف سے جواب ملے کہ اسکو اللہ سوال کرو کہ وہ تمہارے یہ افغانستان و خوزستان
 اور چاندی سونے کو محل بنا دے جسکو سب سے تم سے بے نیاز ہو کیونکہ تم بازاروں میں کپڑے ہو کر جترو معاش
 کرنے ہو جس طرح کہ ہم جترو کرنے میں نہایت تک تمہارے دجکی زیادتی نزدیک تمہارے باب کو چاہیں اگر تم رطل
 جو جطرح تم کہتے ہو حضرت مسلمان علیہ السلام نے فرمایا میں کہہاں میں نہیں کرتا اور نہ میں اپنے رب کو ایسا سل کرونگا اور
 کہہاں طرف تمہاری علیہ صلیہ صلیہ نبین ہوا ہوں میں کہہاں اللہ سے مجھکو بشیر و ذریعہ بنا کر بیجا ہے اگر تم اس بات کو جو میں تمہارا
 پس لایا ہوں قبول کرو گے تو یہ تمہارا خطبہ دنیا و آخرت میں انداز مجھ پر تو کرو گے تو اللہ کے امر پر صبر کرونگا نہایت تک
 کہ اللہ میرے تمہاری درمیان حکم کرے گا اچھا آستان کو اگر ادو جطرح نکلو زعم تمہارا باہر چاہیگا کہ تم ہم پر پیرانہ
 نہ لائیں گے جب تک کہ تم ایسا نہ کرو گے حضرت علیہ السلام نے فرمایا یہ اللہ کا اختیار ہے جواب دہا ہوا ہے
 ساتھ یہ کام کہ تم کہہاں اور محمد کیا تمہارے بازو چہین جاننا کہ ہم تمہارے پاس جیکہ سوال کرینگے اور تم سے ان کہہ
 کے طالب ہو گئے وہ نکلو طریقہ ہماری راحت کا بنا دیا اور جو کہہاں وہ کرنے والا ہے اہلی خبر نکلو دیے گا جبکہ ہم اسکو
 کو قبول کرینگے ہم تمہارے پاس لایا ہو کیونکہ ہم کو یہ بات پیش کی ہے کہ نکلو یہ درمیان کھانا جو جسکو عرض کہتے ہیں

[illegible]

وہ کسی بھی شہنشاہ بن کر نہیں رہا اور جس کے اب پانچ سو سترے راہ بڑی برکت ہے سبکی جو گھر چاہے کر دے جو جگہ اس سے
 بہتر پڑے غنی سپہ سالار بن کر اس کے لئے جو کچھ کرے اس کو کوئی نہیں دیکھتا ہے میں قیامت کو اور جہنم تک اس سے جو جگہ ملے گی
 کوئی قیامت کر کے اس کے اس طرح کے متبع کہتے ہیں کہ ایک شہر جاری کر انہوں نے یہ طوطا لیا کہ اس کے لیے زمین جہاز میں ان
 دن ان چٹے آبشار بن کے جاری ہو جائیں اور یہ امر اللہ پر اسان ہو وہ چاہے تو ایسا ہی کر دے بلکہ سارے مولات ان کے
 قبل فرمائے وکن انہ کو معلوم ہے کہ وہ ہرگز راہ پر نہیں گئے مگر حال تعالیٰ اِنَّا الَّذِیْنَ حَفَّتْ عَنِکُمْ مَلَائِکَتُ رَبِّکَ لَا
 یُؤْمِنُوْنَ وَکُوْنَا نَعْمُ خُلَآءُ اَیُّہِ حَتّٰی یُرِیَ الْعَذَابَ لَا نَکْنِمْ سَیْرَ شَکِ اِنِّیْ بَاتِ نَزِیْرَ سَبْکِیْ دُوْنِ نَاسِیْکَ اَرْمِیْہِ
 اَنکُو سدی نشانمان یہاں تک کہ ہمیں وہ کسی راہ فرمایا وکُوْنَا نَزِیْرَکُنَا اَللّٰہُمَّ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَکَلِمَتُہُمُ الْمَوْتُ وَخَیْرَتُنَا
 عَلَیْکُمْ کُلُّ شَیْءٍ فَعَلَا مَا کَاوَرُ الْیَوْمُ مَوْتُ الْاٰیۃِ اَدْرِکُہِم اَنکے پاس فرشتے آتے اور ان سے موت مانگ لیتے
 اور ان پر ہر چیز سے کٹ کر دیتے سب ہی ایمان لاتے یہ کہنا ہے کہ انہوں نے عدویا کے قیامت کے دن کہاں
 جا بیٹھا اور ان کے اطراف گر پڑیں گے ایسی دنیا میں سبکی نہیں کر دے اور کھڑے کھڑے کہ انہوں کو طاق بننے پر کم
 کر دے تو ہم اَللّٰہُمَّ اِن کَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِکَ فَامْطِرْ عَلَیْکُمْ اَسْجَادَ مِنْ السَّمَآءِ وَاَسْجَادَ مِنْ اَرْضِ
 حَقِّ بے ترے پاس سے تو میرے برابر بھی قوم شیعہ ہے یہی سوال کیا تھا اور کہا تھا اس خط علیکنا کہ سَمَاوِنَ السَّمَآءِ
 اَزْجَلَتْ سَمَرُ الشَّیْطٰنِ دُیْ مَدْرِکُہِ کُیْ شَرِ اَسْمَانِ کا اگر تو سچا ہے اللہ نے انہیں عذاب ہو م الظَّلَامَ اَمَّا اَیْکَ اَبْرَہٰمَ
 سے نبی النور نبی مروجہ جبرئیل علیہ السلام میں سونہوں نے اللہ سے انکے لیے صلت و جاہل لگی کر شاید اللہ سے
 اسباب سے ہر لوگ پیدا کرے جو اس کی پرستش کریں اور کسی شے کو اس کا شریک نہ بنیں جنہاں ایسا ہی ہوا
 کہ ان لوگوں میں بعضے اچھے خاصے مسلمان ہو گئے یہاں تک کہ عبداللہ بن ابی امیہ جو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کے ساتھ مجلس سے اُٹھ کر اُڑھاتا ہوا جو کچھ کہنے لگا سنا اور ہلکا ہوا اور پرگند چکا بہت ہلکا ہوا اور طرف اللہ
 کے راجع ہوا بن عباس و عابد وقتا وہ سنکھا نزع سے مراد سونا ہے بلکہ ابن سحر کی روایت یہی ہے کہ اَنِّ
 یَبْکُوْنَ لَکَ بَیْتٌ مِّنْ ذَہَبٍ یا سیر بھی لنگر تو اسخان پر چڑھ جا عابد نے کہا مر دکتا بقدر سے یہ کہ ہر
 ایک شخص کے نام پر ایک عید لکھا ہوا ہے اَرْ هٰذَا کِتَابٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ لَیْلَتَانِ بَنِیْ فَلَکِنْ اَوِیْہِ کِتَابٌ مَّجْہُوْلٌ مِّنْ خُصْرِ
 کے پاس کبھی جہی نے اللہ سے کہا ہے یہ میری کہدو کہ اللہ بزر و پاک ہے اس بات سے کہ کوئی شخص کسی امر میں لہو
 سلطان حکومت لہی میں سے پیش قدمی کر دے بلکہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے خواہ تمہارے سوال کو قبول کرے یا نہ
 کرے میں فقط شکارتا وہاں طرف تمہارے لئے بکارت رسالت تمہارے ہاتھوں اور تمہاری خبر خواہی کہہ دیتا

سو کہ ہم نے کیا ہی حاجت سوال ہو اور کہ جس میں جو نہیں ہے بس میں حدیث ابوالامر میں فرمایا ہے عرض کیا مجھے میرے
 بعد عرض میں نے کہ اسے میرے پہلے ادا کر دو کہ سونا سینے کہا نہیں ہے برب لکن ایک بن بشر کہ جو گا اور ایک بن گر نہ رہو گا
 یا مانند اسکے جس میں ہو گا جو گا تیری طرف ناری کر دنگا اور جھکے یا کر دنگا اور جب یہ رسم ہو گا تیری عداوت تر شکر
 کر دنگا رواہ احمد والترمذی والبیہقی وقال هذا حديث حسن وعلم بن یزید یضعف فی الحدیث
 فی البیان میں کہا ہے دوسرا کہینے بہت مجموع متفرق ہو کر کہ ہم پر ایمان لائیں گے یہاں تک کہ زمین کو سے چشم جاری
 ہوں یا مہارے یہ ایکستان ہو لینے اگر ہمارے یہ چشم زمین سے تم نہیں بہاتے تو اپنے لیے بہاؤ اور ایک
 باغ لگاؤ جس میں کھجور انگور ہوں اور اس باغ میں نہریں سہی ہوں اور یہ بھی نہیں ہو سکتا تو آسمان کو بارہ بارہ کر کے
 گردا گرد مطلق اپنے زعم کے یا اللہ در فرشتے کہم کہلا آئین قبیل بسنے معانہ ہے یا بسنے خلیل یا شہید یہی ہو سکے
 تو ایک گہر ہو نیکا ہر خزانہ کہی ہیں نیت کو خزانہ بسنے میں ہے یہ بھی نہ کہ تو سیر ہی لگا کر آسمان پر چڑھ جاؤ
 لکن ہم اس پر چڑھنے پر بھی تفریق ایمان لائیں گے جب تک کہ تم آسمان پر جا کر دامن سے ایک کتاب لاؤ جس کو ہم پر نہیں
 لینے ہر شخص کو پڑھ سکے یا ہر واحد کو ہم میں سے ایک کتاب ملے کہما قل تعالیٰ بکل یزید کل افرہ فینہم ان یؤمنے
 حصصا شکرہ بلکہ جاہنا ہے ہر دوران میں کہ اس کو میں ورق کھیلے اللہ نے کہا یہ غیبی تم ان فرمائشات کو جواب میں
 کہدو کہ میں تو ایک رسول بشر ہوں جیسے سارے رسول تھے اور اللہ کی طرف سے مامور ہو کر آیا ہوں رسالت پہنچانے کو تم نے
 کہی کیا یا دیکھا ہے کہ کوئی بشر ایسے کام کر سکتا ہے ادا کر تم جانتے ہو کہ میں ان شیاؤ کو اللہ تعالیٰ سے طلب کروں اور یہاں
 میرے ہاتھ پر تھا ہر وہ رسول جیسا کہ جو ہوا یا اسی قدر اسکی تبیین صدق کے لیے کافی ہوتی ہے کہ ضرورت طلب
 زیادتی کی نہیں ہے میں ایک عبد مامور ہوں مجھ کو یہ بات نہیں ہو چکی ہے کہ اپنے رب پر ایک امر فرمادہ کی کے لیے
 حکم کروں اور نہ کوئی حاجت طرف کے داعی ہے ادا کر مجھ کو حاجت ہر صنعت کی ہی طرح لازم ہوگی تو ہر معاند وقت
 طرح طرح کی فرمائشیں کیا کر گیا اور اپنی جان کے لیے اظہار آیات کا طلب ہو کر اسے کہ قتل اللہ عتقا یقول اللہ
 علواً کثیرا ملائکہ اللہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسے آیات و معجزات عطا کیے تھے جو ان فرمائشات سے
 منفی ہیں جیسے قرآن و اتفاق تم اور جاری ہونا بانی کا انجیل کے کیچ میں سے اور مانند اسکے یہ آیات کہہ کر
 اور احاطہ فرمائشات سے کہ نہیں ہیں بلکہ اعظم تر ہیں و لکن انھا ضدیہ نہ تھا کہ دلیل طلب کریں وہ تو صنعت تھی
 وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَنْ يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ إِلَّا أَنْ قَالُوا أَبَشَرًا مِثْلُكُمْ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ لَئِنْ لَمْ يَأْتِ الْبَيِّنَاتُ لَكُنَّا مِنَ الْكَاذِبِينَ
 الْأَذْهَانُ مَلَائِكَةُ مُنْظَرِينَ لَكُنَّا عَلَيْكُمْ مِنَ الْأَشْجَاءِ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا نَزَّلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيكُمْ مِنْ بَيْنِ أَيْدِيكُمْ مِنْ بَيْنِ أَيْدِيكُمْ

اس سے کہ یقین لایں جب پہنچی اور کوراء کی سوچہ مگر یہی کہ کہنے لگا کیا اللہ نے یہی آدمی پیغام لیا کہ اگر ہوتے زمین میں
فرشتے چہرتے بستے تو ہمارے اچھے آسمان سے کوئی فرشتہ پیغام لیکر آتا کہ اگر لوگ جو تابعِ رسول نہیں ہوتے
میں جو یہی ہے کہ انکو بشر کہہ کر انکو تعجب معلوم ہوتا ہے کہ اہلِ سماں آگاہانِ لائق ہیں عجباً ان کو عجباً اللہ
دخولِ جہنم ان انہی الناس فی بشر الذین آمنوا ان لہم ملام صدق عند ربہم کیا لوگوں کو تعجب ہوا کہ
حکم یہی ہے ایک کو ان میں سے کہ درنا لوگوں کو اور خوشخبری دی جو کوئی یقین لاکو کہ انکو بتایا یہ سچا ہے رب کے
ہاں اور فرمایا ذلک یا کفہ کانت تأییدہم رسولہم بالبشائر فقالوا انہ یفعلون کذا یہ سچا کہلاتے تھے
ان یاس کے رسول نشانیاں یہ کہنے لگے آدمی بکوراہ سہا و نیچے اور فرعون درگروہ فرعون کہتا تھا انھیں لبشر یفعلون
وَقَوْمُ هَٰؤُلَاءِ قَالُوا فَوَن سَوَّلُوا لَہُم مِّنْ اَمْرِ اَکْبَرُ دُورِہوں کو ہمارے برابر کے آدمی تو کہتے ہیں ہمارے
اسی طرح اور جن نے نبی پر حولوں سے یہی بات کہی تھی ان انھم لاکثر منہا لَیْزِدُون ان تصدقوا وناھا
کان یَعْبُدُ اَبَاؤَنَا فَانَا لَنُفَعِّلَنَّہُمْ مِّثْلَہُمْ قَوْمِ یہی آدمی ہوسے چلتے ہو کہ روک دیکھو ان پیرزن سے جنگو
پوستہ رچو ہمارے باپ دادا سولا کوئی سکہ ملی اس بارے میں بہت اکتاہٹ تھی مین پر اللہ نے اپنی لطف رحمت
بالعباد پر لگا دیا کہ ہم نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی بات کہی تھی کہ لوگ انکی بات سمجھیں اور طلب یہ ہیں کہ انکو بشر سے حکایت
و مکالمات جوئی کر سکتا ہے اگر کوئی فرشتہ طرقتِ شہر کے رسول بنا کر بھیجا جائے تو اسکا موجد نہ کر سکتے اور نہ اس سے کہہ سکتے
کہتے کہ اہلِ سماں اللہ تعالیٰ کے المؤمنین لَیْزِدُونہم رسولاً مِّنْ اَنْفُسِہُمْ اللہ اسان کی بات
دلوں پر جو سچا ان میں رسول ان میں کا اور فرمایا لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَلَا تَتَّبَعُوہُ اے تمہارے پاس رسول
تمہارے میں کا اور فرمایا لَقَدْ اَرْسَلْنَا اَیْمُوکُمْ مِّنْکُمْ یَتْلُو اَعْلَیْکُمُ الْاٰیٰتِنا وَیُرِیْکُمْ دُیْعَلِکُمْ
اَلْکُتُبَ وَیُحِیْکُمْ وَیَمِیْتُکُمْ مَا لَکُمْ نَکُونُوْا تَعْلَمُوْنَ فَادَّکُرُوْا اَدَّکُرُوْا وَاشْکُرُوْا وَکَلَّکُمْ فَاَنْ
جیسا پہلے ہے صل فیہم ان کا پڑتا ہمارے پاس آئین ہادی اور نکو سنو رہا اور سکھانا کتاب اور تحقیق بات اور سکھانا
ہے تمکو جو تم جانتے تھے تو تم بارگاہِ محکمہ میں یاد رکھو انکو اور حسانِ انومیہ اور انشکری مرت کرو و لہذا امیگہ ذیالاکر
روئے زمین پر فرشتے پتے چہرتے ہوتے اور چین سے سحرِ جطرح کہ تم رہتے تھے جو تو ہم آسمان سے فرشتہ ہی
ہیں انہیں کی جنس میں سے لکن چونکہ تم لوگ بشر ہو ایسے نہ تھے براہِ لطف و رحمت تم میں رسولِ شہر بھی تھا
البیان میں کہتا ہے اِنَّا سَیِّدُکُمْ سَبَّحْکُمْ مِّنْ لَّیْلِ لَّیْلِ کَیْلِکُمْ اَلْخَصْرُ کَیْلِکُمْ اَلْخَصْرُ کَیْلِکُمْ اَلْخَصْرُ کَیْلِکُمْ
یہی بات نفع ہے کہ اللہ نے رسولِ شہر کو نبی بھیجا اللہ نے جواب سکھایا اگر زمین میں ملاکہ ہوتے تو رسول بھی ہوتا

کہ کن ترکان ہوا سے جل ہی تباری جن کا کیا کل کھڑا تھا کھیندا بیٹھی وینت کھڑا انا کان ہوتا وہ
 حیدر اللہ بعد از وہ کہہ رہیں ہیں ثابت کہ نوالا میرے تباری چم وہی ہے پانچ ہزار دن سے خبردار دیکھنے والا
 اسے سننے پر پیر کو محبت سکھائی کہ تم اپنی قوم سے دوبارہ صدق رسالت خود کہہ دو کہ میری اور تم پر اس بات کا افسوس ہے کہ
 جانب ہے کہ جو کچھ میں پاس تھا اسے لایا ہوں وہ چم ہے اگر میں اسے چھو نہ دوں گا وہ سخت اہتمام مجھے لگا کھانا
 اکل و کو نہ قول حکایتنا بعض الا کا و نل لا خذلنا ثانیہ یا الہین فہم لقطعتنا منہ الوین اور اگر نہ لانا پھر
 کوئی بات تو ہم پر ہے کہ وہاں ہاتھ پر کاٹ ڈالنے پر دل کی لگ کر میرے مراد میں ہے لیکن وہ ماننا ہے کہ ہزار دن
 میں کن شخص حق انجام دہاں ہے اور کن شخص شکار و ضلال از غت فتح البیان میں کہاتے کہ اللہ کو اس قدر
 رسالت پر کیا بعض لکھا اظہار مجھے کا موقوف دعوے نبی کو شہادت ہے اس کے صدق پر اور یہ شہادت اسی جس
 سے کہ اللہ عالم محیط جیسے حال ظاہر ہو رہا ہے وہ ہر کان ماکون کا دیکھنے والا ہے اس میں تبدیری ہو کہ میں کو اس لیے
 سے حضرت علی علیہ السلام و اگر وہ نہ فرمایا ہے ومن بعد اللہ فہو المہتدی ومن بعد اللہ فہو المہتدی فہو المہتدی فہو المہتدی
 اور اللہ میں دونوں ما و تختہ ہستم یوم الفیترۃ علی وجوہ ہم علیا و کتبنا وصفا و ما و ہم جہنم
 کما کہتہ زنا ہم سیدنا ہر جو جہاد کی سنے وہی ہے سو جہاد اور جو جہاد کے لیے ہر روز باوے انکا
 کوئی یقین کے سوا اور نہا دین کے ہم انکو دن قیامت کے اندر ہنہ پرانہ ہے اور گوئی اور ہر سے ٹھکانا انکا
 دوزخ ہے جب لوگی جہنم اور دین کے ان پر ہر کاف اللہ نے اپنے تصرف کی از غن کے اور نفوذ حکم کی بندوں
 میں خبری کہ سب سے حکم کا کوئی پیچے ڈالنے والا نہیں ہے جسکو ہم گمراہ کر دین پر کون سوا ہمارے سوا سب کے کہہ کو
 راہ پر لائے کما قال تعالیٰ من بعد اللہ فہو المہتدی ومن بعد اللہ فہو المہتدی فہو المہتدی فہو المہتدی فہو المہتدی
 کہ وہی ہے ہر بیت الا اور جو جہاد کے نواز کے و اگر کوئی دوست اویسے والا نہ پاؤں گا اس میں ہر ایک کچھ
 میں کہا اسے رسول خدا لوگ اوندے نہ نہ طرح معشورہ گئے فرمایا جسے انکو پاؤں چلایا ہے وہ قادر ہے کہ اس کے
 پاؤں لائے رواہ احمد و آخر جماع فی التفسیرین حدیث بن ابی کتبہ میں ہوا دوسرے کہے ہو کہ اسے سبھی
 غفارت کو قسم کہہ دو کہ تو کو صاف صدق نہ ہے یہ بیان کیا ہے کہ لوگ تین فوج ہو کر معشورہ گئے کہ فوج
 سوار و رطام و کالے ہوگی اور ایک فوج پیادہ و دھرتی ہوگی اور ایک فوج کو فزشتہ انکو سپر گیشین کے
 اور نہ کسی طرف کہہ دیا جائیگا کہ ایک کہنے والے کہا ان دو کو تو ہم نے سچا نا لگن لکھا کیا حال ہے جو پیادہ
 چلیں گے فرمایا سوار پر زور آفت ڈال دیا یہاں تک کہ کبھی اٹھت یعنی سوا کی ماتی نہیں ہوگی تا اگر ایک مرد کا ایک

عمر و باغ ہو گا وہ اسکو عرض کیا کہ تیرا وہ کجاوہ دلوں کے دیگات ہی اس پر قادر نہ ہو گا اور اندھا بہرہ لوگ کجاوہ منی حال دون
 میں ہو گا یہ چاہئے کہ جی طرح کر دے دنیا میں ان کے سب پر عرض ہے جس طرح کی جڑا انکو مشرین شعلی صورت کی صورت
 محتاج ہو گئے تو ہی سے مراد یہ نہاد اور جانب ہے جن میں ان میں باطن نہ کہ خست میں نہ کہتے ہی ہر دن کے کجاوہ سے طعن
 ہے سحر سے مراد مطلب وہیم ہے جسے یہ کہنا اور جہنگاری اور انکا قال قند و قوا انک یزید کما عدا باہ
 چکوں پر ڈالتے نہ جاوینگے نیز گرامر فقہ البیان میں کہا ہے اللہ جسکو بہت کرنا چاہتا ہے وہی اذن پاتا ہے یا ہر
 مطلب کو پہنچ جاتا ہے اور جسکو گراہ کرنا ہے اسکو ایسے کوئی مددگار نہیں ملتا اور قیامت کے دن یہ گراہ لوگ اندھے بہرہ
 گو گئے انہیں گئے انکو بہرہ نہ کہ جگہ جن میں ان عباس نے کہا یہ دنخ کے اندھ میں ہونگے جب آخر اس گراہ
 کی پہلی سے گوشت پرست کہا کہ اللہ اسکی بہرہ کو اور زیادہ کر دے گا ایسے کانہوں نے عاودہ کی بعد ازاں
 کے گزیر کی ہتی اللہ نے انکی جڑا یہی کہی کہ ہمیشہ عاودہ انہا ہوا کرے اور آخر سے یہ کہ عاودہ انکو طرف جنہم
 ہا کہیں گے دوسرے یہ کہ ہمیں سہولت کیسے جائیں گے جسطرح دنیا میں جب کسی کی امانت و تعذیب میں مبالغہ
 کرتے ہیں تو اسکو نہ کہ بل گشتی بہن اور یہی صحیح ہے لغز اللہ تعالیٰ یوم یستعجبون فی انکار عطا وجوہ ہم
 جسدن کہیں جو حدین گے آگ میں اور نہ نہ نہ اور بدلیل احادیث مذکورہ اکرم وہ ہے جو لوگ عاودہ ہوا ت نہ کر سکے
 اصم وہ ہے جو بہرہ ہو کہ نہ سنے عہد وہ ہے جو اندھا ہو کہ نہ دیکھے غرض کہ کفار و مشرکین نہ کہ میں انبیاء و معاد اس
 ہیئت خاصہ پر کہ اوجہ صورہ و اشع منظر ہے سوٹ ہونگے اللہ نے ہر لمحہ کہ یہ اوصاف لکھے ہی واسطے اور ان
 جمع کر دیے ہیں سنال اللہ لعافیہ اور یہ کہ یہ مخالف انکی رویت کلام و مع کے نہیں ہے حکما ذکر اور اتون آیا ہے
 جیسے وَرَأَى الْخَافِضُونَ النَّارَ اَوْ رَوَدَ دَعَا هُنَالَا ثَنُوبًا جَارِینَ گئے آجہ موت کو اور فرمایا یتبعوا الھَا
 النَّعُوطَ وَرَیْدًا سِنِیْنَ گئے آجہ ہنڈا اور پھلنا کیونکہ سننے اسکے یزین کہ ایسی شے نہ دیکھیں گے جس سے انکو سرور حاصل ہو
 اور ماطن محبت نہ ہونگے اور نہ اس بات سنیں گے جس سے کان کو کچھ لذت حاصل ہو بعض لکھا یہ ہوت ہو گا کہ جب نے
 یہ بات کہی جاگی لیستعجبون انہا و لا یحکمون بعض نے کہا و آخر ہی طرح پر ہونگے یہ اسلہ اعلام انہما را کہ یہ
 مشرکے کر دیا کہ ذلک جزاؤھم یا کہم لکن ذلک انیتا و قالوا ادا انک عطا لسا و قالوا ادا انک لبعون ذلک سلفا
 جلد نہاد کہ اولہم یخوفون ان اللہ الذی خلق السموات والارض فلا یخفون ان یخلق منھم وجعل لھم
 اجلا کذبت فخرہ فابی الظالمون لک انھم ذلک یہ انکی مزاج سے ہوا کہ انکو نہ ہونے ہمارے اتون سے ادا ہوئے
 کیا جب ہمگی ہرمان اور جو انکی آئنا ہے نہ بنا کر کیا نہیں دیکھ چکے جس اللہ نے بنا دیا آسمان اور زمین سکنا ہے

عینو کہ جبل ایک کوئی لوگ جو کہ اس کو پہلے قبل پر خلق ہونے کا وہ ہے اور اس پر اپنی حقیقت پہ وادی سے
 کہا اول ایشیہ اہل سے مروت محض مذہبہ جسمین کی طرح کا شک و شبہ نہیں ہے اور اس سے موت و قیامت ہرگز نہ کر
 بے نامگی کیے نہیں رہتے باوجود وضع دلیل قل انکم تم ملکون خزائن رحمۃ ربنا اذا الکسکم تم حشۃ
 الاغنیاء وکان الانسان قنورا کہ اگر وہ ہمارے مانہ میں ہوں ہر سے ہر کے خزانے نو مفر و مندر کہتے ہیں
 اس کے کفر و جہاد میں اور ہے انسان بل کا تنگ و ابن عباس قدامہ نے کہا اور خفت اتفاق سے نصر ہے نیز
 اس سے خراج ذکر کے مبادیہ خزانہ خالی ہو جائیں حالانکہ وہ کسی ہرگز نہ کہنے والی نہیں ہیں مکن ہماری طبیعت و طبیعت
 اس طرح پر نہیں ہے ابن عباس نے کہا تو سے اور دلیل وضع ہے قدامہ ہی اسی کے قائل ہیں حال تعالیٰ ام لہم
 نصیب من الملک فاذا لا یولون الناس بقیو یا الکا کہ ہر سے سلطنت میں ہر نویدین کے لوگوں کو
 ایک بل برابرین اس کا من کہ جسے ان لوگوں کا ہی ہوتا تو کہہ ہی کسی کو نہ دیتے ایک بغیر بار ہی عطا کرتے
 یہ وصف انسان کا اس سے جس میں ہو کیا ہے مگر جس کو وہ تو نہیں دے اور صفت دوم سے محفوظ کہہ بغل و جمع و طبع
 فرج بشر کی صفت ہے کہ قائل تعالیٰ ان الانسان خلق علیٰ عادۃ امشۃ الشریعۃ فاذا امشۃ الخویۃ
 لا المصلیٰ ان الہم یکاد می بنا ہے جی کا کما جیگہ اسکو برائی تو کہا بار اور جیگہ اسکو بھلائی تو ان دوسرے کو نہ کیا
 جو اپنی نازیہ قائم ہیں اس آیت کے نظار قرآن عزیز میں سب میں دلیل ہے اس کے کرم و جود و حسن و عام و لطف
 عام پر سمیعین میں ہے ید اللہ مثلا لا یغفہا نفقۃ سعاد اللیل والنہار اذ آتیہم ما انفق منذ خلق
 النکوت والا دھن فانه لکن یغفیر ما فی بطنہم یعنی اللہ پاک کا ہاتھ لبر کفیفہ اسکو نہیں کرتا رات دن بل
 ہے تم دیکھتے ہو کہ جسے آسمان زمین بنا ہے اتنا کتنا کچھ ہو گا لکن اسکا ہاتھ خالی ہو اور لہو و فم البیان میں
 کہل خزانہ نوسے سحر اور ذوق ہر اور ہر سا کہ سے ہر داخل و غیس دار دنیا میں تو نہ صرف ہر اور محتاجی بہ تفر
 سے ہر انہیں ہے بعض کہتا تو قیل المال کو کہتے ہیں ظاہر ہے کہ اور مبالغہ بہت و نصف انسان میں ملتا ہے بل کہ
 کہا تو اس آیت کا حق میں مشرکین کے حاصہ ہوا ہے جن کے قائل میں اور بعض نے کہا یہ آیت عام ہے ہر
 قول ہی ہے وکھہ المادری ولقد اتینا موہیٰ یسوع ابن ماریہ ما سئل عنہ ان یصل الیحاء ہم
 فقال لہ فزعون فی لا ظنک بملوہیٰ منھو اذ قال لقد علیک ما انزل هو لا و الارباب التعمین
 و الارض بکافۃ و انی لا ظنک بزعون منھو اذ ان یستفرھم من الارض ما کفر قہ
 و من معہ جبرئیل و قلنا من بعدہ یسوع ابن ماریہ اسکنوا الارض فاذا جاء وعد الہر و قہنا بکافۃ

ان کی منکرین اسلام اور شاہان ہر دو فقرہ جو نے سوال کلمات عشر کا کیا ہو راوی پر شتابہ شیخ آیات کا ہوا اور بیان سے یہ وہم حاصل ہوا اور علماء غرض سے چاہا تھا کہ نبی اسرائیل کو زمین مصر سے جلا وطن کر دے اور وہاں سے نکال دے مگر اللہ نے اس کے ارشاد کے ذریعہ اور پیڑی اسرائیل کو حکم دیا کہ تو اس میں ہو اس میں نہایت ہے فتح کی نصرت کو حالانکہ یہ سورت کی ہے قبل ہجرت کے نازل ہوئی تھی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اہل مکہ نے قصد کیا کہ حضرت م کو مکہ سے نکالیں مگر افاقا تعالیٰ و اہل کادوا لکستہم و ذلک من الاذی لیکون جہنم اور وہ تو لگے تھے کہ میرے لئے تم لوگ اس میں سے نہ نکالیں گے مگر یہاں سے واپس نہ سنا پنے رسول کو وارث کو کا کر دیا اور حضرت مسلمہ علیہ السلام وہاں عنوة مطابق غیر قولین داخل ہوئے اور اہل مکہ مقہور ہو گئے یہ حضرت م سے براہ علم و کرم ان کو چھوڑ دیا جس طرح کہ اللہ پاک نے ان لوگوں کو جو کہ نبی اسرائیل میں سے تھے غصہ تھے وارث مشارق و مغارب ارض کر دیا تھا اور بلاد و اموال نزع و غنار و کموز فرعون کا مالک بنا دیا تھا کمال کذلک و اود ثننا حاتنی انہو اکمل اس طرح اور ماہنگامین یہ عزیز نبی اسرائیل کو اور آجگاہ میں کہا و قتلنا من بعدہ لیس انہو اکمل اسکو اور الاذی اور کہا ہے اسکے چچر نبی اسرائیل کو سویم زمین میں نفیغ سے اور جمیع ہے لیجہ جب قیامت آگے ہم تم کو اور ہمارے اعدا کو سب کو جمع کر کے امتین گناہیں و مجاہدہ و قتال کے کہا لیفعا اے جمیعاً فتح البیان میں کہا ہے آیات نبیات ہم اور علامات و منجات و دلالات ظاہرات میں صحت نبوت موسیٰ پر و در اتصال آیت ہذا کی آیت بائیں سے ہے کہ معجزات مذکورہ گویا سادی و منایات کفار قریش تھے بلکہ ان سے بڑے ان سے سو عدم استجابات بابت فقرات مذکورہ کے بوجہ عدم صحت استیصال تھے اگر ایمان لائے اکثر معجزات کا قول بابت شمار آیات شہ کے ہی ہے جو گذر چکا اور اگر حدیث مذکور صحیح نہیں و زمرہ آیات سے گویا احکام عامہ میں جو کل شرائع میں ثابت ہیں فرعون نے موسیٰ کو سحر ہتیرایا موسیٰ نے کہا تو جانتے ہو کہ آیات اللہ تعالیٰ نے بطور بشارت نازل کی ہیں اس لئے اللہ کی قدرت و وحدانیت پر دلیل ہو سکتی ہے اور نولے فرعون تباہ کا ریا معلوم ہے بشرطہ ناقص بعض ایضاً عرف عن غیر ہے یہ فرعون نے یہاں کہ موسیٰ کو نبی اسرائیل زمین مصر سے نکال دیا قتل کر ڈالے یا جڑ سے کھینک کر سینکڑے اہل صورت میں مطلق زمین مراد ہوگی جو جب یہ ارادہ ہکا سحر کو معلوم ہوا تو ہم نے اسی پر یہ حکم کس کو دیا کہ وہ اپنے ساری قوم کے ہلاک ہو گیا اور کوئی باقی نہ بچا موسیٰ سے مدار کئی قوم نہات پائی و لہذا ہم نے بعد اس مخرق فرعون وغیرہ کے قوم کو شہ سے کھینک کر اب قوم زمین شام و مصر میں جہان سے وہ تبارک خانہ جانتا تھا جس طرح سے رہو یہ جہت عدہ آخرت کا ایک گناہ ہے قیامت آگے یا نوبت دیگر یا نہایت

غزوہ تبوک سے سال میں اسے ہکواٹک کر کے اٹھارہ گز سے مراد مظلوم سے ہر نفل الصلوٰۃ اور
 کلمہ پڑھنا اِنَّ الْاٰیٰتِیْنَ اَتُوْنَ الْعٰلَمِیْنَ فَبَیِّنَا اِذَا بَیِّنَا لَیْلَیْکُمْ مَخْرُجُوْنَ لِلَّذِیْنَ قَالُوْا هَٰٓؤُنْتَ الَّذِیْ
 سَمِعْنَا لَنْ نَّکَانَ کَانَ وَعَدَ رَبِّنَا لَقَمُوْا وَیَخْرُجُوْنَ لِلَّذِیْنَ قَالُوْا یَنْکُبُوْنَ وَیَرْثِیْنَ مَخْشُوْعًا کَمَنْ مَّرَسُوْا
 مانو یا نہ مانو جبکو طلب علم اسکے اگر سے جب تک پاس اسکو پڑھے کرتے ہیں پھر پڑھ کر سجدے میں آگئے ہیں پاک ہے
 ہمارا رب بیشک ہمارے رب کا وعدہ البتہ ہونا ہے اگر کرتے ہیں پھر پڑھ کر پڑھتے ہوئے ہو کر اور زیادہ ہوتی ہے یہ نعمت
 ف پسے اگر کلام شیخ اسکو چاہیں اور وعدہ جو تھا کہ فرماتے ہیں ایک کلام اسے گا نہ ایک پائے میں نہ
 میں سجدہ دو بار ہوتا ہے اور علم دو بار فرمایا پہلی بار اس کلام کی تاثیر سے توجہ ہے اور دوسری بار عاجزی نشے اللہ پاک
 نے حضرت مکرّم کے ان کا فزون سے کہہ دو کہ میں جو یہ قرآن لایا ہوں تم خواہ اس پر مال کا وزن نہ لادو اگر تم نے
 نفع نہ دے دے اللہ کو مجھ پر تمہارا ہے اور یہ کہ اگر ازمنہ گذشتہ میں کتب ستر لے سابقہ میں کیا ہے ولہذا حوالہ
 صلحا اہل کتاب کا جو کہ مستحک کتاب خود اور تشریع سابق بلا تبدیل و تحریف میں دیا ہے کہ وہ اسکو اللہ ہی کا
 کلام جانتے ہیں لہذا وہ اسکو شکر سجدے میں کرتے ہیں فرق کہتے ہیں اسل وجہ کو یہ کرنا انکا بطور سجدہ شکر تو
 کہ اللہ نے اسکو ہر لائق کیا کہ ہم نے اس کو جو سہرہ کتاب ازلی ہے پایا لہذا کہتے ہیں کہ ہمارا رب پاک ہے یعنی
 براہ معظم و توقیر و قدرت تاسر کہ اسکا وعدہ جو اس نے زبان انبیاء مقدسین پر بابت نبوت حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
 وسلم کیا ہے خلاف نہیں ہوا اور براہ ایمان تصدیق پھوٹی کیل خلق میں کرتے ہیں اور اس کلام پاک کو
 منسک کرتے ہیں کما قال تعالیٰ وَالَّذِیْنَ اٰهْتَدٰۤی فَاَزَادْهُمْ هُدًی وَاَتَاهُمْ نَقْلُوْهُمُ اور جو لوگ راہ پر
 آگے ہیں انکو اور بڑی اس سے سوچو اور انکو اس سے ملایا یہ کتب فیض البیان میں کہ ہے کہ یہ محمد قرآن کلام سے جو ہم سے
 طرح طرح کی فزائش کرتے ہیں کہہ دو کہ تم عاجز قرآن کو مانو یا نہ مانو لکن وہ لوگ اسکو سننے میں جبکو پہلے سے علم ان کا ہے
 اور اگلی کتابیں پڑھ چکے ہیں اور حقیقت دینی کی شناسا میں اور امارات نبوت کو جانتے ہیں جیسے زید بن عمرو بن نفیل
 و روق بن نوفل و عبداللہ بن سلام و سلمان فارسی و ابوذر انبرجیت قرآن پڑھا جاتا ہے تو وہ اپنے منہ کے بل سجدے میں
 گر پڑتے ہیں اس میں شبہ ہے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اگر یہ جہاں ہے نہ جبکو یہ معرفت کتاب کی نہیں ہے اور نہ
 انبیاء کو پہچانیں ایمان نہیں لاتے ہیں اور نہ قرآن کو سننے میں توجہ نہ مانا کرتے ہیں یہی کہہ کر ہوا انکی نہ کر دیکر یہ عقل
 شمار میں نہیں ہیں بل علم حکما اعتبار سے وہ جہاں سے اس کلام محفوظ کلام سے جو حکما سے اور تشریع و
 و خصوص سے پیش آتے ہیں اسکو مدعو کو سچا پاکر تشریح کرتے ہیں اور انکو قرآن شکر و انما ہے اور عاجزی پڑھ جاتی

سجد

کہ شکرین سرور قرآن کو کھلی بین برکھیں اور اتنا پست نہ ہو کہ کھنکھائی صاحب ہنر کو ہنسن یا ہنسک کہ وہ ہنسن
 کو جسے مذکرین تمہیں کی اہ تلاش کر دے کہ وہ فی القہر یقین جب حیرت طرف سے نہ کر دانی تو یہ حکم سنیں ہو گیا
 اب جو طرح چاہیں وہ میں چلا کر یا چکے فال ایضا بن عباس ہر الفاظ نکالے ہے کہ حضرت صلوات اللہ علیہ و آلہ وسلم جب
 قرآن جہر سے پڑھتے اور نماز میں ہوتے تو لوگ آپ کو پاس سے جدا ہو جاتے اور سننے سے انکار کرتے کوئی آدمی چاہتا
 کہ بعض نماز کو حضرت صلوات اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سنے جبکہ آپ نماز پڑھتے ہوئے فوجی سے کان لے کر سننا
 سر کر کے دے اور جب کہتے کہ انہوں نے یہ سننا جان لیا تو اسے ڈر کے چل دیا کہ کہیں اسکو ایذا نہ پہنچے
 اور نہ سننا اور حضرت صلوات اللہ علیہ و آلہ وسلم چکے پڑھتے تو جو لوگ سننے تھے ان کو کچھ سنائی نہ دیتا ہر اصرے یہ آیت
 ہمیں کہ تم نہ اتنا چلا کر پڑھو کہ لوگ تنہا سے پاس سے متفرق ہو جائیں اور نہ اتنے چکے پڑھو کہ سننے والا بھی نہ
 سنیں یا جو جری سے سنیں شاید وہ کچھ نہ سکر منتفع ہوں مگر در حسن بصری وقتا کہتے ہیں نزول آیت کا حق
 میں نہانے پہلے ابن مسعود نے کہا میں نے اتنا سنی ہی نہ پڑا کہ کسی کو سنائی نہ دے بلکہ کانوں والاسن و امیر بن
 سیرین نے کہا ہے مجھ کو خبر ملی کہ ابو بکرؓ نماز میں خفض صوت کرتے اور غر باؤ بلند پڑھتے ابو بکرؓ سے کہا تم یہ
 کیوں کرتے ہو کہا میں اپنے رب عزوجل سے مناجات و سرگوشی کرتا ہوں اور وہ میرے حاجت کو جانتا ہے کہ اسکا
 عمر سے کہا تم کیوں کرتے ہو کہا اظہر الشیطان و اذکر الشیطان یعنی شیطان کو بہکا تا اور سونے کو
 جگاتا ہوں کہا احسن جبت آئی ابی ابو بکرؓ سے کہا اذکر منینا یعنی ذرا آواز کو اونچا کر اور عمرؓ سے کہا
 لا یخفی منینا یعنی ذرا آواز کو پست کر ابن عباسؓ نے کہا نزول اس آیت کا حق میں نے ماکے ہوا ہے عائشہ ہی
 اسی کے قائل ہیں مجاہد و سعید بن جبیر و ابو عیاض و کمال عروہ بن زبیر نے یہی سی طرح کہا ہے عبداللہ بن شداد
 کہتے ہیں ایک عربی نے تم کو کہنا حضرت صلوات اللہ علیہ و آلہ وسلم جب سلام پہنچتے وہ کہتا اللھم اذنی لہ
 و ذکر لہ ایامہ مجھ کو اذنی ہوا و لایضی بکراہت آیت ازنی دوسرا قول عائشہ کا یہ ہے کہ ترول اسکا دربارہ تشہید ہوا
 ہے ابن ہریرہ کا یہی ایک قول ہی ہے غیر قول ابن عباس کا یہ ہے کہ ازنی ہر وفات سے پہلے کہ لوگوں کے
 دکھانے کو نماز پڑھ اور لوگوں کے دے نہ ترک کر حسنؓ نے کہا لا یخفی منینا یعنی میرے قہر سے غافل
 میں اچھی طرح پڑھے اور باطن میں بُری طرح جو بہا قرآن ہے ابن زبیرؓ نے کہا اہل کتاب چکے پڑھتے تھے پھر کوئی ان
 میں چلا کر پڑھتا اور اسکے ساتھ سب جگہ اسے نبی فرمائی کہ تم اہل کی طرح نہ چلاؤ بلکہ جرح بعض کے چکے پڑھتے
 ہیں اسی طرح تم بھی آباد و بست پڑھو یہ درمیان کی اہ وہی ہے جو میر علیہ السلام نے جاری کر دی اللہ تعالیٰ

حضرت سے دیکھ کر جل و جہاں مار عین ایک کھن بننا اسکا نام مرتب تھا اس پر آیت اتری یہ حدیث سے ملے کول کے کلمہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک حالت کے میں تہجد پڑھتے تھے سجدہ میں یا عین یا عین کہ تو ایک مرد کے ساتھ کہ اپنے بارون کا
کہا میں ابی بکر بن عیسیٰ کو بچا رہا ہے جو میں میں سے میں میں ایک کے کا نام عین تھا اس پر آیت اتری کی طرح مستوی دریا
جہر و مخالفت فرار کے یہ ہے کہ جہاں ہوا وہ نہ مخالفت یا عینی ہے جہر سے سبب انون میں امیر شکی سے سبب انون
میں ملک بعض میں جہر کے اور بعض میں انخار ایک قوم نے کہا یا آیت منسوخ ہے بکر یہ اذ عوارہ بکرو نفعو عا
ذخنیہ بکار ولسہ بکرو لکولے اور چیکے پر حکم کلمات مابعد کے کہنے کا دیا ان کلمات میں دسہ یہود و
نفسدے پر قائل تھا ذولہ میں اندر شکرین پر کلام کہ کو دختران خدا کہتے ہیں اور نفی شرکت ملک میں دسہ
ثنویہ پر جو قائل تھے اللہ بن پیر اپنا استغنا و ملی و ناصر سے بیان فرمایا باج نے کہا وہ کسی کی نصرت کا محتاج
ہیں ہے عبد اللہ بن ابی امیہ کہتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غلام بنی ہاشم کو جب وہ بوئے گلنات
باریہ کلمات تا آخر سورت تعلیم فرماتے رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَبُو اَحْمَدُ اَبُو حَنِيفَةَ اَبُو حَنِيفَةَ اَبُو حَنِيفَةَ اَبُو حَنِيفَةَ
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہنے اِنَّهُ اَوَّلُ الْحَمْدِ لِلّٰهِ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الشَّوَدُ غَرَن اَوَّلُ غَلْبِ اَبُو حَنِيفَةَ اَبُو حَنِيفَةَ
ہمد اللہ علیہ تمام ہوا تر سورہ بنی اسرائیل کا ولسہ الحمد

سورہ کہف

یہ سورہ ہر ایک کو گیدہ آیت ہے قرطبی نے کہا قول مجید مفسرین یہی ہے ابن عباس ابن جریر یہی اسی کو
قائل ہیں ایک فرقہ کہتا ہے کہ لول سورت ناقولہ جزا مدینے میں اتری ہے اس حدیث کی فضیلت میں
حدیثیں آئی ہیں حدیث ابوالدرداء میں فرمایا ہے جس نے یاد کر لیں اس آئین اول سورہ کہف کی وہ فتنہ و جہا
سے محفوظ رہے آخر جہا آخِرُ جَہَا وَمَسْلَمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ حِبَرٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ
مرد نے سورہ کہف پڑھی گھر میں ملک جانور تھا وہ بد کے لگا اسنے جلفظ کی نو ایک بار کو دیکھا کہ اسنے
جہا لیا یہ یہ ذکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا فرمایا پڑہ اسے فلان کو یہ سیکھ قرآن کے لیے پڑا
ہے اور یہ قاری امیر بن حنیفہ تھے بطرح کہ طبرانی نے ذکر کیا ہے اس حدیث کو شافعی نے روایت کیا ہے ابوالد
زارت نے آیہ کہف میں اول اور آخر سورہ دونوں کی آئی ہیں حدیث ابویسعید میں فرمایا ہے جس نے پڑھی سورہ کہف
اسکے گونہ ہو گا اسکے مقام سے کو نکال کر جس نے دس آئین اسکے آخر کی پڑھیں پھر وہ جال نکالو تو کچھ ضرر
اسکو نہ ہو گا آخر جہا آخِرُ جَہَا وَمَسْلَمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ حِبَرٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ

کہن ان جمع کے چلنے سے واسطے اسکے ایک نر کے قدم کے پچھلے سے ابراہیمان تک جو دن قیامت تک اسکے لیے طویل ہوگا اور یامین ہر دو جمعہ کے لیے پچھلے یا جاتا ہے رکواہ ابن مردودہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کیا خبرندین میں ٹکھو یہی صورت کی جسے یامین انسان ازین کو پر کر دیا ہے اور اسکے کاتب کو بھی اتنا ہی اجر ہوتا ہے اور جو کوئی اسکو دن جمعہ کے پڑے اس جمعے سے دوسرے جمعہ تک جو کچھ ہوا ہو اور تین اور زیادہ تک بخیر یا جائے اور جو کوئی پانچ آیتیں اسکے آخری پڑے سو اذیت تو اسکا ہوے گا اسکو اللہ جودت عبادت میں سے کہا جانے کی روئے افزایا سورہ اصحاب کہف آجودہ ابن مردودہ نے عبد اللہ بن مغفل کا لفظ نقل کیا ہے کہ میں گھر میں سوئے کہف میں تھی اس وقت شیطان اس گھر میں داخل نہیں ہوتا علی مرتضیٰ نے رقم لکھ کر فرمایا کہ جس نے پڑھو سورہ کہف ان جمعہ کے وہ معصوم رہے محفوظ ہے آئندہ دن تک ہر نفع سے اور اگر وہ حال ٹکے گا تو اس سے بھی محفوظ رہے گا ابن کثیر نے انکو سوا اور بھی چند حدیثیں لکھی ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْکِتٰبَ الَّذِیْ یُجْعَلُ لَهٗ عِوَجًا ۙ فِیْہِمَا الْمُلٰتِیْنِ بَاسًا اَسْمٰوٰیَا
مِنْ لَّدُنْہٗ وَیَنْشِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ یَسْتَلُوْنَ الصَّلٰوٰتِ اَنْ لَّھُمْ اَجْرًا حَسَنًا ۚ مَا کُنْتُمْ فِیْہِ
اَبَدًا ۚ وَیُبْدِلُ الَّذِیْنَ قَالُوْا الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَکَذٰلَا مَا لَھُمْ مِنْ عِلْمٍ وَّکَذٰلَا یَاۤیٰھُمْ کَلِمَتٌ مِّنْ خُفْرٍ
مِّنْ اَقْوَامٍ ھُمْ اِنْ یَّعْمَلُوْنَ اِذْ کَانَ بَآہُ سَرَابٍ مُّسْکَرٍ جَنِّ اَنّٰی لَیْسَ بِہٖ نَبِیٌّ کِتَابٌ اَوْ رُکْبٰتِیْ اَمِیْنٍ کَیْ
کَیْ یُنِیْکَ اَنّٰی تَاۤدُرْ سَاوِیَ اَیْکَ عَمَّ اَنْفَکَ اِھْلِیْ حَرْفٍ اَوْ خُفْرٍ دَسَیْقِیْنِ لَانَّ وِلْدٰنَ کُوْجَرَتِیْ
نِیْاۤیْنِ کَرَاکُمَا اِحْجَانِیْکَ بِحَسْرَتِیْ مَآکِرِیْنِ ھٰیثَ اَوْ رُ سَاوِیَ اَکُمَا جَوَکَیْتُمَا اَمِیْنِ اَمِیْنِ کِتَابِیْ اَوَّلَا دَکِیْمَ فِیْہِمْ
اَنکُمَا اَسْبَابِیْ کِیْ نَاسِکَ بَآہُ دَاوُدَ کُوْیَا بَرِیْ اَبَیْ کَلِّیْ ہِیْ اَنکُمَا نَدَیْ سَبَّحُوْا ھٰیثَ جَوَکَیْتُمَا
وَفِیْہِ اَمِیْنِ کِیْ سَمِیْکَ کُوْجَرَتِیْ دَاوُدَ اَمِیْنِ اَمِیْنِ اَمِیْنِ اَمِیْنِ اَمِیْنِ اَمِیْنِ اَمِیْنِ اَمِیْنِ اَمِیْنِ اَمِیْنِ
ہے اور اسی کے لیے اولیٰ اخرے میں حمد ہے ولہذا اپنے نفس کی حمد اترال کتاب عزیز پر فرمائی اس لیے کہ ایک
منمت عظمیٰ ہے جو اہل ارض پر ہوئی اور اس کتاب کی وجہ سے ان کو ظلمات سے طرف نور کے نکال دیا ایک
سید ہی کتاب ہے جس میں کوئی نفعی و کمی و ذین نہیں ہے بلکہ ہدی ہے طرف صراط مستقیم کے اور واضح ہر
کافروں کو ذرائع ایمان واللہ کو خوشخبری سنا ہے ولہذا فرمایا کہ اس میں کسی طرح کا عوجاج و زین و دین
ہے بلکہ یہ کتاب مستطاب بجا و متدل و درست ہے ولہذا مخالف کذب کہ یہ ایک ناسخ و بدعت ہے

سے لے کے باس سے اور عقوبت کا معاملہ ہے دنیا میں اور آخرت میں اس لیے شخص کو وہ مذاب کر لیا جو کسی کو
 نیک ہوگا اور اس طرح اس کو دھن میں کیلگا کسی کو باغ پر اس طرح نکلے گا اور جگہ اس قرآن پڑھانے والے میں اس
 عمل صالح سے اس کی نصیحتیں کرنے میں ان کے لیے یہ کہل یا بشر و خر و در و سان ہے کہ وہ اس طرح ان کے نزدیک اللہ کے
 اجر میں ہے وہ اس ثواب میں جو کہ عبادت پر جنت ہے پہنچا دے گا انھیں انھیں انھیں انھیں انھیں انھیں انھیں انھیں انھیں
 سے جنہوں نے یہ بات کہی کہ انھوں نے اولاد اختیار کی ہے مگر کہیں عرب میں یہ کہتے ہیں عَنْ نَعْبُدُ اللَّهَ
 وَهُمْ بَنَاتُ اللَّهِ ہم زشتوں کی عبادت کرتے ہیں انھوں نے کہا انھوں نے کہا انھوں نے کہا انھوں نے کہا انھوں نے کہا انھوں نے کہا انھوں نے کہا انھوں نے کہا
 اور انھوں نے کہا باپ دادوں کو کچھ علم تھا یہ بہت بڑا کل شرک و گستاخی کا ہے جو ان کے منہ سے نکلتا ہے اس کی کوئی سند
 نہیں ہے ان کے قول کے لئے کوئی اس پر دلیل ہے جو کہ کذب کر دینا فرمایا کہ یہ جوشہہ ہوتے ہیں ابن عباس نے کہا
 قریش نے انھیں عمارت و عقبہ بن ابی معیط کو باس ملایا یہود کے مدینے میں بھیجا اور کہا اے بوجھو حال محمد
 کا اور ان کی صفت بیان کرو اور اپنے قول کی انکو خبر دہو اہل کتاب بادل میں اور جو علم انبیاء رکھ کر باس ہے وہ ہمارا
 باس نہیں ہے وہ دونوں مدینے میں آئے اور احبار یہود سے حال حضرت م کا بیان کیا اور کہا تم اہل توریت ہو اور
 باس تمہارا ہے آؤ میں تم کو حال سے ہمارے صاحب کے خبر دو یہود نے کہا تم محمد سے تین سوال کرو جو ہم بتا کر
 میں اگر وہ تم کو ان سوالات کی خبر دے تو وہ نبی مرسل ہے ورنہ ایک آدمی ہے بات بنانا والا پھر تم اس کے بارے
 میں اپنے رائے لگاؤ ایک سال ان جوانوں کا کرو جو زمانہ اول میں چلے گئے تھے کہ ان کا ماجرا کیا ہے کیونکہ اوں کا
 قصہ ایک حدیث میں ہے دوسرے سوال اس شخص طوائف کا کرو جو شائق و غائب میں ہیں پہنچا ہوا اس کی کیا خبر ہے
 تیسرے سوال اس سے کرو کہ روح کیا چیز ہے اگر وہ تم کو ان امور کی خبر دے تو وہ نبی مرسل ہے تم اس کی تابعداری کرو اور
 اگر خبر نہ دے تو وہ ایک مرغوث ہے تم اس کے محلے میں جو نما سب سمجھو دیا کرو و خبر دے کہ یہ کون ہے باس قریش کے
 لئے اور کہا اسے مشر قریش ہم درمیان تمہارے اور محمد کے ایک قوافل لے آئے ہیں کہ وہ ملایا یہود سے خبر دی ہے
 کہ ہم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چند امور کا سوال کریں پھر ان سوالات کی خبر قریش کو دی وہ باس حضرت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کے آؤ اور کہا اسے محمد ہم کو خبر دو اور سوالات جن کا حکم ان کو کیا تھا پیش کیے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 فرمایا جن کل گھوڑا انھیں خبر دو گا اور ستھارا دے گا وہ لوگ یہ کہہ چلے آؤ اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دیا
 کہ یہ ہے یہاں تک کہ وہی اس سے میں یہی اور نہ جبریل علیہ السلام نے اہل کتب سے کہا محمد نے ہے وہ
 اہل کتب کا کیا بہتر آج چند ہوان ہے کہ ہر کوئی خبر دے گا ان کی نہیں دی اور حضرت مکث دی سے اندوہ گین ہوئے

یا اسکو چکر آخرت پر کتاب ہے اور ہر کتاب جو کچھ پہرے میدان جہاں کر لینے گہاس اور رحمت جہاں شکر
 ف اللہ تعالیٰ نے حضرت مہر کو تسلی ہی تم کرنے میں مشرکین پر کہ وہ ایمان چور کر دور جاتے ہیں کما قال اللہ
 فَلَا تَكُنْ مِثْلَ نَاسِكَ عَلِيكَ مِمَّنْ خَسِرَاتٍ لَّسُو تَرِي عِي جَانَابِے پیمبر کا اور فرمایا وَكَانَ حَزْنٌ عَلَيْنَا مِمَّا
 کما انہ اور فرمایا لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَفْسَكَ اَنْ لَا تَكُوْلُوْا الْمُؤْمِنِيْنَ شَاوِدَہ کو گوشت مارو اپنی جان سپر کہ وہ یقیناً
 نہیں کرتے بائع کے سنے میں ہلک نفس حزن حدیث و مراد جبکہ قرآن ہے قتادہ نے کہا کیا تو قاتل اپنی جان
 کا ہو گا غضب حزن میں مجاہد نے کہا افس بمعنی حزن ہے یعنی تو اپنے ناسف نہ کر بلکہ اسکی رسالت کو سہجہ اس کے جو
 کوئی ہر امت یا یہ ہو گا تو اسکا پہلا ہے اور جو کوئی گمراہ ہو گا تو اسے بڑا ہے تو اپنی جان کو ان حزنوں میں کیوں
 تباہ کر رہے ہیں اس سے یہ خبر دی کہ دنیا ایک ارفانی ہے مہرین برزیت زائل ہم نے اسکو خندہ کر گھر پڑھایا ہے
 نہ قرار کا گھر تاکہ ہم آرائش لین کر کوں شخص اچھا کام کر رہے اور کوں راحدیشا بوسعی میں غم آئی ہے اس
 الدُّنْيَا حُلُوْلٌ وَحَصْرَةٌ ۚ وَاِنَّ اللّٰهَ سَخِفَ لَكُمْ فِيْهَا مَا ظَلَمْتُمْ اَلَا تَعْمَلُوْنَ فَاَقْبِلُوْا الدُّنْيَا وَاَقْبِلُوْا
 الرِّسَالَہَ فَاَنْتُمْ اَوَّلُ قَسْبَةٍ ۚ اِنِّیْ اَنْزِلُ الْاَنْبَاۃَ بِرَبِّہِ اللّٰہ تعالیٰ نے دنیا کے زوال فنا کی خبر دی
 کہ یہ جگہ ویران ہو جائیگی اور ہم اس گھر کو تعمیر و نو کے ویران کر دیں گے جو خیر روئے زمین پر ہے ہلاک ہو جائیگی
 اور ایک بیان ہے کہ وہ گویا گرجاؤں کے گرجے سے کہ جس سے کچھ نفع حاصل ہو سکے گا ابن عباس نے کہا ہے فَاِذَا
 کُلُّ شَيْءٍ عَمِلَکُمْ اَوَّلَکُمْ اَوَّلَکُمْ مَّجَابِہَ نے کہا جُرُؤًا یَعْنٰی بِلُفْعَالِے قتادہ نے کہا صید و زمین ہے جس میں کوئی نہ
 رویدگی نہ ہو ان پر نہ سنے کہا صید و زمین ہے جس میں کوئی شے نہ ہو تو نے یہ قول اللہ تعالیٰ کا نہیں کیا اَوَّلَکُمْ
 یُرْوَا اَنَّا نَسُوْیُ الْمَاۃَ اِلٰی لَا ذَرِیۃَ لَہِمْ اَزْوَاجٌ یُّخْفَرُ بِہَا رَزَقًا تَاۡمِلْ مِنْہُ اَنَّا مُنۡہَمۡ وَاَنْفُسُہُمْ اَنۡکَلَا
 یُبْصِرُوْنَ کیا دیکھا نہیں جانوں گے کہ ہم انکے تھے میں بانی ایک میں چیل کو یہ نکالتے ہیں اس کے کھیتی
 کہ کہا تھے میں اس میں سے انکو جو پائے اور آپ پر کیا دیکھے نہیں محمد بن اسحق نے کہا سنے یہ ہیں کہ جو کچھ یز
 پر ہے فانی و باندہ ہو نو الالبے اور در جہ طرف اللہ کے ہے پر تیری ملا افس حزن کرے اس پر جو کچھ تو اس سے
 ستاد دیکھتا ہے فخر البیان میں کہا ہے نجم بمعنی جہد ہے اور افس بمعنی غیظ و حزن اور اعلیٰ الارض سے
 مراد حیوانات و نبات و حجر و ہنار و مجاہد وغیرہ ہیں جیسے سونا چاندی معادن کو تو اللہ تعالیٰ ہُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَکُمُ
 مَا لَیۡکُمْ اَلَاَرْضَ حَیۡۃً مَّعَا دِیۡہِے جسے بنایا تھا اسے و اطر جو کچھ زمین حرم سب میں عباس نے کہا یعنی رجال
 طلائف از من میں صیدین جویر بھیجی ہیں کہا ہے حرم نے کہا ہر مرد و عباد و غلام و بیدہ میں مرد و پتلا سے ہے

[illegible]

اس کا طریق ہے حبان ہفت جو ان کو یہ حکم دیا کہ تم غیر اللہ کی عبادت کرو تو ہر ایک ان میں کا اپنے اپنے گھر پر
 اور کچھ زاد و نفقہ لیکر نکلا پر جسے متفق ہو کر لے لیا اور قریب شہر کے ایک پہاڑ پہنچا کہیں جا کر چپ ہو اور اس
 اللہ کی عبادت کرنے لگاتے اور جیتے تھے اور ایک کو خفیہ طور پر شہر سے طعام خرید کر کے لائے کو یہ سجدہ تھے
 اور اطلاع سے شہر والوں کی نسبت اپنے ڈھلے تھے کہ کہیں وہ ان کو بے علم دخول کے دین کفر و شرک میں مبتلا
 نہ کر دلائین ایک دن بعد غروب آفتاب کے جب تک رہا تین کرنے لگا اس نے اپنے خواب کو سبھا لکھائی تھی تفسیر یہ ہے
 ہے حضرت علیؑ الاذان سے جبرئیلؑ پہنچے تھے تو اذہنوں نے یہ دہلی ہنسی کہ اب تو ہم کو اپنے پاس سے حرکت
 مراد اس محبت پر مغفرت پر آخرت میں اور اس عداوت سے اللہ رزق دنیا میں اور درست کر دے ہمارا کام وہ کام
 یہی مخالفت تھی کفار سے کہ یہ ہم کو اسے مل جلنا ہو رشہ نقیض ہے ضلال کی اللہ نے کہا ہے اُنکے کان
 تہک پہنچنے کو سلا دیا اور انکے کان خواب کے بند کر دیے غلبہ نوم میں آوار منجالی نہیں جی ہے یہ نوم
 منجولہ نوم طلبہ کے تھے گویا یہ فراہم کرنے لگی دعا قبول کر لی بعد اس حاجت کو ایک ہفتہ بنا کر انکو سلا دیا اور
 حالت نوم میں انکو جانست و چپ لٹنے پلٹنے رہے اسی کبف میں چند سال تک ذکر و بعد سنہین
 سفید کثرت ہے اور بعض نے کہا مراد تغیل ہے لیسیم کہ کثیر تردیک خدا کے قلیل ہے وَإِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّنَا
 كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّن دُونِ يَوْمِكَ اور ایک دن تیرے برابر کمان ہزار برس کے برابر ہے جو تم گنتے ہو یہ سنا انکو اس
 خواب کے جگایا اس لیے کہ ہمارا علم ظاہر ہو مراد علم سے ابھکر آدائش ہے کہ ہر دو گروہ قوم کبف سے کوئی زیادہ
 ضابطہ ہے ان کی مدت لبت کا اہل دے یا اہل ضلالت یعنی مومنین و کافرن انکی مدت لبت میں مختلف
 ہیں بعض نے کہا مراد نفس اصحاب کبف میں اہل مدینہ وہ جب خواب سے بیدار ہوئے تو خود ان میں اختلاف
 پڑا کہ ہم جبکہ کتنی مدت ہو یا مدد جزین سے ملو کہ میں جھیکے بعد دیگرے بادشاہ ہو گئے ہو اور اصحاب کبف فراڈ
 کہا اور وہ سلیم نے زمان اصحاب کبف میں اختلاف کیا کہ مدت لبت کس قدر ہے اس لیے اللہ نے انکو بیدار کر دیا کہ حقیقت
 حال ظاہر ہو جائے اور جبکہ ضبط حسابین ہے وہ سب کو ضبط کر لے ابن جریر نے کہا انہوں نے اس دن ۱۰۰ سال
 کو زمین وہ نکلے کہ کہہ رہا تھا عَنِّي نَقُصُّ عَلَيْكَ تِلْكَ الْحَقِّ وَالْحَقُّ نَفْسُهُ امَّا بَرِيْعُهُمْ وَرَبُّهُمْ
 هَدَاهُ وَرَبُّنَا عَلَّمَ طَائِفًا مِّنْهُم لِقَاءَ مَوْعِدًا وَآخَرًا تِلْكَ الْقَوْمُ وَآخَرُهُمْ لَن تَذْعُومِن دُونِهِ لَقَدْ
 لَعَنَّا لِقَاءَ إِسْحَاطًا هُوَ لَآءَ قَوْمًا لَّخَدَّوْا مِنْ دُونِهِ إِلَهُةً لَّا يَلْفُكُوْنَ بِأَلْفٍ مِّنْهُمْ يُلْفُونَ بَيْنَ يَدَيْهِمْ
 وَخَلْفَهُمْ لَعَنَّا لِقَاءَ إِسْحَاطًا هُوَ لَآءَ قَوْمًا لَّخَدَّوْا مِنْ دُونِهِ إِلَهُةً لَّا يَلْفُكُوْنَ بِأَلْفٍ مِّنْهُمْ يُلْفُونَ بَيْنَ يَدَيْهِمْ

آخر کوئی بات ہے کہ کوئی تم میں سے اپنا علم ظاہر کرے دوسرے کہتا میرا یہ حال ہے کہ وہ منہ مخفی رہے دیکھا کہ چہرہ میری قوم
 ہے جو جلن لیا کہ یہ باطل ہے اور ستمی عبادت کا اللہ مد لا شرک ہے جسے آسمان وزمین با مینہا پیدا کیا ہے
 تیسرے نے کہا وہ یہ بات میری کوئی میں ہی پڑی ہے چوتھے نے کہا میرا حال ہی اسی طرح ہے غرض کہ سب نے ایک بات
 پر اتفاق کیا اور خان صدق ہو کر اور اپنے لیے ایک مسجد بنایا وہاں لسی عبادت کرتے قوم نے جب یہ حال جانا
 تو انکی جھلی پاس پائیدہ کے کہانی بادشاہ نے انکو اپنے سامنے بلایا اور انکا حال دریافت کیا جوابات حق پہنچ گئے
 نے کہدی اور بادشاہ کو طرف اللہ عزوجل کے بلایا یہی مطلب ہے ربط علی القلب غرض کہ انہوں نے شکیدہ یا کہ ہے شرک
 پر گزرتا ہو گا اگر ہم اسکا کم کرین تو باطل نہیں ہے کاشطط سے مراد باطل و کذب بہتان ہے ہماری قوم نے جو اللہ کو
 چہرہ کر اور محبوب دیکھنے میں تو پیر بیدگ کوئی دلیل اسکی صحت پر بتائیں آخر واسطے نصیحت اس عو کے کہ کوئی برمان
 جلی و محبت انہو چاہیے ورنہ جو شخص اللہ پر اقرار باذہاب ہے اور جوٹ بولتا ہو اس پر ٹکر کوئی ظالم دستکار در سر کش
 و نابکار نہیں ہوسکتے میں بادشاہ نے انکی دعوت قبول کرنے لگا کر کیا اور انسا انہیں کو خوب سادہ بھکا یا ڈرایا دیکھا
 اور کم دیا کہ یہ لباس جو انکے بدن پر ہے زینت قوم سے وہ انے اندر لو اور مہلت دیکر دیکھو شاید یہ اپنے اس دین خلاص
 سے جس پر ہے ہو کر میں روح کرین یہ اللہ کا لطف تھا انکے حال پر کہ اس مہلت میں انکو فرصت مگر نذر ہر ہ و فرار کی
 لی انیادین لیکر فتنے سے بہاگ نکلے وقت وقوع فتن کے لوگوں میں یہی امر شروع ہے کہ بندہ خوف لین سے
 بیگ ہے بطرح کہ حدیث میں آیا ہے یُوشِکُ اَنْ یَّکُوْنَ خَیْرًا لِّمَالِ اَحَدٍ کُلُّ عَمَلٍ یَّفْعَلُ لَهَا شَعْفَ الْجَلَالِ
 وَمَوَاقِعُ الْعَظْلِ یَقْدِرُ یَدِیْنِیْہِ مِنَ الْعِقْلِ وَرِیْبُہِ کَرِیْمٌ یَّکْرُمُ مَالِ بَرِّانِ ہونگی جگہ جیسے چہرہ بباردن کی
 جو بیون میں جاوے گا اور مینہ برسنے کی جگہ میں اپنے دین کو لیکر بہاگے گا فتنوں سے ڈر کر سو ہو حال میں عزت و گوشہ
 گزینی لوگوں سے اور خانیہ نشینی شروع ہے بحالت کے سوا اور حالت میں شروع نہیں ہے کیونکہ یہر جمعہ و جماعات کا ترک
 کرنا پڑے گا یا بجز جب عزم و کاذاب ہر ہر پر ہم ہوگا اور اللہ ہی انکو لیے ہی امر پسند فرمایا اور انکی طرف کی یہ خبر دی کہ
 جب تم نے اپنی قوم کو چھوڑ دیا اور دین میں جو عبارت غیر اللہ ہی مخالفت قوم کی فتنار کی اور تین دنوں سے جدا ہو
 گئے تو اب تم اس کہو میں جا بیٹو اللہ اپنی رحمت کا پہلا ڈنٹر کر دے گا اور قوم کی نظروں سے کم مستور کیا گیا
 اور اس بہتار سے کام میں فائدہ سکی بات ہو یا فرادے گا تب وہ طرف کہو کے بہاگے اور انان جگہ پڑی ہو
 ہے قوم نے انکو دریں لینے پایا اور بادشاہ نے جسے جی تھوکی گردہ ہاتھ نہ آئے اسنے انکی خبر سنی کرنی جھجھ
 کو اللہ نے اپنی اور صدیق صاحب سل اللہ نے انکار کے ساتھ کیا کہ جب وہ غار حرا میں جا چہے اور شرکین و مشرکین

اس مکان میں خبر دہو پے کہ زمین نہ برف اور کھلی جگہ ہے تنگ فضا نہیں ہے۔ یہ دلیل ہے اس بات پر کہ دروازہ اس مکان کا طرف شمال کے ہے اس لیے کہ اندھ نے یہ خبر دی کہ جب سورج اسی طرف داخل ہوتا ہے وقت طلوع کے تو اس کی دہوپ دہنی طرف سمت جاتی ہے مگر اہل اربع عباس بن سعید بن جریہ قنادہ تراور اور تیل زیات ہونے سے کہ آفتاب جتنا اترتا ہے اتنا دھوپ جاتا ہے اسی قدر شعاع اس کی سبب ارتفاع کے متعلق ہوتی ہے لیکن سمت جاتی ہے یہاں تک کہ وہ بھی دہو پخت نہ وال کے اس جیسے مکان میں باقی نہیں رہتی ہے بلکہ اندھ فریاد کہ جب سورج ڈوبتا ہے تو بائیں طرف اتر جاتا ہے لیکن کھلی فضا میں شمال یا یہ سے داخل ہوتا ہے اور وہ ناحیہ مشرق میں ہے یہ دلیل ہے صحت پر کہہ کر اس کے اور یہ بات روشن ہے مائل کرنا والی جگہ کو علم معرفت ہیئت و سیر مہر واد و کوکب کا ہے بیان اس کا یہ ہے کہ اگر دروازہ خارجہ ناحیہ مشرق سے ہوتا تو کچھ دہوپ بھی اس میں وقت غروب کے داخل نہ ہوتی اور اگر ناحیہ قبلہ سے ہوتا تو وقت طلوع وغروب کو کچھ بھی دہوپ نہ آتی اور نہ سایہ دائیں بائیں داخل ہوتا اور اگر جب غروب ہوتا تو وقت طلوع کے دہوپ داخل ہوتی بلکہ بعد زوال کے اور تا غروب بدستور باقی رہتی فقہین کا ذکر نہ ولسلہ علماء اربع عباس مجاہد وقت وہ نے کہا مارد فرض سے آجگہ ترک ہے اور اندھ نے اس کی خبر دی ہے اور جسے ہم تدبیر کرنے کا ارادہ فرمایا ہے اور کہو اس کہف کی جگہ نہیں بتائی کہ یہ زمین کس شہر میں ہے کیونکہ اس میں ہمارا کچھ فائدہ نہیں ہے اور نہ کوئی قصد شرعی ہے بعض مفسرین نے سمجھ کر کہنے ہی انوال ذکر کیے ہیں ابن عباس نے کہا کہ قریب ایک کے ہے ابن عباس نے کہا بائیں سمت سے کہہ کر کسی نے کہا بلادروم میں ہے کسی نے کہا بلاد بلقاء میں اندھ ہی جانے کے سر شبہ ہیں اور کہاں ہے اگر اس علم میں ہمارے لیے کوئی مصلحت دینی ہوتی تو اندھ رسول ہم کو طرف اسکے ارشاد کرتے کہ نہ حضرت ماری فرمایا ہے مَا تَرَكْتُ شَيْئًا بَعْدَكَ تَكُونُ إِلَى الْجَنَّةِ قَرِيبًا عِدْلًا كَمَا تَرَكْتُ النَّارَ لَكَ وَكَانَ اعْلَمْتُ كَمَا رَمَيْتُكَ كَوْنِي بِجِزْرِ جَوْعِكَ مِنْ قُرْبِكَ اَوْ رَوْحِي مِنْ دُورِكَ بَيْنَ جَوْعِي وَكَرْبِي هِيَ سَوَاءٌ لِي فِيهِ مِنْ صِفَاتِ غَارِ كِي هُوَ تَادِي اَوْ يَجْعَلُ اسْ كِي بَيْنَ تَابِي اَتَا كَبِدَا كَرُودِي كَيْفَ دَهْوِي كَوَيْ كَبِدِي هِيَ تَوَانُ كِي كَبُوهُ سَمْعِي جَاتِي هِيَ زَيْدِي اَسْلَمُ نَهْ كَبَا لِي وَاسْمُهُ جَانِبُ جَهَنَّمَ جَاتِي هِيَ اَوْرُودَتِ غَرْبِي كِي بَالِي خُفْرِي اَتَرَا جَاتِي هِيَ اَوْرُوهُ اَيْكُ نَجَاشِ رُكْشَادِهِ جَعْلِي مِيْنِ اَسْ غَارِ سَهْطِي بِرُكْ دَهْوِي اَلَكُو نَبِيْنِي بِوَيْجِي كِيُوْنَكُ اِذَا اَلَكُو دَهْوِي لَكُمِي تَوَانُ كِي بَدَنِ اَوْرُ كَبِيْرِي جَلِ قَارِي قَارِيْنِ اَبَاسِ يَ اَيْكُ نَشَانِي هِيَ اَلَكُو كِي اَلَكُو رَاہِ اَسْ غَارِ كِي سَجَادِي اَوْرَا اَلَكُو اَسْ غَارِ مِيْنِ زَمَدِهِ رُكْبَا اَوْرُ سَوِيحِ اَوْرَا نِيْرُ دَاخِلِ هُوْتِي مِيْنِ نَاكُ بَدَنِ اَلَكُو بَاتِي رِيْزِ وَلِهَذَا فَرَمَا ذَٰلِكَ مِيْنِ اٰلِیِّ الْاَلَمِ يَ اَلَكُو اٰیَاتِ سَهْطِي بِرُكْبَا جَعْلُو اَلَكُو هِدَايَتِ كَرِ دَهْوِي اَوْرَا یَابِ سَهْطِي

استحقاق جنوں کو بخیر اس قسم گمراہ کے ہدایت پر لگایا جھنڈا جسکو اللہ رکھ کر دیتے ہے تو پھر کوئی نادان ایسا نہیں ہوگا فقیر
الہام میں کہا ہے سوچ سکتے وقت انکی غامضہ مائل و عادل اور ایک سوط و حیرت میں کے ہو جاتا ہے اور وقت غزو
کے انکو چھوڑ کر زمین جانب کو جاتا ہے یعنی جہت شمالی کعبہ کو ثابتہ اور زمین انپر دھوپ پڑی اور نہ انتہا روز میں بلکہ
کعبہ کی سمت سے ہر دو جہت مذکور پر عدول کر کے اور وہ ایک مکان کشادہ زمین میں سمندر میں جیسے کہا ہے فوجہ ہنر
زمین ناحیہ زمین کو مفسرین کو الجھکے اور قول میں الکت کہ باوجودیکہ وہ ایک مکان منقطع و وسیع میں ہیں مکن سلم
دن و سائر ہنر میں سوچ سکتے ذہن انکو نہیں پہنچتا اسنے آفتاب کو بطور کراستان سے جو خوب کہا ہے دوسرا
قول یہ ہے کہ دروازہ کعبہ کا طرف شمال کے مستقل نباتات انفس زمین میں کہلا ہوا تھا سو ہر وقت طلوع
کے میں کعبہ پر اور وقت غروب کے بعد کعبہ پر ہوتا ہے اسکی دھوپ یا غیر زمین پر پڑتی نہ وقت نکلنے کے نہ وقت
دوبنے کے اور نہ وقت استوار کے اگر دھوپ پڑا کرنی تو گرمی آفتاب کی ایذا دینی رنگ روپ جاتا کیڑے پرانی ہو جاتا
لکن اچھے اگلے لیے ایک خانہ لگا دیا جائے کشادہ زمین پر کہہ دیا ہے جہاں سردی سب و شہ کی پہنچتی ہے اور
کرب و غم کا دروازہ ہے قرآن دل کا مویہ یہ قول ہے ذلک من الیات اللہ العلیٰ الشانوں میں سے ہر
کہنا کہ یہ دینا سوچ کا ان سے باوجود تو جہت فوجہ کے طرف ہے مکان کے جہاں عادی دھوپ پہنچتی ہے اُسب
سے کہ وہ ایک نشانی کہی جائے نیز مویہ ہے اسکو اطلاق فوجہ کا اور عقیدہ ذکرنا اسکا ساتھ کسی جہت کہ دوسری قول
یہ سننے میں کشادہ و حدیث اصحاب کعبہ کی منجملہ آیات خدا کے ہے لکن اول اسنے ہر بعض نے کہا چونکہ انکی غار کے نیچے ایک
حاجب فرست جنوب کے اور ایک جہت فرست دیور کے ہے اور وہ اسکے زاویے میں میں نزاع کا مذہب یہ کہ فضل
شمس کا ایک آیت میں اسے بغیر اس کے کہ دروازہ کعبہ کا ایسے جانب میں ہو کہ جو دھوپ نہ آئے کو وہ جہت سے آیت یہ نہیں
الہ است انکو ایسے کعبہ لطیف بگدی ہی جس کی صفت یہ ہے ایسے کعبہ میں جگہ دی کہ وہاں دھوپ رہنے سے متاثر
ہوئے اس بنیاد پر ممکن ہے کہ صرف شمس باظلال غامضہ یا سب دیگر ہو مفعول اس ذکر سے بیان کرنا انکی حفاظت کا ہے
انظر بلایا و تغیر ایدان والون اور مادی گراہ سے وَحَسْبُهُمْ اَيْقَاظًا وَهُمْ رُقُودًا وَحَقَّ كَلِمُتْهُمْ
ذَاتُ الْعَيْنِ وَذَاتُ السَّمَالِ ذَا وَكَلِمُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَسِيطِ لَوِ اَخْلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَكَّيْتُ
وَهُمْ فِئْرًا اَوْ لَوَكَّيْتُ عَنْهُمْ سُرْعَانًا توبانے وہ جاگتے ہیں اور سوئے ہیں اور کھڑے دلائے ہیں ہم
انکو دابھے اور بالین اور کتا انکا پسار رہا ہے اپنی باہنیں چو کہتے پراگرتو جہاں تک کچھ انکو تو پسینہ دیکر بھاگے
المن سے اور ہر جاوے تہہ میں انکی درہشت کہتے ہیں سوئے ہیں انکی آنکھیں کھلی ہیں اس سے کوئی

میں نے جگتے ہیں اور جن تعالیٰ نے اس مکان میں دشت کہی ہے مالوک تماشا نہ کیوں کر وہ بے آرام ہوں اس کے ساتھ کہتا ہی ملک گیا تھا وہی زندہ رہ گیا اگرچہ کہ کتبہاں سے لکن ملک برون میں ایک پہلا ہی ہے اسے بعض اہل علم ذکر کیا کہ جیسے نے نوم کو اپنے غالب کیا تو انکی اکھیں بند نہیں ہوئیں تاکہ بوسیدگی طرف نہ شبانی نہ کرے اور جب ہوس کے لیے پہلی برہین کی تو بانی ہی برہین کی و لہذا اللہ نے فرمایا کہ تو اذکر جاگتا جانے اور وہ سوتے ہیں کہتے ہیں کہ اگر جیسے ہے ایک اکھ بند کرنا اور دوسری کھولے رہتا ہے پھر اس بند اکھ کو کھولتا ہے اور پہلی اکھ کو بند کرتا ہے اور وہ سوتا ہوتا ہے شاعر نے کہا ہے

سیتام یا بخدی مقلید و یثقی یا حری الزاریا فهو یقظان نا ندر

بعض سلف نے کہا کہ کسال ہر جن دو در کر دہ برون بن عباس نے کہا اگر کر دہ برون تو زمین اذکر کہا جائے ابن عباس مجاہد و سید بن جبیر قندہ نے کہا کہ سید بن عباس نے کہا مجھے بابا الخا کا ج طرح کہ کر دہ کی عادت ہو دروازہ غار پر مہر یا حرارت اس باب کی انہر کرتا تھا یہ بات سمیت و طبیعت کلب ہوتی ہے کہ در در و کلب کے مہر رہتا ہے گویا حرارت کرتا ہے نشست کلب کی درواز کے باہر تھی اس لیے کہ جس گہ چون کتا ہوتا ہے وہ ان فرشتے نہیں تھے ج طرح صحیر میں آیا ہے و لا صوۃ و لا حجب و لا کاذر اور نہیں اہل تو فرستہ گئے ہیں مگر وہ روز جزا و کا فر جو مضمون ایک حدیث میں ہے کہ انکی برکت شامل کلب ہوئی وہ بھی نہیں کی طرح اسی حال پر گیا و ہذا آفایڈ فی محبۃ الاختیار قراتہ صاۃ لہذا الکلب ذکر و خبر و کتات اور یہ ہر اس کی بہت فائدہ ہے و یکھو یہ کتا کس شان اور تہہ کو پہنچا ہے

پس نوح با بطن نبشت
خاندان نبوتش گرم شد
گگ اہا بکھت نذر چند
بے نیکان گرفت و مردم شد

لہتے ہیں وہ کتا شکاری تھا ہی اشیاء اور جن نے کہا وہ کتا بادشاہ کے نان بانی کا تھا نان بانی نے دین میں انکا ساتھ دیا اسکا کتا اسکے ہمراہ آیا والدہ علم حسن جری برہمن نے کہا ہے نام کیش ابراہیم علیہ السلام کا جری رہتا اور نام ہدیر سلیمان علیہ السلام کا عفر اور نام کلب اہا بکھت کا قطبہ اور نام محل فی اسرائیل کا جکی پریش نہیں لے کی تھی یہو شگا اور آدم ہند میں اور خواجه دین ازین اور ابلیس شہت بیسان میں اور سائے مغربان میں اور شعیب جہانی نے نام کلب کا حراں بتایا ہے اسکے رنگ میں اختلاف ہو کسی قتل پر لکن کوئی فائدہ و حاصل اس بحث لاطال کا نہیں ہے اور نہ کوئی اس پر دلیل ہے اور نہ کسی طرح کی اسکی طرف حاجت ہو بلکہ ایسا غرض

سنی غصہ ہے کیونکہ سند اسکا جرم انبیاء علیہ السلام کا ہے اور یہی ہے کہ کوئی انکی طرف نظر کرتا ہے وہ دشت میں آجاتا ہے تاکہ کسی کا گدڑ انکی پاش ہو لو کوئی انکو دلتہ نہ لگائے یہاں تک کہ اپنی اوجھل پٹے بچے اور زائے انکی خواب کا مقصد ہو کہ یہ کو اخص سے اس طویل رقدہ میں حرکت کا طرہ و جہت بلند اور مت و ہمد کہی ہے فخر البیان میں کہ اب یہ کہ آیت خطاب ہے حضرت مہ کو یا ہر واحد کو کہ تو انکو جاگنا خیال کرتا ہے مگر وہ سوتے ہیں یہاں بس گمان کا یہ ہے کہ انکی انگلیں کہلی ہوئی ہیں اور وہ پڑے سو تو زمین زجاج نے کہا یعنی یہ سب کثرت تغلب کے ہم انکو دہرین بائیں پٹنے رہتے ہیں یعنی تاکہ زمین انکے عباد و عوم کو نہ کہا جائے یہی قول ہے سعد بن جبیر کا کہ ان لام رازی نے اس فعل پر ترجمہ کیا ہے اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرمے اے انکے خطا پر بغیر تغلب کے ہکا جواب کوئی شخص یہ کہتے ہیں کہ اللہ کی قدرت میں کچھ شک نہیں ہے مگر انہوں نے ہر شے کے لیے ایک سبب رکھا ہے غلبہ ال میں قالا لکرمی میں کہتا ہوں کہ جس صورت میں خود اللہ نے ذکر انکے تغلب کا فرمایا ہے تو یہ ہر شے پر تعجب کرنا باوجود تھیں کے یعنی چوبیس سال پہلے میں ایک تغلب ہوتا ہے دن عاشور کے ابن عباس نے کہا چھ ماہ دھننے کر ڈا پر اور چھ ماہ بائیں کر ڈا پر رہتے ہیں اس بنیاد پر ایک سال میں دو بار تغلب ہوتا ہے اور بعض نے کہا ہر نو برس میں بعض نے کہا یہ تغلب ست اوپر میں ہوا ہوتا ہے یعنی سال میں تین بار تھا ظاہر کلام مفسرین یہ ہے کہ تغلب اللہ کا فعل ہے اور جاز ہے کہ کوئی فرشتہ اللہ کے حکم سے کر ڈا بدلتا ہو مگر اول اس لیے اکثر مفسرین نے کہا ہے کہ صومعہ کہتے ہیں ملک سے رات کو باہر اور ایک چوڑے پر گدڑ ہوا اسکے شا ایک کتہا وہ انکے پیچے لگ گیا اور بعض نے کہا خود انہیں میں ایک شخص کا کتا تھا مجاہد نے کہا اسکا نام ظمورا تھا اور کسی نے کہا ریان اور بعض نے کہا صہبان یہ کتا سفید و شبانی تھا اور بعض نے کہا قلع سے بڑا اور گری سے چھوٹا غلطی چینی کے کہتے ہیں اور بعض نے کہا زرد تھا کسی نے کہا گندم گون تھا کئی کہا مائل ہے یعنی بعض نے کہا آسمان رنگ تھا کہتے ہیں جنت میں "اب نہ ہونگے گرگن اصحاب کف کا اور گدا بیگم کا ہم نہیں جانتے کہ انھیں تر کو خیر کیا باندہ سے کیا تعلق ہے اور کون امر حال اس فضول غیر متد ہے کہ جسکو منع قبول ہونے اور نہ عقل فوٹا و صید کہتے ہیں تا وہ اب کو بھی قول ہے مفسرین کا بعض نے کہا عتبہ یعنی جو کہتے ہیں کہ کف کے لیے نہ جنت ہوتی ہے اور نہ دروازہ مرویہ سے کہ کلب غلبہ کی جگہ مکان و گہر تھا یا وسیعہ مرقم و صید ہو یعنی نہ انھیں خیر نہ کہا کہتے نہ ایک قوم کو دوست رکھا اللہ نے ذکر اسکا ہمراہ اس قوم کے کیا یہ ہمارا کیا حال ہے کہ ہمارے پاس تو عقدا یان و کلہ سلام و حسب بنی آل و اصحاب ہے اور یہ قول حضرت علی کا و لعل کرمنا جی آدم الایۃ اوسہ ہے

اومر کی اولاد کو اس میں تسلیم نہ تھا۔ یہ وہی مومنین مقررین کے درجات کمال سے اور مومنین صالحین دنیا و
 عمار کے اور انطاطین اولیاء و صفیاء کے اندر سے فرمایا اگر تو نے پیغمبر یا نبی کو طلب انکو اس حالت پر دیکھ کر شوش
 پیر کر بیگا کہ تو جو خوف و ترس سے ملو ہو جائے سبب سے سبب کا وہ سمیت ہے جو اندر سے انکو پیدا دی ہو
 اور بعض نے کہ بطور طفلانہ و شور و غلام و درشت مکان ہے کہ کو ہمدی و خاص و زجاج و قشیری نے دیکھا
 ہے کہ کن قلمہ تعالیٰ کہینا کو مآذ بعض انکو ہم نہیں ہے میں ایک دن یوں سے کہ کہ کو دفع کرنا ہے کیونکہ کہ
 قلم دلیل ہے سہا ت پر اس کے حال میں کہ یہ قشیری نہ کر نہیں ہوا تھا اور ان کے ناخن بڑے اور نہ بال بے ہو جس سے
 طفل مت پر دلالت ہوتی کسی نے کہا یہ عرب ایسے ہے کہ انکی اکہ بین کہلی بن جیسے بیدار ہوں کہی نے
 کہا اندر سے سبب اس عرب کسی کے دیکھنے سے انکو محفوظ رکھا ہے کہ ہم نے کہا ہم بات انکو بار سے میں
 یہ کہ اندر سے اس کا کو جس پر وہ سو گئے تھے محفوظ رکھا تاکہ ان کے لیے اور غیر کے لیے ایک نشانی قدرت
 کی ہو لہذا انکا کثیر اپنا ہوا اور نہ کوئی صفت متغیر ہوئی اور وہ شخص جو ان میں سے طرف شہر کے آیا تھا انکو
 بھی کسی طے کا انکار نہیں کیا بجز اس کے کہ معاملہ بنا و ناراض کو دوسری طرح میرا یا اور اگر فی نفسہ کوئی حالت ہوتی
 جسکو وہ منکر جانتا تو نیز اہم موتی ذکرہ القلمی و کذلک بَعَثْنَاهُمْ لِيُشَآءَ لَوْ اٰيْتَهُمْ قَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ
 كَذِبُكُمْ ؕ قَالُوا لَيْسَ بِكُومًا اَوْ بَعْضُ نَوْمٍ ؕ قَالُوا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ؕ فَابْعَثُوا احَدَكُمْ يَدْرِيْكُمْ هٰذَا
 الْمَلٰٓئِكَةُ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَا اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاۤتِكُمْ بِرِزْقٍ مِنْهُ ؕ وَلْيُتَلَطَّفْ ؕ وَلَا يُشْعِرْكُمۡ ؕ اَنتُمْ اَعْلَمُ
 بِاَنۡ يُّظْهَرُوْا عَلٰیكُمْ ؕ رَجَعُوْا اِلَيْكُمْ اَوْ عَزِّدُوْكُمْ فِیۡ صُلٰتِهِمْ ؕ وَلَٰنۡ تَقْلُقُوْا اِلَّا اَبَدًا ؕ اِیۡسٰی طرَحَ اَنۡکُوۡجِکَ ایاہم
 نے پسین لگے پوچھا ایک بولا ان میں کتنی دیر بیٹھے تم پوچھو بیٹھے ایک نے یوں کہ ہم نے نیند را بہ بہتر
 جانے یعنی دیر رہے ہو اب یہ پوچھنے میں سے ایک یہ رو پیر کیا اپنا اس شہر کو پیر دیکھے کون سا شہر کہا نا
 لاوے کہ کوس پہنچ گیا اور نرمی سے جاوے اور جنازہ سے تہاری خبر کسی کو وہ لوگ اگر غیر یوں نہ تہا رہی تھے
 ہوا یوں کہ وہ انکا پیغمبر تین تین تب پہلے ہو تہا را کہ یہی ف سیکر یوں برس نہا انکو ایک نے معلوم ہوا مردہ او
 سوتا برا ہے اتنے اندر کہ نے فرمایا کہ اس طرح ہم نے انکو سلا یا تھا اسی طرح انکو جگا دیا ان کے بدن اور بال اور کھال
 سب میری کوئی حال کہ نہ ہوا تہا وہی سمیت و شکل و صورت ماتی نہی یہ جاگنا انکا معبرین ہو برس کے پہلے تہا و نہا
 انہوں نے پسین پوچھا کہ کہ ہم تم کتنا سو گئے کہا ایک نے کہ کہیم کہ ایک دن سے گویا داخل ہوا کہ تہا میں اول
 تہا میں ہوا تھا اور جاگنا آخر تہا میں و لہذا بطور ہند کہ بعض یوم کہا یہ علم مقدار شب کو لیس پر چھوڑ گویا

کچھ ترین فن کیفیت پر پہنچنا والا تم کو واسم علیکم نظر فرمائی جنتیہ وللہ اعلم فان قال قائل فلو ان
مصلحت من اهل الکتاب اور ان کے ان مومن کے ساتھ سے ہوا اور ان کو کئے کے نام کی سمت میں نظر ہے کیونکہ اکثر
اسی باتیں ال کتاب سے اخذ ہیں مراد ظاہر سے اور اصل زعم انسان ہے ایسے کہ معرفت میں اس امر کے کچھ بڑا
فائدہ نہیں ہے اور مستفاد کرنے سے ایسے ہی فرمائی کہ اہل کتاب کو خدا کا کمال نہیں ہے ایسے ہی سے جو جانتے
ہیں بطور ہم بالغین کے کہہ دیو جو کئی مصمم کے کلام کی طرف متباد نہیں ہوتی ہے اور تہار سے پاس پیغمبر اللہ
تعالیٰ دعوت بات لانا ہے جس میں کئی طرح کا شک و شبہ نہیں ہے تو ہی حق مقدم و حاکم ہے حکایت و قول و نقل
پر فتح القیام میں کہا ہے قریب ہے کہ یہ لوگ کہیں گے کہ کہتے ہیں کہ وہ اپنے یا سات یہ وہی لوگ ہیں جنہوں سے
حضرت محمد علیہ السلام کے زمانہ میں دوبارہ مداحاب کہتے تھے کیا ان میں اہل کتاب اور کچھ مسلمان لوگ تھے
کہا نا اہل کتاب سے پہلے ہی ہر صدی کے کچھ ایسے جو کہ بہر حال یہ مراد نہیں ہے کہ ان کے لیے ہی ایک بات بالاتفاق
ہی بلکہ مطلب یہ ہے کہ بعض نے یہوں کہا اور بعض نے وہوں عرض کیا کہ ان میں قول ہیں دو قول انصاف کے اور ایک قول
مؤمنین کا بعض نے کہا اور قول یہود کا ہے اور تیسرے قول مؤمنین کا یہی ضرب بصواب ہے بلکہ اس قول پر حکم رہے
بالغیب کا نہیں لگا بلکہ اس نے فرمایا ہے پیغمبر کہ ہر کہہ دے اللہ ہی کلمی جانتے کہ کہتے شخص میں کیونکہ مراتب
یقین کے متفاوتہ ہوتے ہیں قوت میں اور تفصیل عالم کا علم ہونا اللہ کی شان ہے ان تہوڑے آدمی ایسے ہیں
جہاں کی ذات کو یا کئی نقد کو جانتے ہیں ان مسعود ابن عباس کہتے تھے کہ ہم نبیوں ان قلیل کے ہیں یہ سات شخص
تھے سید علی نے تم انکے ذکر کیے ہیں اور بعض عمر بن زید نے ان کو منقطع انکے ہمسار کے کچھ ہیں اس ذکر کو کچھ تفسیر
سے تعلق نہیں ہے اور بعض مثل کچھ واسطے دفع آفات کے ان کے ناموں سے کام لیتے ہیں اور بھر بتاتے ہیں مگر
ہمارے نزدیک یہ کام نہیں کہیں اگر عمر بن زید کے کتب کا نام میں اور اس سے کام نکالیں تو میں مراد
خدا و رسول ہے افضل کے ہوا فاضل کی حاجت نہیں ہوتی ہمسار حسنہ نعم اللہ علیہم ان اہل مالک و دنیا و صلوا
سے اور اگر ان ہمسار کے ساتھ حزن نہ آیا استغاثہ ہو تو ہر ترک محض ہو گا اللہ تعالیٰ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو منع کر دیا کہ تم دوبارہ اہل کتاب سے جلال نہ کرو اور اگر کرو تو فقط سرسری طور پر نہ تمق و وقت
کے ساتھ لیجئے اس معنی کو ان پر پڑو وہ فقط نہ انکی تجلیل کرو اور نہ ان پر ردا زنی کے کہا لیکن یقین میں اس عدد
کی انکی تکرار نہ کرو بلکہ یہ کہ اس یقین کو کوئی دلیل نہیں ہے ایسے وقت و جب سے پہلے ہی ہر
کیا کہ تم انکا حال ان سے دریافت کرو کیونکہ معنی کو مستفہ سے علم نہ ہو نا پیسے اور یہاں یہ امر بالکل ہی غلط

و اتھ اہل بیت میں ایک مرتبہ حال اپنے بیان کر دیا اسی قدر کافی ہے لایح سے سوال کر کیا حاصل ابن عباس سے کہا
یہ وہ ہیں قرطبی نے کہا افسوس کہ میں ہی اولیٰ ہے بیٹا دی نے کہا اپنے زسوال ستر شاہد اور زسوال ثقت میں سے
سود کرنا رسول اللہ کا تو تر میفائے مسئلہ و قول کی مراد ہو کر یہ بات مکالمہ مطلق میں نہیں ہے آیت اہل بیت میں سے
ہر مرتبہ اہل بیت کسی شخص میں علم سے ولا کھو کون لیسائی لائی فاعل ملک خدا اہل بیت کے لئے
واذکر و ثبتت اذ انیت و قل عظمیٰ ان کلمہ دین لیسائی لا فرب میں خدا اور شاہد نہ کہ کسی کام کو کہ میں
کل کر یہ کہ اولیٰ ہے اور یا کر اپنے رب کو جب یہ قول عالم اور کہہ سید ہے کہ میرا رب مجھ کو سہا دے میں سے نزدیک اہ
نیک کی وفات صاحب کعبہ کا قصہ تاریخ کی کتابوں میں نہایت میں کہہ رہا ہے کہ فرما کہان ہو سکتی کا فرب میں سے یہود
کے سکھانے سے حضرت م کو پوچھا آدائے کو حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے وعدہ کیا کہ کل بتا دوں گا اس
بہرہ سے پر کہ جبریل آج کے نو پندرہ دھما جبریل م زائے انشاء میں تک حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نہایت
غلیظ میں سے آخر یہ قصہ لکھا کہ جو بیعت کے اگلی بات یہ وعدہ نہ کہ یہ غیر انشاء اللہ تعالیٰ اگر ایک وقت یہاں جاؤ
نور میں لڑ کر کے کہہ لے اور فرمایا کہ اسو کہ کہ تیرا رب اللہ اس سے زیادہ کرے لیکن یہی نہ ہوئے انتہر اللہ پاک نے
اس آیت پاک میں اپنے محل کو ایک اب سکھایا کہ جب کسی شے کے کو نکھارا اور دوزان مستقبل میں ہو تو اس میں عزم
طرف اللہ کی شے کے مذکور کیا نہ کہ اللہ کی ذات پاک عالم الغیب ہے ہر مکان ایمان و مال میں کو جانتا ہے مخرج کہ میری
میں ہر وہ سے نکھایا ہے کہ سلیمان بن داؤد نے کہا تھا کہ آج کی حالت میں سرحد نو پندرہ طرف کر دیا اللہ تعالیٰ
اللہ میں ہوتے ہو تو میں آئی ہیں اور میری مددیت میں ہو تو میں ہر ایک صورت ان میں سے ایک بچا جائے گی
جو اللہ کی اہ میں مخالفت کرے گا ان سے کہا گیا دوسری مددیت میں ہے کہ فرشتے نے فن سے کہا کہ نہایت
انہوں نے نکھایا اور طرف کیا ان میں سے ہر ایک صورت کے کسی نے بچا دیا اور ایک نے جو جنا سلف نہایت
حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا تم ہے انکی جگہ اہ میں ہے جان میری گروہ انشاء اللہ تعالیٰ کہتے
تو حالت ہو اور اپنی حاجت لے لیتے دوسری مددیت میں ہو کہ وہ سب اللہ کی اہ میں اڑتے تو ہر اور اول صورت
میں نہ کہ سب نیک لکھ چکا ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جواب حال وعدہ دے دیا کہ کیا تو پندرہ
دن تک می نہ آئی ہو فرمایا کہ جب تو انشاء اللہ کہہ نہایت عالم نے اور بعد میں یاد آئے تو وقت یاد کے کہہ لے
ابو العالیہ حسن بصری کا قول یہی ہے کہ ابن عباس نے کہا حال کو پہنچتا ہے کہ انشاء کرے اگرچہ ایک سال
کے بعد اور اسی آیت میں اس آیت کہ کہتے ہیں ولا ذکر و ثبتت اذ انیت اللہ کو تو اپنے رب کو جب تو نہایت

کہ اہل لیل ہے اور کہیں نبی مقرر ہے جس کو میرا رب بھی کہہ کر فریق دے گا رشید وایت کی بیٹے ایسے آیات و دلالت
 نبوت عطا کرے گا جو کہ رشیدین قصہ اصحاب کعب سے بھی زیادہ نزدیک اول پہنچے جانے ایسا ہی ہوا کہ اگر رسول
 کے احوال غائب اور حادث نازل زمین آئندہ بر تاقیام ساعت الطلوع غشی و کثرت فی کفہم ثلث یا تیرینین
 از د ا د و استعاضہ کل اللہ اکمل یالکھواہ لہ عیب السموات والارض آتھوہ و اسفوم
 حکامہم من مؤمنین و لا یثیر لک فی حکمہ اکملان مت گندی اپنے اپنے کہوہ میں من سو برس اور اپنے
 روز و اندہ خوب بناتا ہے جتنی مدت وہ ہر ہی کے پاس میں چھپے سپرد آسمان و زمین کے عجب کیا سنتا ہے
 کوئی نہیں بند و پارس کے سائے خمار اور نہیں شریک کرتا اپنے حکم میں کیونتی مدت وہ سو کر جاگے تھے تاریخ
 و اگر کی طرح بتاتے تھے سب شیک ہی جو لحد بناوے یہاں تک قصہ ہو چکا تھے اصغر اپنے رسول کو مقدار
 برس اصحاب کعب کی کعب میں غیری کی وجہ سے انکو سلا یا اور جب تک بگایا اور اہل زمان کو انکے حال پر اطلاع
 دی تب تک تین سو نو برس ہوتے ہیں حساب ہلال سے اور حساب جس سے پورے تین سو سال کو ایک تعداد نہر صد
 فری کا صد ہی سے سال کا ہوتا ہے لہذا نو برس کی آزادی تین برس پر اٹھ فرماں پیر فرمایا اگر تہجد سے لے
 نئی وہ سوال کریں کہ وہ کتنے دن سویا کئے اور تہجد معلوم نہیں ہے اور لحد تہجد مدت اکثر لبت کی نہیں بتائی
 ہے تو تہجد جواب میں تقدیم کر کے کہ یہ معلوم ہے کہ اس ہی جانے کہ وہ کتنی مدت رہے کیونکہ اسکو علم آسمان و زمین
 کے فیو جگہ ہے یا سکودہ طلع کرے اپنی خلق میں سے کثر ملتا تفسیر طرف سی قول کے گئے ہیں میں میری باہر
 و غیر صفت مختلف نمادنے کہاتین سو برس کی مدت بتانا اہل کتاب کا قول ہے لہذا اس قول کا اللہ اعلم یت
 لکھوا اللہ کی مدت کو زیادہ اقص ہے کہ ہر کو دیا لکن جب لحد نے نو برس تین سو برس پر زیادہ کیے تو معلوم ہوا کہ نیر
 ہونے کی حکایت نہیں ہے بلکہ اخبار ہے طرف سے اللہ کے اسی کو ابن جریر نے اختیار کیا ہے اور قرات ابن مسعود
 و کلا و کثرتا شاذ ہے نسبت قرات جمہور کے لائن محبت نہیں سہا میں جاری کہتے ہیں آتھوہ و اسفوم
 بموجب کھتا سنتا ہوں میں کہ یہ طرح کا مبالغہ ہے میں میں نے لحد بڑا دیکھنے والا ہے ہر موجود کا اور بڑا سننے والا
 ہر شیخ کا سپر کوئی شے غشی نہیں ہے اور وہی صاحب خلق و امر ہے کوئی اس کے حکم کا پیچھے نہ لے والہ نہیں لحد کا
 اسکادیر و تفسیر شریک مشیر ہے فعلی و تقدس فہم البیان میں کہا ہے کہ تین سو سال شمس کی حساب بنی میں سو نو برس
 ہوتے ہیں ابن جریر کہتے ہیں کہ اہل کتاب میں اختلاف تھا کسی نے سو سال دیکھے کسی نے نو سو سال کہ لحد نے
 غیری کو مدت تو اگر نام ہونے کی ہے مدت باحد معلوم ہے وہ کسی ایشیر کو معلوم نہیں لہذا حکم دیا اسکا علم

اور نہایت اچھی شکل میں لکھ کر امیج بہت دین سے محفوظ رہیں کہ پرستوں پر پرستوں نے سبکی مہر کو چا کر لیا
 اور کجا کر کے یہ پھیلایا اور پھر چرخے سے علم لکھ کر ان کو بخش دیا ہے یہی راہِ نوری کی تاکید میں یہ ارشاد
 کیا ہے کہ جو علم انسان زمین کے عجیب کا جو وہ سب سے بڑا کائنات ہے اہل سوادِ عرض کے لیے یا صاحبِ کف
 کے لیے یا کائناتِ عالم میں حضرت مسلمان علیہ السلام کے لیے سوا کسی کوئی دوسرا دینی اور فاضل نہیں ہے یہ
 بیان ہے غایت قدرت خدا کا کہ سب کے مقدر میں کسی کو اپنے حکم میں شریک نہیں کرتا ہے واقعی تمنا دینی
 اَلَا تُسَبِّحُ بِحَمْدِ رَبِّكَ لَا مَبْدُوءَ لِكَلِمَاتِهِ ۚ وَكَانَ تَحْدِثُ مِنْ دُونِهِ مَلَكُوتًا ۚ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ

مَعَ الْآلِیْنَ وَادْعُ إِلَى سَبْحِ بِالْعَدَاوَةِ وَالْعُشَىٰ یُزِیْلُهَا وَكَهْدٌ مِّنْ عَصَاكَ عَنِ مَّوَدِّعِی

لئے ادبیات

رَبِّیۡنَا السَّجْدَ الَّذِیۡ لَا تَکْفِیۡمُ مِّنْ اَغْفَلًا تَلْبَسُ عَنْ ذِکْرِ یَاۤ اَللّٰہِمْ حَوْلًا وَکَانَ اَمْرًا مُّرْکَاہ
 بڑھ جوسی ہوئی جبکہ تیرے رب کی کتاب کوئی بدلنے والا نہیں بلکہ باتیں اور کہیں شے پاس لگا تو اس کے سوا کچھ
 کی جگہ اور نہ کام کیا آپ کے اس کے ساتھ جو بچا رہے ہیں یا بڑب کو جمع و شام طالب ہیں اس کے منہ کے اندر دیرین تیری
 آنکھیں لگو چھوڑ کر تلاش میں رونق دنیا کی زندگی کی اور نہ کہاں اس کا جبکہ دل غافل کیا بننے اپنی یاد سے اور چھوڑ گیا
 ہے اپنی یاد کے اور اس کا کام ہے حد پر نہ ہٹا ف ایک کا حضرت مسلمان علیہ السلام کو سمجھانے لگا کہ اپنے
 پس ردالوں کو نہ بیٹھنے دو کہ سردار تم پاس نہیں بڑھ لکھا غریب مسلمانوں کو اور سردار دو گشتہ کو فزون کو کسی پر بیات
 آتی ہے تیرے تعلق سے اپنے رسول کو حکم دیا کہ تم قرآن کی تلاوت کرو اور لوگوں کو یہ کلام پہنچا دو کہ وہ اس کا منہ دھو کر
 جہیز نہیں ہے غم سے مراد جانے نہایت ہے یعنی اگر تو تلاوت و تبلیغ قرآن کی نہ کرے گا تو غرض سے اس کے کوئی
 جگہ نہجات کی تیرے پر نہیں ہے کافل تعالیٰ یَاۤ اَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَبِّكَ ۚ وَلَنْ تُقْبَلَ
 قَدًا مَّلَکَتْ رَّسَالَتُہٗ ۚ وَ اَللّٰہُ یَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّاسِ ۚ اے رسول! پہنچا جو تم کو اترا تیرے رب کی طرف سے اور اگر یہ کیا
 تو تو نے کچھ نہ پہنچایا کہ پیغامِ ادا سے جبکہ پہلایا لوگوں سے اور فرمایا اِنَّ الَّذِیۡ فَرَضَ عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَّکَ
 اِلٰی مَعَادِیۡ جِسْمِیۡ لَیْسَ لَکَ سِیَّآ تَجْزِیۡ اَنْ کَاوہ پہلایا لاسے جبکہ پہلی جگہ ہے تیرے سوال اطاعت رسالت کا
 کیا جاوے گا تو ان لوگوں کے پاس میں ہمارا جو کہ جمع و شام اس کا ذکر کیا کرتے ہیں یعنی بتلایا و عقیدہ دینیم و ذکر کیا
 لاسے میں خواہ مخواہ ہوں یا غیبا یا اقوال یا مضامین کہتے ہیں کہ نزول اس آیت کا حق میں ان شرف قریش کے ہوا
 ہے جبکہ انہوں نے حضرت مسلمان علیہ السلام سے کہا تھا کہ تم تنہا ہمارے پاس میں ہمارا اور اپنے ضعیف
 یا مدین میں مشہور جیسے بلال و عمار و سبب و غیاث و ابن مسعود ان کی مجلس ہم سے ملے ہو ہمارے ہمارے ہمارے

یَعْنِي بَلَّغَهُمْ بِالْعَدَّةِ وَالصَّحْفِ الْاِيده حضرت مسلمان علیہ السلام کو حکم کہ روئے سے باہر نکلتے ہوئے کھڑے نہ ہو بلکہ
 قدم کو پایا کہ صاف کر کے تھکان میں کوئی پریشان بل تھا اور کوئی سنت کہاں ایک ہی کراہی واجب نہ ہو بلکہ ایک
 پس پیش گئے اور کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ لِي اَقْرَبَ مِنْ اَقْرَبِي لَكَ اَصَدَّ تَقْوِي مَعَهُمْ رَقَاهُ الْعَلَمُ الْاَشَدُّ
 سر پر سے لے کر جسے میری امت میں مانگ بیٹھ کر جو سا جھک کر صبر کرنے کا ارادہ حکم دیا ہے میں عباس بن عبد المطلب
 میں کہ یہ عداوت ہے تو ان لوگوں کو جو درگزر کے بغیر کہ طرف تجاوز نہ کر سکتے بل میں ان کے صاحبزادے و شرف کا
 طلب ہو اور جب کہ میں کو ہم نے اپنے ذکر سے لینے دین لگی و عبادت رب کے میں بنامین شوق کر دیا ہے اور ان کے حال
 و احوال سبابت میں ان کو نظر رکھ کے میں تو اس کا طریق نہ ہو اور نہ اس کے طریق کو دوست کہہ اور نہ اس کی دولت شوق
 و نحو ہا پر رشک کر کہ مخالف سجاد و فعالی و لا تَمْدَنَّ عَيْنِيكَ اِلَى صَامَةٍ مَقْنَاهُ اَزْوَاجًا مِثْلَهُمْ دَهْرًا
 الْحَقُّ الدُّنْيَا لِيَقْنِيَهُمْ فَيَنْدَرِدُ رُكْبَتُ خَيْرٌ وَاَنْفَى اَمْدَنَ سَابِقًا اِي اَجْمَعِينَ اس پر جو برتنے کو دی ہے
 اور کہ سبابت میں ان کو روئے دنیا کی جیتے ان کے جانچنے کو اور تیرے رہی دی روزی بہتر ہے اور پرستے
 والی فتح القبا میں کہ اسے حضرت مسلمان علیہ السلام کو حکم نہ کہ نہ کر نیکان عادت کتاب پر روزی الیہ پر کیا اور
 فرمایا کہ ان کلمات کا کوئی بدل ہے والا نہیں ہے کہ کلمات ہے کہ اس کو بدل بغیر محنت کر کے نہ جابجائے کہ کہا ہے
 نے جسکی خبر دی اور جو حکم کیا اس کے لیے کوئی بدل نہیں ہے محمد سے مواہب ہے لینے اگر تو قرآن کا اتباع کرے گا
 اور اس کو پڑھنا نہ دیکھا اور اس کے حکم پر عمل کرے گا تو جھک کوئی جگہ بدل کر کے امثال ہونے کی نہ ملی گی یہ آیت
 آخر قصہ اہل کہف جو اس کے بعد لکھنے دوسری نوع کا بیان شروع کیا اھکھا کہ لوگ اللہ کے داعی لینے عابدین
 جیسے فقر و موئین تو انکی مجالست پر اپنے نفس کو صبرے آیت بالغ ہے یہ صمد انعام سے اس کی کاس آید میں
 بنی ہے حضرت مسلمان علیہ السلام کو اس کے طریق سے لہذا آیت میں اس کے انکو پاس نہ کرے اور صابر رہے
 کا اور فلاذہ و غشی سے مروا ستر ہے دعا کا جیم اوقات میں لیکن لکھا ہر روز و عین یا ہر نماز عہد و غیر
 ہے حضرت کہ طلب انکس دعا سے وضو نہ غرض میں یا مسلمان کہی میں ہوں لقا القلوب ہے لینے عین بن بدو و اقرع بن
 مابہ کہ اسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا شاہد مجلس میں بیٹھے امدان لوگوں سے اور ارواح جبابہ
 سے غائب تھو لینے مسلمان ابوہریرہ و فقر اسلمین کے یہ لوگ باہن کے جسے پہنے ہوئے تھے تو ہم ان کے پاس بیٹھے
 بات چیت کیا کرتے اور علم حاصل کرتے ہر آیت سے بھی و اقل ما اخرج الیک اللہ پڑھ جو دی ہوئی تجھ کو
 تیرے حکم الی قولہما اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْاَشْرَافَ مَالِكِي تَوَجَّوْا اِلَى سُلْطَانِ سُلْطَانِ سے دی ہوئی ہیں کہ حضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہے ہو گئے ان لوگوں کو جبکہ ساتھ حکم صابریت کا ہے تلاش کر سنے کے بہانے کہ
 انکو مومن سمجھ کر اسے ہوتا یا فرمایا لَعَلَّہُم یَعْلَمُونَ حَتَّی اَمَرَ نِی اَنْ اَصْبِرَ نَفْسِی مَعَ
 رِجَالِہِم مِّنْ اُمَّتِی مَعَهُمُ الْاَیْمَانُ وَالْمَنَاتُ سبب ترفیع اللہ کو جسے محکومت نہیں کیا یہاں تک کہ محکمہ کر کیا کہ
 سہم کہوں اپنی جان کو اپنی ہمت کو اور کج ساتھ تہارے ساتھ یہ جیسا کہ وہاں پہنچ کر یاد دہ لوگ ہیں جو نماز چھوڑ کر
 حاضر ہوتے ہیں وہ بن عباس مغلیہ بعض نے کہا یہ آیت حق میں نماز صبح و عصر کا تری ہے یہ اللہ نے فرمایا کہ تو
 انکو چھوڑ کر جو کج جانب نگاہ نہ کر یعنی طرف ذی البیئات و صحابہ زینت کو نائل نہ ہو اس لئے کہ دنیا کی زندگی
 مرفوق دار ہے یہو مجالست اہل ترف و شرف و غنی و محبت اہل انبیا سے اور جو کج ایسے ہیں کہ انکے دل ہاری
 یاد سے غافل ہیں جیسے یہ منکر و غیر اہل حق و مومنین سے اور تابع ملنے ہو انفس کے ہیں اور کام انکا حد اعتدال سے
 مستجاوز ہے انکی طاعت نہ کر مراد اتباع ہلستے ایثار باطل علی الحق ہے جیسو مشرک کو تو حیدر اختیار کرنا بن عباس
 نے لکھا یہ آیت حق میں امیرین خلف کرازی ہو کہ یہ کہ اسنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا تھا کہ تم ان
 نقوشوں کی صحبت کو چھوڑ دو اور صدا دید اہل کرم کو اپنا مقرب بناؤ یہ اللہ نے آیات انامکی ابن بریدہ کہتے
 ہیں عیینہ بن حصن اس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایدن گرم تھا آپ کے پاس سلمان جبہ صوف پہنے ہوئے
 بیٹھتے تھے ان کے پسینوں کو اسنے نکلی عیینہ نے کہا انکو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ہم پاس تھا اسے امین تو تم
 اسکو اور اسکے مثال کو اپنے پاس سے نکال دیا کہ وہ کم کو ایدن اندین جب علی جا لیں تو تم جانو اور یا اسنے فرمایا
 اَنْطَلِعُوا وَکَلِی الْحَقِّ مِنْ رَزَکِیْمٍ قَدْ فُتِنَ شَاءَ فَلَیْکُمْ تَمِیْنٌ قَدْ وَفَّی شَاءَ فَلَیْکُمْ تَمِیْنٌ اِنَّا اَعْتَدْنَا لِلْظَّالِمِیْنَ
 نَارًا اَسْطَاطِیْعُہُمْ سَرَادِیْمًا وَاَنْ کَیْسَ یُخَوِّشُوا یُنَافِکُوا یَمَآءَ کَالْمَعْلِ یَشْوِی الْوُجُوہَ طِیْسُ الشَّوْکِ
 وَاَسَاءَتْ مَرَاتِفُہُمْ کہہ بھی بات ہو تہارے اور ہر کی طرف سے چکر کوئی چاہے انے اور جو کہ چاہے نہ انے ہم نے کہی
 ہے گنہگاروں کے دلوں کو جو گنہگار ہی ہیں انکو اسکی تقاضا میں اور اگر فراد کرین گے تو ملے گا یا نبی جیسا پ
 ہوں مثال نہ کو کیا برا بیٹا ہو کر یا آرام اللہ تعالیٰ اپنے رسول پاک فرماتا ہے کہ تمہارے محمد کو لوگوں سے
 کہہ دے کہ جو میں تہارے پاس لا یا ہوں طرف سے تہارے اور بکریہ حق ہے امین کہہ شک شبہ نہیں ہے اب
 جو کجی چاہے وہ اسکو مانے اور کجی چاہے نہ مانے یا ر شلا بطور تہدید و وعید شدید ہے وہ نہ فرمایا کہ
 غم ظالموں یعنی اللہ رسول و قرآن کے منکروں کے لیے ایک ایسی آگ تیار کر رکھی ہے جسکی ضلیل نے انکو محاط
 کر رکھا ہے سادق سے مراد سورہ طہ ہے حدیث ابو سعید خدری میں فرمایا ہے سادق مار کے لیے جو جلدیوارین

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ اور سیدنا دوسری جگہ پیر سنکی اور دوسری جگہ سہنے کی فتح البیان میں کہا ہے جو نبی ہم ان غلو سے کہہ کر کہ وہی جو ہم کو آتی ہے یہ طرح سے تمہاری رب کے حق میں یہ میرا کرنا ہر اور خدا کے حق ہے فتاویٰ سے کہا ہے کہ آقا ہے اب جو کوئی جانتا ہے یا نہیں کہ وہ جو کوئی چاہے وہ پانچ لائے اس میں ہندو شدید و غریب و فرقہ ہے نہ غیر وہاں ہیں جس نے کہا جس کے لیے اللہ نے ایمان عطا فرمایا اور جس کے لیے کفر عطا فرمایا وہ ہر فرقہ و جماعت کا ہے کہ ان شاء اللہ لو کہ العالین اور تم جیسا ہو کہ جاسا ہے اللہ جہاں کا صاحب جو ہری نے کہا سزاؤں وہ ہے جو میں غنا کے اور کینچا جاتا ہے یعنی شاہینا اور ہر دوی کے کہ کو سزاؤں کہتے ہیں ابن الاعلیٰ نے کہا ارمو ہے فقیہ نے کہا سزاؤں وہ جرم ہے جو کر ذمہ کے ہو تا ہے یعنی قاتل قاتل کہتے ہیں بچلے کہ وہ کو یا تانے کو یا سیتے کو یا پیل کو یا تیل کے ٹمٹ کو جو برتن کے میں جاتی ہے وہ جراثیم کی گرمی موات ہر بعض نے کہا ایک نہ ہے فطرت کی مرتب سے مراد مجلس سے ان الذین امنوا و عملوا الصالحات انا کا فیضیم اجر من احسن عملکم اولئک ہم جنات عدن تجري من تحتہم الانهار کون فیہا من اساءد من ذہب یتلبسون فیہا باحضرۃ فرس سندس و استبرق متکونین فیہا علی اکامک و یحکم النواب و احسن من تقاع

جو لو کہ بعض نے لائے اور کین نکلیاں ہم نہیں کہہ سکتے نیک اسکا جن نے بہا لیا کام ایسوں کو بلع بن بسنے کے ہستی بچے لائے ہر بن ہنسا نے نیک کو کہہ لکھن سن کر اور جتنے ہیں کہ پیر سبز چٹا کا بھوشن کے لگے بیٹیاں میں خوش ہو کر خوب بلا ہے اور کیا خبر نام ف حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا سونا اور چینی لکیر اور دو کو ملتا ہے بہشت میں جو کوئی یہاں پہنچے پیرین وہاں پہنچے انتہی اللہ نے بعد نکر شہاد کا کرا سدا کا کیا یہ لوگ میں جہاں پر ایمان لائے اور رسول کی نصیحت کی اور میں اعمال صالحہ کا حکم تھا وہ بجا لائے ان کے لیے بہشت ہے اور ہنسنے کی مدد کے سے ہر نافرست کے ان کفر و منانل کے نیچے سے ہر بن جاری ہوگی زعمان نے کہا تھا وہی و الا ظہر بخیر

میں صحیحی الایۃ اور ہر بن جاتی ہیں ہر سے پھر کو کہ زمین فرمیتے ان کا زیرو سنی کے گلن ہونگے دوسری جگہ فرمایا ہے و کونو تا و لیا ستم فیہا حور و اللہ تعالیٰ ان کی پوشاک ہی دان ٹم کی اللہ جگہ لباس ہر کلا کر کیا ہے ہر بلک عفوئی کہہ رہے ہیں جیسے فیض و غمہ انہیں کہتے ہیں کھڑا بلع کو اس میں ایک طرح کی چمک ہوتی ہے انکار سے مراد بیٹیاں ہے یا مریم بیٹیاں یا شہید بالمراد ہے ہر جگہ حدیث میں آیا ہے اما اتا فلا اکل متکئا اور میں کو کہ لگا کر نہیں کہا تا کہ تیرے میں ہر کو جو نیچے جگہ کے عطا ہے جسکو لوگ ملتا ہے اس نے میں بخاندہ بوسے ہیں یعنی ہر کہت یا مسہری فتاویٰ سے کہا اراک حلال ہیں جو ہر نے کھا کر خیر الیہا بجا لیا

اور کیا اچھی آرامگاہ ہے یہ مقابلہ میں مار کے فرمایا پیش اللہ عز و جل و سادات مرفعتاً کہ کیا چاہتا ہے اور کیا براہِ راست
 اسی طرح سوئے زلفان میں دو نوٹھا سفاک کیا ہے جن میں مار کے کہا ہے اَلْاَسَاوَاتِ مُسْتَقَرٌّ اَوْ مَقَامًا مَّوْجِعًا
 سونین کا ذکر کیا اور فرمایا اُولَئِكَ يَخْرُجُ مِنَ الْغُرُفَاتِ اَلَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهَوْنَ وَلَهُمْ فِيهَا زُجُجٌ وَلَهُمْ فِيهَا مَنَازِلُ مُتَتَابِعَةٌ
 اِنَّمَا حَسِبْتَ مُتَقَرَّرًا اَوْ مَقَامًا اَلَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهَوْنَ وَلَهُمْ فِيهَا زُجُجٌ وَلَهُمْ فِيهَا مَنَازِلُ مُتَتَابِعَةٌ
 اور سلام کہتے ہا کوئی ان میں خوب جگہ ہے شبیر اذکی اور خوب جگہ ہے رہنمائی کی سال اللہ بخیرہ و مغفرت میں اللہ نسیح
 البیان میں کہ ہے کہ ہر اہل ایمان اعمال صالحہ کے اجر میں ملے نہیں کرتے ہیں بلکہ ان کے لیے سات تین قامت میں ان فضل
 ساکن ہی ہوتے ہیں جن کی عمر نہیں کنگل ایک نیت ہو جو پہنچے میں یہی جاتی ہے بادشاہ لوگ ہینا کرتے
 میں اس آیت سے معلوم ہو کہ اس کی نگل سونیکر ہونگے اور وہ دوسری آیت میں ذکر جاندی کا یہی آیا ہے اور دوسری
 آیت میں ذکر موتیوں کا معلوم ہو کہ سب قسم کے زیور ہونگے کسی کے انتہ میں سونیکا نگل اور سونیکا انتہ میں جڑی
 کا اور کسی کے انتہ میں موتیوں کا اور منسل ہے کہ گاہی جنین اور گاہے جنان ہریش پور پرہ میں فرمایا ہے بِحَبْلٍ
 اَلَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهَوْنَ اَلَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهَوْنَ اَلَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهَوْنَ اَلَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهَوْنَ
 اور زیور کے لباس کیا ایسے کہ یا شیعہ ہے واسطہ نفس کے اور لباس ہنر موافق تر ہے ساتھ بصر کے اور حسن
 اللون ہوتا ہے کسائی نے کہا سندس تنویر باریک کہتے ہیں اللہ ہنر برق گندا کو یا استبرق وہ دیباچہ ہے جس کو
 سونے سے بنا ہوتا ہے جس نے کہا لفظ فارسی عرب ہے اسکی تفسیر استبرق ہے زمین عبد اللہ کہتے ہیں جنت میں
 ایک درخت ہے اس سے سندس لگتا ہے وہی اہل جنت کا جامہ ہوگا استبرق استبرق ہوگا اور سندس بہ ہنر میں
 لاکھ طائی رہتا کہتے ہیں آدمی چہل سلاہ تک تکریم کر بیٹھ گاندہ بیلو بدلہ لول ہو اسکے پاس درخت
 آئینگی جسکو اسکا بیجاہیگا اور انکھ کو مزہ ملیگا دَا اَبْنُ اَلْاَحَابِ اَبْنُ عَابِصَیْنِیْ کہہ اریک وہی سر پر ہوتا
 ہے جو جملہ کے اندر ہو جنت اچھا رنگ ادیدہ ارنگ بھی نہشتگا ہے اسکی بیٹھ پنج طرح کا مذکور ہوا ایک جنات
 عدن و جریان بہار زیر جبات سوم تھلی اس اور جبار تم طلب بند میں استبرق خیم انجاد و لیلہ اللہ العلم از قضاہ ایک
 اور کہ دھوک عمارا و مروت لَمْ تَمْلَکْ لَکُمْ مَنَازِلَ رَجُلَانِ حَسْبُنَا لَاحِدٌ مَّا جَعَلْتُمُوْا مِنْ اَلْعَمَلِ کَیْفَ حَقَّقْنَاهَا
 وَنَحْنُ لَکُمْ اَبْدَانُ مَا هَا کُلُّهَا وَکُلُّهَا فَوْنُهُ شَیْءٌ اَوْ فَوْنُهُ تَاخِلُهَا
 فَرَّاهُ وَکَانَ کَا تَسْمَعُ فَعَلَّ اَصَابِیْہِ وَهُوَ تَحَادِیْہِ اَنَا اَلَّذِیْنِ لَکَ مَا لَہُ وَاعْرِضْ اَوَّہُ وَدَعَا
 جَنَّتْہُ وَهُوَ طَالَمٌ لِّیَنْفِیْہِ فَلَمَّا اَخْلَنَ اَنْ یَّتَّیْدَہُمُ اَبْدَاہُ وَمَا اَخْلَنَ اَلْاَمْرَ فَاَجَبَتْہُ وَی

وَقَدْ رَدَّدْتُ إِلَيْكَ لِقَاءَ لَكَ حَتَّى أَمِنَّا مِنْ قَلْبِكَ ۝ تِلْكَ لَمَّا كَانَتْ دُونَ دُونَ كِي بِنَادِيَةِ جِبْرِائِيلَ
 کو دو باغ انگور کے اور گوانگے کیجورین اور کبھی دونوں کے جو میں کہتی دونوں باغ لائے اپنا میوہ اور نہ گنہگار
 میں سے کچھ اور یہاں ہی مہمانوں کو کبھی ہر اہل ملک پہل ملا پہل دیا اپنے دوسرے سے جیسا میں کہنے لگا
 اس سے مجھ پاس زیادہ ہے مجھ سے مال اور برد کے ٹوک اور گایا اپنے باغ میں اور وہ بزرگ رہا تھا اپنی جان پر بولا کہ
 نہیں آہ خیال میں کہ خراب ہو یہ باغ کبھی اور مجھ کو خیال میں نہیں آتا قیمت ہوتی ہے اور اگر کبھی یہی ہوتا ہے
 اس کے پاس باغ کا بہتر اس سے ہر طرح کی کف پہلے وقت میں ایک شخص اللہ مر گیا دو بیٹے رہے برابر مال اپنے
 لیا ایک لڑکے میں خرید کی دو طرف میوہ کے باغ لگائے چھ میں کہتی اور مذی کا لاکر ان میں مالی کہ مینہ ہوتا ہوتا تھا
 نہ آوے اور عہدہ جگہ بیاہ کیا اولاد ہوئی اور نوکر رکھے تدبیر دنیا درست کر کے سود و گذران کرنے لگا دو صاحب
 مال اللہ کی راہ میں خرچ کیا آپ قناعت سے مہذب رہا دوسرے نے ہر خرچ کیا مال تو اس کی نعمت تھی پر اترنے سے اور کفر
 بکھت آفت آئی سکر لوگ بابتہ میں کہ جیسے دنیا میں پیش کرنے میں ساتھ گن ہوں کے دیات ہوگی آخرت میں
 سہم گز ہونا نہیں آتا اللہ پہلے ذکر فرمیں متکبرین کا ہشتینی ضحفا مساکین سلیمین سے کیا کہ انکو اپنے ہوا ان
 کا فخر ہے غراہل دین پر پران دونوں فرق کے لیے ایک مثل بیان کی کہ دو مرتبہ ایک مرد کے دو باغ تھے انگور
 اور کھجور سے لے دو ہوئے انکو در میان میں نہ رہت ہوئی تھی ہر قسم کے درخت اور کھیتی اور پہل پہل نہایت جودت کے
 ساتھ ہوتے تھے کسی طرح کا نقصان انکی پیداواری میں نہیں تھا ان ساتین دروزع میں ہند مختلف جاری تھیں
 یعنی مالواری بہتے تھے اور مٹو یعنی مال ہوتا تھا میں عباس و محابد و قنادہ نے کہا یعنی پہل اور میرے پیدا ہوتے
 یہی سے ٹکر کے ہنگامہ ظہر اس باغات دلانے اس اپنے دوسرے بھائی سے بطور محابہ و مخاصمہ اقتدار و سرور
 یہ بات کہی کہ میں مال اور خدام میں تجھ سے بڑھ کر ہوں مراد نصرت خدمت شرم و دلہ میں قنادہ نے کہا تِلْكَ وَاللَّهِ
 اَمْنِيَّةٌ كَلَّا اَجْرُ كَثْرَةِ الْمَالِ دَعْوَةُ الْغَنِيِّ ۝ تو اسکی قسم فام کی خواہش ہے مال کی کثرت اور جاعت کی
 کی عزت کی بالحدود شخص اپنے باغ میں آیا اور وہ بسبب اس کفر و ترد و تکبر و تجبر و انکار عباد کے ظالم نفس تھا
 کہنے لگا مجھے گمان نہیں ہے کہ یہ آدمی اور جاہلاد کبھی جاتی رہے یہ کل اس نے نظر کی ماہ سے کہا تھا دروزع و کار
 و اشجار و اہل مطر و کو جانب باغات اور اطراف کشت میں دیکھا کہ اس نے خیال کیا کہ یہ سامان کثیر پہلا کہو نہ کر
 کافی و مفرغ و مالک مالک ہو گا یہ اکی کی عقل و ضعف یقین کا ساتھ اللہ کے اور مجب کرنے حلمات و زینت و دنیا
 پر اور انکار آخرت کا سبب تھا لہذا کہا کہ مجھے گمان نہیں آتا کہ قیمت قلم ہوگی اور اگر فرشتا ہوئی اور میں پاس کے

یہاں آیا گیا تو اس نے بھی خطہ جھوک لیا اگر میں نزدیک اپنوں کو کہہ دوں تو کہے کہ وہ مجھے یہ سازبگ دیتا جو طرح
 دوسری آیت میں فرمایا ہے فَذَکَیْنِ دُخِیْتُ اِلَیْہِیْ اَنْ لِّیْ عِنْدَہُ الْفَضْلُ اور اگر میں یہ کہہ گیا اپنے رب کی طرف
 ہے شک جھوک ہو اس کے پاس غولی اور فرمایا اَنْزَلْنَا آیۃَ الْغَوٰی کَثْرَہً یَّالَیْہِیْ مَا کَانَ لَکَ مِنْ شَیْءٍ اَنْتَ
 یَّالَکَا رَاکَ اَخْرَجَہُ جہلا تو نے دیکھا وہ جو منکر ہوا ہماری آیتوں سے اور کہا جھوکنا ہے اُل اور اولاد سے اس آیت
 کا سبب اُل حق میں حاضر ہوا اُل کے ہٹا کا سیاہی فی موضعہ نشا اللہ تعالیٰ فتح البیان میں کہا ہے یہ آیت کہا ہے
 اس شخص کی جو کہ غرور دنیا میں ہے اور جو کجاست فقر اسے ملے کہتا ہے بعض مفسرین نے کہا ہے دونو شخص مقدسین
 اور بعض نے کہا محققین پر حقین میں اختلاف ہے کسی نے کہا یہ دونو یہاں بنی اسرائیل تھے ایک مومن یہود نام قول ابی
 عباس میں اور بعض نے کہا تینوں نام دوسرا کا فریطوس نام نہیں دونو کا ذکر اللہ سورہ وھافات میں کیا ہے
 بقولہ قَالَ تَاٰیِلَہُ مِنْہُمْ اِنِّیْ کَانَ لَیْ ذِہْنٌ بُولَا اَیْکَ بولے والا ان میں جھوکتا ایک ساتھی اور بعض نے کہا
 یہ دونو راد مغزوی تھے اہل مکہ سے مومن کا نام عبداللہ بن عبداللہ بن عبد اللیل تھا اور کافر کا نام سود بن
 عبداللہ بعض نے کہا یہ ایک شل پیغمبر بن جھن اصحاب علیہ کے ساتھ سلمان اصحاب سلمان کے جو کہ فرہتا
 ان دونوں میں اسکے پاس ایک بستان ایک دیوار کھڑا اسکے چچ میں ایک غمی تھی اسلئے کہ دو باغ فرماستھے
 شیبانی کہتے تھے ہزار بی فطس نہ خستین ہے یہ ایک نہ ہے شہر مدین و باغ انکھو کا تھا اس کے ارد گرد کھجور
 کے درخت تھے وہاں لوگ ایسا ہی کیا کرتے میں کہ انکھو کے گرد اور درخت خردار لگا دیتے میں ان ہر دو باغ کو
 وسط میں اکھتی ہوتی تھی تاکہ ہر ایک باغ جامع اوقات فواکھ منوہل العمارت شکل حسن و ترکیب انش پر ہوا اسلئے
 کہا وہ دونو باغ خوب ساہیل لاتے تھے انکھو میں کی طرح کی کمی نہیں ہوتی تھی بلکہ ہر سال بہرہ ہر دو باغ کافی
 ہوانی آتا تھا یہ وصف ہر دو باغ کا اسلئے کیا کہ عادت اس بستان کی برخلاف سائر بستانیں تھی کیونکہ غالباً
 یہ ہے کہ اکثر باغات ایک سال کثیر الثمر ہوتے ہیں اور دوسرے سال میں غلیل الثمر ہیں عباس نے کہا اس حنت کا
 کا ہر حنت اپنے طعام میں کم نہ تھا ان دونو جنتوں کے چچ میں ایک نہر جاری تھی ثمر بالغہ ثمر بصرہ و سکون
 ثانی قرار تان عباس سے لینے لغویہ اُل کس کا خرنے اپنے صاحب میں سے بات حیت میں یہ کہا کہ میں اُل
 میں تجھ سے زیادہ اور قریب میں غالب تھوں یہ وہ اپنے باغ میں گیا مفسرین کہتے ہیں اپنے برادر مومن کا ہوتا
 کہ کو باغ میں ایجا کہ یہاں بعد و کچھ آثار و عجائب و حسن ثمار دیکھا ہے اور ان سوال اُملاک پر فخر کیا حال کا کہ سبھا
 اس کفر و غیبت کا ظلم انفس مستحکم را نہ کرنا تھا یہ اپنی فطاعت غفلت معلول اُل سے یہ بات کہی کہ مجھے کمال نہیں کہ یہ میرا

بلغ ارجہ من مقام قیامت کا خیال نہیں کرنا ہوں یہ انکار تھا بعثت کا بعد انکار تھا ربیع خود زجی نے کہا
 اسنے اپنی بیانی کو اپنے کھری خبر دی کہ نہ دنیا تھا ہوا نہ قیامت اسکا اگر باطن ہا تقدیر یہاں ہی ہو ا قیامت
 آئی تو میرا اٹھنا اس آقا کا ر سے ہی دامن بہتر ہوگا اسلیے کہ بقول تیرے یہ دنیا فانی ہے اوردہ باقی ہے
 یہ بات بطریق قیاس ثابت علی الامنع کے کہی کہ جس طرح میں دنیا میں دو گرا دلدار ہوں اسی طرح آخرت میں ہی
 غنی دو دو تندرہوں گا نیز انا کہ یہ تو گری اسبک کی ایک استیلا ہے طرف سے اللہ تعالیٰ کے کمال کے صاحبزادہ
 وَهُوَ مَجْزُوءُهُ اَلْعَزَّتْ بِاللّٰہِ خَلَقَ مِنْ تُرَابٍ لُّمِّنْ لُّطْفٍ لِّتَعْرِ سَوَاکَ رَحْمَۃً لِّکَآ
 هُوَ اللّٰہُ رَبِّیْ وَکَا کِمِزْکَ رَبِّیْ اَحْلَاہُ وَکُوْلَا اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتْکَ قُلْتَ مَا مَآءُ اللّٰہِ لَا هُوَ اِلَّا
 بِاللّٰہِ اِنْ کُنْ اَنَا اَقْلَ مِنْکَ مَا کَا وَکَلَا اَہْ هَسْنٰی رَبِّیْ اَنْ یُّؤْتِیَکَ حَبْرًا مِّنْ جَنَّتْکَ وَ
 یُرْسِلَ مَلَکَآ حَسْبًا ثَابِتًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحُ مَسْجِدًا اَرْکَا لَکَ یُعِیْمُ مَا وَاَعَاذَ اَنْ تَکُنْ مِّنْ سَیْطِیْمٍ
 کہ طلبہ کہا اسکو دوسرے نے عیب بات کرنے لگا کیا تو منکر ہو گیا اس شخص سے جس نے تمکو بنایا اسی سے پیر ہونہ
 سے پیر ہو کر دیا تمکو مرد پیر ہوں تو کہوں ہی اللہ سے پیر ہوں اور نہ مانوں سبھی اپنے رب کا کسی کو اور کیوں جب
 تو آیا تھا اپنے باغ میں کہا ہوتا جو چاہا اللہ کا کچھ نہ زمین کر دیا اسکا اگر تو دیکھتا ہے مجھکو کہ میں کم ہوں نتیجہ
 مال اولاد میں تو میرے کدیر لب دیوی مجھکو تیرے باغ سے بہتر اور میرے اسیر ہو جو کا آسمان سے پیر ہو جو
 رہا جو سے میدان پیر پہنچ صبح کو ہو رہے ہکا پانی خشک پیر نہ کے تو کہ اسکو دہونڈہ لادو ف رسول نے فرمایا
 کہ جب آدمی کو اپنے گھر یا میں آسوی نظر آوے تو یہی لفظ کہے شا اللہ لا قوۃ الا باللہ کہ کوئی لگے انتہے سے
 نے خبر دی حال اس دوسرے شخص ہوں کی جس نے کا ذکر و غطا و زجر کیا اسکی کفر و غتر ا پر اور کہا کہ تیری اصل تو یہی
 ہے کہ تو مٹی سے بنا ہے یعنی آدم علیہ السلام تیرے سے مخلوق ہوئے میں پیر اکی نسل ایک قطرہ آب ذلیل سے چلی
 اٹھا حال تعالیٰ وَبَدَا اَخْلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ طِیْنٍ لُّمِّنْ جِلْ نَسْلَکَ مِنْ سَلَاکَ مِنْ مَّآءٍ تَحْنِیْبٍ اَوْ رُحُوۃٍ
 کی انسان کی پیدائش ایک لگے سے پیر بنائی اسکی اولاد پچھلے پانی بے قدر سے اور فرمایا کَیْفَ تَکْفُرُوْنَ
 بِاللّٰہِ وَکُنْتُمْ اَمْوَاکَا فَاَحْیَاکُمْ اَلَا یَذَرُکُمْ سَطْرٌ مِّنْکُمْ ہُوَ اللّٰہُ سَعْدٌ تَعْمَدُ تَعْمَدُ تَعْمَدُ تَعْمَدُ
 تم کس طرح اپنے رب کا انکار کرتے ہو حالانکہ دلائل کی متہر ظاہر و غلیان ہے ہر کوئی اپنے ہی سے جانتا ہے کہ
 میں پہلے معدوم تھا پیر موجود ہوا اور یہ وجود اسکا کچھ خود اسکی طرف سے نہیں ہے کہ آپ ہی آپ ہو گیا ہوا اور نہ
 کسی اور مخلوق کی طرف مستند ہے اسلیے کہ وہ مخلوق ہی اسی کے مشابہ و شائبہ ہے جس سے معلوم ہو کہ اسناد کہا

سے یہ کہ گنج امید ہے کہ میرا کرم میں تیرا منبت سے بہتر دیکھا اور تیرے اس رخ پر جبکہ تو غیر ملک سمجھا ہو
کوئی آفت آسمان سے میری گنج ابن عباس مضمحل قندہ وزہری نے کہا کہ تو سبیل کو عذاب ہے اور ظہر ہے کہ اگر او
ہوان بدگنج و قلع نزع و اغیار ہے یعنی ایسا مصلادار پانی ہوتے جو کہ کیتی امدخت کو ستیا ماس کر دی
خاک میں ملا دے لہذا ازنا پاک و باغ ایک خاک کا میدان صاف ہو جائے آمین کوئی پیداوار نہ ہو این
عمر اس تک کہ اپنے مثل زمین پر کے ہو جائے لکھ نہ لگاے یا پانی اس چشمہ و نہر کا زمین کے اندر چلا جائے اور
خاک ہو جائے مفضل تعالیٰ کلّی ارا یشتم ان اصبحہ ماکو کوعود اقمین ثانیہ لکم یما و متعین ائی بکار
و متاکج کو کہہ بہلا دیکھ و اگر ہو رہے صبح کو پانی نہ ہوا خشک ہو کر بن ہے جو ملاوے تک کو پانی نہ ہوا غور رصد
ہے یعنی غار منداغ غار طالب غل ارض ہوتا ہے اور نایب طالب ہوا ارض مصدر المیع ہے فاعل سے قمع
البیان میں کہ ہے اصل مادہ بشر مٹی ہے ہر فرد بشر کو اس سے ایک خطہ ہے اور نطفہ مادہ فریب ہے اور سو یہ
مراد تبدیل تکمیل اعضا ہے زمین طوح ہے ساتھ دلیل کے باعث کہ جبکہ ابتدا پر قدرت ہو سکوا عاده پر ہی قدرت
ہے اس کو زمین کو لکن میں کیو ضر کیا ہے رب کا نہ کو لگا اشارہ ہے طرفت سات کہ کہ اسکا بیانی مشرک تھا
پھر اس بیانی کو دوسرا مر بطات کی کہ تونے وقت دخول استبان کے اسکی مشیت و قوت کا ذکر کیوں نہ کیا
اس میں نہ انجوتہ کیا ہے اس کا ذکر کو اس بات پر کہ وہ اسکی مشیت کا اعتراف کرے کہ بقا و فنا ہر شے اسکی ارادت
پر ہے اور اپنے عجز کا معترف ہو اور جان لے کہ یہ ساری مہارت و حسن اخلات اسکی معونت و قوت و قدرت
سے ہے یہ نصیحت ہے مومن کی کا ذکر اور چیز کی ہے اس کہنے پر کہ مجھے یہ خیال ہے کہ یہ باغ و نبع کہی ہلاک نہ ہوگا
زجاج نے کسی کو طاقات نہیں ہے کہ جو ملک و نعمت اسکے ماتہ میں ہے وہ اسکو تمام سکے مگر اسکی مشیت
سے حدیث آسمانیت عیسٰی من آیا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے مجھے کلمات سکھائے کہ وقت کہ رب کے
میں انکو کہما کردن اللہ
کیو ضر کیا نہیں بتا افضلیت میں کل للاحول لا قوۃ الا باللہ کے حادث و آثار سلف بکثرت آئے ہیں
مومن کہ میں تجھے مل و اولاد میں کہ میں اسلئے تو کہہ کرتا ہے اور ہمہ اپنی عظمت سمجھتا ہے سو مجھ پر امید ہے
کہ میرا رب مجھ کو تیرے باغ سے بہتر باغ دیکھا دنیا میں یا آخرت میں یا دونوں جبکہ امد تیرے باغ پر کوئی عذاب
یا نار ہمان سے یہ سجد کیا گا پھر وہ باغ تیرا ایک پیر میدان ہو جائیگا اور پانی اس نہر کا سو کہہ کر سچا لینگا تو جا ہو
کہ پیر اس پانی کو ہم جو بنائے تو ہرگز نہ کر سکے گا و کھینچہ ہم نہ کا منہم و کلب و کلبہ علی ما اتفق فیہا

وَمَا كَانَ مَثَلاً لِّمَنْ يَخْلُقُ أَفَلَا يَعْلَمُ لَوْلَا رَبِّيْ لَوَلَّى سَعًى لِّمَا يُفْعَلُ

دُونَ اللَّهِ وَمَا كَانَ مَثَلاً لِّمَنْ يَخْلُقُ أَفَلَا يَعْلَمُ لَوْلَا رَبِّيْ لَوَلَّى سَعًى لِّمَا يُفْعَلُ

اِسکا سا اہل یہ صبح کو بگیا مانتہ پنا اس مل پر جو اس میں لگیا تھا اور وہ ڈھسا پڑا تھا اپنی جیت پر تو یہ اور کہنے

لگا کیا خوب تھا اگر میں سا جی تھا نہ کب کا سیکو اور نہ ہوئی اسکی جماعت کہ در کین ہکو اندکے سوائے اور نہ ہوا

وہ کہ بدلے کے دامن سب غلبہ ہے اسے جو کاسی کا انعام بہتر ہے اور اسی کا دیا بدلاف آخر اسکی بلیغ

بہو ہی ہو جو اس نیک کی زبان سے نکلا رات کو آگ لگ گئی آسمان سے سب جگر دہیر ہو گیا یاں فرج کیا ہو بھی پڑا

کو وہ اہل ہی کہو بیٹا اپنے شہر سے اور ایک کھیل بڑا ہوا وہ دیکھ کر قول پر پہل تھنہ کر کہ جس بلا سے عین نے اس کا کر کو دیا

تھا کہ کہیں تیرے بل پر کوئی حسان آسمان سے نہ آجائے سو وہی اوجا لگا اس بل پر وہ اترانا تھا اور اسے

غافل ہو گیا تھا مع کو کت فوس مل لگا کماے سدا مل جو میں نے اسکی درستی میں صرف کیا تھا وہ بڑا ہو کر کا

میں لگیا تھا وہ نے کہا ناسف تہف سے احوال پر نہ تہ بجان لگا اور کہنے لگا کاش میں شکر نہ کرنا اسے

عفیہ و ولد جنبہ و مفر تھا اور آپ کو عزت والا سمجھتا تھا کچھ اسکی مدد نہ کر کے اس سولن نزل مذاب حلول

مقابلہ میں کسی سے لکھ نہ چہر اہبات یہ ہے کہ میں ہو یا کفر غیا رب اسے کہ ہے مذاب کہ اتنے پر بہر کوئی اندک

طرف راجع و خاضع ہوتا ہے کہ قولہ قلنا اذ اذ بانا سکا قالوا انشأنا باللہ و قد ذنا بانا لکنا یا

مشرکین پر حیرت کہی انہوں نے ہماری آفت جو ہم بغیر ملے اللہ کیلئے پرا د جو میں جو پیر شریک بنا

تھے فرعون نے بھی ذہنی وقت کہا تھا امنت انا لا الہ الا الذی امنت یا بنوا یعقوب ائیل و انا

من السعیدین الن و قد عصیت کل و کنت من المفسدین یقین جانے کے کہ کوئی سمود نہیں کر مگر

ایمان لائے بنی اسرائیل اور میں چون حکم برداروں میں اب یہ کہنے لگا اعدتوبے حکم رہا پہلے اور ہکا ژ و الوان

یہ معطلایت بغیر واد کے ہیں اگر کٹر پیر حق بنویند کہ سچا حکم اللہ کا حکم ہے پھر کسی نے لفظ حق کو فرج پڑا

اسلئے کہت لایت کہ قولہ تعالیٰ اَللّٰکُ یَوْمَئِذٍ بِالنَّارِ اَلْحَمْدُ راجع اسلئے ہے کہ جس کا اللہ کسی نے

بمغض قاف اسلئے کہت الہی ہے کہ قولہ لَمَّا رَدُّوا اِلَیْہِمْ لَمَّا رَدُّوا اِلَیْہِمْ لَمَّا رَدُّوا اِلَیْہِمْ لَمَّا رَدُّوا اِلَیْہِمْ

جو ملک لکھا ہے وہ نہ فرمایا ہے کہ جو اعمال اللہ کے لیے ہوتے ہیں انکا خواب بہتر اور اکی مانتہ محمود

ہوتی ہے فہ البیان میں کہ ہے حا طفر سے مراد اموال میں جیسے نقد و مویشی یہ عبارت ہر اہلک افتار

سے غرض کہ کلی سے تو باغ جگر گیا اور بانی نہر کا زمین میں گس گیا غنی ناسے خشک ہوئے وہ کا فر صبح کو

سے غرض کہ کلی سے تو باغ جگر گیا اور بانی نہر کا زمین میں گس گیا غنی ناسے خشک ہوئے وہ کا فر صبح کو

سے غرض کہ کلی سے تو باغ جگر گیا اور بانی نہر کا زمین میں گس گیا غنی ناسے خشک ہوئے وہ کا فر صبح کو

سے غرض کہ کلی سے تو باغ جگر گیا اور بانی نہر کا زمین میں گس گیا غنی ناسے خشک ہوئے وہ کا فر صبح کو

سے غرض کہ کلی سے تو باغ جگر گیا اور بانی نہر کا زمین میں گس گیا غنی ناسے خشک ہوئے وہ کا فر صبح کو

سے غرض کہ کلی سے تو باغ جگر گیا اور بانی نہر کا زمین میں گس گیا غنی ناسے خشک ہوئے وہ کا فر صبح کو

کو تہہ بہ تہہ ہارنے لگا، ضرب کت سے کت پر آواز نکلتی ہے، یکنایہ ہے، غم و غم سے امداد باغ اپنے چہرہ و سپر
 اوندھا ہو گیا، اپنے انگوڑی کی نشانیں سب گریزین امداد اسل افسوس کی آہ سے کہا کہ کاش میں اپنے رب کا کیکہ گوشہ
 زبیر لے لیتے، غفلت و غفلت میں ادا کی گزرا، اس کے کو پر مہل و نراج، یہ نقصان عظیم میرا کیوں ہوتا، یہ کہنا اس کا یا تو میری
 وجہ سے تھا یا حقیقت، اس نے قصد و توبہ کا شرک سے کیا، لیکن اہل اوسے ہو اوسے کہا اس کے گردنے کہ یہ ہمارا
 اس کا نہ کیا اور نہ منتصر ہوا، جبکہ یاد دین قیامت کے ساری ولایت یعنی نصرت اگر ولایت لغتہ و اوسے یا تو ہم غفلت
 اگر کہیں اوسے نری اوسے ہی کے لیے ہے اوسے بچے دو ستموں کو اچھا بدلا اور بہتر انجام مل کر تباہ ہے آیت باب و سیر
 ہے بہات کہ شرک ایدہ غوس شے ہے قطع نظر آخرت کے کہ دامن موجب غلو و مبالغہ اتقطع ہو گا دنیا میں ہی اہل
 شرک کو تنبیہ دے گا، نہ کہ کسی نقصان اس کفر و کافری کا پیوچ جاتا ہے، یہ کہہ ہی وہ کافر متنبہ ہوتا ہے، اوسے کہہ ہی جو
 زمانہ پر محمول کرنا ہے، غم فکد، شرک خسر دنیا و الآخرة ہو جاتا ہے اور موجد کے لیے آخرت میں ذواب خیر و عافیت
 محمود ہوتی ہے، یقیناً اور دنیا میں اگر کوئی نقصان پیوچ جاتا ہے تو موجب کفارات و ذنوب یا رنج و رجات کا ہوتا
 ہے بخلاف شرک کے اس کا ضرر حقیقی ہوتا ہے کسی طرح کا نفع عاجل یا اجلا، تہہ بہ تہہ نہیں آتا و افسوس لہم مثل
 الحیوة الذی انما کما انزلناہ من السماء فاننا نطعمہ نبات الاکثرین فانما یحیون حیتما نکون دعوہ الیہ
 و کان اللہ علی کل شے مقبلاً، المال و البنون و ربہ الحیوة الذی انما کما انزلناہ من السماء فاننا نطعمہ
 کون و کون و کون، لہذا کما و کون، املاہ تباہ کو کہاوت دنیا کی زندگی کی جیسے بانی امارا ہم نے کہاں سے
 پہنچ کر نکلا، اس سے زمین کا سبزہ بہر کل کو چھوڑا، جو راہو میں اڑتا، امداد کہے سب چیز پر قدرت، مجھے خیر
 چاہے، یہ چھوڑا، اہل ادبیہ رونق میں دنیا کی جیتے اور رہنے والی نیکیوں پر بہتر ہے، میرے ببا کی بیان
 جلا اور بہتر ہے، توقع و رہنے والی نیکیاں یہ کہ علم سکھا یا جاوے جو جاری ہے یا نیک رسم چلا جاوے
 یا سجدہ کنون، سرسے باغ کہیت، نفع کر جاوے یا اولاد کو تربیت کر کے صالح چھوڑ جاوے، لفظ اللہ نے
 حضرت صل علیہ و آلہ وسلم سے کہا کہ تم لوگوں کے لیے ایک کہاوت دنیا کی زندگی کی جیتا زوال و فنا و
 انقضاء دنیا کے بیان کر دو، کہ جیسے بانی آسمان سے اترتا ہے جو خوب زمین ہوتے ہیں، سرسبز و حسین و دلنوا
 دار ہو جاتے ہیں، کتنی پہل لگتا ہے کسی میں پہل کسی میں تہون کی بہار ہوتی ہے کسی کی تیل لہرائی ہے کسی کا
 سبزہ بہار دکھاتا ہے، عہدہ یہ سب ملزوم و گدگد بہار سو کہہ کر جاتی رہتی ہے، ہوا میں اسکو ہر جانب فائین مائین
 اوڑا لیا جاتے ہیں، کوسم بہا و بدل ملتا، ہرگز ریز و خزان کے ہو جاتا ہے، سوا اللہ تعالیٰ کو اس حال پر اور سر

پہرنا زمشکی پڑی مین مغرب و شام گھسیا پھر شاید وہ سمجھتا رہے کہ میں لیا گیا ہوں اور وہ منو گیا اور پھر
صبح کی پڑی تو باہر میں مشا صبح ہوا گھسیا وہی الحسنات یذکرہن النبیات یعنی یہی ہیں وہ نیکیاں جو
برائیاں کو دور کرتی ہیں معلوم ہوا کہ نذر پنجگانہ نامی صفات زوہب ہے لوگوں نے کہا یہ تو حسنت ہوئے باقیات
الصالحات کیا ہیں عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا ہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَدِيثُ تَقَرَّرَ بِهِ الْحَدُّثُ معلوم ہوا کہ ذکر
خدا باقیات صالحات ہے واللہ محمد و آلہ علیہ السلام بھی انہیں کلمات کو باقیات صالحات کہا بدون لفظ علی
الغظیم عہدہ کہتے ہیں ابن السیسیؒ بھی یہی کہتا ہے کہ باقیات صالحات کیا ہیں میں نے کہا نماز روزہ کہا تو نے شہد
نہیں کیا میں نے کہا رکوع و سج کہا اب بھی شہد نہیں کہا و لکن باقیات صالحات کلمات پنجگانہ ہیں نافع بن جریر
نے ابن عمرؓ سے پوچھا تھا باقیات صالحات کیا ہیں انہوں نے بھی یہی کلمات بتائے عطابن ابی رباح بھی یہی
کے قائل ہیں مجاہد نے بھی انہیں کلمات خمس کا نشان دیا حسن قتادہ بھی یہی طرین گننے میں حدیث ابو ہریرہؓ
میں منقول آیا ہے کہ هُنَّ الْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْرٍ یعنی سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ یہ جاری کلمے ہوئے ابو سعید کا لفظ مرفوع یہ ہے اسْتَلْزِمُوا مِنَ الْبَاقِيَاتِ الصَّالِحَاتِ
قَبْلَ وَمَا يَرْسُولُ اللَّهُ قَالَ الْمَلَكُ قَبْلَ وَمَا يَرْسُولُ اللَّهُ قَالَ التَّكْوِيلُ وَالْتَحْمِيلُ وَالْتَقْيُ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْرٍ وَهَكَذَا رَوَاهُ أَحْمَدُ باقیات صالحات کا سبب
ذکر کیا کہ عرض کیا گیا باقیات صالحات کیا ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا امت عرض کیا گیا وہ کیا ہے
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اللہ اکبر کہنا اور لا الہ الا اللہ کہنا اور سبحان اللہ کہنا اور لا حول ولا قوۃ
الا باللہ سلم و محمد بن کعب قزحیؒ سے دربارہ احوال لا حول ولا قوۃ الہ کے ان کلمات باقیات میں گفتگو ہوئی
تھی آخر سالم نے کہا کہ ابویوب انصاریؒ نے مجھ کو حدیث کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب معراج
میں لے گئے تو آپؐ نے ابیہم علیہ السلام کو دیکھا ابیہم علیہ السلام نے کہا اللہ عزوجل یہ کون تمہارے ہمراہی
کہا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ان پر رحبا و اہلاً و سہلاً کہا پھر مجھ سے کہا هُنَّ امْتَنَكَ فَلَمْ تَكْذِبْ مِثْلَ
عِزِّ اِسْرَائِيلَ الْجَنَّةِ فَوَاقٍ وَارْتَضَاهَا فَاسْعَتْ اَبْنِي امْتِ كَمَا رَكِبْتَ مِنْ دَرَجَتِ كَارِ لَعْنِ اِسْكِي
زمین عہدہ ہے اور اسکی زمین فرما ہے میں نے کہا عرض کیا میں کہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْرٍ
بطول حدیث طویل آل عثمان بن اشیر میں دربارہ ان کلمات جاگاز کے آیا ہے کہ هُنَّ الْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ
رَوَاهُ أَحْمَدُ اس روایت جو قول نہیں ہے حضرت م کے ایک مقلد نے کہا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرا رب اور اگر پہر کہ چوڑی گنا زمین کو پھر میدان نہ دیکھے تو اس میں موڑ نہ ٹیلا اللہ نے ذکر کیا کہ ہمارے چلے جانے کے اور مہلہ برابر ہو جائیں گے اور زمین ایک صاف میدان بن جائیگی یعنی سطح ستوی کوئی وادی ہوگا اور نہ کوئی پہاڑ و لہذا فرمایا ہے کہ دیکھو کہ تو زمین کو کہلا ہوا ظاہر نہ اس میں کوئی علامت ہے و اس طرح کسی کے اور نہ کوئی ملک جو کسی کو چپائے بلکہ ساری خلق ظاہر ہوگی و اس طرح اپنے رب کو کوئی خافیہ رہے نہ ہوگا مہلہ و قنادہ نے کہا زمین کے بلند ہونے سے میرا دے کہ نہ کوئی بحر ہوگا اور غلبہ اور نہ بنا اور نہ ٹھہریم اولین و آخرین کو فراہم کرینگے کسی ایک کھنڈ چوڑی ٹیگ نہ بڑے اور نہ چپے کے جو طرح فرمایا ہے قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ لَجَمْعُوْنَ عِنْدَ اِلٰهِ يَوْمَ تَكُوْمُ السَّاعَةُ اِلٰهِ اَرْسِلْ سَبْ اَکْثَرُ ہوتے ہیں ایک دن صبح کے وقت پر اور فرمایا ذٰلِكَ نَوْمُ الْبَشَرِ اِنَّ النَّاسَ لَفٰتٰکُمْ مِّنْهُ مُوَدِّعُوْنَ دِنٌ ہر جس کے جسم میں ہونگے سب لوگ اور وہ دن ہے دیکھئے اور فرمایا وَتَرٰہُمْ مَّا ظَلَمُوْا لَکَ صَعًا اَوْ سَاعًا لَا یَذَرُ ہر یکے قطار کر کے متصل ہے کہ ساری مخلوق سامنے اللہ کے ایک صف ہو کر کھڑے جو طرح فرمایا ہے یَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَا یَسْمَعُوْنَ اِلَّا اَلَا مِّنْ اٰذٰنٍ لَّہُمُ الرَّحْمٰنُ وَتَمَلَّکَ صَوَاکِبًا جِہنم اور فرشتے قطار ہو کر کوئی نہیں بولتا مگر جسکو حکم دیا رحمن نے اور بولابات نہیں دوسرا احتمال ہے کہ صغوف صغوف ہو کر کھڑے ہوں گے کما قال النبی وَجَاءَ ذٰلَکَ وَالَّذِکَ صَعًا اَوْ سَاعًا اَوْ رُوْیَ اِلَّا بِمَشْرِطٍ اَوْ رِیَ اِشَادَہُ اَوْ کَ تَمَّ بِاسْہَامٍ جو طرح کہنے لگا و انہاں پیدا کیا تہا تقریر ہے و اس طرح معاد کے اور تو نیز بہ مشکیں کو روئیں نہاد پر و لہذا فرمایا ہے کہ تم کو یہ دُعا تہا کہ اے امیر واقع نہ ہوگا اور تمہارے لیے کوئی سیوا نہیں ہے کتاب سے مراد ان اعمال ہے جس میں ہر جلیل و حقیر و فقیل و قطعیہ و صغیرہ کہیں ہوگا اس وقت مجتہدین نے ان اعمال بد و افعال نشت کو دیکھ کر ڈرینگے اور کہیں گے اے فرعون و حسرت و تعریض اعمال پر یہ کیسی کتاب ہے جس نے چھوٹی بات چھوٹی اور نہ بڑی اس سے کوئی گناہ صغیرہ و کبیرہ نہیں بچا جس عمل کو دیکھو وہ اس میں مضبوط و محفوظ ہے طبرانی نے آیت ماقبل میں احادیث سے روایت کیا ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ حنین سے فارغ ہوئے ہم زمین ویران میں ان کو حسین کوئی شے نہ تھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جمع کرو جو کوئی شخص ایک عود لینے لکڑی یا ڈھکڑی یا کوئی شے آؤ اور جو کوئی جو بہنیزم اور کوئی شے یا ڈھکڑی یا کوئی گھڑی نہ گذری کہ ہم نے ایک ہیر لگا دیا یہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم اس کو دیکھتے ہو اس طرح ذنوب ایک شخص پر تم میں سے جمع ہوتے ہیں جی طرح تم نے یہ دھیر جم کیا ہے آدمی کو چاہیے کہ اللہ سے ڈرے اور کوئی گناہ صغیرہ و کبیرہ نہ

عقیدہ حبیبہا کہ تمہارے یو کوئی جگہ و عدلیہ و محکمہ اور تہا سے عمل کی جزا کو مذہب کے اندر مٹ و عذاب
 کچھ ہوگا پر جب نہ اعمال پر کسی کے مذہب میں لکھا جائیگا تو گنہگار حرم کردار ہو کہ اور ذکر اپنے عمل پر حسرت و
 اسوس کر سیکے اور کہیں گے اس کتاب کو کیا ہو ہے کہ یہ کسی گناہ و خود بزرگ کو بے ہمدرد یا بی نہیں چھوڑتی ہے ابن
 عباس سے کہا صغیر تو ہم ہے اور کبیر نہ شک ہے جیسے بطور ہستہ اس کے ساتھ یا مادران کے سید بن جبر سے کہا صغیر و
 لمس و قلب ہے اور کبیر و زمانہ میں کہتا ہوں یہ دونوں لفظ نہ ہوں اور سیاق نفس میں الیٰ بن ان میں ہر گناہ متصف
 بصغر و کبر و فضل ہے کوئی گناہ یہاں نہیں جسکو اس نے اپنے اخصان کیا ہو اور جن گناہوں میں شکی ہو کہ صغیر و کبیر سوہ
 بات نسبت عباد کے ہو نہ نسبت خلق عباد کے یہی آیت **لَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ لِلْكَافِرِينَ عِلْمًا لِلْمُؤْمِنِينَ عِلْمًا وَلَئِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُوا أَمْرًا**
سَيُنَازِلُكُمْ اگر تم چاہتے ہو گے بڑی چیزوں سے جو کوئی نہیں تو ہم تم کو دین گے کہ تمہیں میں تہدی سہ
 کچھ نہانی آیت باب کو نہیں ہے اس لیے کہ گنتی و شمار کرنے سے عدم کفر لازم نہیں آتی ہے جائز ہے کہ کبار کو دوسرو
 دکھانے پر بیکردن قیامت کو لکھ کہیں پہلے کہ کفر کو دین نہ کہہ لے کی نعمت عفو کی قدر جانیں **فَالَا الْكَافِرِينَ** پہلے
 لوگ اپنے عمل کو مہربان دین گے یا جزا اعمال بد کو تیرا رب کسی پر ظلم کرے گا لینے پر گناہ و جرم کے کسی کو معفو
 نہیں کرنا ہے حدیث ابو ہریرہ میں لڑا یا ہے لوگ دن قیامت کو تین بار عرض کیے جائیں گے **اَوْعِزُّنِي** و
 و معاذ پر ہونگا اور تیسرے عرض میں **اَوْعِزُّنِي** اگر کرنا ہوں میں اپنے گناہوں کوئی دست است پر لگا اور کوئی دست
 چپ سے **رَدَّاهُ** الترتیل سے لکن یہ حدیث طریق حسن سے آئی ہے اور سماع حسن کا ابو ہریرہ سے ثابت نہیں
 ہے ان بعض نے اسکو حسن سے بطریق ابو موسیٰ روایت کیا ہے پر ائمہ بعد کے عموماً کیا طرف دے کے اس پر
 قریش میں سے اور قصہ آدم کا اور ہیکل ایلین کا ذکر فرمایا اور کہا **وَلَا تَقْلُنَا لِلْمَلَائِكَةِ غِثًّا وَنَجًّا** و لا تقلنا
لِلْمَلَائِكَةِ **اَلَمْ يَكُنْ مِنْ الْاِنْسَانِ فَخَسِرَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهِ** اَفَسَخَفْنَا وَنَدَرْنَا بِحَيْثُ اَوَّلِيَاءُ مِنْ دَعَوٰنَا وَهَمَّ لَكُمْ
عَدُوًّا **يَسْأَلُ لَهَا لَهَا** **بِكُلِّ** جب کہا ہے فرشتوں کو سجدہ کرو آدم کو توجہ نہ کر پڑے مگر ایلین نہ عاجز
 کی قسم سے سوغل پہاگ اپنے رب کے حکم سے سوا ب تمہارے ہو سکو اور اسکی اولاد کو فریق سے سوا اور وہ تمہارے
 دشمن ہیں **اِنَّ اَبْرَاهِيْمَ** انصاف کو بلا فائزینے اللہ کے بلو شیطان کرا اسکی اولاد ہی میں جنت بت پر
 ماسے میں اپنے اللہ سے بنی آدم کو عداوت نہیں پہاگا کیا کہ یہ قبیلہ اور پہلے تمہارے باپ کا دشمن ہے اور جو لوگ
 ایلین کے تعلق اور مخالفت خدا کرین انکو دھمکا یا تو یا ہے کہ ہم نے تمہارا چھوڑ دیا اور یہ لطف و کرم خدا
 دی اور پالا پرورش کیا پر تو عباد اس کے نہیں کا دوسندار اور اللہ کا دشمن بد کردار بن گیا ہم نے ہلاک سے کہا تھا

کہ تم دو کم کو سجدہ کرو سب فرشتوں سے حکم آیا سجدہ کیا جلیح کو اہل سجدہ قبر میں گنزدہ جگہ ہے یہ سجدہ شریف
 بزرگ و عظیم کا تھا حال انہی زاد قال ربک لیس لک حلفہ ان یترا من صلی علی من حوامکون
 ولما سؤیتہ وکفنتہ من ذریعہ فتعولہ سا جلدین اور جب کہا تیرے رب فرشتوں کو سجدہ
 بناؤ گنا ایک سجدہ کر لیا کہ تیرے گار سے پہر جیٹیک کرو ان ایک اور سجدہ کر دین اس میں اپنی جان سے تو
 پڑو اسکے سجدہ میں ایک ایسے تاج میں جس نے سجدہ کیا اسکے اسل خانہ کی گار کو وہ ایک شعلہ نار سے
 پیدا ہوا ہے اور اس خلعت ملائکہ کی نور سے ہے جلیح میں مسلم میں عائشہ رہنے سے آیا ہے کہ حضرت صلوات اللہ علیہ
 و آلہ وسلم نے فرمایا خلعتی الملائکۃ من نورہ وخلق ابلیس من ناری وخلق آدم من ناری وخلق آدم من ناری وخلق
 لکم فرشتے نور سے پیدا ہوئے ہیں اور شیطان لکھت ہے آدم امیر سے جو تمہارے لیے بیان کی گئی تھیں
 مٹی سے سو حاجت کے وقت ہر برتن ہی جیٹیکاتا ہے جو اندر آئے ہوتی ہے سو وقت حاجت کو طبع البلیس
 خیانت کی وہ سوسم بافضل ملائکہ تھا اور شاہرہ انکے بنا تھا اور خوب سا عابد متکبر ٹھہرا تھا وہنا خطاب ملائکہ
 میں داخل ہوا اور مخالفت کر کے عامی بنا اللہ نے آجگاہ البلیس کا جن ہونا فرمایا حالانکہ وہ مارے مخلوق ہوا
 ہے جس طرح خود اس نے کہا خلتی من ناری وکفنتہ من طین تو نے مجھ کو لگ سے بنایا اور آدم کو مٹی کی
 حسن بھری نے کہا البلیس لکھتے رہے برابر ہی کہی ملائکہ میں سے نہ تھا وہ تو اصل ہے جن کی جلیح آدم اصل پڑ
 بشر کی رو کا بن کر پڑ پڑی ہے عینہ بن عباس نے کہا البلیس ایک قبیلہ ملائکہ سے ہے جبکہ جن کہنے
 ہیں ان ملائکہ کی پیدائش لور کی آگ سے ہے درمیان اور ملائکہ کے سکنا نام حث تھا یہ ایک خاندان
 تھا سفوف خزان جن کے ملائکہ نور سے بنے ہیں وہ اس قبیلہ سے غیر ہیں اور وہ جن جن کا ذکر قرآن میں آیا ہے
 پیدا ہوئے ہیں ارج میں نار سے ارج زبان آتش ہے جو اسکی طرف میں ہوتی ہے وقت التہاب کے حاصل
 یہ ہوا کہ البلیس نار سوم سے بنا ہوا رہا تھی جن شعلہ آتش سے دوسرا قول بن عباس کا یہ ہے کہ البلیس سجدہ شرف
 ملائکہ کے تھا اور اگر کم القبلہ اور بہشت کا ایک داروغہ تھا اور تسمان دینا اور زمین پر سلطنت کرتا تھا اللہ کی
 قضا و قدر سے اس کا نفس میں یہ بات سمائی کہ مجھ کو اہل آسمان پر شرف حاصل ہے آجگاہ سے اہل دل میں کہلا
 جسکو اللہ ہی جانتا ہے اللہ نے اس کو کہا اس سے کھان چاہا اسکو حکم دیا کہ وہ آدم علی کو سجدہ کرے اس نے کبھی کیا
 اور کافر ہو گیا بن عباس کہتے ہیں کان من الجن ای من خولان الجنان کما یقال الذی یکل منک و منک
 و یصیری و کوئی ٹیٹے بنتے خاندانوں سے تھا جیسے کہا جاتا ہے آدمی کی ہر اور ملتی ہی اور عصری ہوا کوئی نہ

وضوح کو الین جلاس سے بھی زیادہ جہل، صوفیہ و فقہاء اور ان کے دلم میں لگنے اور احادیث نبوت سے بھر کر استدلال و استنباط کرنے لگو اور بعض اشخاص واقف کے جہل کو اس مرتبہ ترقی اس تلمیس الہیہ نے دی کہ وہ دیالات مردیہ کو طرق صوفیہ فقہاء سے مثل روایات صحیحہ و حدیث کے استنباط سے ہرج مالاکہ مخالفت سبانی و صفائی اخبار و گوگو کی آثار باقرہ سے بخوبی ثابت ہو اسی جگہ سے ولادت و معجزات کی بھی دائرہ شروع معلوم ہو گئی اور ایک عالم کبیر جہان بزرگ صراطِ مستقیم کتاب سنت پر خوف ہو گیا اور توبہ سے محروم بنا اور بعض نے اعتبار و اعتماد روایات پر طمانہ پر کیا اور انکو چھو سمجھ لیا حالانکہ ہم کو کوئی حضرات انکی تصدیق کی بعد حصول اہل سنت و قیاس قرآن عزیز نہیں ہی اور نہ ہم کو کچھ حاجت تندیب کی ہر جھٹل کہ حدیث میں آچکا ہے لاکہ وہ ہم ولا قصد قوم بڑے سعادت مند اسباب میں وہ لوگ ہیں جنہوں نے شکل قوت ایمان و خلاص احسان کو اقتصار و بار بار عقائد و اعمال و کشفات و مقامات نفس قرآن و حدیث پر کیا ہے اور غیہ کا ذکر انکے دل و زبان پر نہیں ہے اور کہو نہ کہ ہر کہ انصباح مہینے غر کھنصر دیکھ کر چراغ کی کیا ضرورت ہو بالجملہ اللہ تعالیٰ نے لکھا کہ الہیہ نے رب کو حکم سے باہر ہو گیا منق کبتے میں فروغ کو کھٹ سے پہر ظہیر و توجیہ کی تابان الہیہ کو کہ ہم لوگ اللہ کو چھوڑ کر شیطان اور اسکی ذریت کو اپنا دوست پرانے ہو لہذا فرمایا کہ ظالمون کا بدلہ لرا ہے یہ مقام دلیا ہے جیسے کہ بعد ذکر احوال قیامت اور پنجام ہر سعید و شقی سورۃ یس میں لرایا ہے وَامْتَّازْ لِلَّذِينَ آمَنُوا الْخَيْرُ مَوْنٌ اور ہم الگ ہو جاؤ آج کے گنہگار دلی قولہ اَفَلَمْ تَكُونُوا تَعْقِلُونَ فہم البیان میں کہا ہے کہ جو آدم کو بطور رحمت و کرم تھا زمین پر کر کے لیے عبادت کر لیے نہ تھا بلکہ اس کے کہ وہ جن تھا سب سجدہ کیا اسکو جن اسلئے کہا کہ اس نے عصیان کیا اور نہ فرشتے عامی نہیں ہوتے ہیں الہیہ الہیہ الہیہ ہم جگہ ملا کہ میں سے نہ تھا اسکی ذریت ہو چکا ذکر بعد میں کیا ہے ملا کہ ذریت نہیں رکھتے کہتے ہیں فرشتوں میں ایک قوم ایسی ہے جو جن کہلاتی ہے وہ مار سوم لینے کو اسے پیدا ہوئی ہے اور یہ نوع متولد ہوتی ہے انہیں ہے اللہ نے کہا ہم لوگ الہیہ اور اسکی ذریت کو اللہ کے سوا اپنا اولیا نہیں تہہ ہر گاہ کہ ان میں تو اللہ ہوتا ہو مثل بنی آدم کے یا مرد اتباع الہیہ ہے مجاہد نے کہا نبی ذریت الہیہ کے لافس و ولہان ہیں یہ دونوں طہارت و طہا میں موسیٰ ملاز ہوتے ہیں اور مرہ ہے ہی جگہ سے اسکو ابو مر کہتے ہیں اور زلزلہ و تیر و ہور و طہر و س و داس میں علیہم لعائن اللہ تعالیٰ اور یہ الہیہ دشمن بنی آدم ہے کافی قولہ فَاتَّخَذُوا لَكَ ذُرِّيًّا اَلْعَالَمِينَ سورہ یس غیم میں مگر جہان کا صاحب لینے باوجود ان اعانات و فیوض الہی کے جو پھر مبدل ہیں کی طرح ہم ایسے دشمن ابائی کے دستار دہنے ہو اور اللہ کی ناشکری کا برا بدلہ ہے جو ہم نے اختیار کیا ہے ۵

تم پہنچاؤں جاتے سب جو دعوت کرتے ہو مگر نہ شکر ادا کیے بجا رہے یہی نہ ایمان کے کامل مہلی وہ بھی ادا ہو
 شکر کا ذکر کرتے ہو تو کہتے ہیں کہ انہیں گے بجا رہے شکر کوں کو پر بجا رہے تو وہ جواب
 نہیں گے انکو اور دیکھیں عذاب کی طرح وہ ادا پاس ہو کر اور فرمایا کہ من اقل وسمن کل من عوفین دون الله
 من لا یجیب لہ الا یتدن اور اس سے بھلا کوں جو بجا رہے اللہ کے سوائے اس کو کہ نہ پوچھیں انکی بجا رہے
 دن قیامت تک اور انکو فرمیں کہ بجا رہنے کی اور فرمایا واخذوا من دون الله الھة لیکونوا انھم
 عزاء کلا سیکفرون یہاں انھوں نے کہا انھیں عذرا اور کہنے لگوں نے اللہ کے سوا اور دیکو جو جانا
 کہ وہ ہوں انکی مدد میں نہیں یہ نہ کہو انکی بندگی سے اور ہر جا دینگے انکے مخالف ابن عباس قیادہ وغیرہ ادا نہ
 کہا ہوا ہونے سے بھلا کہ ان میں نہ کہا کہ انکی دی عیق سے اس سے دن قیامت کے در بیان ال ضلالت و اہل یہ
 کے فرق کیا جائیگا قیادہ نے کہا کہ میں ان میں نہ کہتا کہ انکے کہا وادی فی جھنم میں فیکم و دیم پیر اور
 خون کا درخ میں ایک جنگل ہے جس بھری نے کہا ہون سے مراد عداوت ہے مگر ظاہر سیاق سے واضح ہے کہ
 مہلک ہے اگرچہ جابر ہے کہ کوئی وادی ہو درخ میں یا اور کہہ سکتے آیت کہ یہ ہو کر اللہ کے یہاں بیان کر
 دی کہ ان مشرکوں کو کوئی رستہ نہیں ہو کہ اپنے سبوتا کی طرف جھکویہ دنیا میں اللہ کا شریک اور اپنا حامی تھا اور
 تھے نہ لیکہ در بیان نہ کہے اور انکے تفرقہ پر جانیگا کیا ذکر ہے کہ ایک فریق دوسرے فریق مل کر سکے دونوں کے یہ ہیں
 ایک مہلک ہے کہ اپنے خندق اور محل مظہر اور اگر کہیں اور اگر ضمیر کو راجع طرف کفار و مومنین کے کرین تو مثل اس
 آیت کہ ہوگا ویوم تقوم الساعة یوم یومئذ یخففون اور جس دن انہی کی قیامت آئے گا سب سے بہانہ ہو کر
 اور فرمایا یومئذ یصعد عوف اور فرمایا و امتازوا لیوم ایھا اللھیم موف اور تم اللہ ہو جاؤ آج اسے گنہگارو
 اور فرمایا ویوم یخسرھم جمیعاً انھم یقولون لئن اشرکنا انکم انکم انتم و شکر کا ذکر کرتے ہیں لکن انھم
 اللہ و مل یصلعھم ما کانوا یتترون اور جس دن ان کے گنہگار ہوں ان سب کو پر کہیں گے شریک اللہ کو
 کہہ رہے ہوا جی اپنی جگہ تم اور تمہارے شریک پر توڑ دینگے انہیں انکو پر جب جنم کو دیکھیں گے اور وہ ستر ہزار سال
 سے لائی جا چکی اور ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار رشتے ہوں گے تو یہ بات انکو تحقیق ہو جائے گی کہ وہ لامحالہ ایمان کرنے
 والے ہیں تاکہ انکے ہم و حزن میں قبول ہو کیونکہ نفع عذاب و خوف کی قبل وقوع کے ایک عذاب ناجز ہے صرف سے
 مراد طریق عدل ہے یعنی کوئی رستہ نہ ہو گا نہ گناہ کا نہ گناہ کا لکن اس سے چارہ نہیں حدیث ابو سعید میں فرمایا ہے
 کہ ان الکفار کو دیکھو انھم یقولون انھم موافقنا من مودتہ الذہین سنۃ روائہ ابن جریر

نے دھماکی کہ مجھ کو اس کی طاقت میرے ہر حکم ہو گا کہ ایک پھیلی تل کر ساتھ لو تو جہاں پہلی گم ہو مانا ہے
 اٹھتے یہ فائدہ موضع القرآن میں بھی اسی آیت باب کر لکھا ہے مگر اصل اس آیت کا بعد ہے کیونکہ اس آیت میں کوئی
 شاہد طرف اس شخص کے نہیں بلکہ شروع مقدمہ میں علیہ السلام کا آیت کا بعد ہے یا کاتب ترجمہ سے ہوتا نشان فایک
 نیچے اس آیت کو لگا دیا ہے اور اصل شخص میں یہ فائدہ دریافت و کذا قال موسیٰ سے لقاہ الایۃ ہو گا واللہ اعلم بالجواب
 نے ہجرت فرمایا ہے کہ سب نبیوں میں ہر اسم کا رجحان کا وہ بندہ ہے جس کو اس کی نشانیاں پر دل لگی گئیں اور
 وہ ان کو پہل گیا اور معروض ہوا اور اس نے اپنا کان اپنے نزدیک کیا اور کچھ پروا آیات کی نہ کی اور جو اعمال سیدہ و افعال
 قبیلہ پہلے کر چکا ہے انکو فراموش کیا سو ہم نے ایسے لوگوں کے دونوں پردے ڈال دیے ہیں وہ اس قرآن بیان
 کو نہیں سمجھتے اور ان کے کافروں میں شاد است ایک صم معنوی ہے اگر ان کو طرف لکھا گیا جانتے تو ہر گز راہ
 یاب نہیں ہوتے ای نبی مہار ب بخیر والا صاحب رحمت و رحمہ اگر لوگوں کو ان کے اعمال پر کڑے تو جلد عذاب کا
 حکم قال تعالیٰ وَ لَوْ یَدْرُکُ اللّٰہُ النَّاسَ بِمَا کُنتُمْ فَاَعْمٰلُکُمْ عَلٰی کُلِّ صَافٍ مَّا تَرَکَ دَابَّجَہُ اور اگر کڑے اللہ لوگوں
 کو ان کی کمائی پر نہ چھوڑے زمین کی مٹی پر ایک طے جانے والا اور فرمایا وَاِنْ رَکِبْتَ لَکَ وَ مَغْطَیْرَہُ النَّاسِ عَلٰی
 ظُلُمِہُمْ وَاِنْ رَکِبْتَ لَکَ نَدُّ الْوَعَّابِ اور تیرا رب معاف ہی کرتا ہے لوگوں کو ان کی گنہگاری پر اور تیرے رب
 کی رحمت ہے اس بار میں آیات بہت آئی ہیں اسکے بعد اللہ نے یہ خبر دی کہ میں حلیم سائر فافزون اور کبھی کوئی
 آدمی نبی سے طرف رشاد کرتا ہے اور جو نبی پر ستم کرتا ہے سکر لے ایک ہیسا دن ہے جس میں بجا بوزا ہو جائیگا
 اور ہر نذر بار بار اپنا بار ڈال دے گی دہند فرمایا کہ لے لے ایک سو عدد ہے جس کوئی جگہ نجات دہانی و عدل
 کی نہ پائیں گے ہم نے اہم سابقہ اور قرون خلائیہ کو بے شک ظلم کے ہاک کر دیا اور ان کے ہاک کے لیے ایک
 سو عدد رقم کیا لیکن مدت معلوم و وقت معین جو رہا ہے اور نہ گشتہ ہی طرح اسے شمر کر مہارہا حال ہے مگر ڈرتے ہو
 کہ ہمیں جی صیبت جو انہی نبی قبیلہ ہی نہ آجائے سلیم کہ تم نے شرف حوالہ عظیم نبی کی تکذیب کی ہے تم مجھ کو
 کہہ اسے زیادہ عزیز نہیں ہو کر چاہیے کہ میرے عذاب و نذر سے ڈرو فتح البیان میں کہا ہے کہ وہ بڑا ظالم
 ہے جس کو غلط کیا گیا ہماری آیات تشریعیہ و تکوینیہ کا یاد و نو کا پھر اسے قبول نہ کیا بلکہ ہاتھوں کی راہ سے تدبیر
 و فکر کو ترک کر دیا اور ایمان لایا اور اپنے کفر و عصیان کو پہل گیا قاعدہ سے کہا میں نے تو ب کثیرہ و گلاشہ کو فراموش
 کیا اور ان نشان سے ہجرت کا غافل و غافل ہے کفر متقدم سے سچ چھوٹ جانا ہی مراد ہے سو ہم نے ایسے
 لوگوں کے دل پر غلاف ڈال دیا ہے وہ کچھ نہیں سمجھتے اور ان کو کافروں میں جو جہر کر رہا ہے کہ وہ کچھ نہیں

قرانی پر بات میں ہے کہ اس کا ایک علم ہو کہ ہے کہ کوئین ایک کم کو ہے ہو کہ کوئین ایک چڑیا دکھا دی دیا
 میں سے پانی مٹی کہا سارا علم سب خلق کا اس کے علم میں سے اتنا ہے جتنا دریا میں سے چڑیا کے منہ میں سے
 سبب ہوسا علیہ السلام کی اس بات کہنے کا یہ وضع بنان ہی تھا کہ سوئے کر گیا تھا ایک کینہ اللہ کے بندوں میں سے ہو کر
 میں ہے اس کے پاس علم ہے جو ہوسا کوئین میں ہے انہوں نے چاہا کہ سفر کر کے اس کو دیکھوں اپنے جان لینے کے
 سے کہا میں سفر کر لنگا ہوا تھا کہ مجمع البحرین تک پہنچوں یعنی اسی جگہ جہاں رو دیا آپس میں طے کر
 قنادہ وغیرہ واحد نے کہا یہ دونوں دریا ایک بحر فارس ہے متصل مشرق و بحر روم متصل مغرب مغربی نے کہا
 مجمع البحرین نزدیک طبرستان ہے یعنی اقصیٰ بلاد مغرب میں اللہ عالم محبت سے مراد یہ ہے کہ دونوں ایک زمان
 دراز تک میں سفر کروں گا ابن جریر کہتے ہیں بعض علماء کلام عرب نے کہا ہے کہ حنیفیت میں ایک سال
 ہے اور ابن عمر نے کہا اسی سال مجاہد نے کہا ستر برس ابن عباس نے کہا مراد محبت سے دہر ہے یہی قول قنادہ
 ابن ندیم کا ہے غرض کہ جب سی علیہ السلام چلے حکم دیا کہ ایک باہی ٹکیں بریان ہوا لیلو ان سے زیارت کہی گئی
 تھی کہ جب پہلی گم ہو جائے تو وہی جگہ حاضر کی ہے دونوں بحرین تک پہنچے وہاں ایک چشمہ تھا جس کو
 میں لکھا کہ کتنے ہیں وہاں پہنچ کر سوئے اس پہلی کو کچھ تری اور غنی اس پانی کی پہنچ ہی سے نہ مضطرب کیا وہ کٹر
 میں تھی پاس وضع علیہ السلام کے کنل سے کو کر دیا میں جاڑی وضع علیہ السلام جاگ بڑے اور پہلی دریا میں گر
 پڑی اور پانی میں چلنے لگی پانی طاق کی طرح ہو گیا باہم ملا نہیں دلہند اللہ نے فرمایا کہ شل سرنگ کے زمین نشان
 اسکا دریا میں ہو گیا ابن عباس نے کہا نشان پہلی کا پانی میں بہہ رہا ہو گیا پہلی جہا تک پانی میں گئی وہ جگہ
 خشک ہو کر رہ گئی محل ایک محضر کے ابی بن کعب نے رفا کہا ہے کہ جب حضرت صالح علیہ السلام نے ذکر اس قصہ
 کا کیا تو فرمایا کہ یہی بانی طرح جہا نہیں ہوا جب سے کہ لوگ ہیں بجز راہ ماہی کے کہ جب وہ دریا میں گہسی ایک
 وزن سا رہ گیا یہاں تک کہ ہوسا علیہ السلام نے پہر کر اسکے رستہ کو دیکھا اور کہا کہ اسی کی تو ہم کو تلاش تھی قنادہ نے
 کہا پہلی جاگرم سے ہلکر دریا میں پہنچی پہر پانی میں جھڑن چلی وہاں ایک رستہ رہ گیا پانی آجگہ کے جم گیا انہر
 نے نسبت انسان کی دونوں طرف کی حالانکہ ناسی فقط وضع مجھے و شل اس آیت کے ہے یخزمہ مینفعا
 المؤمنون والمرتجان خلعتا ہے ہوسا موتی اور نوٹھا حالانکہ ایک ہی دریا کے شور سے یہ چیزیں نکلتی ہیں
 باجلا جب ایک بحر پر اس موضع نشان سے پہنچے ہوسا علیہ السلام نے کہا ناٹھا اور سفر سے اپنا تنکنا
 کر کیا ابن مسعود کی قرات ان الذکر لہا ہے دلہند ایک پہلی مجب طرح سے دریا میں گئی اس پر وہ دونوں

پہنچنے اقامت پر وہ اس پہرے دان ایک جنگ کو پایا جسکو علم لدنی تھا اور اس جنگ سے خضر علیہ السلام عرج طرح
 اور حدیث میں ہے کہ رسول بن بخاری بن سعد بن حیر سے آیا ہے کہ انہوں نے کہا میں نے ابن عباس سے کہا کہ کون
 بجائی کو یہ عقائد ہے کہ موسیٰ صاحب خیر و موسیٰ نہیں تھے بلکہ صاحب بنی اسرائیل بن ابن عباس نے کہا کہ خیر
 جو موسیٰ بن کوری بن کوری ہے کہ انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سنا فرماتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام
 بنی اسرائیل میں خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے ان سے پوچھا کہ کون آدمی بڑا عالم ہے کہ میں اللہ نے اپنے فرما بکيا پس
 کہ علم کو صرف اللہ کے پیروں پر اللہ نے کو موسیٰ کی کہ میرا ایک بندہ مع البحرین میں ہے وہ مسیحی زیادہ علم ہے مگر
 علیہ السلام نے کہا اے میرے مین کو تو اس سے ملوں فرما دو ایک مچھلی اپنے ہمراہ کتل میں لے کر جو جگہ وہ مچھلی لے کر ہو
 مائے وہ اسی جگہ ملے گا انہوں نے ایک کتل میں ملے اور اپنے جوان یوشع بن نون علیہ السلام کو اپنے ہمراہ لے کر
 چلے جب پاس صخرے آئے دو نو سر کہہ کر سو گئے مچھلی نے کتل میں جنبش کی اور نکل کر آیا میں جاگاری اور ایک دستہ
 بنا لیا اللہ نے پانی اچھلے گا جس سے لڑکھایا ایک طاق سا اچھلے گا تو رگیا موسیٰ علیہ السلام جا کر تو ان کے رفیق ذکر
 کرنا مچھلی کا پھول گئے اسات دن دو نو برابر چلا کیے جب دوسرا دن ہوا موسیٰ علیہ السلام نے کہا جدا کہا ملاؤ ہم اس
 سفر میں تنہا گئے موسیٰ علیہ السلام کو تنہا و معلوم نہ ہوتا تھا کہ ایک جگہ سے آگڑ ہے جسکا حکم اللہ نے انکو دیا تھا
 اس جوان نین نے کہا تم نے دیکھا ہو گا کہ جب ہم پاس اس صخرے کو آئے تھے مجھے مچھلی یاد نہ رہی فکر کرنا مچھلی کا شیطا
 نے مجھ کو بلایا اور وہ عجیب طرح دریا میں سڑ کر کہ گئی مچھلی کے یہو ایک سر ہوا اور موسیٰ علیہ السلام اور ان کے
 جوان کے یہو ایک عجب کہا ہم تو ہی جگہ کی جگہ میں پہنچے وہ دو نو اپنے نشانہا و قدم پر پہرے بیابانگ کہ نزدیکی
 صخرے کے آؤ دان ایک شخص کو کہڑے میں لپٹا ہوا دیکھا موسیٰ علیہ السلام نے اس پر سلام کیا خضر علیہ السلام نے کہا کہ
 زمین میں سلام کہاں کہا میں موسیٰ بن اسرائیل کہاں کہا میں باس تیرے آیا ہوں کہ تو مجھ کو
 تعلیم رشک کرے جو تم کو سکھایا گیا ہے کہ با تو میرے ساتھ میرے نہیں کر سکیگا اور موسیٰ عجب ایک علم ہے اللہ کے علم
 میں سے جو تو نہیں جانتا اور جو کہ ایک علم ہے اللہ کے علم میں سے جو اللہ نے تجھ کو سکھایا ہے اسکو میں
 نہیں جانتا موسیٰ علیہ السلام نے کہا تو مجھ کو انشاء اللہ صابر یاد رکھا اور میں خلاف تیرے حکم کے نزدیک کا خضر
 علیہ السلام نے کہا اچھا اگر میری بیروی کرے گا تو میرے تو مجھے کسی شے کا سوال نہ کرنا جب تک کہ میں خود ہی اسکا
 ذکر تجھ سے نہ کروں یہ وہ دو جو چلے گئے وہاں پر آئے ایک ناؤ آئی ناؤ والوں سے دربارہ چلے کے بات چیت
 کی انہوں نے خضر علیہ السلام کو پوچھا کہ سو کر آیا اور کچھ نول نہ کیا یعنی بلا اجرت لا دیا جب دو نو نشی میں نہی

ابوہدیس نے حضرت علیہ السلام سے ایک سختہ الروح شخص کا ایک ہتھوڑا منگے گا کہ میرا سامنے سے علیہ السلام نے کہا انہوں نے
جانوں کو ہوس کر لیا تھا تم نے اکیلی ناؤ میں ہوا رخ کر دیا کہ ناؤ اور دوب جانیں تم نے یہ کام ان کو کیا حضرت علیہ السلام نے
جس نے تم سے کہا تھا کہ تم میرے ہمراہ میرے گسکو گھم چکو میری پہول پر نہ پڑو اور میرے کام کو میرے شکل پر نہ پڑو
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ پہلی بات موسیٰ علیہ السلام سے بطور نسیان کے پہلی بات تھی اس نے میں ایک چڑیا اگر
کناہ کشتی پر مینہ اور بار بار میں ایک چوچ رسی حضرت علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا نہیں ہے علم میرا اور تیرا
اللہ کے علم میں مگر مثل ہے جو کم کیا اس چڑیا نے اس دریا کے پانی سے بہرہ دو نو ناؤ پر سے باہر نکلے ساحل
دریا پر چلے جاتے تھے کہ اتنے میں حضرت علیہ السلام نے ایک لڑکا دیکھا کہ وہ لڑکوں کے ہمراہ کھیلتا تھا حضرت علیہ
اسلام نے ہکا سر کر کر کہا لڑایا اور ہکا مار ڈالا موسیٰ علیہ السلام نے کہا تو نے ایک پاک جان بے عوض کے مار
ڈالی یہ ایک بڑا کام کیا حضرت علیہ السلام نے کہا میں نے تجھ سے کہہ دیا تھا کہ تو میرے ہمراہ صبر نہیں کر سکے گا اویہ
عتر میں پہلے عتر افس سے ہی سخت تر تھا موسیٰ علیہ السلام نے کہا اگر میں بعد اسکے بہرہ سے کچھ پوچھوں
تو تم مجھ کو اپنے ہمراہ نہ رکھنا تم میری طرف کا الزام اتار چکے پھر دو نو چلے یہاں تک کہ ایک گاؤں کے لوگوں
کے پاس پہنچو ان سے کہنا مانگا انہوں نے اکیلی بہادری سے انکا کیا دان لکھ لیا تھی گئے کہ حضرت نے پوچھ
پاس سے ہکا سید لایا موسیٰ علیہ السلام نے کہا ہم اس قوم کے پاس تھے انہوں نے ہکو کہا نہ دیا اور نہ ہماری بہائی
کی قمار گاہ تھے تو کیا جنت میں حضرت علیہ السلام نے کہا یہ جہلی ہے دریاں میرے اور تیرے امین مجھ کو سننے
آہستہ کہ جتنا ہوں چہرہ نمبر نہ رکھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہم تو جاؤ موسیٰ علیہ السلام کہچہ اور صبر کرتے
یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ قصداں دونو کا ہم سے بلان فرما مسیح بن جبریل کہتے ہیں ابن عباس کی ذرات تیری و گات
اَمَّا مَعَكُمْ مَلِكٌ وَاِذَا خَلَّ كُلُّ مُؤْمِنَةٍ فَاصْلَحْهُ غَضَبًا اَوْ اَمَّا كَرَاهٍ تَهَا اَمَّا بَادِشَاهُ لَيْسَا ہر کشتی اچھی
چھین کر اور وہ یوں پڑتے تھے وَاَمَّا الْفُلُكُمُ لَمَّا كَانَ كَالْفِرَا وَكَانَ اَبَواہُ مُؤْمِنِينَ اور لڑکا تو وہ تھا کہ فرما
اور اسکے مان پا میں تھے پھر اس آیت کو بخاری نے سفیان بن عیینہ سے اندلس کے روایت کیا ہے اس پر
یوں ہے کہ پھر موسیٰ علیہ السلام باہر نکلے اھو ہوا انکے جواں پر مشن بن فون تھے اور انکے ساتھ پھلی بھی یہاں تک
کہ صغیر کے کو پاس پہنچ کر اور مان لڑے موسیٰ علیہ السلام اپنا سر ہکا ہکا سو گئے سفیان نے کہا اور حدیث میں مگر
کے سوا یوں آیا ہے کہ اس چتر کی بزمین ایک چشمہ تھا جسکو حیات کہتے تھے اسکا بانی جس چیز کو لوگ جاناوہ
زندہ ہو جاتی اسی چیز کو پانی اس چھلی کو پھر بخارہ حرکت آئی اور کھل سے نکل کر دریا میں جا پہنچی موسیٰ

علیہ السلام نے جنگ کر اپنے جہنم ہزاری سے کہا ہلا فلان کہا نا لاویہ حدیث بیان کی اور کہا ایک کنوٹک کنوٹ
 پر ناؤ کے آرمیٹی اور اپنی جو جی ویا میں بلالی خضر علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا ما یطین و عینک و عینک
 الخلاق فی ولیہ اللہ الا وفائد ما عینک هذا العصفور منقادہ میر علم اور میر علم اللہ کے علم کے آگے
 اتلے ہر قدر اس چڑیا نے دریا سے پانی اٹھا یا پیر پانی حدیث خبرہ ذکر کی بخاری کا لفظ علی بن سلم و عمر بن علی
 سے یہ ہر کہ ان دونوں نے سعید بن جبیر سے بیان دیا کہ یہ ہے اور ایک محدث دوسرے پر زیادت کی ہے اور حضرت ابن
 دہون کی روایت کہتے کہ سعید بن جبیر نے کہا کہ ہم باس ابن عباس کے تھے اون کے کہیں کہ اتنے میں انہوں نے
 کہا جبے کہہ پوچھو میں نے کہا اے ابی عباس حکیفی اللہ وذاک مجھ کو اس پر زبان کرے کونے میں ایک مڑ
 قصر گو یعنی و عینک و عینک و عینک وہ یہ زعم کہ ہے نبی الرحمن الکوہ ہر مردن کا لفظ یہ کہ ابن عباس کا کہنا ہے و عینک
 کا لفظ یہ کہتے ہیں کہا حدیثی ابی بن کعب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مونی رسول اللہ
 ذکر الناس یوماً ما عینک انا فاصبر العیون ورمی القلوب ولی قادر ذکرہ رجل فقال ای رسول اللہ
 هل فی لاریض اعلیٰ منک قال لا ففتب اللہ علیہ اذ کہ یرد العلم الی اللہ فیل سئل قال ای ذیہ
 واین قتال جسمیم العزیز قال ای ذیہ جعل لی علی اعلیٰ منک ذلک یہ قال عمر و حنیف یملأ السوء
 وقال یملأ السوء ما عینک حنیف بنظم فیہ الزورم فاختاروا جملہ فی مکتب قتال لیتنا لا اکلنا
 الا ان تحیر فی حیث یفارق الحوت قال ما کنت کبیراً فذلک قولہ واذ قال موسى لیسہ
 یوشع بن نون لیسہ عند سعید بن جبیر قال مینا ہون علی شجر فی مکان زکوان اذ تغرب
 الحوت ومونی تائم فقال منہ لا اذ فطہ حنہ اذ استیظظ لیسہ ان یخیرہ و تغرب الحوت
 حتی سئل فما البصر فامسک اللہ عنہ جریۃ السار حتی کان الزمان فی جہی قال لی عمر و هذا
 کان انی فی جہی وحتی بین البہامیہ واللہین کلہما قال لعد لیتنا من سمر ما ہذا انسابا قال
 وقد قطع اللہ عنک القہیب لیسہ ہذا عند سعید بن جبیر خبرہ لرجل اوحا الخضر
 قال قال عثمان علی الخضر و حنہ علی کبیر البحر قال سعید بن جبیر مسبق بنوب قد جعل
 طرۃ تحت حبلک وطرۃ فی رأسہ فسلم علیک ومونی فکتبت من رجوعہ وقال هل
 بالضعیف من سلیم من انت قال اما مونی قال مونی جی ایترئیل قال نعم قال فما سألک
 قال حنہ لعلی فی مفاہلت رعدا قال اما یحییٰ ان الثورۃ بہدیک وان الوحی یاہلیک

وَاَمَّا مَا كَانَ فِي خَلْقِ الْاَنْبِيَاءِ فَكَانَ قَوْلُهُمْ لَكَ خَلْقٌ لَا يَنْبَغِي لِي اَنْ اَكُلَهُ فَلَمَّا كَانَ عَمَلُهُمْ
 مِنَ الْجَهَنَّمَ فَقَالَ لَهُمْ مَا عَلِمْتُمْ وَمَا فَعَلْتُمْ فِي جَنَّةِ عِلْمِ اللَّهِ اِيَّاكُمْ لَقَدْ هَذَا الظَّالِمُونَ وَيُقَارِمُونَ
 الْكِبَرُ هَلْ رَأَيْتُمْ اِيَّاكُمْ فِي جَنَّةِ عِلْمِ اللَّهِ وَجَدْتُمْ مَعَكُمْ مِثْلًا لَكُمْ هَذَا السَّاحِلُ اِلَى هَذَا السَّاحِلِ
 الْاَخِيرُ عَمْرُؤُوهُ فَقَالَ عِبْدُ اللَّهِ الصَّالِحُ قَالَ نَقَلْنَا السَّيِّدَ بْنَ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَسَمَ لَا تَجْعَلُ الْكِبَرُ
 قَرْنَهُمَا وَوَدَّ بَيْنَهُمَا وَكَذَا قَالَ مَوْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ لِقَوْمِهِ اَهْلُهَا لَقَدْ جِئْتُ شَيْئًا اِمْرًا اَقْلَ جَاهِلِيَّةٍ
 مُتَكَلِّمًا قَالَ كَمْ اَقْلَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ مِثْرًا كَاتِبِ الْاَوَّلَ نَسِيئًا ثَاوِلًا ثَانِيَةً شَرْكَاءَ وَالْاَوَّلَ
 عَمَلًا قَالَ لَا تَوَاضِعْ لِي يَا نَسِيئُ وَلَا تَهَيِّضْ مِنْ اَكْرَمِ عَسْرًا فَانْقَلَبَا حَتَّى اِذَا لَقِيَا عَلَمًا مَاضِلًا
 قَالَ لَهْمُ نَكَلِ سَيِّدُ وَجَدْتُمَا عَلَمًا ثَاوِلًا يَلْعَبُونَ فَاحْتَدَا عَلَيْهِمَا كَاوِلًا فَرَفَعَا فَاصْبَحَا لَوْدَجَبَةً
 بِالْمُتَكَلِّمِينَ فَقَالَ اَقْتَلْتُمْ نَسَاؤِي لَمْ تَقُولُوا لِي خَيْرًا اِنْ عَتَابِي لَمْ يَزَلْ رَاكِبَةً رَاكِبَةً مُسَلِّمَةً
 كَقَوْلِكَ عَلَمًا رَاكِبًا فَانْقَلَبَا فَوَجَدَا عَمَلًا اَرَاؤُيْدُ اَنْ يَمُوتَ مَا تَامَهُ قَالَ وَيَدُومُ هَكَذَا
 وَدَعَمَ يَدُهَا فَاسْتَقَامَ قَالَ لَوْ شِئْتُ لَا تَخُذْتُ عَلَيْهِ اَكْبَرًا قَالَ يَحْيَى حَسِبْتُ اَنْ سَيِّدًا اَقَالَ لَسَعَرَ
 يَدِي مَا اسْتَقَامَ قَالَ لَوْ شِئْتُ لَا تَخُذْتُ عَلَيْهِ اَكْبَرًا قَالَ سَيِّدُ اَكْبَرًا كَلُّهُ وَكَلُّهُ لَمْ يَكُنْ مِلَّكَ
 وَكَانَ اسْمُهُمْ قَرَاهَا اِنْ عَتَابِي مَا مَنَعَهُمْ مِلَّكَ يَزْعُمُونَ عَنْ عِيْرِ سَيِّدٍ اَنَّهُ هُوَ هَكَذَا بَنُ
 بَكْرٍ وَالْعَلَمُ الْمَقْنُولُ اسْمُهُ يَزْعُمُونَ حِينَئِذٍ مِلَّكَ ثَاوِلًا كُلُّ سَيِّدَةٍ عَصَبًا قَادِرَةٌ
 اِذَا هِيَ مَرَّتْ بِهِنَّ اَنْ يَكُنَّ هُنَّ اَعْيُنُهُمَا وَفَاَجَاوَدُوا اَصْلُكُمَا فَانْتَعَمُوا بِمَا هُنَّ مِنْ يَتَقُولُ سَيِّدُ
 لَقَدْ دَعَوْتُهُمْ مَنْ يَقُولُ سَيِّدُ لَقَدْ دَعَوْتُهُمْ لَقَدْ دَعَوْتُهُمْ لَقَدْ دَعَوْتُهُمْ لَقَدْ دَعَوْتُهُمْ لَقَدْ دَعَوْتُهُمْ
 هَكَذَا اَنْ يُسَاطِعَ عَلَيْهِمُ اِيْنَهُ فَادْعَانَا اَنْ يُبَيِّدَا لَهْمَا خَيْرَ اِيْنَهُ رَاوَةً كَقَوْلِهِ اَقْتَلْتُمَا
 رَاوَةً وَقَوْلِهِ اَنْزَبَ رَحْمًا هَاهَا اِيْهِ اَرْحَمُ مِنْهُمَا لَا اَوَّلَ اِلَهِى قَتَلَ خَيْرًا وَدَعَمَ عِيْرُ سَيِّدٍ
 ابْنُ جُبَيْرٍ اَنَّهُمَا اَيَّدَا حَاوِيَةً وَآمَادُ اَوْدُ مِنْ ابْنِ عَامِرٍ قَتَلَ عَنْ عِيْرِ وَاحِدٍ اَنَّهُمَا حَاوِيَةً اَبْرَ
 عَبَّاسُ بْنُ كِهَاسُوسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَنِي اِسْرَئِيلَ كَوْطَبُهُ سَنَاءُ كَبِيرٌ جَسَدُهُ زَيْدٌ كَوْنِي عَالِمٌ بِالْمَدِينَةِ وَبِالْمَدِينَةِ نَبِيٌّ هُوَ
 اَبْرَ اَنْ كِهَاسُوسَ اِسْمُ الْفَخْرِ اَنْ كِهَاسُوسَ اِسْمُ الْفَخْرِ اَنْ كِهَاسُوسَ اِسْمُ الْفَخْرِ اَنْ كِهَاسُوسَ اِسْمُ الْفَخْرِ
 وَوَدَّ عَمَلُ الرَّزَّاقِ سَيِّدُ بَنِي مِينَ بَاسُ ابْنِ عَبَّاسٍ كَيْفَ يَتَابَعُ اَنْ كِهَاسُوسَ اِسْمُ الْفَخْرِ اَنْ كِهَاسُوسَ اِسْمُ الْفَخْرِ
 تَبِعَ بَعْضُ كِهَاسُوسَ اِبَا الْعَبَّاسِ رُفْعُ بَنِي مِينَ كِهَاسُوسَ اِسْمُ الْفَخْرِ اَنْ كِهَاسُوسَ اِسْمُ الْفَخْرِ اَنْ كِهَاسُوسَ اِسْمُ الْفَخْرِ

جو طلب علم نہ کرتے تھے موی بن مرثدہ نے سید نے کہا میں عباس کو کیا خوف یوں کھتا ہے اسے
 سید نے کہا ان میں نے خوف نہ کیا ہے کہ اتنے سنا سید نے کہا ان کو خوف ہے جوٹ کہا مجھے بانی بن
 کہنے کی حدیث کی جو حضرت علی اور علیہ آردو سلم سے کہ موی بنی اسرائیل نے اپنے رب سے سوال کیا کہ اسے بگڑ کر بے جہاد
 میں کوئی جہاد کا یہ عالم ہو تو مجھے سکوتا دیا یا ان میں سے بزدل میں ایسا شخص ہے جو اعلم ہے کہ وہ ہے ہر اس کی
 جگہ بانی اور عاقبات کا انون دیا موی علیہ السلام کے لکھی ہوا انکا جہاد تھا اور جان کے ساتھ ایک پہلی ٹکین بنی
 اُسے کہا گیا کہ حبیب پہلی کسی جگہ بنی ہو تو وہی جگہ وہ شخص ہو گا اور تو اپنی حاجت ملے گا موی علیہ السلام سے جان
 نکلے اور دو پہلی کے حامل تھے اس لیے کہ تہک کے صخرے تک پہنچے اور اس بات پر آئی وہ آب حیات تھا جو کوئی
 اسکو پتا نہ ہویشہ رہتا اور کوئی شہر وہ اس سے نزدیک نہ ہوتی لیکن زندہ ہو جاتی جب وہ دو فوٹے اور پہلی
 کو بانی لگا دو جی بنی اور دریا میں اسکو بطور ننگ ایک ہ بکری یہ دونو اگر چلے جب تک کہ سے تجا دکر گیا موی علیہ
 السلام نے اپنے جان سے کہا ہلا کہنا لاؤ ہم نے اس سفر سے تکلیف پائی جو ان نے کہا تین یلو ہو گا کہ جب
 باس صخرے کے تیرے تھے تین بن پہلی کا ذکر کرنا قبول گیا مجھے شیطان نے ہکا ذکر کرنا بھلا دیا اور وہ مجب طرح بہ
 دریا میں لگا لگا کر جلدی میں عباس کہتے ہیں موی علیہ السلام صخرے پر ظاہر ہوئے اور یہ دونو اس تک پہنچے
 وہ ان ایک ہر کسل میں لیٹا ہوا ملا موی علیہ السلام نے سوال کیا اُسے جواب دیا کہ ہر کس سے آیا تمہکو تو
 تیری قوم میں شغل تھا موی علیہ السلام نے کہا ایسے آیا ہوں کہ تو مجھ کو کچھ رشد کی تعلیم کہ جو تمہکو معلوم ہے کہ تو تیرے
 ساتھ میرے ذکر کیلئے اور وہ ایک شخص تھا عیث بن مہکو معلوم ہو گیا تھا موی علیہ السلام نے کہا ان کہا جسکی خبر
 کو فرہم نہیں ہے تو اس امر کو صبر کر گیا یعنی تو عارف اس صلی ظاہر کا ہے علم غیب میں جاتا ہوں تو ہکا محیط
 نہیں ہے کہا انشاء اللہ تو مجھ کو صبر پائیگا اور میں کسی امر میں تیری نافرمانی نہ کروں گا اگرچہ میں کوئی امر خلاف اپنے
 باؤں کہا اچھا اگر میری پیروی کرنا ہے تو کسی شے کا سوال مجھ سے نہ کرنا اگرچہ تمہکو معلوم ہو جو تک میں خود
 ہی ذکر اسکا خبر سے نہ کروں پہرہ دونو ساحل بحر پر چلنے لگے لوگوں کے سامنے انکا اہتمام اس محل کر سے یہاں تک کہ
 ایک کشتی جدید مضبوط تھکے سامنے گھنٹی کر اس سے بہتر کوئی ناؤ انکے سامنے سے نہ نکلی تھی اور نہ اجل وادھر
 تر اس کو کشتی کا گذر ہوا تھا ان دونوں نے کہا ہم کو سوار کر لو کشتی والوں نے انکو نابور لاد لیا جب آرام سے یہ دونو
 اس میں بیٹھ گئے تو ناؤ انکو سامنے لوگوں کے لیکر چلی خضر علیہ السلام تک متعارف نظر دلانے کے واسطے
 نکالا پہرہ ناؤ کے ایک ناچہ کو متعارف سے پہلے پہر ایک تختہ لیکر اس پر لگا دیا پہرہ پہنچے اسکو اہل بیت کے موی

علیہ السلام نے یہ امر پہلے نہ دیکھا تھا تو نے اسکو مبارکباد دلا کہ جو واسے دُوب جا میں تو نے یہ ایک لہ نہ کر گیا کہا
 سچے تجھ نہ کہا تھا کہ تو میرے ساتھ نہ رہ سکے گا کہا میری پہل کو مست کر اپنے ترک عہد پر اور مجھکو میرے کام میں
 مشکل نہ ڈال یہ دونوں تو نے علی کے چلے ایک گناؤں و عین کے پاس سے دُوبن کچھ لٹکے کیل بسے تھے ان میں
 ایک نے کہا کہ دینا غلط ہے اور کا نہ تھا اور نہ اس سے زیادہ کوئی باخود و چمک دار ہے میں نے علی علیہ السلام نے
 اپنے ہاتھ سے اسکو کچا اور ایک چتر لکھا اسکا سر کھلایا اور اسکو مار ڈالا اسوسے علیہ السلام نے یہ امر فطیع دیکھا ان کو
 صبر نہ ہوا کہ ایک کو دکھ خرد سال بے گناہ کو مار ڈالا کہا تو نے ایک نفس لکھ یہ یعنی صغیرہ کو نبیرہ کے مار ڈالا تو
 یہ بڑا کام کیا کہا میں نے تجھ سے نہ کہا تھا کہ تو میرے ساتھ نہیں لکھ گیا کہا اگر عبد اس کے پیروں میں تجھ سے کچھ پوچھو
 اور کہوں تو یہ تو میرے ساتھ نہ رہنا میں نے اپنا عذر تجھ سے بیان کر دیا یہ دونوں چلے ایک گاؤں والوں کے
 پاس سے اُسے کہا، اما کا انہوں نے انکی مہمانی کرنے سے انکار کیا وہ ان ایک دیوار بائی وہ کرنے کو تھی
 انکو اگر کہیں کیا نہ لگے موسیٰ علیہ السلام دلتنگ ہو کر یہ کیا تکلیف کا کام کرتے ہیں جسپر صبر نہیں ہو سکتا
 اس دیوار کو کھڑا کیا موسیٰ علیہ السلام نے کہا تو جا رہا تو اس کام کی مزدوری لیتا ہے لگے تو اُسے کہا، اما کا تھا
 انہوں نے نہ کہا بلکہ مہمانی چاہی وہ یہی نہ کی یہ تو میری کر سفت میں انکا کام کرنے لگا اگر جا رہا تو یہ اس کام کی
 مزدوری دیتے غرض علیہ السلام نے کہا یہ جلدی ہے در بیان میرے اور تیری میں مجھکو بتا دیتا ہوں وہ میرے
 جسپر تجھ صبر نہ ہو سکتا یہ ناؤ سا کہیں کی تھی جو دریا میں طامی کرتے تو میں نے جا کر اس کو عیب دار کر دوں گے
 انکے اور ایک بادشاہ ہے جو ہر ناؤ کو بطور غصے کے پکڑ لیتا ہے ابی بن کعب کی وزارت کھلی سیکھتے تھے صلح
 ہے غنیمتیں عیب لگایا کہ وہ بادشاہ اس ناؤ کو نہ پکڑے اور عیب دیکھتے ناؤ پہ چائے اور اس ناؤ کو کہان
 باپ ایسا ڈارتے تھے ہم ڈرے کہ انکو یہ ناؤ کا زبردستی و کفر کر کے کہیں عاجز کرے اس لیے ہم نے جا کر بدل دے
 اسکو رب انکا بہتر اس سے سترائی میں اور لگا کر کہتا محبت میں اور یہ دیوار دو نیم ناؤ کوں کی بھی شہر میں اس
 دیوار کے پھر انکا مال گرا ہوا اور ان دُوبن کا باپ نیک مرد تھا تیرے رب نے جا کر یہ پوچھن اپنے زور کو لو
 نکالیں اپنا خزانہ مہربانی سے تیرے رب کی میں نے یہ کام کچھ اپنے حکم سے نہیں کیا ہے یہ پھر ہے ان چیزوں
 کا جو تو نہ نہیں سکا ابن عباس کہتے تھے مَا كَانَ الْكَذَّاءُ عَلَيَّ وَلَا كُنْتُ مَوْلَىٰ تَبَا عَمِي نَبِيٍّ ابْنِ عَبَّاسٍ
 نقل کیا ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام اور انکی قوم مصر پر غالب ہوئے تو قوم مصر میں انکی حُب گہ مستقر ہو گیا
 نے ہی نازل کی کہ اسے موسیٰ تو انکو یاد دہی کر انکے ایام کی موسیٰ علیہ السلام نے خطبہ پڑھا اور جو غیر و نیت اس

ان کی قوم کو دی تھی وہ ملود لائی اور ذکر خیات پائیکال فرعون سے اور ذکر ملاک دشمن کا اور ان کے خلیفہ کرنے کا زمین میں کیا اور کہا اللہ نے تمہاری نبی سے بات چیت کی اور تمہیکو اپنے لیے چن لیا اور تمہیں اپنی محبت نازل کی اور تمہیں تمہیں کا وہ رقم عطا کیا سو تمہارا نبی افضل ارض ہے اور تم نوات پرستے ہو غرض کہ یہی کوئی نبی تھی جو اللہ نے اپنی نبی مگر موسیٰ علیہ السلام نے وہ نبی اپنی قوم کو ملود لائی اور پیو خاکی ایک مرد نے بنی اسرائیل میں سے کہا یہ لوگ ایڑی میں بنے بنی خدا ہم نے پہچانا جو تم نے کہا بھلا روئے زمین پر تم سے ہی زیادہ کوئی عالم ہے اور تمہیں تمہیں کہنا نہیں اللہ نے جبریل کو پاس موسیٰ علیہ السلام کے بھیجا اور کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تو کیا جانتا ہے کہ میں اپنا علم کہاں کہتا ہوں ان کنا بھلا بھر ایک مرد ہے وہ تمہارے عالم ہے ابن عباس نے کہا وہ خضر علیہ السلام تھا موسیٰ علیہ السلام اللہ سے سوال کیا مجھے اس شخص سے ملا دے میں اسکو دیکھوں میں نے وی کی کہ تو دیار جاؤ ان کنا بھلا بھلا ایک مہلی پانگیا اسکو پکڑ کر حوالہ اپنے جان کے کر پھر دیار کے کنا بھلا کو پکڑے رہ جب تو مہلی کو پہل جانے اور تیرے پاس ہی چلی جانے وہ میں تو اس عبد صالح کو جسکو تو طلب کرتا ہے پانگیا جب غرض موسیٰ علیہ السلام نبی اللہ کا دراز ہوا اور تھک گئے جان سے مہلی انکی جان سے جان کا ایک غلام تھا کہا تو نے دیکھا ہو گا کہ جب ہم خضر کے کو پاس تیرے تہو تب میں مہلی کو پہل گیا مجھکو اس کا ذکر کرنا نہیں بھلا بھلا مگر شیطان نے یہ چوہان نے کہا میں نے مہلی کو دیکھا کہ اس بطور سرنگ کے درمیان ایک تر پکڑا موسیٰ علیہ السلام نے تعجب کیا اور وہیں پہرے خضر کے پاس آئے مہلی بانی دو دریا میں چلتی پہرتی تھے اور موسیٰ علیہ السلام اس کے پیچھے لگا اور اپنی لہائی سے پانی شاستہ تہو تاکہ مہلی کے پیچھے جائے وہ مہلی جس پانی پر چلتی اس جگہ کا دریا سوکتا جاتا تھا یہاں تک کہ تہو تہو جاتا جاتا ہی اللہ تعجب کرتے تہو یہاں تک کہ وہ مہلی انکو ایک جزیرے میں ڈرا تہو جس نے گئے وہاں خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی انہوں نے اپنے اسلام کیا خضر علیہ السلام نے کہا وہ علیک السلام اور میں میں سلام کہا ہے اور ذکر کون ہے کہا میں موسیٰ ہوں خضر علیہ السلام نے کہا صاحب بنی اسرائیل یہ مر حبا کہا اور پوچھا کیسے آئے کہا کہ تیرے پاس اس لیے آیا ہوں کہ جو علم تمہیکو ہے اس میں سے کچھ رشہ مجھکو بھی سکھا دو کہا تو میرے سامنے تہو تر کھٹکا کہا تو مجھکو اگر خدا نے چاہا تو صلیب پانگیا میں کسی بات میں تیری نافذانی نہ کرونگا خضر علیہ السلام ان کو اپنے ہمراہ لیکر چلے اور کہدیا کہ میں جو کچھ کروں تو مجھے اسکا سوال کرنا جب تک کہ میں خود ہی مال اس ام کا تجھ سے بیان نہ کروں علیہ السلام بن عبد اللہ بن عبد بن مسعود کہتے ہیں کہ ابن عباس اور حوین قیس بن حسن فرمائی میں مجھکو بھلا ہوا اور بارہ صاحب موسیٰ ابن عباس نے کہا خضر علیہ السلام تھے ان سے میں ابی بن کعب کا گند ان دو نو پھر بھلا ہوا ابن عباس

نے اذکر لایا اور کہا میں اپنے پاس یا سے جگہ لایا ہے صاحب موسیٰ علیہ السلام جن جنہوں نے سوال ملاقات کا کیا تھا تم نے حضرت صلوات اللہ علیہ آدو سلم سے کہہ کر حال انکا سنا ہے کہ اپنے سنا جو فرماتے تھے کہ موسیٰ علیہ السلام دو میلان ملا رہی ہیں اکیلے کے تھو کہ اتنے میں ایک مر د آیا اُسے شکہا تم جانتے ہو ایسے کسی شخص کو جو تم سے زیادہ اعلم ہو کہا نہیں۔
 تب اندھ موسیٰ علیہ السلام کو وحی کی کہ ہذا ایک بندہ خضر ہے موسیٰ علیہ السلام نے سوال کیا کہ اچھی ملاقات کا کیا طریقہ ہے اھنے پہلی کو نشان پھیر دیا اور کہا گیا کہ جب تو پہلی کو گم کر دے تو وہ اس پر تو ہو سکے گا موسیٰ علیہ السلام فرماتا
 ہمدیا میں چلے جو ان موسیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا تو نے دیکھا ہو گا کہ جب ہم نے پاس خضر کے ملکہ پر کڑی
 اتنی تو میں پہلی کو بھول گیا تھا موسیٰ علیہ السلام نے کہا اسی کو تو ہم تلاش کرتے تھے پر وہ دونوں اپنے نشان قدر پہ پہچان
 اور ہوسے بندہ خضر کو پایا انکا قصہ وہی ہے جو اندھ نے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے انتہر وید وایات ابن کثیر نے
 اسی قصہ پر آیات باب کھلی ہیں اگر ذکر انکا بعد آخر آیت قصہ خضر ہوتا تو ملحق بقام تھا کیونکہ ان وایات میں وہ
 مطلب ہی مذکور ہوا ہے جسکا تعلق بعد آیت باب سے ہو لکن نظر و مصلحت ہر مفسر جلا ہوئی ہے فقہ البیان میں
 کہا ہے و بودا کر کے اس شخص کی اس حدت میں ہے کہ جب یہود نے حضرت صلوات اللہ علیہ آدو سلم سے قصہ یہاں کہا
 کا پوچھا اور کہا اگر وہ اس شخص کی جگہ خبر دے تو جانو کہ نبی ہے والا فلاں ابن ابیہ تھا قصہ موسیٰ خضر علیہ السلام کا
 یہی بطور تنبیہ کے ہے تا نہ ذکر کیا کہ نبی کو کہہ بیضر و نہیں ہے کہ وہ ساری قصص اخبار کا عالم ہوا اہل علم کا اس بات
 پر اتفاق ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے موسیٰ بن عمران سے بطور ای بن یعقوب سے ہیں کرنی لے کہا یہی احمد ہے
 ابن عباس یہی اسی کے قائل ہیں جب یہو علما یہی اسی پر ہیں اہل تاریخ کا یہی یہی قول ہے قرآن میں سوا انکے کسی اور
 موسیٰ کا ذکر نہیں آیا ہے ایک فرقے نے جن میں خوف بکالی ہے یہ کہا ہے کہ یہ موسیٰ بن عمران نہیں ہے
 کہ موسیٰ بن مثنیٰ بن یوسف بن یعقوب علیہ السلام تھا اور نبی ہے موسیٰ بن عمران سے پہلے اور یہ قول باطل ہے
 صحابہ میں ابیدہم نے ہمارا کیا ہے چنانچہ رد مذکور ابن عباس غیر سے یہ یہ بخاری وغیرہ میں مروی ہے تا اگر
 کوئی اور شخص مراد ہوتا تو تعریف ایسی ہی صفت کو ساتھ جس سے یہود موسیٰ بن عمران حاصل ہو اور
 شہدہ دور و جب ہوئی لیکن جبکہ کسی صفت سے تفریق نہ دیا تو معلوم ہوا کہ یہ موسیٰ بن عمران ہے اور نئے سے اذ
 یوشم بن یمن بن ازراخیم بن یوسف بن ابی بعض نے کہا ہرادر یوشع اور بعض نے کہا موسیٰ علیہ السلام کا لفظ
 بابل میں یہی ہے کہ یوشع بن یوسف بن ابی بعض نے کہا ہرادر یوشع اور بعض نے کہا موسیٰ علیہ السلام کا لفظ
 یہی امرہ ولیکن کہہ یہ غلام اور میری ہونڈی لیکن اصل لفظ واسطہ ہے اور اندھ نے اس جوان کو بعد موسیٰ

کے پیچھے کر دیا تھا اور اسی نے کہا اہل علی ہے کہ وہ یوش بن قن تھے انکا ذکر سورۃ مائدہ اور آخر سورۃ یوسف میں کر چکا ہے اور جن نے کہا کہ وہ موسیٰ بن میشے تھے انکو کہا کہ یہ جوان یوش بن قن تھے قرآن نے کہا اس شخص کا نام تھے موسیٰ علیہ السلام کے ہمراہ موسیٰ علیہ السلام کے رہتا تھا اور اسے علم انکار کرتا تھا اور انکی خدمت بجاتا اور موسیٰ کا بہا بجاتا تھا غرض کہ موسیٰ علیہ السلام نے اس جوان سے کہا کہ میں نے ان کا یہاں تک کہ جمع البحرین پہنچوں لیجئے جہاں دریا باجم شے جن کہتے ہیں کہ راد بحرین سے بحر فارس دروم ہے اور یہ دونوں طرف مشرق و مغرب کے جن قافلہ فسادۃ محمد بن کعب نے کہا بحر مدین و بحر قزقم ہے بعض نے کہا طنجہ میں ہے اور بعض نے کہا افریقیہ میں اور بعض نے کہا یہ شطعے نزدیک بحر محیط کے ہر اور یہ قول کہ راد بحرین سے موسیٰ خضر علیہ السلام میں سخت ضعیف ہے اور ابن عباس سے ثابت نہیں ہے کہ راد بحرین سے مراد زمان طویل ہے سبب اس غم سیر کا موسیٰ علیہ السلام سے یہ تھا کہ اُس نے پوچھا تھا کہ اعلم الناس کون ہے کہا میں ہوں اللہ تعالیٰ نے وحی کی کہ ایک بندہ میرا جمع البحرین میں ہے وہ تجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے جب موسیٰ علیہ السلام اور انکا جوان بحرین پر پہنچے تو پہلی کہیں گئے مغیر بن سہب کا وہ پہلی کہیں دریدہ دہن اندر زنبیل کے بتی جب پہنچے گئی تو اسی میں سے کہا ہے اللہ تعالیٰ نے اس پہلی کو ایک اہل مقرر کیا تھا وہ عدنان مظلوم پر رہتے یہ ہو کر ان دونوں نے کچھ خبر پھیلانے کی نہ کہی پس ان جوان سے ہوا تھا اسیلے خبر گیری پہلی کی اس کے سپرد وہی موسیٰ علیہ السلام نے جوان سے کہہ دیا تھا کہ جب تم میرے خبر کر دینا لیکن نسبت انسان کی دونوں کی طرف کی اسیلے کہ دونوں نے اس پہلی کو زاد سفر کیا تھا جیسا کہ پہلی حاصل پھر برکھا اُس نے کتل میں سے نکل کر دریا میں سرستہ پڑا سب کہتے ہیں اس طرح کو جزیرین میں حیوانات اپوز رہنے کو کر لیتے ہیں فرارنے کہا جب وہ پھیلی دریا میں جا گری وہ جگہ جہاں سے وہ گئی تھی خشک ہو کر رہ گئی جیسے سرب جب اگر بڑھ کر موسیٰ علیہ السلام نے کہا نا مانگا اور کہا ہم اس سفر میں تک گئے تب جوان نے اپنا انسان بیان کیا اور کہا سفر کیے پاس وہ چل کر اپنی میں چلی گئی اور شیطان نے جبکہ سبب دیا کہ میں اسکا ذکر تم سے کرتا اسکا ہائی چٹا ایک عربیہ لڑکینہ کہ ایک شہر میں پہلی کی کہا جاتا ہے اور وہ مردہ مٹی زندہ ہو کر چلی گئی اور جگہ ہائی جس سے بند ہو گیا کتاب طبری میں ہے کہ وہ پہلی میرے پس لائی گئی آؤا دہر اور ایک آنحضرت ہی اور شریکین کہہ رہا تھا ایک چلکا تھا پتلا اسکے نیچے خار تھے گوشت نہ تھا موسیٰ علیہ السلام نے کہا ہم اسی جگہ کو تو ڈھونڈتے تھے وہ شخص اسی جگہ تھا پھر اسی اہ پر پیرے اپوز پاؤں کی نشانیوں پر وہاں اس جگہ کو پایادہ بندہ قول ہے ہر مغیر بن میں خضر تھا احادیث صحیحہ اسی پر دلیل ہیں جس نے یہ کہا کہ بندہ

کوئی اور علم تھا نہ ختم ہوا قول مستبر نہیں ہے کسی شک ایک فرشتہ تھا منجھ ملاک کے اٹکا نام خضر تھا وہ جگہ
 غازی تھا وہ جگہ سرسبز ہو جاتی تھلا کا ڈگری نے کہا اٹکا نام میان لکان تھا نسل نوح علیہ السلام سے ہیں عباس
 نے کہا خضر بن آدم بن مصلح آدم سے اٹکی اصل بن تاغری لگی ہے یہاں تک کہ جال کی کلاب کرین مگر اس میں
 بے کسی نے کہا بنی اسرائیل میں سے ہو کسی نے کہا انبا ملک میں سے ترک دنیا کر کے زہد اختیار کیا تھا بخاری میں
 ابوہریرہ سے رقا آیا ہے کہ اٹکا نام خضر علیہ السلام ہے کہ وہ ایک خشک گھاس پر بیٹھ جے وہاں کے بچے سرسبز ہو کر
 جنش کرنے لگی یہ اٹکا لقب ہے اور کنیت ابوالباس ہے اللہ نے کہا ہم نے یہ کہو اپنے پاس سے رحمت ہی لینے تو
 وہ ہدایت یافتہ لایۃ کثرافی چین جمہور علماء کہتے ہیں کہ خضر علیہ السلام زندہ ہیں قیامت تک علیہ السلام کو انہوں نے
 اب حیات پلا ہے اور ہم مذہب ائمہ یہ یہ کہ وہ زندہ نہیں ہیں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الار
 علیہ اللطیفین میں کہا ہے کہ بعض ملحد متصوف کو یہ قہار ہے کہ اس طرح خضر علیہ السلام تھا یہ قول ان کا
 کذب بار ظاہر ہے قول ابواب خضر چکے ہیں قبل اسکے ایک زمانہ زمین اور جو لوگ کہتے ہیں کہ وہ زندہ ہیں
 جیسے بعض علماء اور بعض عام اور بہت سی یہود و نصاریٰ وہ بلا شک غلطی میں پڑے ہیں سبب غلطی کا یہ ہے
 کہ وہ بعض لکن نقطہ وغیرہ میں بعض ناکو د کہتے ہیں وہ کہتا ہے کہ میں خضر ہوں حالانکہ وہ ایک شیطان ہوتا
 ہے صورت میں آدمی کے ہوتے وقوع کثیرہ میں ہی طرح معلوم کیا ہے یہاں تک کہ اس مکان میں جہان ہم نے
 یہ لکھا ہے نزدیک ربوہ و شوق کے ایک شخص نے دریاں دو بیابانوں کے ایک مرد کی صورت دیکھی کہ اٹنے
 بائیں جبین کے پر کر لیا تھا اور وہ اٹکا ہار کی چوٹی تک پہنچا تھا اٹنے کہا میں خضر ہوں اور میں غیب لو لیا
 ہوں اور کہنے والے کہہ کہ تو ایک مرد صالح اور ولی اللہ ہے اور انہا ہتھ لیک فاس کی طرف جبکہ ایک مکان
 میں پہنچا اور وہ اس کے لینے کو جاتا تھا بڑا یا اور اٹکا کر دیر یا حالانکہ اٹکا ہے اٹکا تک فاصلہ ایک میل کا تھا
 ایسی حکمتیں بہت ہیں اور جس شخص نے کہا ہے کہ میں خضر علیہ السلام کو دیکھا ہے اور وہ شخص سچا ہے تو اس کے
 جی میں کیجئے کا خیال بند کیا اور ظنون نفس کو اپنے خارج میں گمان کیا ج طرح کہ اکثر لہ باب یا منات کو
 اس طرح کا واقعہ ہوتا ہے یا وہ کوئی جن ہوتا ہے کہ صورت انسان میں ظاہر ہو کر اس شخص کا گرہ کرنا چاہتا ہے
 اور یہ اکثر ہوتا ہے کہ یہ حال بہت کثرت سے معلوم ہے حکایاں کھٹے طوائف ہے یا کسی ہے کہ دیکھ کر گمان
 کیا کہ وہ خضر ہے اور گمان میں غلطی ہوئی پھر اگر اس جے یا اسی نے یہ کہا کہ میں خضر ہوں تو وہ مجھوٹہ بولا اس
 راہ میں صدق ان اقسام شرف سے خارج نہیں ہوتا ہے یہو احادیث مسود بہت ہیں دلہذا کسی صحابی سے

جو حضرت کو نہیں دیتا ہوسا علیہ السلام حضرت سے سوال نہ ٹھٹ کیا نہ سوال ان مہم و جبار و مستم کو عالم سے اسی طرح کا سوال کرنا دنیا ہوتا ہے اتباع سے مراد محبت و رفاقت ہے مگر ارشاد پر مینے علم نافع و عمل صالح پر حضرت علیہ السلام نے کہا جبکہ میری مصاحبت پر میرے ہونگا کیونکہ تو ایسے افعال کو مجھ سے دیکھتا ہے جو خلاف تیری مشیت کرہ ہوں گے کیونکہ جبکہ ایک علم ہے اللہ کے علم میں ہے جو اللہ تعالیٰ نے جبکہ نہیں سکھایا اور جبکہ ایک علم ہے اللہ کے علم میں ہے جو اللہ تعالیٰ نے جبکہ نہیں سکھایا ہم میں ہر ایک مملکت ہے ساتھ بعض امور کے طرف سے اللہ تعالیٰ کے جاو کے صاحب کو نہیں ہے اور جبکہ قدرت میری محبت پر نہ ہوگی اور جس بات کی جبکہ سری ہی سے خبر نہیں ہے بلکہ اور اگر میری صبر کرے گا میں جانتا ہوں کہ تو جلد میرے انکار کرے گا اور تو اس انکار میں معذور ہوگا مگر جبکہ اس امر کی وضاحت الجہ باطلاع نہیں ہے اور جبکہ آپ اگر اگاہی ہے ہوسا علیہ السلام نے کہا میں جن امور کو مجھ سے دیکھوں گا آپ نے لکھ دیا ہے انکو اسی شے میں جبری مخالفت کہ نکات حضرت نے ہوسا علیہ السلام سے یہ شرط کی کہ اچھا اگر تو میرے ساتھ رہو تو میری شے کا سوال بیکار نہ کرنا جب تک کہ خود میں ہی جبکہ ہبات پر خبر نہ دوں قبل تیرے سوال کے اگر جیہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ہوسا علیہ السلام نے اپنے رب سے سوال کیا کہ اے رب کون بندہ تیرا جبکہ زیادہ دوست ہے فرمایا اللّٰہیٰ تَدْرُکُنّیْ وَ لَا تَنْسَآنِیْ یعنی وہ شخص جو جبکہ یاد کرتا ہے اور بھولتا نہیں کیا اے رب کونسا بندہ تیرا بڑا قاضی ہے فرمایا اللّٰہیٰ یَقْضِیْ لِیَ الْحَقَّ وَ لَا یَنْقِصُ الْمَوْتُ لَیْسَ وَ اَدِیْ جو حکم کرتا ہے حق سے اور غور پیش نفس کا پیر نہیں ہے کہا اے رب کونسا بندہ تیرا بڑا عالم ہے کہا اللّٰہیٰ یَتَّبِعُ عِلْمَ النَّاسِ اِلٰی جِلْدِ عَسَیْ اَنْ یُّوَسِّیْتَ کَلِمَۃً تَقْلُدُ بِهَا اِلٰی هٰذَا اَوْ تَرْمِذُ عَنْ الزُّنْدِیْ کہا وہ شخص جو لوگوں کا علم انچو علم کی طرف جستجو کرتا ہے قریب ہے کہ کوئی ایسا کلمہ پائے جو اسکو ہدایت کرے یا اسکو ہلاک سے پہنچدے کہا اے اللہ کہہ دیا تیری زمین میں کوئی شخص مجھ سے زیادہ علم ہے کہا ان کہا وہ کون ہے کہا حضرت ہے کہا میں اسکو کہاں تلاش کروں فرمایا ساحل پر نزدیک صخرے کے پاس سے پہلی شے کہ ہوسا علیہ السلام اس شخص کے جبر میں نکلے یا نہ نکلے و حال گذرا جو اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے اور ہوسا علیہ السلام حضرت تک پہنچے اور ہر ایک نے اپنے صاحب پر سلام کیا ہوسا علیہ السلام نے حضرت سے کہا میں جانتا ہوں کہ تیرے ساتھ رہوں کہا تو میرے ساتھ نہیں رہے کہتا ہے کہا رہ سکتا ہوں کہا اگر تو میرے ساتھ رہ سکتا ہے تو مجھے کسی چیز کو نہ پوچھنا جب تک میں خود ہی اسکا ذکر تجھ سے نہ کروں ہر ایک کے ساتھ دریا میں چلے جبکہ جمع ہو کر تک پہنچے دیا میں کوئی جگہ وہاں سے زیادہ پانی میں نہ تھی اللہ تعالیٰ نے ایک خطاب پہنچا وہ اپنی جو پہنچے سے پانی پہنچے لگا حضرت نے

موسیٰ علیہ السلام سے کہا تو دیکھتے ہے کہ اس خلاف نے لکھنا پانی لکھ گیا کیا بہت ہی کم پانی گھنایا گیا اسی مؤمنوں کو
یعنی وہ عینک کہ فی علیہم اللہ وہ کھنڈہ ما استغنى هذا الخطا فمن هذا اللکھ یعنی یہ علم اور تیرا علم اسکے
علم میں بقدر اس پانی کے ہے جو خلاف نے پیدا کیے ایک قطرہ مقابلے میں بحر عظیم کے موسیٰ علیہ السلام نے اپنے
اسی میں کہا تھا کہ مجھ سے زیادہ کوئی عالم نہیں ہے یا زبان سے کہا تھا اسی وجہ سے حکم ہوا کہ وہ باس خضر
کے جاتین پھر ساری حدیث خرقہ عینکی اور قتل عظام و اسلحہ دیا کہ میان کی یا خیر ہے انکی اس آیت کے
لیے فتح البیان میں کہل ہے اس سال موسیٰ علیہ السلام میں خضر سے ملافت و مبالغہ و بوقرمان میں اس لیے کہ موسیٰ
علیہ السلام نے پوزشک اس جہل کیا اور اذن چاہا کہ اس کے قتل ہوں اور جو علم اللہ تعالیٰ نے انکو سکھایا ہے اسکو
یکھیں نہ دلیں ہے اس بات پر کہ متعلم کو درجہ کمال عالم ہو اگرچہ مراتب تفاوت ہوں مگر ان میں کچھ دلیل اس
بات پر نہیں ہے کہ خضر علیہ السلام افضل تھے موسیٰ علیہ السلام سے کیونکہ کسی ایک فاضل دوسرے فاضل سے ہذا
کرتا ہے اور کبھی فاضل مفصول سے ایسا ہے جبکہ ایک ان میں کا نقص ہوتا ہے ساتھ ایسے عالم کے جسکو دوسرا
بہنیں جانتا ہے موسیٰ علیہ السلام کا علم علمی علم شرع و احکام و فضائل سے ظاہر تھا اور خضر علیہ السلام کا علم معجز
غیب معرفت بواطن تھا انجلیک بعض اتوا کہ گمراہ کے اقدام لغزش کر گئے کہنے لگے کہ کوئی فاضل ہے بنی برکاتو کہ اسکو
علیہ السلام کو حکم ہوا کہ خضر علیہ السلام سے علم یکھیں موسیٰ علیہ السلام نبی تھے اور خضر علیہ السلام نبی سے بہر
حال جب مصاحبت کی پھیری تو خضر نے شرط عدم سوال کی پیش کی کہ تقدیم اس میں ایذا نہ ہے اس بات کا کہ جو کچھ
خضر سے صادر ہوگا وہ حکمت نہ غایت حمید ہے و ایک ادب و متعلم و تابع کا ساتھ عالم و متبع کے خضر
موسیٰ علیہ السلام مع الخضر عن حدیث کثیرہ آئی ہیں اتم و اکمل حدیث وہ ہے جو ابن عباس سے مروی ہے کہ
اسکے بعض الفاظ میں اختلاف ہے اور کل الفاظ سعید بن جبیر سے آئیں اور بعض الفاظ صحیحین وغیرہ میں آتی ہیں
ابن عباس اور بعض نقطہ بخاری میں اور بعض نقطہ مسلم میں اور بعض خارج صحیحین سے اور یہ حدیث عربی و عونی میں
ابن عباس سے نزدیک ابن جریر و ابن ابی حاتم کے آئی گمراہ دوسرے طریق سے یہی اتم روایات وہی ہے جو
صحیحین میں سعید بن جبیر سے آئی ہے اور اوپر لکھ چکی وہ اپنے غیر سے منہی ہے لہذا باقی روایات سعید بن جبیر
لیکن ابن عباس میں ابی بن کعب سے متفق اسی روایت کہ میں نے میں اگرچہ بعض میں الفاظ کا تفاوت
ہے اس لیے کہی فائدہ انکی املات ذکر میں نہیں ہے اسی طرح ذکر کرنے میں روایات غیر سعید کی بھی ذکر
سے فائز لکھ گئے ادا کر کیا فی السلفینہ عن حرقہ و کل لغزہ ما لغزہ فی اھلہم لا لحدیث شینا

جس سے کچھ فائدہ نہ آتا بعض نے کہا وہ ایسا تھا کہ شیب جانی نے کہا اس بادشاہ کا نام ہر دین بدو تھا اور وہ اپنی بھائی
 میں ہی گذر چکا ہے اور نہ تیرنگی دیکھ رہے وہ نہ ریت بیض بن اس میں تھا اور خود ان ملک کے جزیرت میں تین تین
 کی ہے فخر الیہ ان کا ہے اور اس کی کن سے دس نصف دین وہ بزرگید گیر ہے انکو یہ قدرت نہ تھی کہ کسی ظالم کو دفع
 کر سکیں نفاش نے ان سوک کے نام ذکر کیے ہیں جس نے کہا سکیں بر تشدد میں مجھ سے مستاک کہو ہیں ناؤ کے
 روکنے والے کو سنے سکے ہوئے کہ وہ طبع تھے ان کے پاس کوئی مال نہ تھا سو اس ناؤ کے یعنی یہی ملک حیلہ رزق کا
 تھا جو لوگ دنیا پر سوار ہونا چاہتے انکو اجرت لیکر ناؤ پر سوار کرتے شامی روضہ علیہ نے اس آیت سے یہ سئل
 کیا ہے کہ درج فقیر کا کترہ و بر ہے سکیں سے عصر بن نے کہا در اسرار اسکا نام ہے ابن عباس نے کہا
 حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انعم پر ہے تھے ابی بن کعب نے کہا لایا کذا اھا کذا لک عثمان نے کات
 وداؤ کم کہا وزار یعنی نام ہے اور کسی نے کہا بے معنی خلف ان ناؤ والوں کا رستہ ہی بادشاہ کی طرف
 سے تھا اور انکو جزیر یعنی کہ وہ ہر لمبی کشتی زبردستی پر لیتا ہے ابن عباس ابی بن کعب نے سیکندریہ صلیحہ
 پر ہے کسی نے کہا اس بادشاہ کا نام طنبی اندی تھا اور وہ کافر تھا بعض نے کہا ملک غسان تھا جیسو را
 تم ذکرہ القرآن علیہ وآلہ وسلم واما الفلک کم فکان ابوا مؤمنین فقتلنا ان یروھم فھما
 طغیا ناً وکفرا ؕ فاردنا ان ینذکھما بھما لھما اوتھ ذکوة واکرب دھما اور وہ جو کر کہا
 اسکے ان باپ تو ایمان پر پہنچے مگر اسکے عاقر کرے زبردستی اور کفر کر کے پہنچے مگر اسکے ابا کے بڑا دے انکو
 ان کا باپ سے بہتر سترانی میں اور لگا کر کہنا محبت میں ف یعنی اگر وہ بڑا ہو تو موذی اور بد راہ تھا
 اسکے ان باپ کے ساتھ خراب ہو تو بعض آدمی کی بنیاد بری پڑتی ہے اور بعض کی اچلی جیسے لکڑی کہیرا
 کوئی بیج چھینا بڑا کوئی کر لیا اگر جو اصل میں لکڑی کہیرا بیٹھا ہے آدمی کی بنیاد بھی اصل میں بہتر ہے بڑا
 کر کوئی پہل کر لیا اختلاف ہے اسکا علم حدیث کی کو ہے جو غیر جملے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا ہر آدمی کی بنیاد
 پر ہے یہی سنے سمجھنے جا پس اس ان کا پچھو ایک بیٹی ہوئی ایک بیٹی سے لایا گئی اوما ایک بیٹی جابر
 سے ایک است علی اسنے شاید یہ سئل اسی جگہ سے نکلی ہے کہ از پس زامو اور دختر بہتر پہلہ بات گذر چکی ہے
 کہ اس رے کا نام جوسو تھا وہ اصل میں کافر پیدا ہوا تھا اسکے ان باپ سلمان تھے اسکے جیسو سے یہ
 ڈر ہوا کہ اس کی محبت میں اگر کفر بڑا سکی بیرونی نہ کر کے قتادہ نے کہا جب یہ پیدا ہوا تھا ان باپ خوشتر
 ہوئے تھے اور جب بڑا گیا تو محزون ہوئے اگر وہ زندہ رہتا تو اسکے سب سے ان باپ دونوں ہلاک ہوئے

اسی کو اللہ تعالیٰ کی قضاء و قدر پر نہی رہنا چاہیے مومن کے لیے اللہ تعالیٰ کی رضا کردہ مین بہتر ہے قصہ خدا
 سے عجوبہ میں حدیث میں آیا ہے کہ لا تَخْفَوْا مِنْهُ لِيُؤْخِذَكُمْ عَنْ خَيْرٍ اَلَّذِي تَدْعَوْنَ اِلَيْهِ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ عَنْهَا مُرِيبِيْنَ
 کرتے ہیں بہتر کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عَسَىٰ اَنْ تَكُوْنُوْا شٰكِيْنَ وَّهُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ شٰدِيْنَ بَرِيْ كَلِمَةٍ
 ایک چیز اور وہ بہتر ہو مگر غرض کہ اللہ نے چاہا کہ اس سے زیادہ سترہ ایچہ و کچہ یہ دونوں باب بہت است اس کے
 زیادہ تر مہربان و شفیع ہوں ہی قول ہے ابن جریر کا مقدمہ نے کہا یعنی زیادہ نیکی کر نیوالا ہوا ان باب سے
 غرض کہ علم اس پس کہ دوسری بعض نے کہا کہ جہنم علیہ السلام نے اس غلام کو قتل کر ڈالا تو اس کی ان ایک غلام
 سلم کا عمل کہتی تھی قال ابن جریر اس سے معلوم کہ بل مین غلام ملا نہ جلد یہ فتح البیان میں کہا ہے کہ اس اس کے
 ان باب مومن تھے نہ خود وہ لڑکا ابن عباس رضی اللہ عنہ کی قرأت یہ ہے وَاَمَّا الْعٰلَمُ مَكَانٌ كَاثِرٌ اَفْ
 كَانَ اَلْعٰلَمُ مَوْجِدٌ اور لڑکا تو وہ کا فر تھا اور اس کے ان باب مومن خشیت کہتے ہیں خوف تعظیم آمیز کو اور اکثر وہ
 خشیت معلوم کرنے کو غرضی عندہ کہتی ہے یا سننے خشیت کے علما میں مکن اول اولیٰ ہے قدامتے کہا یہ آیت
 صفحہ عبد اللہ مین ہون ہے فَاَنْفَ رَيْبٌ تَوْبَةٍ رَّبَّنَا خُوفٌ كِيَا رَحْمَتِ كَيْسَ مِيْنِ عَشِيَانِ پھر اس بات
 کا ذکر ہوا کہ کہیں محبت اس پس کی انکو بہات پر حال ہو کہ وہ دین میں سے تاج ہو کہ کفر میں گرفتار ہو جائیں پھر
 اہل علم نے مسئلہ نکال کیا ہے کہ حضرت اس غلام کو اس علت پر کیوں قتل کیا اسکا جواب یہ ہے کہ وہ غلام مانع
 تھا اور جو کفر مستحق قتل ہو گیا تھا کسی نہ کہا راہزن تھا اور راہزن مارا جاتا ہے یہ جواب شریعت اسلام پر تو
 بنیاد ہے مکن ہو کہ کتاب کہ حضرت کی شرع نزدیک سے اللہ تعالیٰ کے اوپر طرح پڑا اور اس میں یہ کام ہوا جو اور اگر وہ غلام
 بچتا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت کو بتا دیا ہو کہ اگر وہ مانع ہو گا تو کا فر ہو گا اور اس کے کفر کے سبب سے اس کے ان باب
 گمراہ ہو جائیں گے اور یہ اگرچہ ظاہر شریعت اسلام کے برخلاف ہے کہ اس سیکناہ کو چہرہ ہنوز قلم تعلیق جاری ہے
 جہاں سے سخن بچنے سے محبت بعد از بلغ قتل کیا جائے مکن دوسری شریعت میں اگر حلال تو پھر کہہ لیں انکے انہریت
 ابدال کہ توڑن لکے شکستانے اور دوسری شر کے سبب کہنے کو آردنگ کے سے مین لڑا وہ قرآن میں ایسا
 معاہدہ بہت ہوا یا سے مین کہ ہم نے چاکر اللہ تعالیٰ ان دو کو کو عوض اس لہ کے اور ولد و جو اس سے بہتر ہوں مین
 و صلاح و تقویٰ و طہارت میں گنا ہوں سے اور موت میں قریب رہو چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایک لڑکی دچی پھر
 ایک غیر خیر وَاَمَّا الْيَتٰمٰ ذٰلِكَ كَانَ اِيْلٰهَا مِيْنِ بَنِيْمِيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَهُمَا وَكَانَ اَبُوهُمَا
 صٰلِحًا فَلَمَّا مَلَكَتْ اَنۡ يَّسْلُبَا اَلَّذِيۡنَ اَدْبَسُوْا بَيْنَ يَدَيْهِمَا وَفَعَلُوْا مَعَ اَمْرِیْ ذٰلِكَ تَاوِيْلٌ

مَا لَكَ تَسْلِيمٌ عَلَيْهِ صَبْرًا ۝ اَوْرَهُ جَوْدًا رَہْمٰی مَوْدُوۡتٍ مِّنْ لِّمَنِ كُنْیٰ سَمِیۡعٌ اَوْرَهُ سَكَنَ مَالٍ مَّوَدَّہَا
 اَخَا لَمَّا اَخَا بَاب تہا نیک پہ جا پار ہے کہ وہ ہو بخشنے نندہ کو اور نکالین بابا مال گرا ہر دانی سے تیر و سبکی
 اور میں نے یہ نہیں کیا اپنے ملک سے یہ پہرے ان چیزوں کو نہ ہمیر کا فٹ لینے جو کام خدا کے ملک سے
 گرا ضرور ہو ہر فردی نہیں لینی کے قصہ فرمایا ذوالقرنین : بادشاہ کا یہی بیہودہ کے سبھا کوسے کے کے
 لوگ پوچھتے تھے پیغمبر کے آواز کو جیسے محاب کھف کا احوال تھو اس آیت میں : اِلَیۡسَ ہِیَ اَطْلَاقٌ بِرَافِطٍ قَرِیۡبٍ
 مِّنْہِیۡ بِرَکِیۡوۡکَ اَوَّلَیۡکُمَا کَرَحٰی اِذَاۤ اٰتٰیۡا اَهْلَ فَرْثِہٖ فَاَلَا اِلَکُمۡبَیۡتِیۡ وَاِلَیۡنِیۡ کَیۡسَ ۝ اور جگہ یہ کہانی الخیر
 جملہ فرمایا ہے : وَکَانَ مِنْ فَرْثِہٖ ہِیَ اَشَدُّ فَوْقَ مِنْ فَرْثِکَ اَلَیۡنِیۡ اٰخِرَ جَنَّتِ اَوَّلَیۡ سَبْتِیۡنِ جِ
 زیادہ تھیں نور میں اس تیری ہی سے جس نے تجھ کو نکالا ہم نے انکو کہا دیا یہ کوئی نہیں انکا مددگار اور کہا تو
 اَلَا اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْآنَ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْقُرَیۡنَیۡنِ عَظِیۡمٍ کہیں نہ نثر ایہ قرآن کسی برس مرد پر ان دو
 بیسویں کے مراد کو دلائف ہے معنیات کہ یہ ہوسے کوس دیوار کو مینے لیسے دست کیا کہ یہ دو تہم از کوں
 کی دیوار مٹی جو اس شہر میں ہے میں مکرر مقررہ نے کہا کتر سے مراد مال دونوں ہے ظاہر ساق آیت یہی ہے
 ہے ہی کو ان جریر سے ہی شہر کیا ہے بن عباس نے کہا اس دیوار کے نیچے علم کا خزانہ تھا سعید بن جبیر
 اسی کے قائل ہیں مجاہد نے کہا صفحہ جن میں علم تھا ایک حدیث مروی ہے ہی کی تقویت کرتی ہے ابو ذر
 زعماء کہتے ہیں وہ کتر حکماء کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کیا ہے ایک سو کوئی تھی ہی بیسویں کہتا تھا جنت
 لَمِنَ الْاَنْفٰنِ بِالْعَدَدِ لَوۡ نَصَبَ وَجَّہُتَ لَمِنَ ذَکَرِ النَّارِ لَوۡ صَحَّحَکَ وَجَّہُتَ لَمِنَ ذَکَرِ الْمَوْتِ لَوۡ یُکَلِّلُ
 اَلَا اِلَہَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ یُنۡزِلُ مِنَ السَّمَآءِ مَائِدَۃً مِّنۡ رَّبِّہٖ یَقَالُ لَہٗ الْفَاصِیۡفُ لِلْیَقِیۡنَۃِ مِنْ تَعَبٍ کَرَّ اَمۡوُنُ
 سے جسکو تقدیر کا یقین ہے وہ کوں کتر اور رہا ہے اور میں تعجب کرتا ہوں اس سے جسکو دونیخ باب ہے وہ کوں
 ہنسے گا تو یہ اس جسکو موت دے وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہیں نہیں کہتا اس بارے میں سلف سے
 آثار سے ہیں جس بھری نے کہا ایک لوحِ حنین تھی اسمین لکھا تھا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیۡمِ وَجَّہُتَ لَمِنَ
 یُّوْمِنُ بِالْقَدَرِ کَیۡفَ یَحۡزَنُ عَجَبُتَ لَمِنَ یُؤۡمِنُ بِالْمَوْتِ کَیۡفَ یُفۡسِرُ عَجَبُتَ لَمِنَ یُکۡرِہُ الدِّیۡنَ
 تَعَبُہَا وَاعْلَمَہَا کَیۡفَ یُطۡمَئِنُّ اِلَیۡہَا اَلَا اِلَہَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اسم کے نام سے جو ہر پہل
 نہایت حمد والا ہیں جس سے تعجب کرتا ہوں جو تقدیر پر ایمان لایا ہے وہ کسی غمناک ہوتا ہے میں تعجب کرتا
 کرتا ہوں اس شخص سے جو موت کو مانتا ہے وہ کسی خوش ہوتا ہے اور میں تعجب کرتا ہوں اس سے جو دنیا کو

[illegible]

بشا ابراہیم علی نبیہم الصلوٰۃ والسلام واللہ اعلم لکن اسے تحقیق اس خطبے کے صوت ایمان و عدم شرک باشد
 شرط ہے کہ جو تکبر و کفر و شرک کے کوئی حسنہ اپنا اور پرا یا فسخ بخش نہیں ہوتا ہے اور توحید کے ہوتے ہوئے
 جہاد اخلاص کے تہوڑا عمل صالح بھی کفایت کر جاتا ہے یا اللہ کا فضل ہے اور اس کے رحمت مہیا ہے جو ہر وہ جو
 خالص کو شہادۃ اللہ تعالیٰ ضرور بخش دے گا اگرچہ بعد عقوبت معاصی کے ہو اور شرک متقی کو ہرگز نہ بخشے گا و لہذا
 اہل علم و معرفت بلند نے کہا ہے کہ فاسق و مومن بہتر ہوتا ہے متقی شرک سے لکن بخیر شرک سے کچھ انسان بات نہیں
 ہے فاسق شرک و دیا کے جیسا بے یمن جب انسان کمال قوت ایمان سے تعصب نسبت تعلید رجال کو جو ہر شرک
 دریافت مراتب و تدریج شرک و بدع مضطر پرکاز ہوتا ہے اور توفیق انہی پر ہوا ہوتی ہے تب کہ یمن عقیدہ شرک و
 عمل شرک فعل کفر و ارتکاب ببع کفر و شرک سے پہنچتا ہے بیان انواع شرک خلاص توحید یمن سائل شہدگان
 اُردو خلاص التوحید اور اخوات اسکے اور کتاب دین خلاص تقویۃ الایمان و تذکرۃ الاخوان و دعوة الدواعی اس وقت
 پرتلوار میں اسطر اہایت یا خدا طالب آخرت جو اپنے مغفرت محبت نجات کے بنایت نفع و جابج یمن و اللہ مستعان
 اچھا خیر خیر علیہ السلام نے ہندو لادیکہ طرہ نگار فرمائی اسلئے کہ انکا طبع اللہ تعالیٰ کی قدرت میں تھا سو اللہ متعارف کوئی
 قادر انکے طبع پر نہیں تھا بخلاف غلام و سفیدہ کہ ان پر یہ سنا دینی طرف کی یہ کہ با تہیون کام میں کچھ بی طرف
 سے نہیں کیے بلکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہو کر اس کو جھکوان کا سونہر و آفتاب کے علم دیا کہ یمن یون کر دن یمن
 دلیل ہے اس شخص کے قول پر جو قائل نبوت خضر ہے کہ یو فوجہ اعبدوا اصنوا ایتیکہ و رحمۃ یمن غنیہ
 و حکمتہ یمن لکنا علیا ہی ای پر دلیل ہے بعض نے کہا وہ رسول تھے کسی نے کہا مرثیہ تھو اسکو مادی
 نے اپنی تفسیر یمن نقل کیا ہے لکن اکثر کا مذہب یہ ہے کہ وہ نبی نہ تھے بلکہ ولی تھے واللہ اعلم ایں تفسیر نے معارف
 یمن ذکر کیا ہے کہ نام خضر کا بلیا بن ملک بن قحان بن عامر بن شامخ بن ارغشد بن یلم بن نوح علیہ السلام تھا
 اور کنیت ابو لہاس اور لقب خضر اور وہ بنیاد ملوکہ دین سے تھے ذکارہ النودی فی تہذیب الاسان و نودی وغیرہ نے یہ
 بھی حکایت کی ہے کہ وہ باقی یمن قباست تک اور ایں مصلح مائل میں طرف نہ کے بقا کے اور اس اربہ یمن حکام
 و انارسلت غیر ہم نہ کہ یمن میں اور ذکر انکا بعض احادیث میں آیا ہے کہ یمن میں کوئی حدیث صحیح و ثابت نہیں
 ہوئی اُشہر احادیث میں اربہ یمن حدیث غریبہ ہے سو اسکی اسناد ضعیف ہے اور محدثین وغیرہ نے ترجمہ اسکی
 خلاف کوئی پر دلیل قولہ تعالیٰ و ما جعلنا لک من قبلک الخلد اہ نہیں دیا ہے تو یہ سچے کلمہ کی آدمی
 کو یہ نہ جانا و بقول حضرت علی علیہ السلام و سلم و یمن بعد کے الکلمہ ان حکاک ہذا و الوصایہ کا ہذا

فی الارض یا سکریت یا موت ہاگ ہو جائیگی تو زمین میں کچھ جائز جاوے گا اور منقول نہیں ہے کہ خضر باس حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے پہنچا اور ہمراہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قال کیا اگر زندہ ہوتے تو حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے اتباع و احباب میں اعلیٰ ہوتے اس لیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طرف تعلق کے باعث ہونے
تجہ کیا جن اور کیا اس اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے لو کان مؤمنی جماعاً لا وسیعۃ لک
اتباعی اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتا تو انکے میری اتباع کے سوا کوئی اور امر جائز نہ تھا اور آپ نے اتحال سے
سچے یہ خبر دی کہ لا یجفی ریتن ہو علی وجہ الارض الی میائۃ سیکۃ من لکبۃ ۱۰۰ لکبۃ ۱۰۰ لکبۃ ۱۰۰ لکبۃ
جولوگ روز زمین پر ہو جو وہیں ان میں سے سو سال تک کوئی نہ رہیگا اسکے سوا اور بہت دلائل میں حدیث
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں فرمایا ہے لما سقی خنجر الاکثر حکس علی قدر و یفیکاد فاذا ہی مکتز تحتہ
خنجر اذواہ الحکد اور خضر اسکا اس لیے نام رکھا گیا کہ وہ ایک خشک زمین پر بیٹھا تھا تو وہ ناگہان اس کے غم

سے سبز لہڑتا تھا اسی طرح مصعبین میں بھی آیا ہے مراد فردہ سے آجگہ سو کہی گئی ہے قال عبدالرزاق اور
بعض نے کہا مراد فردہ سے روز زمین ہے پھر خضر علیہ السلام نے کہا کہ یہ تغیر ہے اس کی جبروت سے صبر ہو سکا
کہ میں خود بتاؤ اس کی خبر جو کہ دوں حضرت آجگہ جوابات سوالات موسیٰ میں مقابلہ اہل کا ساتھ اہل کے اور
اخف کا ساتھ اخف کو کیا فتح البیان میں کہا ہے نام ان دفعہ ہم کا اصرم و صریم تھا آجگہ اس شہر کو فردہ
کہا تھا تغیر بسبب غت اہل قریہ کے اور آجگہ دینہ فرمایا نظماً بسبب نوح ان دوریم کے آجگہ میں کثرے
مراد ان میں ہے یا مال مجھ سے بچنے کے اس عروفت میں ہے کہ جب لفظ کثر کا مفرد بولا جاتا ہے تو ضمیر
اسکے مال مدفون ہوتے ہیں اور جب مال نہیں چھو تو کثر علم و کثر نہم کہا جاتا ہے

کو عشق تابہ پیش آ رہی گئی علم اسان دہیم انجی بہ شکل گرفت ایم

آقاہ نے کہا ہم سے اگلوں کو لیے کثر تھا ہم کثر حرام ہے اور منیت ہم سے اگلوں پر حرام تھی اور ہمارے
یہ حلال ہے اب کوئی شخص کسان کا تعجب کرے کہ حلال کثر کا کیا ہے کہ من قبل کے لیے حلال تھا اور ہم
حرام ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ جو چیز اپنی جسکے لیے چاہتا ہے حلال کرتا ہے اور جسکے لیے چاہتا ہے حرام کرتا
ہے یہ سن کر بعض ہیں ایک است پر حلال ہونے میں اور دوسری است پر حرام حدیث ابو ذر در بارہ یوح ذہب
اور پگندہ چکی ہے اس قسم کی بہت دین میں جسکے ذکر میں کچھ زیادہ فائدہ نہیں ہے یا بلکہ ان لوگوں کے باوجود
کی صلاح متفقہ رعایت لیں حفظ مال ہر دوسرے کوئی ظاہر لفظ یہ ہے کہ وہ جتنی بابت تھا اور بعض نے کہا

نے، سبکدہ کے حکم سے کیلئے اہل علم و سطر طبعی نے کہا خضر علیہ السلام نبی میں سائر افعال میں بہر کسی نے
 کہا نبی غیر مرسل ہیں اور کسی نے کہا اپنی قوم کے رسول تھے قوم نے کئی بات قبول کی رانی و ابن الجوزی نے اسی
 کی نصرت کی ہے ایک جماعت صوفیہ کا قول ہے کہ ولی میں علی بن ابی موسیٰ حبشی اور ابن الانباری و قشیری اسی
 کے قائل ہیں کسی نے انکو فرشتہ نہیں بلکہ سب ان جیسے اپنی تاریخ میں کہا ہے کہ خضر قول عامر اہل کتاب اول
 میں بزمانہ و فیرون بادشاہ تھا و بعض نے کہا مقدمہ ذی القرنین الکبریٰ یہ ذوالقرنین زمانہ حضرت ابراہیم
 علیہ السلام میں تھے انکے تھے کہ ایک جماعت نے ذکر کیا ہے ان میں سے ایک غنیمہ بن سلیمان میں کہہ رہی
 عمر خضر علیہ السلام کی سوانح عباس نے کہا لیتھی لیتھی فی آجلیہ حتی یکنذرت اللہ تعالیٰ خضر کی اصل
 تاریخ کی گئی و حال ہائے جاوید تک ابوحنیفہ نے کہا علماء حدیث کا دلائل ہے اس بات پر کہ وہ سب آدمیوں میں
 اہل العبر میں انہوں نے شبثہ آب حیوان سے اپنی پیلے ہے حسیٰ نے کہا خضر دریاؤں پر مقدر ہیں اور الیاس
 جگلوں پر اور وہ ہر سال کے موسم میں مجتمع ہوتے ہیں ابان نے زعماء کہا ہے کہ اجتماع انکا نزدیک روم باجج
 باجج کے ہوا کرتا ہے ہرات کی سندین و درادی متروک ہیں نووی نے تہذیب میں کہا کہ اکثر علماء اسکا
 قول یہ ہے کہ وہ زندہ و موجود ہیں در میان ہمارے اور صوفیہ و ہم اسے اپہ اتفاق کیا ہے اور اہل اصلاح
 و سیرت یہی اسی پر تعلق ہیں اور حکایات روایت خضر و اجتماع بالخصر و اند علم من الخضر اور سوال خضر و جو خضر
 کے مقامات شریفہ و موطن خیر میں گنتی سے زیادہ ہیں ابن الصلاح نے کہا خضر علیہ السلام زندہ ہیں نزدیک
 جبہ و علماء و صفوا عامر کے بعض محدثین انکا خضر کا بطور شندہ و کیا ہے اور بعض نے کہا کہ ہر زمانے کے لیے
 ایک خضر ہوتا ہے لیکن اس دعویٰ پر کوئی دلیل نہیں ہے پہلی نے کہا خضر علیہ السلام کے باپ کا نام عایل تھا
 انکا باپ بادشاہ تھے یہی وہ شخص ہیں جنکو دریاں قتل کر کے پہر زندہ کر گیا بخاری اور ایک گروہ اہل حدیث نے
 کہا ہے کہ خضر علیہ السلام قتل انقضا سے ایک صد سال ہجرت مر گئے اسی کی نصرت ابو بکر عری نے یہی کی ہے
 حدیث مقدم یہ حدیث لکھی لفظ سے صحیح و غیر ہامین آئی ہے جابر و ابن عمر سے قائل حیات نے جواب دیا کہ
 کہ خضر علیہ السلام اس وقت دریا پر تھے لیکن یہ جواب نہایت مردود ہے اور صواب سے دور خزا و حدیث تفریح کہ
 ابن عبد الجبر نے تہذیب میں ذکر کیا ہے اور الیاس علیہ السلام کا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ملاقات کرنا
 یہی بعض نے کہا ہے و محافظ ابو الخطاب بن دحیہ نے کہا ہے کہ کسی طریق سے جہاں خضر کا ساتھ کسی نبی کے
 بحر موسیٰ علیہ السلام کے ثابت نہیں ہوتا ہے اور جو کچھ دربارہ حیات خضر علیہ السلام آتا ہے وہ صحیح نہیں

اہل مکمل اور جو پہلے پہنچ گئے ہیں اس سے تم مجھ کو ہی مائل کسی شیخ ناسخ کو دیکھ لو کہ کہیں
 عثمان بن علی تصدیق کر گئے اور حدیث ترمذی موضع ہے اسکی سند میں ابن عمر مکرر ہے مسلم صاحب صحیح
 کہا کہ جب بنی حنفیہ مکرر دیکھا تو ان کی بیگنی دوست ترمذی جو کہوں سے اور روایت ابن رضی اللہ عنہ سے اس
 ہا سے میں آئی ہے وہ بھی موضع ہے احمد و یحییٰ احمق و ابو زرہ سے کذب اسکی مروی ہوا درسیاق میں کا ظاہر الکفا
 ہے یہ حدیث محض ایک گپ ہے اور جو شخص قائل ترمذی خضر علیہ السلام ہے اس کا شک کیا ہے ساتھ تصدیق میں الحکا کے قصہ
 صبر بخاری و ترمذی میں آیا جو کہ ثابت نہیں ہو کہ لائن محبت سمجھا جائے حدیث مرفوعہ ابو امامہ باہلی جو قصہ خضر علیہ
 السلام میں آئی ہو وہ دلیل ہے خضر علیہ السلام کہ نبی ہو کر پورا در کی سند ہی حرج ہے اگر عنہ بقیمہ ضعیف نہ ہوتا مصلی بن
 موسیٰ صنادید بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہی ہے کہ خضر علیہ السلام مر گئے اور ان کو بقا کر منکر میں دلیل حدیث
 صد سادہ مقدم یہ عمدہ دلیل ہے چون خضر علیہ السلام پختہ بوجیان میں کہا ہے کہ مجھ پر اسی زمین کہ خضر علیہ السلام
 مر چکے ابن ابوالفضل مری ہی اسی کا قائل ہیں کیونکہ اگر زندہ ہوتے تو پاس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آ کر آویزاں
 لاتے اور تابع ہوتے حدیث میں آیا ہے لَوْ كَانَ مَوْئِي حَيًّا مَا دَيْعَنَّا لَكَ اَيْتَابِي اگر وہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 زندہ ہوتے تو انکو میری اتباع کے سوا کوئی چاہتہ ہوتا ابن السنادی و ابراہیم حربی و ابو طاهر عبادی نے اسی کو ساتھ
 جزم کیا ہے مسلم کا لفظ جابر سے روایہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک اور پختہ اپنی موت سے
 فرمایا ہوتا اَقِيمُوا لِلَّهِ مَا عَمَلَكُمْ اَلَا قَدْ خَلَقْتُمْ مَخْفُوقًا يَا بَنِي عَدْنِ مَا مَلَأْتُمْ لِكُلِّ سَكَنَةٍ سَكَنًا مِمَّنْ كَرِهَتْ اَنْفُسُكُمْ
 نہیں ہے جس پر جس آجادی و سریش کا الفاظ و طرف ہیں اس ترمذی کو خضر کے موجود ہونے پر اہم ابو یعلیٰ
 حنبلی و ابو الفضل بن اسود قاضی ابو بکر بن العزنی و ابو بکر بن اعشاء ابن بخوزی نے جزم کیا ہے اور بہت سے
 اولاد کو کہیں بعض ان میں سے اور پھر گندہ بکے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا مَا مَلَأْتُمْ لِكُلِّ سَكَنَةٍ سَكَنًا اَلَا اَخَذَ عَلَيْكُمْ
 اَلْيَقِيْنُ اِنْ لَيْسَ مُحَمَّدٌ مُّحَمَّدٌ وَ هُوَ سَيِّدُ الْكَوْنِ وَ اَنْتُمْ اَنْتُمْ وَ لَكِنَّكُمْ تَجْعَلُوْنَ الْخَصْرَ جَعْلًا لِّلْخَصْرِ اَلَا اَخَذَ عَلَيْكُمْ
 نہیں ہیجا اگر اس سے عہد لیا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیعت ہوں اور وہ نبی زندہ ہو تو اسکو ساتھ ایمان لانا
 اور اسکی مدد کرنا ابو اسود بنی کہتے ہیں نے بحث کی ترمذی خضر علیہ السلام سے اور اس امر سے کہ وہ باقی ہیں نہ
 دیکھا تو اکثر فضیلین اسی دھوکے میں کہ وہ باقی ہیں اسباب روایات و احادیث مرفوعہ کہ اس باب میں
 آئی ہیں وہی ہیں اور سند اہل کتابت کا قطب ہے بسبب عدم وثوق کے نیز اور خبر مسلم بن حنفیہ مثل خبر خضر
 اور خبر علی حشر یہ کہ ہوں کے سوا جو اخبار میں وہ سب سے سربا ہیں کوئی ان میں غالی و حال تو نہیں ہے

کسی صحابی تابعی و تبع تابعی سے اور جس نے اسے مشہور کیا اور شہرہ دلدار کیا اور مسند و معراج و کذب کا زمانہ آیا جب حضور علیہ السلام
نے خلافت و غیرہ سے کثرت ملنا اور ملاقات کرنا اور تعلیم و تفسیر کرنا شروع کیا عقل سلیم و ذہن متقیم میں یہ سرگرمی و
تسلیم نہیں ہو سکتا ہے بلکہ ایسے دعائی طبع و معاملات و عریضہ متقاضی اسکا ہرین کہ شریعت اسلامیہ کے ظاہر و باطن
میں گویا تمام و غیر کمال ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَ اَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي
وَ رَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا لَعَنَ مِنْ بُوْدَسَ چکا نکو دین تمہارا جو لگیا تیرا احسان بنیاد پسند کیا یہو متبتکا
و اہل دین مسلمانانِ یہ امت مجدد ام سے افضل ہے اور نبی اس کے سارا انبیاء سے اکرم اور خاتمِ رسول ہیں اور
یہ شریعت محمدی علیہ الصلوٰۃ و التحیۃ اکمل شرائع ہے پہنچا زمانہ ہونا اس کے علماء و صلحاء و زواد و عباد
و صوفیہ و فقر کا طرفِ خضر کے اگرچہ نقص ہیں اور رخصہ و راکان اسلام نہیں ہے تو یہ کیا ہے انساب قرآن
و احباب سنت رسولِ تعالین صلوٰۃ علیہ و آلہ و سلم کے کسی مشغل و چراغ و کوکب کی حاجت نہیں ہے ہمارے دل
کو نہایت تلقین ہے کہ بعض اشخاص کا برس امت لکھا گیا مصیبت پڑی کہ انہوں نے یہی امور میں غرض کیا بجز کہے
کہ مَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ مَا قَدَرُوا الرَّسُولَ حَقَّ قَدْرِهِ مَا قَدَرُوا دِينَهُ حَقَّ قَدْرِهِ
اور نہیں سمجھی وہ اللہ کو بقدر کیا ہے اور نہیں سمجھو رسول کو بقدر کیا ہے اور نہیں سمجھو دین اسلام کو بقدر کیا ہے وہ ہے اور
کیا کیا جاؤ و کو کسنا کمالِ ظاہر و جمالِ باطن ہے جو اتباع کتاب و سنت و سولہ و جہاں مائل نہیں ہو سکتا ہے کہ ہم ارد
گر خضر کے پیرین اور اودام و خیالات پر بنیاد کسی کمال و جلل کی کہیں ایسے معاملات کو فیصلہ کر نیکو حضرت عمر
فاروق رضی اللہ عنہ سائنس اس امت کو ہر قرن میں درکار ہے لکن اللہ تعالیٰ کہ اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ با
نہیں ہے تو ان کے خلفاء حق پرست یعنی علماء و محدثین المؤمنین اپنی بیان سے عوام میں سیر و سان کے
حق کی اشاعت و حدیث و حدیث بخوبی کی اور کر کے رہتو میں اب جبکہ جی چاہے ان اور جبکہ جی چاہے زانی و جفا
ان مقادرات و اصل و فاسد سے اس امت میں پیدا ہوئے ہیں خصوصاً فرقہ متصوفہ اور مردم پرست گور
پرست و دہل حق پرستی نہیں ہے جہاں کو جسد و شوق و ذوق ملاقات خضر کا ہوتا شوق مطالعہ کتب تفسیر
و حدیث کا نہیں ہے وہ وقت آیات و منیات و سننِ مطہرات کو نہیں ہے فَإِنَّا لِلَّهِ عَاذٌ عَزِيزَةٌ الْإِسْلَامُ
وَضَعِيفُ الْإِيمَانِ وَ كَعَارِبُ الْإِحْسَانِ اسلام کی غربت اور ایمان کے ضعف اور احسان جانے پرانا و تیرہ
وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الذِّكْرِ نَكُنْ مَا قُلْ سَأَلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ مِنَّا فَكُنَّا لَكُمْ فِي الْأَنْفِ
وَ أَكُنَّا لَكُمْ فِي الْفَتْحِ سَهْبًا تَجِبُ مِنْ ذَوِ الْقُرْنَيْنِ کہ اب بڑھنا ہوں تمہارے آگے

اسکے کچھ مذکور ہم نے اسکو جایا تھا ملک میں اور دیا تھا ہر چیز کا اسباب و اس بادشاہ کو ذوالقرنین کہتے ہیں
 اسکا کہ دنیا کے دونوں سر پہ گیا مشرق و مغرب پر بچھنے کہتے ہیں بلقب سکندر کا تھا بعض کہتے ہیں کوئی
 بادشاہ پہلے گذرا ہے انتہی اللہ تعالیٰ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تے
 ذوالقرنین کا حال پوچھتے ہیں پہلے ہم نے ذکر کیا ہے کہ کفار کو اپنے اہل کتاب کو پاس ایک شخص کو بھیجا تھا کہ ایسا
 سوال بناؤ جس سے ہم استخوان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لین انہوں نے کہا تم پوچھو کہ وہ مرد جسے زمین کا
 طواف کیا وہ کون تھا اور اس کا قصہ ہے اور جو ناکہف کا حال دریافت کرو اور روح کا سوال کرو اور پھر رو
 کہف اتزی بن جریر نے اور اموی نے سفاری بن ابیجہ ایک حدیث روایت کی ہے اسکی سند ضعیف ہے عقبہ بن
 عامر سے کہ چند نفر یہودیہ پاس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے اور ذوالقرنین کا حال پوچھا حضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے بتا دیا انکو خبر دی یہ خدا اس خبر کے ایک یہ بات فرمائی کہ عدم میں ایک جوان تھا اسنے شہر
 اسکندریہ بنایا اسکو فرشتہ آسمان پر لیک گیا اور وہ سد کے پاس گیا لیکن اسکو قوم کے پاس تنگے وجہ مثل وجوہ
 کتاب کہتے احدث اسین ملول و نکارت ہے اور رفع احدث کا صحیح نہیں ہے اکثر اخبار بنی اسرائیل سے
 آئے ہیں عجیب یہ کہ بعد عرانی نے باوجود جملات قدر کے احدث کو بطول اپنی کتاب دلائل النبوة میں ذکر کیا ہے
 یہ اترنے بنایت غریب ہے احدث میں ایک نکارت یہ ہے کہ اس شخص کو رمی کیا گیا ہے حالانکہ جو شخص آدم کا بیٹا
 اسکندر فرما گیا تھیں قلیس مقدونی کا جس سے تاریخ روم کی معرکہ کرتے ہیں اور سکندر راول کا ذکر کرتی وغیرہ نہ لیا گیا
 کہ اسنے ہمارے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے طواف غار کعبہ کا کیا تھا ابتداء بنارمین اور وہ ابراہیم علیہ السلام پر ایمان لایا
 تھا اور میں خلیل حلیل تھا اور اسکے وزیر خضر علیہ السلام تھے اسکندر ثانی مقدونی یونانی اسکا وزیر اسطو فیڈس
 مشہور تھا واللہ اعلم اسی سے مملکت روم کی تاریخ تھیں لائی جاتی ہے یہ تین سو برس کے قریب حضرت مسیح علیہ
 السلام سے پہلے تھا اور جس شخص کا ذکر ابجہ قرآن میں ہے وہ زمانہ خلیل علیہ السلام میں تھا وقت بناویت
 عتیق کے اسی ہمارے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے طواف کیا اور اللہ تعالیٰ کی طریقت تقریب زبان کی ابن کثیر نے بعد
 اسکے کہا ہے کہ ہم نے ذکر اسکا کتاب البدایہ والنہایہ میں کیا ہے یٰلَیْہِ کَیۡفَ اَیۡدِیۡہِ وَہِیۡہِ لَکُمۡ وَہِیۡہِ بِنَبِیِّہِ
 وہ ایک بادشاہ تھا اسکو ذوالقرنین اسکو کہتے تھے کہ ہر دو صغیر اس کے خاص کے تھے بعض اہل کتاب کہتے ہیں وہ باکرم
 و فارس تھا بعض نے کہا اسکے سر میں شہرہ دو قرن کا تھا وہاں کینے بھی شہر تھیں اپنی قوم کی دعوت طرف اللہ تعالیٰ
 سنی قوم نے کو قرن پہلے وہ مر گیا اللہ تعالیٰ نے اسکو سکندر مکر ویا اسی پر قوم کو طرف اسکا طایا قوم خلیفہ اسکے وقت

مارا وہ مر گیا اسکا نام ذوالقرنین ہوا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے یہی اسی طرح روایت ہے بعض نے کہا یہ حمل پہلے ہوا کہ
 وہ مشرق مغرب تک پہنچا جانے کا آفتاب کا سنگ نکلتا ہے اور جہان ڈوبتا ہے تکلیں ارض سے جدا ہے کہ ہم اسکو لیک
 ملک ظہیم دیا جو کہ پادشاہوں کے لیے چاہیے وہ سب تکلیں جنود و آلات حرب و صادرات عطایہ و لذتہ اور مشرق و
 مغرب ارض کا پادشاہ ہو گیا اور سارے شہر اس کے قابو میں آگئے اور لوگ عباد خاضع ہوئے اور اعم عرب و عجم نے اسکی
 خدمت کی و لذتہ بعض نے وہ تہذیب ہی بیان کی ہے کہ وہ ہر قرن شمس یعنی مشرق و مغرب تک پہنچا جاوے عباس بن محمد
 و سعید بن جریور ملکہ رمدی قتادہ و صفاک وغیرہم نے کہا ہے کہ مراد سب سے علم ہے و در لفظ قتادہ کا یہ ہے کہ مراد
 سے منازل اعلیٰ و ارض ہین بن یزید نے کہا تسلیم السنہ ہے جس سے ملتا اس قوم سے اسی قوم کی زبان میں بات حیت کرتا
 معلوم نے کہ کب جہاد سے کہا تھا کہ ذوالقرنین اپنی گہوڑی نر یا سوار باندھتا تھا کہ بٹے کہا اگر تینے بات
 کہی ہو تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہر واثیقہ حق کل حق سبباً اور ختم دیا تھا اسکو ہر چیز کا اسباب بن کر کثیر کثیر عداویہ پہنچنے
 جہات کا انکا کوب پر کیا یہی بات ٹھیک ہے اور عداویہ اس نگار میں حق پر ہیں عداویہ کہتے ہیں ہم اسخان کذب کا کوب
 کرتے ہیں یعنی نقل میں مذکر کوب عداویہ نقل کرتے جو ان کے صف میں ہوتی لیکن بحث صحف میں ہے کہ وہ سر اسلیات تھیں
 جو غالباً سبیل حرف صحف شکست میں ہم کو باوجود خبر خدا و رسول کے کہ حاجت طرف تھے نہیں ہے اسلو کہ انہیں اسر اسلیات
 سے لیکر کثیر اور فساد بعض لوگوں پر داخل ہوا ہے اور تاویل کوب کی اپنے قول کے لیے اور لانا آیت کا بطور تشہاد
 کے نقل صحف پر کہ وہ ربط اپنے فیصل کا شریا سے کرتا تھا سمجھ نہیں ہو اور نہ مطابق دلیل پہلے کہ کسی خبر کو طرف کسی
 کے ان میں سے راہ نہیں ہے اور نہ طرف ترقی کے اسباب سموت تک حالانکہ اللہ تعالیٰ نے حق میں یقین سے کہا ہے
 واثیقہ میں کل شک ہے جو پادشاہوں کو دیا جاتا ہے وہ سب کو دیا گیا تھا اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ذوالقرنین کے
 لیے اسباب یعنی طریق و وسائل فتح اقالیم و ریاستیں و بلاد و ارضیں کو سرمد اور کتب ملک ارض و اذلال اہل شرک لکھنے
 کر دے تھو ہر شے حکم الیہ کا لیک سب عطا کیا تھا و اللہ علم حافظ ضیاء اللہ سی نے مختارہ میں حبیب بن جلدی
 نقل کیا ہے کہ میں باہر حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے تھا ایک شخص نے پوچھا ذوالقرنین کس طرح مشرق و مشرق
 پہنچے تھا کہا سبحان اللہ سبحان اللہ و قد ذکرہ الاشبہات و تبع ذکرہ الیہ اللہ پاک ہے جسے اسکا
 بادلوں کو سحر کیا اللہ اسباب کو مقرر کر دیا اور زیادہ قوت دی فتح البیان کا بیان فتح یہ ہے کہ سوال حال سے
 ذوالقرنین کے بیرونے براہ تخت کیا تھا ذوالقرنین میں اختلاف کثیر ہے کسی نے کہا اسکند بن فیلو س ہے جو
 سدی دنیا کا ملک تھا یونانی بانی اسکندیر ہے ابن سحر نے کہا لیک دھری ہتا مرز بن مرز بن یونانی

نام اولادیمان بن یوسف بن یحییٰ سے کسی نے کہا جس بادشاہ تھا کسی نے کہا ایک جوں دی کسی نے کہا بنی کسی نے
 کہا عبد صالح کسی نے کہا عبد بن جنحاک نام تھا کسی نے کہا مصعب بن عبدلہ اولوکلکان بن سبا سہیلی نے کہا
 ظاہر علم اخبار سے یہ ہو کہ یہ دو شخص تھے ایک نادر ابراہیم علیہ السلام میں دوسرے قریب مانہ علیہ السلام کے بغیر
 نے کہا ابوبکر بھیری تھا جس نے کہا ایک ملک تھا نجد ملائکہ کے رازی نے قول اول کو ترجیح دی ہے اور کہا کہ
 کہ جبکہ ملک سے دقت میں اس غلیت کو سوچنا تھا جس کے ساتھ تنزیل ناطق ہے وہ اسکندر یونانی تھا کتب تاریخ
 اسی کی شاہد ہیں اس لیے یقین کرنا چاہیے کہ ذوالقرنین ہی اسکندر تھا لکن اس میں اشکال ہے کیونکہ گیارہ دراصل ظہار
 حکیم کو تھا اسی کے مذہب پر تھا عبد پاک کا ذکر کرنا اس کو اس غلطی کے ساتھ جو یہ ہے اس علم کو مذہب اسطوخار
 حق و صدق ہو کہ اس کی کوئی راہ نہیں فیما بعد ی سے کہا میں کہتا ہوں کہ ہر مذہب فلاسفہ ہل نہیں ہے شائد
 خدا صفا و ترکا کہ رکھا ہو والدہ علم انتہے میں کہتا ہوں یہ بات اتحاد مذہب کی بوجہ تملذ خیال کی گئی ہے سو اگر
 دقتی وہ شاگرد اسطوخار ہی ہو مذہب ہونا شاگرد کا ہر مذہب تھا و کچھ ضروریات خارجیہ میں سے نہیں ہے بلکہ ہے
 کہ اخذ علوم و فنون بنیادی میں اخذ کیا ہو اور مذہب جیسا کہ مذہب مذہب بزرگوار لوگ خلاف مذہب اساتذہ ہوتے ہیں
 ہونے میں اس کا تجربہ ہو جو ہے ابن کثیر قول سہیلی کی ترجیح کی ہو کہ اسکندر دو شخص تھے ذوالقرنین کے وزیر خضر
 اور خدا دلی کا وزیر اسطوخار ابو سعید نے اپنی تفسیر میں ابن کثیر سے حکایت کیا ہے کہ ہم نے جو یہ کہا وہ دو شخص تھے
 سولہوی کہ اکثر لوگ بھی عقائد رکھتے ہیں کہ وہ دونوں ایک تھے اور جبکہ ذکر قرآن میں آیا ہے وہ بھی شخص تھے اور تھا حال
 اس تفسیر جو خطا کر کثیر و فساد کثیر واقع ہوتا ہے اور کہتے کہ جو کہ پہلا شخص ایک بندہ نیکو کا روم میں اور بارشام
 شاعر تھا خضر علیہ السلام اسکے وزیر بادشاہ تھے اور کسی نے اس کو بنی ہو کہ ہاں اور دوسرے شخص کا فر تھا اور اس کا وزیر
 اسطوخار تھا اور فاسلہ در بیان دونوں شخصوں کے دونوں ارسال سے دیا و داک ہے فایکین خدا امین ذاک تو اس
 میں اور میں ہر فرق ہے اہم شاید یہ عبارت ابن کثیر کی کتاب البدایہ والنہایہ میں ہوگی جس کو ہم نے نہیں دیکھا
 وہ تفسیر ابن کثیر میں اسی قدر الفاظ ہیں جو اوپر لکھ چکے اور کتب تواریخ سے دوسری مراد کا ہونا ثابت ہوتا ہے جس طرح
 کہ سہیلی و ازرقی و ابن کثیر وغیرہم نے کہا ہے مذہب امر جو رازی نے ذکر کیا ہے اور کہا کہ کتب تواریخ اسی
 کی شاہد ہیں نظامی گنجوی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب سکندر نامہ میں دونوں کو ایک سمجھا کہ غلط بحث کو دیا کہ
 کوئی ماجہ شخص اول اور کوئی امیر شخص دوم کا ذکر کیا ہے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کہ امام فن تاریخ ہیں میں
 کہتا ہوں علیٰ غلطی یقین میں فرما رہا ہوں کہ مذہب مذہب ہے کہ اسطوخار و اسکندر بن فلیس تھا علیٰ سہیلی رحمۃ اللہ علیہ

قریب صد سال اور بہت سے جہاں کا یہ گمان ہے کہ جن القرآن کا ذکر قرآن میں آیا ہے وہی شخص تھا اور
 اسطو کی تعظیم کرتا تھا ایسے کہ ہکا دوزیر تھا جسطح کہ ابن سینا اور تھال ابن سینا وغیرہ جہاں نے اخبار علم سے ذکر کیا
 ہے سو یہ انجاء جہاں ہے ایسے کہ وہ سکندر جسے اسطو کو اپنا دوزیر کیا تھا وہ مقدونی تھیں جسے یہود و نصاریٰ نے تاج و تہ
 کی ہے وہ غلط زمین قس تک گیا تھا سکندر بن یوحنا مدفن اخبار کو جانتے ہیں اور وہ ایک شکر بت پرست تھا
 اسطو اسطو اور اسکی قوم شکر عابد منہم تھی اور ذوالقرنین جو مدین البقیعہ اور ہر محلہ کی سے پہلے تھے جو کتاب ہے
 کہ انجاء نام سکندر تھا وہ کو سکندر بن فیلیس بتاتا ہے ولہذا جو لوگ عقل و دین سے دور زمین میں فرط و طانیہ
 کہ مذہب نے یونان میں اور دیکھیں ہر جہت میں اور انہماک رخص کا کرتے ہیں اور جیسے جہاں متعلقہ و اہل کلام اپنے دلوں
 متعلقہ کا خوب جانتا ہے جو دولت جاہلیت کے علم و ایاج سے بعید ہے اور کا قرن یا سنا نقین میں خبر رواج ایسے ہو
 کا خوبی ہو جاتا ہے جسطح کہ سنا نقین ملاحظہ پر پھر شکر کل رک پر رواج ہو گیا ہے اسی طرح ہمیشہ کفار و سنا نقین پر جو کہ
 الصد و رول کے اعدا میں یہ سچ چلتا رہتا ہی آئندہ ہی جو تسمیہ سوز جاج و ازہری سے کہا ہو کہ وہ قرن آفتاب تک سفر
 و مغرب میں پوچھا تھا ایسے ذوالقرنین کہلا دیا اسکی دو چٹیاں تھیں بالوں کی جوٹی کو قرن کہتے ہیں یا اپنا اپنا
 ملک میں یہ دیکھا کہ وہ ہر دو قرن آفتاب پر قابض ہوا ہر دو قرن ہر نیچے عمار کے یا دواہر کی دعوت الی الدین
 قرن پر مضروب ہوا تھا یا وہ کہ یہ لفظ قرین تھا ملن باب دونوں طرف سے اہل بیت شرف میں سے تھا یا اسکو وقت میں
 قرن کو گون کے گندہ چکے تھے یا جنگ میں دونوں ہاتھ سے اٹا تھا یا عاظم ہاظر تین یا زینت میں گیا تھا یا باؤ غلام
 تھا یا ملک و موم ترک نہایا اقصیٰ مغرب مشرق و شمال جنوب تک پہنچا تھا اور زمین ہی قدر آبادی ہے یا اسکے تاج میں
 قرن تھے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں فرمایا ہے میں نہیں جانتا کہ شیخ نبی تھا یا نہیں اور نہیں جانتا کہ ذوالقرنین
 نبی تھا یا نہیں اور میں نہیں جانتا کہ حد و کفارات میں اسطو ابو اہل کے یا نہیں اور جہاں عبد الرزاق و ابن المنذر و اہل
 و صحو وغیرہم علی اسطو اب نے کہا ہے کہ ذوالقرنین نبی تھے نہ ملک لیکن ایک عبد صالح تھے اللہ تعالیٰ کو دوست
 رکھتے تھے اللہ تعالیٰ انکو دوست رکھا اور اسکی خیر خواہی کی اللہ تعالیٰ نے انکی خیر خواہی کی اللہ تعالیٰ نے انکو طرف ایک قوم کے بھیجا
 تھا قوم نے انکو قرن کو مضروب کیا وہ مر گئے پھر اللہ تعالیٰ نے انکو زندہ کر دیا اس قوم سے جہاد کرنے کو اور طرف
 اس قوم کے یہی قوم سپر انکو دوسرے قرن کو زخمی کیا وہ مر گئے اللہ تعالیٰ نے سپر دوبارہ انکو زندہ کر دیا کہ وہ قوم سے
 جہاد کریں ایسے ہی تمام ذوالقرنین جو اور تباری در بیان مثل انکی ہے ابن عمر نے کہا ذوالقرنین نبی تھے ایک
 حدیث میں آیا ہے کہ وہ بادشاہ تھے زمین میں سیاحت کرتے پھر تیسے اسباب کے اخراج ابن ابی طلحہ حضرت عمرؓ

کہنے لگا ایک سفر کا ہانک کہ جب پہنچا سوچ ڈوبنے کی جگہ کیا کہ وہ ڈوبتا ہے ایک لکڑی من اور یاؤ اسکے
 پاس ایک گدھے کا ہوا ذوالقرنین لاکھوں کو تحلیل و ترکیب فرمائی اور ان کی جڑیں بے انتہا سوچ سکھائیں کہ یہ دونوں جگہ
 اپنے آپ کے پاس وہ مار دیگا سکوبڑی را اور جو کوئی یقین لایا اور کیا بدلا کہم سواسکے بدامین بھلائی ہے اور ہم کہیں گے
 اسکو اپنے کام میں آسانی و ذوالقرنین کو شوق ہوا کہ دیکھے دنیا کی کبھی کبھانک بس یہ سو مغرب کی طرف ہجلی
 پہنچا کہ دلدل اپنی نگہ رادی کا نہ کشتی کا اللہ تعالیٰ کے ملک کی حد نہ پاسکا اسکو یہاں سے دونوں بات کی قدرت دی اور
 بادشاہ کو ہم عالم قدرت ملتی ہے چاروں خلق کو ستا دو چاہے اپنی خوبی کا ذکر صبری کہے عالم جو عادل ہو اسکی پیادہ
 بردن کو ستا دو باقی کی اور پہلوں سے نہی کرے آئینہ بات کہی یعنی یہ چال اختیار کی انتہے ابن عباس منی اللہ عنہ نے
 کہا سب سے عذر ان سب جہاد سے کہ باطن میں ہے باطن مشرق و مغرب دوسرے الفاظ یہ ہے کہ ہر دو طرف زمین یعنی منازل
 و معالم ارض کو طے کرنے لگا مخالف نے کہا سب سے مراد منازل میں مسجدین جہیر نے کہا ہے مگر مد و عبید بن جحیل
 اور سدی مہی سی کے قائل ہیں طے کرنے کا مراد معالم و آثار و اقبل میں مغرب شمس سے مراد قصہ مسک ارض ہے ناہی
 مذہب یہاں سوج ڈوبتا ہے راہ پہنچنا مغرب آفتاب تک آسمان سے سو متدرجے اور یہ جو ہماہ قصص اخبر کہتے
 ہیں کہ وہ ایک شت زمین پہلا اور سوج کے پیچھے ڈوبتا تھا سواسکے کچھ صلیت و حقیقت نہیں ہے کہ اکثر امور اس
 قسم کے خرافات اہل کتاب میں کہنے زیادہ کا اختلاف و کذب ہے بالکل ذوالقرنین نے اپنی نگاہ میں یہ دیکھا
 کہ سوج ایک بحر محیط میں غائب ہوتا ہے یہی شان ہے ہر شخص کی جو مائل بحر محیط تک پہنچتا ہے وہ یہی دیکھتا ہے
 کہ آفتاب ایک دریا میں غروب ہوتا ہے حالانکہ وہ فلک جہارم سے جڑے ہے معارف نہیں کرتا بلکہ وہ میں ثابت
 رہتا ہے محمد سرور اگل ملا سے کہ کما قال اللہ تعالیٰ من سجا مشنوں انی جلیون امکنس ابن عباس کہہ اور مذی سے
 دلال الی کتب جہا سے پوچھا کہ ذوالقرنین کو تم مجھ سے زیادہ جانتے ہو مگر میں کتاب میں یون پاتا ہوں کہ وہ ایک ملک کاری
 میں ڈوبتا ہے جہاد و بہت سوسلطان اسی کے قائل ہیں ابن عباس نے محمد کو حامی بننے حار پڑا ہے ابن جریر نے کہا یہ
 تواتر میں مشہور ہیں قاری جس قرات کو پڑھے گا مصیب ہو گا انکے سخن میں یہی کچھ منافات نہیں ہے ہو سکتا ہے
 کہ جو یہ ہمالی آفتاب وہ دلدل گرم تر ہو سوج کی لپٹ اور شعاع با حائل اس سے ملاقات کرتی ہو ان طرف کہتے ہیں
 حضرت علی علیہ السلام نے سوج کی طرف نظر کی ڈوبتے وقت یہ فرمایا یا رب انزل اللہ علیہ لعلہ لک لک ما ترعنا
 من امر اللہ کا وقت مانتے ان ذوالقرنین رواہ ابن جریر و رواہ الحدیث اللہ کی ہستی آگ میں ڈوبتا ہے اسکو اللہ
 تعالیٰ کا حکم نہ کر کہ توجہ کہ زمین پر ہو سیکھلا مگر مستحق اس نہ صرف کہ نظر ہے و لعلہ من علامہ ابن جریر و

وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا فِي قُلُوبِهِمْ اور شاید بن عمر کی کلام سے ہو سکی ان کو سبیلوں
 سے جکڑ کر ہر ایک کے دل پر یا ایک کتبے پر اِنَّا نَجْعَلُهَا فِي الْقُرْآنِ لَعَلَّكَ تَقْوِبُ فِي وَجْهِكَ سَوْدًا اُوں نوریت پر
 پستون وہ کالی بی بی میں ڈوبتا ہے بن جریج نے تفسیر میں کہا ہر کو دان ایک قوم با بی یعنی ایک شہر تھا جس کے بارہ ہزار
 دروازے ہیں اگر اس شہر والوں کی آواز دن کا شور نہ ہوتا تو لوگ سوج کا غروب ہونا وقت غروب کے سننے قوم سے
 مرد ایک ہست ہر غلام کے کہتے ہیں وہ ایک است عظیم نبی بنی آدم میں سے غرض کہ اللہ تعالیٰ نے ذوالقرنین کو اس قوم
 پر کثرت و حکومتی اور غلبہ کیا اور اس باغ کا اختیار دیا کہ خواہ تو اس کو قتل کر یا قید یا ست کہہ اور غدیہ لیکر جوڑ کر
 تو ذوالقرنین نے کہا کہ جو شخص میرے کفر و شرک پر اب پرستار ہو گا میں اس کو عذاب دوں گا قتادہ نے کہا میرے قتل کر دینا سزا
 نے کہا ایک تہی کی گاؤ کو گرم کر کے ان میں کھنکھانے لگاؤ کہ وہ گھبرا جائیں وہ بن مینہ نے کہا ظالمین کو
 مسلط کر دینا کہ وہ ان کے گردن میں ہر جانب سے گھسکر آؤں گے ان میں عذاب مکر سے اور دشمن بدیع و ذوالکرم علیہ السلام
 اثبات خیر و معاد و جزا پر یہ کہا کہ جو کوئی ان میں سے یہ تابع ہو گا اللہ جل جلالہ شکر کیلئے عبادت میں تو اس کے لیے دار
 آخرت میں نزدیک اللہ تعالیٰ کے احباب بلا ہو اور میں اس سے آسان و نیک بات کہوں گا فتح الدیمان میں کہا ہر مرد و عورت
 سب سے اختیار کرنا ہے مگر کا طرفین مغرب کے جہنم میں ان کو جہنم سے اور آخر عمارت کو کرہ ارمن سے ہو جائے
 نہایت کے چکر چکر محیط ہے اور میں گذرنا ممکن نہیں ہے جس کی کنارہ باقی نہ رہا بلکہ ہر باقی سامیہ و ہر جہنم کا آخر
 نہ تھا تو دان یہ دیکھا کہ اس طرح ایک کھٹے میں ڈوبتا ہے جس میں بڑی کھچڑی ہے سواہ مٹی کی دلدل انسان کی حالت
 ہے کہ جب دریا میں ہوتا ہے تو اس میں ہی نظر آتا ہے کہ سوج دریا میں ڈوب رہا ہے مگر محیط کو چھو کہ اس میں
 کوئی محدود نہیں ہے بعض علماء نے کہا ہے کہ دریا یہ نہیں ہے کہ جرم اقیانوس میں بیوی ہو اور اس نے سوج کو چھو کہ اس کو
 اقیانوس نہ ہوا ہر اقیانوس کے چکر مٹا دینے میں کتنا نہیں ہے وہ اس کی عظمت ہے کہ کسی کھٹے میں زمین پر
 گیسے کیلئے کہ وہ خود زمین کی صفات ضاعف ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ ذوالقرنین آخر عمارت شرقیہ و غربیہ تک پہنچا
 اور وہ ان سوج کو ایک مٹی کے دلدل میں ڈوبتا ہوا پایا جسطرح کہ ہم سوج کو زمین پر ہوا زمین شاہد کرتے ہیں کہ گویا
 وہ زمین ان کے شاہد ہے لہذا فرمایا ہے کہ وہ ان مٹی کے دلدل میں ڈوبتا ہے کہ سوا اس کے کوئی پردہ نہ تھا اس کا
 مطلب نہیں ہے کہ سوج ملاحظہ و ماس اس قوم کا تھا بلکہ یہ مطلب ہے کہ سب سے پہلے طلوع سوج کا ہی قوم پر ہوتا
 تھا تیسری نے کہا جائز ہے کہ چمچہ دیا کا ہوا اور سوج اس کے چمچے یا زرد یک ایک غائب ہوتا ہو حرف صفت کو بجا لے
 صاحب مکت کہ قلم کیا ہے ہر بعض کہا ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ذوالقرنین کو طاقت عظیمی کی دی ہو اور وہ دریا پایا

ہوئے مشرق و مغرب ارض کو جہاں والا جب سوچ نکلتی جگہ پہنچے تو دامن ایک ایسی قوم ہانی کو جن کے لیے کائنات
 اوٹا نہ تھی نہ گھر جس میں ہیں اور نہ وقت جسے ساتھ میں ہیں اور وہ سوچ ہے کہ میں سیدیں جیسے کہاں سے پہنچے گا
 ہے غاروں کے اندر رہے اکثر معیشت انکی پہلی تھی جس نے کہا انکی زمین دنیا کو ادا نہیں کر سکتی تہنہ جب سوچ نکلتا
 ہے تو وہ دینی میں گہس جاتے ہیں اور جب سوچ جاتا ہے تو باہر نکلتا مثل یہاں کے آدمیوں کرتے ہیں جس کا یہاں یہ
 حدیث سمرہ پر مقدمہ ہے کہا ہم سے ذکر کیا گیا کہ وہ قوم ایک ایسی زمین میں ہے کہ وہاں کوئی شے نہیں پاؤ گئی وہ
 وقت طلوع آفتاب کے پہلے پہنچے درجن اور غاروں میں چھپ جاتے ہیں جب سوچ دُعا جاتا ہے بے طرفت و خواہش تو ان کو
 کے باہر نکلتے ہیں بلکہ کہیں کہیں لگتے ہیں کوئی جگہ چھوڑ کر نہیں ہے سوچ جب برآمد ہوتا ہے تو انہیں کچھ اور دکھاتا ہے کہ
 وہ کائنات میں ایک کو چھپاتے اور دوسرے کو لوہے میں قندھ سے کہا دُعا میں ہر روز لگتی ہیں جبریر کہتے ہیں دامن کوئی
 گھر کبھی نہیں بنا اور نہ بنا لیا گیا جب سوچ نکلتا ہے وہ اپنے زخاں میں گہس جاتے ہیں یا دیا میں داخل ہو جاتا ہیں
 انکی زمین میں کوئی پہاڑ نہیں ہے ایک بار دامن ایک لشکر آیا اس سے دامن کو لوگوں نے کہا دیکھ کہ میں تم پر سوچ
 نکلتا اور تم یہاں ہو لشکر دونوں نے کہا ایک سوچ نہ جائیگا ہم پہاڑ سے نہ کر سکتے ہیں کہا دیکھ یہ لشکر لاشیں ہیں اور یہاں
 ان پر سوچ نکلتا تھا کہ تیرے لشکر والے جگہ سے او طرف سبکو مجاہد و سدی نے کہا ہم طلوع میں جمع احوال نہ لگتے
 پر اور احوال پر اسکے لشکر کے پہر کوئی شے مضمی نہیں ہے اگرچہ وہ اہم متفرق ہو گئے اور جدا جدا زمین میں رہ پڑے اللہ
 کوئی چیز زمین میں ہو یا آسمان پر مضمی نہیں ہے وہ عالم جو جزئیات و اذرات پر بلند الحمد للہ البیان میں کہہ پڑے پھر اللہ
 ایک وہی کہتے تھا جو مغرب سے طرف مشرق کو جاتا تھا کوئی استہلال غالب نہ ہوتی بیاہنگ کہ جگہ پہنچا جاتا ہے
 سوچ نکلتا ہے جب کول سمجھتے ہیں پر ماہ خود اسی مکان طلوع پر کوئی نکلتا شرعی و عقلی نہیں ہے کہتے ہیں بارہ برس
 میں دامن پہنچا یا اس سے حکم میں پہلو کہ حساب سزا و سباطی ہی تو دامن ایک گئے باقی چھپے زندگی بعض نے کہا وہ نسل
 سے سوچیں قوم ہود کے تھوڑے تھوڑے گناہ کا نام صاحب الملق تھا اور نہ بان سرانی میں مرقسود ہمایہ باجج کاچ کے تھوڑے
 سو سوچ کے کوئی اون انکی بے مضمی نہ گھر نہ در نہ سقف نہ لباس بلکہ نکلے پاؤں سنگے بدن کہیں عمارت کا آتا تا
 نہیں کہات کو یادوں کو دامن میں کوئی نہ کہا انکی زمین سب زمی کو دنیا کو نہیں تھا کسفی تھی اس میں اسرا تہا
 جب سوچ نکلتا ان درجن میں گہس جاتے زمین دہی ہوتا اپنی معیشت کو سبے باہر لے حکایت زخمشری نے
 بعض شخاص سے نقل کیا کہ وہ زمین کا اور زمین سے آگڑہ لگاتے تھے اس قسم کا حال پوچھا مجھے کہا ایک زات کا رستہ
 ہے میں دامن گیا دیکھا کہ قوم ایک لکھان اپنا بھائی اور دوسرا کان اور اپنی چھپ چھپ کا قریب ہا میں

کیا اور سنی شریعت مصلحت کے میں بے ہوش ہو گیا پہر فاذرین اسی سچ سے طلوع کیا وہ پانی پر شل رہنے لگا
 اس قوم نے جو کہ سب میں داخل کیا جب ان نکلا وہ لوگ پہلی کا ٹکڑا کر کے لگو اور ٹکڑا کر کے دھوپ میں ڈالنے
 لگے دھوپ سے وہ پہلی نہیں جاتی مبادیہ نے کہا ہے جو وہ ان لباس نہیں پہنتے اور نزدیک طلوع شمس کے میں وہ
 سدا کی اہل امن سے زیادہ زمین کی اہل بیت میں کھا جو کہ اکثر بیچ کا حال تھی ہے اسی طرح جو لوگ بلاد قریہ
 خطہ ہزار میں رہتے ہیں انکا حال بھی یہی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ سننے لایا کہ ہکوزو القریہ میں کے سدا حوالہ کی خبر ہے
 کہتے ہیں جو کہ رومی تغذیہ ظالمین اہل امن کی الوئیرج کے سفر شمس میں کی تھی یہی طلوع شمس میں ان کے گاہ کے دو
 سفر ہوئے اب یہ سفر کی کہانی بیان فرمائی اور کہا لَعْنَةُ اللَّهِ اَنْتُمْ سَبَّيْهَ حَتَّىٰ اِذَا بَلَغْتَ بَيْنَ السَّيِّئِ وَبَيْنَ
 دُورِهَا قَوْمًا لَا يَخَادُونَ وَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ كَوَلَاهُمْ قَالُوا يَا اَللّٰهُ اَنْتَ اَنْتَ اِنْ لَا جَوْعَ وَمَا جَوْعَ مُضَيِّدٌ وَنَ
 فِيْكَ اَرْضٌ فَهَلْ تَجْعَلُ لَنَا خَرَجًا عَلٰٓا اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا اَوْ تَجْعَلْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ
 خَلْقٍ قَايِمُونَ فَيَقُوْا لِمَجْلُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ زُرْعًا اَوْ تَقُوْا لِيْزِ اَلْعَدُوِّ حَتَّىٰ اِذَا سَاوَى بَيْنَ
 الْعَدُوِّ قَالِ اَفْضَحْ حَتَّىٰ اِذَا جَعَلْنَا نَارًا قَالِ اَوْفُوْا فِرْعَ عَلَيْكَ وَقَدْ اَوْفَا بِرَ اَلِكُلِّ سَابِ اَكْرَمِيْ
 کہ جب تک جو لوگوں سے دور ایک لوگ گئے نہیں کہ سمجھیں کیا بات ہو لے ڈالنے القریہ میں یہ باجج
 باجج دھوم مٹا رہے تھے کہ سن کر کہ تو ہم شیراز میں جو کہ کچھ محصول سپر کو بنا کر تو ہم میں ان میں ایک ڈیو باجج
 ستور دی کہ کچھ میرے بنے وہ بہتر ہے وہ مدد کو میری محنت میں بنا دوں نہ اسے انکو جو ایک دبا کچھ اور
 نئے لوگوں کے ہاتھ لگے جب برابر دیا وہ لوگوں تک بیاڑ کی کہا وہ لوگوں ہاتھ لگے جب کر ڈالے لوگ کہا لا کہ
 پاس کر ڈالوں سپر گھلاتا بنا ف با نا نہ سمجھنے سے ہر لوہے کی کسی کی بولی ہے نہ فنی تھی اور دوڑ دو پہاڑ تھے
 ملک میں اور باجج باجج کے ملک میں ہی اٹھا تو تھی انپر چڑھائی نہ تھی کہ ہم میں کہا تھا ایک گہانا ہے اسے
 باجج باجج آتے اور لوگوں کو لوٹ لے کر چلے جاتی جا کر آپس میں چیدہ لے کر کچھ اہل قوم کو دین اسکو دیکھا بادشاہ صاحب
 و ہاں صاحب حکم جا کر آتے یہ کام ہو سکے گا جو باجج باجج عرب کی زبان میں غم ہے ایک قوم کا دودھوں کی
 اولاد میں ملک باجج ایک باجج نہیں معلوم کہ کس ملک میں لٹکا گیا نام ہے
 اور قوم میں ترکوں کے بیانی تھے ذوالقرنین نے کہا مل میرے پاس بہت ہو مگر ہاتھ پاؤں سے ہمارے ساتھ
 نرہی محنت کر دلوں ہے کہ پرے پرے نئے نئے ایک پر ایک ہر گاہ کہ دو پہاڑوں کے برابر ملا دیہر تانا
 گہلا کر اسکے اوپر سے ڈال دے دنوں میں میں نہ کر جم گیا سب لگا ایک پہاڑ سا ہو گیا ہمارے سپر سے لے کر وہاں تک

شمال میں ہے اسقدر زمین سیدیں کو بند کر دیا طول اسکا سو فرسخ ہے باجج و باجج کے لیے کوئی راستہ نہ تھا
 زمین آبادان کے بجز اس فقر کے نہ تھا کیونکہ مسکن انکا چھپے ان دونوں جیل کے ہے اور انکی زمین بہت کشادہ ہے
 بحر محیط مکہ مشرق میں ہے دونوں سرحدوں پر ہے الامام نے خارج سیدیں سے مذہل ناحیہ باجج باجج میں اور خطیب
 نے کہا کہ تربان دونوں کے اس جانب سے جو نزدیک سیدیں کو ہے طرف اس جانب کہ جدہ سے ذوالقرنین آیا ایک قوم ملی
 جنکی زبان ہناریہ برہمیدہ تھی لغات یقیناً ناس سے سبب ہے کہ انکے شہر یقیناً بلاد سے دور ہے قریب تھا کہ وہ کوئی باشندہ
 نہ سمجھیں بیٹھے جو بغیرات لغت و لغت کو انکی بولی غریب معلوم تھی محبت شدت محبت اور انکا کام مغلط تھا
 ابن جریر نے کہا یہ ترک تہو بہ حال انہوں نے ذوالقرنین سے یہ فرمایش کی کہ رہت باجج باجج کا ہمارے طرف سے نہ
 کر دو یہ سوال ذریعہ ترجان کیا کیونکہ ذوالقرنین اولاد سلام میں تھا اور وہ اولاد یافت میں ایک دوسرے کی لغت نہ
 تھا باجج باجج غنی نام ہے ابو علی نے کہا جازبہ کے عربی ہوں یہ نسل سے یافت کہ ہیں ترک بھی اولاد یافت میں
 بعض نے کہا باجج ترک ہیں اور باجج جیل و دیلم کہنے کہا آدم مکہ حطام موانطف خاک سے مل گیا اس بانی سے
 یہ پیدا ہو کر قریبی نے کہا اس میں نظر ہے اس لیے کہ امیاد کو احتلام نہیں ہوتا ہے یہ تو اولاد یافت میں متاثر غیر
 بھی سی کے قائل ہیں انکی صفت میں اختلاف ہے کوئی یغیر یغیر قصیر القامہ بتا ہے اور کوئی کثیر القامہ طویل القامہ
 کوئی کہتا ہے دندان کی طرح کے پنجے رکھتے ہیں کوئی کہتا ہے کہ ایک کلن بجاتے دوسرا کان اور بے ہیز
 سلف ملتا اور خلف غصلا کے جبار و تار بیان میں انکے صفات و احوال کے مختلف آئے ہیں ابن عباس نے کہا
 کوئی ایک ثابت کا کوئی دوسرا کربے اطول تین شہر کا ہوتا ہے یہ ولد آدم میں لکن میں بعد ہے ابن عمر فرما
 کہتے ہیں کہ باجج باجج ولد آدم ہیں اگرچہ چھوڑ دیے جائیں تو لوگوں پر انکے معاش کو بیا کر دالین ان میں کی
 شخص نہیں کرتا ہے لکن ایک ہزار یا زیادہ اپنی ذرت میں سے چھوڑ جاتا ہے انکی پیچھے تین استین اور میں
 تاویل و تار میں منک الخجۃ الطبری و عبد بن حمید و ابن المنذر و حاکم ابن کثیر نے کہا یہ حدیث غیر
 ہے بلکہ منکر ضعیف کہتے ہیں وہ دس ہزار میں اور اولاد آدم ایک جز اور ساری مسافت زمین کی پابند بر سر
 کھارتہ ہیں سو دیا میں اور ایک سو نو مسکن اب انکی لیے دس بانی ہے تین جیش کے یہ اور تین ساری نخلن
 کے یہ سب کفار میں حضرت علی علیہ السلام نے شب سارا میں انکو طرف ایمان کے بلایا انہوں نے قبلہ
 نکلیا ابابکر علیہ السلام کو زمین سے ٹھکر لٹا رہی فساد کرتے تھے بعض نے کہا بی آدم کو کہا جاتے
 کسی نے کہا ظلم و ظلم و قتل و سار و جہ فساد کرتے بعض نے کہا ایمان میں اس قوم شاکی برادر کا گلدہڑا کوئی شے

قبل دخول کے حکم لفظ فرامین کیونکہ یہ عائد تعجب ہم و غن کے پہلے پہل ہے یہی مسلم میں ابن سعد سے خلیفہ کے ہم
 من قیامت کے سر نزار بگ سے لائی جانے لگی ہر گاہ کہ ساتھ سر نزار فرشتے ہونگے صفت بہم و بیان دوزخ و کشف ہوا
 تدر و احوال ابن زمرین کتاب النذر العرین من مد کات النیر ان لیکظ غوش بیان صلوٰۃ انبیاء سے ہر طرف
 جمع کرنے سے ماجریت و عذاب ہو کر کفر باہل شرک و عصیان و بدع کا محل بخوبی سوج کے طرح روشن اندک کی طرح
 چمکتا ہے نَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ عَقِيْدَةً وَتَقْوَمَ بِهٖ لَوْ جَبَّ جُنَّہُمْ رَبَّانِیْ یَا بَیْکَیْ یَا اِلٰہَ الْعَالَمِیْنَ اَلَمْ تَرَ کَیْفَ خَلَقَ الْاَوَّلَیْنَ
 اور قبول ہے و استقامت سے کرتے ج طرح فرمایا ہے وَمَنْ یَقْضِ عَنْ ذٰلِکَ الرَّحْمٰنُ یَقْضِ لَہٗ شَیْطٰنًا تَافُوْا لَہٗ
 فِرْعَوْنَ اور جو کوئی انکھین چر او سے جس کی ایسے ہم پہ پہنوں کر ان الی شیطاں پر دور ہے اسکا ساتھی اور بیان ہے
 ظاہر کیا ہے کہ وہ میرا کھنشن نہیں سکتے تھے پہلے مرونی کے بچنے و بچنے کا کیا ذکر ہے پہلے فرمایا انکھنے سے یہ کر
 عباد کو دلیا نہیں یا اس امید پر کہ اتنے اتھار حاصل کرینگے سو یہ ہرگز ہونے کا نہیں کَلَّا سَیَکْفُرُوْنَ بِیَعَادِیْہُمْ
 وَیَکُوْنُوْنَ عَلَیْکُمْ حٰدِیْنَ اِیْنَ نہیں نہ منکر ہونگے بندگی سے اور ہوا باریکے انکے مخالف و لدہ اللہ تعالیٰ نے
 نبوی کہ ہم نے دن قیامت کو انکے لیے جہنم بطور مہمانی کے ظاہر کر رکھی ہے یہی حکم قرآن پر پرست گور پرست کا ہے
 کیونکہ ج طرح انکھنے سے اللہ تعالیٰ کے عباد کو اپنا حمایتی پرکھے ہے ہی طرح عقیدہ ان اہل بدعت کا ہی ہے یہ بھی پرکھ کر
 اور غش سمجھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا انکو اپنا حمایتی اور شفیع و معاضی جانتے ہیں فَاسْتَبْشِرْہٗ بِاللَّیْلِ وَالْبَارِکَہٗ اَوَّ
 حکم ہر شے کی نظیر کہ دی ہوتا ہے جو حکم اس شے کا ہو تب فتح البیان میں کہا ہے کہ مراد عرض سے ظہار زار ہے اہل
 کفر و نار پرنا کہ ہو کہ گویا جانی دنیا میں فائز انکھوں پر ذکر خدا سے پردہ پڑا تھا اب انکھیں کہل جائیگی ذکر سے
 مراد توحید و تجمید ہے یا قرآن عظیم یہ لوگ ذکر کرنا کیسا ذکر کے سننے کی ہی تاب و طاقت رکھتے تھے بسبب غلبہ شقاوت
 و شدت عداوت کہ جو انکو ساتھ اللہ و رسول کے بھی کیا انہوں نے یہ گمان کیا ہے کہ بدون کو اپنا حمایتی نہیں ہیں اور
 انکی پوجا پاٹ سے کچھ فائدہ نہیں اور تدر بر آیات سے اور تدر قبل حق سے پر تدر من ہیں عیسے وغیرہ ملائکہ
 ارباب نبی اور اولیاء ربیلان و حبش و ہر در و خویم کو اپنا شفیع اور ناز سے نجات دینے والا متناظر کر رہا ہے
 تصرف حبیبان جانین اور انکے غفلات و کلمات کرامات و داستانہ و خوارق عادات کو جس عقیدہ و سمت
 ایمان و دینی احسان سمجھیں سو یہ انکے لیے ہم نے جہنم تیار کر رکھی ہے جسوقت وہ اللہ علیہ السلام ہونگے اس جہنم سے
 تیسے مل کرینگے اَلَمْ تَرَ اَنَّکُمْ لَیْسَ بِہٖ اَنْیَیْ ہُوَ سَآءَلُ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فَلَیْ هَلْ یَنْتَظِرُکُمْ بِالْاٰخِرَتِیْنَ اَعْمٰکُمْ
 الَّذِیْنَ ضَلَّ سَبِیْلُہُمْ فِی الْحَیْوةِ الدِّیْنِیَّةِ وَہُمْ یَحْسِبُوْنَ اَنَّهُمْ یُحْسِنُوْنَ صُنْعَہَا وَاُولَٰئِکَ الَّذِیْنَ

کَفَرُوا بِآیَاتِ رَبِّهِمْ وَلَمَّا نَبَتْ جَحِشَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا تُقْبَلُ مِنْهُمْ صَلاَتُهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَذُنُوبُهُمْ ذُلٌّ
 جَزَاءُ لِمَ كَفَرُوا وَكَانَ الْيَقِيْنُ دُرِّسْتِیْ هٰذَا اَوَ كُنتُمْ تَكْفُرُوْنَ كَسِبَتْ لَهُمْ سَبْعُ مِائَاتٍ مِنْ كُفْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ
 اور دُشمنک ہی ہے دنیا کی زندگی میں اور وہ سمجھے ہیں کہ خوب بناتے ہیں کام لینے جو دوزخ کی سو دھڑکیوں کا
 آخرت ویران بھی نہیں جو سکر ہوتے نشانوں سے ایجوڑی اور کھٹنے سے سوٹ گئے کھڑکیوں پر پتھر کی
 آریگے ہم ان کے دھڑکیوں سے دن نزل لینے وہ آخرت کو ماننے نہ تھے تو ان کے دھڑکیوں پر کام نہ کیا پہر ایک پل کیا
 تو یہیے بلاست الخا و فرخ سپر کر سکر ہوئے اور پھر امین میری امین اور میرے رسول شہدائے مصطفیٰ ہیں
 مینے ایجوڑیا پسند بنی راقص سے اس آیت کو پوچھا کہ الاخرین اعمال کیا یہ حروریہ ہیں لینے خراج کہا نہیں یہ
 ہو در فضل سے ہیں یہ دسے حضرت علی علیہ السلام کو جہلا یا اور نصارے جنت کا انکار کیا تو کہا کہ وہ ان
 نہ ملے یہ شراب حروریہ وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ سے عہد ہوا کہ نہ تھے تین صحنے ان کا نام فاقین کہا تھا علی رضی
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ و صفاک و غیر واحد نے کہا کہ یہ حروریہ ہیں مینے ان کے یہ ہیں کہ آیت کریمہ شامل حروریہ ہے بطرح
 کہ شامل ہو در نصاریٰ و غیر ہم ہے نہ کہ نزل اس کا نام ہے حق میں ملے لخص مں ہوا ہے کہ یہ کہ آیت کی ہے قبل خطا
 اہل کتاب اور قبل جو خراج کے بالکلہ لکن یہ ہے حق میں ہر شخص کے جو عبارت اس کی غیر طر قیدہ نصیہ
 کرتا ہے اور یہ گمان کہتا ہے کہ وہ صیبت ہوا اس کا عمل مقبل ملا نہ وہ خطی ہے اور عمل اس کا مرد و دوت بطرح
 کہ اللہ تعالیٰ کے فرمایا ہے وَجُودُكُمْ مِثْلُ خَاصَّةٍ صَامِلَةٍ نَّاصِبَةٍ فَتَقْضَىٰ تَارَاحُاصِيَّةٌ فَتَنْفَسُ مِنْهُمْ
 نو سے ہن منت کرتے ہن ہن گنگ میں اور فرمایا وَفَلَمَّا نَكَالِی مَا عَلِمُوا مِنْ حَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً
 مَّنْثُورًا اور ہم پہرے ان کا سونہر چمکتے پہر کر ڈالا اس کو خاک دڑتی اور فرمایا وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ
 اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِفِیْقَةٍ یَّحْسِبُهَا الظَّالِمُ اَمْوَالًا حَتّٰی اِذَا حُجَّتْ لَمْ یَجِدْ لَهَا شَیْئًا وَّ هُمْ لَمْ یَرْضُوْا
 ہیں ان کے کام جیسے ریت جنگل میں یا سا جانے اس کو پانی یہاں تک کہ جب یہ پوچھا اس پر سکون یا یا کچھ اور جب
 یہ فرمایا آیت باب میں ہے نیز جن لوگوں نے اعمال باطلہ کیے غیر شریعت مشر و عدم رضیہ مقبول پر اور ان کا عقلا
 یہ کہ وہ کچھ کہتے ہیں اور مقبول محبوب ہیں مالا لکہ انہوں نے دنیا میں اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار اور کہ
 برابین توحید و صدق پر عمل کفر اور دار آخرت کی تکذیب کی ہے سو ہم ان کے پسند قیامت کے ترازو کو پڑی
 نہ کریں گے کہ چونکہ غیرے خالی اور شرے خالی اور فساد کے ساتھ خالی ہیں حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
 ہے ایک ٹاٹو نامہ دون قیامت کے لگا لگا وہ نزدیک اللہ تعالیٰ کے برابر ایک پرشہ کے بھی نہ ہو گا اور کہا تم

[illegible]

جی مثال عام ہے جس ساخت و دوام بقدر تصور نہ ہو بلکہ نفع اس کے کا ہی دنیا پر تصور ہو کہ اشغال خلق کے ہی عمارت دنیا و زینت حیات و دست بیعت کے لیے ہو کرتے ہیں اور غالب ہم غالب بقات میں اور فضول میں مگر ہتے ہیں اور عمارت کی بہرہ و توجہ میں بیس کن و متک و مرکب میں بسر ہوتی ہے سو بہ ساری سخی لکی ضائع و برباد ہے گو انکی نظر میں عمارت کا اور نیک مثل ہے عمران المؤمنون امنوا و عملوا الصالحات کانت لهم جنت الفردوس من انوار خلاصہ میں جنت کا یہ معنی ہے عمارت جو لکھتے ہیں لائے ہیں اور کیے ہیں بے کام کو ہے شہدی جو انون کی باغ بہانہ لکھتے ہیں ان میں جو لکھتے ہیں لائے ہیں بعد از شقیات کے ذکر حد کا زانیہ وہ لوگ ہیں جو بعد از رسول پر ایمان لائے ہیں اور رسولان کی تقدیر کرتے ہیں لہذا میں جسکو وہ طرف سے عدالت کے لایا میں سوائے کے فردوس کی باغ میں مجاہد ہے کہا فردوس بنان دو میر میں بھنے بستان جو کتب سدی و ضحاک کہتے ہیں وہ بوستان ہے جہنم لکھتے کہ درخت ہوں ابو امیہ نے کہا فردوس جنت ہے قتادہ نے کہا ربوہ جنت ہے اور واسطہ و فضل جناب ہے حسن بن سمر سے رفتار و یہ کیا ہے الفردوس ربوة الحق و اسطفا و اخسما رواہ ابن جریر فردوس جنت کی بلند جگہ پر واقع ہے اسدہ سے واسطہ اور جن ہے جہنم میں ابو ہریرہ روئے سے رفتار آیا ہے تم جب اسدہ سے جنت لکھو تو فردوس لکھو کہ وہ واسطہ جنت ہے اسکی چیت عرش جنت ہے اسی سے جنت کی عکس رہتی ہیں بلکہ میں درجہ جنت کے سلاوا دی القلہ سلیم لہے با بین ایک ہی سلاہی منزل کے سنے میں ضیافت خلوت سے مراد مدام کارہنہ ہے کہ پیران کے کہی کچ کر کے خور سلاویہ ہو کر اس کے فیکر کو پسندار اسکی سوا کسی اور کو دوست نہ کہے شاعر نے کہا ہے

تخلت مؤیدی لقلبی انا باعما سیواھا ولا عن جنتھا اتحول

اس ارشاد میں کہ لایفون عنہا و کلذہ ہے اس بات پر کہ انکو اس جنت میں سنت و عبت اور اسکی نہایت محبت ہوگی کیونکہ کبھی آدمی کا جی ایک جگہ رہنے سے گوارا مہا اولک جاتا ہے سو وہ فردوس میں اور جو دوام ادبی و خلوت و سرور کے فعل مکان کرنا چاہیے گے بلکہ انکا شوق و ذوق دان کی آفاست کے لیے مزار اخون ہو گا تو البیان میں کیا ہے بردنے کہا فردوس کہتے ہیں کہنے درختوں کو کہ بخلا اسکے انگوہی ہو کسی نے کہا عربی ہے کسی کا بھی کسی نے کہا فارسی کسی نے کہا سنی غرض کہ فردوس میں پہل اندیسے براہ کرم مہانی کے لیے حاضر و موجود ہوئے حدیث ابو امامہ میں فرمایا ہے کہ فردوس لکھو کہ وہ مات جنت ہے فردوس اسے عرش کا جہرہ اناسین کے آخر حیرہ القلہ و الحاکم و عیال بن محمدی و ابن المنذر و ابن ابی حاتم و قاتلہم علیہ بن مسعود کے الفاظ رفتار ہے

کہ جنت میں صد ہزار جہنم ہر دو اس کا برابر ہیں آسمان زمین کے ہے فردوس میں اعلیٰ درجہ اسکے اوپر عرض ہے
اوسکی چاندن بہر جنت کی بھٹی ہیں تم جیسے تعالیٰ سے مانگو تو ہی کو مانگو کہنے لگا فردوس میں اُمیرین بالعرف
ناہیں عن المنکر جو مجھے جنت کی تعداد اور وجوہ تسمیہ اُن کے درجات کا بیان کتاب بشیر سکن العزائم لرو مضات لہ
اسلام میں کیا گیا ہے واللہ اعلم یہ لوگ جنت فردوس میں منالذہب ارمین گے وہاں یہ نقل و حرکت کرنا نہ چاہیں گے نقل

[illegible][illegible]

کثرت کے ساتھ میں کہ اگر سارا دیا ایک ہفت دیا کا بانی روشنائی ہو جائے تب بھی وہ کلمات و آیات پوری ہوں
ملکہ در اسے فرمادے اور باقی رہی کہ وہ در کا کسطح کا اور در ماہ اور در لا کا کہ اس کا کہ سو شہد و معجز

تجہ بھی خاتہ کلمات نہ ہو سکے برج بن انس نے کہا ہے کہ مثل علم کل عبد کی سمجھ تا کہ علم من جیسے ایک فقرہ سارے

[illegible]

دائرہ الی کا مدعی زمین کیجیہ فہم البیان میں کہہا ہے لیت کو کثرت اللہ تعالیٰ کے کلمات کی سمجھی جاتی ہے کہ وہ اتنے ہیز جن کو کثرت ضبط نہیں کر سکے یہی ہم بات کہہ رہا ہوں یا غیر متناہی ہوں کہ یہ دلیل نہیں ہے اس آجٹے اور حق یہ ہے

کہ اسد نعلی کے کلمات تابع اسکے معلومات کو ہیں اور وہ غیر متناہی ہیں تو کلمات بھی نامتناہی نہیں ہے اور یہ کہ کیا لگو
و میا ہوا اور مذکر کے لیے لادین بطور زبان و زبانت تاکہ کے سے قل ارسلناک انشیر مغلک ثم جعد علی اعداک

الحكومة واحدة فمن كان رجلا لقا ربه فليعمل عملا صالحا ولا يترك عباد ربه لعل

کہ کام نیک اور ساجاز رکھے اپنے رب کی بندگی میں کسی کاف سداوہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یا نبی آخر الزما

بے جوار ہوئی محمد صالح اپنے رسول کے خلاف ہے کہ تم ان شرکوں سے جو مہاری رسالت کو چیلنا ہے میں کہہ دو
میں ہی ایک آدمی ہوں جس پر تم آدمی جواب جس کو یہ عقیدہ ہے کہ میں کا زب ہوں خود ہی اس طرح لے آؤ جو میں لائے

ہوں کیونکہ میں نہیں ہوں اس امر میں جس میں سے لکھنؤ خبر دی ہے بابت اور گذشتہ کے صبر و قہر و صواب
 کھف کا اور خبر ذوالقرنین کی وغیرہ اشیاء جو کہ مطابق متن اللہ میں لکھنؤ کے مطابق قصص پر مطلع نہ کرتا تو میں
 یہ نہ کہ بیان کرتا میں لکھنؤ کی یہی خبر دیتا ہوں کہ جس میں جوہر جن کی عبادت کی طرف توجہ ہوتا ہوں وہ وعدہ لا شریک
 رہے اب جو کہ یہ لکھنؤ کی ہو کہ وہ اپنے رب کی ملاقات کرے اور تواضع و خیر و صالح پائے تو اس کو یہ چاہیے کہ وہ ہجو
 کام نیک عمل کرے جو اللہ تعالیٰ کی شریعت کے موافق ہوں اور اس کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے بلکہ مرد اس عبادت
 سے بعض اللہ وعدہ لا شریک کی ذات ہو وہ ابن کثیر کہتے ہیں وَهَذَا رَأَيْنَا الْعَمَلِ الْمُتَقَبَّلِ لَا بَدَأَ أَنْ يَكُونَ
 خَالِصًا مَصَوَّبًا عَلَى تَرْفَعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَبُولِ عَمَلٍ كَيْفَ دُرُكٍ مِنْ جَنَابِ
 وہ نہیں ہے تب تک عمل قبول نہیں ہوتا کیا نالغص ہونا اور اللہ تعالیٰ کے کسی طرح کا لگاؤ وغیرہ کا ظاہر اور
 بَلَاءُ قَوْلًا وَعَمَلًا وَخِيَالًا ہوسے

غیر کا جملہ میں کچھ بھی ربط ہے بندگی سب جہت اس کو خط ہے

دوسرے یہ کہ وہ عمل صواب ہو جو مطابق سنت مطہرہ و میر و نبی کے کسی دوسرے کی رائی و تقلید سے کچھ واسطہ نہ رکھتا ہو
 اگر خلاف سنت ہو گا تو اس کا قبول ہو ماسلمہ بالجملة واسطہ قبولیت اعمال صالحہ کے ان اور امر کا موجود ہونا واجب ہے ایک
 خلاصہ وعدہ لا شریک بلکہ دوم مطابقت کتاب و سنت لکھنؤ و عمل میں مفقود میں تو سمجھ لینا چاہیے کہ وہ عمل مردود
 اور مائل اس کا دیکھا خالق معبود سے مطرور ہے آیت باب سے بعض اہل علم نے استدلال کیا ہے شرک ہونے پر تصور
 شیخ و ربط قلب الشیخ پر اور یہ استدلال واضح جلی ہے بعض علماء ہنغارن ظاہر ہے کہ کسی خادم سے واسطہ کی عبادت
 کے نہ کرتے ہر جیسے باقی لانا واسطہ وضو یا غسل کے اور کہتے وَلَا تُشْرِكُوا بِلِلَّهِ عِبَادَةً دُونَهُ احْتِلَاکًا مَقْتَضَاہِی ہے
 عبادت بے لگائی کی ہو واللہ اعلم طائوس کہتے ہیں ایک مرد نے کہا ہے رجل خدامی عبادی کثیرا ہوتا ہوں بار بار وہ
 و اللہ اور چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے وطن کو دیکھے حضرت مسلمانہ علیہ السلام نے کچھ جواب دیا یہاں تک
 آیت اتری فَمَنْ كَانَ يَدْعُو إِلَهُ دُونََ اللَّهِ سَاءَ مَا يَحْكُمُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَهَذَا صَحَابُهُمْ وَهَذَا وَهَذَا
 شہرین خوشبخت ہو جن ایک شخص باہن عبادہ بن صامت کہ آیا اور کہا جو کچھ حال میں تم سے کروں تم اس کا جواب
 نہ ہو دو پہلا ایک شخص نماز پڑھتا ہے بختیجی و سجنہ اٹھ اور اس کی وضو چاہتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے لیے اور
 چاہتا ہے کہ اس کی تعریف ہو عبادہ نے کہا اس کے لیے کچھ بھی نہیں ہے اللہ تعالیٰ کہتا ہے میں بہتر شریک ہوں
 جس کے لیے میری ساتھ شرک ہو تب وہ اسی کے لیے ہے نہ کہ کچھ حاجت اس میں نہیں ہے یعنی جب عمل صالح پر نیت ہو

کہ جب اللہ تعالیٰ اولین و آخرین کو میرے دن میں جمع کرے گا جس میں کچھ شک نہیں ہے تو ایک سنائی نہ لکے گا جسے کسی عمل میں جو اللہ تعالیٰ کے لیے کیا ہے کسی کو شریک کیا ہو تو ثواب اس عمل کا اس میں غیر اللہ کے ملنے کے لیے کہہ کر اللہ تعالیٰ سب شکر کا سے غنی تر ہے شکر سے دُعا اَحْمَدُ وَاللّٰهُ عَلٰی مَا نَسَا وَبِکَرَمِ رَفْعِ کَیْفِہٖ بِہِ خَیْرٌ مِّنْ مَّحْمَدٍ مِّنْہٗ وَحَمْدٌ لِّرَایَا اللّٰہِ بِہِ دُعا اَحْمَدُ بِہِ غنایا جو کوئی اپنے عمل کو نسا و بگا اللہ تعالیٰ اس کو اللہ کے گا اور جو کوئی دیکھا و بگا اللہ تعالیٰ اس کو بدنام فرمائے گا جس نے اللہ کو دیکھا بدلی بھی دن عشرہ شکر کے ہی سمجھ دیا ہو گا و لا کھولہ وَلَا فَوْقَہَا بِاللّٰہِ بوسید کا لفظ رفا یہ مَن رَآکَی رَآکَی اللّٰہُ بِہِ وَمَن لَّیْسَ بِہِ یُفِیْعُ اللّٰہُ بِہِ دُعا اَحْمَدُ جو شخص یا کرتے اللہ سکھایا کی جزا دیتا ہے اور جو نسا ہے اس کو اللہ کی جزا دیتا ہے بہر عمل کیا جس نے حضرت صلوات اللہ علیہ وسلم کو نسا فرماتا ہے مَن سَمِعَ النَّاسَ یَحْمَدُہٗ سَمِعَ اللّٰہُ بِہِ سَمَاعَ حَلَقَہٗ وَ مَسْعَہٗ وَحَصْرَہٗ دُعا اَحْمَدُ جو شخص اپنا عمل لوگوں کو نسا ہے اللہ اس کو اللہ کی جزا دیتا ہے اس کی نحو بری کر دیتا ہے اور اس کو ذلیل کرتا ہے اور غیر ارض یعنی اللہ تعالیٰ کے لفظ رفا یہ ہے کہ لائے جائیں گے اعمال نبی آدم کے سلسلے اللہ تعالیٰ کے دن تیاست کو مصحف محمد بن یعنی نامہ ہر اعمال پر مہر لگی ہوگی اللہ تعالیٰ کیے گا کہ اس عمل کو گرا دواور اس عمل کو قبول کرو ملائکہ کہیں گے اے زمین نے اس شخص سے سوا غیر کے کہہ نہیں دیکھا اللہ تعالیٰ کیے گا اس کے عمل میں غیر کیسے تھا اور میں آج کے دن ہی عمل قبول کرونگا جو میرے لیے کیا ہوگا رواہ الفیاض عبد اللہ بن فیس خزانی رفا کہتے ہیں مَن قَامَ رِیَاۃً شَمْعَہٗ لَمْ یَرْکَبْ لَیْلَۃً مَّقْبُورَہٗ لَیْلَۃً حَقِّ یَجْلِسُ رَواۃُ ابْنِ قُتَیْبَہٗ جو شخص کہنے اور سنا کیا ہوا ہمیشہ اللہ کے غصہ میں رہتا ہے یہاں تک کہ شبہ جادے حدیث ابن مسعود میں آیا ہوا مَن احْسَنَ الصَّلٰوۃَ حَیْثُ رَآہُ النَّاسُ وَاسْتَمَاعَ حَیْثُ یُحَلُّوْا فِتْنَتَکَ امْنِہَا نَافَۃً امْنِہَا نَافَۃً رَبعہٗ عَشرَ وَجَلَّ رَواۃُ ابْنِ کَیْثَہٗ اپنے جو کوئی لوگوں کی نظر میں اچھی طرح نماز پڑھتا ہے اور خلوت میں بری طرح اللہ کی امانت کرتا ہے اسی جگہ سے کہا ہے

کلید در دوزخ است آن نماز کرد چشم مردم گذاری ہزار

ابن جریر نے روایت کیا ہے کہ معاویہ بن ابی سفیان نے اس آیت کو پڑھ کر کہا اَللّٰہُ اَجْمَعُ اَلِیَّہُ تَلٰتَ کُنْ بِاَیْہِہٖ شَکْلُہٗ اَسْلَمَہٗ کہ یہ آیت آخر سورہ کہف ہو اور یہ سورت بالکل سچی ہے شاید معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ ہوگی کہ اس کے بعد کوئی دوسری آیت بھی نہیں آئی جس نے اس کو منسوخ کیا ہو اور اس کے حکم کو بدل دیا ہو بلکہ یہ حکم ثابت و محکم ہے چنانچہ بعض دعوات پر شہرہ ہی جس حدیث ایت بالسنۃ کی مطابق اپنے فہم کے ولید علم عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اس پر ہونے میں اور قبول نہ ہونے میں عمل ایک کے بہت آگے ہیں صاحب مفسر نے جگہ پر انکا استفادہ کیا ہے
 لیکن ان اخبار و آثار کو کہہ کر ان پر چسپاں کر دیا آیت سے قطعاً یہی ریا ہے بلکہ مرد شرک جلی ہے اور یا اس میں
 بدخلی دلی داخل ہے اور اگر فرض کریں کہ سب نازل ہی یا ونود و گفت و شنود ہے تب یہی بقاعدہ مقبول اصول
 اعتبار عم لفظ کا ہے نہ خصوص سبک و فضائل میں اس آیت کو خصوصاً دایات انی ہن حدیث حکیم
 میں آیا ہے مگر نہ از تائیدی است پر گزاشتہ سورہ کہف کا نوکافی ہونا انکو آخر جہ العکبر فی الحمد للہ تعالیٰ کہ
 آج روز جمعہ دوم شہر رمضان شریف ۱۳۸۶ ہجری وقت دہ نیم ساعت اول روز تہجد سورہ کہف کا مائتہ پانچویں
 غصہ عنہ کے بعون صحتی ابوجوافکارنا متناجی نام ہوا ختم اللہ تعالیٰ الحسنی و اذا وقع حاکمہ
 رضوانہ الا ستغی اس ترجمے کے کہنے کا عجیب حال ہے کہ ایک زمانہ تک تخریر اسکی بند ہو جاتی ہے پھر بعد
 قدرے تمیض کے کبھی عجاؤں اور کبھی تدبیر کا لکھنا اسکا شروع کیا جاتا ہے اور لحاظ ترتیب کا بھی بخوبی نہیں رہتا
 دو پارہ آخر قرآن مجید کی تغیر دو قبل اسکے لکھ چکی ہے اور ہر جلد کے آخر میں تاریخ مسودہ مضبوط ہوتی ہے
 کوئی یہ سمجھے کہ یہ قدیم تاریخ کی نفس الامری غلط ہے بلکہ صوبہ ایلچ کل روز جمعہ یا شنبہ سے سبب تخریر
 بعض اہل علم اس ماہ رمضان میں قصہ کتاباد بضر ذالیف امام المحدثین امیر المؤمنین فی الحدیث محمد بن اسماعیل بخاری
 رحمہ اللہ تعالیٰ کے ترجمہ کہنے کا ہے تاکہ تبدیلی ذالقد سبب ہو جس کا تب تخریر تفسیر ہو کیونکہ اس مرتبہ ایک بحث
 پانچ یا دین کا ترجمہ کہنے سے ایک تمام طبع ناکام ہو اوجو کہ مھر سطوح کو فرصت نظر ثانی کی سوسہ پر نہیں ملتی
 ہے اور صحن طبع پر حوالہ استفادہ موضع شنبہ کا کیا جاتا ہے اگر براہ بشریت کسی جگہ غلطی دزل و بطل مضبوط
 عبارت و انجامہ انفرادی شدت میں واقع ہو تو توقع عفو و اصلاح کی ہے ع کہ یہ سچ نفس بشر خالی از خطائے
 میں کوئی عمل صالح ایسا نہیں کہتا ہوں جب پر مسد سجات کی ہو اگرچہ طاہر میں علاوہ تا لیفات و منیہ کے عمدہ کا وہ بھی
 ہوا ہے کہ کسی طرفت کف دست خراج مگر یہ بھی میں ہوا اور وہ دو فو شخ عربی زبان میں ہن پر قبل اس
 کے فقہ البیان عربی اللسان میں مجلد میں لکھی گئی تھی اور بعد اسکے اب یہ ترجمان القرآن فیدہ سید میں آیا مگر
 اصل ستاویز و طواستصال مغرت و انقلاب رحمت کے یہی خلاص شہادت کلمہ طیبہ ہے پس اس اور
 استناد اللہ کے فضل پر ہے کیونکہ اسکی گتہ گیری جملہ خوف میں کہتی ہے اسی طرح اسکی گتہ نوازی امید و
 افزوں دلاتی ہے سوائہ کہ فضل ان شاء اللہ تعالیٰ یہاں اور وہاں دو نو جگہ دشگیری فرمایا کا عمل کو کہہ کر
 اس میں نہیں ہے قل یتقوا اللہ ویرحمکم فین الذل فلیقرحوا حقاً حقیراً میثاقاً یتمعون کہتہ

فضل سے اور اسکی مہر سے سو ایسی پر جاپیے خوشی کریں یہ بہتر ہر جان چیز دن سے جو سمیٹے ہیں! الحمد للہ جل جلالہ
سے کہ فضل و تفضل افضل اجل و اولی و اتم و اعلیٰ ہے و علیٰ الحمد و المنة فی فیکل حال و علیٰ کل
یکل حال و یکل حال و من کل حال و تم کل حال و الصلوة و السلام علی رسول کل حال
الجمال و جمیل الکمال و ترفیعنا لیکمال علی التوفیق و الا جمالی و علی صحبہ و
الاول ما حکم و الا کل و علی ال

سُورَةُ هٰرِیْمِ

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا یہ سورت مکہ میں اتری ہے اور ابن ہیر اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو
ہی ایسا ہی مروی ہے اور عینا وی میں ہے مگر سجدہ کی آیت اور جلالین میں ہے کہ آیت سجدہ کو وہ مدنی ہے
یا آیت ہی اور مختلف من بعدہم خلف آخرکم یہ دو آیتیں اور امام احمد اور بیہقی اور ابن ابی حاتم نے لم سکڑ
اللہ تعالیٰ عنہما سے نکالا کہ حدیث کے بادشاہ بخاشی نے جعفر بن ابیطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کیا آپ کو کچھ یاد آتا
اس وحی سے جبکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کی جانب سے لائی ہیں تو انہوں نے فرمایا مانا رہے اور بخاشی
پر حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورہ مہکم کا ابتدا پر نا تو بخاشی رومار اور ہقد رو یا کہ اسکی ڈاڑھی تر ہو
گئی اور اسکے پاس مینہ و الارخاص لوگ ہی رہتے رہیہا تنک کہ انہوں نے اپنے صحفون کو ترک کر دیا رو رو کر
جب انہوں نے سنا اس قرآن کو جو جعفر رضی اللہ عنہ نے اپنے بڑا پیر بخاشی نے کہا اور وہ چیز جسکو علیہ السلام لیکر آئے
ایک طاق سے نکلتی ہیں اور محمد بن سحن نے اس قصہ کو طول سے ذکر کیا اور ہم بیان کر چکے کہ سورنوں کے نام اور کلام
ترتیب و آیات کی ترتیب تو قطعی ہے اور کسی عورت کا نام قرآن مجید میں حضرت مریم علیہا السلام کے نام کے سوا
مذکور نہیں ہے حضرت مریم علیہا السلام کا نام قرآن مجید کی تیس جگہوں میں مذکور ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کہ فی قصہ و ذکر رحمۃ ربک عبدک و ذکرناہ اذ نادى رَبِّہُ یٰذَا عَجَبًا قَالَ دَبِّ اِلَیَّ وَهَنَ
الْعَظْمُ مِیْنِیْ وَاسْتَعَلَ الرَّاسُ شِدْبًا وَاَلَا اَنْ یَدُ عَاثِلَکَ دَبِّ شَقِیًّا وَ اِلَیَّ خِشْتُ الْمَوَالَی مِنْ
وَدَّیْ وَ کَانَ تَحْمَلُ اِنْ عَادَ اَقْبَبَ مِنْ لَدُنْکَ وَ لَمَّا یَرِیْ نِیْ وَ یَرِیْثُ مِنْ اِلَیَّ یَعْقُوبُ وَ اَجْمَلُ مَدِیْنِ
رَضِیًّا یہ مذکور ہے میری باکی مہر کا اپنے بندے نے ذکر کیا پر جب پکارا اپنے رب کو چہر پکار بولالے رب میرے
بڑا ہی ہو گئیں میری ہڈیاں اور بال غیہ تک میرے بڑا ہے کے اور تمہارے نامک کر اسے رب میں محروم نہیں

نے فرمایا تیرے پیچھے کے چوٹے پہلاست اور دلیل ہے کہ تو تین دہات متواتر کلام نہ کر کے گا حالانکہ تو سندرت
 ہوگا یہ کلام ہے مگر پوری اوجہ کی وجہ سے نہ ہوگا میں عباس اور مجاہد اور عکرمہ اور وہب اور سدی اور قنہ
 اور غیر واحد کا یہ قول ہے کہ ذکر یا علیہ السلام کی زبان کی مرض اور علت کے سوا نہ ہو گئی زید بن اسلم نے کہا ذکر یا علیہ
 اسلام کی کتاب پڑھتے ہوئے اپنی قوم کے ساتھ کلام کرنی کی طاقت نہ رکھتے مگر اشارہ سے اور عوفی نے ابن عباس
 سے سوا کے سنے متساویات نقل کیے اور یہاں قول جو ابن عباس اور مجاہد سے منقول ہوا بہت نہایت کہ سونا کر
 منے مہم کے میں میرا نقلی سورہ آل عمران میں فرمایا قَالَ لَيْسَ اجْعَلُ اَيُّهَ قَالَ اَيْتُكَ اَكَا فَتَحْكُمُ النَّاسَ
 فَلَمَّا اَيَّامُ اَكَا وَفَرَّكَ وَفَرَّكَ كَثِيرًا وَسَبَّحَ بِحَمْدِ تَبَارَكٌ فِيهِ بُلُو اَجْرِي بَابُكَ دَعَا
 کہا نشانی تیری یہ کہ نہات کر دو لوگوں سے تین میں مگر اشارت سے اور یا دکر اپنے رب کو بہت اور پیغمبر کر شام اور صبح
 اور ملک زید بن اسلم سے سوا کی تفسیر میں نقل کیا کہ تو بلاخس لوگوں سے تین میں ان کلام نہ کرے گا اور یا علیہ السلام
 ہے بہت بڑا حضرت ذکر یا علیہ السلام نے لوگوں کے ساتھ ان تینوں باتوں اور ان کے دونوں میں کلام نہ کی مگر اشارہ
 سے ہی اس طرح سے کہ اس آیت کریمہ میں فرمایا فَخَرَّ عَلَى قَوْمِهِ الْآيَةِ لِيُخْبِرَهُمْ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ اس میں جو کچھ اندر
 نے حسین اسکو لے کے کی بشارت دی گئی اور انکو اشارہ سمجھایا کہ ان دونوں میں تم بھی بہ نسبت اور دونوں
 کے میرے موافقت کیے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو بہت یاد کرو صبح اور شام اور یہ تمہارا یاد کرنا اس کے نعمت کے
 شکر میں جو مجاہد نے ادنیٰ کی تفسیر اشارہ کے ساتھ کی اور مجاہد سے ایک دہات میں یوں آیا ہے کہ ذکر
 انکو کہہ کر کہا یا اور یہی سدی مفسر کا قول ہے فتح البیان کا بیان کا شفت ہے کہ ذکر یا علیہ السلام کے اس
 سوال سے غرض یہ تھی کہ طعن کا وقت معلوم ہو جاوے کہ چونکہ بشارت مطلق تھی کسی وقت کی اس یقین نہ
 تھی ابن المبارکی کہا سوال کی وجہ ہوئی کہ ذکر یا علیہ السلام کا نقل صحیح ال کے جواب کے بعد واقع ہونے کی طرف اشارہ
 ہوا اور اللہ تعالیٰ سے ایک ایسی آیت طلب کی جس سے اس بشارت کو قرب پر استدلال کیا جاوے اور بعض نے
 کہا کہ ذکر یا علیہ السلام نے اللہ سے عطا ہوئی جو اس بشارت کے لئے کی طرف سے ہوئی دلیل ہوا کہ معلوم
 ہو جاوے کہ یہ بشارت شیطانی نہیں ہے کیونکہ ابیس لعین نے انکو یہ وہم ڈال دیا تھا یہی ضحاک اور سدی
 کا قول ہے لیکن قول بہت بید ہے اللہ نے فرمایا تیری نشانی یہ ہے کہ تو نہات کرنے پر قادر نہ ہوگا حالانکہ
 تو بیدارش میں براہیم سلیم ہوگا تیرے وجود میں کوئی علت نہ ہوگی جو اس کلام سے رکنے کا موجب ہوا
 تیرے ساتھ کوئی ایسی آفت نہ ہوگی جو تجھے بابت کرے مگر اللہ تعالیٰ نے اس سے مراد تین عزات میں میرے

مجھے بہترین توفیق میری طرف سے ملے گی مگر اس کے لیے میری سلامتی بھی میری سلامتی کی قسم دونوں کی ضمانت ہے۔
 جوئی فتح الیہان کا بیان فاقہ یہ ہے کہ اس نے مولود کے لیے فرمایا یا یحییٰ یا زکریا علیہ السلام کے نام لڑکا ہوا بہرہ
 لڑکا اس حد کو پہنچا جس میں اس کی طرف خطاب جائز ہے تو مجھے فرمایا یا یحییٰ اور عیام تک تقدیر یوں ہے کہ ہم زکریا
 علیہ السلام کو بھی علیہ السلام عطا کیا اور کوازلہ ہر قسم کے چھ تین برس تک فرمایا یا یحییٰ قندہ کا بھی یہی فعل ہے اور بعض نے کہا
 سے دو برس بھیجے اور غیظ اب فرشتے کے واسطے تھا اور عیام کے قول پر اور کتاب سے مراد خالکتا بین قوریت ہے
 کیونکہ اس کی کتاب ہفت ہی کتاب تھی اور چھ کتابیں ہیں کہ اس کتاب سے لور کی کتاب ہو جو بھی علیہ السلام سے بنی
 ہو اگرچہ اب ہر کوہ کتاب معلوم نہیں ہے اور اخذ سے مراد تو اخذ حسی ہے اور یا معنوی خدمت اسے اور وہ لڑکا
 عیون کے ساتھ قیام ہے اس کتاب میں مذکور تین جیسے لائق ہے اور یہ نہیں جانتا جب تک لیساکو نہ ہو
 مامور پر اخذ کر کے سہولت کا معنی ہے اور اس میں عند سے لکھا گیا ہے کہ ہر اپنے قول بقوہ کے ساتھ اس کی کیا
 یعنی عزیمت اور جد اور اجتہاد کے ساتھ اس کو حاصل کرے مجاہد کا قول ہے اور حکم سے مراد آیت کریمہ و اتیناہ الحکم ہر
 حکم سے اور حکمت اس کتاب کی فہم ہے جس کے اخذ کے ساتھ مامور ہوئے اور احکام دینیہ کا فہم اور بعض نے کہا حکم
 علم اور حکم کا ذکر نام ہے اور اس کے ساتھ عمل کر لور بعض نے نبوت مراد لی ہے اور بعض نے عقل اور مجاہد نے فہم کے
 قضیہ کی جو اور مالک بن خیاز نے کہا کہ ساتھ اور حفظ کا کوئی معنی معانی جو عمل کرنے سے کوئی فہم نہیں ہے اور یہ جملہ مستاد
 ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا بھی علیہ السلام سات سال کی عمر میں فہم اور عبادت دی گئی اور ابن عباس سے ہی
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بھی علیہ السلام کو لڑکے بولنا پچھلین ہمارے ساتھ کھیلنے بھیجے علیہ
 نے فرمایا کھیلنے کے واسطے ہم نہیں جو جلو نماز پڑھیں یہی معنی ہیں اللہ کے قول و اتیناہ الحکم صبیح کے حکم حاکم نے لیا
 تا یغزین نکالا اور انہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جسے قرآن شریف بلغ ہوئے
 پہلے پڑھ لیا تو وہ لوگوں میں سے ہے جن کو لڑکپن میں حکم دیا گیا اس کو بقی نے نکالا اور ابن ابی حاتم نے موقوف
 نکالا ابن عباس رضی اللہ عنہما پر اور حاتم کا حکم عطف ہو جو ہر عمر میں لکھا خان کہتے ہیں رحمت اور رحمت شریف
 اور عطف اور رحمت کے ارتقا کا فہم اشتقاق ہوتا ہے اور ماخوذ ہے ناقہ کے اپنے بچے پر شفقت کرنے کو عیسا
 کہا خان اور حاتم دو دو احد میں دونوں کے معنی رحمت کے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا خان مرشد اللہ سجد
 اسرار میں سے ہے اور خان مخف کے معنی رحمت اور عطف اور ذوق اور برکت کے ہیں اور زکوۃ کا اتنا
 پر عطف ہے لور زکوۃ کے معنی ظہیر اور برکت کے ہیں اور پڑھنے پڑھنے کے اور پہلانی کے معنی ہے کہ لوگوں

کے اور علی مبارک نیایا جو انکو غیر دشمنی راہ بتاتا تھا اور بعض نے کہا کہ میں نے اسکو سن تھا کہ سادہ سہل کیا اور بعض
 کہا کہ کوئے سے مراد صدقہ ہے جسکو سادہ اللہ نے کرنا علیہ السلام پر تصدق کیا قال ابن قتیبہ اور بعض نے کہا لوگوں پر
 تصدق کیلئے ہمیں کوئی توفیق دی کہ وہ لوگوں پر تصدق کرے اور بعض نے زکوٰۃ سے طاعت اور خلاص مراد لی ہے
 اور بعض نے عمل صالح کے ساتھ تفسیر کی ہے اور انہوں نے گناہ کا قصد بھی نہیں کیا واذ کوئی الکتبہ قرآنہ
 انذبت من اهلها مكانا نافعيا فامحذت من دنفهم عجايبا فارسلنا اليها رخصنا ففعل لها
 بئرا سويا قالت اني اعوذ بالله من انك انك انت رسول رب العالمين
 لك فلما راكبا قال لاني يكون لي علم وكوني بئرا وكوني بئرا قال لاني قال ركب
 هو على هذين ولينصحه آية للناس ورحمة منا و كان امر مقصديا اور نہ لوگ کہتے ہیں کہ مریم
 جب کناری ہوئی اپنے لوگوں سے ایک شرقی مکان میں پرکھ لیا اسنے درو ایک پردہ پہنچا جسنے اس پس اپنا
 فرشتہ پرین آیا اسکے اگر آدمی پر ابولی جبکہ مریم کی پناہ تجھے اگر تو درکتا ہے ہولامین تو پہنچا ہوں تیرے یہ
 کا کہ دے جاؤں تجھکو ایک لڑکا سہل بولی کہاں سے میرا لڑکا اور چو انہیں جبکہ آدمی نے اور میں بدکار کبھی
 نہ بتی ہولامین ہی فرمایا تیرے بیٹے وہ مجھ پر اسان ہے اور اسکو ہم کیا جائزین لوگوں کو نشانی اور مہر ہماری طرف
 سے اور یہ کام شہر چکاف شرقی مکان میں کنارے ہوئی غسل حیض کرنے کو یہی پہلا حیض تھا تیرہ برس
 کی عمر تھی یا پندرہ برس کی کنارے ہوئے شرم سے وہ مکان شرق کو تنہا بنصا و فیکر تے میں شرق کو نور آدمی
 پر ایسے چون خوبصورت بن آیا انکے ساتھ لوگوں کو نشانی یعنی بن باپ کا لڑکا پیدا ہوگا اللہ تعالیٰ کی قدرت سے
 انتہائی موضع القرآن حافظ ابن کثیر نے کہا جب سجدہ و تعالیٰ نے کرکھ علیہ السلام کا ذکر کیا اور بیان کیا کہ اسنے اس
 اسکے بڑا بچہ کی حالت اور اسکی بیوی کے باجہ ہونے کی حالت میں لڑکا ظاہر مبارک پیدا کیا تو ہر مریم علیہا السلام
 کے قصد کا عطف نکلا ایسے علیہا السلام کے مریم علیہا السلام سے تیرا بچہ پیدا کرنے کے مناسب کیلئے کیونکہ دونو
 قصوں میں نہایت مناسبت مشابہت ہے ایسے لکھ سجدہ و تعالیٰ نے اسکا عمران میں بھی ان دو قصوں کو منہ
 اور کیا ہے اور بیان بھی اکتھا اور ہر سورہ انبیاء میں ہی ان دونو قصوں کو مرقون کیا اسلیئے کہ یہ دونو سنے انتہا
 بین تاکہ اسکے ہندی اس سے اسکی قدرت پر دلیل ہوں اور اسکی عظمت و تیر و تیر اور سلطنت معلوم کر لیں اور
 جانیں کہ وہ جو چاہے کر سکتا ہے پھر فرمایا واذ کوئی الکتبہ مریم اور مریم عمران کی بیٹی ہیں دار علیہا السلام
 کی اطاعت سے اور مریم علیہا السلام میں علیہا السلام نے انکی والدہ کے اکل چھٹے کا قصد

یہ سورہ آل عمران میں بیان کیا ہے کہ اگر کسی کلمہ کی طرف سے کسی مذہبی کی نسبت المقدس کی خدمت کرنے کی اور ہفتے لوگ ایسی کام سے تقرب نہ ہونے تو یہی قول کیا ہوگا جسے اجماعی طرح کا قبول کرنا اور بڑا یا اسکا اجماعی طرح کا بڑا نامادہ ہر کی ایک نکر یا علیہ السلام کو اور وہ بڑے میں پہلین بنی اسرائیل میں اجماعی طرح بڑے ہونا اور توہین ایک عبادت کرنی والی فرمانبرار عورتوں میں سے عبادت عظیمہ اور انقطاع من الدنیا کے ساتھ مشہور تہیں اور اپنی خالہ کے زوج یعنی نکر یا علیہ السلام کی پرورش میں تہیں جو بنی اسرائیل میں ایک بنی تھے ہوتے اور بنی اسرائیل میں نکر یا علیہ السلام بڑے ذی الجہ آدمی تھے کہ لوگ دین کی باتوں میں انہیں کی طرف رجوع کرتے تھے اور نکر یا علیہ السلام نے انکی کرامات بھی دیکھی تھیں جسکو اللہ سبحانہ و تعالیٰ شانچان کلمات میں بیان فرمایا ہے و کلمہ اللہ علیہا انکر ما للخراب و بعد عندہا رزقا قال یا مریضہ اکی لک هذا قال کت حق من عند اللہ ان اللہ یرزق من یشاء یعنی حساب یعنی جہوت ناما اس بس نکر علیہ السلام مجھے میں پاتا اس اس بس کچھ کہنا بولا اسے ہم کہان سے آیا تمکو یہ کہنی لگی یہ اللہ کے پاس سے الصدق دیتا ہے جسکو چاہے بے قیاس نکر علیہ السلام مریم علیہا السلام کے پاس جانبہ کی بہار کے جوے گرمی کے موسم میں پاتے اور گرمی کے موسم کے پہل جانبہ کی بہار میں اور یہی طرح پر سورہ آل عمران میں مذکور ہو چکا جب اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے چاہا اور اسی کے واسطہ مکین میں اور محبت اللہ یہ کہ مریم علیہا السلام سے اپنی جگہ اور رسول علیہ السلام کو جسکو رسولوں میں سے ایک اولوالعزم رسول میں پیدا کرے تو مریم علیہا السلام کہے ہو میں اپنے لوگوں سے شرعی مکان میں یعنی بیت المقدس کے مشرق کی طرف گئیں سدی کا یہ قول ہے کہ حیض کے لیے اپنے گھر والوں سے علیحدہ ہوئیں اور بعض نے کچھ اور کہا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا اہل کتب یعنی نصاریٰ پر نماز بیت المقدس ہی کی طرف پڑھنی لکھی گئی ہے اور انکی طرف حج کے لیے جانا اور بیت المقدس سے نصار گنہیں روکا اگر اللہ تعالیٰ کے قول فاقبت الآیین نے ابن عباس نے فرمایا مریم علیہا السلام اپنی کسی حاجت کے واسطہ بیت المقدس کے مشرق کی طرف گئیں انکی نصارے نے اسکو اپنا قبلہ گاہ بنایا رواہ ابن جریر و ابن ابی حاتم اور یہ بھی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا میں مخلوق میں سے بڑے اسباب کو جانتا ہوں کہ کہ نصارے نے کون بیت المقدس کو چھوڑ کر مشرق قبلہ بنیایا اللہ تعالیٰ کے اس قول کے لیے فاقبت الآیین میں اھل کتا انکار تو انہوں نے علیہ السلام کے قول کی جگہ کو قبلہ بنیایا مریم علیہا السلام نے مگر اور یہ بد کہ لایا اور ہر چہ گئیں تو اللہ تعالیٰ نے انکی طرف جبریل علیہ السلام کو بھیجا پھر وہ بن آیا اس کے لئے

کو عبادت کی حالت میں دیکھیں یا انکی نظر مریم علیہا السلام پر بعض کی حالت میں پڑ جائے سولہ سجدہ و تعالے سے
 انکی طرف تیر علیہا السلام کو سجدہ کیا کہ انکو رشک کی بشارت ہے اور ان میں سے کچھ یہ کہ دی اور مریم علیہا السلام
 اسکو اپنے حکم میں بشائیں اب لوگوں کو مریم علیہا السلام کی نبوت میں اختلاف پہلے بعض نے کلام نبیہ تہیں اور انکی دلیل
 صرف یہی دشنے کا کلی اثر ہے نہایت اور فرشتے کا
 انکے ساتھ باتیں کرنا اور بعض نے کہا وہ فیہ نہ تہیں کیونکہ
 فرشتے نے آدمی کی صورت میں باتیں کیں اور یہ سلاطین ہی ہے کہ مریم علیہا السلام وحی رسالت کی نفی کی گئی ہے مطلق
 وحی کی اور بہان انکی طرف وحی صرف رشک کی بشارت کہیے ہی نہ رسالت کہیے اور اس پر سورہ آل عمران میں کلام
 گذر چکی اور بعض نے کہا یہ جو آدمی بنکر آیا یہ عیسیٰ علیہ السلام ہی کے روح ہتی کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ارواح کو جساد
 کے قبل پیدا کیا ہے لیکن بعض اول سیاق و سباق کے روئے اولیٰ میں اس فرشتے کو آدمی کی پوری صورت بنکر آنے کی توجیہ
 میں جیسا دی نے لکھ نہایت کہی اور کہا شاید یہ فرشتے کا آدمی کی صورت میں بنکر آنے کے سامنے کرنا سلیس ہو کہ انکی بہت
 اپنی اصلی مکان سے ہو کر انکی رحم میں جا پڑے اتہم خمیر میں نفس نفیس کی احوال میں کہا کہ جیسا دی کی اس مقیمہ
 میں نظر ہے اتہم اور نظر کو جو فی الواقع بنیک نظر ہے نہ اپنی بیان کیا اور اس کے سوا کئی مفسرین جعفر مرین جانتا ہوں
 کہ انکو سورہ نساء میں جیسا دی کی توجیہ کہ باوجودیکہ قرآن مجید سیاق و سباق میں آثار قدرت خارج
 عادت کے بیان میں ہے اللہ تعالیٰ کا قول **فَاللَّهُ تَعَالَىٰ أَعْلَمُ بِمَا فِي صُفُوفِ الْمَلَائِكَةِ وَهُوَ يَافِقُ أَفْئِدَةً ذَاتَ فَهْمٍ يَخْفَاهُ عَنْ عَنَّا**
 اسلام نے فرمایا میں جس کی پناہ دہونڈ ہتی ہوں اور اسکے آسر میں آتی ہوں تیرے برائی سے اگر تو مرد ڈر کہتے ہے
 پائیت کا بدلہ ہے کہ مریم علیہا السلام کی روح خاطر پر بس بیوہ خیال کا شاخہ بھی نہیں گذر اپہر جیسا دی کی یہ توجیہ
 جو مجھے خود ہے ان فرشتے کا ایسے جس کا فائن اور جان افق پر مشتمل ہونا انکی ابتلا اسکے لیے اور انکی مفت اور پارسائی
 آزمائے کہ ہے ہی تھا اور مریم علیہا السلام سے دعا پارسائی اور مفت اور نیکی اور پرہیزگاری ظاہر ہوئی جسکی کوئی تباہ
 نہیں ہے اور کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے رحمانیت کے عنوان کے ساتھ ذکر کیا اپنی پناہ میں اسکو لیکر لفتے مریم علیہا
 السلام نے فرشتے کو کہا میں جس کی پناہ دہونڈ ہتی ہوں تجھے اگر تو میں سے ہے جلد سے ڈرتے ہیں اور اس
 سے مخالف ہیں اور مقتضائے تقوس اور ایمان کے ساتھ انکا معاملہ ہے امد من کو ذکر کے ساتھ مریم علیہا السلام
 نے اس لیے خاص کیا کہ مریم اسکی صفت اور ذاتی پر اسکے دہم کرنے میں ہم کہے اور بعض نے کہا کہ تقیہ ایک آدمی
 کا نام تھا تو انہوں نے اسے جسے پناہ لی اور بعض نے کہا کہ تقیہ ہوتی میں بدکار مشہور آدمی کا نام تھا لیکن
 پہلے معنی اولیٰ میں اور مریم علیہا السلام کا ایسی خصوصیت مرد سے پناہ دہونڈ ہنا انکی کمال پارسائی اور نہایت

اسے درج کی پرہیزگاری پر لالت کر کے لوشہ طحا جاب مخدوف سے منکر تو درگاہ تہا ہے تو میرے ساتھ فرما
 ست کر اور مجھ کو چھوڑ دی اور مجھ پر باز آکر یہ جو قائل کے اس قیل کی طرح ہے ان گنت مؤمنان کا تعلق ہے یہ اگر تو تو
 ہے جو مجھ پر ظلم کر جبریل علیہ السلام نے فرمایا میں تو بھیجا ہوں تیرے رب کا جبکہ ساتھ تو نے بنا دیا ہے اور میں نے
 ہوں جس سے اس بڑی کی فرق ہو جبکہ تیرے دل پر خیال گذر ہے میں تو اسے آیا ہوں کہ تجھے دیکھا دن ایک لڑکا
 ستر لگنا ہوں سے اہل اور نبی مریم علیہا السلام نے فرمایا کہ ان سے ہو گا میرے مان لڑکا اور نہیں چہ اچھا کسی
 مرد نے اور میں کہی بیکار نہ بنی اور مریم علیہا السلام نے اس لڑکے کوئی مستبد خیال نہیں کیا لیکن پوچھا کہ یہ لڑکا کس
 دن کس طرح ہو گا آیا زوج کی طرف ہو جبکہ میں نے آئندہ میں بخاموشی دن کی پسکو لہذا سجدہ و دعا کی ہوں ہی
 پیدا کرے گا جبریل علیہ السلام نے فرمایا میں ہی فرمایا تیرے رب لڑکا تیرے پیٹ سے باپ کے سپید کار مجھ پر
 ہٹان ہے اس طرح کہ میرے حکم سے میرے جبریل علیہ السلام نری جب میں اس لڑکے کی روح کو پہنچاؤں گے گے پر تو اس لڑکے
 کو اپنے پیٹ میں اپنا لیلیٰ اور کہنے ہکو اسے پیدا کرنا ہے کہ ہم ہکو لوگوں کے واسطے نشانی بنا دیں اور اس کے بغیر
 باپ پیدا کرنے کو انکے لیے ایک ملامت نہیں اور میں جس سے ہماری کمال قدرت پر انواع مخلوق میں وہ دلیل ہیں کہ
 لئے آدم کو مان باپ کے سوا بنا یا اور اس کی بی بی حوا علیہا السلام کو مان کے سوا اور علیہا السلام کو باپ کے سوا اور
 باقی مخلوق کو زاور مادہ سے اور ان کا ہم ہکو لوگوں کے واسطے ایک بڑی رحمت اور مہر عظیم کر دیں کیونکہ نبی اپنی ہمت
 کے لیے رحمت ہوتا ہے اور ہکا پیدا کرنا ایک امر حتمی ہے ہمارے علم میں وہ خدا ہے اور اس سے فرغت ہو چکی
 ہے وہ مرد و انہیں ہونا اور نہ بدل ہوتا ہے اور نہ تغیر لوح محفوظ میں یا نہ سطوح ہے ہکو بنے مقدار دیا ہے
 اور اس کے ساتھ ہماری فکر خشک ہو چکی ہے فَمَقْلَبَتُهُ فَاَنْقَبَدَتْ بِهَا مِمَّا كَانَتْ اَوْصِيَاءَ مَا لَجَّاءَ هَا لِكُنَّا اَمَّا لِي
 جَذَعُ الْكَلْبِ قَالَتْ يَكُونُ حَيًّا قِيلَ هَذَا اَوْ كُنْتَ نَسِيًّا مَنَسِيًّا ۝ پھر میں لیا اس کو پھر کرنا
 ہوئی اس کو ایک پر مکان میں پھرے آیا اس کو جتنے کار و ایک کجور کی طرح میں ہوئی اس کی طرح میں مرعیتی اس جیل
 اور جو جاتی ہوئی بسری ف پھر کرنا ہے ہوئی اس کو ایک پر مکان میں پھرے جتنے کے وقت انتہی حافظ
 ان کے شہر نے کہا اللہ سجدہ و دعا کی مریم علیہا السلام کے طرف سے جو یہاں ہے کہ جب انکو جبریل علیہ السلام نے اللہ کی جانب سے
 کہا جبکہ وہ فرما نہ رہا ہو گئی اللہ کی نقضا کے لیے علماء سلف میں سے غیر واحد نے ذکر کیا ہے کہ ہوت جبریل
 علیہ السلام نے اسے کرتے کی عیسیٰ بن مریم ہو نک یا اور وہ پہنک اتری یہاں تک کہ انکی شہوت لکھنے میں داخل
 ہو گئی اور مریم علیہا السلام نے عیسیٰ علیہ السلام کو پیٹ میں اپنا لیا جب عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مریم علیہا السلام

حال ہوئے غل میں تنگ ہیں اور نہ معلوم کیا کارکنوں کو کیا کہیں گی کیونکہ انکو نوہبات کا علم نہ تھا کہ ملک انکی تصدیق
کر چکے ہیں کر سیکھے ہیں اور میں اگر انہیں نہ لیتے اس میں کیا کہانی خارج کر کے اگر کہہ دیا یہاں تو انکو اس کے ذکر کر دیا اور یہ اس طرح کہ
فرمایا علیہ السلام اللہ سے اس کا طلب کیا تھا اور اللہ نے انکی اس فکر کو منظور فرمایا اور انکی یہی حال ہو گئیں جب تک کہ ہر
مریم علیہا السلام کہیں تو ذکر کیا علیہ السلام کی بیوی مریم علیہا السلام کو لٹنے کے لیے اٹھیں اور انکو لٹنے میں سے لیا اور بولا
کہا تو نے معلوم کیا اسے تیرے کہیں حال ہوں تو مریم علیہا السلام نے فرمایا اور کیا تو نے یہی نہ جانا کہ میں یہی حال ہوں
اور انکی اس گناہی ساری حقیقت بیان کی اور وہ ایمان اور تصدیق کا گہرہ تھا لیکن انہوں نے مریم علیہا السلام کے اس
امر میں تصدیق کی مگر یہ کہ کیا علیہ السلام کی بی بی مریم علیہا السلام کے سامنے ہوتی تو اس سے بچے کو جو لٹے پیٹ
تین اس سے بچے کے لیے جو مریم علیہا السلام کے پیٹ میں تھا سجدہ کرتا معلوم کرتی اور سجدہ مانگے نہ بچہ میں سلام کو قوت
جائز تھا جیسے یوسف علیہ السلام کو انکے آباؤ اجداد اور بیابانوں نے سجدہ کیا اور جیسے اللہ نے فرشتوں کو حکم کیا کہ آدم
کو سجدہ کریں لیکن اوسے دن ان کے سجدہ یہی حرام ہے اللہ تعالیٰ کی تعظیم کے واسطی اللہ ملک حمد خدا فرمایا جو
بات پہونچی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اور محمد علیہ السلام دونو خال زاد بہائی تھے اور ان دونو کے ساتھ انکی امیں
اکٹھی حل ہو گئیں اور محمد سے بات پہونچی ہے کہ محمد علیہ السلام کی والدہ نے مریم علیہا السلام کو فرمایا میں خیال
کرتی ہوں کہ جو بچہ میرے پیٹ میں آئے اس سے بچہ کو سجدہ کر کہے جو تیرے پیٹ میں ہے ام ملک کے فرمایا میں خیال
کرتا ہوں یہ اسلئے کہ عیسیٰ علیہ السلام محمد علیہ السلام سے افضل ہیں اسلئے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے بنایا اور
میرے زندہ کرتے اور کو رہی ہے کہوتے اور اور زادا نہ ہوں کو مینا کرتے اور یہ سب اللہ کے ارادے سے ہوتا ہے ہر
مفسرین نے عیسیٰ علیہ السلام کے حل کی مدت میں اختلاف کیا ہے تو جو ہر ملار کا تو یہ مذہب ہو رہے کہ مریم
علیہا السلام نوہدینہ حامل ہیں اور بعض نے کہا آئندہ سینے کا ذکر نہ کیا اور اسی واسطی آئندہ سینے کا کوئی کچھ نہیں
جیتا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مریم علیہا السلام کی حل کی بابت پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اور کچھ بھی نہ تھا مگر
یہی کدہ حامل ہوئیں پھر جنابہ ابن جریج اور یزید بن ابی مریم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ظاہر قول حضرت
فَاتَبَدَّلَتْ بِہَا مَكَانًا وَتَوَلَّيَا قَامَا وَهَاتَا الْقَاضِ إِلَى جَذَعِ الْخَلْقِ سے فوفاکر پھر تعقیب کے لیے ہے لیکن
تغیب ہر چیز کی اس کے موافق ہوتی ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِّنْ طِينٍ
لَّخْمٍ جَعَلْنَاهُ نَظْفًا مَّحْمُودًا ثُمَّ كُنَّا نَحْنُ خَلْقْنَا الطِّفْلَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا لِلنَّحْتِ
عظاما ماسخین اور صفہ بنا ہے آدمی جن میں لاش سے پھر رکھا اسکو زندہ کر کے ایک جی ہر ازمین پھر غامی اس نے

سے پہلی پہریتائے اس پہلی سے دہائی پہریتائی سے اہلین قرآنیت میں ہی فاضل کے درجہ ہے لیکن موقوف
 سیاق کے لئے مبین میں ثابت ہے کہ ان صفات میں سے ہر دو صفاتوں کے مابین چالیس دن کا فاصلہ ہوتا
 ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَتَخْضِبُ بِهِ الْاَرْضَ فَتُخْضِرُ بِهَا الْاَنْبِيَاءُ اِنَّ اللّٰهَ كَاطِفٌ
 خَدِيعٌ لِّعَلَّیْہِمْ تَوْنٌ دیکھا کہ اللہ نے انہما آسمان سے پانی بہر بہر کر زمین کو جاتی ہے سبز رشیک لہجہ جی بدیرین عین
 ہے اور شہور و ظاہر و جہی ہے اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ جو چاہے کر سکتا ہے کہ مریم علیہا السلام جیسے علیہ السلام کے
 ساتھ مٹی ہی سے مال بین جیسے اور عمر ترین اپنی اولاد کا کل رکھتی تھیں اور اس طرح انکی حل کی علامات ظاہر ہو زمین اور
 مسجد یک اور نیک آدمی مریم علیہا السلام کے رشتہ و ولدن ہی سے انکی ساتھ مسجد کی خدمت کرتا تھا جسکا نام یوسف
 خیر تھا جب اس کو مریم علیہا السلام کا بیٹ پیدا ہوا دیکھا تو اسے یہ بات ناگوار معلوم ہوئی پہر چونکہ وہ جانتا تھا کہ یہ عورت
 بڑی ہے اور باپ سا ہے اور دیندار ہے اور عابدہ ہے تو فکر کیا لیکن اسکا فکر تھک کر عاجز ہو گیا اور وہ وجہ نہ معلوم کر
 سکا اور سنو اپنے نفس کو اس امر پر ایسا را کہ مریم علیہا السلام سے جو چہ وہ بولا اسے مریم میں خیر سے ایک بات پوچھ
 ہوں تو نے مجھ پر علیہا السلام نے فرمایا کیا پوچھتے ہو وہ بولا کیا سو ابونے کے کوئی درخت ہو سکتا
 ہے اور کوئی زراعت اوگ سکتی ہے اور کیا اولاد سوا باپ کے پیدا ہو سکتی ہے تو مریم علیہا السلام نے فرمایا ہاں
 درخت اور زراعت سو ابونیکے ہو سکتے ہیں اور اولاد سوا باپ کے پیدا ہو سکتی ہے یہ جو تو نے کہا کہ علیہا السلام کوئی درخت
 اوگیتا ہوا گارٹنے کو ہو سکتی ہے تو اللہ تعالیٰ نے پہلے درخت اور گیتا سو ابونے کے پیدا کیے اور یہ جو تو نے
 کہا کہ اولاد باپ کے سوا ہو سکتی ہے تو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو مان باپ کے سوا پیدا کیا تو یوسف خیر
 نے مریم علیہا السلام کی تصدیق کی اور پہر اس سے اسکا حال دریافت نہ کیا اور جب مریم علیہا السلام نے معلوم کیا
 کہ میری تمام مجہر زنا کی نسبت دیکھی گئی تو اسے پرے ایک مکان میں چلی گئیں تاکہ آپ انکو نہ دیکھیں اور وہ آپ
 کو نہ دیکھیں وہ بن مہینہ کہا مریم علیہا السلام تمہارے در کے ماری بیت المقدس سے بہاگ نکلیں جب
 شام اور طلوع کے درمیان پہونچیں تو آپ کو جننے کا درد دہوا اور وہ آپ کے ایک روایت میں ہوں ہے کہ چنانچہ
 مریم علیہا السلام کو جننے کا درد ہوا اس کاؤن کا نام بیت لحم ہے اور وہ بیت المقدس سے تہہ میل کے فاصلہ پر
 ہے اور ہزار کی علوت میں گذر چکا کہ انسانی نے اس سے روایت کیا اور بعضی نے شدادین اوس سے کہ اسکا
 تولد جو نابت لحم ہی میں تھا اور یہی مشہور ہے جسکو بعض لوگوں نے بعض سے اخذ کیا ہے اور اخبار سے کہ
 یہی اسبن شک نہیں ہے کہ جیسے علیہا السلام بیت لحم میں تولد ہوئے اور یہی لوگوں کے زبان زد ہے اور

ابار میں ایک حدیث بھی وارد ہوئی ہے کہ میرا ہوا اللہ تعالیٰ کے قول بیکون فیہ کذلک ہذا اؤ کنت کسبیا
 قنونیاً وقت فتوہ کے وقت کی نشی کے جواز پر دلیل ہے کہ چونکہ مریم علیہا السلام نے پہچاننا کہ میں ازمانی جاؤں گی اور میں
 اتقان کہ جاؤں گی اس پہنچے کے ساتھ جیسا کہ میرے لڑکوں کو سلاؤ پر لائیں کہ لڑکوں میری اس خبر میں تصدیق نہیں کرینگے اور
 انہوں نے سبھا کہ میں جو انکے فتنوں میں عابدہ ناسکہ ہوں مجھ کے وقت انہیں کے فتنوں میں زانیہ بدکار بن جاؤں گی تو
 فرمایا یا یسعی سینے ماؤں میں مرعانی اس پہنچے کے بعد ہونے پہلے اور جو جاتی میں پہلی سہری پہننے پہلے ہی نہ ہوتی اور میں
 کوئی چیز نہ ہوتی قلاب میں مابیس سہری کے بعد مریم علیہا السلام نے فرمایا حالاً کو لگو مٹنے کا درد ہوتا تھا لوگوں سے شرم کی
 ماری میں اس غم سے پہلے ہی مرعانی میں مبتلا ہوں اور میں ہلاک ہو جاتی اس غم سے قبل جو مجھے بچے کے بغیر مرنا
 کے ہونے پہلے میں ہوا اللہ ہے اور میں جن جن کے فتنوں کا طرح پہلی سہری ہو جاتی جیسے انکو ہینک کر طلب نہیں کرتے اور
 قنونیاً منسیا کی تفسیر میں کہا کہ کوئی چیز معروف نہ ہوئی اور کوئی نجانا کہ میں کون ہوں اور میری بنائے
 نے منسیا منسیا کی تفسیر میں کہا کہ میں بے غم ہوتی اور میں بدینے کہا میں ہرگز کوئی چیز نہ ہوتی اگر ان کا حدیث کو بیان کرلو
 جو موت کی آواز کے ہم ہوں یہ دلائل کرتی ہیں کہ قنونی کے وقت اور ان کا حدیث کو سننے سورہ پوسف کی آیت
 وَذَوْنِیْ مُسْلِمًا وَآلِھِیْہِیْ بِالْعِلَیِّیْنَ کے تحت میں بیان کیا قنونی علیا کی بیان فاتحہ یہ کہ مریم علیہا السلام کو جبریل علیہ
 باتین سکر لطینان ہو گیا اور وہ خوف جو انہیں طاری ہوا تھا وہ گویا پیر جبریل علیہ السلام آگے نزدیک ہوئے اور پہلے
 ہی سے انہوں نے انکو کہتے کہ گریبان میں بیو نکا پیر وہ بیو نکا سے کچھ شکوک اصل ہوئی اور آپ کو اپنے مبارک
 شکم میں کی صورت کا احساس ہونے لگا ہوا تھا پہلی عمر تیرہ سال کی تھی یا میں کی یا سولہ کی اور بعض نے کہا کہ جبریل
 علیہ السلام نے انکی ذیل میں بیو نکا اور بعض نے تین میں انکی رضی کے کھانچے دہن مبارک میں اور میرا دین میں ہے کہ جبریل
 نے صاف غرہ انکی شہوت کی جگہ بیو نکا کی جو بعض نے کہا انکا اس عمل کو کہدینا اسی وقت وقوع میں آگیا مدت
 اس کے علاوہ میرا اللہ تعالیٰ کا قول فَاَنْتَبِذْشَاۤءَ مَحْکَاۡتَا قَوْصِیۡتَا طَلَاتْ کرنا ہے جو وقت مریم علیہا السلام حمل
 کے ساتھ کیا کہ دور مکان میں چلی گئیں طالت کے خوف سے بعض نے کہا یہ مکان بیو نکا کے پیچھے تھا اور بعض نے کہا
 اسی گھر میں کسی دور مکان میں کہنا کہ بیو نکا میں اور بعض نے کہا وہاں سے پہاگ گئیں بیو نکا کہ بیت لحم کی راہی
 میں بیو نکا میں اور بعض نے کہا کہ انکو چھ ماہ تک حمل رہا اور بعض نے کہا آٹھ ماہ تک اور یہ ایک اور حدیث کی حدیث
 اور کمال غفلت کی علامت ہے کہ جو کہ آٹھ ماہ کے بعد پیدا ہو وہ غرض نہیں رہتا اور بعض نے انکو حمل کی
 مدت سات ماہ کی اور بعض نے نو ماہ دوسری صورتوں کی طرح اور بعض نے کہا کہ حمل اور ولادت کی ایک ساعت

میت ہی اور بعض نے کہا ایک ساعت میں انہوں نے اسکو اٹھا لیا اور ایک ساعت میں انکا نقشہ کھینچا اور قیصر کی ساعت میں انہوں نے اسکو جناح سوچ ڈھپے اور عیسیٰ علیہ السلام کے قتلہ ہونے سے پہلے مریم علیہا السلام کو دو بار جیٹن آجیکتا تھا میں کہتا ہوں میں تعظیم کی کوئی دلیل نہیں ہے لہذا اسکی کوئی سند ہے سوا اخبار احمد اور آزار و حال کے اور اگر میری مرض سے تعظیم ثابت ہوتی تو اسکی طرف رجوع و رجوع لہذا ایک اور آیت اور علامت اور دلیل میری اس کے کمال پر ہے اور الوہیت کی حامل کہ انکو جننے کے در نے بغیر انکر دیا اور ملا جا کر دیا ایک کھور کے پیر کی طرف اور شہر تو یہی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ای بیت لحم میں ہوئی اور چونکہ وہ یہاں کی ہوئی تھیں اور انکو اسکی وجہ سے ایک قسم کا خوف تھا جب انہوں نے انکو جناح تو ملدی جلدی بیت المقدس کی طرف اسکو لے آئیں اور اسکو صخرہ پر رکھا یا صخرہ لے گئے یہ جبکہ گیا اور مہکد طرح بن گیا اور وہ صخرہ جاتک موجود ہے جلی بیت المقدس کے حرم میں زیارت کی جاتی ہے ہر کون دن کے بعد مریم علیہا السلام اسکو بھر اور دن کی طرف لگسین اور عیسیٰ علیہ السلام کو اس میں غوطہ کھڑا اور اسدن کو نساوے سنایک عید کا دن مقرر کیا ہوا ہے اور اسکو عطا اس کے دن کے ساتھ نامزد کرتے ہیں اور انکا خیال ہے کہ پانی سداً مقدس ہوگی اسلیئے وہ ہر پانی میں غوطہ دیتے ہیں اور میں نے تم کیا کہ مریم علیہا السلام مصر میں جہی وہ کہتا ہے کہ اسکا کورہ میں عیسیٰ علیہ السلام قتل ہوئی لیکن یہ قول ثابت نہیں ہے اور حیان کی کتاب کچھ کا مضمون غم ہوا اور اسکا سنہا کہ طرف ایک جگہ ہے اس کیفیت میں گہر گاہوں میں اس وقت سوا اس امر سے پہلے جاتی انہوں نے موت کی خواہش کی حیا کا راسخ و نصیرت کے ڈبے کو نکل سکے ہیں لیکن کوں کو بر خیال ہو جاوے گا اور بتان اسکا نے ظہیر کے اور ملی کہ میں جاتی ہوئی بسری نبی عرب کی کلام میں اس حقیر چیز کو کہتے ہیں جسکو پہلا دیا کرتے ہیں اور یاد نہیں کرتے اور نہ اسکو پہچانتے ہیں اور نہ اس کے فقدان پر کچھ اتنا رنج ہوتا ہے جیسے کوئی بی قرار نے کہا نہی وہ حیض کے لئے ہیں جسکو عورت پہنکیتی ہے گویا مریم علیہا السلام فرماتی ہیں کہ میں حیض کے نکلنے کی طرح بہوئی بسری ہو جاتی بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا سنیا منسیا کی تفسیر میں کہ نہ پیدا ہوتی میں اور نہ ہوتی میں کوئی جیسر

فَتَادَّاهُمْ زَحْنًا أَكْثَرُ فَنِي تَذَكُّرُكَ تَحَاكِي مَرَاتَا وَهَرِي لِيَاكِي مَجْنَعِ الْفَخْلَا لُحُظَ عَلَيْكَ وَكَلْبَا جَنِيَا كُحْلِي وَاشْرَبِي وَفَرِي عَيْنَا فَمَا كَاتَرْتِ مِنْ الشَّمْرِ أَحَدًا أَفَعُولَاتِي تَذَكُّرْتُ لِلزَّحْنِ صَوْمًا فَكُنْ أَكْثَرُ الْيَوْمِ الْيُسْيَاہِ پُر آواز دلی سے مجھ سے کہ غم نہ کہا رو یا ترے رب نے تجھے ایک ختمہ اور اپنی طرف سے کھجور کی ٹراس سے گھنٹی کی گھوڑین باب کہا اور پی لیا کھبہ بھندی کہہ کر کبھی کبھی کوئی آدمی کو گویا میں نے ماہی رحمن کا ایک روزہ صوابت نہ کر دلی باج کسی آدمی سے **ف** جو فرمایا پھر آواز دے اسکو کھجور یہ کھجوری فرشتے

اصدین میں ایک چوت نکلا اور ان کے دین میں ریت درست تھی کہ ہونے کا ہی روزہ کہتے ہمارے دین میں
 یہ ریت درست نہیں تھا تب کثیر مرد مسکھا بعض نے بن تمنا کو بن تمنا ہی کی ذب سے ہی پرانے اور
 یہ ہونے کہ مسکھنے لایا جو ان کے پیچھے تھا اور دوسروں نے سیم کے سر کو ساتھ اس قدر گرد و غبار دین
 سے ہے ابغیرین کا ہیں اختلاف ہے کہ توڑ دینے والا کون تھا تو عوفی وغیرہ نے بن عباس مبنی اندھنا سے
 روایت کیا کہ توڑ دینے والا جریر بن عبد اللہ تھا اور عوفی علیہ السلام نے قوبات نہیں کی یہاں تک کہ مریم علیہا السلام
 اس کو لوگوں کے پاس لائے اور سلیح کہا ہے عید بن حیر اور صفاک اور عمر بن سیون اور سدی اور قتادہ نے کہنا دی
 حضرت جریر بن عبد اللہ تھا وادی کے غچ سے انہوں نے مریم علیہا السلام کا آواز دی تھی اور مجاہد نے کہا کہ اس کا
 خود عوفی علیہ السلام ہی تھے اور یہی طرح کہا عبد الزاق نے سمر سے انہوں نے قتادہ سے کہا حسن بصری نے کہا کہ
 آواز دینے والا ان کا جیانتا تھا اور عید بن حیر سے بھی ایک روایت میں یہ مروی ہے کہ وہ ان کے بیٹے تھے اسنو
 کہا تو نے اندھ کو نہیں سنا کہ فرقہ ہے فاشا نہ لایا اور کئی بیٹا نکلیا اور بن جریر بن حیر بن جریر بن جریر اور اس کا قول
 کن لا غفر لی انی قتل کا قول ہے یعنی اؤ یہ کہ آواز دی اور سر ٹکا برا بن عاذب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جہل
 کے ساتھ تفسیر کی اور بن عباس مبنی اللہ تعالیٰ عنہا نے ہر کے ساتھ اور مجاہد نے کہا کہ سر راہ سرائی زبان میں ہر
 ہے اور عید بن حیر نے کہا کہ سری جلی زبان میں مجبونی ہر کہتے ہیں قتادہ نے کہا سری اہل حمان کی لغت میں
 جہل کہتے ہیں اور سدی نے کہا وہ نہر ہے اور اسی قول کو ابن جریر نے پسند کیا اور اس میں ایک مرفوع حدیث ہے
 درود ہے طہراتی نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا آپ
 فرماتے تھے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مریم علیہا السلام کے لیے فرمایا اپنے قول قد دخلت بیک تنک سے یا میں وہ نہر ہے
 اس کو اللہ تعالیٰ نے اس لیے خالاکا کہ مریم علیہا السلام اس پانی جو ہے اور یہ حدیث بیت غریب ہے اس طریق
 سے اور یوب بن نیک جو حدیث کا ایک راوی ہے اسکی بابت ابو عالم رازی نے کہا ضعیف ہے اور ابو زرعہ
 نے کہا اس کا حدیث ہے اور ابو الفتح ازدی نے کہا مترک الحدیث ہے اور دوسروں نے کہا کہ سری سے مراد عوفی
 علیہ السلام ہے اور یہی قول ہے حسن ابی سیون اس اور محمد بن جہاد میں جو کہ اور یہ ایک روایت ہے قتادہ سے
 اور ابن ابی اسلم کا بھی یہی قول ہے لیکن قول اول اہل ہجر اس لیے کہ بیچے فرمایا دہتری الیک لایسے اندھ کو تو
 کہو کہی کہ کہہ سکی کہو کہی قال ابن عباس بعض نے کہا یہ لڑی مجاہد نے کہا کہ جو عروہ کی قسم سے
 تھی ظاہر ہے کہ وہ کہو کہ ایک پڑتا لیکن اس کے سہل ہے کہ سوئم نہ تھا قالہ ابی بن منبہ اور اسی لیے اس کو

پر احسان کیا اس طرح کہ اس کے نزدیک کہانے اور پتے کو مہیا کر دیا اور فرمایا تَلْقُوهَا عَلَيْكَ رَحْمَةً مِنَّا لِكُلِّ وَاقِفٍ بِهَا
 وَتَقَرَّبَى عَيْنَا عَمْرَيْنِ مَعِينٍ كَمَا نَفَسَ اِلٰی عَوْرَتِنِ كَمَا دَخَلَ كُوْنِي حَيْزٍ قَرَادٍ رَطْبٍ سَبْعَ بَرَكْرَهَيْنِ سَبْعَ بَرَكْرَهَيْنِ سَبْعَ
 آیت پڑھی علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اپنی سپوہی کو جو عزت کر دے
 کیونکہ وہ اس نئی سے پیدا ہوئی ہے جس سے آدم پیدا ہوا ہے میں اور اسکے سوا کوئی ایسا درخت نہیں ہے جو قلعہ
 کیا جاتا ہو رواہ ابن ابی حاتم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اپنی عورتوں کو تازی کیوں کہ تازی کبلا و اگر تازی
 کیوں کہ تازی نہ ہوں کہ وہی ہی ہوں اور دونوں میں سے کوئی ایسا درخت نہیں جو اللہ کے مان عزت والا ہو اس درخت سے
 جس کے سے مریم علیہا سلام عمران کی بی بی اتریں لیکن یہ حدیث نہایت منکر ہے اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا قول وَاقِفًا
 تَقَرَّبَى عَيْنَا عَمْرَيْنِ مَعِينٍ كَمَا نَفَسَ اِلٰی عَوْرَتِنِ كَمَا دَخَلَ كُوْنِي حَيْزٍ قَرَادٍ رَطْبٍ سَبْعَ بَرَكْرَهَيْنِ سَبْعَ بَرَكْرَهَيْنِ سَبْعَ
 آدمی تو کہیں بیٹھے نہ ہے مگر کچھ روزہ سوا ت نہ کروں گی آج کسی آدمی سے اس قول سے مراد یہ ہے کہ اس کی طرف تہا
 کیا اور اس نغضی قول مراد نہیں تاکہ ابتدا آیت آخر آیت سے منافی نہ ہو پس بن لکے صمد کی صمدنا کے ساتھ
 تفسیر کی ہے بیٹھے بیٹھے زمین کے لیے پر ہنسی کی ذریعہ ہے اور یہی قول ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما اور صمدنا کا
 اور انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے ایک روایت میں یوں ہے کہ مریم علیہا السلام دونوں نذیرین مانی روزے کی بی بی
 چپ ہنسی کے بی اور یہی قول ہے قتادہ وغیرہ کا اور غرض ہے کہ جب وہ روزے رکھتے تو انکی شرمیت کے
 مطابق انہیں کہا بولنا حرام ہو جاتا اسکی سدی اور قتادہ اور عبدالرحمن بن زید نے تفسیر کی ہے اور محمد بن ابی
 صاحب بخاری نے حارثہ سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا
 کہ دو آدمی آئے جن میں سے ایک نے اسلام علیکم کہا اور دوسرے نے سلام نہ کیا تو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما علی عنہ
 نے پوچھا اور فرمایا تجھے کیا ہوا اسکے ساتھ لوگوں نے اسکی طرف سے غدر کیا کہ اسنے قسم کھائی ہے کہ آج لوگوں
 سے بات نہ کرے تو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا لوگوں کے ساتھ ایمین کر اور انہیں سلام کر
 وہ تو عورت تھی جسے معلوم کیا تھا کہ میری اس بات میں کوئی تصدیق نہیں کرے گا کہ اس کا باپ کے سوا یہاں
 تھا کہ کچھ دیکھ کر انکا سکوت عذر کا وجہ اس سے پوچھے جاوین حارثہ نے کہا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما اس
 سے مریم علیہا سلام کی طرف شاہ تہارہ زہراہ ابن ابی حاتم و ابن جریر رحمہما اللہ عبدالرحمن بن زید کہتے ہیں
 کہ جب عیسیٰ علیہ السلام نے مریم علیہا سلام کو فرمایا تم نے کیا تو اپنے فرمایا میں کیونکہ تم نے کہا و ان تو میرے ساتھ ہیں حالت
 میں ہے کہ میں مذات نبی ہوں انھیں کی ملکہ لوگوں کے پاس نہ کر لیا عندہ اے انھوں میں اس سے پیچھے رہا

اور یہ جاتی پہلی سہری جیسے علیہ السلام نے فرمایا لوگوں کے ساتھ ثابت کرنے کے لیے نہ صرف کافران ہون کو بھی
تو دیکھی کوئی کبھی تو کہہ دیتے مانتا ہے مگر کچھ روزہ سو بات نہ کر دیتی آج کسی سے عبد الرحمن بن ہشام نے کہا یہ سہری
علیہ السلام کی کلام ہے اپنی ان سے اور یہی قول ہے جبکہ یہ تہلیلان کا میلان کا شرف یہ کہ جب مریم علیہا السلام کا
قول تھا کہی سرت اور منوں جبریل فرمائی یا عیسیٰ تو تو ازوی مریم علیہا السلام کو یا اس نکاح کو جس کے تو مریم علیہا السلام
تہیں لیکن اہل اہل انصاریہ کی گفت کو اس طرح اور مریم علیہا السلام ایک نیلے پر تہیں اور جبریل علیہ السلام اس نیلے کے نیچے
نے کہا منادی جبریل علیہ السلام تھے اور یہی قول ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اور اتنا اور کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام
تو بات ہی نہیں کی جہاں تک اسکو انکی مریم علیہا السلام اپنے لوگوں ہاں آئی اور سلف سے اس بات میں تہیز
مختلف ہیں کہ آیا منادی جبریل علیہ السلام تھے یا عیسیٰ علیہ السلام جسے من جہاں میں من کو موصولہ فرار دیا ہے اسکی
نزدیک سنائی جیسے علیہ السلام ہیں اور جسے حرف جارہ بنایا ہے اس کے نزدیک منادی جبریل علیہ السلام ہیں حال بہر کیف
جسے تو ازوی اسکی یہ آواز تہے کہ تو کیوں اندھ بھین بھگین ہوئی ہے غم نہ کھا کر دیا تیرے رہتا تیرے نیچے ایک چشمہ
اور سہری سے ایک چھوٹا سا فلوڑی تہیں پانی چلتا ہے اور اسکی من سران ہے اور سہری میں کو بھی کہتے
ہیں اور اسکی جمع سہرا ہے حسان منی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہے ۵

وہَا نَحْنُ سُرَاتٌ بَنَى كَوْنِي حَرْنِي بِالْبُيُوتِ مَسْتَوِلَةٌ

اور سہری وہ عزیز ہے جسکی نظیر موجود نہ ہو کیونکہ فعیل کی فعلت کے وزن پر جمع نہیں آتی اور سہرا کی سہرات جمع ہے
بعض نے کہا سہری مشتق ہے سرت الثوب یعنی نے کپڑے کو کہہ کر لیا مراد یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نولہ ہو گئے لیکن
سننے اول الیٰ بن اور سننے یہ ہیں کہ تیرے رہتا تیرے بغیر عادی ہے معنی نے کہا کہ میں اپنی تہا تو اللہ تعالیٰ نے اسکو
بہا و مریم علیہا السلام کے لیے ماد اسکے ساتھ ہی اسکی سہری کچھ روک اور نہ زندہ کر دیا جس مریم علیہا السلام نکاح
تہیں بہانہ کہ سپر ہے لگ گئے اور اسنے پہل دیا اور بعض نے کہا سننے یہ ہیں کہ تیرے امر میں اس بات کو کہ
اسکو اگر تو سن کر چلے گا کہ مروی تو چلا اور اگر نہ کہے رک جا تو رک جاوے لیکن اول سننے اور میں ادنا بعین
کی ایک روایت سے مروی ہے کہ سہرا سے مراد آیت کریم میں عیسیٰ علیہ السلام میں اور مروی کہتے ہیں جبریل علیہ السلام
اور اسی سے ہے محاورہ عوب کا کھلان بیوی سے فلاں بڑا آدمی ہے ابن جریر سے مروی ہے کہ اپنے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ آیت جبریل علیہ السلام نے کہا یا ابن مریم میں سے مراد نہ ہے
اسکو اللہ تعالیٰ نے مریم علیہا السلام کے لیے کھانا اس باقی بیوی لیکن اسکی مذہب میں ایوب بن ہشام بھی ضعیف

ہے جو عام رازی نے کہا صلیف ہے اور ہوز دھنے کہا منکر الحدیث ہے لیٰ انجراما قل کتبہ لوجس کعبور
 کے بچے آپ شریف فرماتے ہیں وہ اس لائق ہوگی کہ اس سے پہل چنا جاوے قال ابن عباس اور کہنے کو پہلے ذکر
 کیا گیا باوجود ہبات کہ کفر کا ذکر طب پر مقدم ہے اسلئے کہ نفاس الیٰ ہوز میں طب کے کہاں کی طرف زیادہ متاثر
 ہوتی ہیں ہانی کے پیٹ سے اور فرمایا ورنہ فیضا یعنی انجری میں خوش ہوا اور بعض نے کہا تو ابھی انکمین شندی
 کہ اس بچے کے دہن کے ساتھ جو تجھے عطا کیا گیا اور بعض نے کہا سو جا اور فاما ترین الایۃ کے معنی یہ ہیں کہ
 کہ لوگوں کے ساتھ اس خبر دینے کے بعد اور کوئی بات نہ کرنا بلکہ تو نے فرشتوں کے ساتھ انین کرنا اور اپنے رب کے
 ساتھ مناجات کرنا اور جب علیہم السلام کو ان آیات کو سنا طینان چھ گیا بڑھوئے آیات یہ کہیں کہ اگر ان آیات اور بچے کو تم میں
 سے آئین فانتہہ قومہا محمولہ قالوا لہم لعلہ یشت شینا قرآنہ یا خت ہرون ماکان
 ابولہ امر اسکو و ما کانت املک یعیانہ فاشارت الیکہ قالوا کیف تکلم من کان فی القلہ
 صلیغہ قال لانی عبد اللہ الذی الکنت وجعلنی نبیہ وجعلنی مبارکاً لہ ما کنت صدوقی
 یا صلوا و الا کو فی مادمت حیۃ و بر ایا الدنیک و لہ یختلف جعباً راشقیہ و التلمو علیہ یوم مولدہ
 دیوم اموت و یوم ابعث حیۃ پہلائی اسکو پہلے لوگوں پاس گود میں بوسے ایمریم تو نے کی یہ چیز طوفان
 بہن ماروں کی نہایت ترابا پر آدی اور نہ ہی تیرے ان بکا رہیہ راہتہ سے تبا یا اس را کے کو بولیم کیونکر بات
 کریں اس شخص سے کہ وہ بے گود میں رکھا وہ بولا میں بندہ ہوں اس کا جھکوا اس نے کتاب دی ہے اور جھکوی
 کہا اور بنایا جھکوا رک و الا جس جگہ بیٹھ کر اذنا کیوں کی جھکوا مذکی اور کوہ کی جب تک میں ہوں جینا اور سلوک والا
 اپنے مان سے اور نہیں بنایا جھکوا زبردست بدعت اور سلام ہے چھپر جسد میں پیدا ہوا اور جسد میں
 مردوں اور جسد کٹر ہوں جی کہ ف بہن ماروں کی بیٹے نبی ماروں کی بہن وادے کا نام ہوتے ہیں
 قوم کو جیسے عادی و ثمود و اہل حضرت ماروں علیہ السلام میں حافظ بن کثیر نے لکھا اللہ تعالیٰ مریم علیہا السلام
 کی طرف سے خبر دیا ہے کہ جب مریم علیہا السلام حکم کی گئیں کہ ان بہر جب کا روزہ رکھیں لو کہ کسی بشر سے
 بات نہ کریں اور کہا گیا کہ تیری کام سے کفایت ہوگی اور تیری ہی دلیل غالب ہوگی تو وہ فرمانبردار ہوگئی اللہ
 سجاوہ دعا کے حکم کے لیے اور اسکی قضا کے اگر اسنے گردن رکھ دی اور اپنے بچے کو لے لیا اور اسکو
 اپنے لوگوں کے پاس لٹھا کرے آئی جب بیوٹے مریم علیہا السلام کو دیکھا تو انہوں نے مریم علیہا السلام کے ہر
 امر کو عظیم جانا اور اسکا سمت انکار کیا اور بوسے ایمریم تو لائی یہ طوفان کلا مجاہد و قتادہ و اسدی وغیرہ واحد

وقت بھائی نے کہہ دیا علیہ السلام کے لوگ اکی طلبہ تلاش میں نکلے کہا اور مریم علیہا السلام نبوت اور شرف کے خاندان
 میں سے تھی تو انہوں نے اسے نہ پایا اور ایک میل چرانے دھوکے اور بولے تو نے اس قسم کی جوان صورت کہیں دیکھی
 ہے وہ بولائیں تو ہمیں دیکھی لیکن میں نے اپنے یلیوں سے آج وہ دیکھا ہے جو کہیں سے وقوع میں نہیں آیا بولے اور
 تو نکلیا دیکھا بولائیں اچکی رات ان جلیوں کو اس راہی کی طرف جلد کوئے دیکھا رواہ ابن ابی حاتم باسناد عبد اللہ
 بن ابی ذر اپنے سارے روایت کیا کہ اس میل چرانے والے نے کہا ہے ایک نور چمکتا دیکھا ہے تو وہ اطراف گئے
 جھڑک اٹھے پتا دیا تو انکو مریم علیہا السلام ملین جب مریم علیہا السلام اپنے لوگوں کو دیکھا تو ہمیشہ گئیں اور بچے
 کو گود میں نہالیا پھر وہ آپ پر کھڑے ہو گئے اور بولے اچیریم تو تو ایک نور خانہ بڑھ لائی ای دون کی بہن بیٹے علیہ
 میں ملون جیسی تیرا آپ بکار نہ تھا اور تیری ان نائید نہ تھی میں نے تو طلبہ ہر گز اس سے ہے جو صلاحیت اور عبادت
 اور زہاد اور مع میں شہور ہے تجھ سے یہ نافر عام کام کیسے وقوع میں آیا علی بن ابی طلحہ اور سدی نے کہا اسے اور
 سوسے کہ کہا بی بی کی بہن کیونکہ آپ ہارون علیہ السلام کی اولاد میں سے تھو جیسے نبی کو کہتے ہیں اخو قیم اور مفسری
 کہ کہتے ہیں اخو مضر اور بعض نے کہا آپ منسوب کی گئیں ایک نیک مرد و کثیر جوان میں تھا اور مریم علیہا السلام زہد
 اور عبادت میں اکی اقتدار کرتی تھیں اور بن جریر نے بعض مفسرین سے حکایت کیا کہ انہوں نے انکو تشبیہ دی
 ایک بکار آدمی کے ساتھ جو ان میں تھا جسکو ہارون کہتے تھے رَوَّاءُ ابْنُ ابْنِ حَازِمٍ عَنِ عَصِيدِ بْنِ جَبْرِ اور
 ان سے نادر اور غریب اور عجیب ملاقا قرطی کا قول ہے احمد غلام کے قول یا اخت ہارون الایہ کی تفسیر میں
 کہ مریم علیہا السلام ہارون علیہ السلام کی حقیقی بہن تھیں اور موسیٰ علیہ السلام کہ بھی بہن تھیں اور یہ وہی تھیں
 جسکو موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے فرمایا تھا جب موسیٰ علیہ السلام کو صندوق میں ڈالکر دیا میں پہنچا کہ اس کے
 پیچھے پیچھے علی جا پھر وہ دیکھتی رہیں اسکو یعنی ہر کہ اور فرعون کی قوم کو غم نہ ہوئی رَوَّاءُ ابْنِ حَازِمٍ یَا سَنَّا
 اور یہ قرطی کا قول بعض لغو اور فاضل خطبے کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر کر دیا کہ اس نے میرے
 علیہ السلام کو بہت رسولوں کے چچو بیچا اور یہ بات لالت کرتی ہے کہ میرے علیہ السلام سمعوت ہونے میں سب
 بیخیر ان سے آفرین اور ہمیں سمعوت ہوئے ان کے بعد مگر حضرت محمد صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم اسی لیے مجھ بخاری
 میں ابوبہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سب لوگوں سے
 بزرگوارن مریم کے ساتھ اعلیٰ ہوں کیونکہ میرے اور اسکے باپن میں کوئی بنی نہیں ہے اور اگر محمد بن کعب
 قرطی کا قول سہلک ہو تا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا میرے علیہ السلام رسولوں سے آخر نہ ہیں

[illegible]

یا تخت ہرگز کی تفسیر میں کہا کہ مریم علیہا السلام اس گہرائی کی تہیں جو صلاحیت کے ساتھ معروف تھا اور فساد سے دور اور بعض لوگ ایسے ہیں کہ خود بھی صلاحیت کے ساتھ مشہور ہوتے ہیں اور انکے اخلاف اور اولاد میں بھی صلاحیت ہوتی ہے اور بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ معنوی زندگی کے ساتھ ہوتے ہیں اور انکے اخلاف میں بھی فساد کا نظر آتا ہے اور یہ دارون نیک کے اپنے قید کو بیا رہتا اور یہ وہ دارون نہیں ہے جو موسیٰ علیہ السلام کے ہوا کرتے تھے اور دارون سے قدامت نے کہا اور ذکر کیا جاتا ہے کہ حبشہ میں اس وقت کے جنار کے ایک بچے نے مریم کو ملائی تھی جو حبشہ کے ایک دن کے نام سے موسیٰ بنی اسرائیل سے اور ان کے قول **فَاَشَارَتْ اِلَيْكِهٖ فَاَلْقَا كَيْفَ تَكْلَمُ تَزَكَّيْ** کا ترجمہ یہ ہے کہ جب انہوں نے مریم علیہا السلام کے سر میں مشک کیا اور انہوں نے اپنے اس تفسیر کو منکر کیا اور انہوں نے کہا آپ کو جو کہا اور آپ کا بدن چپ کا وہ نہ تھا تو انکو اشارہ سمجھا یا کہ اس بچے سے بات چیت کہ وہ وہ بہن کے طور پر خیال کر کے کہ یہ بہن حقیر جانتی ہے اور مشہور کرتی ہے ہوا کہ کون کون بات کر رہا ہے کہ وہیں لڑکا سدی نے کہا جب انکی صاحب نے عیسیٰ علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا تو وہ غصے میں بہر گئے اور بولے اے کون سا لڑکا ہم پر اس کے زلمے سے اشد ہے ہوا کہ کون کون بات چیت کر رہا ہے اس کو جو کہ میں سمجھا ہے عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا میں بندہ ہوں اس کے یہ سب بات ہے عیسیٰ علیہ السلام کو یہ پہلا کلمہ ہے عیسیٰ علیہ السلام کا جس کے ساتھ انہوں نے نکل کر گیا جس میں انہوں نے جناب تقدس تعالیٰ کی تشریح بیان کی ولد سے اور ہسکو پری کیا اس سے اور ثابت کیا کہ میں اپنے رب کا عبد ہوں اور یہ جو انہوں نے کہا کہ دی دین نے مجھ کو کتاب اور مجھ کو نعم کیا تو اس میں انہوں نے اپنی ان کے اس فقر اور فاشیہ سے بارت ظاہر کی جس فقر اور فاشیہ کو قوم نے انکی طرف منسوب کیا تو فوج بکائی نے کہا جب قوم نے مریم علیہا السلام کی طرف فاشیہ کو منسوب کیا تو اس وقت عیسیٰ علیہ السلام وہ وہ بی ہے ہر اپنے منہ سے جہانی کو خالد یا اور اپنے بائیں کرٹ پر ٹیکا لگا کر فرمایا میں بندہ ہوں اللہ کا دی دین نے مجھ کو کتاب اور مجھ کو نعم کیا آخر میں ایک ملامت نے ثابت بنائی سے روایت کیا کہ عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی شہادت کی انگلی کو اپنے دونوں کندھوں سے اوٹھایا اور فرمایا میں اللہ کا بندہ ہوں بچے نے انکی کتاب دی ہے اور بچے نے جو بنیایا ہے آخرت تک مکر رہے وہ انکی انگلی کی تفسیر میں کہا اس کے معنی یہ ہے کہ وہ بچہ ہے کہ وہ مجھ کو کتاب عنایت کر گیا اس بن ملک نے فرمایا کہ عیسیٰ نے تمہیں گمراہی کو اپنی ان کے پیٹ میں پڑھ چکے تھے یہی ہیں اللہ تعالیٰ کے قول **اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ اَنْتَیْ الْکُتُبُ وَجَعَلْتَنیْ نَبِیًّا** کے رواۃ ابن ابی حاتمہ لیکن اس میں عیسیٰ بن سیدہ طارحی نے ترک ہے اور جعلتک مہار کا آیت **مَا کُنْتُ** کی تفسیر میں مجاہد اور عمر بن قیس

اور ثوری نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خبر کا تسلیم دینے والا بنایا اور مجھ سے ایک روایت یہی ہے کہ مجھے حضور
تعالیٰ نے نقل میں کثیر المنفع بنایا و جب درد کے بیٹے ثور بن عزوم کے غلام آزاد نے کہا کہ ایک عالم ایک ظلم
کو کھائے علم میں فزیت کہتا تھا بولا اللہ تم پر رحم کرے میں اپنی عیون سے کس عمل کو ظاہر کروں تو اسے کہا
امر بالمعروف و نہی عن المنکر کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا جن ہے جسکو تم نے اپنا کو دیکر اپنے یتیموں کی طاعت سے میرا اور خدا
اللہ تعالیٰ کے قول و جملہ منہاد کا ایسا کٹھن کی تفسیر کے لیے مجھت ہوئے اور بولو کہ انکی برکت کیا جاتی تو وہ جب
نے کہا کہ انکی برکت لیا المعروف اور نہی عن المنکر ہی جہاں جو تے اور عیسیٰ علیہ السلام کا قول و اوصاف
بالصلوة و الزکوٰۃ ایسا ہی ہے جیسے اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے محمد صلی علیہ وآلہ وسلم کو فرمایا و جملہ بک حق
یا ایتھک الیقین یعنی اور بندگی کرنے کی جی تک ہوئے چھو بک یقین اور عبد الرحمن بن قاسم نے مالک بن
انس سے اوصاف بالصلوة و الزکوٰۃ مادمث حیثا کی تفسیر میں کہا کہ مذا انہیں خبر دی جو انکی وفات تک
انکے ام سے ہوتا تھا یہ تفسیر کی کسی طرح دلیل ہے اور فرمایا مجھے اللہ نے علم دیا کہ میں اپنی والدہ کے ساتھ
احسان کروں اپنے رب کی طاعت اور میری کے بعد اور اللہ نے قرآن مجید کے اکثر مقام میں اپنی عبادت کے
ساتھ امر طاعت الدین کو بجا بیان کیا ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا و نظی بک اذ انقلبتم علی اذانہ
ربا لو الدین احسانا لکم تریسے بک چکا دیا کہ نہ جو بک کے سوا اور دن باب سے پہلائی کر اور فرمایا ان انشکل
لی و لو الدینک اذ انقلبتم یعنی حق میں میرا احسان آپ کا اور فرمایا مجھ کو اللہ نے جبار نہیں بنایا کہ میں اسکی عبادت
سے تنگ کیا کر کے اسکی طاعت سے استسکان کر کے اور اپنی مان کے ساتھ احسان سے نکل کر اُسکے بخت
ہو جاؤں سفیان ثوری نے کہا جبارہ جو بخت جو غصے میں اگر قتل کر داتا ہے اور بعض صفت نے کہا ہے کہ تم
کوئی مان بک عان نہ پاؤ گے گروہ جبارہ شقی ہو گا پھر اس پر آیت دلیل بیان کی و بعد ابو الدی و جملہ بک
جبارہ اشقیہ یعنی اور کیا مجھ کو سلوک کرنے والا اپنی من سے اور نہیں بنایا مجھ کو بیک زبردست کہا اور نہ پاؤ گے
جو خود کو پاؤ گے تم اسکو مثل غزیرہ (استشاد) یا آیت پڑھی و ما مملکت الا لک ان اللہ لا یجھش من
سکان مملکتہ و لا یجھش من سکانہ کہ تم کو اسکا مال ہے احسان کرو اللہ کو خوش نہیں آتا جو کوئی جو اسکا مال بڑائی کر تا
قتادہ نے کہا ایک عورت نے ہم علیہا اسلام کے بیٹے کو دیکھا کہ مر دے جاتے اور مادر زاد اندھے اور ابلوں
کو اچھا کرتے تو ان آیات میں کہ اللہ صلی علیہ السلام کو ان پر مسلط کیا تھا اور ان کو ان آیات میں اجرت دی تو قبول
خوشی ہو اس پٹ کو اس طرح بٹا یا اور طوبی ہو اس جہاں کو جس سے تو نے مددہ پیا تو اللہ تعالیٰ کے نبی میرے

نہے کہ جواب میں فرمایا خوشی ہو اس شخص کو جسے اللہ کی کتاب پڑھی اور اس کی اتباع کی جو حسین ہے اور نہ ہو لیکن
 زبردست اور صیغے علیہ السلام نے اپنے قول والسلام علیکم ولایاتکم ولایاتکم ولایاتکم ولایاتکم ولایاتکم ولایاتکم
 یعنی اللہ تعالیٰ کے لوبندہ ہونا ثابت کیا اور بیان کر دیا کہ میں اللہ کی مخلوق میں سے ایک مخلوق ہوں کہ وہ
 کی طرح زندہ رہوں گا اور ویسی ہی مری ہو جاؤ گا اور یہ باتی مخلوق کی طرح اٹھنا یا بی جاؤ گا لیکن اس کے لیے
 ان احوال غلامتہ میں سلاستی ہے جن میں اور عباد پر ان احوال غلامتہ میں بہت سخت تکلیف ہوتی ہے صلوٰۃ و
 و مسکنہ و عذرہ فہم البیان کا بیان کا شغف ہے کہ مریم علیہا السلام صیغے علیہ السلام کو اپنے لوگوں کے
 پاس لائے اس میں جس دن کہ جو با نفاس سے طہارت کے بعد ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جالینس
 کے بعد تشریف لائیں جب تک اس کی مدت پوری ہو گئی جب تو مریم کو مریم علیہا السلام کے ساتھ دیکھا تو غمناک
 ہوئے اس لیے کہ نیک گہرائی کے لوگ تھے اس امر کو اور جان کر بولے اور مریم تو تو ایک امر عظیم اور طوفان کی ترکیب
 ہوئی اور ایک عجیبہ و غریب بات تیرے سے وقوع میں آئی جسکی توقع تیرے سے نہ تھی اور لفظ نون پر وہی بحث نقل کی
 ابن کثیر نے ذکر کی اور غیرہ بن شخبہ کچھ حدیث کو ذکر کر کے کہا کہ یہ تفسیر نہ ہو لیکن سب روایات سے معنی ہے جو سلف سے
 منقول ہیں اور کہتے تھے تیرا باپ عمران کچھ بر آدمی نہ تھا اور نہ تیری مائی خنہ کچھ بدکار تھی اور اس میں تقدم کی
 اور اثبات ہے جو اس قول میں ہی انہوں نے مریم علیہا السلام کو عادی اور آپ پر توحیح کی اور اس بات پر تنبیہ
 کی کہ فاحشہ تنکون کی اولاد کے شان کے نمایاں نہیں ہے تو مریم علیہا السلام صیغے علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا
 کہ اس کے ساتھ بات چیت کرو اور اشارۃً انکو سمجھا دیا سو ابولسنے کے اس لیے کہ آپ نے رمن کے لیے نذرانی تھی چپ
 رہنے کی بہت کم کو بڑا اس سے بات کرین جو ابولسنے کے پاس ہے یہ انکا استفہام مقبول اور انکار کی راہ سے نہا
 اس بات پر کہ مریم بچے کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ ہم اس سے کلام کرین ابو عبید نے کہا کلام میں زیادت ہے اور
 معنی یہ ہیں ہم کیسے اس بچے سے بات کرین جو گود میں ہے اور مزاج نے کہا درست بات یہ ہے کہ لفظ من
 شرط ہے کہ اس میں سے کوئی شخص نہ ہو جو شخص گود میں ہے کہ ہم اس کے ساتھ بات کرین اور اس کو ان بنا دیا
 نہ تو چیم دی اور مہد کہتے ہیں اس محل کو جو بچے کے سنانے کے لیے بنائی جاتی ہے قاموس میں کہ مہد
 للوضع الذی رہتا للصبی یعنی مہد وہ جگہ ہے جو بچے کے واسطے بنائی گئی ہے اور بعض نے کہا بیان ہے کہ
 ان کی گود گود ہے اور بعض نے کہا مہد وہ سرچنگہ کی طرح جب مریم علیہا السلام نے انکی کلام سنی نہ وہ وہ چنا
 چوڑا دیا اور انکی طرف متوجہ ہوئے اور فراموش اللہ کا بندہ ہوں مجھے پہل اللہ کے لیے عید ہو گیا ہی عزرائل

اور ذکر کیا کہ اگر نبیین احمد میں انہوں نے اپنی حق سے بھی بہت کاہنہ کر دیا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے
 مرتبہ طبع کے ساتھ ہی کچھ کو نقص نہیں کیا جو طعنہ دہا اور اپنے نفس کی آہ مستین بیان کرین پہلے عبودیت کی طرف سے پہلے
 یہ وصف کو بچھوٹا مقامات میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ یاہن کی کہو گا فرمایا بچھوٹے انجیل ہی ہے اللہ بچھوٹے بنی کیا ہے بجز
 انزل میں اللہ تعالیٰ نے بھی کتاب کے نیچے آہ بنی بنائیکا وعدہ کیا ہے اگرچہ اپنے اس وقت کتاب باندل نہیں ہوئی تھی
 آہ اس وقت آپ اپنی حق اور بعض نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے لکھی ہی حل میں بنی ہی کیا اور کتاب بھی غایت کی لکھی ہی بہت
 عجیب ہے اور نہ کہ قول ہے کہ علیہ علیہ اسلام انجیل اور انجیل اپنی حق کے پس من پرہ چکے تھے اور اس پر انجیلی
 انجیل اب دلیل لانا اس سے بھی بعد ہوا اور مکر سے اسکی تفسیر میں یوں کہا کہ اللہ نے بچھوٹا دیا ہے کہ میں بسیار ہو گا
 اور ہی کی مثل ہے حال اللہ علیہ علیہ اور وسلم کا قول مبارک کُنْتُ يُدْعِيًا وَلَدُمُ الْبَيْنُ الرَّوْنِجِ وَالْجَسَدُ يَنْهَى
 میں بنی تھا حالانکہ آدم علیہ السلام روح اور حید میں سب سے پہلے فرمایا بچھوٹا کیا ہے اللہ تعالیٰ نے برکت والا جہان میں
 جہان بعض نے مبارک کے معنی جہان کو رفع سے پہلے بنائے والا کیے ہیں اس لیے کہ آپ مردے جلاتے اور مارا
 اندر جو اور جس اچھی کرتے اللہ کے حکم سے اور بہت کرتے اور بعض نے اسکی تفسیر خیر کی تعلیم دینے والے کے ساتھ
 کی اور بعض نے کہا کہ اللہ معروف نامی میں انکار اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 سے مدد بہت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا بچھوٹے لوگوں کے واسطے رفع سے پہلے بنائے والا بنایا ہے جہان میں جاوے
 آخِرَ جَبَّةٍ اِلَّا تَهْلِكُ لِيْ وَ اَلْوَيْتُ لِيْ رَفِئَةُ الْجَلِيَّةِ اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 اور وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے مبارک کی معلومہ مودہ با کے ساتھ تفسیر کی آخِرَ جَبَّةٍ اِبْنُ عَلِيٍّ وَ اَبْنُ عَسَا
 اور بچھوٹا مازور مودہ مال حکم کیا ہے اگر میں مال کا ملک ہوں یا زکوٰۃ سے نفس کا رد اہل سے پاک کرنا مراد
 ہے وقت میں برادر وہ بلوغ کا وقت ہے یا ابھی یہ دو قول ہیں مستحکم اور اول اولیٰ ہیں جب تک میں جنت
 رہوں اور یا حال اضیہ غیر واقع کو واقع کی جگہ انار نے کہ قبیل اور باب سے ہے اس بات کی تفسیر کے لیے کہ یہ
 افعال متحقق الواقع ہیں انکا صدور حتمی ہے انکے وجود میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں اس لیے کہ ان افعال کا
 وجود قصا بہم میں سابق ہو چکا بعض نے کہا مراد اس سے یہ ہے کہ علیہ السلام جب اپنی حق سے جلا
 ہو گئے تو اللہ تعالیٰ انکو مائل بالغ بناوے گا خازن نے کہا یہ قول بہت ظاہر ہے میں کہتا ہوں ظاہر تو
 کیا یہ قول تو بہت عجیب ہے اور یہ قول کسی سند معیہ ثابت کا متعلق ہے اور صرف ان کے ساتھ حسان کرنا
 کے بیان کرنے پر ہی قصدا کیا اس لیے کہ انہوں نے اس وقت میں لیا کہ ان کا کوئی باپ نہیں ہے اور

[illegible]

قبل ہوتی تو اللہ وہ آواز دے دیتا ہوتا اور انکو اللہ کے ملائکہ سے عطا کی جاتی ہے فرمایا کہ وہ کیسے سنتے ہو گئے اور دیکھتے
 حضرت آدم سے پاس آئے لیکن قیامت کے دن پرے انصاف آج دن دنیا میں میرے بہنیک بہنیں یعنی نہ سنتے
 زمین اللہ دیکھتے ہیں اور نہ سمجھتے ہیں اور جب انکو اس پرست طلب کی جاتی ہے ہوتی تو ایسا نہیں ہوتے اور ہوت
 مطیع ہوئے مگر جن جسوت کی اطاعت انکو کچھ فائدہ نہ بخشنے پہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا اور اللہ سادہ کو اس پرست
 کے دن سے جو بنیاد ہو چکے گا کام اور یہ کا فر آج دنیا میں اس پرست غافل میں جس سے انکو حسرت اور اندم کے
 دن میں ڈر لگایا ہے اور آج وہ اس بات پر یقین نہیں لاتے کہ اللہ عزوجل نے ان سے عروسی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب شیعی ہر بہت میں اور دوزخی دوزخ میں پہنچا ہوگا تو موت کبٹ کر کھینچ کر ہر صدمت
 میں لگا کر بہت اور دوزخ کے درمیان کھڑا کر دیں گے اور کہیں گے اے بہت اللہ پہنچاتے ہو کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ وہ سرشار ہا کر دیکھیں گے اور کہیں گے مان نہ موت کہ رسول اللہ صلی اللہ
 وآلہ وسلم نے فرمایا یہ دوزخ والوں کو کہا جاوے گا اے دوزخ والو جانے ہو کہ کو پہرہ بھی سرشار کر دیکھیں گے
 اور کہیں گے مان نہ موت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ اسکے فرج کاظم ہو گا اور وہ فرج کیا دے گی
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور کہا جاوے گا اے بہت اللہ پہنچتے ہیں ہمیشہ رہے اور تپہ
 کہی موت نہ آوے گی اور اے دوزخ والو تم سمجھتے ہو کہ اور کہیں نہ مرو گے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 یٰ ایت بڑی وَاٰتِیْہُمْ یَوْمَ الْحَشْرِ اَذْفَعُوْا کَاۡفِرُوْہُمْ فِیْ عَقٰۡلِہُمْ وَہُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ اور پہلے ماتہ ستارہ
 کہا اور فرمایا کہ اہل نبی دنیا کی غفلت میں ہیں اَلْہٰکُمَا رَاۡۤاۡکُمَا اَلَا مَاتَۤاۤ اَحَدٌ وَّلٰکِنْ تَخْرٰجُہُ الْبَقَارٰۃُ وَیَسْتَلِیْہِ
 حٰیضٌ فِیْہَا مِنْ حَمٰۤیْمٍ ثَلَاثَ اَیَّامٍ وَّکَانَ لَکُمۡ فِیْ ذٰلِکَ یَسۡۤیۡءٌ لِّکُمَا اَمۡرٌ مِّنۡ سِیَآۤہِی وَاٰتِ
 کیا ہے اور کہو بخاری اور سلم نے اپنے اپنے صحابہ میں اس کھیریت سے نکالا اللہ ان دونوں کے لفظ نام
 احمک ہدایت کہ لفظ کے قریب میں ابن احمد نے کون بن عرفہ نے ہی مرفوعاً ابوہریرہ رضی اللہ عنہما
 عنہ سے ہدایت کیا اور ابن ماجہ و ترمذی و ابن ماجہ نے ابن ماجہ نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسا ہی
 ہے اور صحیحین میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ابن جریر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
 ایسا ہی ہدایت کیا اور ابن جریر نے احمد بن حنبل سے ہی ہدایت کیا کہا اس نے سنا عبد بن حمزہ
 کہ وہ اپنے مضمین فرماتے تھے کہ موت لیکر عذاب کی صورت میں لائی جاوے گی اور کہو کہ لکھا جاوے گا اور لوگ
 دیکھتے ہو گئے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کی تفسیر میں ہدایت کیا کہ

جسکو اپنے ملک سے بہت دیر اور فرشتوں نے گواہی دی کہ وہ ایک بکے ملک کے ساتھ اتر رہا ہے فرمایا لا تَعْنُوهُنَّ
 اَلْاَعْيُنُ وَهِنَّ عَلَيْهَا طَائِفَاتٌ مِّنْ جِبْرِائِلَ يَمْشِيْنَ فِيْ رِثْ هَرَّكَ زَمِيْنَ كَسُوْهُنَّ كُوْىْ هَ زَمِيْنَ اَرْضِ طِيْ فَمِنْ اَرْضِ طِيْ
 وَادَّ كُوْنِيْ اَكْثَرُ اَرْضِ اِهْمِ اِنَّهٗ كَانَ صِدْقًا نَّبَاً اِذَا قُلُوْا بِهٖ يَابَتْ لَوْ هَمْدًا مَّا لَا يَمُومُ وَلَا
 يَجُورُ وَلَا يَنْفَعُ عَنْكَ شَيْئًا هٗ يَابَتْ لِيْ مَدَّ جَاءَ لِيْ فَرَّ الْعَمَلُ مَلَكًا يَلِيْكَ فَاتَّبَعْهُ اَهْلِيْكَ
 صَلِّ طَاسُوْا هٗ يَابَتْ لَا تَقْبَلُ الشَّيْطٰنَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا هٗ يَابَتْ اِنِّيْ اَمَّا اَنْ
 اَنْ تَمْسِكَ عَذَابٍ مِّنْ اَرْحَمِ مَنكَ لَوْ كُنَ الشَّيْطٰنُ وَلِيًّا هٗ اور مذکور کرتا ہیں ابراہیم کا میکہ تبارہ سچا ہے
 جب کہا اپنے باپ کو اے باپ میرے کیوں پوجتا ہے جو چیز نہ سنے اور نہ دیکھے اور نہ ہم اوسے تیر کو پہلے
 باپ میری جھکو آئی ہے خبر ایک چیز کی جو جھکو نہیں آئی سو میرے راہ چل سو جہاں وہ جھکو راہ سیدھی لے باپ میرے
 ست پوج عظیمان کو میکہ شیطان ہے رحمان کہے کہ لے باپ میرے میں ڈرنا ہوں کہیں سچ لگے جھکو ایک
 آف رحمان سے پہنچو جو باسے شیطان کا ساتھی ہے کہنے کفر کے وبال میں کج گزشت آری اور تو مدد مانگے
 لگے شیطان سے یعنی بتوں سے اکثر لوگ ایسے ہی قوت شرک کرتے ہیں حافظ بن کثیر نے کہا اللہ تعالیٰ نے اپنے
 بنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتا ہے اور مذکور کرتا ہیں ابراہیم کو کہ اور اپنی قوم پر ان لوگوں کا قصہ بڑا
 جو بتوں کو پوجتے ہیں اور مذکور کرتا ہے کہ عیسا برابیم علیہ السلام کی خبر کا جبکی اولاد میں سے یہ لوگ ہیں اور دعویٰ
 کرتے ہیں کہ یہ انکی ملت ہیں اور وہ تو سچے نبی تھے انہوں نے اپنا باپ کو عبودت اصدام سے منع کیا اور فرمایا
 اے باپ میرے کیوں پوجتا ہے جو چیز نہ سنا اور نہ دیکھے اور نہ کام اوسے تیرے کہہ اور نہ تجھے کہہ بے فائدہ
 دفع کرے اے میرے باپ جھکو آئی ہے خبر ایک چیز کی جو جھکو نہیں آئی اگرچہ میں تیری صلی ہے ہوں اور آپ
 مجھے صغیر دیکھتے ہیں اس لیے کہ میں آپ کا بیٹا ہوں میری بیٹے میں جو چیز اور نیز اطلاع پائی ہے اللہ کی طرف سے جو خبر
 آپ اطلاع نہیں ہوئے آپ میری راہ چلیے میں اے کو سید مد استہ سو جہاں ان جو آپ کو مطلوب تک پہنچا دے اور
 اچھو وہ بے نجات دے اور میرے باپان بتوں کی عبودت میں تو شیطان کا کہنا نہ مان ہی انکی پوجا کی طرف ملنا
 ہے اور وہی ایسے ناپسندیدہ اور نامعنی کام پر خوش ہوتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَلَا اَعْمَلُ الْاَشْكُوْ
 مَا جِئْتُ اَلَمْ اَكُنْ قَبِيْدًا وَّ الشَّيْطٰنُ اَيُّهُ لَكُمُ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ یعنی مجھے نہ کہہ کہہتا تھا کہ اے اولاد آدم کی کہ نہ
 پوجو شیطان کو وہ کہتا دشمن ہے تمہارا اور فرمایا اِنَّ تَبَدُّوْنَ مِّنْ دُوْنِہٖ اَلَا اَنَّا اَدَا اَنْ تَبَدُّوْنَ اَلَا اَشْكُوْ
 قُرْبًا اَمْنًا سَکَ سَوا پکارا ہے میں سو عزوں کو اور اس کے سوا پکارا ہے میں سو شیطان میں کمرش کو ابراہیم علیہ السلام

[illegible]

کہ اگر غلط والا اور لایا و اگر کسی غلطی کی بنا پر غلطی ہو جائے اور بعض نے غلطی کی کسر لایا ہے جسے غلطی
 نے العبادہ سفیان ثمالی نے ابو ثمار سے کہا کہ جواری بے لایا و روح حریف بن فرما کہ اللہ کے لیے غلطی کرنا بہت
 ہے فرمایا وہ جو اس کے لیے عمل کے لیے غرض نہ ہو کہ لوگ کسی اس عمل پر تعریف کریں اور دوسرے نے غلطی کرنا اور
 لام کی فحش کے ساتھ لینے دے جائز رہتا جیسے اللہ تعالیٰ نے اس کو حق میں فرمایا انی اصطفتک علی الکاذبین
 جو کلمہ حق تھا نہ ما انتبتک وکن من الغفوکین یعنی نے تم کو امتیاز دیا لوگوں سے اپنے پیغام پہنچنے کا اور اپنے
 کلام کو نیک سوسے جو نیکو دیا اور اشارہ اور موسیٰ علیہ السلام کو اللہ بجا و تعالیٰ نے ہر دو اوصاف نبوت اور رسالت
 کے ساتھ موصوف کیا کیونکہ آپ ان پانچ رسولوں میں کے ایک ہیں جو اللہ العزیز کے امت میں اور و نوح علیہ السلام
 اور ابراہیم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام اور محمد صلوات اللہ وسلامہ علیہم علی سائر الانبیاء و رسلہ
 جب محمد علیہ السلام اس آگ میں سے جو انہوں نے میدان کے داہنے کنارے میں بڑے کبیر برکت والی تختہ میں بیٹھ کر
 اکبر شہر لینے گئے پہلے کھڑے ہو کر ان کا قصد کیا تو کھڑے ہو کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر
 تو اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی اور کھڑے ہو کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر
 اللہ تعالیٰ سے روایت کیا و فرمایا و یحییٰ فی نفسہ من اللہ تعالیٰ نے اس کو ہندو قریب کیا کہ انہوں نے قلموں کی اور
 سنی حاکم قال تجاود و اکبر العالیہ و حقیرہم اور انکی غرض یہ تھی کہ موسیٰ علیہ السلام نے اس قلم کی آواز سن لی
 جس سے توبت لگی اور سنی و فرمایا و یحییٰ فی نفسہ من اللہ تعالیٰ نے اس کو ہندو قریب کیا کہ انہوں نے قلموں کی اور
 اور مجاہد سے بھی ایک روایت میں اس طرح آیا ہے عمر بن عبد کرب نے کہا جب اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو سرگوشی
 کیے یہ طور سینہ میں فرمایا تو فرمایا اے موسیٰ جب میں نے تیرا دل شاکر بنایا اور تیری زبان ناکر اور تجھ کو عیسیٰ
 کی کہ تیری غیر پروردگار ہے تو نے مجھے کوئی پہلائی ہٹا نہیں کہی اور جس سے میں ان پہلاؤں میں سے کوئی پہلائی
 ہجے بنا کر کہیں تو نے نہیں نہیں کہی اس کو اور پہلائی سے کہہا اور یہ جو فرمایا و یحییٰ فی نفسہ من اللہ تعالیٰ نے اس کو ہندو قریب کیا کہ انہوں نے قلموں کی اور
 جس سے توبت لگی اور سنی و فرمایا و یحییٰ فی نفسہ من اللہ تعالیٰ نے اس کو ہندو قریب کیا کہ انہوں نے قلموں کی اور
 اس کو شکی کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی ہی سال اور سفارش کو دوسری امت میں بیان کیا ہے فرمایا و آخر
 ہارون ہو اقصم صغر لسانا فارسلناک رداً فمصدقاً لک انی انک ان یکذب یونین یعنی موسیٰ علیہ السلام
 نے کہا میرا بھائی ہارون کی زبان میں ہے مجھے زیادہ سوچا کہ میرے دو کو کہ مجھ کو سچا کہ میں دوتا
 چون کہ مجھ کو ہارون و یا سفند عضد لک یا خفک و یحییٰ فی نفسہ من اللہ تعالیٰ نے اس کو ہندو قریب کیا کہ انہوں نے قلموں کی اور

شیعہ کے بیٹے سے اُسے عبداللہ بن شعیب سے اُسے عبداللہ بن ابی الحسار سے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
 ساتھ خدیوہ فرزندت کی اس سے پہلے کہ آپ بیٹھ ہوں پہلے کہ یہ بقیہ قیمت مسیحیہ میں سے لگیا جائے کہ میں نے
 وہاں کئی مکان میں وعدہ کیا عبداللہ بن ابی الحسار نے کہا تو میں ہنسنے لگا اور دوسرے دن بھی پہلے کہ میں نے
 دن آیا اور آپ دہانتی شریف فرما کر اپنے فرمایا اے جان تم نے مجھ کو تحیف دی میں تو تین دن سے یہاں تیری آنکھ پر
 ہوں خدا فقط الخور الخور اور اللہ نے اس بار میں اور بہت آثار بیان کیے اور میں منہ نہ ہنسی ہسکو
 ابھی کہتے بعرفت صحابہ میں ہمسادہ بیان کیا اور بعض نے کہا اسنے ایکو صادق الودع کہا گیا کہ آپ نے اپنے بایکو فرمایا
 سُبْحُوْهُ رَبُّنَا اِنَّ اللّٰهَ مِنْ الصّٰلِحِيْنَ یعنی تو مجھ کو اپنے گے گا اگر اسنے جا بجا ہمارے دلائل تو وعدہ کو چم کر دیکھ یا اور وعدہ
 کی سچائی صفات حمیدہ میں سچے بھنے غلط وعدہ صاف فرمید میں سے ہر کمال اللہ تعالیٰ بِالْبَقَا الْاَلَمِ اَنْ اَمْتُوْا لِقَوْلُوْكُمْ
 مَا لَا تَعْمَلُوْنَ کَبُرُ مُقْتَلًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَعْمَلُوْنَ یعنی ایمان لو کہیں کہتے ہو مومنہ سے جو نہیں ہے
 پرستے بڑی سے لایکے بیان لکھو رہ چیز جو کر د اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اِنَّ الْمُنَافِقِ کَذِبٌ اِذَا
 حَدَّثَ کَذِبٌ فَرَادَ اَوْ عَلَّ اَخْلَفَ وَاِذَا وُضِعَ حَاثٌ یُّنَیْ سَفَاقٌ کِی تَمِیْنُ نَشَانِیْنِ مِیْنِ بَاقُوْنَ مِیْنِ جَبُوْثِ بَرَا
 ہے اور وعدے پوری نہیں کرتا اور امانت میں چوری کرتا ہے اور جب منافقین کی صفات جو میں نے تو اسے خدا کے
 ساتھ تیس مومنین کی صفات سے ہوا اسی لیے اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ابو عبد اللہ اپنی رسول اسمعیل علیہ السلام جسد حق
 کے ساتھ تھا کہ ہے اور یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی صادق الودع ہے کسی سے کوئی وعدہ نہ کرتا
 مگر اسکو نہ ہوتے اور آپ نے بلو العاصم سے یہ کہتے اپنے دام کی جو آپ کے جگر گوشہ جناب حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ
 عنہا کے زوج تھے تعریف کی اور فرمایا حَلَا نَحْنُ قَصْدُ قَمِیْ وَوَعْدُ کَیْ قَوْنِ اِنِیْ سَیِّدُ بُلُوْحِ اَمْسِیْ رَیْسِ
 یٰمِیْنِ کی تو باتوں میں چہ سے کام لیا اور وعدہ کیا تو پورا کیا اور جب علی رضی اللہ عنہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہوئے تو غطف
 اول ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا مَنْ کَانَ لَکُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ عِدَّةٌ اَوْ
 دِیْنٌ فَلَیْسَ اِنِّیْ اَخِیْرُکُمْ فَجَاءَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ کَانَ
 قَالَ لَوْ قَدْ جَاءَ مَا لَیْکُمْ اِنْ اَخِیْلَکُمْ هَلْکًا اَوْ هَلْکًا اَوْ هَلْکًا اَوْ هَلْکًا اَوْ هَلْکًا اَوْ هَلْکًا اَوْ هَلْکًا اَوْ هَلْکًا اَوْ
 رسالت آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ وعدہ کیا ہے یا جبکہ آپ یہ کچھ فرمے ہیں وہ میرے پاس لگا کر
 اس کے ساتھ تھے وعدہ کیا ہے تو میں وعدہ پورا کر دینا گا انا اگر فرمے ہے تو میں ہی طرے فرمے اور دین گا تو جابر
 عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا یا جابر اگر مجھ پر کامل ہے گا تو میں چمکے

نکالا کہ ادریس علیہ السلام دہری تھے اور نہ جوہر تھے سوئی کو کسی بار مگر فرستے سہانہ اور جہانم ہوتی تو آپ سے
 پروردہ کسی کا عمل فوج نہ ہوتا اور باقی اگر کوہیے ہی بیان کیا جیسے پہلا اثر یا اسکے ملک بیگم اور بن ابی ہریرہ
 مجاہد سے ورنہ انکا علی کی تفسیر میں نقل کیا کہ ادریس علیہ السلام آسمان پر اٹھائے گئے اور فوت نہیں ہوئے جیسے
 علیہ السلام کا بعض اٹھائے گئے اور سفیان نے منصور سے روایت کیا انہوں نے مجاہد سے کراہت و دھتکہ مکتا
 حکایت کا میں مکان علی سے سارا راہ مراد ہے اور عوفی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سارا راہ بیٹے جہا
 آسمان روایت کیا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا آپ چہ آسمان پر اٹھائے گئے اور وہاں فوت ہو گئے
 هكذا قال الصحاح ابن عمر رحمہ اللہ اور حسن غیر نے مکان علی کی حجت کو ساتھ تفسیر کی ہے فتح البیان کا بیان
 قاضی ہے کہ ادریس علیہ السلام آدم علیہ السلام کی مجلسی پوچھتا تھا اذ اذہ التبیان علی فی النجیہ اور انکا نام غفر
 تھا بعض نے کہا ادریس علیہ السلام نوح علیہ السلام کے پردادا ہیں کیونکہ نوح علیہ السلام مکہ کے بیٹے تھے اور مکہ کے غفر
 کا اور مشوغلہ اخراج کا اس صورت میں آپ نوح علیہ السلام کے پردادے ہوئے ذکرۃ اللہ علیہ وعلیہ السلام لیکن کیا
 گیا کہ انکا نوح علیہ السلام کا جد کہنا خطا ہے اور ادریس سے فیض حضرت ہے کہ حسین مجاہد و طہیت ہر آدمی جو بعض
 کا قول ہے کہ اگر ادریس پہلے کہا جاتا ہے کہ آپ کتب سادیہ کی کثرت تدریس کرتے تھے یہ ثابت نہیں ہے کیونکہ اگر
 ادریس دس کا فیصل جو قوسین ایک ہی سبب میں حضرت کا ہوگا اور وہ طہیت ہے اور یہ وقت حضرت ہوگا اور آدم
 علیہ السلام کے بعد یہ پہلے مرسل ہیں اور یہی ہیں جسکو آدم علیہ السلام کی اولاد سے پہلے نبوت عطا ہوئی اور انہوں نے
 ہی پہلے نام کے ساتھ لکھا اور ستاروں کی چال معلوم کی اور حساب جانا اور انہوں نے پہلے کپڑے پہنے اور انہوں نے
 ہی متہار بنائے اور نمازیں سے متاثر کیا اور آپ سے نبی جیسے اور آپ پر شریعت صیغہ نازل ہوئے اور ورنہ
 انکا نام علی کی تفسیر میں اختلاف ہوئے تو بعض نے کہا کہ لغت نے اگرچہ آسمان پر اٹھایا اور بعض نے کہا جیسے
 پر اور بعض نے کہا دوسرے پردادا بخاری سنائیو صحیحین ہر ایک حدیث کو روایت کیا جس میں ہے کہ ادریس کی آپ دوسرے
 آسمان پر آئے اور غلطی ہے شریک بن عبد اللہ بن ابی نمک روایت کردہ صحیح ہے کہ آپ جوتے آسمان میں آئے
 انکا نام محمد بن ابی یوسف نے حکایت کیا ابن مالک بن النعمان عن علی بن عبد اللہ قال قالہ ورنہ اور بعض نے
 کہا دفعہ سے مراد اس آیت میں ابی رفت نزلت ہے بسبب شرافت نبوت اور تقرب الی اللہ کے اور بعض نے کہا
 آپ جنت کی طرف آٹھائے گئے اور بعض نے کہا کہ وہ دنیا میں رہے اور بعض نے کہا کہ وہ دنیا میں رہے اور بعض نے
 تھے دلائل احمد ابن حنبل بنی اللہ منہا سے مروی ہے کہ آپ دہری تھے اور کسی بار سوزن نہ چہ بیٹے مگر فرماتے

سجل اور بیستم ہوتی تو اسے زیادہ عمل دین کی وجہ سے کوئی نہ ہوتا مگر کہ میں نے ایک مکان کے مندرجہ سے
 اور علیہ السلام کے پاس نیکی جارت حاجی اور کجا جارت مل گئی اور وہ دین علیہ السلام پاس آیا اور بولا میں نے کی محبت
 کر چکیو آیا ہوں آپ نے فرمایا تو میری کیسے خدمت کی گئی حالاکہ تو فرشتہ ہے اور میں انسان پہ اور دین علیہ السلام بولے
 کیا تیرے ساتھ ملک الموت کر دین کوئی تھا رہے وہ بولا وہ میرا فرشتوں میں سے پہلا ہے آپ نے فرمایا کیا
 نوحاقت کرتا ہے کہ جبکہ فائدہ پہنچا دے وہ بولا یہ ہم میں طاقت نہیں کہ ہم آپ کی اجل گننا دین یا بڑا دین
 لیکن اس کے اگر انکی سفارش کر دنگا وہ آپ کے ساتھ قبض کر سکے وقت زنی کرے گا اور بولا آپ میری بازوؤں پر ہاتھ
 پہاڑ میں علیہ السلام فرشتے کو بازوؤں پر سوار ہوئے ساتھ آپ کو آسمان بلند پر لگیا اور ملک الموت خدا اور دین علیہ السلام
 اس فرشتہ کو بازوؤں پر تھے وہ فرشتہ بولا میری آپ تک ایک حاجت ہے ملک الموت نے کہا مجھے آپ کی حاجت
 معلوم کرنی تو دین کے بارے میں سفارش کرتا ہے اور ہکا نام تو صغیر حیات سے سب چکا اب آپ کی اجل سے لکھ
 آ رہی ہے کنگ کی ملکی باقی ہے اور اور دین علیہ السلام اس کے بازوؤں پر فوت ہو گئے آخر جہاں ابی عالم اور ابن عباس نے
 اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا جسے کعب عباد سے پوچھا ہر اسی کے مثل بیان کیا تو یہ خبر سرسری
 میں سے ہے جبکہ کعب ایت کرتا ہے اور ابن عباس نے اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی اور دین علیہ السلام نے بیان کرنا گوارا نہ فرمایا

ابن مردويه عن ابی سعید الخدری مرفوعاً نحوه **أَوَّلَ مَا لَكَ الْإِيمَانُ أَنْ تَمْلِكَ اللَّهُ مَعْلَكَ مِنْ اللَّيْلِ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ**

أَنْتُمْ وَتَعْنِي حَتْلَانُ مَعَ نَوْحٍ وَتَعْنِي ذُرِّيَّتُهُ إِزَاهِيمَ وَإِسْرَآئِيلَ وَمِنْ هَذَا لَنَا وَلِجَعْدِ سَا

لَا أَشْنَاءَ عَلَيْهِمْ أَيْتَ رَحْمَتُكَ وَأَنْتُمْ خَرُّوا مُسَجَّدِينَ وہ لوگ ہیں جن پر نعت ہی اللہ نے نبیوں میں اور آدم کی اولاد

میں اور ان میں جنکو لایا نئے نوح کے ساتھ اور ابراہیم کی اولاد میں اور اسرائیل کی اور ان میں جنکو سوجھ دی اور ان

کیا جب انکو نئی آیت میں کی گئے ہیں بعد میں اللہ نے ف حافظ ابن کثیر رحمہ نے کہا مثلاً اللہ

میں انبیاء سے وہی نبی ابراہیم میں جنکا اس سورت میں مذکور ہوا کہ جس انبیاء مراد ہے ان انبیاء کے نوح سے

اس میں کس طرف تعالٰیٰ کیا جن نبیوں پر اللہ کی اولاد پر انعام کیا سدی اور ابن جریر رحمہ اللہ نے کہا ذریت آدم سے

جس نبی کا اللہ نے ارادہ کیا وہ دین سے اور ان میں سے ابراہیم اور ذریت ابراہیم سے ہیں اور یعقوب اور اسماعیل

علیہ السلام ملاو لی اور ذریت اسرائیل سے موسیٰ اور ہارون اور ذریت یعقوب اور عیسیٰ بن مریم ملاو لی اور

نے کہا میں نے انکی نبیوں میں فرق بیان کیا اگرچہ یہ سب آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں کیونکہ ان میں سے وہ

تھے جان لوگوں کی اولاد میں سے نہ تھے جرح علیہ السلام کے ساتھ کشتی میں سوار ہوئے تھے اور وہ اور دین علیہ السلام

یعنی کوئی ان میں نہ کرنا یا جھگڑنا احوال اور کوئی میں کہ نہیں سنا یا جھگڑنا احوال اور بخاری میں جہاد کو
مردی کہ انہوں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کیا سدت میں میں جہاد ہے انہوں نے فرمایا ان
پہرہ لانا یہیت پڑھی اولک الذین ہدینکم لہم فیہم اختلاف ۲ یعنی یہ وہی لوگ تھے جھگڑا دی امت کو
سوتو جل اکیلاہ اور تبارہ بغیر ان لوگوں میں سے ہر جگہی اقتدار کا اسکو حکم ہوئے اور اود علیہ السلام ان میں سے ہیں
اور یہ جو فرمایا اذ انت علی علیکم وایک لہم حسن وایک لہم شحک اذ یکون علیہم سبب سبب وصال کی کلام سنئے ہیں
جو حج اور لائل اور براین کی متضمن ہے تو ما جزی کر اپنے رب کے سامنے گر پڑنے میں ہم غلبہ کے حکم اور
حد کے یہی ہے علیہ کا اتفاق ہے کہ جگہ اکی اتہم اور اقتدار کے لیے جہاد کیا جاوے سلطان ثوری نے
عمر سے انہیں نے ابراہیم سے انہوں نے صبر سے نہایت کیا کہا عربین خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورہ مریم پڑھی اور
سجدہ کر فرمایا جہاد تو یہ ہے پرندہ کہان ردوا ان انہی حکمہ و سخطہ من ردوا وایک ذکر معرفتہما کایت فافہ
اکلم فتم البیان کا بیان تھا یہ کہ یہ خطاب ہے بغیر خدا جیسے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور نہار ہے
ان دنیا کی طرف سے نکاح سدت کے تہذیب سے یہاں تک مکر ہوا اور وہ دس میں جن میں سے پہلے ذکر علیہ السلام
کا ذکر ہے اور جس سے ابراہیم علیہ السلام کا اور اولاد تک مستند اسے اصل الذین انکم اللہ علیہم علی صفت
ہے اور میں النبیۃ موصول کا بیان ہے عالم کے ساتھ عام کے بیان کر نیکی قبیل سے اور میں ذریعہ وایک
اس سے جہاد حرف مبارک کے علو کے ساتھ اور بعض نے کہا میں بغیرت کے لیے ہے اور مرد و زیت آدم اور ابراہیم
نوح علیہم السلام میں اور جن مخلص نوح یعنی نکل ذریعہ سے جنکو منسوخ علیہ السلام کے ساتھ کشتی میں سوار کیا اور
یہ ابراہیم علیہ السلام کے عالم میں ایسے کہ ابراہیم علیہ السلام آدم علیہ السلام کی اولاد سے ہیں اسبب قرب ابراہیم کے
آدم سے علیہ صلوات اللہ وسلامہ اور ابراہیم کی اولاد سے ہے جو نوح علیہ السلام کے ساتھ کشتی میں سوار ہوئے
کیونکہ ابراہیم سلم نوح علیہ السلام کے بیٹے کی اولاد سے ہے کیونکہ ابراہیم آرم کے بیٹے ہیں اور آرم نوح علیہ السلام
کے در بیان دس قرن ہیں کما فی التفسیر اور دین ذریعہ یزید ابراہیم سے اور باقی پندرہ میں ان دسوں میں سے
اور کما فی التفسیر ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے موسیٰ اور ہارون اور زکریا اور یحییٰ علیہم صلوات اللہ
وسلامہ اور امین دلیل ہے کہ نبات کی اولاد بھی ذریعہ میں شمار جاتی ہے اور بعض نے کہا میں ذریعہ آدم کے ہے
اور میں دین اور میں مخلص نوح سے اکیلاہ ابراہیم علیہ السلام مردین اور ذریعہ ابراہیم علیہ السلام سے اسمعیل اور
اسم اور یعقوب علیہم السلام اور دین اور ذریعہ اسمعیل سے موسیٰ اور ہارون اور زکریا اور یحییٰ علیہم صلوات اللہ

خلف سے اور کہ میں سے جیسے کہ امام محمد بن احمد سے نہیں چلا ایک قول ہے امام شافعی رحمہ اللہ کا کہ نماز کا ہر ایک
 طرف سے ہر ایک طرف سے یہ حدیث کہ حضرت مسلم بن عبد اللہ نے فرمایا اِنَّ الْعَبْدَ لَيَنْتَظِرُ تَوَلُّاَ الصَّلَاةِ
 یعنی سلام پڑھنے کے درمیان نماز ختم ہونے تک ہر نماز پڑھنے کا بندہ مسلمان ہے اور اگر نماز چھوڑ دی تو مشرک بن گیا اور
 ایک حدیث بھی دلیل لائے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَلْعَبْدُ لَيَنْتَظِرُ تَوَلُّاَ الصَّلَاةِ
 تو کہ اَلْعَبْدُ لَيَنْتَظِرُ تَوَلُّاَ الصَّلَاةِ کہ ہر نماز پڑھنے کا بندہ مسلمان ہے کہ ہم نماز پڑھیں گے کفار نماز نہیں پڑھتا ہے
 اگر ہم سب کی کوئی نماز کو چھوڑ دے تو وہ دوسرا ہی کا فر ہے اور اس مسئلہ کی تفصیل کا یہ محل نہیں ہے اور اذاعی سے
 باسناد قاسم بن خمیر سے اسنادی کے قول تَخْلَفُ مِنْ تَعْبُدِهِمْ خِلَافَ صَلَاتِهِمْ اَلْعَبْدُ لَيَنْتَظِرُ تَوَلُّاَ الصَّلَاةِ کی تفسیر میں روایت کیا کہ ہم
 نے اوقات کی پابندی کہودی اور نماز کے موافقت میں سستی اور کلمہ ملی کی اور اگر نماز چھوڑ دیتے تو یہ کفر ہوتا اور
 کوکیم نے سہمی سے اسنادی قاسم بن عبد الرحمن اور حسن بن حمید سے ان دونوں نے عبد اللہ بن یحییٰ اسنادی سے
 روایت کیا کہ ان سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ نماز کا قرآن میں بہت ذکر کرتا ہے فرمایا ہے اَللَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ
 سَاهَوْنَ یعنی وہ جو اپنے نماز سے غافل ہیں اور نماز ہے اَلَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهَوْنَ یعنی جو اپنی نماز پر
 قائل ہیں اور فرمایا اَلَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهَوْنَ یعنی جو اپنی نماز سے غافل ہیں تو عبد اللہ بن مسعود رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نماز کے وقتوں کی پابندی اور اسکے وقتوں کا ضلوع کرنا طوطے پوچھنے والے کی طرح
 سب سے پہلے اس سے نماز کا ذکر کرنا اور اسے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ تو کفر ہے سرور کہتے ہیں نہیں
 سنا فطرت کرنا پانچون نمازوں پر کوئی پہرہ وغالین میں لکھا جاوے اور اگر قصور میں ہلاکت ہے اور ان میں قصور
 یہ ہے کہ نمازوں کو اوقات پر روانہ کرے اور اذاعی سے باسناد عمر بن عبد العزیز سے روایت کیا کہ عمر بن عبد
 العزیز نے پڑھی یہ آیت تَخْلَفُ مِنْ تَعْبُدِهِمْ خِلَافَ صَلَاتِهِمْ اَلْعَبْدُ لَيَنْتَظِرُ تَوَلُّاَ الصَّلَاةِ
 عجمی کہہ لیا انکا ضلع کرنا نہ تھا کہ انہوں نے نماز کو چھوڑ دیا پر نماز کی وقتوں کی پابندی سنا ابن ابی نجیم نے
 مجاہد سے تعلق میں تعلیم کی تفسیر میں نقل کیا کہ ایسے لوگ قیام ساعت کے قریب ہوں جو جب اس امت کے کیا
 لوگ نہ رہیں گے بعض انکا بعض پر کو دیکھا اعلان کے لیے اور اسی کی شکل ابن جریر نے مجاہد سے نقل کیا اور مجاہد
 نے مجاہد اور عمر کو اور عطاء بن ابی رباح سے روایت کیا کہ یہ لوگ اس امت کے قیام ساعت کے قریب ہونگے مجاہد سے
 مروی ہے کہ انہوں نے کہا یہ لوگ اسی امت عمر میں ہونگے ایک اور کہ یہ سچ کہ دین گے رہنوں میں سچا بار پائے
 اگرچہ ایمان میں پختہ نہ رہیں گے اور لوگوں سے زمین میں نہیں ڈریں گے ورنہ ان میں سے جو چاہے یا نہ سکاد ہر مسعود رضی

ہے اور یہی صورت ہے کہ ظہر نہ پڑے پہاٹک کے عصر کا وقت آجائے اور عصر نہ پڑے پہاٹک کے مغرب قریب
 اور بعض نے کہا اصاعت صلوٰۃ سے یہ ارہ ہے کہ انہوں نے نماز کے ساتھ کھڑا کیا اور اس کے وجہ سے کھڑی ہوئی
 بعض نے کہا اصاعت صلوٰۃ یہ ہے کہ انہوں نے اسکو وجہ شروع براوا نہ کیا اور بعض نے کہا اصاعت صلوٰۃ یہ ہے
 کہ انہوں نے نماز کو ترک کر دیا جو دھنصار کی طرح اور ظاہر یہ ہے کہ جو شخص نماز کے وقت میں تاخیر کرے یا کسی فرض
 کو اسکی فرض میں سے چھوڑ دے یا کسی شرط کو اسے شرط میں سے یا کسی کن کو اسے ارکان میں سے چھوڑے
 اپنی نماز کو برپا کیا اور اسکو گناہ یا اگر کچھ گناہ تین وہ شخص ہی افضل ہے جسے سوا ایک بار چھوڑا اور جس نے اس
 سے انکار کیا وہ بالاولیٰ داخل ہے یا اس میں اختلاف ہوا ہے کہ یہ آیت کن لوگوں کے حق میں نازل ہوئی ہے
 بعض نے کہا یہود کے حق میں آیت نازل ہوئی اور بعض نے کہا نصاریٰ کے حق میں اور بعض نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 وسلم کے امت میں سے ان لوگوں کے حق میں جو قیامت کے قریب آئیں گے دو بیٹے سمون کے سدھی قائل ہو کر
 میں اور سنیے ثالث کو مجاہد اور مجاہد کے لفظ یہ ہیں ہمنہن علیہ والہ وسلم یزید الجون فی الطور کما تراثک
 الانعام لا یستعینون الذلایس ولا یجھلون من اھل فی السما یسجن لوگوں کی اس آیت میں خبر دی گئی
 ہے وہ اسی امت محمدیہ میں سے ہو کر سمون میں ایک دوسرے پر ایسا کدین گے جیسے جو بائے لوگوں سے شرم نہ
 کریں گے اور بعد سے جو ایمان میں سے نہ ڈریں گے اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا لیکن اصاعتھا
 ترکھا و قد یقیم الانسان النکی ولا یترکھا و لیکن اصاعتھا اذا لم یصلھا لا یفعلھا یعنی نماز کو نہ کرنا
 کرنا یہ نہیں ہے کہ اسکو چھوڑ دے اور کبھی انسان کی چیز کو برا کر دیتا ہے لیکن اسکو چھوڑتا نہیں اسکا صناعت
 کرنا یہ ہے کہ اسکو اس کے وقت پر ادا کرے و لا یفعلھا یعنی وہ کام کرے جسے جو اسکی جی چاہے
 اور ان محبت کرے کہ جسے جسکی طرف اذکار غوس مکیں گے جیسے شراب کا بنیا انداز کرنا فتوف یکتون عینا
 علی لعلت الامون کے نزدیک برائی کو کہتے ہیں جیسے رشاد بھلائی کو اور سنیے میں کہ ایسے لوگ بھلائی نہیں
 پسند کر اور بعض سنی کی مخالفت کے ساتھ تفسیر کی ہے اور بعض نے خبیث کو ساتھ اور بعض نے خسران کے ساتھ اور
 بعض نے ہلاک کے ساتھ اور بعض نے عذاب کو ساتھ اور بعض نے کھانا وہ جنہر میں ایک وادی ہے جس سے جنہر کی آبی
 جنگل نہاد نکلتے ہیں وہ نماز کرنے والوں اور شراب پیوے والوں اور چھوٹی گواہی و سبغہ الون اور باج کہ کھانا اولاد
 اور ماہی کی نافذی کرنا والوں کے بیٹھیا لگتی ہیں اور بعض نے کلام حق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جڑ سے گی قالہ الخراج
 اور اسی کی مثل ہے اللہ تعالیٰ قال سورۃ زمر میں من دین کل دین لیکن انما ما یسجن جزائکم العلم محمد اور ابن

اور عالم سے کمال اور عالم کے ہر موصیہ کہا اور بھلا یعنی نیکی ابو سعید خدی منی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا جسے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپ نے یہ آیت پڑھی فرمایا ساتھ سلا کے بعد ایل ہو مگر جو غاکر بڑا کر دین گے
اور مرنوں کے چھو لگیں گی سپرد عین کے گری کر پھینکے چھو لگیں ایل ہنگے جو قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن
انکے حقوق سے نہ روکے گا اور قرآن کو تین قسم کے لوگ پڑھتے ہیں جو ان دشمنان اور فاجر اور احمق اور عالم کے
کمال اور حکم کے بموجب کہا عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا فرماتے تھے میری امت رکھو
تے اکتا یا اور ایل بن ہاک جو جانیں گے میں عرض کی یا رسول اللہ اکتا ہے آپ کو کون لوگ مراد ہیں فرمایا یہ لوگ
ہیں جو کتا یکسین گئے جس سے ایمان اللہ کے ساتھ عبادہ کریں میں نے کہا ایل بن کون ہیں فرمایا وہ لوگ ہیں جو
مردن کے چھو لگیں گے اور مزاردن کو گنو اوین گے اور لاکھ من تاب قاضی سہ لاکھ پندرہ من شتار منقطع ہے قار
الزجاج اور ابو حیان غیر وہ طرف گری ہیں کہ یہ شتار متصل ہے اور آیت کا ظاہر ہی کہ مقتضی ہے کہ نہ کہ قار وہ
مردی ہے کہ آیت اسی کے حق میں نازل ہوئی ہے اور ہو سکتا ہے کہ اسکو حل کیا جاوے تغلیظ جیسا اللہ
نے فرمایا میں استطاع اللہ وسبیلہ اور اس دن کے ساتھ قارہ کا یہ قول کہ یہ تہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی امت میں آدمی ہے عہدہ بن کتاب ہے اور بعض نے کہیں شتار میں دلیل ہے کہ یہ آیت کفار کے حق میں نازل
ہوئی ہے نہ مسلمانوں کے حق میں جنت عدن النقی وعدا الرحمن عبادہ یا الغیب لانا کان وعدا
مائیکہ لا یعمون فیہا کفر الا سلاما ولہم زلفہم فیہا بکفرہ دعویٰ ہا نکلت الجنتہ الکی نور
میں عبادہ ناسن کان نقولہم باغین میں بسر کے چٹکا وعدہ دیا ہے روح نے اپنے بندوں کو بن دیکھے مشک
ہے اسکے وعدہ پہنچا نہیں گئے وہاں تک کہ اسے سلام کے اور انکو ہے انکی دعویٰ وہاں جو اور شام وہ بہشت
ہے جو میراث دین گئے ہم نے بندوں میں جو کوئی ہو گا پر میراث کا وہاں تک کہ بنیں گے اور سلام علیک کی آواز
بندہ میں گئے اور یہ جفر فرمایا وہ بہشت ہے جو میراث دیئے گئے اس سے مراد میراث آدم علیہ السلام کی کہ نول ان کو بہشت
ملی ہے حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے کہا باخوار حیات جن میں گناہوں سے توبہ کرنے والی جا دینگے وہ باغ میں ہمارے
کے اور ہمیشہ رہنے کے خلاف دنیا کے باغوں کے چٹکا وعدہ دیا ہے روح نے اپنے بندوں کو بن دیکھے خیر
ایمان والے سبب یہ عمل ایمان اور زیادہ ایمان کے ایمان لائے ہیں اور یہ جفر فرمایا لانا کان وعدا مائیکہ
میں کے حصول اور ثواب وہاں استقرار کی زیادہ تاکید ہے کیونکہ وہ اپنے وعدہ خلاف نہیں کیا اور انکو بدلا ہے
اور اسکو سب وکد پر جو کئے گئے ہیں اور مائیکہ کے معنی یہ ہیں کہ بندے اسی کی طرف پھرتے ہیں اور بعض نے

میں برائے لینے والو جو برائے پونے کے باغ میں تھے چھانوکے وہ اس میں بہت سے فخر البیان کا بیان فرماتے ہیں
 سفر میں گئے کہا کہ جو جنت میں صبح سے غلام اور نہ دن کے اور نہ رات بلکہ وہاں چمکے پادوشی اور انکو دنیا کی صبح شام
 کے تقدیر پر دردی ملے گی وہاں کا ان بن عیسا کی اور صبح شام کا کہ عرب کے نزدیک افضل میں ہے اور بعض نے کہا اس سے
 رزق کی فراغت مرد ہے حکیم ترمذی نے نور الاصول میں جن اور بوقتاً سے مدہت کیا انہوں نے کہا ایک شخص نے
 عرض کیا یہ حال اللہ کی جنت میں رات ہوگی ہے فرمایا اور مجھ کو پہنچنے لیا اس نے عرض کی میں اللہ کو سننا ہوں کہ وہ
 قرآن مجید میں فرماتے وَلَهُمْ فِيهَا زَوْجٌ مِّمَّا يَشَاءُونَ وَهُمْ فِيهَا كَرَاتٍ مِّمَّا يَأْكُلُونَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ مِنْ شَيْءٍ وَلَهُمْ فِيهَا نِسَاءٌ
 اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان میں نہیں ہے اور وہ توفیق اور نور ہو گا قدر و راجہ دار ہو گا اور دواغ خدا پر لکے ہاں
 اللہ عزوجل تعالیٰ کی حاجت سے ہر ایسا نافع نازک اوقات میں آئے گی جن قنوں میں وہ دنیا میں نماز پڑھتے تھے
 اور ان پر فرشتے رتے جاتے سلام کہیں گے تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي نُفِذْنَا مِنْ حَيْثُ نَشَاءُ لَكُمْ فِيهَا أَنْهَارٌ جَارِيَةٌ فِيهَا
 جس کے احوال کو جسے بیان کیا ہم سب کی ہر اٹ دینگے اور وہ جنت عطا کرینگے اور یہاں میں آئیں گے اور ہم انارینگے
 انکو جو اہل تقویٰ ہیں جس پر درت کو اسکے موت کا مال دیکر یہ نہیں لیا جاتا ایسی ہی ہم انکے تقویٰ کی جزا میں
 انہیں اس نعمت کو داتی کہ ہیں گے اور درشت ان الفاظ میں سے افسوس اور حکم لفظ ہے جتنا استعمال شک کے استحقاق
 میں کیا جاوے اس لیے کہ درشت میں فتنہ کو رہے نہ ہر جاء کو اور نہ یہ رزق کے ساتھ باطل ہوتا ہے اور نہ مٹاؤ کے
 ساتھ اور بعض نے کہا ہر اٹ لے جائیں گے پر یہ کہ رشت میں سے ان ساکن کی جو اہل ناس کے لیے بنائے گئے
 وہ طبع ہوتے اور یہ پر ہر گاہ دن کی بنیاد عزت کو اور اہل بیت میں لیں ہے کہ متنی بہت میرے دے گا اور اگر
 سے نہیں نکلا کہ غیر متنی بہت میں جاوے گا اور اگر وہ امر ہی ثابت ہو جاوے کہ غیر متنی بہت میں جاوے گا تو یہی
 حج کی بات نہیں اس لیے کہ صاحب کبریا کفر سے متنی ہوتا ہے وَمَا تَنْتَظِرُ إِلَّا يُؤْتِيكَ لَهَا مَا يُرِيدُ الْيَوْمَ
 وَمَا تَخْلِفُهَا وَمَا تَنْتَظِرُ إِلَّا وَهِيَ تَرْجُو لَهَا مَا تَرْجُو وَمَا تَنْتَظِرُ إِلَّا وَهِيَ تَرْجُو لَهَا مَا تَرْجُو
 اصطلاح بعد از ان اہل حکم کہ لکھا گیا کہ وہ ہم نہیں اترے کہ حکم میرے یکے ایسی کہ ہے جو ہر آگے
 اور جو ہر پچھلے اور جو ایک ہے اور میرا نہیں ہونے والا اب آمانوں کا اور میں کا اور جو ان کے ہے سو انکی
 بندگی کو اور میرا وہ انکی بندگی پر کوئی پہنچتا ہے لکھ نام کا ایک باب حضرت جبریل علیہ السلام کئی دفعہ آئے
 جبے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم ہر ذکر میں نہیں تھے اللہ تعالیٰ نے یہ کلام سکھا یا جبریل علیہ السلام
 کو کہ جو میں یوں کہو کلام ہے سکھا یا جبریل علیہ السلام طرف سے جیسا ایک عباد ایک مستعین کہو کہ

خلافت کے اقامہ پر جاوے تھے نیک اندیش کے پیر کی راز کرتے والا اور کر کے گا کالے دھنغ تو اپنے صاحب کو کہلا
 اور میر صاحب کو چھوڑ دے تو وہ اپنے رفیق اور صاحب کو نہیں میں ہوا لگی جبکو اس سے ہی زیادہ بچا جاتی ہے جو
 انکی اپنی اولاد کو بچا تباہ سازوں (دفعہ سے) پر آم ہوئے حال لکھائے کہ کبرے تہہ کو کہنے کہا دفعہ کے
 جو کہ بارہ دن میں سہر ایک جو کہ بار کے دو کہہ ہوئے درملان کا فاصلہ ایک سال کی مسافت تھا ہو گا ان میں سے
 ہر ایک کے ساتھ ایک غلام ہو گا جسکی دو شاخیں ہو گی جسکے ساتھ وہ دفعہ والین کو دیکھنے گا اُن کے ایک بار نیک
 ساتھ سات سال کا کہہ دفعہ بیہوش ہو جاوے گی رواہ ابن حجر بیاضنا دہم ایل کتبہ ام المؤمنین حضرت
 امدت علی ہذا فراتی میں محل امدت علیہ واکر و سلم نے فرمایا میں نے سیکڑا ہوں کہ نہ دخل ہوئے دفعہ میں نشا اہم
 وہ لوگ جو بعد از مدینہ میں حاضر ہوئے ہیں ام المؤمنین حضرت امدت علی ہذا فراتی میں نے عرض کیا یا رسول
 اللہ کیا امدت علی نے نہیں فرمایا اَن قَسَمْتُ لَکُمَا اَوَّارِدُہَا نُوْصِلُ اِلَیْہِ سَلَامٌ لِّہِ لَیْسَ لَہُ سَلَامٌ سِوَا ذَٰلِکَ
 الَّذِیْنَ اَقْبَلُوْا وَکَانَ الظَّالِمِیْنَ فَاِذَا جِئْتُمُوْا اَیُّہَا اَکْبَرُ اَمَّا اَحْمَدُ بَیِّنَا دَہَمُ اَحْمَدُ بَیِّنَا دَہَمُ اَحْمَدُ بَیِّنَا دَہَمُ اَحْمَدُ بَیِّنَا دَہَمُ
 سے کہ محل امدت علیہ واکر و سلم ام المؤمنین حضرت امدت علی ہذا فراتی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا امدت علی نے نہیں
 ہو گا ان میں کئی شخص مدینہ میں حاضر ہوئے ہوں سے حضرت کہا کیا امدت علی نے نہیں فرمایا اَن قَسَمْتُ لَکُمَا
 اَوَّارِدُہَا نُوْصِلُ اِلَیْہِ سَلَامٌ لِّہِ لَیْسَ لَہُ سَلَامٌ سِوَا ذَٰلِکَ الَّذِیْنَ اَقْبَلُوْا وَکَانَ الظَّالِمِیْنَ فَاِذَا جِئْتُمُوْا اَیُّہَا اَکْبَرُ اَمَّا اَحْمَدُ بَیِّنَا دَہَمُ
 مری سے کہ محل امدت علیہ واکر و سلم نے فرمایا جس ملان کی اولاد میں تین مجرم ملین (اور ملان کے مرے پر
 مسکرتے اور جرم فرمے کرے تو اسکو لگ (دفعہ کی) نہیں چھوٹے گی گرفت کے کہنے کے لیے (وہ دفعہ پر سے
 ہر کہہ ہوا نیک) رواہ البخاری ومسلم میں حکایت الزہری عن سعید بن السائب عن ابن عمر عن اَبی ہریرۃ عن اَبی ہریرۃ
 الزَّکَرَانِیِّ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ الزَّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ السَّيِّبِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ
 عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ الزَّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ السَّيِّبِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ
 کہ محل امدت علیہ واکر و سلم اپنے صاحب میں سے کسی کی باریسی کے دلی برآمد ہوئے جسکو بخار ہو گیا اور میں آپ کے تہہ
 تہہ کہنے فرمایا اَن قَسَمْتُ لَکُمَا اَوَّارِدُہَا نُوْصِلُ اِلَیْہِ سَلَامٌ لِّہِ لَیْسَ لَہُ سَلَامٌ سِوَا ذَٰلِکَ الَّذِیْنَ اَقْبَلُوْا وَکَانَ الظَّالِمِیْنَ فَاِذَا جِئْتُمُوْا اَیُّہَا اَکْبَرُ اَمَّا اَحْمَدُ بَیِّنَا دَہَمُ
 اسکو آخرت میں پہنچا تھا (مدد کے وقت) بیان ہی مجاہدے رواہ ابن حجر بیاضنا دہم دفعہ واکر و سلم
 بخار ہوئے اَن قَسَمْتُ لَکُمَا اَوَّارِدُہَا نُوْصِلُ اِلَیْہِ سَلَامٌ لِّہِ لَیْسَ لَہُ سَلَامٌ سِوَا ذَٰلِکَ الَّذِیْنَ اَقْبَلُوْا وَکَانَ الظَّالِمِیْنَ فَاِذَا جِئْتُمُوْا اَیُّہَا اَکْبَرُ اَمَّا اَحْمَدُ بَیِّنَا دَہَمُ
 سہارے شہداء ابی ہریری قالن وَاَنْتُمْ کُمْ اَوَّارِدُہَا نُوْصِلُ اِلَیْہِ سَلَامٌ لِّہِ لَیْسَ لَہُ سَلَامٌ سِوَا ذَٰلِکَ الَّذِیْنَ اَقْبَلُوْا وَکَانَ الظَّالِمِیْنَ فَاِذَا جِئْتُمُوْا اَیُّہَا اَکْبَرُ اَمَّا اَحْمَدُ بَیِّنَا دَہَمُ

انھیں کو ختم کیا اور ان کے واسطے بہشت میں داخل کیا تا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اب تو ہم اس میں کس سورت کی ترستہ ہیں (اے خداوند) کہ نہ کہ ہر سورت بہشت ہو قصور نہیں بہشت میں (تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ کفعل کے لگا کر کچھ بڑی بات نہیں کہ کامرتہ کہیں اس سے بڑا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جسے ہزار گنت اللہ کی امان بڑی کہا گیا کہ وہ قیامت کے دن پیغمبروں اور چون اور شہداء اور صالحین کے ساتھ ہو گا اور کیا اچھا ساتھ بہشتان ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ اور اللہ کے ذکر کا ثواب اللہ کی مہار میں جس طرح کر چکے تو اب زیادہ سات سو گنا ہو گا تاہم ایک وہیت میں جو سات لاکھ گنا زیادہ ہوتا ہے پہلے اس سعدی اللہ علیہ السلام سے بعدیت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نماز اور روزہ اور ذکر کا ثواب نفع پر سات سو گنا زیادہ بڑا ہوتا ہے اور نفع دے گا کہ وہ ان شکر الاءاردہ الیٰ فی غیرہ میں اس آیت میں مذکور دوزخ چو گندہ مارا ہے اور عبد الرحمن بن یزید کہ اس آیت کی تفسیر میں فرمادی ہے کہ انہوں نے فرمایا مسلمانوں کا درود دونوں کا اس صراط پر ہے گندہ جناب ہے جو دوزخ کی پیشہ پر ہوگی اور شکر کن کا درود یہ ہے کہ وہ اس میں نہیں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان کا درود اللہ کی عزت میں اس آیت ہوگا کہ جسے اللہ نے فرشتوں کی جماعتوں کے ساتھ رکھا ہوگا کہ وہ یہ ہوگی یا اللہ سیکر تکرار میں ہے بلکہ فرمایا ہوگا یا ہوگا یا ہوگا اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قضا مقضیٰ کی تفسیر فرمائی کہ اس تفسیر کی وجہ سے اللہ کے ساتھ کی لکھا اقل بن جحیم جو مجنوں لوگوں کے ہر سے گندہ جاوگی اور دوزخ میں جہنم کے ساتھ ہونا ہوگا کہ فرشتہ نگاروں سے اگر زمین گے ہوا کے گا اللہ تعالیٰ ایمان الون کو جو از سے تہہ توڑنے کے حال کے موافق ان کا صراط پر گندہ اس کے حال کے موافق ہوگا جو انہوں نے دنیا میں کیے ہیں سو میں میں سے صاحب کبوتر کی ساخت کر چکے فرشتے اور پیغمبروں اور بہت مخلوق کو دوزخ میں سے باہر نکالیں گے جبکہ ان کے کہا لیا ہوگا کہ ان کے جوہر میں سے موافق ہو دہر محبوب بنی اعمال کے دوزخ میں سے نکالے گا جبکہ دین دینار کے برابر ایمان ہوگا کہ جو چاہے اللہ عباد کیا ہو کہ جو چاہے اللہ کے دل میں دینار سے کم ایمان ہوگا کہ جو چاہے اللہ ایمان اس سے کم ہوگا کہ جو چاہے اللہ کے ہر شخص کو ایمان گے جسے اپنی ساری طرف میں ایک بلا اللہ لا اللہ لا اللہ اور کئی پہلاقی نہیں کی اور ان میں ہی عباد نیچے خبر غلو درجہ پہنچا اور حدیث میر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شہد و مطلق میں ہی سید اللہ تعالیٰ نے فرمایا لا تفرقوا بین الدین القلقا و بین الظالمین فقالوا جیسا نعم البیان کیا تو یہ ہے کہ ایت کا نہ نہ کہ غریب عیسائے ماس کو جو سوائے اللہ کے انسان کو کہو کہ وہاں ہے اس صحت میں القلقا ہے اور بعض نے کہا اس آیت میں کی غرض یہ ہے کہ بعض نے دین و دین کو کو و انہیں نہ دے دے ان کی بات کی متابعت

یہ محاسن سے پہلے میں کہہ چکا کہ وہ کفار کے حق میں لکھ کر فرما کر تو دیکھا لیکن اکثر کے نزدیک مغرب میں کہ مخاطب نام
 جہان آباد ہے وہ محض وہیں تم میں سے کوئی نہیں مسلمان کا مگر مسیحی اصل ہو گا اور وہ وہاں کی زمین میں اختلاف ہے تو بعض
 کہنا کی طرف سے ہے اور بعض نے اسکا مرجع ہم لیا کرتا یا لیکن اہل سنت اہل ایمان اب اس کو اختلاف ہو ہے تو بعض
 نے کہا کہ آیت میں دفع میں داخل ہونا درست ہے اور پہلے اللہ تعالیٰ کا قول پیش کیا لو کہ انھوں نے لکھا ما فادوا
 وکل فیہم اخیال ذن یعنے اگر ہوتے یہ لوگ نہ کہہ سکتے اس میں اور ساری اس میں شہر میں گے لیکن یہ داخل کفار سے
 ہی منحصر ہو گا قدرت میں نہ ہوگی لیل سے اور فریٹ شہر و قعات پر حمل ہوگی جس میں سے دنیا اور مرسل مستفی ہونگے
 اور مسلمانوں پر را اور سلام ہو جاوے گی جیسے براہیم علیہ السلام پر ہو گئی تھی اور ایک جماعت کا یہ قول ہے کہ وہ دوسرے
 پر گندہ مارا ہے کہ چونکہ مراد دفع کے منہ پر بھیجی ہوئی ہوگی اہل حنبلہ دفع صبیح جاوے گی اور اہل نازمیں کہ پڑھا
 اور اس صورت میں بنایا اور مسلمان کے سستے کو بنی ضرورت نہیں ہے کیونکہ مراد ہے کہ ہم غفلت کا گندہ ہو گا اور دوسرے
 نے کہا کہ وہ دوسرے داخل ہونا نہیں ہے اسکی مثال ایسی ہے جیسے تو کہے و سرت الہجرة و ذکر اذکھا کما ینبصر
 کیا لیکن اس میں جنس نہ ہو اور بہت مالک اس ہوو کی تحقیق میں توقف کیا اور اسکو اپنے تظاہر پر عمل کیا ہے اور یہ حجت
 نے فرمائی ان الذین سبقت لهم مننا الحسنى اذ انکلت عنہما مبعوثون یعنے جنکو اسے شہر علی ہمارے حکوت کی
 وہ اس سے دور رہیں گے تو اسکا انہوں نے یہ جواب دیا ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ اس کے خلاف سے دور رہیں گے
 جو شخص اس میں گیا اور اسکو معلوم ہی نہیں اور نہ اسکو اس سے کسی قسم کی کوئی تخفیف محسوس ہوئی اور نہ یہ معلوم ہوا
 تو وہ اس سے دور پڑے اور ایک جماعت کا یہ قول ہے کہ وہ دوسرے مراد اہل ان اطلاق ہے اور یہ سبیل کے
 موضع حساب میں نہ ہونگے جو ہم کے قریب ہیں تو وہ دفع کو دیکھ لیں کہ حسب کجالت میں یہ پہلے تھا دھونے والا
 کو بچا دیا کہ اس سے بھی طرف انہوں نے دیکھا اور انکا مال کا رخت ہو گا کہ مستانی اور اس امر کی دلیل وہ دوسرے
 داخل نہیں ہے اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے وکما ورد منہا مدین یعنے جب مدین کے بانی پر پہنچا کہ اس سے یہ اور ہے
 کہ اس نے مدین کے بانی دیکھا نہ کہ یہ اس میں داخل ہوا اور بھی نہیں ہے کہ وہ دوسرے مراد مراد لیا صراط پر یا یہ مراد لیا کہ
 جنہ میں وارد ہونگے حملات میں کہ اوزع کا لگ بھی ہوگی اس میں کتابت کے لو کہ در میان جمع ہوا و نہ ہوا
 بھی ہے کہ اس آیت کو انہی سنو نہ حل کیا جاوے کہ یہ کو جمع حاصل ہو جاتی ہے وہ کہ محل کے ساتھ داخل
 پر باوجود سبکی کہ دفع میں نہ آوے اس کے خلاف سے مسجد ہونگے یا اس کے محل کے ساتھ معنی پر صراط کے اور پر
 اور دفع کے نہ پر صراط بھی ہو رہی جو مسجد کی حدیث بیان کی جو اوپر ان کثیر سے مذکور ہوئی اور ابو سعید کجریث کو

کی تیسری بار یہ کلام سورہ کہف میں گذر چکی اور وہاں کن عارض کو یہی بیان کیجے جو اس کے متعلق ہیں ابوسلمہ بن عبد
الرزق سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن بیٹھ ہوئے تھے تو اپنے ایک خشک شہنی کو پکڑ کر
اسے چڑھادے اور فرمایا کہ کہ لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَکُمُ الْکَرَمُ وَتَسُبُّکَ اَللّٰهُ وَالْحَمْدُ لَکُمُ الْکَرَمُ لَکُمُ الْکَرَمُ لَکُمُ الْکَرَمُ
اس طرح کر دیتا ہے جیسے اس خشک شہنی کو پکڑنے کے لئے ان کلمات کو اسے ابوالدرداء اس سے پہلے تیری اور ان
کلمات کو چچہ میں رسوت جامل ہو جاؤ (اور بتجہ ان کلمات کو کہنے کی فرصت و ہمت نہ ملے) یہ کلمات باقی رہنے
والی بھی جینے میں ہر دیر کلمات جنت کو خزانہ میں سے ہیں ابوسلمہ سے کہا ابوالدرداء کہا کرتے ہیں ضرور
متبدل ہو گا یہ اور شیخ کو دنگہ بھانٹا کہ مجھے جامل بخون سمجھیں اور یہ وہیت اگرچہ ظاہر میں مرسل ہے مگر کہی کہی
ابوسلمہ سے کہ ابوالدرداء کو غور و غایت کیا کرتا ہے واللہ علم اور سن ابن ماجہ میں یہی یہ حدیث واقع ہوئی ہے
ابو حاکم کی حدیث سے اسے عمر بن اشدر کو سننے کی جگہ سے اس کی ابوسلمہ سے اس کی ابوالدرداء سے یہی حدیث بیان کی
نعم البیان کا بیان ہے کہ آیت ویزواللہ اللہ میں زیادتی سے مراد مومنین کی عبادت ہے اور جملہ مستغفر
ہے ہمدین کا حال اس کی نگرانی سے جانا کہ اللہ تعالیٰ نے مومنین کی جزا یہ کہی ہے کہ ان کا یقین بڑھتا ہے جیسے
کہ فزون کی جزا یہ ہے کہ ان کی فضائل میں بڑھتا ہے اور باقیات صالحات سے طاعات جو سعادت ابدیہ کو پہنچا
دینے والی ہوں اور اپنے صاحب کے لیے باقی ہر نیک سے کہ ان کا تواضع بہتر ہے دنیا کی ان نعمتوں سے
جسے کفار دنیا میں ہر دین میں اور ان کی وجہ سے مسلمانوں پر نازان ہیں اور ان باقیات صالحات کا انجام یہی خیر
القیام ہے کہ کفار کے اعمال کی طرح کہ ان کا آخر حشر ہے حشر اور نہ ہر شے نہ ہر شے اور وقت و خسارت ہی
خسارت ہے پہلے ہمارے لئے سبیل اتعجب کفار کا ایک اور کہوں اور عقائد شیعہ کی برائی ظاہر کر نیکی
بیان کرنا چاہتا ہوں فرمایا اَفَرَأَیْتَ الَّذِیْ کَفَرَ بَالِنِّیَّ اَدْعَا اَلْاَوْثَیْنَ مَا کَانَ وَکَلَّ اَخْلَعَهُ الْعِیْبَ اَلْمُحْتَلَنَ
عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَمْدًا کَلَّا سَنَنْکَبُ مَا یَقُولُ وَنَمْلُکُ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ اِیَّاهُ وَکَرَنَاهُ مَا یَقُولُ وَ
اَیَّ نِیَّتَ اَفَرَأَیْتَ اَن سَلَّانُوْنِ دِکْھَادَہُ جَمْرًا مِّنْ اَمَارِیْ اَتِیُوْنَہُ سَہْلًا مِّنْ اَمَارِیْ اَتِیُوْنَہُ سَہْلًا مِّنْ اَمَارِیْ
ایسے غیور کیلئے رکھتا ہے جس کی کھیلان قرار دیں نہیں ہم کہہ کہیں گے جو کہتا ہے اندر بڑے جاوین گے
اس کو عذاب میں لپکا اندھ ہے لیکن اس کے مرے پر جو بتا رہا ہے اور اسے گھر ہم پاس کیلایا ایک کا فزادہ
مکینے اور مسلمان کو کھینچا تو مسلمان سے منکر ہو تو تیری فردوسی دون آؤں کہا اگر تو مرے اور پرچہ تو یہی
میں منکر نہ ہوں آخر کہا تو یہی ال اور دلاو دمان ہی ہوگا جو کہ مرزوری دمان دیدوں گا اسی پر یہ فرمایا

جا کر نہ مکرین و تسوئی الخیرین اور ہم کفار کو ان کے کفر کی وجہ سے چلا دینے کی وجہ سے ہم کو چلا یا جاتا ہے اور
 کی طرف پیاسے اور سوچ کہتے ہیں میری رغبت میری کو اور رد کہتے ہیں پیاسے کو قَالَهُ الْاَحْمَشِيُّ وَغَرَبَهُ
 اور یہی قول ہے بن عباس ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا اور فرماتے ہیں وہ ان کی مشافہ کے ساتھ نفس کی نیچے
 ہم کو دوزخ کی طرف پیاوہہ ہاں کہیں گے اور زہری نے کہا هُمْ الْاَشْقَاءُ الْعُكَاثُ مِثْلُ الْاَيْلِ رَدُّ لَلْاَشْقَاءِ كَيْفَ
 وہ پیاوہہ پیاسے ہونے جیسے اذت جو پانی پر آتا ہے اور جہلا کا نیکو کن مسافہ ہے اسدن کے بعض اور
 بیان کے لیے اور ضمیر و تفتیق کی طرف تاجع ہو اور بعض نے کہا خاص متقین کی طرف تاجع ہے اور بعض نے کہا
 مجرمین کی طرف خاص کر کے اور اصل اس لیے ہے اور ضمیر یہ ہیں کہ وہ غیر کی سفارش کے مالک ہو کر اور بعض نے
 کہا ان کا غیر مالک ہو گا اسکا کہ انکی سفارش کرے لیکن معنی اول و امین اور اقامت لفظ عند الرحمن عقد
 میں استناد متصل ہے و جہاں پر یعنی در ذوق سفارش کے مالک نہیں ہیں مگر وہ جو سفارش کا مال ہے اور
 اس کے لیے مستند رکھتا ہے ایسے جس کے ساتھ وہ غیر کی سفارش کرے والون میں سے ہو طرح کہ مومن متقی
 اور کسان کے لیے کہتے ہیں ان کو جانی بہر استناد قطع ہاں وہ میں مجرم سفارش کرے کہ نہ نہیں لیکن مالک میں جنہوں نے
 رکے ان عہد لیا ہے اور وہ سلمان ہیں وَالْاَوَّلُ اَوْجہ اور اسی پر ضیاء وی نے کشاف کی طرح جزم کیا
 اور بعض نے کہا ہو جو پر ہی استناد متصل ہے اور تقدیر یوں ہے کہ مجرم سفارش نہیں کر سکتے مگر جو ان میں
 سے سلمان ہو اور آیت اہل کبار کے واسطہ شفاعت کے حصول پر دلالت کرتی ہے اور ان میں مرد رہنے ابن
 عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جسے مومن کو خوشی ہو
 داخل کیا تو اس نے مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا اس نے رحمان کے مان عہد لیا ہو اسکو آگے لگے
 کی اللہ وعدہ خلاف نہیں کرتا اور طبرانی نے اوسط میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کا لاکہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص قیامت کو دن یا پنج نمازین کے آگے گناہ لگے وضو اور ان کے اوقات
 اور ان کے رکوع اور سجود کا لحاظ کیا جو ان میں سے کسی چیز میں نقصان کیا ہو تو وہ آگے کا مالک اور اس کے
 لیے اللہ کے مان عہد ہو گا کہ اسکو عذاب نہ کرے اور جایا اور کہنے ان میں سے کسی چیز میں نقصان کیا
 سے تو اس کے واسطہ اللہ کے مان کوئی ذمہ نہیں ہے چاہے اس پر مہربانی کرے چاہے اس پر عذاب کرے و علیہ السلام
 الرَّحْمَنُ وَلِلَّهِ الْقُدْرَةُ هُمْ سَيِّئَاتُ اَهْ تَكَادُّ السَّمَوَاتُ يَنْفَطِرْنَ مِنْهَا وَتَنشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخْرِجُ
 لَهَا اَهْ اَنْ دَحَى الرَّحْمَنُ وَلَكِنَّهُ وَمَا يَكْفِي لِلرَّحْمَنِ اَنْ يَخْزِلَ اُولَئِكَ كُلَّ مَنْ لِي

الْمَرْيَمُ وَالْاَنْبِيَاءُ اَلَيْسَ اِلَى الرَّحْمٰنِ عَصِيْدًا ۚ لَقَدْ اَخْطٰهُمْ وَوَعَدَهُمْ وَعَدًا حَقًّا ۚ وَكَانَ اَمْرُهُمْ يَوْمَ
الْوَعْدِ لَدُنَّكَ ۚ اور لوگ کہتے ہیں کہ جن کتاب سے اطلاق آگیا ہو بہاری جیز میں ابھی آسمان پہنچا ہے اس
سے اور نکو ہے ہند میں اور گر پڑیں بہار ڈھ ہے کہ اسپر کھارتے ہیں مرج کے نام پر اولاد اور نہیں بن سکا
رجن کو کہ کہے اولاد کو ہی نہیں آسمان اور زمین میں جو آدے رجن کا بندہ ہو کہ اس باس اکھا شاد ہے
اور گن کہی ہے انکی گنتی اور ہر کوئی ان میں آویگا اس باس قیامت کے دن لکھا ف بہاری جیز میں لکھا
بہارے گناہ میں انتہائی موضع القرآن حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے
اس سورہ شریف میں میرے علیہ اسلام کی عبودیت کو ثابت کیا اور بیان کیا کہ اس نے اسکو مریم علیہا السلام کے
پیش سے باب نکالا ہے تو ان لوگوں پر انکار شروع کیا جو خیال کرتے ہیں کہ رجن کہتا ہے اولاد نکلا
وَتَقْدَسَ مِنْ مَتَدْرَعٍ غَرَضُ لِكَ هَلَا كَبِيْرًا تَوْفِيْدًا لَقَدْ جِئْتُمْ غَضِيْبًا اِذَا اَيْتُمْ بِاِسْمِ اس قبیح قول
کے کہنے سے بہاری گناہ نکلا ہے ابن عباس اور صاحب زادہ اور مالک نے اڈا کی عظمت کے ساتھ تفسیر
کی اور فرمایا تَعْبَادُ السَّمٰوٰتِ يَنْفَعُكَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخْرُجُ الْاَنْبِيَالُ هَذَا اَنَّ دَعْوَا
بِلَوْحِيْنٍ وَلَكِنْ اَيْتُهُ قَرِيْبٌ مِّنْكَ اِسْمًا فَاِذَا نَبِيْ اَدَمُ كَلَّمَكَ كُنْهٖ كَ وَتِ اَسْمٰكِي عِظْمَتِ اِدْر اَجْلَالِ كَ دَ اِسْمِ
پہنچا ہے کہ چونکہ مخلوق میں اور انکی بنیاد اسی توحید پر رکھی گئی ہے اور یہ کہ کوئی معبود نہیں ہے اس کے
سوا اور اسکا کوئی شریک نہیں ہے اور اسکا کوئی نظیر نہیں ہے اور نہ اسکی اولاد ہے نہ بیوی اور نہ اسکا
کوئی ہمسر ہے بلکہ وہ احد صمد ہے

وَفِيْ كُلِّ شَيْءٍ لَّهٗ اٰيَةٌ تَذَكُّرًا ۚ اَنَّهُ وَاٰوَدُ

ہر گیسے کہ از زمین روید و عدہ لا شریک و گوید

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے تَعْبَادُ السَّمٰوٰتِ يَنْفَعُكَ مِنْهُ کی تفسیر میں فرمایا کہ شرک سے
آسمان آدمین اور انہما اور جبرج خلایق کا نپ جاتا ہیں ہوا تعلیم کے اور قریب ہیں کہ یہ اپنے مکان سے
نماز میں اللہ عزوجل کی عظمت کے لیے اور جیسے شرک کے ساتھ شرک حسان سو دند نہیں ہے ایسے ہی
ہم امید کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل سوحیدین کے گناہ معاف کر دیے رحل اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
اپنے مردوں کو لا الہ الا اللہ کی شہادت کی تلقین کر دینے یہ کلمہ مر تو دم پر لاسکے واسطے شہادت درج
ہو گئی لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جس نے یہ کلمہ صحت میں پڑھا فرمایا صحت میں

پڑھنا اس سے زیادہ واجب کر دینے والا ہے وہاں فرمایا پہر فرمایا اس بات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری
جان ہے مگر سب اس کی خدمت میں اور جو کہاں میں ہے اور اس کے درمیان اور جو کہاں کے پیچھے ہے لکھ
میں ان کے کہتے ہیں کہ جادوین اور لا الہ الا اللہ کی شہادت لکھتے ہیں وہی جادوے تو وہ پڑا
جسمین لا الہ الا اللہ کی شہادت ہو جب تک وہی حکم آدھا ابن جبریل اور حدیث بطاوی اس کی شاہد ہے
واللہ اعلم عنہ بن عبد اللہ کہتے ہیں ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ کا نام لیکر پکارتا ہے ای فلان کیا آج
میرا ساتھ اللہ کا ذکر ہوا ہے کہ کتابا ہے مان اور خوش ہوتا ہے عمن نے کہا البتہ جبال غیر کو زیادہ
سننے والہ ہیں لیکن باطل اندر درسی سننے میں اور غیر سننے نہیں پہر آیت پڑھی نکاد
الْعَمَلُ يَنْفَعُ مَنْ يَنْفَعُ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخْرُجُ الْجِبَالُ هَذَا أَنْ دَعَوُا لِلْعَمَلِ وَلَكِنَّا
دَعَوْنَا ابْنَ آدَمَ فَخَرَّ عَنْ عَرْسِهِ وَعَبَّ بَيْنَ عَمْرَيْنِ اسنے کہا اہل شام میں سے لیک لکھی
نے مجھے حدیث بیان کی سننے کی مسجد میں کہا اللہ نے جب زمین پیدا کی اور اس میں درخت
پیدا کیے نہ تھار میں کوئی درخت جس کے پاس بنو آدم اگر فائدہ نہ اٹھا دیں یا یوں فرما کہ نبی ام
کے لیے ان میں نعمت تھی اور زمین اور درختوں کا یہی حال رہا یہاں تک کہ نبی آدم میں سے غار
نے یہ کہہ کیا اخذ الرَّحْمَنُ وَلَكِنَّا حَبَّابُنَا نَبْنِي كَلْبًا كَلْبًا تَوَزَّيْنِ كَلْبًا كَلْبًا تَوَزَّيْنِ كَلْبًا كَلْبًا تَوَزَّيْنِ
اور درختوں کے کھٹے اور کھجور کے پتے میں غصہ کیا یا فرشتوں نے اللہ بڑی و درخت جب کہا
لوگوں نے جو کہا ابو ہریرہ سے رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا اللہ سے بڑھ کر ایذا پہ کوئی صبر کرنے والا نہیں ہے کہ وہ ایذا کو سنبھلے اور وہ یہ
ہے کہ اس کے ساتھ شریک کیا جاتا ہے اور اس کی اولا د بھرائی جاتی ہے اور وہ انکو معاف کرتا ہے
اور لکھے (بایاد مصائب) انا ہے اور ان کو روزی دیتا ہے آخِرًا وَفِي الصَّيْحَانِ
خدائی اہست علم بزرگوں کی و علم کہ جرم جند و مان برقرار ہے وارو
اور ایک لفظ میں ہے کہ وہ اس کی اولاد بھرتے ہیں اور وہ انکو روزی دیتا ہے اور صاف کرتا ہے
دو کونش کے قطرہ در بحر علم گناہ جند و پرہ پوشد بکلم
اور ہر کوہان لایق ہے کہ وہ اولاد کے اس کی حلال اور عظمت کے اور بے کفو ہو سکے یہ سنائی ہو
جمع خلایق اسے بندہ میں اس پر فرمایا اَنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا اِلٰهَ اِلَّا الرَّحْمَنُ

اسد علیہ السلام نے فرمایا ہر اس کو جہان کے چاہنے والے ہیں زمین پر اس کے لیے زمین میں قبولیت رکھی جاتی ہے

(اگر گفتا خداوندیم بسیاراید مرا بگوید و هر کس بغیر و محبوبی)
اور بعد جب کسی کہ ساتھ بغض کرتے تو یہی جبریل علیہ السلام کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے اسے جبریل
مین فلانے کو برا جانتا ہوں تو یہی اسکو برا جان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پھر
جبریل علیہ السلام اسکو برا جانتا ہے پھر آسمان والوں مین پکار دیتا ہے کہ اللہ فلان شخص کو برا جانتا
ہے تم یہی اسکو برا سمجھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پھر اسکو آسمان والو برا جانتے ہیں
پھر انکی برائی زمین مین پہنچائی جاتی ہے ۵
(اکھرا یا بادشہ میندازد کشت از خیل خانہ خواند)

وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مِنْ حَدِيثِ سَهْبِيلٍ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ عَصَامٍ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُوَيْسَ
ابْنِ عُبَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ عَنْ ابْنِ مَرْثُودَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ثَوَابُ
رَضَى السُّدْرَةِ خَيْرٌ مِنْ رَفْعِ مِرْيَةٍ هِيَ كَرَسِيٍّ أَوْ رُفْعِ رَأْسٍ أَوْ رَفْعِ رِجْلِ أَوْ رَفْعِ رِجْلٍ أَوْ رَفْعِ رِجْلَيْنِ أَوْ رَفْعِ رِجْلَيْنِ
عَزِيزٍ أَوْ رَفْعِ رِجْلَيْنِ أَوْ رَفْعِ رِجْلَيْنِ أَوْ رَفْعِ رِجْلَيْنِ أَوْ رَفْعِ رِجْلَيْنِ أَوْ رَفْعِ رِجْلَيْنِ أَوْ رَفْعِ رِجْلَيْنِ أَوْ رَفْعِ رِجْلَيْنِ
مِزَانٍ أَوْ رَفْعِ رِجْلَيْنِ أَوْ رَفْعِ رِجْلَيْنِ أَوْ رَفْعِ رِجْلَيْنِ أَوْ رَفْعِ رِجْلَيْنِ أَوْ رَفْعِ رِجْلَيْنِ أَوْ رَفْعِ رِجْلَيْنِ أَوْ رَفْعِ رِجْلَيْنِ
فَرَسَاتٍ أَوْ رَفْعِ رِجْلَيْنِ أَوْ رَفْعِ رِجْلَيْنِ أَوْ رَفْعِ رِجْلَيْنِ أَوْ رَفْعِ رِجْلَيْنِ أَوْ رَفْعِ رِجْلَيْنِ أَوْ رَفْعِ رِجْلَيْنِ أَوْ رَفْعِ رِجْلَيْنِ
يَكُونُ كَيْفَ يَكُونُ أَوْ رَفْعِ رِجْلَيْنِ أَوْ رَفْعِ رِجْلَيْنِ أَوْ رَفْعِ رِجْلَيْنِ أَوْ رَفْعِ رِجْلَيْنِ أَوْ رَفْعِ رِجْلَيْنِ أَوْ رَفْعِ رِجْلَيْنِ
وَاللَّهُ يَكْفِي عَنِ الْغِيظِ وَكَفَى عَنِ الْغِيظِ وَكَفَى عَنِ الْغِيظِ وَكَفَى عَنِ الْغِيظِ وَكَفَى عَنِ الْغِيظِ وَكَفَى عَنِ الْغِيظِ وَكَفَى عَنِ الْغِيظِ

رو باد گرا نید کے بندہ شہ سوم ہر آمیزہ دروے کند عجب نگاہ

روایا امام احمد بن حنبلہ رحمہ اللہ عن ابی ہریرۃؓ کہ یخرجون من هذا الوجه ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا محبت اللہ کی طرف سے ہے جب دوست رکھتا ہے اللہ کسی نیک کو تو میرے جیسا کہ علیہ السلام فرماتا ہے میں فلاں شخص کو دوست رکھتا ہوں تو میرے جیسا کہ علیہ السلام فرماتا ہے میں تمہارا رب فلاں شخص کے ساتھ محبت کرتا ہے تمہاری اس کے ساتھ محبت کرو پہلے اس کے واسطے کہ میں کی طرف محبت نازل ہوتی ہے اللہ جس کی پسند ہے

کو برا جاتا ہے تو میرٹل علیہ السلام کو بلکہ فرمایا ہے میں فلاں شخص کو برا جاتا ہوں تو یہی مسکرا کر امان
رسول اللہ نے فرمایا پہر میرٹل علیہ السلام نہ کرتا ہے تمہارا رب فلاں شخص کو برا جاتا ہے تم یہی کہو برا
جائز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پہر اس کے لیے بغض میں کیطیرا جاتا ہے نہ قاتل
ایکھا الا واما لکل حریت وکلمہ یخبر عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہی ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو چاہتا ہے تو میرٹل علیہ
السلام کو بلاتا ہے کہ میں فلاں شخص کو چاہتا ہے تو یہی اس کے ساتھ محبت کرتا ہے اور میرٹل علیہ السلام
آسمان میں نذر کرتا ہے اور اس کی محبت زمین والوں میں اترا آتی ہے یہی ہیں معنی اللہ سبحانہ و
تعالیٰ کے اس قول کے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لِّہُمْ الرَّحْمٰنُ رِزْقًا
رَّوَّاحًا اِنْ اَسْنٰے حَٰثِرَ کُرْوَہِ مُسْلِمًا وَالْاَرْضُ رِیْدٰی یَّجْلَا لَہُمْ اَعْنٰ عَنْ عِبْدِیَ اللّٰہِ عَنْ قُتْلَہِ عَنْ
اللّٰہِ رَاوَدَہِ یَّیْہِ وَقَالَ الْاَرْضُ رِیْدٰی اَحْسَنُ یَّتَفَقَّہُ اور قنادہ نے اس بیت کو پڑھ کر فرمایا اللہ کی قسم
ہماری محبت اہل ایمان کے قلوب میں ہے ہر مومن حیاں کہا کرتے تھے کوئی بندہ اپنے دل کے ساتھ
اللہ کیطیرا متوجہ نہیں ہوتا مگر مومنوں کے دلوں کو اللہ کی طرف متوجہ کر دیتا ہے یہاں تک کہ
اس کے دل میں یہی انکی مودت اور رحمت سما جاتی ہے اور عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فرمایا کرتے تھے کوئی بندہ نہیں ہے جو پہلائی کرے یا برائی کرے اللہ عزوجل اس کے عمل کی جاوید نیا
دیتے ہیں جس بھی کہتے ہیں ایک آدمی بولا اللہ کی قسم میں اللہ کی یہی عبادت کروں گا جسکے
وجہ سے میرا لوگوں میں مذکور ہو وہ غیر نماز کے وقت میں نماز پڑھتا ہی نظر آتا اور سب سے پہلے
سجدہ میں آتا اور سب سے پہلے سجدہ کرتا تھا میں نے اس کی یہی حالت دیکھی اور وہ کسی قوم پر نہ
گدزتا مگر کہتے دیکھو اس کا کار کو (ایک بار) وہ اپنے نفس پر متوجہ ہوا اور بولا میں تو برائی ہی
کے ساتھ یا دیکھا جاتا ہوں اب میں اپنا سارا عمل خاص اللہ عزوجل کے لیے کروں گا تو اس نے اور
کہہ نہیں کیا صرف نیت ہی بدلی تھی اور عمل وہی تھا پہر تھا گدزتا اس سے پیچھے لوگوں پر تو کہتے تھے
اس پر رحم کرے اب اللہ کے واسطے کام کرتا ہے اب اللہ کے واسطے کام کرتا ہے اور اب میں نے اللہ
اور نقل کیا کہ پات عبد الرحمن بن عرف کی ہر شے بارہ میں نازل ہوئی ہے لیکن یہ خطا ہے کہ
یہ صورت کو میں اڑی ہے اس میں کئی آیت ہجرت کے بعد نہیں آئی اور اس اثر کی مذکور

کارجے سے تو کہتے تھے کہ ایک کو تلوک کہی کسی کو چاہتے ہو کسی کسی کو اپنے الی الموصوف ماعظمن
 کثیر نکہا حروف قطعه پر کلام صمد بقوس کے متعلق گندہ کی جانب عادی یعنی ہر آیت میں اس نے نکہا کلام کی تفسیر پر
 یا تزل اور سیای سوری پر کلام اور عکرم اور سعید بن جبیر اور عطاء بن محمد بن کتب ابو مالک بن عیسیٰ عینی اور بنی
 اور صحت اور سیاح اور بنی ازری سے کہ انہوں نے بھی طحا کی تفسیر میں کہا یا رجل اور بنی عباس اور سعید بن جبیر اور
 خدی سے کہ ایت میں یوں یا کہ کلام علی بن ابی طالب سے کہ کلام ہے جس کے معنی یا رجل ہے لہذا کہا ابو مالک نے یہ کلام جہاں اور
 قاضی عیاض نے اپنی کتاب غنائین میں سعید بن جبیر کے عہد میں سے یہ عہد بن اس سے روایت کیا کہ حضرت مسلم بن عبد اللہ
 وسلم جب رات کی نماز پڑھتے تو ایک یا کون یا کثیر سے سوزا اور دوسرے کو اٹھاتے تو اللہ تعالیٰ نے انار اظہار یعنی
 لے کر جو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمین کو (دونوں پاؤں سے) اتار نہیں آتا رہتے تھے پھر قرآن اس لیے کہ تو محنت میں آج
 پھر قاضی عیاض نے کلام اور پوشیدہ نہیں ہے وہ اکرام اور اجماعاً معاً کہ اس آیت میں بیان ہے جو یہ صحت سے
 روایت کیا کہ جب امت سے حضرت مسلم بن عبد اللہ وسلم پر فرق مجید آتا تو حضرت مسلم بن عبد اللہ وسلم کہتے ہیں
 قرآن مجید کے ساتھ ادب کے ساتھ توفیق میں سے مشرب ہوئے نہیں آتا اگر اوقات میں پھر پھر کر تو کہ محنت میں رہتے تو
 امارت مند نے اظہار انزلنا علیک القرآن لنتقے الا ذکرہ من تحشی اور امروں میں نہیں ہے عیض جو ثورن نے کہا ہے
 کیا ملک بکولہ سب جائزہ و تعالیٰ علم غایت کرتا ہے تو اس کے ساتھ بہت خوبی کا ارادہ کرتا ہے جو عیض میں عیاض نے
 ہوا ہے کہ حضرت مسلم بن عبد اللہ وسلم نے فرمایا جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ارادہ کرتا ہے کہ وہ میں میں سمجھتا رہتا ہے
 اسباب میں کہ کسی عہد حدیث ہے جو کہ حافظ ابو القاسم طبرانی نے ثعلب بن حکم سے مروی روایت کیا کہ حضرت مسلم
 بن عبد اللہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ عالمین کو فیارت کے دن جیسا پنی کرسی پر بندوں کے فیصلہ کر دے
 جیسے گا کہ میں نے نہیں کہا تھا یا عالم اور حکمت تم میں مگر اس طرح کہ میں تمہارے ساتھ گناہ صاف کہوں اور جو
 کچھ پر وہ نہیں ہے ان تفسیر نکہا اسکا سننا کہ ہے اور ثعلب بن حکم یہی ہے ابو یوسف بن ابی صالح نے انسحاب میں
 ذکر کیا اور کہا کہ ثعلب بن حکم نے یہ پھر کو زمین جابے اور ثعلب بن حکم سے کہا کہ بنی حریث روایت کیا اور
 کہا جابا بن عبد اللہ تعالیٰ کے قول انزلنا علیک القرآن لنتقے کی تفسیر میں کہ اللہ تعالیٰ کا قول اللہ تعالیٰ کے اس
 قول کی طرح ہے ماقولنا انزلنا علیک القرآن لنتقے کی تفسیر میں کہ اللہ تعالیٰ کا قول اللہ تعالیٰ کے اس
 ساتھ نماز میں اور قدامتے انزلنا الایہ کی تفسیر میں کہا نہیں اللہ کی قسم نہیں بنایا اللہ نے کہوندہ کی بجائی
 کا سبب بنایا ہے کہ سبب صحت کا لہذا لہذا دینے والا ہیست کی طرف لایا ہے عیض ہے کہ وہ دوسرے طرح جو کہو ہے

ماظہر ہے کہ حضرت سیدنا محمدؐ کے ساتھ جابر بن عبد اللہؓ سے وہیت کیا کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جنگ کی لڑائی میں تھا تو ہم غنت گئی ہیں (شوکر کی لڑائی سے) اور لشکر میں ہم جدا جدا ہو گئے تھے لیکن ایک اور دودھ جابر بن عبد اللہؓ نے کہا کہ میں انشکر کے قند میں تھا کہ یہ سناؤ لیکن کیا آپؐ نے سلام کیا یا پھر بولائی میں جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہیں یا وہ میرے ساتھ آکر جا لے گا اور میں ان شخص کے ساتھ ہزار ہا گیا دیکھتا ہوں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انشکر کے قلب میں آپؐ میں صغ اوٹ پر وہ میں اور آپؐ نے وہ سوپ کی وجہ سے سر کھڑا اور ہاتھ کا سینکے ہاں اس حال میں اللہ کے رسولؐ نے یہاں لگے وہ بولنا لگوں میں سے وہ کون شخص ہے میں نے کہا وہ سرخ اوٹ والا ہے اس کے قریب ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سوری کی باگ بکلی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رک گئے پھر بولا آپؐ ہی محمدؐ میں آپؐ نے فرمایا میں وہ بولامیں کچھ باتیں آپؐ سے پوچھنا چاہتا ہوں جبکہ میں ان میں سے کسی نہیں جانتا ایک آدمی یاد آدھی کے وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پوچھ جو تو چھینا چاہتا ہے وہ بولا اللہ کے یہ کیا غیر سترتا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہی کی گھنٹیں سوتی ہیں اور اس کا دل نہیں سوتا وہ بولا آپؐ نے فرمایا یہ بولتا ہے محمدؐ پوچھنے باپ پان کی شا اگر طرح ہو جاتا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مرد کا پانی سفید غلط ہے اور عورت کا پانی رقیق بہر دو دن پانیوں میں سے جو سنا پانی دوسرے پر غلبہ کرتا ہے بچہ کی شیا اس میں لے کر ساتھ ہو جاتی ہے بکلا پانی غلبہ کرتا ہے وہ بولا آپؐ نے فرمایا وہ بولا جھکی مرد کے پانی سے کیا چیز بنتی ہے اور عورت کے پانی سے کیا چیز آپؐ نے فرمایا بڈیان اور گین اور شہرہ مرد کے پانی سے بنتے ہیں اور گشت اور خون ابدل عورت کے پانی سے وہ بولا آپؐ نے فرمایا پھر بولا اسے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس میں سے کتھرا کیا چیز ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مخلوق بڑا پیر لکے تے کیا چیز ہے فرمایا دوسری زمین ہے بولا پھر زمین کے لئے فرمایا پانی بولا پھر پانی کے لئے فرمایا انہر بول پھر انہر بول پھر انہر بول کے لئے فرمایا اسلی زمین بولا پھر سلی زمین کے لئے پھر حضرتؐ کی مبارک آنکھوں سے رگنے کے ساتھ تھو جو جاری ہو گا اور فرمایا خالین کے علم کے ساتھ مخلوق کا علم عاجز ہے اس لئے تو وہ میں اس علم میں ساوی میں جابر بن عبد اللہؓ نے کہا وہ بولا آپؐ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ اللہ کے رسولؐ ہیں حضرتؐ نے فرمایا لوگو جانتے ہو یہ کون تھا لوگوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسولؐ جب تک ہے فرمایا یہ رسولؐ علیہ السلام تھے حافظ بن اشیر نے کہا کہ ان روایت میں جو عبد اللہؓ نے فرمایا سفرد ہوتا ہے ہر دے کے ساتھ قاسم بن عبد الرحمنؓ اور کلبیؓ نے فرمایا کہ قاسم بن عبد الرحمنؓ کسی چیز کے ساتھ نہیں ہے اور ضعیف ہے کہ کو ہوا قاسمؓ نے فرمایا کہ میں نے کسی شخص سے ملے کہ وہ محمدؐ میں اس کے ساتھ

ہر لوگوں کے غمگنات کیا ہے ان غمگوں میں چہرہ حرف دکھلات کرتے ہیں کئی تو نہر جن میں سے کوئی قول
 نکلتا تو صرف سے غالی نہیں ہے سانون قول اسکے سننے میں طہلی ہو اس شخص کو جسے راہ بانی پہنچا کر
 اسکے سننے میں تہاڑ زمین اور تہاڑوں قول بقیہ ہے جسکے ساتھ اللہ نے تم کہا کی اور اکثر مفسرین کا یہ قول ہے
 کہ اسکے سننے میں بار جل امیر اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اور یہی قول ہے حسن اور عکرمہ اور سعید بن جبیر
 اور صلیح اور قتادہ اور مجاہد اور ابن عباس میں کہ اپنے تہاڑوں ہے کہ کوئی اسکو بار جل کے سننے میں صبیحی بان لانا
 ہے اور کوئی بظنی زبان میں اور کوئی سیرانی زبان میں اور کبھی کے نزدیک ملک کی لغت میں طہ بار جل کے سننے میں
 ہے جیسے گند کہا ابن انباری نے اور قریش کی لغت میں سب لغتوں کے ساتھ اس میں وہی ہو افی ہے بلکہ
 اللہ جل و علائی نے اپنے پیغمبر کو قریش کی زبان کے سوا اور کسی زبان میں مخاطب نہیں کیا انتہی اور جلیات
 ہو چکا کہ طہ کے بار جل میں کسی لغت میں عرب کی لغتوں میں سے تو اس لفظ کے سننے ظاہر ہو گئے اور اسکی
 دلالت انہی ہوگی اور یہ لفظ ان فوہم سور سے خارج ہوگا جہاں کتابیات میں سے ہونا ہم بیان کر چکے ہیں
 بقبر کے ہذا میں امیر بطرح جب لفظ اس میں کے لیے ہوئے کسی لغت میں عجم کی لغتوں میں سے اور انہیں غزل
 میں عرب کی کلام میں ہی لفظ مستعمل ہو چکا کہ کلمات مجملہ جنگرب نے استعمال کیا ہے اور وہ کتاب غزیر میں موجود
 ہیں تو اس استعمال کے ساتھ یکبارہ عربی ہوگا کہا نفسی نے مارک میں جو وہی ہے کہ طہ بار جل سے ہیں اگر یہ
 افضل میں یہ عبادے تو ظاہر ہے دہندہ ہی حق ہے جو سورہ بقرہ میں مذکور ہوگا اسی لیے کہا عملی نے جلالین میں
 اللہ جل و علائہ مذکورہ اندک اور اللہ عز وجل قول انزلنا علیک القرآن لنتقے حبلہ مستند ہے جسکو حضرت صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تسلی کے لیے چلا یا گیا ہے اس لیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مشرکین کو کبیرے سے سخت
 تکلیف پہنچتی تھی اور ثقاف کا استعمال قب میں آتا ہے اور معنی میں نہیں آتا کہ اپنے قبیلے کے محمد و قرآن کو
 تاکہ تو سنی میں بڑے کفار یا فوس کر نیکی کے ساتھ اور ان لوگوں کے کفر یا ساف کسانیکے ساتھ اور اعلیٰ یا
 نہ لانے پر حسرت کہ ساتھ لیے کہ تیر کوئی ذمہ نہیں ہے سو پہو پیادے کے تو یہ اللہ تعالیٰ کے اس فعل کی طرح ہے
 لکھا کہ باختم فہمک علی الذلک و ہذہ لینے کو ہیں تو گنوا ابکا اپنی جہاں لینے پہو گنوا ما بین گس بات
 پہتا عطا کر اور عرض لغت میں ہر کہ کہتے ہیں اور بعض نے کہا عرض ہے جو اونچا اور اونچا یہ کہے اور اہل شام کی مجلس کو
 بھی لکھا اونچا ہو نیکی اہل شام سے عرض کہنے میں کہا لٹنے اسوا کہتے ہیں کسی چیز پر توجہ نہ کیو گنوا اقل اللہ عطا
 والقرآن اور بعض نے کہا اسوا گنوا یہ ہے ملک اور عزت اور سلطنت کو ان ہی معنی کے معنی استغفر اللہ ہے کیا یہ اسکو

یعنی کے کتاب مائہ صفت میں بہت دو چیزوں کے متعلق ایک جماعت مان سب طرف کی تشریف کیا ہے اور عام ملک سے مروی ہو کہ انہیں سے فرمایا استوار غیر معمول ہو (یعنی معلوم ہے) کہ کیفیت غیر معمول ہو اور اسکے ساتھ ساتھ ان کا نام ہے اور اس کے سوال کرنا بہت ہے کہ انہی نے اس وقت کا یہ عقاد ہے ہوا و عرض اسبعا و ذوالی کی صفت ہے سہا کیفیت کے جب آدمی پر ایمان لانا اسکے ساتھ اور بنانا کے علم کا اسے عرض و عمل کی طرف اور مروی ہے قری اور اور اور لیس اور ابن عیینہ اور ابن مسدد کہ غیر ہم سے ان آیتوں کے مثال میں جن میں اللہ کی صفات کا بیان ہو کہ ان صفات بدیسی ہی بیان لاؤ جیسے آیات میں مذکور ہو میں اور سب اب میں و در سب میں نہیں بل یقیناً اللہ جل جلالہ و اسکا ان جہت شکر جاننا اور اسکی ذیل میں خوف کرنا و یہ قال تھان و تھانہ و در سب اب میں جن میں خوف کرنا جائز ہے تفصیل اور اس میں دو قول ہیں قول اول گو کہ کے معاد سے میں عرش اس سر کر کہتے ہیں جب بادشاہ بیٹھتے ہیں جب کے لیے اسکا ملک سے اچھا جانا ہے اور جانا ہے وہ بنا کر اور جاری ہوتا ہے حکم اسکا کہتے ہیں ہوتے علی عرش استوی علی عرش ملک و لا تعال خند نے کہا اور تعال کا قول نہیں کہ ہے اور حق ہے اور اس کے نافذ ہونا قدرت اور جاری ہونا شیت کا ہے اور دلالت کرتا ہے عقل کے معنی ہونے اور تعالیٰ کا قول سورہ یونس میں تھان استوی علی العرش یکثر ان کا کہہ لینے پر قائم ہوا عرش پر تہذیر کرتا ہے کہ مکی و اللہ عرض و عمل کا قول میرا اللہ جل جلالہ استوی علی عرش کا تفسیر ہے و در سب قل استوی سے میں استوی کے ہو اور معتزلہ اور عقلین کی ایک جماعت کا مذہب ہے اور انہوں نے دلیل دیا کہ اسبر شاعر کے اس قول کے ساتھ

قَدِ اسْتَوَىٰ وَنَشَرْنَا عَلَى الْوَرَقِ مِنْ هَذِهِ سَنِيْفٍ يَوْمَ الْفَتْرَةِ

اور اسکا کہ کیا گیا ہے کہ عرب کی لغت میں استوی کا استوی کے معنی میں ہونا معروف نہیں ہے اور استوی فلان لفظ لفظ کا استعمال اس وقت ہوتا ہے جب کوئی شخص کسی چیز پر غالب ہو جاوے اور اس سے پہلے سے پہلے کا وہ مالک ہو اور اللہ تعالیٰ تو عالم اشیا کا ہمیشہ سے مالک ہے اور اپنے غالب ہے پھر رانی مخلوق کو جو کہ عرش پر غالب ہو کر کیا خصوصیت ہو کہ اب اس شہر میں نے معنی میں کہ اللہ جل جلالہ عرش پر استوی ہے اور وہ عالم اشیا کے لوہے سے اور ان کے جان لینے والے جو چیزیں ہیں حلال نہیں کرتیں اور وہ اشیا زمین حلال نہیں کرتا اور وہ اشیا کے ساتھ اسکی مہلت ہو اور وہ انکے شاہ ہے ابن الاطری کے اس لکھنے آیا اور بلا اس آیت کو کیا معنی میں فرمایا استوی ہے اپنے عرش پر جیسے اس نے فرمایا و در سب قل استوی کے قول استوی کے معنی استوی میں ابن الاطری نے کہا اللہ جل جلالہ کس چیز سے بتلایا عرب لکھتا ہوا علی اشیا کا استعمال اس وقت کرتے ہیں جب وہ دونوں شخصوں میں مخالفت ہو جب ایک ایک کے

سے ہدایت لیکر اپنی ان کے منہ کے لیے اور وہ جسکی بات سنی اور اس سے مراد وصیت ہے اور وہ شعیب علیہ السلام کی بیوی
 تھی اور اسکا نام صفور تھا بعض نے کہا صفور اسکی بہن کا نام تھا بعض نے کہا شرفا نام تین بعض نے کہا عبد اللہ بہن
 اختلاف ہے کہ موسیٰ نے جو بیوی لڑکی کے ساتھ نکاح کیا یا بیوی لڑکی کے ساتھ اور لکھنا میں جو کہ اسنے نکاح کیا اسکی بیوی
 ہے یا غیر کے لیے بعض نے کہا وہ لڑکی جو اسکا اور خاصہ میں نکاح آئے تھی یعنی اِنِّیْ اَنَا لَكَ مَا تَشَاءُ

لَعَلَّكَ تَرْضَاهُ يَا اَبُو اَلْبَقَدَسِ طَوًى وَكَانَ اخْتِزْنَكَ مَا نَقِمْ لِيَا قَوْمِي اِنِّیْ اَنَا لَكَ مَا تَشَاءُ وَلَا اَنَا
 مَا عَزَبَنِيْ وَاقْبَلُ الْعَمَلُ وَلَقَدْ كَرِهِيْ اِنْ الشَّلَاةُ اَمْرًا اَكْلًا لَّخُفَّهَا الْخِزْيُ كُلُّ قَوْمٍ بِمَا تَشَاءُ فَلَكَ

بَصَدَّكَ عَنْهَا مَنَ لَا يَوْمُ لَهَا وَكَانَ يَوْمَ هَوَاهُ مَقْرُونِيْ بِرَبِّهَا اَلْاَوَّلِيْ اَسَ عَصِيْبِيْنَ هُنَّ
 مِّنْ تَرَابِ سَوْدَانِيْ بِابُو شَيْبَانٍ تَبَ بَلْ سِلَاحُ طَوًى هُوَ سِلَاحُ اَكْشَرِ شَايَ بَرْزُكُ تَبَا يَابُ اَكْشَرِ بِابُو شَيْبَانٍ

پاک تین بیویوں میں سے ایک سوزہ یا پویش بھی نماز میں کرتے ہیں ہمارے عزیز ہونے فرمایا تم نماز پڑھو ہونے سے یا پھر
 سے اگر پاک ہوں اور سینے سے جو کہ پسند کیا تو مستند جو حکم ہوں جو ہوں اور میں کسی کی جنگ نہیں ہوا میرے سویرے

جنگی کرو نماز گھڑی کہ میری یا کو قیامت مقرر آئی ہے چھپا لیتا ہوں اسکو میں کہ بلائے ہرجی کو جو وہ کتا ہے
 موسیٰ علیہ السلام کو بھی پہلی ہی میں نماز کا حکم ہے اور ہمارے پیغمبر کو بھی اور قیامت کو چھپاتا ہوں یعنی وقت کسی

انہیں بتانا سو کہ میں تم کو نہ روکے اس کو وہ جو یقین نہیں کرتا اسکا اور بھی پڑا ہے اپنے مذہب کے پھر چکا
 جاوے نہ روکے اس سے بیعت قیامت کرتے ہیں لائے سے یا نماز سے جب اسنے موسیٰ علیہ السلام کو برسے کی وصیت

سے سننے کیا نہ اور کوئی کیا ہے **ف** حافظ ابن کثیر نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب پہنچا موسیٰ علیہ السلام آگ پاس
 آئے تو دیکھ لیا آواز آئی اسے موسیٰ بن ہون میں تیرا رب اور دوسری آیت میں ہے تَوَدَّىٰ مِنْ سُلَاطَةٍ

بِالْوَادِ الْاَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبَارَكَةِ مِنَ الشَّجَرِ اَنْ يَّامُرُوْنِيْ اِنِّیْ اَنَا لَكَ مَا تَشَاءُ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ يَنْعِيْبِيْ بِمَا
 موسیٰ علیہ السلام اس آیت میں تیرا رب وہی سلیح کہ وہ کہنا ہے برکت الممتحن سے اس خست کو اس موسیٰ میں

میں اور جہاں کہ راہ رہا ہوں **اِنِّیْ اَنَا لَكَ مَا تَشَاءُ** یعنی میں ہوں میں تیرا رب یعنی جو شخص تیرے ساتھ باتیں
 کرنا ہے اور تیرا مخاطب ہے وہ تیرا ہے سوا تار اپنے یا پویش موسیٰ علیہ السلام کی یا پویش لگے ہے کے چہرے

کی ناک تین قالہ عَلِيٌّ بْنُ اَبِيْطَالِبٍ وَابُو ذَرٍّ وَابُو اَلْوَكَّ وَخَبَرُوْنِيْ اَحَدٌ مِّنَ التَّكْلِيفِ لَمْ يَخْلُ
 کہا حکم کیا اسنے موسیٰ علیہ السلام کو یا پویش تارنے کا اسم عام کی عظمت کے کو طرعیہ بن جبر نے کہا موسیٰ علیہ

اسلام کو اسنے تارنے یا پویش نماز کا حکم اس طرح کیا جیسے حکم کیا جاتا ہے آدمی جو تیار آتا ہے یا تیار بیت اس میں داخل

[illegible]

اسکو یاد کیا ہے یا ایسے کہ تو مجھے ہی یاد کرے لوگوں کے سوا یا کبھی کو نہ میری یاد کے دشمنوں میں اور نہ مائت کے دشمن
 ہیں یا یہ سچے ہیں کہ بہت نہ فائدہ اگر جب تو یاد کرے کہ میری پند ہے پر وہ سنے نقل کیے جسکی دلیل میں حافظ ابن کثیر
 نے اس پر دوسرے برہنہ کی ضرورت پیش کیا کہ بیشک قیامت جو تو اپنے عقاب کی تاریخ ہے لا محلا تیرا ہی ہے اور یہ
 جلد عبادت کے حکم اور نماز کی قیامت کو حکم کی علت کو چھپا کر تباہ ہوں اور اچھینا کے وہی سنے نقل کیے جہاں
 سننے کے وہاں **يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخَفُوْا** اَللّٰهُ اَعْلٰی عِلْمًا وَّ اَكْبَرُ **وَلَا تَحْزَنُوْا** اَللّٰهُ اَعْلٰی عِلْمًا وَّ اَكْبَرُ **وَلَا تَحْزَنُوْا** اَللّٰهُ اَعْلٰی عِلْمًا وَّ اَكْبَرُ
وَلَا تَحْزَنُوْا اَللّٰهُ اَعْلٰی عِلْمًا وَّ اَكْبَرُ **وَلَا تَحْزَنُوْا** اَللّٰهُ اَعْلٰی عِلْمًا وَّ اَكْبَرُ **وَلَا تَحْزَنُوْا** اَللّٰهُ اَعْلٰی عِلْمًا وَّ اَكْبَرُ
 ہوں اس کی بنا پر کہ میں پروردگار میرے لیے جو میں نے کہا کہ میں اور فرمایا **اَللّٰهُ اَعْلٰی عِلْمًا وَّ اَكْبَرُ** سے تو ہر کوئی الیہا پرست ہی و سابق
 ہے دوزخ فرمایا کہ اسے سکو اندر ہم سپرد چنگ پہلے حال چن پر ہم لائی ہو جاوے گی **ف** حافظ ابن کثیر نے کہا کہ یہ سب جواز
 تھا کہ یہ سب سے کوئی ایک لے (ایک رسالت کی) سند پر اور جو وہ قطب ہے اور علت کے یہ امر صریح خلاف ہے جو دلالت
 کرتا ہے کہ یہی اصل پر اسد عزوجل کے سوا کوئی قادر نہیں ہے اور یہی اصل کو نہیں لانا اگر کسی اصل کو نہ مانے نہ بیشک کی
 تفسیر میں بغیر بن نہ لگا دیا کہ یہ اسد جواز و فعلی نے موسیٰ سے یہ خود لا سادینے کے طور پر فرمایا اور بعض نے کہا کہ
 تقریر پر فرمایا ہے یہ لائی جسکو تو پہچانتا ہے اور یہ کہ نہ نہ میں جب تو دیکھتا کہ ہم سکو کیا بناو گے تو گویا یہ جملہ اعتبار
 تقریری ہے عرض کی کہ میری لائی ہے جس پر میں لیکھا لگانا ہوں یعنی جلتے وقت اس پر لیکھا لگانا ہوں اور لگانا
 ہوں اس کے ساتھ دشمنوں کو اپنی بکریوں پر لٹکے پتے عجاڑنے کے لیے تاکہ میری بکریاں وہ سنے کہا وین علیہ الرحمہ
 میں فاسم نے امام کے نقل کیا کہ ہش یہ ہے کہ آدمی اپنی لامبی دشت کی شاخوں میں ڈال کر گناہ سے بے انتہا
 کہ اس کے پتے اوپر گرین کہ کسی شاخ کو توڑے نہیں یہ ہش ہے **كَذٰلِكَ اَقَالُ مَيِّمُوْنَ** بن محمد رات کیسا اولیٰ جہا
مَالِدِ بلوغی کے سہ سنے میں کہ میرے لیے جو میں صلح اور نفع اور اور ضرورت میں ہی سکو سوا اور بعض نے تحریف کیا کہ
 کچھ چیزوں کے ذکر کرنے میں ان ضرورتوں میں سے جسکو ہم کہہ لیا بعض نے کہا وہ لامبی مری علیہ السلام کیلے
 رات کو روشن ہوتی تھی اور لکی بڑی کی چوکیداری بھی کرتی تھی جب آپ سوجاتے اور آپ سکو گارٹھتے تو وہ دشت
 انکے آپ پر سایہ کرتی اور سوا اس کے اور امور عبادت کے خلاف میں اور ظاہر یہ ہے کہ امر اس طرح نہ تھا اور اگر وہ لامبی
 وہ چیز بن جتی ہوتی تو سوا علیہ السلام کے سانپ بن جانے سے نہ ڈرتے اور پیٹہ دیکر نہ ہانکتے نہ یہ سوا کیلے عزیز
 ہیں اور یہ سوا علیہ السلام کے سانپ بن جانے سے نہ ڈرتے اور پیٹہ دیکر نہ ہانکتے نہ یہ سوا کیلے عزیز

سے پہلے تھے گا اور ابن عباس سے مروی ہے کہ لاشی کا نام دُشائبا والدہ علم بالصلو ابہ ادا شد کے قول الفتحا
یا توتی کے معنی ہیں کہ یہ لاشی جو تیرے مائتین ہزار سو سے کم کو ڈال دے تو ہنگو ڈال دیا بہر تب ہی وہ سانپ
وڑتا ہے جسے ہر وقت ڈال دینا لگے ہو کر طبعی سانپ کی شک کی طرح پسینہ پات لگا کر نہر خفا اور نہر کینا ہو یا غلط
صاحبانیت کو نہ ہلا نہ سو نہ شرارت سے نہ نہر غل و نقص کی درمیان جو فتنے لگی ہے آیت سو نہ عرفی شرا کا شہر
ہے کہ لاشی بڑا زوردار اور ناگ بین لگی اور آیت سو نہ غل و نقص سے سلام تو تاپے کہ وہ لاشی شک ہو گئی تو حافظ صاحب
نے آیت کو ریں تعلیق بیان کی کہ وہ غایت کبریاں از دہ کی طرح ہیں لگی اور سرعت حرکت میں شک کی طرح اور کبریاں
تجدید اللہ اور علیہ الرحمۃ نے آیت سو نہ غل کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ اول شک نہین لگی تھی جب خرمن کے لگا کر ڈالی تو نا
ہو گئی بڑا کچلن لالالت کہ تپے حافظ کی تعلیق کے معنی ہیں یہ ابن عباس سے کہ ان کو جبکہ حافظ نے ابن ابی حاتم سے
اسناد بیان کیا کہ ابن عباس سے مروی ہے کہ لاشی کو ڈال دیا بہر تب ہی وہ سانپ وڑتا
اور اس سے پہلے کہ یہ وہ سانپ نہین ہوا نہا بہر دخت پر گدڑا اور نہر دخت کو کھالیت اور بہر سے گدڑا تو تیر کو غل
جانا اور موسے اس کے پیش میں تیر کو لانی کی تو از سنے تو بہر سے پیٹھ دیکر اور از ہوئی لے سوی کچلے کو تو ز کچرا
بہر دو سو یا ز آواز ہوئی کچلے کو اور نہر دخت پر خیری بار آواز ہوئی تنجیکو خطر نہین ہے تو موسے نے اس کو کچر
لیا اور کہا امی اس نہ میں عالم میں کہ اللہ تعالیٰ کا قول وَمَا تَلَكَ يَحْيٰىكَ يَتَّقِيْهِ مَنِ اسْتَعْمَدَ تَمَّ تَقَرَّبَ كَيْلَ
ہے اور حکمت اس استعماد میں اسی کہ کا خبردار نہا ہے اس امر پر کہ جو ان کے ہاتھ میں ہے وہ لاشی ہی ہے نہا
کہ جب اس کو لہ کے حکم سے پینک لیا اور وہ سانپ بن گیا تو موسے علیہ السلام نے جان لیا کہ یہ میرے عطیہ ہے
اور یہ عرب کے اس کا دیکے مطالب ہے کہ کہتے ہیں دو سے کو تو جانا ہے کہ یہ کیا ہے حالانکہ وہ اس کو بغینہ
پر چھتا ہے اور اعلیٰ غرض یہ ہوتی ہے کہ اس کی قلبی معرفت کہ ساتھ اسکا لسانی اور اعلیٰ منظم ہو جادے موسیٰ
نے فرمایا یہ میری لاشی ہے کہا الم سے استند بعض کا یہ قول ہے کہ اس لاشی کی در شاخین تہین اور اسکے بچر
نیزہ لگا ہوا تھا اور پر کا مڑا ہوا تھا مقابل شکہا اس لاشی کا نام خیمہ تھا میں اس پر کھٹکا لگاتا ہوں چلنے کے
وقت اور جب تنک جا ہوں اور جب کسی چیز پر چلو کرتا ہوں لہذا میں ہوں اس لاشی کو سو کچے دخت پر پے چھا
کے لیے تاکہ سو بکرین کا بدن ہو کر نہ دے آہش کو سین جلد کے ساتھ بڑا ادا سکے معنی یہ ہیں کہ میں اس لاشی
کے ساتھ بکران مانگتا ہوں اور انکو دانتا ہوں اور اس کہتے ہیں بکرین کے دانے کو اور میرا میں کتر کلام میں آہ
اور یہ جو رتہ کی تکیہ کی وصف میں آخر فرمایا آخر نہیں فرمایا اور اس کی غایت کہ وہ علم اور کتب سے ملے

نصوحہ پیرین مرادین عین ملامتی کو ہستقل کو تہائیات سے ہر اسکے ساتھ اپنا کہا نام اور اسکے ساتھ ہی
 بڈ بکر کنوئین سے پانی نکالتے اور مثل کرتے ہر ساتھ سانپ اور خا بکر تہے ہر ساتھ ضد دن کے ساتھ اور
 سایہ لیتے ہر حجب پیشہ اور انکے سو اور بہت کام مرادین عباس سے دروی پر کو سو علیہ السلام سے ہر ایک کہا نام اور
 اور اپنا پنا پھر ایک ساتھ وہ اپنی جیتی اور باطن کرتی اللہ میں ہر کوئی تہے نوہین سے ہر ایک کہا نام اور
 رہتے ہو کو زمین میں کار تہے تو پانی نکل آتا اور اگر اسکو زمین سے کہنے لیتے تو پانی جلا جاتا اور اگر میوہ خوری کا ارادہ
 کرتے تو وہ ملامتی درخت بن جاتی اور اس پر تہے نگہاتے اور وہ میل دیتی اور حجب کسی کنوئین میں سے پنا جہتے تو
 اس میں نکلتے تو وہ ملامتی کنوئین کے گہر کو نکلی پنی ہو جاتی اور اسکی در شاخین دول پنا تہا سیاہ تنک کر پانی پنا
 لیتا ہر دت نغنی کے پیر غریغ کے قائم مقام ہو جاتی اور حجب ہوس ہر کوئی دشمن ظاہر ہو تا تو وہی ہر ایک مقابلہ
 کرتی اللہ بجاہ و خا تہے فرمایا اللہ کو اسکو ہوسی تو اسکو دلدادہ اللہ کے بعد حجب ہر نظر ٹری ہر ہر ہی و ہر
 سانپ ہو گیا ہے سانچون میں ہر دوڑتا اور دوسری جگہ فرمایا دَانْ اَلْنِ عَصَاكَ فَلَمَّا رَاَهَا هَاقَتْ
 اَحَاکَ اَجَانْ اَعْبَادُکَ اَللّٰہُ پنی ملامتی ہر حجب دیکھا اسکو چھینتا تہے جیسے سانپ کی سکت ہے اور جان
 کہتے ہیں جھوٹے سانپ کو اور دوسری جگہ فرمایا اَللّٰہُ اَعْبَادُکَ اَعْبَادُکَ اَعْبَادُکَ اَعْبَادُکَ اَعْبَادُکَ اَعْبَادُکَ
 توحید کا اطلاق جھوٹے بڑے زیادہ سانچون پر تہا ہے بعض نے کہا جان اسکی ابتدا حالت کا بیان ہے کہ تو
 پہلے تو ملامتی کے انداز کے مطابق سانپ بنا ہر پہلے پہلے افعیان بن گیا اور افعیان اسکی ابتدا حالت کا بیان
 ہے ہر بعض نے کہا ہر بڑے ہر جن تو افعیان کی طرح تہا اور عرت میں جان کی طرح محمد بن احقان نے کہا ہوس
 نے دیکھا تو ملامتی ایک سانپ بھی بڑے سانچون میں سے اور در شاخین اسکی دو چار بیان بن گئیں اور
 چوکان اکی کر لائن جادین (گھڑکی جادون کی طرح) چھینتا تہے جیسے سانپ کی سکت اور اسکی انکھیں جگہ تہی
 تہیں لگ کی طرح حجب بڑے تہے کے ساتھ جواوٹ کی مثل ہو تا کہ تہا تو اسکو کھلیا اور بڑے درخت کو اپنی ڈاڑھ
 کے ساتھ جاب دیتا اور اسکے دونوں کے گہنہ کی آواز سنائی دیتی جب ہوس علیہ السلام نے یہ دیکھا تو پیر پر ہر
 دیکھ کر ہر ایک اپنے رب کو اور تہے گیا اللہ سے شرم کر کے پیر آواز ہوئی اے ہوس اور تہے پیر ہوس علیہ السلام
 ہی ہے اور آپ خوف سے ہر تہے فرمایا کہ تہے اسکو اور تہے ہم پیر دین گے اسکو پہلے حال پر ہوس علیہ السلام
 پر صوف کا کرتا تہا جبکہ ظلال کی کڑی کے ساتھ کا تہا ہوا تہا حجب اللہ نے حکم کیا اسکے بڑھنے کا تو ہوس
 قلیدہ اسلام کرتے کا تہا تہے تہے پر پٹ لیا اللہ نے حکم کیا کہ تہے بڑے کپڑا اور تہے ہر بعض ہر ہر

نے دیکھا کہ حبیبیہوں نے کتے کی آہٹیں کو مٹا کر اپنی انوکھی فرشتہ بولا لکھنا اجازت دی ہے اسکو کھانے کی جس سے کپڑے ہونے لگے اور نا اگجوں میں ہوجا لیکر اپنے فرمایا نہیں پر میں ہلاؤں معن اور ضعف سے سنا ہوں اور آہنی ہاتھ سے کپڑا اتار دیا اور اسکو سانپ کے منہ میں رکھا تب ہی وہ لاشی ہے جسے مٹی مفسرین نے کہا ہے اللہ عزوجل نے ارادہ کیا کہ اسے علیہ السلام کو وہ آیت دکھادی جس پر مخلوق قادر نہیں ہے تاکہ آپ دیکھ کر ان میں جیسے کوڈ ایسے فرعون پاس تھے افعال کا قطع ہی اہستہ فی العالم فتح البیان کا بیان فاتح یہ ہے کہ بعض لوگوں نے عصارے کے منافع کی تعداد کے لیے تعرض کیا ہے اور انہوں نے ان منافع میں سے کچھ یقیناً بیان کی ہیں ان میں سے ہر بعض عرب کا قول کہ میں اسکو گاڑنا نہیں اپنی نماز کے لیے اور اسکو تیار رکھنا ہوں مخالفون کے لیے اور چلانا ہوں انکے ساتھ جا رہا ہوں اور دلتا ہوں اس سے اپنے سفر میں اور دیکھا ہوں اپنے اپنے چلنے میں تو کو میرا قدم پر کر چپے اور کو دجا تا ہوں انکے ساتھ نہر ہے اور چلا ہے مجھکو گرنے سے اور ڈالتا ہوں اپنا کپڑا اچا تے مجھکو گرمی سے (یعنی چھلتا بنا تا ہوں) اور محفوظ رکھتا ہے مجھکو سردی سے اور قریب کرتا ہے میرے ہجر کو جو مجھ سے دور ہوتی ہے اور یہ اٹھالیتا ہے میرا کھانا اور کھرتا ہوں اسکے ساتھ دروازے اور چٹا ہوں اسکو تھکنے کتوں سے اور قالم مقام ہو جاتا ہے نیز کے چوکا مارنے میں اور تلوار کے اقدار کے ساتھ مقابل کرنے میں وارث ہوا ہوں اسکا اپنے باپ سے اور درمیان دو ٹکاپ عصارے میں کوا چنے چھتے کہا علامہ شوکانی نے اپنے اطلاع بابی ایک لطیف جملہ پر منافع عصارے میں جسکو بعض تفسیرین نے تصنیف کیا ہے ذکر کیا ہے اس سال میں اخبار اور شہد اور بڑی عمدہ عمدہ فائدے اور نہایت لطیف لطیف کتے اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے علیہ السلام کے لیے انکے عصارے میں براہین مظالم آیات جسام کو جمع کیا اسقدر کر کے آپ اسکے ساتھ جا دو گروں کے داؤ سے اور ساندین کی خرابی سے اور بنا کی سیلیاں علیہ السلام نے لاشی خطبہ اور خطبہ کے لیے اور یعنی نماز پڑھنے کے لیے اور عبداللہ بن مسعود حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لاشی اور نیزہ اٹھاتے اور تے آپ خطبہ پڑھتے چہرہ میکا لگا کر اسی طرح آپ کے پیچھے خلفاء کا معمول ہوا اور عرب العرب کی حادثہ مٹی لاشی کا پاس رکھنا اور اپنے کھانا لگانا یہی تہذیب تہذیب و تعلیم اور دشمنوں میں بلکہ بعض نے کہا ہے کہ لاشی رکھنا پیغمبر کا طریق ہے اور نیکیوں کی زینت اور ہتھیار دشمنوں کے لیے اور وہ دشمنوں کی اور علم منافقوں کا اللہ تعالیٰ و قی طاعتوں میں اور کہا گیا ہے جب مومنوں کے ساتھ لاشی ہوتی ہے تو اس سے شیطان مبراگ جاتا ہے اور دشمن میں اس سے فاجرا دور ساقط اور ہو جاتا ہے اسکا قبلہ جیت نماز پڑھتا ہے اور اسکی قوت حبیب تک جاتا ہے الی آخر افعال ابو الطیب فی تفسیر

[illegible]

६

اور اگر جنگجو مہدی خدا کا کرنا چاہتا تو کرسکتا تھا پادشاہ کا محل اور برباد ہے ۵

خدا را است مسلم زندگی و الطاف

که جرم منبذ و نان برشته را می‌دارد

جانور و تیراہائی میری نشانیاں لیکر تم دونوں کو کشش کا جلد دیے جاؤ گے اور زمین جاہتا تو اس کے مقابل
 وہ ٹھکڑا ہو جاتا ہے اس سے سامنا نہ ہو سکتا لیکن میں نے یہ کام ایسے کیا ہے تو کہ مانے میں ضعیف بندہ جو اپنے آپ
 میں خوش ہوتا ہے کہ بہت بڑی جماعت بڑی جماعت پر غالب آجاتی ہے اور نہ سپاہی و فوجی نہیں سمجھتا
 کہ طرف جس کے ساتھ ہے مگر فائدہ دیا وہ تو رونق ہے دنیا کے جیسے اور اگر میں نہ تو دنیا کی عزت دینا چاہتا ہوں
 زخون جاتا کہ میری عزت ان کی عزت کے لیے ہے تو کہ سکتا تھا ہر مین وہ کہتا ہوں تو کہوں سے میری برتری
 دوستوں کے ساتھ عادت ہر اور مین اپنے دوستوں کو دنیا کی نعمتوں اور لذتوں کو اس طرح دے دے کہتا ہوں جس پر دوستوں کا
 چلنے والا کا شفیق ہو کر تحفہ دینے والی ملک میں رہتا ہے کہ وہ کہتا ہے اور ایسے نہیں کہ میرے دوست
 نزدیک فیل مین ہوں اس لیے کہ وہ اپنا حصار و نصیب الیہ وسلم بہت میں مل کر ہر اور میرے نزدیک اس سے بڑھ کر
 عزت نہیں ہے کہ آدمی دنیا سے نفرت کرے تو میری نعمتوں کی عزت ہر دنیا کی نفرت کا اپنے لباس سے جس سے بچا جاتا
 ہوں ہاں ان کا کہنے میں ہے کہ اگر سے یہ میرے ہر دوست ہر جب تو ان کو ملے تو جہاں ان کا ملے اپنا بازو اور
 نرم کر ان کے لیے اپنا دل اور اپنی زبان اور جان جس پر کسی دوست کو سرو کیا یا اس کو ڈرایا اسے میرا زالی کے ساتھ
 کیا اور میری طرف بلایا اور میں اپنے دوستوں کی بہت جلد مدد کروں اور ان کی خواہشیں میری خواہشوں کے ساتھ
 ہے کہ میرا مقابلہ کرے گا یا خیال کرتا ہے جو میری ساتھ دشمنی کرتا ہے کہ مجھے دیکھا یا خیال کرتا ہے جو سامنا کرتا ہے میرا
 کہ مجھے بڑھا دیا گیا ہے جو نکلی گا اور کیسے حالانکہ میں ہی ان کا دنیا تو نفرت میں مددگار ہوں میں نے ان کی مدد کی اس
 کے سپرد نہیں کی روایات الیہ وسلم علیہ السلام نے عرض کی کہ یہ کہل میرا سینہ (کہ میں جلد خانہ ہوں) اور ہاتھ
 اگر یہ کام ہوئے ان سے بجا نہ تھا تو اسے یہ حال ایسے کیا کہ ان کو ایک اور خطیم اور خطیم حکم کا ارشاد فرمایا تھا آپ کو
 ایک سپاہی بادشاہ کی طرف ان بادشاہوں میں کہ جو زمین پر تھے تو ان میں سے بڑے کرشن اور بڑے کا فائدہ لے کر اور اگر
 حکم ملے بادشاہوں کے ملکوں سے زیادہ آلودہ تھیں سب بڑے کرشن تھے اور سب بڑے کرشن تھے اور سب بڑے کرشن تھے
 ہر گز لکھا گئے دعویٰ کیا میں ان کے نہیں پہچانتا اور مجھے معلوم نہیں ہے کہ میری رعایا کا میرے سوا کوئی آقا نہ ہو اور
 سوی علیہ السلام نے پرورش پائی زخون کے گہروں زخون کے گہروں کے فرائض پر پہچان میں سے ایک آدمی
 کو ہر ڈالا (جس کا قصہ یہ قصہ میں ہے) اور اس کے کہیں اس کے عرض میں آپ کو نہ مار ڈالیں اور نہ اسی

اور مرد و بچہ اللہ کی قسم میں جاتا ہوں حضرت عائشہ صدیقہ نے کہا میں اپنے دل میں کہا یہ شخص اپنی قسم میں ایسا
البتہ نہیں کہتا اسکو ضرور معلوم ہو گا کہ میں یہاں اپنے بیوی کے لیے رافعہ گندہ ہے وہ مرد و بچہ سے علیہ السلام
رضیہ (پہلے یہاں کے لوگوں کے لیے) رافعہ تھے جو اپنے بیوی کے لیے رافعہ بن گئے (وقت اپنے بیوی کے لیے) یہی
کا بھلی آمد سے سوال کیا میں نے کہا یہ شخص ہم کہتا ہے حافظہ میں کثیر ہے کہا اسی لیے اسے مدح ملے ہوئی ہے کہ اس کی شہادت کے لیے
قول میں دکان عندک اللہ وچہا مجاہد نے فی امری کی تفسیر فی مشاورتی کے ساتھ کی کہا مجاہد نے ونگذرتک
کی تفسیر میں نہیں ہوتا باندہ اس کے بہت یاد رکھنا لوں سے جب کہ مذکور اسے اس وقت کا ہر حالت میں کثیر
اور بیشیہ اور بیشیہ اور یہ جو موسیٰ علیہ السلام نے کہا اِنَّكَ كُنْتَ سَيِّئًا لِّجَمْعَةِ اَيُّنَے تو ہوگو لوگوں سے ہتھیار دینے
اور ہوگو نبوت عطا کرنے اور ہوگو اپنے مدد فرعون کی طرف سے میں ابھی ہے فَلَکَ الْحَمْدُ عَلٰی ذٰلِكَ فَمِنْ اَبْدَانِ کا
بیان فلاح یہ ہے کہ وہ قسم ٹیک میں اپنے ہتھیار کا بغل لیا زو کہہ کر نماز وہ یہ کہ کے حقیقی معنی یہاں رضیہ
اس کے کہ حقیقت میں دین الاصل الی النکب کا نام ہے فرما اور مدح جن نے کہا جَنَاحُ الْاِنْسَانِ عَصَدُ
یعنی انہوں نے جناح کی بانو کے ساتھ تفسیر کی وہ فَلَکَ الْحَمْدُ اور مجاہد نے کہا الی جَنَاحُکَ سے من تحت کے ہے
فطر نے کہا جناح کے معنی جب کہ میں اور جناح کے ساتھ جب کہ اس لیے تفسیر کی گئی کہ جب جناح کے عمل میں
ہے اور مخالفت نے کہا الی معنی میں سے کے ہوا سے متجناح اِنَّ کَثِیْرًا تَحْتَ الْعَصَدِ الْاَلِیَّ وَیُطَوُّ اور کثرت
بیضا اور کہ جواب ہے مانتی علی اسے و اسامی عن وَاَحْلَ عَقْدًا مِّنْ قَسَیْیَہِ کی تفسیر میں کہ ہے کہ موسیٰ علیہ
اسلام نے فرعون کو لڑکپن میں ایک ملاوٹا ہاتھ اور اس کی ڈانسی پکڑ لی فرعون نے اسے علیہ السلام سے کہا
یہ لڑکھن ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مارنے کا قصد کیا تو یہ علیہ السلام نے فرمایا یہ مجھ سے جس میں
نہ عقل ہے اور نہ تفسیر اور ایک مدت میں کہ موسیٰ علیہ السلام فرعون مدح کی عورت حضرت آیہ علیہ السلام کی
گود میں پرورش پاتے تھے اور انہوں نے انکو مٹایا ہوتا تھا ایک وقت کہیل سے فرعون کے گرو آجے ہاتھ
میں ایک چھڑی تھی جس کے ساتھ کہیل ہے ہو اٹھا کہ فرعون کے سر پر اٹھا فرعون غضبناک ہوا اور اس کے ہاتھ
سے انکو بدشگونئی ملی یہاں تک کہ سے علیہ السلام کے مارنے کا پختہ قصد کیا تو یہ علیہ السلام نے فرمایا
بادشاہ یہ کہ ہے بے عقل اگر آپ نہیں مانتے تو اسکو از مایہیہ پر حضرت آیہ علیہ السلام دو تہالے لٹا کر ایک
جاہر ڈال کر اور ایک میں انکار ڈال کر اور لڑکے سے اس کے گرو کہ دے موسیٰ علیہ السلام نے سو تہون پر ہاتھ ڈالنا چاہا
میر علیہ السلام نے انکا ہاتھ مار کر لڑکے پر کہہ دیا ہے ایک لڑکے کو کہ اپنے منہ میں ڈال لیا انکی زبان جل گئی اور اس

سے کچھ چھپا لیا ہے) اس سے پہلے کہ اسکو جن کا خون سی لے چلو تو انہوں نے اسکو دیکھی ہی نہیں کیا اور اس میں کوئی
چیز نہ نکالی یہاں تک کہ اس پر کسی کے چوکا یا جب اس کو کھڑا کر دیکھا تو اس میں لڑکا ہو تو اللہ مجازہ و تعالیٰ نے اس پر کے دل میں سوئی
کی محبت نہ لی ہی ایسی کچھ کسی کے دل میں کسی کی محبت ہو اور صبح کو موسیٰ کی ان کے دل میں ورنہ نہ جب بچہ کرانے
والوں نے لڑکا کا ایک بچہ صندوق میں تو فرعون کے گھر والوں نے کھلا ہے تو وہ چہرے لیکر فرعون کی بی بی کے
پاس آئے اور کچھ کر دیکھ کر فرعون میں سے ہوا میں جیسے سیم نے فرمایا اس بچہ کو رہنے دو کیونکہ اس ایک بچہ سے
بنی اسرائیل کی کچھ کثرت نہیں ہو جاتی میں فرعون کے پاس جاتی ہوں اور اس کے لیے سحانی مانگتی ہوں اگر اس کو
سحاف کو دیا تو اس قدر بڑا تھا کہ اس کا اجمال ہو گا اور اس سے فرعون کا حکم دیا تو بچہ کچھ پلاست نہیں ہو اور فرعون
سے اس آئین اور فرمایا انھوں کی ہندنگ ہے چھوڑ دو چھوڑا اسکو نہ مارو فرعون بے 'یاں چلا یہ تیری ہی آنکھوں
کی منڈک سے ہے جو تو کچھ قدرت نہیں ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس نجات کی قسم جی کہ ہاں لائیں ہے
اگر فرعون بھی انکو آنکھوں کی ہندنگ فرار دیتا جیسے اسکی عورت نے کہا تو صمد اسکو اللہ مجازہ و تعالیٰ ہدایت کرتا جیسے
اس پر کہ ہدایت کی لیکن مجھ وہ ماہ اس صحت کو اور فرعون کی بی بی اپنی بہیلیوں کی طرف بغاوت سے جا کر اس کے لیے
کوئی دانی مقرر کرنی چاہیے (جب ایسا آئین) اور ان میں سے کوئی راہی اسکو بڑا کر دودہ پلانا چاہتی ہستی تو وہ اسکا
دودہ نہ دیتا اور اس پر علیہ السلام درین کہیں بچہ فرما ہے تو انھوں اس سے علم میں ڈالاد حکم کیا کہ بچہ کو بازا تیر
اور لوگوں کے ہم ہونے کی جگہ میں میں پہلار میں اس خیال سے کہ کوئی راہ یہ اسکو لے نہ باہر بھی کسی نے نہ لیا اور صبح
کو موسیٰ کی ان کے دل میں قرار نہ ما اور اس کو ہدایا موسیٰ کی اس میں کہ اس کے پیچھے پیچھے جا اور اسکی جستجو اور دیکھ کہ
کہیں اسکا پتہ ملتا ہے یا نہیں آیا وہ زندہ ہے یا مر گیا اور اسکو دریا کے کنارے والے چیزوں نے کہا لیا اور جاننے سے انہو
و عدہ کیا اسکو پہل لائیں پہل لائیں اس میں اسکو دیکھتی رہی اپنی ہو کر اور انکو فرزند ہوئی اور بولے خوشی سے جب اس کو دیکھا
کہ میرا بیٹا ہی کسی دانی کا دودھ قبول نہیں کرتا میں بتائی ہوں شکو ایک کہہ لے وہ اسکو بال بٹنگے اور وہ اسکا پہلا بچہ
ہے میں نے تو انہوں نے موسیٰ کی ہفیرہ کو بڑا لیا اور بولے بچہ کچھ چیز نے جتا یا کدہ اسکی خیر خواہی کر کے کیا تو اس
بچہ کو جانتی ہے یہاں تک کہ انہوں نے اس میں شک کیا اور یہ بھی فتن میں سے ہوا جو میرے بیٹے اور موسیٰ علیہ السلام کی
بہن کے جواب دیا اسکی خیر خواہی اس بچے کے واسطے اور انکی مہربانی اس پر اسے ہوگی کہ وہ یہ خیال کرے کہ بادشاہ اس بچہ کو دودھ
پلاتا ہے بہت کدہ بڑا ہو گیا اور بہت لوگوں کے بچوں کو اس بچہ کی زیادہ خیر خواہی کر کے تو انہوں کو اسکو چھوڑ
دیا اور وہی احسان کو بخیر سنائی تو انکی ان کی مہربانی کو دین لیا تو موسیٰ اپنی چاہتوں کو مٹا دیا جو اسکا سیر کی

اکی کوئین بہر کین اور شیر دود سے فرعون کی عورت کی طرف نہر کرنے کو کہتے ہیں کہ یہ دوائی مل گئی اور موسیٰ علیہ السلام
 کان کی طرف کسی کو بھیجا کہ وہ میرے پاس آئے جہت آئین تو فرعون کی عورت نے کہا تم یہاں ہی رہو اور اسکی
 پرورش کرو کیونکہ مجھے میرے بچے کے ساتھ بہت ہوشیاری کی چیز کے ساتھ نہیں ہے عیسیٰ کی ان سے فرمایا میں نہا کہ ہر مال
 بچے نہیں چھوڑ سکتی کہیں منہ نہ پڑا تو تیرا جی چاہے تو بچے سن کہ وہ دیر سے میں اسکو اپنے گھر میں بجاؤں گی اور میں اسے
 ساتھ نبیالی گئے میں مقصود نہ کر دینی اور یارہ موسیٰ علیہ السلام کی ان کو حوالہ دے کہ موسیٰ علیہ السلام کے پیڑھے کا اسکی طرف
 وعدہ کیا تھا اور فرعون کی عورت پر یہ بات ناگوار گذری اور موسیٰ علیہ السلام کی ان سے یقین کیا کہ اللہ بجا وعدہ پورا کرے گا
 ہے تو موسیٰ کو اسدن کو اپنے گھر میں لگائی اور بڑا یا اسکو اسنے اچھی طرح کا بڑا نا اور اسکی حفاظت کی اپنی تقدیر کے موافق اور جب
 ایک موسیٰ بنی اسرائیل میں رہے بنی اسرائیل فرعون کی تکلیف دہ کے علم سے بچ رہے (جب کہ ان کے گزرتے) فرعون کی عورت
 جلی سے اسکی ان سے بیکٹن برہم کی کہ بچہ نہایت کراؤ اسنے وعدہ کیا کہ میں فلاں دن تیرے پاس لاؤں گی اور فرعون
 کی عورت نے اپنے خزانچین اور دربانوں اور ملازموں کو کہہ دیا کہ تم جن سے کسی شخص اتنی زبردست جو میرے بچے کا یہ یاد
 کر امت کی استقبال کرے اور میں ایک امین کو بھیجی ہوں وہ دیکھے گا کہ ہر ایک آدمی تم میں سے کیا کیا ہیہ لایا ہے
 یہ بڑا یاد اور محتاط کے ساتھ لوگ موسیٰ علیہ السلام کا استقبال کرتے ہیں اسوقت کا موسیٰ اپنی ان کو اپنے نکلے فرعون کے
 گھر میں داخل ہونے تک حساب بھی فرعون کی عورت پاس داخل ہو کر تو اسے انعام دیا اور عورت کی اور خوش ہوئی اور
 انعام موسیٰ کی ان کو اس لیے کہ بچہ کی عہد پرورش بھی یہ پہلی ہیں اسکو فرعون پاس بھیجا تو ہوں وہ بھی بچے کو انعام
 دیا اور اسکی عزت کرے گا جب فرعون کے پاس موسیٰ کو لائی تو انکو اسکی گود میں رکھا موسیٰ نے فرعون کی داڑھی
 پکڑ لی اور بچے کی پیٹی فرعون کے لنگ فرعون کے لیے بولے تو نے نہ دیکھ کر ہاتھ کا ابراہیم اپنے نبی سے وعدہ کیا
 کہ ابراہیم کی اولاد تجھے غالب ہوگی تو اسنے جلاوٹ کی طرف کہا پس جا کہ اسکو اگر قتل کر دالیں اور یہ بھی فرعون کے
 ہے اور جیسے کہ بیٹے تو فرعون کی عورت لئی اور بولی اب تو کیا کرنا چاہتا ہے اس بچہ کے حق میں جلی جان تو نے یہ
 لیے صاف کر دی ہے وہ بے ایمان بولا تو نہیں دیکھتی کہ یہ بچے گرا نا چاہتا ہے اور مجھے غالب ہونا وہ بولی
 مجھے ایک امر کا اختیار ہے جس سے حق بات معلوم ہو جاوے گی لاؤ اور انکار اور دوسری اور اسنے ان کو کہو اگر اسنے
 سوئیوں کو کہو لیا اور انکاروں کو نہ آیا تو ہم جان لین گے کہ یہ سمجھتا ہے اگر اسنے انکاروں کو لیا اور سوئیوں کو نہ
 لیا تو جان لینا کہ کوئی شخص عقل والا انکاروں کو سوئیوں پر ترجیح نہ دیکھا اور اسے سلطان اسنے اگر دوسری
 اور دوسرا لگا کہ وہ موسیٰ نے انکار سے یہ اور فرعون نے دونوں انکاروں کو مٹ کر کاٹ دے کہ نہ بچو لیا کہیں جا سکے

زجل مارین فرعون کی عیت نبی تو نے دیکھا (کہ وہ نادان کچھ ہے جسکو پہلے نبی کی تیز بینی ہے) اور اللہ نے اسے صحت موسیٰ سے فرعون کا ارادہ جو اسے موسیٰ کے حق میں کیا تھا پیر دیا اور انجام اچھا ہوا جب پہنچا موسیٰ اپنے زور پر اور بدستور اللہ جل جلالہ کی مدد پر ہو گیا تو کوئی فرعون کی کسی بی اسٹیل بظلم کرنے نہ پاتا تھا تاکہ فرعون ظلم کرنے سے بالکل لگے اٹھتا ہو موسیٰ شہر کے پہلے سرور جا رہے تھے جو اب نے داد دیوں کو لٹے دیکھا ایک اسکے رفیقوں میں سے اور ایک کے دشمنوں میں بہ فریاد کی موسیٰ وہ پس اس شخص نے جو تھا اسکے رفیقوں میں کسی جو تھا اسکے دشمنوں میں تو موسیٰ نے اسکو نکال دیا پھر اسکو تمام کیا (یعنی وہ مر گیا) اور اسوقت اس کوئی شخص بھی نہ تھا بڑی تیرا وہ اسٹیل تو موسیٰ نے فریاد کیا یہ ہوا شیطان کے کام سے بیشک دوسرے ہیں ایک نے والا پھر کہا اسے بدینہ بڑا کیا اپنی جان کا سوخش مجھکو پھر اسکو بخند یا بیشک ہی ہے بخشنے والا مہربان اور عرض کی ہے رب جیسا تو نے فضل کیا مجھ پر بہتین کہی نہ ہو گا مدد کا اگر نگاروں کا پھر میرے کو کہا اس شہر میں درگاہ دیکھتا اس امر کی کہ (خون لے فرعون پاس فریاد لے گئے ہونگے دیکھ کے سپر ثابت ہو لو میرے کیا سلوک کریں) اور قطعی فرعون بے عمل کر پڑا ہے اور عرض کی کہ اسٹیل یوں نے ایک شخص فرعون کے لوگوں کا مار ڈالا ہے پھر لے دو ہنس بدلا حق اور انکو چھوڑ دینے (زیادہ دلیہ ہو جائیگے) فرعون بولا اس شخص کے قاتل کی جستجو کرو اور ساتھ گواہ بھی ملاؤ جنکے سامنے سر قتل کیا ہو جسپر تم دعویٰ کو بادشاہ کو اگر چہ قاتل کی قوم سے ہے یا نتر نہیں ہے کہ کسیکو بلا شہادت اور بلا ثبوت قید کر دیوے تم اسٹیل میں کہ کوئی بی اسٹیل میں سے فلان شخص نے اس فرعون کو قتل کیا ہے حق میں لڑو گواہ اسی کو شش میں شہر کے کوچہ کوچہ پر پتے تھے اور ہر جگہ کی بر قاتل کا پتہ نہ ملا سلطان پیر موسیٰ نے اسے اسٹیل کو (جسکی حمایت میں نبی کو مار چکے تھے) دیکھا کہ وہ اور فرعون کے ساتھ لڑ رہا ہے اور پھر دنا گناہ اسٹیل موسیٰ سے اس فرعون پر فرمایا موسیٰ نے اسٹیل کو مقرر تو ہو کر صبر ہے (موسیٰ جو کہ پہلے دن جب مر گیا اور آپ نام نہ ہوئے کہتے وقت کہ میں اب مجھ میں کا مددگار نہیں بنوں گا) اللہ تعالیٰ کہنا بول گئے (آج پھر فرعون کا ظلم اسٹیل پر دیکھنے سے اچھا چاہا کہ اللہ تعالیٰ ظالم پر ظلم کرنا کہ غصہ کیا مجھ پر ہاتھ بھی مجھ پر جلا دیں گے ہل کا خون چھپا رہا کہنے کیا آج اسکی زبان پر شور مچا رہا ہے کہ یہاں موسیٰ کو مارا تھا تاکہ کچھ کہنا چاہتا ہے تو اسکو خون کر رہا ہے جسے خون کر چکا تو ایک جی کا ل نو بی جا رہا ہے کہ زبردستی کرنا پھر ملک میں زمین چلتا ہے کہ پوری ملک پر ادھر والا اور فرعون کی بیات شکر انہو لوگوں پاس ام اکو جا کر جو اسٹیل کو سنا یا تو فرعون نے جلا دون کو کہلا سجا کہ موسیٰ کو زبردستی کرنا فرعون کے پیادوں شام علم کو

اسین موسیٰ کو دیکھتے جاتے تھے اور اٹھایہ خیال تھا کہ موسیٰ ہکونہ میں گئے اور شہر کو پر سر موسیٰ علیہ السلام کے رفیقین کی ایک دھڑ تائی اور اس کی رہت بھڑوڑ دیا اور سیدہ آیہا سنا تک کان پیا دون کی پہلے موسیٰ کے پاس بیٹھا اور بولا اے موسیٰ دربار الوہی کے تیرے مارڈالنے کا مشق کیا ہے تو بھلا میں تیرا سہلا چاہئے دلا ہوں وہاں میں بیٹھا لیکن تجھے یہ خبر نہ تھا کہ ان سے دور تارواہ دیکھتا دعا کرتا اے بھلاص کرم کو بس قسم بے انصاف اور جیسے دہرا مرین کی سیدہ پر اور اس سے پہلے ایک کوئی آزمائش پہنچی تھی اور اس سے بھی نا آشنا تھے مگر بعد چرسین تھابہ لے سیدہ کی مراب لے جادی ہو کہ سیدی اور پر (اللہ نے سیدی اور ڈال دیا اور جب پہنچا دین کے پانی پر جو مصر سے دس دن کی پل ہے جو کہ اس کا لوگ کریون کو پانی ملا ہے تو اور پانی لوگوں کے سوا وہ حقین مدلی کہرین اپنی کریون کو فرمایا ان دھن سے بھگو کیا کام اگر بعد ہو کر کثری ہو رہی ہو تو گوگون کے ساتھ پانی نہیں ملا تین وہ بولیں ہم میں زور نہیں ہے جس کے ساتھ ہم لوگوں سے فرحت کریں اور ہم نہیں اپنی ملا تین جب تک میرا جان چر دے اور سہلا باپ بوزہ ہے بڑی شکر کا بچہ جو سے مے پلا دی ان کے جانور اور وہ بکران لیکر اپنے گھر چلی گئیں اور موسیٰ کے آگے ایک سیطرہ فرمایا اسے رب جو تو اتنا سے سطران بھی چیزین اسکا محتاج ہوں عورتوں نے پہنا نہ کچھانہ پکڑتے مسافر دور ہو سکا کچھ آیا ہے بھگنے پنے سے کہا انکو درکار تھا کوئی مرد ہو نیک سخت کر کر لین تھانے اور بی بی باہ دین جب وہ درون پہ گھر کران لیگائیں تو ان کے باب کو کریون کا جلدی سیر کے سنا اور پر معلوم ہوا اور بولان کیا بات ہو کہ عقد جلدی تم کو کرانے میں تو انہوں نے خبر دی کہ ایک شخص نے بھگو پیچے کپڑے دیکھ کر پانی ملا دیا تو اس نے ان میں سے ایک مرد کی کو موسے کے لباس کر لے بھیجا چرائی اس پاس وہ چلی شرم سے ہولی میرا پ بھگو ملاتا ہے کہ بولین دھن ہکا کرانے پلا دیے ہمارے جانور بچہ جب پہنچا اس میں اربان کیا اس سے احوال کہا مت ڈر پچا کیا تو اس قسم بے انصاف ہے ہمہ زور اور اس کے لوگوں کا کوئی تسلط نہیں ہے اور ہم سیکھ کر سارہین ہولی ان دونوں میں سے ایک باپ اسکو کران کہہ لے البتہ بہر کو کران کرنا چاہے وہ جو زور اور ہوا انت دار حضرت شعیب علیہ السلام کو غیرت آئی اور پچھا کہ تو ہکا کرانہ کی انت داری کی جانتی ہے وہ ہولی اسکا مذہب سے ہفت دیکھا جوتوئل کا کھر ساری کریون کو پانی پلا دیا دل کے مٹانے میں جیسے ایسا زور اور آدمی کبھی کوئی نہیں دیکھا اور اسکی انت داری میرا طرح دیکھی کہ میری طرح دیکھا میں اسکو باس لگی جب آخر جانا کریون تھوڑا بنا کر چکا لیا پھر سنا بنا ستر میں ناخدا سنا تاک کہ میرا ایک پیغام اسکو پہنچا دیا پھر اس نے مجھ کو کہا تو چل اس کے پیچھے اور بھلا مجھ سے تیرے کام میں کرنا کرنا انتدار تو بھگنا باپ اسکی صلافت ظاہر ہو گئی اور بولا موسے کو مخاطب کر کے میں چاہتا ہوں کہ بلکہ وہ دون بھگو

ایک بیٹی ان دونوں میں سے پہلی کو میری نوکری کر کے تہہ برس پہر اگر تو پھر کسی دس نو تیر بطرف سے لو میرا
 نہیں بات نہ کر مجھے یہ تکلیف نہ ملوں تو پادے کا جو کچھ کر اندر نہ جائے ایک بخون سے تو اپنے منظر کیا موسیٰ پر تہہ برس لگی ہوئی
 کرتی وہ جب بھی اور دو سال کا وہ تھا تو اندر نہ نوکری کی موت موسیٰ سے پھر کرادی پھر اپنے دس سال پہر کیسے عید پر
 جیسے کہتے ہیں مجھے ایک نصرتی ملا جو خیل کا دھت تھا بولے سعید تو جانتا ہے موسیٰ نے دو دونوں میں سے کوئی دت پور
 کی میں نے کہا میں تو نہیں جانتا اور سہل بچے معلوم نہیں تھا تو میں ابن عباس سے ملا وہ یہ مینے اس کے لگے بیان کیا تو انہوں
 نے فرمایا تو نہیں جانتا کہ برس کا پور کرنا تو موسیٰ پر دہشتہا تھا تھے اس کے بنی اس کو اصل دت چک کر کہ کرین اور یہ مہر معلوم ہے
 اندر کے موسیٰ کے سر و ہر کو تو پور کرنا تھا جو انہوں نے شیب سے کیا موسیٰ نے دس سال پہر سے کیے پھر میں اس
 نصرتی کو ملا اور میں نے پہلی خبر دی کہ موسیٰ نے دس سال پہر سے کیا تو وہ بولا جس سے تو نے پوچھا اور اسے تجو بتا دہ
 اس کو کہ تجھ سے یادہ جانتا ہوئے کہا یہ شک ہے جب پوری کر چکے موسیٰ وہ دت اور لیکر چلا اپنے گھر والوں کو تو وہ واقویش
 آیا جس کو اندر نہ بیان کیا ہے موسیٰ نے مذکر کیا کہ عینہ کا خون کیا ہوا ہے کہ عومن میں عجب کو نہ ضرر پہونچے کا خون
 ہے اور میری زبان نہیں چلے جی کہ جسے میں نے زیادہ بات نہیں کر سکتا اور عرض کی کہ اگر کنبائی یہی جانی ہو جائے تو وہ میل
 مذکار کو گا جو میں بات نہیں کر سکتا اس کو خوش سہلی سے داد کا لگا تو اندر نہ پور سے کیے موسیٰ کے سوال اور انکی
 زبان کی گڑھی کہ وہی اور ماروں کو کوئی کر دیا اور انکو ام کیا کہ موسیٰ کو طین اور موسیٰ مایا عصار لیکر چل پڑے یہاں تک
 کہ ماروں کو کوٹے پہونو ملکر فرعون کے پاس گئے اور اسکے دروازے پر ایک دور دراز زمانہ بیٹھ رہے لیکن ستر
 احادیث نہ دی پھر اسے دو کو کو اندر انکی اجازت دی تو ان دونوں نے کہا ہم دو نو تیرے مالک کو بیچے ہو کر ہیں محض
 ہر لاکھ کوں صاحب ہے اور کوں لاکھ ہے ہم دونوں کا اسے موسیٰ تو انہوں نے اس کا وہ جواب دیا جو اندر نے قرآن میں بیان
 کیا ہے اور بولا ہم کیا جانتے ہو یہ بولے ہم جانتے ہیں کہ اندر کے ساتھ ایمان لاوے اور ہمارے ساتھ نبی ہر اہل کو
 پس جب کو تو اسے نکالیا اور وہ کو کوئی نشان لاے موسیٰ لگو تو چک کہتا ہے پھر ڈال دی موسیٰ نے اپنی لٹھی تو اس وقت
 وہ ناک بنکر فرعون کی طرف دوڑی جب فرعون نے اس کو دیکھا کہ یہ میری طرف آرہے تو اس سے مذکر گیا اور اپنے
 سخت سے اس کو موسیٰ علیہ السلام کی بناہلی تو موسیٰ علیہ السلام نے اس کو بڑا یادہ ویسے ہی لٹھی بن گئی پھر موسیٰ
 علیہ السلام نے اس کو گریبان میں داخل کر لیا تو وہ چک رہا تھا دیکھنے والوں کے وہ اس کی سیاری کے سوا کچھ گریبان
 میں ڈالا تو وہ اپنی پہلی رنگت پر لگا تو اس نے اپنے دربار والوں سے مشورہ کیا اس میں جو دیکھا تو وہ بولے
 یہ دونو جادوگر ہیں جانتے ہیں کہ کمال ہیں تو تم ہمارے ملک سے چلے جاوے کہ زور سے اور شاہدین تمہارے

ماہِ خلتے اور انہوں نے انکار کیا موسیٰ کو سختی پہنچانے کے دینے سے اور فرعون کو بڑے لشکار کے مدد پر جادوگر دن کو دھما
تیرے ملک میں بہت میں یہاں تک کہ غالب آدمی اپنے جادو کے ساتھ موسیٰ اور مارون علیہما السلام کے جادو پر غور
نے شہر دن میں نقیب نیچے ناکے آئیں اسکے پاس جوڑا جادوگر ہوڑا ماہر ایک مقرر دن کے عدسے پر جادوگر
کھینچے کیے اور جادوگر دن نے پوچھا کہ یہ ساحر کس چیز کا حامل ہے لوگوں نے کہا سانپ بنا لیتا ہے جادوگر بولے
اسکی قسم زمین میں کوئی شخص نہیں ہے جو حیرت کے ساتھ لاٹھیاں اور سیون کو سانپ بنا دے جاری جیسا پہلا
ہمارا کچھ نیگ ہے اگر ہم زہر ہو جا دیں فرعون بولا بیشک آپ اہوت میرے مصاحب ہو گے اور جو کہو گے میں
ملعون گا پھر آپس میں یہ بات قرار پائی کہ جن کمن ہمارا اور تمہارا وعدہ ہے اور یہ کہ لوگوں کو دن چڑھے
جمع کر کے سعید بن جبیر کہتے ہیں مجھ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ جن کا دن جس میں اللہ سبحانہ
و تعالیٰ نے موسے کو فرعون پر غالب کیا وہ عاشورا کا دن تھا جب جادوگر اور موسیٰ اور مارون علیہما السلام
سیان بن آسے نو آہیں لگ کہنے لگے تم بھی اکٹھے ہوتے ہو شاید ہم راہ پکڑیں جادوگر دن کی اگر وہی زہر
اور غالب ہو جا دیں موسیٰ اور مارون علیہما السلام پر جادوگر بولے ای موسیٰ یا تو ڈال یا ہم ڈالتے ہیں
موسے نے فرمایا ڈالو جو تم ڈالتے ہو پھر انہوں نے ڈال دیں اپنی رسیاں اور لاٹھیاں اور بولے فرعون
کے اقبل سے ہم ہی غالب اور زہر میں گے پھر تب ہی انکی رسیاں اور لاٹھیاں انکی جادو سے موسے
علیہ السلام کے خیال میں آنے لگیں کہ دوڑ رہی ہیں اور موسیٰ اپنے جی میں ڈرنے لگے اللہ نے وحی کیا
تو کیوں ڈرتا ہے نہ ڈر اور تو ہی غالب ہو گیا اور جو تیرے دائرہ ماتہ میں ہے اسکو ڈال دے تو وہ ایک بہت
بڑا ناگ بن گیا موندہ کھولا اور ان کی رسیوں اور لاٹھیوں کو نکلنے لگا یہاں تک کہ صاف میدان چٹیل
ہو گیا اور سانپ نے کوئی رسی اور لاٹھی نہ چھوڑی جسکو نکل نہ گیا جادوگر یہ دیکھ کر بولے اگر موسے
علیہ السلام کا یہ فعل بھی سمجھو تا تو ہمارے سب کے جادوؤں پر غالب نہ ہوتا پھر یہ اللہ عزوجل کی جانب
سے ہے اور بولے ہم ایلین لائے اللہ پر اور ہر جو موسیٰ علیہ السلام اپنے رب کے پاس سہلائے
اور جس کام میں ہم تھے اس سے ہم نے توبہ کی پھر اللہ عزوجل نے توفیق فرعون کی بیٹھ اور اسکے
دیار والوں کی اس میدان میں اور حق غالب ہوا اور غلط موجود کرتے تھے تب ہمارے ابلکہ اور
پھر سے ذلیل ہو کر ادگرے ساحر سجدہ میں بولے ہم نے جہان کے صاحب کو مانا جو موسیٰ اور مارون
علیہما السلام کا صاحب ہے اور فرعون کی عورت باہر نکل کر عاجزی کر رہی تھی اپنے رب کو سامنے

دھمیں لگتے تھے اس سے کہ اسے ہر کوئی فرعون اور اس کے لوگوں پر غالب کر کے اور جسے فرعون ملوں سے کہو بحالت ہز
 دیکھا اس نے خیال کیا کہ یہ فرعون اور اس کے لوگوں کی مدد کو لئے عائنیں کر رہی ہے اور اس کا حزن اور ہم تو ہر
 کے لئے تھا چہرہ حبس سے علیہ السلام کے گھرنے کا زمانہ فرعون کے سوا بعد کا ذبح کے ساتھ طویل ہوا اور یہ
 موسیٰ علیہ السلام کو کئی نشان آئے کہ یہاں سے لاتے تو فرعون کی کتھے اگر اب کسی یہ مذاب و مٹھا دیوے کو ہم چیک
 اچھو مان لین گے اور نصرت کرینگے تیرے ساتھ بنی اسرائیل کو یہ پرکینے تک اسے عذاب دور ہو جاتا ہے ہی نہ
 ہو جاتے اور کہتے کیا تیرے یہ ہو سکتا ہے کہ اس کے سوا کوئی اور نشان لائے تو بھیجی انہیں فرقاب اور مذی لو جو چڑی اور
 سینکڑا دروہو کہتے نشان جدی مٹی اور یہ فرعون ہر کیشان کے آئینے وقت یہی کہتا اسے موسیٰ بکار ہوا سٹے اپنے
 رب کو عیب سکھاتا ہے کہ ہم شک اب پر آؤ گئے اور موسیٰ ہنسنے پر رب کو بکار دیکھ لگا بگا برین اور فرمایا اسے رب تو نے
 دی ہر فرعون اور اس کے سرداروں کو روحی اور ملکی دنیا کی زندگی میں اور یہ ہو سکتا کہ یہاں دین تیرے اہم اور یہ شادی کے
 مال ادا نہ کر کے مل کر دیا جان لائیں جب تک نہیں کہہ کی اور اس نے وہی کی کہ تباری دعا قبول ہو چکی سو غم و ثابت
 اور اور مست چلو اکی اور انجان میں اور اس نے حکم کیا موسیٰ علیہ السلام کو کہ یہاں سے بندہ کو کیا بات لیکر تو موسیٰ ہو چکا
 رات لیکر بنی اسرائیل کو سنے چکے جب فرعون نے صبح کی اور دیکھا کہ موسیٰ بنی اسرائیل سمیت چلے گئے تو شہر میں غیب
 سے اہل کبلا ہو چکا کہ بنی اسرائیل ایک بٹہ سے لوگ میں اور وہ جسے جی میں جل رہی ہیں اور ہماری جماعت خطرناک ہے ہر
 فرعون نے اسے لکھ کر بنی اسرائیل کے چھ لگا اور دیکھا کہ اس نے حکم دیا کہ جب میرا بندہ موسیٰ مجھ پر بلائی ماری تو بھٹ
 بارہ ہلکے بنی اسرائیل کے موسیٰ اور جو لوگ آئے ساتھ میں بارہ ہوا دین ہر جو لوگ ان کو بعد توبہ میں گذر گیا چہن فرعون اور
 اس کے بعد انہیں مجھ پر جب دونوں زمین قبل ہو میں تو موسیٰ کے لوگ کہنے لگے ہم تو بڑے گور فرمایا کہ یہ بڑا غلط نہیں ہے کہ
 ساتھ میلز ہے چھوڑا اور بنا دیا چھ پر موسیٰ نے دریا کو بلائی ماری اور یہاں پہن کر بارہ پہاں ہو گیا اور ہر پہاں کی سی
 بڑا پہاڑ اور فرعون نے کہ سمیت بھی قریب آگیا اور موسیٰ سمیت بنی اسرائیل کے پدہ ہو گئے اور فرعون لشکر سمیت ڈوب
 گیا بنی اسرائیل میں نہیں بنے کہ فرعون ڈوب گیا اور نہ ہم اس کی ہلاکت کا اعتبار کرتے ہیں تو موسیٰ نے دعا کی اور اس
 نے اس کے بدن کو پانی میں بٹھا کر یہاں تک کہ بنی اسرائیل کو اس کے ہاک ہو نیکا یقین ہو گیا کہ بنی اسرائیل اسے لوگوں
 پر آئے جو بوجھ میں لگا ہوتے اپنے جو بنی اسرائیل پر اسے موسیٰ ہم کو بھی بکیت بنا دے جسے انکرت ہر
 فرمایا تم نادان لوگ ہو یہ لوگ جو میں تباہ ہونا ہے جس کام میں لگے میں بلو غلط ہے جو کہ یہی اور کیا اللہ کے سلطان
 ملکوں کی عبود اور اسی نے مخلوق کی دی ساری جہاں پر ہر موسیٰ ہم ایک منزل میں آؤ اور فرمایا کہ لوگوں کی انہی

اور میری سکو تو پر نائب بنایا ہے اور میں جاتا ہوں اپنے رب کی طرف توبہ میں دن تک وہ اس کی یاد دہ کیا پہلے اپنے رب کے پاس آئے اور ارادہ کیا کہ اللہ کے ساتھ تیس دن میں کلام کر لیں کہ تو آپ نے ان دنوں اور راتوں کے روزے رکھے اور براجا یا یہ کہ اپنے رب سے بات کرنا آپ کو زمین میں بدبو جو روزہ دار کے ہونہ سے آتی ہے اسلئے موسیٰ نے زمین کی نباتات میں ہر ایک لکڑی لی اور ہکے ساتھ سسک کیا جب بکس پاس پہنچا تو اندر نے فرمایا تو نے کیوں فطار کیا اور اللہ کو تو معلوم تھا جو موسیٰ نے کام کیا عرض کی اسے میری مالک بنی براجا یا تجھ سے بات کرنا حالانکہ میرے زمین میں بدبو اللہ نے فرمایا تو نے نہ جانا موسیٰ کو روزہ دار کے منک ابو میرے نزدیک منک کی خوشبو دے تھے بہتر ہو جاہر دوس روزہ دار کے بعد پھر میری پاس آئے تو موسیٰ نے وہ کام کیا جسکا اللہ نے انکار کیا جب موسیٰ کو قوم نے دیکھا کہ موسیٰ اپنے وعدہ پر نہیں آئے تو انکو یہ بات بری معلوم ہوئی اور انہوں نے (موسیٰ کے جانے کے بعد) انکو غصہ کیا تھا کہ تم صرف جب تک تھے تو تمہاری پاس فرعون کے لوگوں کا زیور تھا جو تم نے اپنے ہاتھ لگا ہوا تھا اور تمہارا انکے پاس آؤ میں خیال کرتا ہوں کہ تم اس جیل سے کہ خدا مال سکے پاس ہے اسکو اپنے پر حلال سمجھتے ہو اور میں نہیں حلال کرتا تمہارا جو اسطرح ایک قوم کی امانت جو تم نے اپنے مالک کی اور انکو ہم دے تو کسے نہیں اسلئے کہ وہ ذوب گمراہ نہ ہو سکو ہم اپنے پاس کہنا جاتے ہیں تو اسکو ایک گڑھی میں ڈال دو اور ہر ایک قوم کو کہدیا کہ جسکے پاس انکمال میں سے کوئی چیز ہو اسکو لوٹے میں نہیں کہہ سکتے پہلے گمراہ جلدی اور فرمایا اب یہ نہ ہمارا مالور نہ انکا اور سامری ان لوگوں میں سے تھا جو گامی بوجھتے تھے اور بنی اسرائیل کے پڑوس میں رہتا تھا بنی اسرائیل میں سے نہ تھا تو یہ بھی موسیٰ کے ساتھ نہیں ہوا جب آپ اپنی قوم کو لیکر چلے تو اپنے پاؤں کا ایک نشان دیکھ کر اس میں سے ایک ہشی بہری اور اسکو لیکر مارون کے پاس سے گذرنا مارون علیہ السلام نے فرمایا تو نہیں ڈالتا ہجیر کو جو تیرے ماتہ میں ہر سامری بولا یہ ایک ہشی ہے اس سے بچو کہ پاؤں کے چم کی جسنے نکو دیا سے چل کر کیا اور میں اسکو نہ ڈالوں گا جب تک آپ یہ دعا نہ کریں کہ سامری ڈالتے وقت جو چاہے یہ نہ جاوے اور سامری نے اسکو ڈال دیا اور مارون نے دعا کی اور سامری بولا میں جاتا ہوں کہ یہ کچھ نہیں جاوے تو جو کچھ اس گڑھے میں ہونا چاہی لومہا بیل تا بناد وغیرہ ڈالنا تھا وہ ایک جگہ جمع ہو کر پھٹا رہا گیا خالی پٹ جبین میں نہ مٹی پر وہ چلانا گا سکی طرح بن عباس نے کہا اللہ کی قسم اسکا کوئی آواز نہ تھا مگر یہ ہوا انکی دہر سے داخل ہوتی اور اسکے ہونہ نے گلٹی اور اسی ہو کا اس سے آواز نکلتا اور بنی اسرائیل کے کئی فرقہ ہو گئے ایک فرقہ بولا اسے سامری یہ کیا چیز ہے اور تو تو کچھ جانتا ہے سامری نے کہا یہ بہت بڑا نسب ہے لیکن موسیٰ اور اہل گئے اور ایک فرقہ نے کہا ہم انہیں جہنم لے بیٹھائے گا موسیٰ وہاں آدین ہلے پاس

اگر یہ ہمارے ہے تو ہم نہیں چھوڑیں گے اور اگر یہ ہمارے نہیں ہے تو ہم سوئی ہوئی ہو گئے ہیں اور ایک
 جانتے کہ کیا بیشیطان کا کام ہے امید ہمارے نہیں ہے ہم ہم کو نہیں جانتے ہونہ اسکی مقصدین کر کے ہیں اور
 چھٹی ان کے دھن میں پھر چھٹی محبت اور چھٹی سامری قول کی اور ظاہر کذب کی اور انکو کہا ملوئے نے اور میری قوم اور میر
 بھی نہیں ہے پر تم تو کہ گئے اس کے ساتھ امید ہمارے نہیں ہے سو میری راہ چلو اور میری بات مانو وہ بولے پھر سوئی
 کو کیا ہوا کہ اُس نے ہر ساتہ میں دکھا دیا کیا پھر خلاف کیا اور یہ جالیس دن گزرتے اور ان میں کے یہ قوف ہوئے
 چھٹی بہت نہیں ملا پہل گیا تو وہ کے پھر ہکا طالب ہے جب سو ہوئے اپنے رب سے بات کی اور ہر نے فرمایا ہے تو پہلا دیا
 تیری قوم کو تیرے پیچھے اور انکو بکبا یا سامری نے تو انکو پہلے سوئی اپنی قوم کے پاس غصے پہلے پگیا تا اور انکو کہا ہے
 اساتو ان میں اور اپنے بہائی کا سر کرنا اپنی طرف کیسے لگا اور ڈال دین وہ نکلیاں پہلے معذور جانکو اپنے اور اس کے
 لیے معافی کی دھمکی اور توجہ ہو سامری کی طرف اور بولا اب تیری کیا حقیقت ہے اور سامری بولائے کہ رکھ لیا جو ہے
 نہ دیکھا پھر پہلی میں ایک مٹی بن جو ہوئے کے پائوں کے چھو سے یہ تیرے وہی ڈال دی اور یہی صلیبت کی ہو گیا میرے چھو نے
 تیرے جو غم غم اندر نہ تھا ہے جو تیرے ہی اسٹیل پٹے دریا میں داخل ہوئی پیچھے فرعون فوج سمیت داخل ہوا جبریل پھر
 ہو گئے انکو ان مکث شدین سامری نے پچا نا کہ یہ جبریل ہمیں ان کے پائوں کے چھو سے مٹی پہرٹی اٹھائے وہی
 اب سوئی کے پھر سے میں ڈال دی سونا تھا کا فون کا مال لیا ہوا فریب سے میں نہی پڑی برکت کی جن اور باطل فکر ایک
 کرشمہ پیدا ہوا کہ رونق جاندار کی اور آواز میں ہو گئی ایسی چیزیں سے بہت بچنا چاہیے کہ اقل الشاہ عبدالقادر الدہلوی
 نے طلوع کیا سوئی مے چل چکے زندگی میں اتنا ہے کہ کہا کہ نہ چھوڑا اور چھو ایک و مدہ ہے وہ چھوے خلاف نہ ہو گا
 دیکھ اپنے ہنگام کو چھوڑا کہ وہ لگا میٹھا تھا ہم کو جلا دینگے پھر کہ میرے دریا میں اور اگر یہ الہو تا تو یہ ساحل اس کو نہ ہو
 اور بنی اسٹیل کو یقین ہو گیا اپنے ترے جانیکا اور بولے اور سوئی اپنے پیچہ سوال کر کہ ہرے لیے توبہ کا دروازہ کھولا
 جسکی وجہ سے چھو گناہ ہے کیا معاف ہو جاوی تو جن لیے سوئی مے نے اپنی قوم سے سترم و اور انکو لیکر چلا اپنی قوم کے
 لیے توبہ مانگنے کو انکو کرا لیا ملوئے تو سو سے اپنی قوم اور ہر کا مت و شرم کہار کے لیے اب دگر تو چاہتا تو پہلے ہی
 ہلاک کرنا کہ چھو کیا کہو تو ہلاک کرنا ہے لیکہ کام پر چھو گیا ہمارے معون سے یہ سب تیرا آواز ہے پچلا دے میں
 جسکو چاہے اور دے جسکو چاہے تو ہی ہے ہمارا ہمارے ملا سوئی ہو گا اور میر کہ میر اور تو ہے بہتر بخشنے دا
 ہے اندک ہرے ہمدرد و مظلوم میں نیامیں نیکی اور آخرت میں ہم رجوع تیرے طریق فرمایا میرا مذابچہ ہے سوائے ہون
 چھو چھو ہون اور میری ہر شل ہے ہر چھو کو سوئے کھو دگا انکو جود رکھتے میں اور دیتے میں نہ کوئے اور جو ہماری بات

۱۲۱۰
مستحقین جو بعد از موت ہیں اس محل کے جوئی ہے اسی جگہ پائے میں لکھا ہوا اپنے پاس قریت اور پھیل میں
ہے انکو نیک کام اور حق کرنا ہے ہرے اور طلال کرنا ہے انکے اور طرح باک چیزیں اور حرام کرنا ہے انہر ناک اور انکا
چہرہ کو جو بیکھا اور پیاسا نہ جائے تین سو چوبیس تین لاکھ اور ہرکی رفاقت کی اور ہرکی امتیاج ہو اور اس ملک کے
جو انکے ساتھ آئے ہیں وہی اور کو جو چھپے ہوئے اور میرے بنو تہبہ سے اپنی قوم کی لیے تو بدنامی اور نوئے و فدا
اور یقین اور کبیر کا ایک اور قوم کے لیے جو میری قوم کا ہے تو کچھ کیون ہیں نہیں یا یہاں تک کہ جو کچھ اس ملک میں
موجود ہیں انکے فرمایا میری قوم کی تو یہ ہے کہ ان میں سے جو آدمی جس دی کو مبادے وہ اللہ جو یا یا اسکو مبادے
اور کچھ پر وہ اور کرا اور اللہ نے فائزین اور مشغولین کو معاف کر دیا ہے ہر سوی معنی ہر شے کو بیت المقدس کو طہر فرما لے
اور ہاں میں ہوسے نے تختیاں جیسا کہ تھا اس سے خضر اور انکو کچھ عبادت کا حکم کیا اور انہوں نے گمان سمجھ اور اس کے
اور کر کے نہ کر ہوئی تو اللہ نے پہلہ لٹا یا جیسے سابقان اور دے کدہ کر گنا انہر تو انہوں نے کتاب لے لی اپنے
ہاتھ میں اور وہ دیکھتے تھے پہلہ کھڑا ہلکا ہانکے ہاتھ میں تھی ہر سوی نے اپنی قوم کو کہا اے قوم اسکا احسان
و اور دلچسپا اور جب پیدا کیے تھیں نبی اور کر دیا انکو پادشاہ اور دیا انکو جو نہیں دیا کسی کو جہان میں اور قوم داخل ہو
زمین پاک میں جو کبھی بے اللہ نے نہ کو اور انے بخدا اپنی پیشہ پر چار پڑ گئے نقصان میں اس طرح خدا اللہ نے
بے حضرت ابراہیم کو چھوڑ رکھے تھے اپنے بیک کا وطن اسکی اہمیز اور ملک شام میں کر شہرے اور عت ملک انکو اور اور
نہ ہوئی تب اللہ تعالیٰ نے انکو شدت خزانی کر تیری اولاد بہت پہلے لاون گلا اور زمین شام انکو اور انکا اور نبوت اور
اور کتاب اور سلطنت انہیں کو ہو گا میر حضرت موسیٰ کے وقت وہ وادہ ہو گیا اپنی اسٹریل کو فرعون کی بیگاری سے
خلاص کیا اور اسکو فرعون کیا اور انکو دایا تم پہلہ کر دعا اللہ سے ملک شام میں لوہر پیشہ وہ ملک شام تھا اسے حضرت
موسیٰ نے بدنامی سے قبل بنی اسرائیل پر سوار کیے تھے انکو بھیجا کہ اس ملک کی خبر لائیں وہ خبر لائے تو ملک شام
کی خبر بیان بہت بیان کہین اور صفات سلطنت ہے عالماہ کی قوت مذکور بھی بیان کیا حضرت موسیٰ نے انکو کہا کہ تم قوم
کے پاس ملک کی خبری بیان کرو اور دشمن کی قوت مت بیان کرو اور انھیں اس حکم پر رہے اور دشمن سے قوم نے
سنا اور دی کرنے لگے اور جاکر پہلے مصر میں ہوین اس قصیر سے جا لیں اس فتح شام کو دیر لگی اسقدر مدت
جنگوں میں پہلے سے جب اس ملک کے لوگ مر چکے گرد وہ شخص کہ میری حضرت موسیٰ کے بعد خلیفہ ہو کر اگلے ہاتھ
سے فتح ہوئی اسے وہی عدنان ایک لکھ میں زبردست اور ہم ہر گردان جاوینگے جب ملک نکل جائیں ان سے بہر
و مار انھیں ان سے نوہم داخل ہیں کہا اور وہی دے دے ولوں میں ہر چیز انکی نازش تھی پیشہ جاوایہر عدا کر

اور فائدے میں ہر جہت میں اس میں بیشو قوم غالب ہو اور اندر پر ہر دسکار و اگر عینین رکھتے ہو بولے اس موسیٰ ۲۴ ہرگز
 نہ جانے گے ساری عرصت تک کہ میں گے اس میں جو حال اور تیرا ب ہر دو نواز دہم بیان ہی جیسو میں موسیٰ نے
 فرمایا اسے بہرہ و اختیار میں نہیں مگر میری جان اور میرا بیانی سوزن کر تو ہم میں اور حکیم قوم میں اللہ نے فرمایا ملک
 تیری قوم سے بندہ ہوتے چاہیں اس سوار سے پہر گئے ملک میں سو تو اسوس کر بے حکم لوگوں پر ابکی دفعہ انہوں نے
 بے ادبی کر کے موسیٰ کو غصہ کیا تو آپ نے انہر بد دعا کی اور انکا نام بے حکم رکھا اور اس سے آپ نے کبھی انہر بد دعا نہیں کی
 اور اسدن ہی انکی سخت بد حکمی کے لیے ادبی کی وجہ سے تو اسنے انکو بد دعا قبول کی اور انکا نام دوسری بے حکم رکھا جیسے موسیٰ
 نے انکو بے حکم رکھا اور حکم کیا انہر شام کا ملک چالیس سال پڑتے پہرین ملک میں صبح کے وقت ہون سیر کر تے شام کو وہاں
 ہی جوتے جہاں سیر چلے ساری دن ہر جہاں ہو پکا بجاؤ اور انانہر چنچا تو سن اور سلوے کے کیا انرا تراسن ایک خبر تھی سبھی
 دوسنی کے سے اور انکا دوس میں رہتے لشکر کے اردو یہ ہوتے صبح کو ہر آئی اپنی فوت کے برابر چننا اور سلوے ایک جانور
 کا نام شام کو لشکر کے گرد ہزار دن جانور جمع ہوتے اندھیر بڑے کچھلاتے کتاب کر رکھتے مرقن تک یہی کہا کرتے اور انکے
 کپڑے اسو بناؤ چہرے ہون اور نہ سیلے اور رکھانکے درمیان ایک تہہ مریم اور حکم کیا موسیٰ کو کہ کارین اسکو اپنی لاشی
 تو اس سوار چمچو بیکے باہ قوم تھی کسی میں لوگ زیادہ کسی میں کم ہر قوم کے موافق ایک چشمہ تھا اور ہر ایک طرف تین تیز
 چشمے تھا ہر ایک جماعت کو بخا دیا انکا گھاٹ جہاں سے پانی ہون ہلکا آواہ الکلائی فی الشان الکبوترے
 واخر حرا ابو جعفر بن حیر پر و ان اہل حاکم نے نفسہ یوسفنا کلہم من حدیثہ یزید بن ہرون و
 موقوف من کلہم ان حیاتہا و لکن ذہہ و کر فہم لکا قلیل و حیدہ اور گویا اسکو لیا ہے ابن عباس نے
 اس سے جبکہ بنی اسرائیل سے نقل کرنا سباع ہے کعب احبار سے لیا ہے یا اسکے غیر سے واللہ اعلم و فہم ابیان کا
 بلان طاع یہ ہے کہ سوال آیت میں ہون سئل کہ یہ خبر بھنے نبوز کے اور سئل موسیٰ علیہ السلام انکا قول رب
 اشج سے انک کنت بنا بصیر ائمہ ہے واللہ متناک لایہ جلاست انقبہ موسیٰ کے دل کو قوی کر نیکی لیے اپنی امتیز
 دلا کر جو صفے نے ابرکین اور سن کہتے میں احسان للفضائل اور اللہ انکا رکھتا ہے اسکو دشمنوں کی شرارت سے جیسے
 اللہ سجاد نے اسکو بیان بیان کیا اور غیر مسلم احسان جو اللہ نے بیان کیے وہ شہد میں پہلا احسان اذ و حیثنا
 الی امتنا ما یطی الی وعدہ اور وحی سے مراد آجگاہ یا تو مجرب و الباہم ہے اسکی ان کے لیے اور انکا نام یو جانڈ تھا
 قالہ السوطی فی غررہ الشکا یخو اباب میں انکو دکھا دیا کسی بنی کی زبان کے وسیعہ نکو جتا یا یو قر
 کے زبیر سے نہ نبوت کے طریق پر اور یہ وحی ہی اسی قسم سے جو جس قسم کی وحی مریم علیہا السلام کو ہوئی لکھشتہ

انہی دن کی یہ پیشگوئی ہوگی اور وہ پیشگوئی منہی کی دن تک پہنچی اور ایسی ہی سے مراد وہ خدا کا حکم ہے جسکو
 اللہ جاننے والے کے ساتھ شروع کیا ہے قذف کے معنی آیت میں طرح کے ہیں یعنی وہاں میں کہو سینگ کے اور ہم
 بھوکے تھے ہیں اب بڑی غمی کو اور نبوت کہتے ہیں صندوق کو اور آیت علیہ السلام میں و دیا کو سمجھنے والے چیز کے
 قائم مقام کر کے اس خطا کا کیونکہ دیا کو سوئی کو ساحل پر دینا ایک کام واجب الوقوع تھا اور یہ امر بخیر میں
 خبر کے ہو اور امر کے صیغہ کے ساتھ تغیر کیا گیا اسلئے کہ نہ کو فصل میں سے مزید تادیکہ ملا ہوتا اور ساحل وہ کرانہ
 بحر ہے سدی کر کیا یہ وہ نیل ہے اور یا خذہ وعدولی امر بالانفا یا امر بالقذف کا جواب ہے اور وعدہ سے مراد فرعون
 ہے چون کہ سینگ جب بوی ہوئی کہی والدہ نے سکودریا میں الد یا صندوق کو اللہ تعالیٰ نے اس ندی میں بہا دیا جو
 سے نکل کر فرعون کے عین کے گہر کی طرف جاتی تھی تو اسے تابوت کو بڑا لیا دیکھا تو اس میں ہوس ۱۱ ہیں اور بعض
 نے کہا دریا نے اسکو ساحل پر سینگ دیا تو اسکو فرعون نے دیکھا کہ حکم کیا اسکے ہاں نیکا اور بعض نے کہا اسکو یا با فرعون
 کی بی بی نے لیکر لے لیا ہے اور وہ سر الحسن اللہ کا والقیث علیک حیرت ہستی ہے نیز اسنے اپنی طرف سے لوگوں
 کے دلوں میں محبت اللہ کی بکھڑکھڑائی نہ دیکھتا مگر انکو چاہتا اور بعض نے کہا والدہ یا اللہ نے اسکو جہاں کا ایک پر توہ
 پہ لکھ کوئی نہ دیکھتا مگر انکو چاہتا اور میں جہیز نے کہا اسکے معنی ہیں والقیث علیک حیرت ہستی ہے نیز اسنے اپنی طرف سے
 والدہ یا بعض نے کہا معنی یہ ہیں میں نے تمکو چاہا اور جسکو اللہ چاہتا ہے اسکو لوگ اور انکے دل لاچار چاہتے ہیں ان
 عباس نے کہا اسکے ہر ایک کلمہ والے دل میں محبت ڈالی گئی اور ابن کبیر سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا
 حَبَّبَتْكَ إِلَى عِبَادِي یعنی میری تمکو اپنے بند کا پیدا کیا اور میرا الحسن استجاند تعالیٰ کا قول وَلَقَدْ نَعَّمْنَا عَلَى
 عَقْبِي ہے یعنی تو پرورش ہمارے اور نژاد دیا جو میری سائے اور حسن کیا جادری تیری ساتھ اور میں تیرا گھبرا
 اور قریب ہوں جس کی آدمی کسی چیز کی حفاظت کرتا ہے اپنی آنکھوں کے ساتھ جب اسکا زیادہ ہتمام منظور ہوتا ہے
 قائل غرضی ہوں میں کار کا رکھنے میں ہونا آیت میں بکار مل ہی جبکہ سبب پر اطلاق کے قبیل سے کہا
 کرتے ہیں صَنَعَ الرَّحْلُ جَارَ يَتَكَبَّرُ جب اسکی پرورش کرے اور صنغ فرسہ جب اسکا جہاز کا خیال رکھے اور غرضی
 کی تفسیر کوئی آدمی کے ساتھ درست کر کہا خاص نے اور یہ نعت میں معروف ہے لیکن اس میں کچھ برسی کی خصوصیت
 نہ رہی گی کیونکہ تمام چیزوں اللہ کے سامنے ہیں اور بعض نے میں کے کچھ اور جو بیان کو میں جہیز نے نہیں ہیں اور بہتر
 یہ ہے کہ میں نے لفظی نامیل نہ کیا فاسد کو کھانا پر چل گیا جاو کیونکہ یہی صفات کے لفظ میں سے ہے اور
 اَوْفَشِي نشت یا ہے لعدہ کہ کسی ہلکی میں مریم غم ظلمت آج بھائی کا حال دریافت کرنے تو انہوں نے کہا ایک

[illegible]

[illegible]

اے کرمی کار خیر! غیب
گہر و ترسا و طیفہ خوداری
نہتا ز آب کسے محروم
نوگہ بادشمنان نظر دارے

وہ ہیں جن کی تفسیر میں کہتے ہیں فَوَكَرْنَا إِلَىٰ لَعْنِیْهِ وَالْعَاقِبَةُ اِلَیَّ الْعَصَبِ یعنی تم دو دو
حاکم زعمون کو کہو کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اوروں کی جنت کے نزدیک ہونے والا عذاب ہم پر اور حکم کرنے کا آیت
میں نرم فعل سے مراد یہ ہے کہ اس کو صحت کا انوحد یعنی لا الہ الا اللہ علیٰ تعالیٰ اور عمر بن عبد العزیز نے اس نصیر
سے فتوہ لارہ قولہ دنیا کی تفسیر میں اہل کمال کو کہو کہ اس کی تفسیر ایک ملک ہے اور تو نے مرے لیے جو دنیا ہے اور تیرے
اگے بہشت اور دوزخ ہے اور ان سب کے اقوال کا حاصل یہ ہے کہ انکی دعوت زعمون کو رفیق ہیں اہل نفاق کلام
کے ساتھ ہونا کہ نفوس میں اوقع اور ابلغ اور نفع ہو کہ قال تعالیٰ اذْخُلْ اِلَی سِینَا رَبِّكَ بِالْحِکْمَةِ وَالنُّعْوَظَةِ الْحَسَنَةِ
وَجَادِ لَهُمْ بِالْقَوْلِ یَا حَسَنُ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ مَّضٰلَ عَنْ سِیْنٰکَ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِیْنَ جلا اپنے سبکی
راہ پر کی باتیں سمجھا کر اور نصیحت کر کے سبلی طرح اور الزام دے بخوجو طرح بہتر ہو نیز اب بہتر جانا ہے جو سبلا اہل اہ سے
اور وہی بہتر جانے جدا ہو ہیں اور فرمایا اذْخُلْ اِلَیَّ یَا حَسَنُ فَلَا اِلَہَ اِلَّا ہِیَ بَیْنَکَ وَبَیْنَنَا عَدَاوَةٌ کَاثِرَةٌ لَّوْ
لَا رَحْمَۃٌ عَلَیْہِمْ اوروں پر نہیں انکی نہ بدی جواب میں کو کہہ اس سے بہتر چیز تو دیکھے تو حسین تجہ میں دشمنی ہی جیسے
دوستدار ہے نہ اے والا جو صلہ کشادہ چاہیے کہ بری بات سہارا سانسے سے بھی کہے یہ قبائل سندون کو ملتا ہے
اور اللہ کا قول محلہ تذکرہ پیش ہے کہ یہ سنے میں کہ شاید جس گمراہی اور ہلاکت میں وہ سپنا ہوا ہے اس سے وہ
نہ لے لے کہ چھ طاعت کے خدا سے ڈرنا اور انکی سی نو تذکرہ محذور سے بچ کر کہتے ہیں اور خشیت تحصیل طاعت
کا نام ہے اور جن نصیری نے اس آیت کی تفسیر میں فعل کیا کہ اللہ حکم کرتا ہے موسیٰ علیہ السلام اور مارون
علیہ السلام کو کہ تبلیغ سے پہلے تم اسکی (فرعون کی) ہلاکت کی امت و عا کو زید بن عمر بن
فضیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ۵

نَالِ الْخَلَائِفَةِ إِذْ كَانَتْ لَهُ مُدْرَا كَمَا أُرِكَهُ مُؤَنَّى عَلَى مُدْرَا

اور تم کا کلام جزائی کہلے ہے ولایت کرنا ہے کہ موسیٰ کا وہاں تک آمد ہوا اور میں نے تم کو اپنے لیے بیچنا پنا
پیغام پہنچانے کے لیے اور میں نے یہ بین کر میں نے تم کو بنایا اپنے وحی اور رسالت کے لیے تو کہ تو میرے ارادے
پر پہرے نہ جا کر نہ کہا اس کے معنی یہ بین اسحق بن کزاد کا قاعدہ تحقیقی یعنی میں نے تم کو اپنی محبت قائم کر کے لیے
راہی مخلوق پر پہنچا کر بنا دیا میں نے تم کو اپنے مخلوق کے درمیان اور یہ انہوں میں سے ہے اللہ کی موسیٰ
برادر اس کی آیت ساتویں سنت ہستی تو جاہد تیرا پہاڑی اور یہ کلام متانف ہی کا سیاق ہی کے بیان کے لیے ہے
جو موسیٰ کے مطنع سے مقصود ہے اور آیات سے وہ مجتہد مراد ہیں جن کو اللہ نے موسیٰ کو دیکر فرعون کی طرقت
روا کیا اور وہ فقط یہ اور عصا ہی تھا اور یہی اکثر مفسرین کا قول ہے اور بعض نے کہا آیات سے مراد اسم کا
ہیں اس مسموع خداوند کے کہتے کہ مفسرین کا قول ناجہ ہے اور اس پر وہ قصص کی آیت لیل ہے اسلما لیل
فَجَعَلْنَا لَكَ نُجُومًا مِّنْ هَٰذَا مِسْقًا وَآخِثًا لِّكَ جَنَاحًا مِّنَ الرَّحْمٰی كَذٰلِكَ يُرَٰوٰهُمُ اللّٰهُ فَمَنْ يُّنْكِرْ
الَّذِیْ فَرَعُوْنَ وَمَلَٰئِكُہُمْ كَاٰنُوْا اَكُوْمًا فَصِدِّیْٓعِیْنِ مِثْلًا اِنَّا اَللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ نکل اور جو چاہے کچھ بڑائی سے
اور ملا اپنی طرف پناہ بند سے سویرہ دونوں ندیں ہیں تیرے، کی طرف سے فرعون اور اس کے سرداروں پر بیشک تیرے
لوگ بے شکم اس آیت میں طرحت ہو کہ موسیٰ کا وہی نشانیاں دیکر فرعون کی طرف بھاگا اور با بایانی میں مصاحبت
کے لیے ہے یعنی تم جاؤ حالانکہ یہ نشانیاں تمہاری صاحب ہوں اور تم ان کے محبوب اور حکام رسالت کو جاری
کو نہیں تم ان کے مدد اور دعوت کو احوال میں اور باقاعدہ کے یہ نہیں کہ یہ نشانیاں فرعون کے پاس بجاؤ اور
اس کو یہ نشانیاں پہنچاؤ اور دوستی کر دو میری اور میں ضعیف اور غارتہ ہو ورنہ وحی دنیا کا استعمال ہو تو ہے جب
کوئی شخص کسی امر میں ضعیف ہو جاوے اور وہ کے مضطرب میں سادت نہ کرے اور نہ اس کا اہتمام کرے جب کسی امر میں کوئی شخص
اہتمام نہ کرے تو کہتے ہیں فَعُوْا مَتَوٰیٓفِیْہِ لَوْ بَعْضُہُمْ لَیْسَ بِہٖ سَیِّئًا مِّنْہُمْ سَیِّئًا مِّنْہُمْ دیر نہ کر اور اس
مسعد کی قوت میں ہے لَا تَقٰتٰنِیْ فَرٰوٰی لَہٗ لَہٗ اِلٰی فِرْعَوْنَ اَلَا یَہْدٰیہُمْ مِّنْ سَیِّئٰتِہٖ سَیِّئًا مِّنْہُمْ اور وہ کو کھٹا
جائیکا اور شاد ہے ہل شاد کے وقت موسیٰ کو موجود ہے اور دارلن مصر میں تو خود موسیٰ کی تغلیب کر کے اس کے
اور رسالت میں موسیٰ ہی اصل تھا اور یہی حال اس سننے کے صیغہ میں بھی جو اس سے پہلے مذکور ہوئی اور جانے کی علت
یہ بیان کہ اگر کھٹا یعنی صلیبے جاؤ فرعون پاس کر اسے مدد نہ تجاؤ کیا کہ فرعون تو میں مالوہیت کو دعویٰ کے ساتھ
اور یہ امر میں موسیٰ کو جانے میں خاص کیا ہے اور بیان دو کو کجا بیکار حکم کیا ہے تو موسیٰ کی شرافت کے لیے

[illegible]

کیا کہ اطمینان سے اور ان کی طرف سے کھانا ملو ہے فرمایا لا تخافا ایہی تم کو اللہ تعالیٰ نے فرعون سے موت دے
 دینا تمہارے ساتھ ہوں تمہاری باتیں اور اسکی باتیں اور دیکھتا ہوں تمہارا مکان اور ہکسا مکان تمہارے
 کاموں سے مجھ پر کوئی اثر نہیں ہے اور جانو کہ اسکی بیانی میرے ہاتھ میں ہے تو نہیں بت کرتا اور نہیں ملتا
 اور نہیں کہتا مگر میری اجازت کہ ساتھ اور میرے حکم کے چھو اور میں اپنی حفاظت اور نصرت اور عید کے ساتھ
 تم دونوں کے ساتھ ہوں ابوعبیدہ نے (اپنے باپ عبداللہ بن سوہل) سے روایت کیا کہ جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا
 علیہ السلام کو فرعون کی طرف سے جو تو موسیٰ نے عرض کی ہے میرے رب اور دعا کا جواب میں اس کے پاس جاؤں تو اسکی ضرورت
 سے پناہ دے گی کے پیکر اسکا کہ میں فرمایا کہ ہیا شہراہیا سلیمان عرش سے اسکی تفسیر میں کہنا لکھی قبل کل شیء
 والشیء بعد کل شیء یعنی میں نے وہ ہوں ہر چیز سے پہلے اور میں نے وہ ہوں ہر ایک چیز کے فنا ہونیکے بعد
 اسکی ہدایت ہے اور یہ ایک عجیب چیز ہے محمد بن اسحق نے ذکر کیا کہ حضرت موسیٰ اور ہارون نے کھانا اور فرعون کے دروازے
 چاکر کھڑے ہوئے اجازت مانگنے کے لیے اور کہتے تھے اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّ الْعَالَمِیْنَ یعنی ہم پیغمبر ہیں جہاں تک
 تمہارے بیان کہتا ہوں اسکی فرعون کو خبر کرو محمد بن اسحق نے کہا پہر نہیں ہے ہے اگر دروازے پر اس کے مطابق
 جو بیجا ہے برابر دو سال کے سویرے جاتے اور پھر پھر جاتے نہ جانتا فرعون انکو اور نہ کوئی شخص اسکو اس کے حال کی خبر
 دیتا یہاں تک اسکا ایک سفیر اس کے ساتھ ملاعت کیا کرتا اور اسکو منہا کرتا تھا فرعون نے اسکی اور بولا بادشاہ تیرے
 دروازے پر ایک آدمی بیجا بت کرتا ہے وہ خیال کرتا ہے کہ اسکا تیرے سو گویا دروازہ ہے جسے اسکو تیرے پاس
 رسول بنا کر بھیجا وہ چلن ہو کر بولا میرے دروازہ پر سفر ہو بلا مان فرعون بولا اسکو اندھا دیکھو موسیٰ اندھے اور آپ کے
 ساتھ آپ کے بھائی ہارون تھے اور موسیٰ کے ہاتھ میں کئی لاشی تھی حیب فرعون کے پاس جا کر کہہ کرے ہو کہ تو فرعون
 اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّ الْعَالَمِیْنَ یعنی میں بیجا ہوں جہاں ہوں کے باکانو فرعون نے موسیٰ کو پہچان لیا اور اسکی
 نے ذکر کیا کہ موسیٰ جب مصر میں آ رہا ہو تو اپنی ماں اور بھائی ہارون کے بھائی ہو اور وہ موسیٰ کو پہچانتے نہ
 تھے اور ہر بات انکا کہنا نفی تھا یعنی لغت پر انہوں نے اسکو پہچان لیا اور اسپر سلام کیا تو موسیٰ نے ہارون کو
 کہا میری رہنے کے حکم کیا ہے کہ میں فرعون کے پاس جا کر اسکو کہہ کر طرف بلاؤں اور مجھے سنو کہ کیا ہے کہ موسیٰ نے
 کہی تو انہوں نے فرمایا کہ یہاں پر تو تیرے رہنے کے حکم کیا ہے یہاں پر دو رنگے اعدا کا وقت تھا تو موسیٰ نے فرمایا
 دروازے پر اپنی لاشی لاری تو فرعون نے اسکو اور غصے ہوا اور بولا کہ ایسے ناشائستہ کلام پر دیکھ کر تیرے تو ہنگام
 جو کہ ہارون اور ہارون نے کہا کہ بیان ایک مرد مجنون ہے جو کہتا ہے میں اللہ کا بھیجا ہوں تو وہ بولا اسکو

پہلے کا جو بڑا بخت ہے وگھوڑا لعلی ملک صدی کی وکلاصلی ولکن کذب وکولی یعنی بہر شخص لایا اور نہ نما
 پڑ ہی پھر جہٹلایا اور نہ مڑا فتح البیان کا بیان خارجیہ ہے کہ قالار تبا انما نفا المایہ میں قول کو منسوب کیا ہوگا
 اور اردن کی طرف اور جو سہاں کر کہ اس قول کا قائل حقیقہ وہ موسیٰ ہے تو تفسیر کے لیے اور سہاں پر مطلع کر سکے لیے
 کہ برطل اور فضل میں موسیٰ ہی اصل ہے یا موسیٰ نے ہی فرمایا ہو جب دونوں آپس میں لڑنا مدلت کا قول موسیٰ کے
 قول کے ساتھ ملکر حکایت کیا اس آیت کا نازل ہونیکے وقت کما فی قولہ تعالیٰ یا ایہا الذین امنوا علیکم من العقیبت واخلوا
 صلیاتکم انما افعلمون وعلیکم لینے اور مولو کو ہوا ستہری چیزیں اور کام کر دیا جو کرتے ہو میں جانتا ہوں اس خطاب کو
 جس کے معنی کے ساتھ حکایت کیا گیا ہے بوجہ اسکے مخاطبین میں سے ہر ایک مخاطب کو خطاب نہیں کیا گیا اگرچہ برطل
 الانفراد کو نہ کہ خارج میں سب کا اکٹھا موجود ہونا بالبدہت محال ہے تو پھر خطاب کے وقت انکا اجتماع کیسے مقصود
 ہوگا اور اسکا قول ان کی طرف علیان اسکے معنی میں تعبیر ویاور بقوت بنا یعنی ہم ڈرتے ہیں کہ وہ ہمارے سر میں
 کرے قال ابن عباس کہا جاتا ہے فوطیہ نے فرمائی ہے الی آخر قال ابوہریرہ انی فتح البیان کما کہتہ وکنت
 اور وہ شخص ہے جو لوگوں سے پہلے اپنی بیعتی ہے الی آخر قال ابوہریرہ انی فتح البیان کما کہتہ وکنت
 یومئذ قال ربنا اللہ انی اظن علی شک فی خلقک کما کہتہ قال قتادہ قال العزیز الاولیٰ قال وقلنا
 عندک فی فی کتبنا لا یصل لبقا قال یسعی فرعون بولا پہ کون ہے صاحب قوم دون کا اور موسیٰ کہا
 صاحب ہمارا وہ ہے جنوری ہر چیز کو اسکی قدرت پہرہ سوچا ہی لینے کہا نہ پینے کی خوشی بچے کو درد و دنیا
 وہ نہ سکھادو کوئی سکھاسکر بولا پھر کیا حقیقت ہو ان پہلی سنگتوں کی کہا انکی خبر میرے دل پر کس گئی ہو نہ
 سبکاتا ہے میرا رب نہ ہوتا ہے فرعون شاید ہری مزاج تھا آدمیوں کی پیداویش سمجھتا جیسے پران کا سب
 نہ انکی سے پیدا کیا آپ ہی پیدا ہو گیا نہ آخر باقی رما گل کر مٹی ہو گیا اچھے خاک سب کسے ایک ہی ہو جب یہ ہو چکا
 اگلی خلق کہاں گئی تا یا لکنا حساب لکھا ہوا موجود ہے لکھا ایک آدمی پھر حاضر ہوگا ف حافظ ابن کثیر
 نے کہا اللہ بھلاہ و تعالیٰ فرعون کی طرف کو خبر دیتا ہے کہ اُسے موسیٰ علیہ السلام کو حالیکہ وہ منکر تھا صلح خلق کے
 وجود کا جو ہر چیز کا ملک ہے اور ہکا بار ہکا ان کو کون صاحب ہے قوم دونو کا اسے موسیٰ لینے جسے ہو چکا ہو گیا
 اور رسول بنا یا ہے وہ کن پر میں تو کون نہیں جانتا اور جبکہ معلوم نہیں کہ متبار کیوں حاکم ہو میری سوا اور
 نے فرمایا ہمارا صاحب ہے جنوری ہر چیز کو اسکی صورت پھر ہر آدمی جو اپنی علی بن ابی طلحہ نے ابن عباس سے
 اس آیت کی تفسیر میں آیت کیا کہ کہتوں نے فرمایا اللہ وہ ہے جسے ہر چیز کا جوا یا بنا یا اور خدا کے لئے ہر چیز

[illegible]

ہے جس پر بطش کے لیے اور جلّی کے لیے اور سان نطق کے واسطے اور میں نطق کے لیے اور ان سب کے لیے لکھا
 کَالْعَقْلِ وَحَدِیْقَةِ حَرْفِ قَدَادِہ کا قول یہ ہے کہ وہی اُن پر چیز کو اسکی صلاحیت اور ہدایت جو سکولائق ہے
 اور مجاہد نے کہا ہے یہ کہ نہ ان کی صلاحیت کی طرح نہیں بنایا اور نہ ان کو انسان کی طرح نہیں بنایا لیکن اس پر بنائی ہر
 چیز پر ہر شے کیا اسکو ہر شے

فَاِنَّ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهُ وَكَذَلِكَ اللهُ مَا شَاءَ فَعَلَ

اور فرماتے کہا ہے یہ کہ اُن بنائی مرد کے لیے مادہ اور اسی طرح ہر شے کے لیے مادہ جو اسکے مطابق اور موافق
 ہے اور ہم نے اس کے معنی میں کہ اسنے راہ دی انکو اس طریق کی جس سے وہ خدا کی دی چیزوں سے فائدہ گیر
 یا اسکے معنی میں کہ جسکو اسنے بنایا ہے اپنی عطا سے انکو خالی اور محروم نہیں کہا ابن عباس نے کہا ہے
 نے ہر چیز کا جو بنایا ہر شے کو راہ دی اسکے ساتھ محبت کرنے کی اور کہانے اور چنے اور ہنے کی
 اور جب فرعون نے اس کلام کے ضمن میں یہ کہہ کر سنا جس سے وہی دلیل لی ربوبیت کے اثبات اور اسنے مشاہد
 کیا ان میں یہ کہ جس کو مظلوم کیا وہی اسنے ہدای کی سلک میں جس پر مخفی نہیں ہے کہ خلق اور ہدایت بلا حلاوت
 میں اور اسنے لیے خالق اور ہادی کا ہونا لایا اور ضروری امر ہے اور یہ خالق اور ہادی اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی ہے
 جسکے سو کوئی مالک نہیں ہے تو وہ درالکین کو کون کو موسیٰ کی کلام کی حقیقت اور میری خرافات و زلیات کا بطلان
 معلوم ہو جاوے تو اسنے راہ کیا کہ وہی کو اسنے سن سے پہلے کہ ان بے فائدہ اور لایقی امور کو کھڑے کر دیا
 کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے اور یہ اسلئے کیا کہ ان کے لگ جان میں کہ اسکے نزدیک کچھ معرفت ہو تو بولنا پہلی
 سنگتوں کا کیا حال نوح اور ہود اور لوط اور صالح علیہم السلام کے اقوام کا جنہوں نے لامذہبی ربوبیت کا اقرار نہیں کیا
 اور انان اہنام انصاب کی عبادت میں لگے رہے اور بال کے معنی اللہ کے قول فَاِنْ بَالِ الْقُرُونِ لِلادّٰی میں حال
 اور شان کے ہیں یعنی انکا کیا حال ادا کیا گیا شان اور کیا کیا مفصل حالات اپنے کو تو موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا کہ
 خبر میرے رب کے پاس کہی ہے یعنی وہ بات جبکہ تو نے مجھے حال کیا وہ اس قبیل سے نہیں ہے جسکے ہم پر
 ہیں بلکہ غیب کے علوم میں سے جسکے ساتھ اللہ ہی مستاث ہے اور انکو کوئی نہیں جانتا تو اور نہ میں
 اور انکے احوال کے جاننے کو منصب رسالت کے ساتھ کچھ تعلق نہیں ہے اور انکو لکھا ہے اللہ نے مخلوق محفوظ
 زحاجہ نے کہا ہے میں کہ انکے احوال اللہ کے ان محفوظ ہیں جسکی قیامت کے دن جزا دے گا اور عبارت کی
 اعتبار میں ہے انکو اعمال کا علم میرے رب کے پاس لوح محفوظ میں مکتوب ہے فرعون نے جب موسیٰ سے انکے

بعد وہ چاہیں کہ وہ اسے جشن کا دن بنا کر عہد کرے نہیں مقرر تھا فرعون کے سلاک رکھا مانتا تھا کہ کثیر نے کہا اللہ تعالیٰ فرعون کو
 کہا ہے کہ نہ دیتا ہے کہ اسے کسی ہوگا کہ جس نے اسے ہکا پنی بڑی نشانیاں دکھائیں اور وہ یہ کہ اپنے لاشی ڈال دی ہو وہ
 انگ ہوتی اور بغل میں ڈال کر لہتا کہ نہ دیتا تو وہ بیماری کے سوا چاہا مگر چاندی کی طرح چمکتا ہوا بڑا ہوا تو فرعون بولا ہوا جادو
 ہے جسکو تو لایا ہے کہ یہ کوئی جادو کر کے اور تو غلبہ ہوا جادو اسکے ساتھ لوگوں پر تاج ہوا جادوین دعوت کر اور ان کے
 ساتھ لکر تو ہمارا مقابلہ کر اے جادو تو مجھ کو غفید نہیں ہے کہ نہ کہ ہمارے پاس بھی ترے جیسا جادو ہے تو مجھ کو ہر کو
 میں ڈالے جو میں اوتے اور یہ اسے پانچ لکھ عدد یعنی لکھ دن حسین ہم سب کبھی ہوں اور تو پر ہم معارضہ کیا
 اچھا کہ جسکو تو لایا ہے اچھیکے ساتھ جو ہمارے پاس ہے لکھ میں جگہ میں اور ایک مقرر وقت میں تو اسکے جواب میں
 موسیٰ نے فرمایا وعدہ تھا کہ جشن کا دن ہے اور وہ انکی عید اور نور کا دن تھا اور کام کاج سے فوج ہونیکا دن اور
 سب کے اجتماع کا دن اور اس دن کا نام انہوں نے اس لیے لیا کہ لوگ مشاہدہ کریں کہ اللہ جیسا ہے کہ سکتا ہے اور معائنہ کریں
 انہی اسکے سمجھنا کہ اور جان لیں کہ کھر کا معارضہ خوارق عادات نبویہ کے سامنے باطل ہے اس لیے فرمایا وَاَنْتَ يٰمُجِيسُ
 الْمَآثِ حَقِّیْ یعنی یہ کہ جمع کرے گوں کوں چڑھے ہی انبیاء کا حال کا کھا ہر ایک لبر میں واضح ہوتا ہے حسین
 خفا نہیں ہوتا اور تیرے معطل ہوتی ہے اسے اطوارات کو جمع کر کے لیے نہیں فرمایا ابن عباس نے کہا کہ جشن کا
 دن ہوا عاشرہ کا دن تھا اور سدی اور قدامت اور اس نے کہا کہ جشن کا دن انکی عید کا دن تھا اور سعید بن جبیر نے کہا کہ جشن کا
 دن انکی منشی لگتی تھی اور ان جیسے احوال میں کوئی منافات نہیں ہے حافظ بن کثیر نے کہا میں کہتا ہوں اور کہ
 دن میں ان کے ہلاک کیا فرعون اور اسکے لشکر کو جیسے صحر میں ثابت ہوا ہے وہ سب بن نہ کہتے ہیں فرعون نے کہا تو سب
 اپنے چین لکھ وعدہ مفکر حسین ہم دیکھیں کہ ہم وہ نورین میں سے کون چاہے موسیٰ نے فرمایا اچھے ہکا مگر کثیر
 ہوا اچھے تو ترے چھا کر کا حکم ہوا ہے اگر تو نہ سمجھے گا تو میں ترے پاس آ جاؤ گا اور اللہ تعالیٰ کی ہر طرف سے
 تو اسکے اپنے چین لکھ وعدہ ہوا ہے اور تو کہہ کہ تاریخ مقرر بھی کہے فرعون لایا جالیس دن تک صلیت ہی تو موسیٰ
 نے جشن کا دن مقرر کیا عبد الرحمن بن یزید بن ابی سلم نے لکھا موسیٰ کی تفسیر میں کہا کہ وہ میلان صاف ہوا اور برابر
 لوگوں کے درمیان اور یہاں ہوا کہ ایک کی آواز دوسرے شخص کو نہ پہنچے تھے علیان کا بیان فاتحہ ہے کہ قال اقتضی
 جو ستانہ ہے جو مرتبہ موسیٰ کے جلب بار اور ہر ملایات کا انکھ کے لیے ہے جسکو موسیٰ ملا لکھنے تو کیا ہے ہے
 موسیٰ کہ لوگوں کو غلطی میں ڈالے اور انکو معلوم ہو کہ موسیٰ ہے تیری بات ہے اچھے ہے اور جس چیز کو تو لایا ہے یہ
 ایمان لایا یہاں تک کہ جس ایمان کے ساتھ جو کھر کا کیشہ اور مشافح ہے اس میں جنگ پونچ جادو کو تو ہمارا ملک چین ہے

اور کہ اس سے کمال دیر سے اور سلطنت دیری ہو جاوے اور ملعون نے اس طرح سے لالچ کا ذکر کیا اپنی قوم کو قدرت داد
کے لیے موسیٰ علیہ السلام کے دعوت کی حاجت سے کہ چونکہ جب ان کا دن میں بیات واقع ہوگی اور ان کے افہام میں نہایت
اور موسیٰ کی دعوت کی حاجت کی حاجت یہ ہوگی کہ ہم اپنے ملک کے نکالیں جا دیں گے اور اپنے وطن سے خارج ہو کر وہاں
بات کو فعل میں کر دیں گے اور ان کے بھوت کی طرف سے کر دیں گے اور اس غیر پہلانی کی طرف منت ہو گئے جس کی طرف موسیٰ
ان کو بلاتے تھے اور اس میں دلیل ہے کہ زمین موسیٰ سے سخت ڈرا رہا نہ کہ کون سا عرب ہے جو کسی کو اپنی سلطنت سے خارج
کر سکتا ہے یوم زیتہ کے صفحہ میں ہی اختلاف نقل کیا حکم حافظ ابن کثیر نے نقل کیا اور کہا کہ ابن عباس اور ابن
عمیرہ ہی کے قائل ہیں کہ عیسیٰ کا دن و عاشورہ کا دن تھا اور صلیب کے کہا جعفر کا دن و ہفتہ کا دن تھا اور بعض
نے کہا کہ نہ یہ روز کا دن تھا اور موسیٰ نے یہ دن سیلے مقرر کیا تاکہ حق کا ظہور اور باطل کا زہق ہو ایک شہر و دن
میں علی بن ابی طالب اور ہر حاضر اور باور ہر قاضی اور دانی کے درمیان یہ مقرر ہو جاوے اور کہ
یہ کیوں ان کے شوکت اور کمال قوت کے ظہار کا تھا اور کہ اس دن ان پر امر پر بر و ساتھ اور زمین ثانی کی کیم پر وہ
نہی مقرر فرعون جسے گندا تھا کہ اے قال لہم مونی و لیکم لا تفرؤا علی اللہ لکن با تفرؤا
وعدا و وقد حلب مر افترے و فتنا رعون امرکم بینہم و اسر و اللہ و قالوا ان ہذا
لنصران یزدان ان یخبر حکم من ارضکم یخبرہما و یذہب ابطریقہ لک اللہ ا کا جمعوا
کیدکم کفر اثنو اصحاء و قد اکل الیوم من اسر غلاہ پیر الیہا فرعون پر اکتبہ کے اپنے سار و ان
پر اور کہا کہ موسیٰ نے کبھی تمہاری جھوٹ نہ بولو اور یہ کہ اس دن کو کسی آفت سے اور کہ وہ نہیں ہو سکا
جسے جھوٹ بنا دیا جسے زمین نے ساو جم کے اور سلیمین کو ای بابت پر اپنا یا تب حضرت موسیٰ نے ہر شمر
کو نصیحت کر دی جدا جدا پر جھگڑے ان پر کلمہ پڑھیں اور چپ کی کثورت بولے مقربہ و دو جادوگر چاہتے
ہیں کہ کمال میں تم کو تہارے ملک سے ان جادو کے زور سے اور انہیں تہدیر و احاطہ سے سو حذر کرو اپنے مدبر پر
اور انہیں یاد دہار اور جب گیلان آج و اوپر راف کا نظابن کثیر کہتے ہیں کہ اس میں اللہ بجا و تعالیٰ فرما
کی طرف سے غم و تباہ ہے کہ جب فرعون اور موسیٰ نے سناطو کے لیے لیکن ان اخبار میں مقرر کی فرعون نے جا کر
اپنی ملک کے کثیر بن سے ساو رکو جم کر انہیں و کیا اور ان لوگوں میں صحر کا بہت رواج تھا کہ اقل کمال
و قال فرعون اثنو اثنو یخبر و کتبہ اور کہا فرعون نے اس میں و اس پر اس جادوگر پر و با پڑ و کر ایک مقربہ
و عدہ پر جم کے گئے اور کہا لوگوں کو تم ہی کہتے ہو کہ وہ اور وہ عیسیٰ کا دن تھا اور عیسیٰ نے تخت ملک پر بیٹھا

حسن اور کفنی وغیرہ مالکی ہی قرأت پر اور یہ قرأت عرب ظاہر کے مطابق اگرچہ مصحف کی رسم کے مخالف ہے مگر چونکہ مصحف عثمانی
 بین الف کے ساتھ مکتوب ہے اور ان ہذا میں ان مخفف کے ساتھ بھی پڑ گیا ہے اس تقدیر پر بیان نفی کا حرف ہے اور یہ قرأت
 رسم اور قرأت دونوں کے موافق ہے اور مدنیہ والوں اور کوفیوں نے ان ہذا میں کو ان کی تشدید کے ساتھ پڑا ہے اور ہذا میں
 الف کے ساتھ تو انہوں نے رسم مصحف کی موافقت کی لیکن عرب ظاہر کا خلاف کیا اور اہل علم کی ایک جماعت نے اس
 قرأت کی توجیہ میں خلاف کیا ہے اسکو دوسری طرح بیان کیا ابن الانباری اور حاسن نے اسکو کہا گیا ہے کہ یہ قبیل
 بنی مرث بن کعب اور قبیلہ مراد اور قبیلہ خثعم اور قبیلہ کنانہ کی نسبت ہے انکے نزدیک شنی (رتنیہ) کی مرضی حالت اور
 نصب جماعت اور جری حالت تینوں الف کے ساتھ ہوتی ہیں اور سبکی سیو یا خویش اور ابو زید اور کسا کی اور زرار
 نے تصریح کی ہے بعض نے کہا ان سب کو بعض نے منہ کے ہر قارئ عامح نحاس نے کہا سینے زجاج اور خویش کو دیکھا کہ وہ سب
 جاتے تھے اور زجاج نے کہا میں نے ان ہذا میں لکھا اسکا حکم لینے یہ دونوں بابتہ سامعین اور سکا انکار
 کیا ہے ابو علی فارسی اور ابو الفتح اور ابن جنی نے اور بعض نے کہا الف ہذا میں مشابہ ہے الف کے ساتھ جو بعض
 میں ہے اسلم نہیں بلکہ اور بعض کہا ان ہذا میں ان مخفف سے متشدد ہے اور اسم اسکا مخفف ہے اور اصل میں
 ہذا میں ہے وہ قال قال ثناء النحاک اور ابن کسان نے کہا جب کہ ہذا کی تینوں حالتیں یعنی مدنیہ اور جری
 الف کے ساتھ ہوتی ہیں مثلاً احد کہ نہیں بتا تو اسکو دوسرے کے قائل مقام کہا گیا اور اسمین میں الف تینوں حالتوں میں کمال
 رہا اور بعض نے کہا اصل عبارت میں ہر ساھل کا ایک ساھل ہے یعنی تین ہیں یہ دونوں مگر جادوگر یا افعال میں جو اس
 قرأت کی توجیہ کے صحیح ہونے پر شال میں اور اس کے خلاف ہونے سے اسکو نکالتے ہیں اور اس کے ساتھ مندرج ہو جاتا
 ہے جو مردی ہے ابو البرصین خلیفہ ثالث حضرت عثمان بن عفان اور حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے
 مصحف میں یہ کاتب کی غلطی ہے اور اس کی سب میں جابر قرأت میں ایک ان ہذا میں یعنی ہذا میں یا کے ساتھ
 اور یہ ابو عمر کی قرأت ہے دوسری ان ہذا میں یعنی ہذا میں الف کے ساتھ اور الف کے بعد نون مشدد اور
 ان میں نون مخفف تیسری ان ہذا میں یعنی ہذا میں الف اور نون مخفف کے ساتھ اور ان میں نون مخفف چوتھی
 ان ہذا میں یعنی الف اور نون مخفف کے ساتھ اور ان میں نون مشدد اور الف اور الف کا ثابت رکھا لفظ میں اگرچہ
 یہ دونوں قرأتیں سبعہ صحیحہ متواتر ہیں مشکل ہے اسلیے کہ یہ دونوں قرأتیں صحیفہ کے خط کے مخالف ہیں مگر چونکہ مصحف ہر
 نہ الف ہے نہ یہاں بلکہ ہذا میں کہ رسم خطیبیہ میں ہیں ہذا میں ہے الف اور الف کا ثابت رکھا اور بہت ایسی قرأتیں
 امین جو کتب میں خارج از قیاس ہیں اور انہوں نے قرأت کے غیر کی ہے کہ رسم مطابق انکا پڑھنا جائز نہیں

لَآ قَلِيلٌ مِّنْهُمْ كَاغْفُتْ عَنْهُمْ وَاصْلَمْ إِنَّ اللَّهَ لَحَبِيبٌ الْخَاسِرِينَ یعنی سو اکر عمد توڑنے پر مجھے اکر لغت کی
 ہر کر فیہ دل انکے سیاہ بدلتے ہیں کلام کو اپنے ہنگامے کا اور ہل گئے ایک فائدہ لینا نصیحت سے جو انکو کہتی تھی اور
 ہمیشہ تو خبر پاتا ہے اکر ایک دغلی گرفتار نہ لوگ ان میں سو معاف کر اور درگزر نہ سے امد جاہتا سے نیکی والوں کو اور
 جیسے فرمایا وَیَمُنُّ الَّذِينَ هَادُوا أَسْمَعُونَ لَكَ لَکِنَّ سِیْئَعُونَ لِقَوْمٍ آخِرِينَ لَکَ یَا ذُوکَ الْخُرُونِ الْکَلِمَ مِنْ
 بَعَثُوا مَوَاصِیْعَہ یعنی اور وہ جو یہودی ہیں جاسوسی کرتے ہیں جھوٹ بولتے کو اور جاسوس ہیں وہ سُن کے جو کچھ کہ
 انہیں اس کے سبب سبب کہتے ہیں بات کو اسکا کھنا چھوڑ کر اور جیسے فرمایا وَاتْرَکْ لَکَ الْکِتَابَ الْیَحْنِیْ مَصْدَقًا
 لِّمَا بَیْنَ یَدَیْہِ مِنَ الْکِتَابِ وَمَہْمِیْنًا عَلَیْکَ فَاخْذُکُمْ بَیْنَهُمْ عَمَّا نَزَّلَ اللَّهُ وَکَاتِبُہُمْ اَعْوَاہُمْ عَمَّا
 حَمَلَہُمْ مِنَ الْحَقِّ یعنی اور محمد اور پیغمبر کو اسی کتاب تحقیق سجا کر لی اگلی کتاب کو اور اپنے حافظہ اور نگہبان سو تو حکمران
 میں جو اراار اللہ نے اور سچ لکھی خوشی پر چھوڑ کر حق راہ جو تیرے پاس آئی ان سببیت میں امد جاہتا سے بغیر سچ کی
 کو اہل کتب نے اپنی اپنی کتابوں کو اپنے اپنے ہوا کے مطابق بدل دیا اصل سبب پر ہنہ نہیں دیا ان میں سے اللہ
 کی باتوں کے چلنے اور معلوم کر نیکو اور اعلیٰ اللہ نے ایک میزان اُتاری جس پر معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ اللہ کی بات ہے
 اور یہ انکا عندیہ ہے اللہ کے پاس ہے کہ ہے تَعَالَى اللَّهُ عَمَّا قَالُوا وَیَقُولُ الْفٰلِیُونَ مَا کُنَّا لَکُمْ اَوْفٰیئِلٌ اِسْرٰہِیْلُ
 یہ ہے کہ اسے جان و فانی نے غالباً قرآن مجید کو مصدقاً لما بین یدہ من کتاب وصف بیان کیا اور بیان اس آیت میں قرآن
 مجید کا حال و مہینا علیہ بھی بیان کیا جبکہ حال ہے کہ جو بات پہلی مساویہ کتابوں کی قرآن مجید کے مطابق ہو
 وہ من عند اللہ ہے اور جو قرآن کے مخالف ہو وہ من عند اللہ نہیں وہ انکی من گھڑت ہے اور مہینا علیہ کی خود
 اللہ جاننے سے سورہ نمل میں تفسیر کی ہے اِسْ تِیْہِ لَکُمْ سَآئِرُ الْقُرْآنِ یَقْضٰی عَلٰی اٰتِیِّہِ اِسْرٰہِیْلُ اَلَّذِیْنَ
 هُمْ فِیْہِ یَحْتَدِیْکُمْ یعنی یہ قرآن سنا تا ہے بنی اسرائیل کو اکثر چیز جیسے وہ پہوت ہو میں سے کجا وہ شہب
 کجا تاخیر آدم پر سبب لو کہ بیان ہے لو کہ بیان اگئے حکمت الہی قرآن مجید کی رسم خط غلط لکھی جانی اور پیران
 رسوم کے غلط رہنے دینے اور اسکو صحیح نہ کرنے میں جو اس عاجز کی خاطر فاتر میں آتی ہے وہ یہ ہے کہ وہ رسوم
 جو مصحف عثمانی میں ازہر ہوا غلط ہو گئے ہست مرحوم نے ان میں ہی انکی اصلاح کی نیت سے چھپتر جہاز
 نہیں کی صحیح بات میں تو بجائے خود راہ دیوں اتفاق اور ہم کر لیا کہ ان آیات کو ان رسوم کے مطابق پڑھیں
 نہیں ہے امد جتنے قرآن مجید طبعیہ یا غیر طبعیہ تم دنیا میں پاؤ گے اہی رسم مصحف عثمانی کے مطابق ہوگی
 اور اگر انکی رسم مصحف لعل کے مطابق نہیں ہے تو علماء اہست کر نزدیک وہ غلط ہے اگرچہ نے الواقع وہ

صبر ہوا اس حال سے کہ کہیں کہیں تیرے آواز سے اور یہ بات کیونکر نہ ہوتی اس کتاب کی حفاظت و حرمت کا حوالہ دینے
 والے نے در لیا ہے اور یہی کتاب کی حفاظت کو اللہ نے انہیں بڑا دیا جنہیں وہ کتاب میں آئیں پر یہ کیونکر بدلتی اور وہ
 کیونکر بدلتیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ هَدٰنَا لِحَدِثِہٖ اَوْ مَا کُنَّا لِنَعْلَمَ لَہٗ کَوْلَا اَنْ هَدٰنَا اللّٰہُ هٰذَا اَمَّا حَظُّکُمْ سَاَلِ
 وَاَللّٰہُ اَعْلَمُ بِحَقِیْقَةِ الْحَالِ اور صفات سے مراد آیت غم انتوا صفات میں یہ بت کہ قطار میں باندھ کر سیدان میں آؤ گا کہ انکے
 امر کا اس میں زیادہ تعظم ہو اور انکو دلوں میں اس سے زیادہ ہیبت ہو اور یہ امر سب جلا بخشیہ میں داخل ہو اور میرا
 منہ میں کا قول ہے اور ابو نعیدہ نے کہا نصف سے مراد جمع ہے صلی صف کے ساتھ سے ہو جاتا ہے زجاج نے کہا
 اس تقدیر پر کہ میں نے جو کہ کم ہو گیا میں آؤ جس میں تم اپنے جشن و عبادت کے وسط جمع ہو کرتے ہو کہا کرتے ہیں اس میں
 ا نصف اور معنی یہ ہوتے ہیں ایت الحکمۃ پہلی تفسیر پر صفا منصوب لیت پر ہو گا اور دوسری تفسیر میں مغفولیت
 پر منصوب ہو گا قد افع الیوم من شغلی تمنا اس حدیث کی کلام ہے اور بعض نے کہا یہ فرعون نے ساحرون کو کہا ایتے قال
 ابو الطیب نے تفسیر و زیادہ قالوا یومئذ یموت ایمان نلقی وایمان تکون اقل من الفیہ قال بل اللغوۃ فاذا
 جہالہم و عصبہم یجئ لہم لیکہ من مخرجہم لکما لکے ہ کا و حسن فی نفسہ خیفہ مؤمنی ہ
 قلنا لا تخف لک انت الذی عطفہ و الی ما فی مینک تلک ما صنعوا و انکما صنعوا کمید
 سحرہ ولا یعلم السحر حیث اتی ہ قال لیس السحرۃ متجمل قالوا امنا رب ہرؤن و مؤمنی ہ
 لے ہی یا تو ڈال دیا ہم ہوں پہلے والے کہا نہیں تم ڈالو یہ تب ہی انکی رسیاں اور لاہیان اُسکے خیال میں
 ہیں ہاؤر سے کہ ورتی میں پہلے اپنے لنگ اپنے ہی میں در موسیٰ جسے کہا نوز در مقرر ہو ہی رہا اور پر ڈال جویر سے
 ہاؤر میں ہے کہ کھجور سے جو ہنوں نے بنایا انکا بنایا تو زریب ہے جادوگر کا اور جادوگر نہیں کام لے کھا جہاں آؤ اور اگر
 جادوگر کھجور سے میں ہوں ہوں ہم یقین لائے یہ بیداروں اور موسیٰ کے ف حافظ میں کثیر نکلا کہ جباز ساحر کی طرح
 سے خبر دیتا ہے کہ جبر اور موسیٰ میدان میں آئے تو بولے موسیٰ کو مخاطب کر کے یا تو پیچھے آئیے اور یا ہم ہوں
 پیچھے ڈالو یا کہ باہر چلی آؤ اور پیچھے نہ آؤ کہ دیکھ لین تم کیا جادو کرتے ہو رجا ہنوں نے لاہیان اور سبحان
 ذالین تو تب ہی انکی رسیاں اور لاہیان موسیٰ کے خیال میں آتی ہیں انکے جادو سے کہ ورتی میں اور دوسری
 آیت میں ہر قالوا ارجع الہم و عصبہم وقالوا بعزۃ فرعون انا لکن الغلبون یعنی یہ ڈالیں ہنوں نے
 اپنی رسیاں اور لاہیان اور بولے فرعون کے قبال سے ہم ہی زبر ہے اور وہ اعرف میں اللہ نے فرمایا
 و سحر و اعین الناس کاسکرہ یوہم و سحر و اعین عظیم یعنی یہ جادو بانڈوں میں ان کی انکس میں کہو دیا

[illegible]

از کبیر کم سن ہر ہے اور صاف بھڑوں جلی درجہ کا آدمی اور الذی علیہ السلام سے مراد یہ ہے کہ اسی کو کچھ میں شکر دے
اور تکبیر جو قوم نے صلح کر لی ہے اور وقت پر کہ ہم اپنے کو اسکا امرا غالب کرنے اور وادج دینے کے لیے منصوبہ کیا اور
کے کسان نے کہا ہاں کاجیب ہر ایک ملک میں اپنے معلم کس آپ آپ نے کہا کہ آپ نے جنت میں عند کبیر اور جہنم میں کچھ منہ
کہا کبیر سے عظیم معلم ہے اور مدی نے کہا لغت میں کبیر نہیں کہہتے ہیں اسی لیے معلم کو کبیر کہتے ہیں اور فرعون
کا ارادہ اس فعل پر یہ تھا کہ لوگ شہید میں بڑھ کر ہوں تو بیان سے آدین دہرہ کو تو معلوم تھا کہ سحرور سے کے شکر و نہیں ہے
اور نہ موسیٰ اور اٹھارہ سو تبار اور نہ موسیٰ اور سحرور میں کسی طرح کا کوئی رابطہ نہ تھا جناب ابو بطین نے فتح البیان میں کہا
کہا مفسر نے در قرآن میں کوئی ایسا مقام نہیں ہے جس سے یہ ثابت ہو کہ فرعون نے سحرور کے ساتھ وہ کام
کیا جس سے انکو ڈرایا اور نہ کوئی حدیث پہلوی میں ثابت ہوئی ہے فَلَا الْبَوَالِغُ مَرَجُهَا الْعَدَا بَت
المرئیس لہر کو ثابت کر کے جن کو فرعون اُنکے ساتھ وہ کام نہیں کر سکا جس سے انکو ڈرایا فَسُبْحَانَ مَنْ
هَذَا الْعَدَا وَمَا لَنَا لَمْ نَكُنْ لَكَ اَنْ هَذَا سَا اَللّٰهُ اِنَّكَ مِنْ بَابِكَ رَبِّهِ خَيْرًا وَاَنْ لَكَ جَعَلَهُ مَا لَا
يَخْلُفُ فَمَا لَا يَخْلُفُ وَمَنْ يَأْتِيَهُ مُؤْمِنًا مَذْهَبُ الصَّلَاةِ فَاُولَئِكَ لَهُمُ الدَّرَجَاتُ الْعُلَى وَجَعَلَ
حَدِيثُ تَجْرِی مِنْ تَحْتِهَا اَلْاَنْفَرُ لِمُحَمَّدٍ فِيْمَا وَوَلَدَتْ جَزَاءً مِنْ رَبِّكَ مَعْرَبٌ جَوَیْ اِيَا لِنَبِيٍّ رِبَّاسٍ لِنَكْر
ہو کر سوسکے اور دفع ہے نہ مریو اس میں جیسے اور آیا اس میں ایمان سے کہ کے نیکیاں سوان لوگوں کو میں درجہ بلند
باع میں جس کے سببی انکے پیغمبر سے نہیں رہا کر گئے نہیں اور یہ بدلے ہکا جو پاک ہوا ف حافظ نے کہا سائر
کے ظاہر سے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ اس لحاظ کا تہ اور تکملہ جو جسکے سحرور نے فرعون کو نصیحت کی ڈرایا کہ
اسکی نفعت اور عذاب ابدی سے اور غبت سے ہلو اسکے قواب غلہ سردی میں دبوے میک جو کوئی اپنے ملک
کے پس گنہگار ہو کر اور اسکو دفع کی مہانی میں ہے جس میں سے گا زجیے گا اور اسکی مثال میں ہے جیسے
نے فرمایا لَا يَفْقَهُ عَلَيْهِمْ قِيَمَتُهُمْ وَلَا يَخْفَ عَنَّهُمْ مِنْ عَذَابِهَا كَذَلِكَ تَجْرِی نَفْسُ لِقَدِّمِيْنِ اور جو منکر میں انکو
ہے گل دفع کی زائبر تقدیر پر بھی ہے کہ مر جادین اور انبر ہلی ہوتی ہے دان ملی کہہ تصلیف میں سزا دیتے ہیں
ہم شکر اور جیسے فرمایا وَيَجْعَلُهَا اَلَا شَيْءًا لِّلَّذِي يَصْلٰى النَّارَ الْكُبْرٰى ثُمَّ لَا يَمُوتُ فَمَا لَا يَخْلُفُ اور
سکریگا (نصیحت کرتے سے) زائد بخت جو چشمی کا بڑی آگ میں پہنڑے گا اس میں نہ جیسے گا اور جیسے
زبدا و دنادا فَا يَمْلِكُ لِيَصُوْرَ عِبَادَتِكَ قَالَا اَلَا لَكُمْ مَلٰئِكُوْنَ يَمْنُوْنَ اور کا فر کا رنجے (اور کبیر) اے مالک
(دفع کا داروغہ) ہو کر دیوے (مرد دیو) ہمارا مالک ملک کبیر کا (نصیحت) تم تو (اس دفع میں)

دیکھیں گے جب ہم دیکھتے ہیں سنا کہ جو دور چھان کے کنارے میں رکھتا ہے اور یا نکال اور بچے ہونا اس فضیلت کی وجہ سے چھوڑا جو نہیں کے کسی کو درسی چال ہوگی (معاذ اللہ) عن کیا وہ پیغمبر کی تشریف لیں ہوئی جسکی طرف عیسیٰ دے دیکھیں گے فرمایا نہیں اسکی قسم جسکے نامعین میری جان ہے (وہ تشریف لیں) ہاں لوگوں کی جواب کے ساتھ ایمان لانا اور ہر لون کی انہوں نے تصدیق کی اور سن میں ہے کہ حضرت علیہ السلام نے فرمایا ابوکاؤد عمر بنی لون کو گونہ سے میں جسکی مسائل کی طرف عیسیٰ لانا کہیں لگا دیا گیا اچھا نصیب ہے اور یہ خبر ہے اسکی جس نے کہا کیا اپنی جان کو دوزخ اور جہنم کے ساتھ اور کیلے اللہ کی عبادت کی اور اللہ کی رسولین کی اس میں جو وہ ضرور طلب لایم فتح البیان کا بیان قادم یہ ہے کہ از میں شان کی نصیر ہے اور مجرم وہ ہے جو کفر اور عداوت کے ساتھ تمسک جو ادھر ہر منوالا ہوگا یونٹ فہماؤ کا کچھ کی تفسیر میں کہ یونٹ وینٹر فریختہ کا کچھ حیات مستغنیہ فہماؤ کما تا کہ الحی و یسلّم بہ عاکلہ الموت فی التکویر والا انہ لا یظلمہا عن ایتساں لہ کہ کہنے کو اسی موت زائیک جو کہ اس صاحب کے ہوا اور وہ یہاں جیتے گا کہ اس سے زندگانی کے فوائد حاصل ہوں تو وہ درد پاپت کا جیسے مذہد در مندر ہے اور تکلیف میں رہنے کی حالت کو پہنچ جا دیکھا ہے میں ام کا احساس باطن ہو گا اگر بارہو مار گیا جس شخص کو کوئی مصیبت پہنچے اور وہ زیادہ رنج میں نہ ہو کہ اسے میں (عرب میں) قلّا کلا حیح ولا میت یعنی فلاں شخص جیوا زندہ ہے نہ مر ہے اور یہ خیال ساحر وں کی کلام کے ہے جسکو اللہ سبحانہ تعالیٰ نے حکایت کیا اور بعض نے کہا ہے کلام شروع ہوتی ہے اور یہی بہت اظہر ہے قلّا اللکوفی اور جو شخص نے اپنا رب کا پاس لایا اسکی تصدیق کر کے کہے ہوں اچھے کام تو انکے میں درج بلند ہمیشہ کے باغ جسکے تے ہے میں میزان سدا ہا کرین نہیں اور یہ سکی بدلے ہے جو ستر ہے اور ان میں اس امر کوئی دلیل نہیں ہے کہ جو ایمان عمل صالح سے مجرّمہ استتباع (خواب کے لئے اور اس ایمان پر سترت ہونے میں) نامعتبر ہے کیونکہ جس چیز کا صالح اعمال کے ساتھ تعلق ہے وہ بلند درجات کے ساتھ ادا یا ہوتا ہے مطلق خواب کے ساتھ فائز ہوتا ہوا وادار میں مردود ہے ابوسعد سے کلام کہ حضرت علیہ السلام نے فرمایا بلند درج والوں کو انکے تے لایا دیکھیں گے جیسے تم اس شمار کو دیکھا کرتے ہو جو آسمان کی گدیوں پر جاتا ہے اور ابوکاؤد عمر بھی بلند درج والوں میں سے ہیں ابوکاؤد چھ نصیب لایا میں ستر عفا اللعنه کہتا ہے سبحان اللہ یہ کثرت اور فضیلت حضرت شاہ رسالت علیہ التعمیہ والتسلیم ہی کی تابعدار اور پیر جان بخاری سے ملحوظ حاصل ہوئی وہ بشریت میں دوا لہ ہم برابر ہیں ۵

فَإِذَا رَئَتْ حِيلَ وَ سَلَّمَ دَامَ أَبَدًا هَلَا يَتِيَاكَ خَيْرُ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

انکی دشمنی و دشمنی سے نہایت دے اور ہلو ہلو کر کر انکی دشمنی نہ ہندی میں اور وہ اسکو دیکھ رہی تھی اور اس کے لشکر کو وہ دوسرے
 کے ایک ہی میں جس کے سب نہایت پانی میں سے کسی گناہ کا ثقل و آخرت والے درخون کو آگست منتظر
 لینے اور دیا یا دشمن کے لوگوں کو اور ہم جیتے تھے سعید بن جبیر نے ابن عباس سے روایت کیا کہ جب حضرت شاہ
 علیہ التحیۃ و السلام مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہوئے تو آپ نے یہود کو عاشورہ کا روزہ کہتے پایا تو آپ نے ان سے دریافت
 کیا وہ بولے یہ وہ دن ہے جس میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے موسیٰ کو فرعون پر فخری تو آپ نے فرمایا کہ زیادہ مناسب ہے موسیٰ
 سے تو آپ نے صحابہ کو فرمایا کہ اس کے (پہر ظہری) عاشورہ کا روزہ کہو رواقاً بالصلوات و رواہ المسلمون انما یصلون فی غنیمۃ
 پہر موسیٰ نے فرعون کے ہلاک ہونیکے پیچھے بنی اسرائیل سے وعدہ کیا طوطہ بیار کے دانے طرف جانیکا اور وہ وہ مقام
 جہاں اللہ سبحانہ نے موسیٰ سے باتیں کیں اور میں روایت انکی اسی سند سے مقام میں موسیٰ کو توفیق اور اسی ہنگام میں
 بنی اسرائیل نے پیڑ اپنی شروع کیا جبکہ قصہ اللہ سبحانہ غفر ربیعہ ان کا اور اس میں اسلوہ نوہ کے معجزہ کتب سورہ بقرہ
 وغیرہ میں گنہ گری میں خود مالک شامی اسی جو اپنے تہاں سے انکار کی اور اسلوہ جانہ تھے (شیر کی طرح) جو اپنے گرتے اور وہ
 لینے میں اسلوہ سے ہفتہ ہفتہ انکو آج سے کل ضرورت ہوتی اور یہ اپنے اس کے لطف تھا اور اسکی مہربانی اور اسکا
 احسان طغیان سے آیت لا تغفوا فیہ من طغیان نزارین مراد ہے طرح کہ تم میری نعمت کے کا فر ہو جاؤ اور اسکو
 میری نافرمانی میں خرچ کرو اور میرے شکر نہ کرو یا نہ حلال کے لینے کی کچھ پرواہ نہ کرو بلکہ حرام مل لینا شروع کرو اور جس جہر کا کفر
 کلمہ حکم دیا ہے تم اسکی مخالفت کرو اور حلول غضب سے اسکا غصہ ہونا مراد ہے و من یحلل علیک و عوبتی ثلاثہ
 کی تفسیر میں علی بن ابی طلحہ نے ابن عباس سے روایت کیا کہ اس سے مراد نقد موسیٰ میں شفاست کفر جس پر غضب آتا
 وہ درخت ہوا شیخی بن ملان نے کہا درخ میں ایک مجلس ہے جسکی جونی سے کا فر کو سبیکا جاوگا تو وہ درخ میں جائے سبکا
 کرنا دیکھا اس سے پہلے کہ مصلال کو پہنچے رواہ ابن ابی حاتمہ اور آیت الی انفس الی انفس الی انفس کے سینے میں کہ جو حاضر
 میرے درخت کو کہو گناہوں سے پہلے کہ آدمی میں ہے ہر حرکت کے ساتھ رجوع کرنا ہوں اور اس کے سبب سے معاف کر دینا ہوں جن کو
 گناہوں میں بہانہ کہ اللہ جلہ و تعالیٰ نے ان لوگوں کی توبہ میں بھی منظور فرمائی جنہوں نے بنی اسرائیل میں کو بھڑکاپو جا
 اور توبہ سے آیت تاب آس میں ہر اس شخص کو رجوع کرنا مراد ہے جس میں وہ طوٹ اور مبتلا ہے وہ ٹوٹ اور تپلا کفر کے
 ساتھ ہو یا فحش کے ساتھ مصیبت کے ساتھ ہو یا غافل کے ساتھ اور ایمان کے ساتھ کے قول آس میں دل میں یقین کرنا مراد
 ہے اور عمل صالح سے رجوع کے ساتھ عمل صالح بجالا کر مراد ہے اہم ہند کی تفسیر میں علی بن ابی طلحہ نے ابن عباس سے روایت
 کیا کہ یہ وہ شخص کہ اور سعید بن جبیر نے اہل کی تفسیر شفاست علی اس سے و جماعت کے ساتھ کی اور یہی کی مثل مروی ہے

مجاہد و متاک اور سلف میں یہ واحد ہے اور متعدّد ہے بہت سی تفسیریں مذکورہ سلام کے ساتھ کی اور کہا تم بتدبر کے یہ سنئے ہر
 کہ سلام کو پڑھ کر یہ ہوتا ہے کہ مراد ہے اور غیاں غری نہ کہا تم بتدبر کے یعنی پھر جانے کر اسکے لیے ثواب ہے اور تم مجھ
 خبر کی ترتیب کے لیے مجھ کو لکھنے سے فرمایا کہ کان من الذین آمنوا و آتوا بالصّدقہ و آتوا بالصّلاۃ و آتوا بالحقّ یعنی پھر ہوا
 ایمان لہن من جو عقیدہ کہے میں مذکور کیا اور عقیدہ کہے میں جم کہ کیا فہم البیان کی بیان فاتح یہ ہے کہ آیت طاعتوا اللہ و
 طاعتوا علیہن وجہ از سے ناجائز کی طرف تجاوز کرنا مراد ہے جسے ہر ان کو زاد حق کا ماننا اور حق کو دنیا اور بعض نے کہا سنئے یہ ہر
 کو بعد کے نبی کا جود اور انکار نہ کرنا پھر تم طاعتی ہو جاؤ گے اور بعض نے کہا اللہ کی نعمت کا کفر ان کو اور اس کے شکر کو نہ پہنچا اور
 بعض نے کہا ہنم کا عصیان بخود یعنی نعمت اور عافیت نہ کو نہ کی محبت پر نہ ہمارے اور اگر طاعتی ان کو ان سب معنوں پر مل
 کیا جاوے تو کوئی مان نہیں ہے کہین ان معانی میں سے ہر ایک معنی پر صادق آتا ہے کہ طاعتی ہر اور حلول سے وجوب
 مراد ہے اور مذکور مراد یہ ہے جب تک کہ کو العین پر ہیں اور معنوں میں کجالت میں حلول سے مراد نزول ہوگا اور یہ مجاہد
 اور ہے حلل بن سبب بن کے ادا کا وقت مانا ہے تو کہتے ہیں حلّ الذین اسطرح ومن تحلل من حلّ
 لغتیں میں دار نے کہا اسکا کو العین پر نہایت چاہے میری نزدیک ہے معنوں پر نہنے سے کہ نہ معنوں العین شین
 ہے حلول سے جسکے معنی وقوع کے ہیں اور کو سو لہن کے معنی ہیں وجوب کو اور یہی تفسیر وجوب کے ساتھ ہوئی ہر نہ وقوع
 کے ساتھ اور مراد ہے اس کی مثل ابو عبیدہ وغیرہ سے اور ہوئی سے ہر ایک ہے زجاج نے کہا ہوئی کے معنی ہیں کہ اسکا
 مال اور بختاؤں یہ ہوا اور وہ و ذبح کا لہر ہے اور یہ شوق ہے ہوئی ہوئی ہو یا سے جسکے معنی لغی ہیں وہ اگر ادا ہر سے
 نیچے کہ کہتے ہیں کہ فغان جب مراد ہے اور بن عباس نے ہوئی کی ثقافت کو ساتھ تفسیر کی اور ان لغات میں تاب میں
 سب لہن ہر کو ہر نامراد ہے جنین انکم لاہ شرک ہے یا صرف شرک سے بہر نامراد کا لابن عباس اور ابن من اللہ اور انکم
 ملا کہ اور اسکی کتابیں اور اس کے لوہن اور پچھلے دن کے ساتھ ایمان نامراد ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایمان کی
 توحید کے ساتھ تفسیر کی اور عمل صالح سے ہر وہ عمل کہ ہر طرف شرح نے بلایا ہے اور اسکی تحسین کی ہے اور ابن عباس نے ہر
 عمل صالح کی تفسیر فراموش کے ادا کرنے کے ساتھ کی اور ہر لفظ قرآنی فرض اور فضل و کو کو شامل ہے اور اللہ اسے مراد لہم بتدبر
 میں کہ استقامت اور تہلک سے نہانکہ مراد ہے قال الزّجاج اور عبید بن جریج نے کہا تم بتدبر کے یعنی سنت اور جماعت کو پڑھ
 رہو اور ابن عباس نے مراد یہی کہا من تاب من الذّین الذّین آمن من الذّین علیہم اللہ و الذّین علیہم اللہ و الذّین علیہم اللہ
 اھتدی اکی علیہم ان یعلموا و علی انکم عقالا یھدی علیہم یعنی جسے توبہ کی گناہوں کو بعد ہر شرک سے
 اور اس کے اچھے کام کیے ہر اور کے درمیان پہلے باہمی یعنی جاننا کہ اسکے کو میں ثواب ہر اور اس کے مجتہد نے ہر ہر

استدراجاً اور مبالغہ اور غمزہ اور خدائے اور ازادیش کے لیے اسی لیے اللہ عزوجل نے فرمایا مَکَذِّبَاتِ الْفُتُوکِ
 فَکَذَّبَتْ لَهُمْ مِنْ خَلْقِهَا جَعَلَتْ لَکُمُ السَّيِّئَاتِ مِنْ بَنَاتِهَا هُنَّ سَامِرٌ بِهِنَّ کَافِرٌ وَکَافِرٌ
 کچھ بچی صحت و تندرستی نہ تھا تو اپنے بوجھ کر کیا بنا رہے وہ بولامین بناتا ہوں وہ چیز نقصان پہنچا دے اور ضیاع
 نہ ہو تو مار دے اس نے فرمایا اللَّهُمَّ احْکِمْ مَا سَأَلَکَ مَا لَمْ یَسْأَلِ فَمِنْ قَبْلِی فَمِنْ قَبْلِی فَمِنْ قَبْلِی فَمِنْ قَبْلِی
 اور آپ علیہ السلام نے فرمایا اللَّهُمَّ اِنِّیْ تَسَکَّلْتُکَ اَنْ یُخَوِّدَ لَیْسَ فِیْهِ مِیْنٌ مَکْشُوفٌ کَیْ لَکَ اَوْ اَنْ یُکَلِّمَکَ تَوَافُرٌ
 گاؤں کا آواز نکلا وہ جب بچی کی طرح ہوتا اسکے اگر سمجھو میں کرتے اور جب (سپر) بولتا تو سر اٹھا لیتے پھر دوسرے
 طریق سے روایت کیا صمد سے کہ سامری لکھا میں بناتا ہوں وہ چیز فائدہ دے اور ضرر نہ دے سرچشمہ غافلہ کہتا
 ہے اگر یہ روایت صحیح ہے تو صمد کی روایت محفوظ ہوگی اس لیے کہ نہیں ہے مدینہ کے مفسرین نے مفید روایت کیلئے ماکہ کے ان
 ممکن ہے کہ آپ نے اسکا یہ قول کہ میں بناتا ہوں مفید نیز غیر مفید نہ کہ صمدی ہوا اس لیے کہ آپ کو اپنی نیت بد ہے اگر غیبتی
 سنی نہ کیا وہ پھر اگلی کا سا آواز نکالتا اور جلتا مترجم غافلہ کہتا ہے بعض نے کہا وہ پھر اسوہ کا سونا ہی ہا
 پر وہ خالی پیٹ بناتا اس میں ہوا ذیل موتی تو اس میں سے گلی کی آواز کی طرح اکبلا زخلق قادر ابن عباس پر یہ دو جو
 سید نہیں ہے کیونکہ اسی طرح میں اگر آواز نکال کر موسیٰ منہ سامری کو مخاطب کے فرمایا مَا خَطَبَکَ یَا سَامِرِیُّ فَمِنْ قَبْلِی
 تیری کیا حقیقت ہے کہ سامری وہ بولا بَعَثْتُ مَا لَمْ یَبْعَثْ قَبْلَہُ فَمِنْ قَبْلِی فَمِنْ قَبْلِی فَمِنْ قَبْلِی فَمِنْ قَبْلِی
 فَکَذَّلَتْ سَکَنَکَ فَمِنْ قَبْلِی فَمِنْ قَبْلِی فَمِنْ قَبْلِی فَمِنْ قَبْلِی فَمِنْ قَبْلِی فَمِنْ قَبْلِی فَمِنْ قَبْلِی فَمِنْ قَبْلِی
 سے پھر پھر وہی فالدی ادبی صحت ہی چھو میرے بچے اور جب اسی صحت کچھ بچی کی طرح تھی حسین کوئی روح نہ
 ہی تو جبرائیل کے کچھ ان کے بچے کی مٹی کے لیے اس میں لائے گا اس میں کوئی دخل نہ تھا اور جواب میں یہ سنو
 کیوں کہ ہم اتنا سننے میں کہ مٹی آواز پھر کے طرح تھی اور اس میں تھی اور اسکا جسم نہ اور دلالت کرتا ہے پھر
 لفظ قرآن جسما اور ہر دلالت کرتا ہے بیوطی کا استدلال اکیس نے استنباط التشریل میں آیت آخر منہ ثم الایہ سے
 (وجود آیت ہی سوائے میں نشاء اللہ تعالیٰ ہی آتی ہے) حیوان کے تلف کر دینے کے جائز ہونے پر تفسیر اس
 کے اور جو اسکی مقتضی ہوا یہی قیل ہے اس کا رد کا قیل کرنا جسکے ساتھ کوئی کثرت نہ کرے کیونکہ اگر وہ ہمیشہ
 سونا ہی تھا تو پھر اس کے جلادینے سے ذی روح چیز کے اتحاد کے جواز پر دلیل لیا کیونکہ نہ ایک ہو سکتا ہوا و میں
 یہ نہیں کہتا کہ یہ استنباط بیوطی کا نہیں ہے حقیقت حال اللہ کو معلوم ہے لیکن جوابات فروع قیاس سے اور ساق
 ساق کے طریق پر وہی ہے ہذا ما خطرناک و کذا ما حکم یخفف فی الحال اسلما علیکم السلام کے فاکل

دہی گم شد اور ضلال تھی جو پھر سے کی عبادت میں متوجہ ہو گئے تھے اور قریبی کے سنے یہ ہیں کہ موسیٰ اپنی صاحب کو
یہاں بول کر آگے دھڑکنے لگا اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ خَشِیْتُ لِقَابَکَ فَاغْنِنِیْ عَنْ عَذَابِکَ وَ اِنِّیْ خَشِیْتُ لِقَابَکَ فَاغْنِنِیْ عَنْ عَذَابِکَ
اس میں صاحب نے فسق و فساد میں اہل بیت کیا کہ موسیٰ کو یاد دلانا بھول گیا کہ یہاں صاحب ہر دو جمع بن اسحق صاحب بن ابی
نعمان عیسیٰ بن جبر سرگوشی بن جبر سے اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ خَشِیْتُ لِقَابَکَ فَاغْنِنِیْ عَنْ عَذَابِکَ وَ اِنِّیْ خَشِیْتُ لِقَابَکَ فَاغْنِنِیْ عَنْ عَذَابِکَ
بچھڑے ہر دو ہیں اسے یہی محبت کی کر دیتی محبت الکی کسی چیز کے ساتھ نہ تھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ساری اس اسلام کو بھول گیا جس
اسلام پر وہ تھا پہلے اللہ تعالیٰ کے مدد کے لیے اور الکی فطرت کے لیے اور الکی فطرت اور سخاوت فعل کے بیان کر نیکی کے لیے فرمایا
یٰرَ دَاوُدُ اِنَّا جَعَلُکَ خَلِیْفَہٗ فَاِذَا کَانَ اَمْرٌ فَاصْبِرْ وَ اِنَّا جَعَلُکَ خَلِیْفَہٗ فَاِذَا کَانَ اَمْرٌ فَاصْبِرْ
یہ اس کے لئے تین مادہ ہیں اس کو مخاطب کرتے ہیں اور اختیار نہیں رکھتا اس کے جزا اور جہلے کا نہ دنیا میں اور نہ آخرت
میں نہیں جو صاحب اس کا دہی قول نقل کیا جس کے بعد جواب دیا اور گند چکا فتون کبیرت میں حسن بصری سے کہ میں بھی گنا
نام بہت تھا اور حاصل ان جہل اور ضلال کے بہانے کا یہ ہے کہ انہوں نے پرہیز کیا بقیہ میں کہنے سے اور کھڑا دیا
تو چھوٹے گناہ سے پرہیز کیا اور کبیرہ گناہ کے مرتکب ہو چکے تھے صحیح حدیث میں عبد اللہ بن عمر سے مروی ہے کہ ان سے
ایک مرد نے عراق الوطن سے پوچھا مجھ کے خون پر حلیہ کبیرہ کیا دے کیا اس میں ناز پر ہی جادے یا نہ تو ابن عمر نے
کہا دیکھ عراق و مدین کو حضرت علی علیہ السلام نے دیکھا کہ نبی کے پیچھے کوہ و اہل بیت حضرت حسین علیہ السلام کو اور کبیرہ پڑا
ان کی اور یہ پوچھتے ہیں مجھ کے خون پر فتح البیان میں کہا ہے کہ لعلہ بمانہ و تعالیٰ نے ان نعمات کو بیان کیا جو اسے نبی
اسرائیل پر کیے ان کے ثبات دینے کے بعد دشمن سے اور اسے تیب میں کہ پہلے ان کی نعمت کو بیان کیا پھر دینی نعمت کو پھر دینی
نعمت کو نہایت حمد کی سزا و تقدیر عبارت کی اس طرح ہے کہ غنہ فرمایا ان کے ثبات دینے کے پیچھے یا چھوٹے یا بڑے اور ممکن
ہے کہ یہ خطا بن ہو کر ہو جو ہر دو حضرت علی علیہ السلام و آلہ وسلم کے ہزاران تھے کیونکہ وہ متعین جو آ رہا ہوتی ہیں
وہ ان متعین میں بھی شمار کی جائیں جو انبار ہر ہوتی ہیں اور مدد حکم میں مدد و مراد میان فرعون اور اس کے لشکر ہیں
اور ان کا فرعون اور اس کے لشکر اور ان کے ساتھ تھائی اس لئے ان کے ساتھ جو انب منصوب ہر اس کے مفعول سے نظر
کی وہ ہر منصوب نہیں ہر کیونکہ طرد کا جانب الین وہاں متعین مکان ہے اس میں ایسا نہیں ہر اور ان کے طرفیت پر وقت
منصوب ہر ان میں جب ہم ہوں کی منہ کہا اور یہ بات اصل ہے اس خلاف نہیں ہر خاص نکلیا صفحہ میں کہ ہم نے
موسیٰ کو ارشاد فرمایا کہ وہ کو حکم کو ساتھ ساتھ نکلنے کا ناکہ ہم کے ساتھ تھارے سامنے اور دھاری موجود کی گمان
میں کلام ابن ابی ہریمہ ہر اس کے ساتھ ساتھ تھا اور موسیٰ سے وعدہ کیا فرعون کے غرق کرنے کے بعد طرد کے سامنے

عاجب اور توحید صرف موسیٰ کے ساتھ تھا اور بنی اسرائیل وعدہ کے ساتھ اس لیے مخاطب کیے گئے کہ وعدہ صرف
 انہیں کیے لیے تھا تو یہ مجاز عقل کے قبل سے ہوا اور وعدہ نا مجرہ بھی بڑا گیا ہے کیونکہ اس وعدہ صرف موسیٰ سے کیا تھا اور
 سواۃ نہیں ہوتی مگر دو کلمے درمیان اور ہم صحت بقدرہ میں اس معنی کو بیان کر چکے اور لیس جانب کی صفت ہے
 اور اس شخص کا میں ہے کیونکہ جیل کے زمین ہوتا ہے ورنہ شمال و سمت کی تفسیر نہ نہیں اور سلوی کی تفسیر سامانی
 (بشر) کے ساتھ گندہ کی اور معنی سکود و فخر کے بیان کیا چہرہ زبانی مقصود نہیں کہا ابو سحود نے سن تو وہ مہربانی
 چیر کو کہتے ہیں چہرہ کی طرح سفید ہو چون پہنچنے سے لیکر سورج چڑھنے تک انہیں پڑتی رہتی ایک ایک آدمی کے لیے
 ایک ایک صاع اور جنوب کی ہوائیں سن کہ اٹھاتی تو ہر ایک آدمی ہفتہ پندرہ روزہ کر لیتا جو کہ کافی ہوتا تھا اس کا
 ہر اذن طہیات مارنے حکم میں تشریفات میں اور بعض نے کہا طہیات ہر احوال ہر اس طائفہ پر جو اس میں مشہور ہے اور
 اللہ کا قول و اما جعلنا یہ حکایت ہر ایک کی جو گندہ اللہ سجاوہ اور موسیٰ کے درمیان جب موسیٰ بیعت پر دان گئے
 اور سوال اللہ کی طرف سے ہر ایک سوال اللہ عا، معزز کے لیے نہیں ہر ایک بغیر کی تعریف کے لیے ہے یا اسکی تکلیف کے
 لیے یا اسکی غم کے لیے جیسے اس کا غم نے نصیر کی اور اسکا ظاہر توبہ ہے کہ یہ مجاز نہیں ہے جس کی تلخ کہ جیسے تہا
 نے طمانت دریافت کی میرا فہم جانچنے کے لیے مفسر نے کہا سواۃ یہ تہی کہ موسیٰ اور ایک جماعت نبی پڑھنے
 کی سزاؤں کی اس بیعت پر چارویں موسیٰ پہنچے درستی سے اس کی بڑ گئے اپنے رب کی ملاقات کا شوق کے لیے توفیق
 نے فرمایا تم جو کس چیز نے اس بار اعلان پر بیان کیا کہ تونے مجھ کو اپنی قوم کا درو تھل آیا ان کے میں سے اور اس سے جلا
 بنی اسرائیل میں کیونکہ موسیٰ اور ان کو کہہ تھے کہ میری بھیجی ہو کہ لانا اور اٹھانا مناجات کو مکان پر تو موسیٰ نے اس کا
 جواب یا اور عرض کی کہ میری قوم میرے بھیجی ہیں میں میری نزدیک ہی آ رہے ہیں میرے لڑکے درمیان چندان سافت
 نہیں ہے ایسی پہنچتے ہیں اور بعض نے کہا موسیٰ کی عرض یہ نہ تھی کہ وہ میری بھیجی آ رہے ہیں بلکہ انکار اور یہ تھا
 کہ وہ بیان نزدیک ہی تھی ہو کہ میں میرے عہد اور لوٹ کر جانیے منظر میں توفیق اولیٰ کو مقصود پڑھتے ہیں اور اہل
 مجاز مدد قالہ صی ان پر اور اثر میں دو قوتیں گسر ہر اور اسکا نام اور مضحک و دھواکی اور اس آیت میں دلیل ہے
 اجناد کے جائز ہونے بلکہ سعید بن منصور اور ابن ابی شیبہ نے اس سے بھی اسے شعب الایمان میں ہر دین سیمون کا طریقہ
 سے انہیں حضرت علی علیہ السلام کے یاروں میں سے ایک آدمی کا لاکہ موسیٰ نے انہیں بکھیر دیا (جانیہ میں)
 جلدی کی تو عرش کے سایہ میں ایک مرد دیکھا اور میں ہو کر اور پوچھا کیون ہے اس کی سرور ملک فرمایا یہ تو میں
 بنلا و کھا کہ یہ کو حق میں خبر دنگا جبکہ ان میں خبروں کو جو میں میں شخص حسد نہ کرنا تھا لگوں سے اس پر جو

دو اہل علم نے اپنے فضل سے اس لڑکے کو اپنی اپنی ہدایت میں لے کر تہا اور نہیں چلا تھا چلی لیکر سامی اس قوم
 سے تھا جو گاؤ کو پوجتے تھے اور محل و مہرابی ہر شکل کے دین میں ظاہر اللہ کے کل میں تھا جو تہا گاؤ کی عبادت سے
 اور تہا اس قبیل سے جو سلمہ کو نام پر مشہور تھا اور بعض نے کہا وہ قبیلہ قبط سے تھا اور بعض نے کہا وہ ملیج تھا کہ ان
 کے ملیج سے گیا مصر کو اور موسیٰ کی ہمت میں اور ایمان لایا اسکے ساتھ اور کچھ عیسائی بن ظفر تھا اور تہا یہ سنا
 تو ہوا ان لوگوں کے لیے جس کے ساتھ بنی اسرائیل میں سے تھے ہم پیچہ ہر گے موسیٰ کے ہر حال سے جو تہا سے
 اور اسکے درمیان پہلے کہ تہا سے ساتھ (قطیوں کا) مذہب سادہ و متبرہ حرام ہے اور انکو حکم کیا اور گے ان میں
 سے کئے کا اور جو ابھی تک علم سے جو ہوا بعض نے کہا موسیٰ کا لوشا اور جوج کرنا اپنی قوم طرح چالیس کے بعد ان کے
 بعد تہا و قید احمدی جو کہ اس نے اور تو یہ تہا کے بعد اور موسیٰ کے جیسے سی و اپنی قوم کی طرف لوٹے تو آب
 نے چلا تہا چیرنے کی آواز سنی امدہ پھر کے گاؤں پر سے تو آب ہلے ان ستر آدمیوں کو جو آج کے ساتھ تھے یہ سن
 (راہ) کی آواز ہے جس کی خبر ہم کو (اللہ نے) ای (امام قطبی نے اپنی تفسیر میں نام ابو بکر بن طرسوس سے نقل کیا کہ وہ
 پہچے گئے ایسے لوگوں جو اکٹھے ہوئے ہیں اور یوں کرتے ہیں امدہ کو اور کے رسول علیہ التہیہ و التسلیم کو پہرارتے
 میں اکثری مل جو یہ اور بعض ان میں سے انہیں کہتے ہیں اور (واج ناج کر) و جد میں آجاتے ہیں اور یہ پیش
 ہوا کرتے ہیں اور یہ وہاں کہا ناخبر و تیار کرتے ہیں کیا ایسی مجلس میں حاضر ہونا جائز ہے یا نہیں تو انہوں نے اس
 کو جواب دیا اللہ تعالیٰ یہ دانی کرے صوفیہ کا مذہب طہارت اور جہالت و ضلالت ہے اور نہیں ہے سلام مگر اللہ کی کتاب
 اور کے رسول علیہ التہیہ و التسلیم کی سنت اور ناچنا اور وجد تو پہلے کہ لکھا تسمی کے بارون انکو پھر اپنا دیا
 تو وہ انہیں اسکے گردنا چتے تھے اور وجد میں آتے تھے تو یہ کھار کا دین ہے اور پھر پھر کے عابدوں کا اور مل طبل بجا تو
 پہلے کہ زندیقوں نے کھانا ان کے ساتھ اللہ کی کتاب سے رد کیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس اپنے
 اصحاب کے ساتھ تو ایسی ہوتی تھی گویا ایک سو نہ چاروں بیٹھے ہو تو قدر کی وجہ سے تو بادشاہ اسلام اور جاگیر ان
 اسلام کو پہنچتا ہے کہ مسلمانوں کو ایسی مجلسوں میں حاضر ہونے سے رد کیں وہ مجلسیں مسجدوں میں قائم ہوں یا
 غیر مسجد میں انہی شخص کو حلال نہیں ہے جو ایمان لاتا ہے اور پھر اور پھر پھر کے ایسے لوگوں کے ساتھ
 حاضر ہونے اور انکی مدد کو انکے باطن اور بی مذہب کے مسلم ملک اور بوخیہ اور شافعی اور احمد بن حنبل وغیرہ
 کا اہل مسلمین کے انتہ اور ہر کی تفسیر میں ہی دو قول بیان کیے جو ان کی طرف سے منقول ہوئے اور کہا کہ اس لفظ
 کی تفسیر یہی ہے وہ ارف میں گفتہ چکی استہام الم یحکم من انکار تو یہی کے لیے ہے اور وہ حسن کے ساتھ

کرنا ہے حیرت کا جب اسکی فزونی درمی پر قائم رہیں اور بعض نے کہا اگے ساتھ یہ وعدہ کیا تھا کہ جو سادہ دہی
 کلام تہذیب میں ہوی اسکی زبان پر ہو کہ وہ سچل کرین جو اس میں ہر پہر حق میں اپنے کا من کے خزا کے اور تہذیب
 میں ایک ہزار سورت تھی اور ہر ایک سورتہ ایک ایک ہزار آیت کی تھی ان سفار کو ستر اونٹ اٹھاتا تھا اور اس سے
 کوئی عمدہ وعدہ نہیں ہے فلک الکسفی فی اللکذکر اور بعض نے اس کے ساتھ وعدہ کیا انصار اور ظفر کا اور بعض نے
 کہا وہ وعدہ الیکسجاز کا یہ قول ہے قرانی لکنفاز الایۃ اور قوم کی زینت کو اٹھا رکھا اسلئے کہ وہ انکو حلال شے
 اور غنیمتیں دیکھ کر لذت میں اس کے لیے حلال تھیں اور اوزار اہل میں انتقال کو کہتے ہیں جس پر اسکی لغت دہل
 نظیر کی ہے اور از زینت سے بھگا گیا ہے پہر عینے کو پینکد یا تو کہ ہم کے بوجہ ادو بال سے نجات یارین
 اور بعض نے کہا عینے وہ گستاخ ساری کو دیدیا تاکہ اس کے پاس نہ ہے موسے کے آنے تک پلہ پلہ اس میں جو چاکر
 راہ قائم کرین بعض نے کہا ساری لاکھ لے کر قوم موسے کے آنے کی بابت پر چھاؤ کہ کیوں نہیں آئے کہا وہ اسلئے
 آیا کہ تہذیب اس بگیا گستاخ ہے تو انہوں نے اسکو اکٹھا کیا اور اسکو دیدیا اور اس پر اسکو آگ میں پینکدیا اور اس کے
 لیے ایک پچھڑا تیار کیا اور اس پر اس پر وہ ہنسی پینکی جو جبرائیل کے ہونک پنچرے سی تھی باع میں کہا ہے کہ جسد کا اطلاق
 حیوان عاقل کے سوا کسی چیز پر نہیں آتا اور حیوان عاقل وہ انسان ہیں بعد ملاکہ اور جن اور نہیں کہا جاتا حیوان قائل
 کے غیر کے لیے جسد گز عرفان کیلئے اور خون کے لیے جب خشک ہو جاوے افسدہ کی کسی دوسری بیانی کے
 جو ان کثیر سے منقول ہوئے معنی اول اس عبارت کی طرف منسوب کیا اور اس کی اولی کی طرقت ولقد
 قال لکھ طرقت من قبل لکھم اما قنتم کہ یز و ان ربکم لو الکمن فاقی عوف و ایتھو افری ۵
 قالوا ان ربکم علیک و علیکم فکین حطرت و رحم الیک ما مونی ۵ اور کہا تھا انکو مدفن نے پہلے سے اس قوم ام
 کہ یہ نہیں سکو بیکہ دیا ہے اور تہذیب رابح ہے سو میری راہ جلو اور مانو بات میری بولی ہم میں اسکی جینیم جینیم
 پہلو ہے ہر پر مٹی **ف** اس قوم کے جانیے بعد جہ مدفن نے انکو بھڑے کی عبادت سے منع کیا اس سے اس
 سجاد خبر دینا ہے اور فریاد کیا کہ انکو کہا یہ قوم تہذیب کے لیے چاہتے اور تہذیب میں ہے اور تہذیب رابح ہے جسے
 بنائی ہر چیز پر شیک کیا اسکو اب کر الگ تخت کا بڑے شان لاکر ڈالتا ہے جو چاہے سو میری راہ جلو اور مانو
 میری بات لینے جس چیز کا میں ملو حکم کر دن اسکو اور جس چیز سے روکوں اس سے روکو وہ ہر قوم اس پر ملے رہیگی
 بیشیے بیان تک کہ ہندو باس ہر ملک کر اور اس کی بوجہ نہیں معبود تھے یہاں تک کہ ہم موسے کی بات کے
 من میں بنیں مذہبوں کے مخالفت کی اس میں دن کی اور محاربہ کیا اس سے اور فریاد ہے کہ اسکو ڈالیں قوم ملیا

میں کہتا ہے کہ لہم لعدن میں قسم کا تو طبیعت ہے اور اس مجاہدین پہلے جلدی نہ کید جو حسین بن علیؑ کی پوجا کا کھانا ہے
اور غرض ہے کہ انکو موسیٰ علیہ السلام کے آنے سے پہلے دارون میں نصیرت کر چکے تھے اور کہہ چکے تھے ایسا ہی اسرائیل تم
فتنہ میں بڑے سبب جاکرے چھوڑا کرتا تھا اور آؤ گئے اس کے ساتھ اور یہاں گئے سید راہ اور صحرے میں جو کالافا سے
مستفاد ہوتے ہیں یہ ہیں کہ چھوڑا گئے فتنہ کا سبب ہوا نہ انکی ہریت کا اور یہی نہیں ہیں کہ وہ پھر سے ہی کے ساتھ
مفتون ہوؤ ان کے سوا کسی اور چیز کے ساتھ اور ان کے بچہ اور ان کے بچہ کے ساتھ ہیں جو کہ ہم کو خاص کیا اس بات پر تنبیہ کے لیے
کہ جب تو بڑے اللہ کی توبہ قبول فرماؤ لیکہ کہ وہی رحمت ہے اور اسکی مہربانی سے ہو کہ انکو خلاص کیا اور نہایت
دی فرعون کی آفتوں سے اور فاطمہ عیسیٰ کے یہ سننے ہیں کہ تم میری اللہ کی پوجا میں جمع کرو اور سامی کی کی کو حکم
کر نہیں چھوڑ کر پوجا کے ساتھ تعلق داری نہ کرو اور میرے امر کی اطاعت کرو نہ اس کے امر کی انہوں نے جواب دیا جو جواب
دیا تو اس وقت برکنار ہو گئے اور ان سے بارہ ہزار نفر ہیں جو سامی کے کام سے منکر ہو کر حاکم نے کالافا سے صبح کھانہ
علی سے کہ جب موسیٰ نے اپنے بزرگ کی طرف جانیں جلدی کی تو سامی نے قصہ کر کر بنی اسرائیل کے پاس جتنا زور بڑھا تھا
کیا اسکا پھر اپنا یا پھر اس کے پیٹ میں اسی منی کو ڈالالہ جسکو اپنے چہرے میں کے پاؤں کے نیچے سے اٹھایا اور وہ پھر اٹھ گیا ایک
دو ہر جی کی گاڑی اور آؤ تھی اور کہا انکو سامی نے یہ تیار اسکا سچا اور موسیٰ کا صاحب نوکرا انکو مارنے لگا تو قوم منکروں
نہ دیا تھا تیار ہے یا نہ ہوا وہاں جب موسیٰ نے لڑے تو انہوں نے بکرا لے کر اپنے بیانی کا لگے کہ میں نے اسکی طرف تو انکو
جواب دیا انہوں نے جواب دیا پھر موسیٰ نے سامی کو کہا یا تیری کیا حقیقت ہے اس سامی تو اس نے کہا میں نے بہری
یعنی ایک ہی رسول کے پاؤں کے نیچے سے اور اسی طرح مصلحت ایسی میرے جی اور موسیٰ نے پھر کے نقد کیا تو اگر
کو موسیٰ نے جلا دیا اور وہ نہر کے کنارے پر رکھا تھا پھر جس میں شخص نے پھر کے کو جو جادوین سے ہیں سے پانی پلا
اسکا منہ سونپ لی طرح زرد ہو گیا اور بڑے موسیٰ کے لیے سامی کیا توبہ ہے کہا مار ڈالے تیار بعض حص کو اور انہوں نے
لین چھوڑا (اور شروع ہو گیا کہ سرے کھانے) تو مانگنے لگے بیانی اور ابابابہ بیانی کو اور پروا نہ کرتے تھے کہ ہم کو
مارتے ہیں یہاں تک کہ مقتول ہوئے اسے ستر ہزار آدمی اور اللہ نے دی کی موسیٰ کی طرف کہ انکو حکم کرنا نہیں اپنے ہاتھ
میں سے صاف کر دیا انکو جو ماری گئے اور میں نے توبہ قبول کی انکی جوابی ہیں اور اس قصہ کی بہت حکایتیں ہیں کہ اللہ رازی
نے نفع کیر ہیں کہ ان میں نے اس غلطی میں (جو انہوں نے اپنی قوم کو کیا) اس پر کچھ اختیار کیا اور اس نصیحت میں کیا
عمر و ملک ہے کہ ان کے اپنے انکو ڈانٹا اور وہ کابل سے پہلے اپنے قول لا تخافونہم یہ اس کے ساتھ میں اور قوم فر
اس کے ساتھ آؤ گئے اور انکو بلایا اللہ کی معرفت کی طرف سے بارہ ہزار قبول و ان کے بچہ کے ساتھ پھر

میری باز بگو یا معرفت نبوت کی طرف اپنے قول ثابتی کے ساتھ پیر کو بلایا چہتی بار شریعت کا احکام کی طرف
قول و اطیعوا امری کو ساتھ امیری ترتیب جیسا دوسرے ہے کیونکہ ہر چیز کے پہلے انارشہات کا ضروری ہر پہلو کی معرفت
کیونکہ کسی اصل سے پہر نبوت کی معرفت پہر شریعت کی معرفت پہر نبوت کی پہلی جہالت کی اس جید ترتیب کا متبادل کا عقیدہ
اور جو دوسرے ساتھ اور پہلے من خبر علیہ الایہ گویا انہوں نے کہا ہم نہیں سنتے تیری محبت پر ہم قبول کر گئے تیری
کا قول امیری عادت ہو مقلدین کی انتہی انی الکسیر قال یا ہرقت ما منعک اذ لا کولکم مکارا الا ان یمنع

افقصیت امری نے قال یا ہرقت ما منعک و لا کولکم مکارا الا ان یمنع و لا کولکم مکارا الا ان یمنع
لا تکرہوا انکم ترکتم قولی کہہا ہوئی نے امر مارتن چہلو کیا الکا و تہا جیج بکھاؤنے کے دوسرے تو میرے چہلو آیا
کیا تو نے رد کیا میرا حکم وہ بولا اسے میری ان کے جز نہ بکر میری ڈاڑھی سر میں ڈاڑھی بکھا پوٹ ڈاڑھی تو نے
بنی ہرقت میں اور یاد نہ کی میری بات **ف** جتنے وقت موسیٰ مارون کو نصیحت کر گئے تھے کہ سب کو متفق کہہ
اسو اٹھ انہوں نے میرے چہلو چہلو والوں کا مقابلہ کیا زبان سے سمجھایا و نصیحتیں مقلدین کا فظ بن کر
نے کہا اسے سجدہ موسیٰ کی خبر دیتا ہے کہ جب اپنے لوگوں کی طرف لوٹ کر آؤ تو انہوں نے ایک افسوسناک خبر
ہو اکیھا تو آپ ہرقت فحصب سے پہر گئے اور الراح البیہ (زمین نوریت مکتوب تھی) اپنے فحصب سے ڈالیں اور اپنے
سہائی (مارون) کے سر کو پڑا کر اپنی طرف کھینچنے لگے سہائی کا سر پڑا کر اسے کیسی کھینچا کہ کہیں انہوں نے نہیں منکر میں نصیحت
نہی ہو مارون نے جواب میں ان کا بیٹا اسے کہا کہ زیادہ رقت و فحصب دھونے موسیٰ مارون کے حقیقی سہائی ایک
ہی ان باپ سے تھے فقط ان کی طرف سوجب ہو کر کو برات ساحت مارون متفق ہو گئی ہرقت موسیٰ نے یہ دعا کی
ریت اغفر لی و لا یغفر لی و اذ خلک فی رحمۃک و انت رحم الزاحمین مجھے اے بے صاف کر چکا اور میرے
سہائی کو اور داخل کرنے اور تو سے زیادہ رحم کر نبی اللہ ابن عباس نے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
سلم نے فرمایا ہے رحم اللہ مؤمنین المؤمنین کا تختہ آخرت کا رتہ عز و جل ان فحصب فتنوا فتنوا فتنوا
الکواہم فلما لاہم و قابضہم الی الکواہم یعنی اللہ مؤمنین کو رحم کرے خبر چشم دید کی مثل نہیں ہوتی ہے
دیکھو سو کر کو اس کے بغیر جو من بخبری کتیری قوم (نصرے چہلو) آزمائی گئی تو آپ نے (نوریت کی) تمہیں
نہیں پسینیں جب انکو دیکھا اور اسکا معائنہ کیا تو تمہیں اللہ بن رفاہ ابن ابی حاتمہ اس نے سہائی کے لہجہ کو مکتوب
ازنگار اور فرمایا اسکا لہجہ میرے پہلے ہی مجھے کیوں کر خبر نہ دی کیا تو نے میری قول کو رد کیا جو میں کہہ گیا تھا
اختلف فی قوۃ و اختلف فی دینکم سبیل اللہ بن رفاہ بن ابی حاتمہ میں اور فرمایا اور نہ بدل

بگڑنے والوں کی آہ تو انہوں نے کہا یا اے محمدؐ میں نے اس پر ہی کلام گندی یہ مانتے ہوئے کسی کے اگندہ کیا اپنے
 تاجر کے سبب میں ہنس کر جب انکو پیچھے سے جا کر نے اور انکو اس خطبہ میں سے خبر دی فرمایا میں نے کہیں میں کیا کیا
 پاس اس میں کہ خبر دیتا اور آپ فرماتے میری لیے تو نے انکو کہیں چھوڑ دیا کیلئے اور پوٹ ڈال آیا تو ان میں اور
 نے میری نصیحت اور بات کا لحاظ نہ کیا اسلئے کہ میں چھپکواؤں میں خلیفہ کر آیا تھا میں عباسؑ نے کہا ہمارے ہمارے
 سے ڈرتے تھے اور انکے طمع ہے فتح البیان میں کہا ہے یہ جلد ستاف ہے اور منیہ میں کہ جب ہوی ۱۰۰ انکے پاس پہنچے
 تو اپنے بہائی کے سر کے بال کچھ لیے اور اسکی ڈاڑھی اور فریاد کئے روکا چھپکوا میرے پیچھے آئے سے اور میرے
 ساتھ لاق ہوئیے سے جب یہ لوگ ایسی ضلالت اور عقاوت میں واقع ہو کر اور اس فتنہ میں داخل ہو کر اور بعض
 نے کہا چھپکوا کئے روکا میرے تابع سے انکار کرنے میں انہوں نے بعض نے کہا اس کے معنی یہ ہیں تو نے کیوں انکے
 مقابلہ کیا جب تو جانتا تھا کہ اگر میں انکے درمیان ہوتا تو میں انکے ساتھ مقابلہ کرتا اور بعض نے کہا معنی یہ ہیں
 تو نے کیوں انکے جہلی کی مراد پکڑنے سے کہ یہ ہے کہ سرور ڈاڑھی کے بال پکڑے شدت غضب سے بدظن ہانکے
 ابن المنازی نے کہا اسی نے ہماروں کے سر کی طرف ہاتھ بڑایا نہایت غصہ سے اور یہ کام ہمارے ساتھ اسلئے کیا کہ ہمارے
 نے سلمیٰ پر ہانکا نہ کیا اور اس فعل سے کہ کوئی اس پر اسلئے سے کہ یہ دودھ نہ کیا ہماروں نے اپنا عذر ظاہر کیا لفظ ابن
 شاگرد کو کہ یہ کہ میں اندھنی و عطف کا ہے کہ یہ کہ میں کا حق بڑا ہوتا ہے اور وہ زیادہ تر حقدار مراعات کی ہوتی ہے سزا
 کی ان سے بہت سے مخالفت شدت کا انکے لیے بوجہ بنایا کہتے ہیں موند بھی تین زبا جہنم کہا کہتے ہیں موند بھی تین زبا
 کو طرف سے کہ میں ان کے تھے طرف سے باپ کے لیکن جناب ابو لطیف نے اس میں کہد کیا اور ام کی دوڑ کی دینی جو بیان کی جو
 ابن کثیر سے منقول ہوئی اور کہا ام کا لفظ اس لیے استعمال نہیں کیا کہ وہ انکے اداری ہی بیانی ہے باپ کی طرف سے ہے
 بیٹے کے کہ بلکہ حق بات یہ کہ مانتے ہوئے کے شیعہ (یعنی بیانی) ہے اور سوزی ہماروں کی ڈاڑھی کو باپ سے
 سے بڑا ہوتا اور سر کو دہنے ہاتھ سے ہر سوزی نے اپنی بیانی سے کلام کو ترک کیا اور وہ مخاطب ہو کر ساری جماعت کا
 قال فما ظنک بما یفعلون قال یفعلون ما یریدون ففعلت ففعلت من اثم رسول الله
 لذلک سؤلک عنہ قال فاذہب فانک فی الحودود ان تقول لا یس اس وان لک موعدا
 کن غیظک وانظر لک الیہ الذی ظلت علیک عاکفا کتھرت لک ففعلت ففعلت من اثم رسول الله
 انما الھکمہ اللہ الذی لا الہ الا ھو وسم کل شیء فلما کہا سوزی نے اب تیری کیا حقیقت ہے
 اس ساری بولالین نے دیکھ لیا جو سب نے دیکھا پھر پہلی سے لیک شہی پاؤں کے نیچے سے اس بھروسے کے

پہنچے وہی دلدی بلدی پہنچت ہی جبکہ میرے ہی نے کہا موسیٰ نے چل چکے روزنگی میں آئے تھے کہ کھڑے چہرہ اور
 جبکہ ایک مدہ ہو وہ تجربہ سے خلاف ہو گا اور دیکھ اپنے نہ کہ گویہ سرد و دن لگا جیتا تھا ہم سب کو جلا دینگے یہ کہہ کر چل
 دریا میں ساڑا کر تیار اصحاب ہی لہر پر چکے سوا بندگی نہیں کسی کی سب چیز ساگئی ہے اہل خبر میں جو وقت
 بنی ہم شریل پٹے دیار میں تہہ شریچے خوں بہہ فوج کے مینا جو بحرین یحییٰ ہو گئے کہ ان کو ان تک نہ ملے دین سامی
 نے پورا کہ جبریل و میں ان کے پاؤں کے چھرے شہی اٹھالی وہی اب سو نیلے کچھڑے میں و لدی سوتا تھا کہ خوں کا
 مل لیا ہوا خیر ہے اس میں منی بڑی ہکت کی حق ابطال مگر کرشمہ پیدا ہوا کہ دلق جاندار کی اور آواز سیر
 ہوئی اسی خوں سے بہت بچا چاہیے اسی سے بت پستی ٹہرتی ہے اور سامی کو دنیا میں بیزار ملی کہ وہ لشکر کی
 ہوش سے باہر لگ رہا اگر وہ کسی سے ملتا یا کوئی اس سے وہ کو کو پچھرتی اس مارے لوگوں کو دور دور کرتا
 اور ایک مدہ ہو کہ خلاف ہو گا شاید خدا بے عزت ہے اور شاید رجاں کا ٹکڑا وہ بھی بیہودہ میں اسی کا سنا دہورا
 کر گیا جیسے ہلدی و غیر ال ہائے تھے ایک شخص نے کہا انصاف سے بانٹو زیا اسی جنس کے لوگ تکلین گے وہ خارجی
 نے اپنے ہتھوڑوں بگے اعتراف کر پڑنے جو کوئی دین کے پیغواؤں ہٹیں کہ وہ یہاں ہی ہر لختے اقال نے
 الموضہ حافظ بن کثیر نے کہا موسیٰ نے سامی سے پوچھا ہے کہ کسی چیز حاصل ہوئی تیری اس کام پر اور کیا ہوا
 آیا جبکہ وہاں تک تو نے کیا ج کیا محمد بن اسحق حکیم بن جبر سے روایت کیا اُسے سعید بن جبیر سے سنا کہ وہاں جبر
 کہ سامی ایک موٹا باجر دھکے اٹھاتا تھا ان لوگوں سے جو گائے پوچھتے تھے کہ گائے کی پوجا کی محبت اس
 دین میں جی ہوئی تھی اور سہی جی اس کے اگر اسلام ظاہر کیا ہوتا تو نام کا موسیٰ بن خضر تھا اور بن عباس سے ایک
 روایت میں ہے کہ وہ کراں سے تھا قتادہ نے کہا سامی اس گاؤں میں سے تھا جسکو سامر کہتے تھے کہنے لگا جینے دیکھا
 جبریل کو جب آبا زخون کے ہلاک کر نیلے واسطہ اور سینے اس کے گھوڑے کے پاؤں کے بچے سے ایک ہٹی بہرلی ہڈی
 ھوالتھو زیندہ کیندین المیعرون اذ اکذروہم علی غرضی کہتے ہیں کہ جبریل و جب ان سے موسیٰ کو آستان ہر
 جبریل کے اور لوگوں کے سوا سامی نے وہ اجا دیکر لیا اور اُسے بہرلی ہٹی گھوڑے کے پاؤں کے بچے سے کہا اور اُنہا
 لیا جبریل نے موسیٰ کو اپنے پیچہ بہا تک کہ جب باب سالک کے قریب پہنچا اور جبریل نے غار لایا کہ وہاں وہ ہٹی قلوب کے
 کی ناز الیٰ بن سن کرتے جیسے مد نے خبری موسیٰ کو کہ تیری قوم تیری پیچہ فتنہ میں ہیں کہ موسیٰ تیری قوم کے
 کو کہہ کر جلا دیا واکہ اہل بن حاتم و قال حاتم مجاہد نے کہا انہر و حل سے ملا جبریل کے فرس کے حافر کا مت
 ہے اور قبضہ سے مراد ملا کف ہا اور قبضہ صلیح کے اطراف کے ساتھ ہوتا ہے مجاہد نے کہا سامی ڈالیا جبر

اسکے ائمہ میں تباہی اسرائیل کے گھنے پر پورہ بگیا بچل ایک دھڑ اسکی آواز گویا کی آواز مٹی ہمارے سبب جو ہمیں جانی
 تھی مگر کہہ کر ہمیں سامری نے جب دیکھا میرے بل کو تو اس کے دل میں بیات آئی مگر تو اس کے گھٹے کے پاؤں کے نیچے سے
 ایک ہنسی مہر لگا اور ہنگو کی چین میں دھڑکے گا کن تو وہ ہو جا دیگی تو اسے میرے بل سے گھٹور کے پاؤں کے نیچے سے ایک
 ہنسی مہر لی تو اس کا ہاتھ ہنسی پر خشک ہو گیا جب مٹی میں حقیقت کر لیے گئے اور بنی اسرائیل کے پاس شمار گناہتا ہوا ہوتا
 نے ظہور کے لوگوں کو کیا تھا تو سامری بولا جو آفت نیچی ہے مگر اس گھنے کی وجہ سے پہنچی ہے تو اسکو کہا کہ اے اور ہنسی
 اسکو گناہ کیا اور ہنسی آگ جلائی تو وہ زبرد گل گیا اور ہنگو سامری نے دیکھا اور اس کے دل میں آیا اگر تو اس قبضہ کو ہنسی لگا دیتا تو
 جو کہ بگیا بنا دیتا تو اسے مٹی ہنسی لگا دی اور بولا ہو جا دیتا ایک ہنسی گائی کی آواز والا) تو وہ ہو گیا اور بولا ھَذَا إِلَهُكُمْ
 وَاللَّهُ مُؤْتَقِيٌّ أَوْ أَسَىٰ بِهِ وَبَلَا مَجْبِلٌ ھَذَا فَكُلُّ لَآئِكَ سَوَاءٌ لِّي تَقْتَنِي أَوْ لَا مَسَاسَ كَيْ يَسْنَىٰ مِنْ كَيْ جَسَىٰ كَيْ
 رسول کے اثر سے قبضہ نہ ہایا جسکا اٹھنا تنجکولانق ومنہ اور نہ تھا ابیری سزا دنیا میں ہی ہے کہ لوگ کہا کہ لا ماساس یعنی
 نہ لوگ تنجکولانق ہاتھ لگا دیں اور نہ تو انکو ہاتھ لگا دیں اور تیرا ایک مدہ ہے یعنی قیامت کا دن جس کی کسی طرح گریز نہیں کہ
 سکتا اور قہار کا یہ قول ہے کہ تیری سزا یہ ہے کہ تو یہ قول کہا لگیا اور جو لوگ اسکی سزا سے باقی میں توجہ دن تک کہتے
 ہیں لا ماساس حسن اور قہار اور ابونیکس نے ان تنجکولانق کی تفسیر میں کہا کن انجیب خزہ اور عوف علی السجل سے مراد اسکی
 عبادت پر قیام ہے صفا کہنے اس عبادت میں صدی سے مدہ بیت کیا کہ مٹی علیہ السلام نے سکورتی سے گہا لیا اور ہنگو
 آگ میں ڈال دیا اور قہار کا یہ قول ہے وہ محل سوئیے کم اور دم بگیا تھا تو اسے ہنگو لگ سے جلادیا پر اسکی راکہ کوہ ط
 میں ہنسی لگا دیا ھَذَا إِلَهُكُمْ تَقْتَنِي أَوْ لَا مَسَاسَ كَيْ يَسْنَىٰ مِنْ كَيْ جَسَىٰ كَيْ
 اپنے بچے کے پاس طے میں جلدی کی تو سامری نے قصد کر کہ بنی اسرائیل کی عورتوں کا زور لگایا اور ہنگو بچہ کی موت
 بنا دیا کہا پر مٹی نے ہنسی لگائی کہ ہنگو باہر کر دیا اور وہ نہر کے کنارے پر تھا تو کسی شخص نے عایدین بن
 سے اس نہر سے پانی نہیں بہا مگر سونکی طرح اسکا مندر ہو گیا اور بے مٹی کے لیے ہنسی تو بہ کیا ہے فرمایا تھا
 بعض من بعض کو کہنے ھَذَا إِلَهُكُمْ تَقْتَنِي أَوْ لَا مَسَاسَ كَيْ يَسْنَىٰ مِنْ كَيْ جَسَىٰ كَيْ
 حوٰنہ بنہ الفحوت بکظ فلانک اور یہ جو مٹی نے فرمایا انا الہکم الذی لا ازالا ہو جس کل شئی علما اس سے پہنچا خیر
 یہ کسی کو بچہ تھا لا معبود نہیں ہے تمہارا معبود حق تو وہ احد ہے جسکو سوا کوئی معبود نہیں ہے کیونکہ ہر چیز مٹی کی
 مٹی ہے اور اسکی غلام ہے (ھَذَا إِلَهُكُمْ تَقْتَنِي أَوْ لَا مَسَاسَ كَيْ يَسْنَىٰ مِنْ كَيْ جَسَىٰ كَيْ
 جو کہ ہے انسان اند میں مٹی کے لگا رہے ہیں اور فرمایا ان کل من فی السموات والارض اذ الی الرحمن عز وجل

یعنی کوئی نہیں آسمان زمین میں جو ناموس وطن کا بندہ ہو کہ اور ملک سے کل کچھ ملایا میں محبوب ہے میری عزت پر
 یعنی وہ ہر چیز سے خیر ہے کہ قال تعالیٰ لَتَعْلَمُنَّ أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللَّهَ شَاطِطٌ بِكُلِّ شَيْءٍ
 عَلِيمٌ ایسے نام جانو کہ اسم خیر کر سکا اور اس کی خبر میں سالی ہے ہر چیز کی اور جیسے فرمایا وَاصْحَابُ مَا لَدُنْهُمْ وَأَنَّهُ
 كُلُّ شَيْءٍ عِنْدَ إِلَيْنَا أَوْ قَابِوْنِ کہ اللہ نے جو کچھ پاس ہے اور گن لی ہو ہر چیز کی گنتی اور جیسے فرمایا وَهَذَا مَثَلُ
 الْفَيْسَلِ لَكُمْ لِكُلِّ أُمَمٍ وَلَكُمْ مَالٌ لِّبَرِّ وَآلِ الْبَرِّ وَمَلَسْتُ قُرْآنَكَ لَكُمْ لَكُمْ مَا وَكُفَّوْا فِي ظِلِّ
 الْآرِضِ وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَاسٍ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ایسے نام اس کے پاس کہ بیان غیب کی میں انہیں جانتا اسکے
 اور وہ جانتا ہے جو جنگل اور دریا میں ہے اور نہیں جبر تا کوئی بتا جو وہ نہیں جانتا اور نہ کوئی دانہ زمین کے اندر
 میں اور نہ ہر اودہ نہ سو کہا جو نہیں کھلی کتاب میں (یعنی لوح محفوظ میں) اور جیسے فرمایا وَمَعَانِ دَابَّةٍ فِي الْآرِضِ
 لَا تَعْلَمُ أُولَئِكَ وَتَعْلَمُ مَسْفَرَهَا وَمَسْتَوْدَعَهَا كُلُّ شَيْءٍ عِنْدَ عَلِيمٍ ایسے نام اور کوئی نہیں پاؤں جتنے والا اکثر
 پر گرامر سے یہی معنی اور جانتا ہے جہاں نہتا ہے اور جہاں دوسرا جاتا ہے سب موجود ہے کھلی کتاب میں اور جبر
 فَرَلَمْ يَتَّكِنُ فِي شَيْءٍ وَمَا تَكَلَّوْا مِنْ قُرْآنٍ وَلَا تَعْلَمُونَ مِنْ قُلِّ إِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُودًا إِذْ
 تُفْتَضَّلُونَ فَبِرْءٍ وَمَا يَرْبُ مِنْ رَبِّكَ مِنْ شِقَالٍ ذَرِّوْا الْآرِضَ وَالْآسْمَاءَ وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ ذَلِكَ
 وَلَا تَكَلُّوا لَكُمْ كِتَابٌ مُبِينٌ ایسے نام اور نہیں جانتا کسی حال میں اور نہ پڑتا ہے اس کے کہ قرآن اور نہ کہتے ہو تم لوگ
 کچھ کام کہ ہم نہیں ہونے حاضر تیرہ چپ گئے ہو آسمان اور غلب نہیں رہتا تیرے سب ایک مذہب زمین میں آسمان
 میں نہ اس سے چھوٹا نہ اس سے بڑا جو نہیں کھلی کتاب میں اور سب میں بہت آیات ہیں انتہائی تفسیر میں کثیر فقر
 میں کہا ہر کساری نے جواب دیا میں دیکھا جو انہوں نے دیکھا اور میں نے جانا جو نہیں جانتا اور کچھ میں آج کل کچھ میں
 آیا اور یہی عرض تھی کہ اے جبر ایل کو فرس حیات پر تو اسکے ذہن میں یہ آیا کہ فرض حیات کے پاؤں کے
 نیچے سے ایک تھی پہلی اور جس جلد پر اسکا پاؤں پڑتا وہ منہ ہوا عالی قبول سے مراد زمین ہے قال افترش
 بعض کہ اس کی تفسیر میں حد تکنی تکتی لکن اقلک فقلک لِمَا جَاءَ لِهَوَاكُم وَهُوَ اعْوَاذٌ بِالْخَطَا
 وَاعْتِدَالٌ لِّغِيَةِ سِرِّ دَلِيلِ خِلَالِ يَدِ مَنْ يَكَلِّمُ كَرْدَنَ تُوْمِيْنِ یہ کام کیا اپنی ہول کے ابتلا کے لیے اور میں اپنی
 خطا کا اقرار ہے اور مذہب بیان کر رہا ہے اور منہ لاساس کے لاؤ تیری میں لینے تو لوگوں کو کہنا ہے گاجہ
 اس آج اور میری شوق اور اخذ ہے ماست سے یعنی نہ کوئی چھوٹا نہ لگا دینا اور نہ دوسری لگا دے گا اور یہ
 تیرا تہنگ نا لگن کو اور لوگوں کا دہنگ نا لگنا نا چھو کہ حسب لاختیار نہ ہو گا نا منظر کی وجہ سے جو اس کی طرف تلو

آدمی ہو گا اور یہ سب سے کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے موسیٰ کو حکم دیا کہ سامری کو اپنی قوم سے نکال دین اور بنی اسرائیل کو
 کیا کہ سامری کو ساتھ مخالفت نہ کریں اور اس کے پاس جا کر اس کے ساتھ رہیں اور اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے
 کوئی چیز اور خوش نہیں ہے نیامین اور نہ اعظم اور شہور ہے کہ اس کی نسل میں آج دن تک یہ حالت موجود ہے بعض نے کہا
 اس کو موسیٰ نے فرمایا تو کہا کہ کیا لا ساس، تو وہ ہال گیا سر تا پیر تا بنا جھل میں در مذہن اور دھیموں کے ساتھ
 اور کسی شخص کو نہ پایا جس کو انہد لگا دیو ہانٹا کہ وہ ہو گیا اس شخص کو طبع جو کہتا ہے کہ لا ساس ہے در رہی کے لیے
 لوگوں سے اور لوگوں کے دھڑکنے کے لیے اس جو جہی نے صلح میں کہا اور یہ عرب کا قول لا ساس تمام طرح
 تو کہ کس پر مبنی ہے کہ وہ مصلک مدلل ہے اور ساس کے معنی میں اس کے انتہ اور لا ساس میں ساس اس کا
 ہے یعنی باب معاملہ کا جیسے قال قائل کا اور اب معاملہ شراکت کو چاہتا ہے اور یہی ہے لاجیکہ سامی اور ادر
 سے بنی اسے لاشتی و لا اسٹیک یعنی نہ تو بچے نہ لگا اور نہ میں بچوں میں اس کے معنی میں چکا گیا
 ہے اس کی قین جہین میں پہلی اور سامری پر اور موسیٰ ماست لوگوں کی اور جب کہ کوئی شخص چھوڑا تو اس پر موسیٰ نے
 کو تپ ہو جاتا ہے اس پر سامری جب کسی کو دیکھ لیتا تو پہلے ہی سے چلاتے لگا کہ لا ساس یعنی بچے کا تپ لگا اور وہ
 و جہ سے کہ لوگوں کو منہ کیا گیا تھا سامری کی مخالفت سے اور پھر عرض ہوا ہے کہ جب آدمی یہود ہو جاتا ہے تو وہ شخص
 لا ساس نہیں کہتا بلکہ کہ لوگ کہتے ہیں لا ساس اور جواب دیا گیا ہے کہ مراد حکایت ہو یعنی کہ ایسے چکا دیو سامری
 ایسا کہ اگر تو اپنے حال سے خبر دیا جاو تو تو کہے لا ساس میری جا یہ ہے کہ اس سے مراد اس کی نسل کا منقطع ہونا ہے
 اور عرض ہے کہ اس کو خبر دی گئی کہ تو عورت پر قابو نہ پاویگا اور نہ اس کو چھو سکے گا قائلہ ایو میسل صلوٰۃ علیہ وسلم
 اور شہوت ہے کہ موسیٰ نے سامری کے قتل کا ارادہ کیا تو اس نے فرمایا اسے موسیٰ اس کو نہ مار رہی ہے نکلے القریٰ علیٰ او
 بیت دلیل ہے اور اس سے ہاں جمع و معنی دہا اور اس کے نفی میں اور ان کے چران میں اور اس میں لوگ ان کے ساتھ
 زکریٰ قائلہ انکر خیر فیہ کے اخروی مال کو ذکر کیا اور فرمایا وان نک مک مکین ان خلفہ لام کی فہم اور وہ فہم کے
 سببی المغول ہے نیز کہ خلاف کر کے کا چہے بعد یہ وعدہ اور وہ وعدہ قیامت کا دن ہے اور وعدہ وعدہ ہے اور
 مطلب ہے کہ تیری مذہب کا ایک مد ہے جہلا مالا ہو نبی اللہ ہے نہ حاجت کہہ چکا و انک اللہ علیٰ ما فکک فی القیامۃ
 و کلمہ کا مختلف الیہ معاد یعنی بدلہ دیا جائے اند تیری کہ تو ت کا قیامت کا دن اور اد خلاف نہیں کرتا وعدہ اور کن
 خلفہ کہ کس اللہ کے حکم دیا گیا ہے یعنی سببی لغا علی اور اس کے دو معنی ہیں پہلے یہ کہ تو اس عہد کو دیکھا اور تو ہرگز اس سے
 بچے نہ دیکھا اور تیری فراموشی کوئی جگہ نہیں ہے اور تو کہی اس کو جاو خلاف با و دیکھا اور اس کی ایسی مثال سے جہ کہ ہرگز

اٹھنے لگے تھے پہلو محو پایا دوسرے بہت دیر بچل ہے نیز تو سرور ہی کی طرف پیر کیا اور اس کے سوا نہ بزرگ و مرد و عطا
 نہیں کر گا جو آخر نیز سے ساتھ کیا ہے بلکہ تو خود بخود پس محو پر پہونچے گا اور وہ سو عدت پر طرف وصل ہو گا اور وہی
 صحت میں اس سے بہاگ نہیں سکتا اور نون تک کے ساتھ بھی بڑا گیا ہے اور غفلت اصل میں غفلت ہے اور غلطی کسی
 کے ساتھ بھی بڑا گیا ہے اتنی دقت و آفت کے اعلیٰ عبادتہ یعنی تونے مدامت کی اور قیام کیا اسکی عبادت ہی
 قال ابن عباس اور عارف کہتے ہیں ملائم کو اور لغزش کو باب تعین اور افعال دونوں سے بڑا گیا ہے اور قرأت وال اول
 ہے اور اس کے معنی حراق بالناہ کے ہیں اور کسی طرح دوسری قرأت کر معنی ہیں اور اسکو مجدد بھی بڑا گیا ہے اور ان
 نینون قرأتوں میں جمع ہون کیا گیا ہے کہ پہلے اسکو جلا دیا پہ اسکو ریتوں سے گسیا اور ابن مسعود نے فرمایا
 قرأت میں کثرت بخیر کثرت بخیر اور لافتم کا تو طبیہ ہے تم نفس سفہ اسی لغزش رفتی ہوا رہا جو بخیر
 ہم اسکو بخیر دینگے دریا کی ہول میں اس طرح کہ زبانی ہے اسکا کوئی اثر اور مقصود اس کی زیادہ عقوبت ہے اور جو لوگ
 اس کے ساتھ مفتون ہو کر انکی غیبت کا اظہار ہے اس شخص کے لیے جسکو تہوی سی ہی ہے اور اس کے تہی میں بغض شری
 کو اس کے نور ہو رہے کو تاکہ اسکو ہوا اور الیہا ہے اور نصف بڑا گیا ہے ضم میں اور اسکی کسر کے ساتھ ہی اور یہ
 دونوں تین ہیں اور نصف کہتے ہیں اس آدھ کے ساتھ فلا کہتے ہیں (یعنی دانسی) کو اور وہ ہر چیز کا سیرتہ
 ہوتا ہے اور اسکا اوپر کا جانب اونچا ہوتا ہے (لیکن پہلی پنجاب میں دھڑی کی صورت و سیرت نہیں ہوتی بلکہ اسکی
 پشت اونچی ہوتی ہے اور سینہ خدا اور سینہ تلوار کی طرح اندر کو جھکا ہوا) اور نصف کہتے ہیں بچہ کو جو غلا کہتے وقت
 کرتی ہے اور نصف قطر و اور غدیر کو بھی کہتے ہیں اور بعض نے کہا نصف شری کو اصل اور جڑ سے اکٹھے کر کے کہتے
 ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ کو قال ابن عباس اور بعض نے کہا یہ کہتے ہیں نہر کو قال علی اور انما الیکم الا یہ من انفسہ جلا
 گیا ہے تحقیق حق کے لیے ابطال باطل کیجیے اور یہ آیت موسیٰ کے قصہ کی آخر آیت ہے اس صورت میں جو شروع
 ہوا تاہا یہ و علی شک الا یہ سے گذر لکھ لکھ علیک من انبیا و ما قبل منک و قد اتقناک من لکنا
 و کون من اعرض عنہ و انہ یجمل یوم الیقین و ذراہ خلیلین و فیہ و سئلہم یوم الیقین
 و کلاہم نارا میں ہم جھک جاوا حل پہلے گندے اور مجھے دیا جھک اپنے پاس سے ایک پہنجا جو کوئی پہرے ہے اس
 سوا نہا و بکا دن قیامت کو ایک بوجہ اور بارے اپنے قیامت میں بوجہ انہا یہ کاف اللہ جہا و بتالی اپنے
 محبوب حضرت جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسے ہے جھک کر موسیٰ
 کی خبر بتائی اور بیان کیا وہ حال جو موسیٰ کے درمیان اور فرعون اور اس کے لشکر کے درمیان واقع ہوا

[illegible]

آدم لکے بڑے سخت دُشمن تھے اور انکی آنکھیں نیلی تھیں اور زندقہ انکھ کے لوان سے بہت بالون ہوا اور بہت
 سبوز من رب کے نزدیک اسی لیے کہتے ہیں دُشمن کی صفت میں اَسْوَدُ الْاَبْجَرِ اَصْحَابُ السَّبَالِ اَذَرْنَ الْعَيْنِ اور فرما
 نے زندقہ کی تفسیر کی عیا کے ساتھ بیسے ہم عمر من کو اندھا اہل دین گے اور نہ ہری نے کہا عطا شایینے ہا سے اور یہی
 زجاج کا قول ہے کیونکہ سولہ عین (آنکھ کی سیاہی) یا س کے ساتھ نیلی اور سبز ہو جاتی ہے اور بعض نے کہا یہ سیاہ
 محبوبہ کا نام ہے جب تکے چمچ ہو نامزد ہو نا بعض نے کہا گناہیہ مخصوص بصرت سے سخت حرص کے ساتھ اور بیلا قول اولیٰ ہے
 اور ہر آیت اور لفظ سجادہ تعالیٰ کے قول کدر بیان وَخَشَرْتُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَلٰى وَجْهِهِمْ عُمْقًا وَبُكَامًا
 عُمًا یعنی اور اُٹھاؤ گئے ہم قیامت کے دن اور نہ بے زبرد ہے اور نہ گئے اور ہرے یہ ہے کہ قیامت کے دن کپڑے
 حالات میں اور وہ مل جن میں کفار کی صفات مختلف ہو گی اور ان ہر مل اور حالات میں انکا عذاب بھی متنوع اور مختلف
 ہو گا یعنی انکا مختلف عذابوں کے ساتھ معذب ہونے میں اختلاف لاجوال الاوقات ہو گا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا
 کہا قیامت میں حالات میں ایک حالت میں کفار کی نیلی آنکھیں ہو گی اور دوسرے حالت میں انڈے ہونگے تبرج عفا
 عنہ کہتا ہے بلاشبہ کفار انڈے اُٹھاؤ جاؤ گئے اور زندقہ کی تفسیر میں فرما کا قول بہت ٹھیک ہے کیونکہ کفار کی
 کے ساتھ آیات میں جمع ہو جاتی ہے اور ہر آیت کو سوا ایک اور آیت میں بھی کفار کا انڈے اُٹھاے جانا مذکور
 ہے قُلْ لِّمَنَّا وَلِلَّذِينَ كَفَرُوا صَوْتٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَنُفَخُ فِي الصُّورِ نَفْثًا وَنُفَخُ فِي الصُّورِ نَفْثًا وَنُفَخُ فِي الصُّورِ نَفْثًا
 لِيَحْشُرَ رَجُلٌ اَعْمٰی وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا قُلْ لِّمَنَّا وَلِلَّذِينَ كَفَرُوا صَوْتٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَنُفَخُ فِي الصُّورِ نَفْثًا
 سنہ پیر اس فتن سے تو کو مٹنی ہے گندان تگی کی اور اُٹھاؤ گئے ہم کو قیامت کے دن انڈے اُٹھاے گا کہ رب کیلئے
 اُٹھا لایا تو مجھ کو اندھا اور میں تو دیکھتا تھا فراد بگا لیں ہی ہو گی تہیں جھکو ہاری تہیں ہر تونے انکو پہلایا
 اور سطر آج جھکو پہلایا دینگے اور یہ آیت اسی سورہ طہ کے اگلے رکوع میں آئیگی انشاء اللہ تعالیٰ اور ممکن ہے
 کہ انکی آنکھیں بچنے میں تو نیلی ہوں پر نظر کھینچتا ہو جیسے دنیا میں بھی ہماری اس بات پر یہ امر شاہد ہے کہ بعض
 لوگوں کی آنکھیں قائم ہوتی ہیں پر ان میں بنائی کا ماہ بنیں ہو تو یا جیسے تو یا بند والا اسی طرح انکی آنکھیں تو
 قائم ہوں اور بھانگ نکلا ہو اور کچھ دیکھ پہلے کہتے ہوں اس میں دنیا وہ بر بھی ہے کفار کے لیے وَاللَّهُ اَعْلَمُ
 بِحَقِيقَةِ الْحَالِ وَالْيَمَّةِ لَكُمْ وَالْمَالُ اور تخافت کی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا
 کے ساتھ تفسیر کی ہے وہ آپ میں مشورہ کوں گے اور بعض نے کہا یَسْتَارُ رُفُوفَ
 وہ چپے چپے آئین باقر کرینگے اور یہ جملہ حالیہ ہے یا مسالہ اس چیز کے بیان کے لیے مجہول

اور ہمدن ہونگے اور وقت نعت میں سکون کو کہتے ہیں اور نعت اور نعت اور نعت بہت کے دن میں سکون
 سے پوشیدہ باتیں کر نیکی میں ہر جو شخص اپنے آواز کو بہت کر کہتے ہیں ملائکہ حضرت الصلوات اور عزیز
 کہہ دینے آواز کو بہت کر رہیں گے اور انکو چپ کر کہیں گے اور انکا بعض بعض کو چپکے چپکے اسدن کر ہوں اور
 رب کی وجہ سے کہیں گے ان لیستم اللہ اور اس لیسٹ سر اور دنیا کا شہر ہے یا قید میں یا درمخون کے درمیان ہونا
 اور ہر کا مقدار برابر اس الہ ہوگا ویسے ملوگ عن الیصال قفل نیتہا لہن شفاہ فید رھا طاعا

صفتھا لا تری فیہا عوجا ولا امٹاہ یومئذ یقیظون اللہ اس کے لا عوج لہا وحشمت
 الاصول للہ فی لاکمہ لاکمہ سا اور قہر سے پوچھتے ہیں بہار و نکاح حال سو تو کہہ کر انکو بحیرہ دیکھا میرا بلدا کر
 ہر کہ چھوڑ گیا زمین کو پھر سولن ندیکھے تو نہیں موڑ نہ ٹیلا اسدن چپے در دیکھے بکار نے دیکر شہری نہیں
 جسکی بات اور بگین آواز میں رحمن کے دوسے پہر تو نے نئے لگ گاہیں کسی آواز ف اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
 کہ تجھے کفار پوچھتے ہیں کہ یہ بہار قیامت کے دن باقی رہیں گے یا دور ہو جا دیں گے تو کہہ انکو
 بحیرہ دے کا مولد اور اگر او انکو لگے اماکن سے بجا دے گا اور انکو مٹا دے گا اور انکو جلا دیگا
 جلا نا پھر کہ چھوڑے گا زمین کو پھر سولن اند قلع کہتے ہیں صاف اور برابر زمین کو اور صمصف قلع
 کے سننے کا یہ ہے اور بعض نے کہا صمصف وہ زمین ہے جس میں کوئی پیداوار نہ ہو لیکن پہلے سند بہر
 میں اگر وہ دوسری معنی ہی لازمی سننے میں اور یہ بھی مراد ہو سکتے ہیں ہی سے فرمایا لا ترے فیہا
 عوجا ولا امٹاہ یعنی تو اسدن زمین میں کوئی وادی دیکھے گا اور نہ ٹیلا نہ نیچا مکان اور نہ اونچا مکان
 قال ابن عکاس و حکیمہ و مجاہد و الحسن البصری و الطحاوی و قتادہ و غیر
 واحد من النکت اور جب یہ احوال دیکھیں گے تو چپے در دیکھے بکار نے والے کے حطوف مامو ہونگے
 اس طرف مبادت کرینگے اگر دیکھا یہ قبل کر دینا میں ہوتا تو بہت مفید تھا اسکے لیے پیرانکی یہ قبولیت
 ایسے وقت میں ان سے وقوع میں کوئی کران کو کچھ فائدہ نہ دے گتا قال تعالیٰ آمھج
 یھج واکھج یوم وافرقتا لکن الظالمون الوعد فی ضلال مبین یعنی سو خرابی ہے
 سکروں کو جس وقت دیکھیں گے ایک دن بڑا کیا سننے دیکھتے ہونگے جس دن آویٹے ہوں
 بس رہے انصاف آج کے دن صبح بیکتے ہیں اور فرمایا یومہ یخرجون من الکجلا
 کا کہہ جبراد منتشر منہ طوعین الی اللہ یقول الکفورون ہذا الیوم عیسر

لیخا لکھ جائے ہزاروں کو انکی زمین سے کہ انہیں اسے گا سیریت بنا دیکھا کہ وہ منہ کی پہر انکو تباہ سے کا جیسا
اون دہنی ہوئی کہ انکو ہوا اولے کی اسی پہر کو کہ دیکھا جس خاک اڑنی عرب کا کا وہ ہے کہ جسم ہوا میں کو لوڑاتی ہے
تو کہتے ہیں لَسْفَةُ الزَّمَنِ الْقَرَابُ نَسْفًا اور یہاں مذکور ہے باب ضرب سے اور اسم کہ ہے نفس میم کی گرو کے ساتھ
مترجم صفاء مذکور ہے کہ شاید ابن الاعرابی نے تفسیر مذکور آیت کے در بیان جمع کر کے لیے کی ہے اس لیے کہ زمین
میں پہلا دن کا اپنی طرف سے گھبرا جانا مذکور ہے اور صفہ فارو میں انکا قیامت کے دن اون دہنی ہوئی کی طرح
ہو جانا مذکور ہے کہ قال تعالى وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوشِ یعنی اور جبکہ عین فیست کے (دین)
ہو دیں پہاڑ جیسے نگلی ان دہنی فیدر تائے پہر موضع جبال اور انکے انہر اساط کو جو اولے کے چپے بانی ہوگا
وہ نصف بنا دیکھا اور اسکی دوسرے زمین کے انہر اسکی سطح کے برابر دیکھا ان جبال شاہن کے دور کرنے اور اولے
کے چپے جو پہر تھے اور ضمیر فیدر مابین زمین کی طرف عائد ہے جبہ قرینہ حال دلالت کرتا ہے اور وہ یہ ہے کہ زمین
ہی تو نصف جبال کے بعد باقی رہی فلان موصوف کی تفسیر میں ابن الاعرابی نے کہا ہو لا أرض المساء بلا تلبیت ولا
یسکا یعنی قوع وہ زمین ہے صاف اور صاف حسین نہ انکری مسبوہ اور نہ عمارت ہو اور فرارنے کہا قوع وہ زمین
ہے حسین بانی کہہ انہ ہوا و نصف کی تفسیر میں کہا انصف نصف الفرقان المساء یعنی کائنات بھٹا
کان اکر آء هاصف واحد من کل خفة تو نصف وہ بھی زمین ہے صاف حسین کوئی انکری نہ ہو گویا
اسکے انہر طرف کی طرح ہے تو نصف صفا قاع کے ہم منہ ہے تو وہ گویا قاع کی تاکد ہے جو ہری نے کہا القاع
للسفوفی الصلابة من الارض یعنی قوع وہ زمین ہے جو برابر اور صاف ہو اور ارفع اور ارفع اور قيعان اسکے جمع
میں اور عرب کی لغت میں جو معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ قوع صرف منكشف (کھلی) جگہ کو کہتے ہیں اور نصف
برابر اور صاف جگہ کو اور عوج کی تفسیر میں ابن الاعرابی نے پستی کے ساتھ کی اور است کہتے ہیں چھوٹے ٹیلوں کو اور
لغت میں است کہتے ہیں مطلق اوپر مکان کو عوج کہتے ہیں جو کاد کو اور است کہتے ہیں نشان کو اور بعض نے
عوج کی راوی کے ساتھ تفسیر کی اور است کی راہ یہ (نیسے کے) ساتھ اور بعض نے کہا است متوال (چم) سیر ہے جب
رسی کو کہیں زمین اور زمین کوئی ریح نہ ہے تو کہتے ہیں فلان ملک حنکة حتى ما ينفذ امت یعنی فلان منہر
نے اپنی رسی کبھی بیابانک کہ اس میں چہ نہ اور بعض نے ان دونوں لفظوں کی تفسیر مطلق لخاص (بستی) اور اتر
اور نجان اسے ساتھ کی اور بعض نے کہا عوج صدف (دار) ہے اور است اگر (سیلا) ہے اور موضع جبال کو نصف
میں عوج کسورین کو ذکر کیا باوجود سببات کہ عوج کسورین کا استعمال صحابی میں آتا ہے اور مفتوح المعین

کہ ایمان اور محسوسات میں اسکی شدت تھا کہ لیے گویا یہ ہو گئے معانی کے قبیل سے یعنی اگر تو ان موضوع میں
ہند کے آلات کے ساتھ مل کر تو یہی کسی قسم کی کمی پاوے قالہ ابوالتعود اور یہاں اسکے لیے صاحب کشان
نے وہ خلف کیلے جسکی کچھ ضرورت نہیں کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عمر بن الخطابؓ کی تفسیر میں کہا ہے
الْأَرْضُ لِلنِّسَاءِ أَلَيْسَ لِكُلِّ إِحْدَاهُنَّ مَرْفَعَةٌ وَلَا انْحِقَاقٌ يَعْنِي وَهَذَا مِنْ بَابِ حَتَّى جِئْتِمْ كَوْنِ الْأَوَّلِ
یثنا ہو اور نہ کوئی بستی بضروری نہ کہا اس میں جن حالتیں ہیں ترتیب اور توبلی ہو حالتیں باعتبار حساس
کے ہیں اور تیسری باعتبار آلات ہند کے اس لیے اللہ عز وجل تعالیٰ عروج العین کو بیان کیا جو معانی کے ساتھ مخصوص
خزانہ کہا اسی سے حشر کو صحت پر بعض نے کہا اس فعل کا آواز جب وہ صورت میں پہنچے گا اور راجح یہ کہ اسی
جبریلؑ ہو گئے اور مخبر و موصد میں جبریلؑ اور لا محجہ لہ میں عروج سے نکلا عدل کا مدار ہے اہل بکا سے
پہرہ طاقت کہیں گے اس کی کہ اس سے فرج اور خوف ہو جاوین دامن یا بائین بلکہ سرعت کر غیظ نظر
كَذَلِكَ قَالَ الْكُوفِيُّونَ اَوْ بَعْضُ مَنْ كَبَّاهُ اُسْ كِي اَوَّازِ كَيْ يَسْ عَوْجٌ نَ بَوَّكَ
اور بعض نے کہانے انبیاء کے لیے عروج نہ ہو گا اور بجائے معنی بہت ظاہر ہیں محمد بن کعب رضی نے کہا لوگ قیامت کے
دن انہیں سرے میں اٹھائے جاویں گے آسمان پر لٹایا جاویگا اور ستارے جہر بزمین گے اور عروج اور چاند زمین کا
اور لکھنا ہی نہ کرے گا اور لوگ اس (سنائی کی) آواز کے پیچھے دوڑیں گے اسکا قصد کر کر ہی تفسیر ہے اور عروج
کے قول یَوْمَئِذٍ يَقَعُونَ اللَّاهِي لَا يَخْلِفُهُمْ اَللَّهُ بَصَالِحُ نَيْتِ كِي تَفْسِيرِ مِّنْ بَدْوَيْتِ كِيَا كِهْرَفِيلِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
صالح نے من میں گئے اور کھڑے ہیں اللہ کے حضور اور ندا کر گئے اس طرح اَيُّهَا الْعِظَامُ الْبَالِيَةُ وَ
اَلْيَاكُودُ الْمُتَمَرِّقَةُ وَالْحُومُ الْمُتَمَرِّقَةُ وَالْأَدْمَاءُ الْمُتَمَرِّقَةُ هَلِكِي إِلَى عَرْشِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي اَيُّ كَوَيْدِ
بُيُو اَوَّازِ بارہ بارہ شہ جبر و لغد جا ہو ہو گوشتوں کو لے ٹوٹے ہو جو روجے آور حسن کے سنانے
پیش ہو نیکی لیے فَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِنْ كَانَ تَجَمُّعٌ مِّنَ الْفَضْلِ الْقَضَاءِ اس لیے کہ اللہ کو حکم کرنا ہے کہ
لکھ ہو جاؤ فضل قضا کے اس طرح میری آدھیکے ہر طرف سے نہ عدل کر نیکی اس طرف سے اور خشیت
الاصول الرحمن کی تفسیر میں کہا گیا ہے حَقَّقَتْ طَائِفَتُهُ وَجَلَّالَهُ يَعْنِي اَوَّازِ بَسْتِ ہو جاؤ
اسکی بسیت اور ہزنی کے سبب اور بعض نے کہا ضَعُفَتْ لِعَظَمَتِهِ يَعْنِي اَوَّازِ ہو جاؤ نیکی
اسکی عظمت کے آگے اور بعض نے کہا ذَلَّتْ مِنْ شِدَّةِ الْقَرْعِ يَعْنِي ذِلَّ ہو جاؤ نیکی بسبب سخت
کہ بر بستی کہ اور بعض نے خضوع کی کہوں کے ساتھ تفسیر کی فالہ بن عباس کما مر اور مدارا صوات سے مہج

اصوات ہیں اور جس سے صوت مخرجی ہوا ہے فلاں جن جاس میں مجاہد اور اکثر مفسرین کا یہ قول ہے کہ ہر حرف اور ہر
جو کچھ کثیف و نازک بننے سے پہلے گانے کے قدرون سے اور جب لہجہ چلتی ہو اور ان کے ہاؤن کے ذمہ میں ہر حرف
سے آواز نکلتے ہیں تو کہتے ہیں ہمستہ الاول یعنی لوتھون نے اپنی جگہ کو ساتھ ساتھ نکالا اور ہر شتار
مخرج سے زخمی نے کہا جس سے مراد کثیف اور سی قیل سے ہے یہ کہتے ہیں حروف مہموسہ ہوتی ہیں اور

تَنفَعُ الشَّعَاةُ إِلَّا مَنْ أَدَانَ لَهُ الرَّحْمَنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلُهُ يَكُونُ مَالِكِينَ أَيْدِيَهُمْ وَمَا خَلَقَهُمْ وَلَا
يُحِيطُونَ بِدَعْوَاهُ وَتَعْتَلِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ وَكَذَلِكَ حَاسِبُنْ كُلَّ ظُلُمٍ وَنَ تَجْعَلُ مِنَ الصَّالِحِينَ

وہو قرون فلا یحیث ظلماً ولا ھتھما ھن کا نام دی گئی غلطی جو کہ لوتھون یا جن اور پس کی اس بات یعنی
ان کی سفارش ملی گی وہ جانتا ہے جو انکا گرا اور چھپے اور یہ تاہم میں نہیں لائے ہو کہ دریافت کر کے اور کرتے
ایمن نہ آئے اس جیسے ہمیشہ رہتے کے اور خراب ہو جسے بوجہ بھایا ظلم کا اور جو کوئی کہ کچھ بھلائی اور وہ
یقین کہتا ہے وہ ہو کہ وہ نہیں بے انصافی کا اور نہ دانت کہ میں ہے ہر روز نہ ہو گا اللہ کے ان انصاف ہے **ف**
عز وجل فرما ہے قیامت کے دن اسکے پاس کسی کی سفارش کا نام نہ آوے گی مگر جسکو حکم دیوے جس اور بند کرے
اسکی بات کما قال تعالیٰ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ
بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمُوتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ
یعنی کون ایسا ہے کہ سفارش کرے اس کے پاس گرا اسکے دن سے جانتا ہے جو خلق کے دروہے اور ہر شے
اور یہ نہیں گہر سکتے اسکو حکم میں ہے کچھ مگر جو وہ چاہے گناہیں ہے اسکی کرسی میں آسمان اور زمین کو اور ہر شے
انکے ہاتھ سے اور ہی ہے اور ہر شے اور چھپے فرمایا ذکر و قرون ممالک و فی السموت لا تغنی شفاعتہم
شکوۃ الا ان یکد ان یاد ان اللہ لمن یشکو ویکر علی یعنی اور بہت فرشتہ میں آسمانوں میں کام نہیں آتی
انکی سفارش کچھ مگر جب حکم دے اللہ جبکہ اسطر چاہے اور بند کرے اور جسے فرمایا لا یشفعونہ یا لقول
وہم یا نہم یعلمون کفعم ما بین ایدیہم وما خلفہم ولا یشفعون الا لمن اراد فی وہم
خشیۃ من یشفقون یعنی نہیں اسے بڑھاس سے بھل گئے اور وہ اسی کے حکم پر کام کر سکیں
اسکو معلوم ہے جو ہے انکے آگے اور چھپے اور وہ سفارش نہیں کرتے مگر اسکی جس سے وہ رہی ہو اور وہ
اسکی سمیت سے روتے اور جو کوئی ان میں کہے کہ میری زندگی سے اس سے دروہ سو اسکو ہم بدلائیں
دورخ ہی ہم بدلائیں میں بے انصافوں کو اور فرمایا ولا تنفع الشفاعۃ عندنا الا لمن اذن لنا

یعنی اہل کفر نہیں انی سفارش کیا پس اگر انکو جبکہ وہ اہل کفر دیا اور فرمایا تو قوم یقیناً قوم الزلزلہ والی تھی
 صَاحِبِ الْاَمْنِ لَمْ يَكُنْ اَكْثَرَ اَوْ اَمْنٌ لَّهٗ الْاَوْثَقُ وَقَالَ صَوَابًا يَحِبُّ جَسَدًا كَثَرُ اَهْوَاؤِهِ وَاحِدٌ اَوْ زَوْجَتُهُ قَطَارٌ يَكُونُ
 کوئی نہیں بولتا کہ جسکو حکم دیا عرض نے اہل بدولتات نہیں کہ وہ مسیحین میں غیر وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 سے جوئی ہے حالانکہ آپ آدم کی اولاد کے نسل میں ادب پیدائش سے ہر ایک اللہ کے نزدیک افضل ہیں کہ آپ
 نے فرمایا میں قیامت کے دن سفارش کی اعزاز لینے کو دلی عرض کے لئے آؤ گا اور میں اللہ کے لیے حمد و ثناء
 کرؤ گا اور وہ مجھ پر (یعنی وہ) حامد کہو لینگا (سکھائیگا) جو مجھے حق تعالیٰ نہیں میں اور مقدر وہ جاہل گناہ ہے
 (سجدہ میں) پڑھتے دیکھا پھر فرمایا گناہ سے توبہ اپنا سر نہا اور کہہ تیری بات سنی جا دیگی اور تو سفارش کر
 تیری سفارش (ہم) منظور کرینگے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر میرے لیے ایک حد مقرر کیا جاوے گی
 میں ان تون کو بہشت میں داخل کروں گا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بار بار جانا عرض کے تلو سفارش کی بجا رہے
 کیلئے بیان کیا صَلَواتُ اللہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْکَ وَحَلَّ سَلْبُہٗ اَنَّا نَسْتَبْرِہٗ اَمَّا حَدِثُہٗ یَنْبَغِیْ ہُوَ کہ
 اللہ تعالیٰ فرمادے گا جن لوگوں کے دلون میں تغافل کے برابر ایمان ہے انکو دوزخ سے نکال دے اور فرشتے
 بہت مخلوق کو دوزخ سے نکالینگے پہلے سے جو صل فرماوے گا ان لوگوں کو (یہی) دوزخ سے نکال دے جسکے
 دلون میں ایمان کا آدمہ متغافل ہے ان لوگوں کو (یہی) نکال دے جن لوگوں کے دلون میں ایک پہرے کے برابر
 ایمان ہے ان لوگوں کو (یہی) نکال دے جسکے دلون میں چھوٹے سے چھوٹے پہرے کے برابر ایمان ہو آخر
 حدیث تک اور نہشت الوجہ علمی القیوم کی تفسیر میں ابن عباس اور غیر واحد نے کہا حَسْبُكَ صَلَواتُ
 وَاسْتَسْلَمْتَ اَلْحَمْدُ لَکَ اَنْتَ یَحْیٰ اَرْحَمَ الرَّحِیْمِ الَّذِیْ لَا یَمُوتُ اَلْحَمْدُ لَکَ اَنْتَ اَللّٰہُ الَّذِیْ لَا یَسْتَمُ وَہُوَ
 قَدِیْمٌ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ یَدْرِیْہُ وَیَحْفَظُہٗ فَہُوَ الْکَامِلُ فِی تَفْرِیْہِ اَللّٰہُ لَکَ کُلُّ شَیْءٍ تَغْیِیْرُہٗ اَللّٰہُ
 کا قول کہ اے اے ایمان یعنی خالص اور ذلیل اور مسلم اور شفا ہو جاوے گی مخلوق اپنے جبابہ کے لیے جہنم
 ہے (اور) نہیں ہرے گاسب کا کہتا ہے قال ابو نعیم سوتا اور قیوم ہے ہر چیز پر بندیر کرتا ہے ہر
 امر کی اور یہی حفاظت کرتا ہے تو وہ فی ذاتہ کامل ہے جسکی طرف ہر چیز متوجہ ہے اور اسکے سوا
 کوئی چیز قائم نہیں ہو سکتی اور یہ جو فرمایا وَقَدْ خَلَقَ سَمْعَیْ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ اسلئے کہ اللہ ہر ایک حق کے
 کو ہر کا حق دلاوے گا (قیامت کرے) کہ اگر بے سنگ الی بکری کو سنگ الی نہ مارنا تو سنگ الی
 بے سنگ الی کو اسکا حق دے گا حدیث قدسی میں آیا ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے دَعَوْنِیْ وَجَلَّیْ لَہٗ

مجاوز ذی الیوم ظلمہ ظالمینے اگرچہ کسی ظالم کا ظلم اور جبر نہ دیکھیں کسی کو کیا تھاں مجاوز ہو سکے
اور میر میں آوے کہ حضرت نے فرمایا اَلْظُلْمُ ظُلْمٌ لَا اُظْلَمَ لَهُ ظُلْمًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَلَا تَحْبِئْتُمْ
الْحَبِئِيَّةَ مِنْ لِقَاءِ اللَّهِ وَهِيَ بِهٖ مُشِيرَةٌ كَاَنَّ اللَّهَ تَعَالٰی يَقُوْلُ اِنَّ الْفِرَکَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ
یعنی ظلم سے بچو جو اس لیے ظلم قیامت کر دن بہت اندھیرین کا باعث ہوگا اور ٹوٹا سارا ٹوٹا اس شخص کو روکے
ہوگا جو اس کو (قیامت کر دن) اسے اور وہ دنیا میں) اللہ کے ساتھ شریک کرنا، جو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا
ہے اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ یعنی بیشک شریک بنانا بے نصافی بڑی ہے جب اللہ نے ظالموں کا بیان کیا اور کہ
وعید تو بیان کیا پر نیز گار دینا اور ان کے حکموں کا اور وہ یہ ہے کہ پر نیز گار و نیز ظلم ہوگا اور ہضم سے مراد
یہ ہے کہ ان کے سیکان میں بددی نی کیا دیگی اور ان کے حسانت کو کم نہ کیا جاوے گا قالہ ابن عباس و کما جہد
وَالْقَضَاکَ وَالْحَسَنُ وَقَدْ اَدَّ وَغَیْرُ وَاحِدٍ اَوْ ظَلَمَ سَدِیْقَتِ مَرَدِّہٖ اَوْ دَمَ طَرَحَ کَاکِیْہِ شَخْصٍ مَرَدِّہٖ
شخص گناہ وادے جاوین اور ہضم سے نقص مراد ہے فقر کا بیان یہ ہے کہ جس دن وقوع میں آوے گا جو ہم نے بیان
کیا اس دن کسی شخص کی شفاعت مفید نہ ہوگی جو نہ ہو مگر اس شخص کی دعا جو سکور میں دوسرے شخص کے لیے سفارش کیا
کی اجازت دیوے ورنہ بکدہ القافیہ کا لکھنا اس لیے کہ ہمیں شافع کی عظیم کا بیان ہے اور لام نہ نیز
تعلیل کے ہے یہ ای لا جلد اور رضی کہہ قول اسکے یہ معنی ہیں کہ اس بات کو شفاعت کے باب میں پسند کرے
یا بیان ہی لا تعلیل کے ہے اور معنی یہ ہوں و رضی لا جلد قول الشافع یعنی اسکے لیے شافع
کہ قول پسند کرے اور طلب یہ ہے کہ سفارش اس شخص کو مفید ہوگی جسکی سفارش کرنی کی رحمن
نے اجازت دی اور اسکے لیے دنیا میں پیہیہ قول تھا اور اسی کی مثل ہے اللہ کا قول وَلَا یَنْفَعُوْنَ
اِلَّا بِالْإِذْنِ اِرْضٰی (سورہ انبیاء میں) اور اللہ عزوجل کا قول لَا یَمْلِکُوْنَ اِلْعَاقَةُ اَکَابِرٍ اَللّٰہُ حَلَّ
الرَّحْمٰنِ یَحْکُمُ (سورہ مریم میں) اور اللہ تعالیٰ کا قول فَمَا تَسْتَغْفِرُهُمْ سَفَاغَةُ الشَّافِعِیْنَ یعنی
کام نہ آوے گی انکو سفارش سفارش کرنے والوں کی (سورہ مفرین) اور ہمیں دلیل ہے اس پر کہ کوئی شخص کسی
شخص کا اندک اجازت کے سوا شفاعت و سفارش نہ کرے گا جسکی سفارش کی اللہ اجازت دیوے تو
ثابت ہوا کہ سفارش اللہ کے انون اور اجازت کے سوا نہ ہوگی سُبْحَانَہٗ مَا اَعْظَمَ کِبَارُہٗ اُدھر سے
معلوم ہوا کہ غیر مومنین (یعنی شریک اہل بیع و اہوا) کی سفارش ہی نہ ہوگی ورنہ صَدَرَمَ الْبَغْوٰی اور
افاق کے حق میں شافعیت تو یہ ہے آپ بڑی محکم دلیل ہے کیونکہ اللہ عزوجل کے قول وَدَّعَیْ لَہٗ اَنۡہُوْکَ

موجود سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسے مجاہد مشفق ہونے کی کسی قول اپنی ہو اور فاسق کے اقول میں سے کسی قول اہل
 اللہ والا اسے اُن محمد رسول اللہ پر تو اسے خوش ہی ہے تو ثابت ہو اگر ان کے بعد رغاض اور شفاعت فاسق
 کے لیے مفید ہوگی کیونکہ کفری سے استنار کرنا ثبات کا فائدہ دیتا ہے اور جلد رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں اس شخص کا بیان ہے
 جس کے لیے سفارش کی اجازت دیکھا وہی اور اس تفسیر کا حاصل یہ ہے کہ جس شخص نے دنیا میں کلمہ لا الہ الا اللہ کہہ
 دے پڑے یعنی مسلمان ہوا اور اسلام بردار اگر وہ ترک کبار ہی کیوں نہ ہو شفاعت اُسی ہوگی جس کے کلمہ
 بہن اُن ایک یہ فیہ میں مابین ایدیم کے مراد سماعت اور نفرت کہ اس میں اور مخلص سے مراد مراد میں اور غرض
 ہے کہ عظیم خلق کو ہر کا علم محیط ہے اور بعض نے کہا مابین ایدیم اور مخلص سے وہ لوگ مراد ہیں جو دہی کی تہا کر چکے
 اور بعض نے کہا دونوں میں بن شافعی کطیف لونی ہیں اور بن جریر نے کہا ضیہ ملائکہ کطیف باح ہے اللہ نے خبر
 کیا تاکہ کہ جو باریوں کو تہا رہے مہودان باطن میں جانتے اپنے آپ کو جیسے کہ زمین لیکن عموم اولیٰ ہے اور ان
 علوم اللہ عزوجل کی ذات اور صفات اور مخلوقات کا احاطہ نہیں کر سکتے بعض نے کہا تنزیل یا محیطوں میں اسی
 طرف ہے جس طرف پہلی دونوں تفسیریں مابین اور مخلص یہ ہیں کہ وہ زمین سے کچھ ہی نہیں جانتے اور
 اُن تفسیر کی گئی ہے ذلّت اور خضوعت نشانہ قائل ابن الاعرابی اور بن عباس اور قتادہ سے بھی یہاں
 ہی مروی ہے اور مجاہد نے کہا خضوعت اور ابو الیاس نے کہا خضوعت اور بن عباس سے یہ بھی مروی
 ہے کہ عنت الوجہ سے مراد کوع سجود ہے زجاج نے کہا عنت کہ معنی لغت میں خضوعت ہیں جب
 کوئی ذیل ہوا کوئی شخص کو ذلیل کرے تو کہتے ہیں عتافان اور اسی قبیل سے عرب کا قول اُنہ کے لئے
 عتافی کی جمع عتاس ہے اور بعض نے کہا عنت مشتق ہے عتاس سے جس کے معنی تعب (تخلیف) کے
 ہیں اور وجہ سے اہل وجہ اور محاب وجہ مراد ہیں اور وجہ کو ایسے ذکر میں خاص کیا کہ وجہ میں
 خضوع زیادہ ظاہر ہوتا ہے اور پہلے منہ پر ہی اسکا نمود ہوتا ہے پھر محاب وجہ کی تدبیر بیان فرمایا
 ایک قسم بیان فرمائی اپنے قول وقادح من جل ظلمک ساتھ لہذا ظلم سے مراد بیان شرک ہے و یہ
 قال ابن جریر و قتادہ کہ وہ دوسری قسم کر بیان فرمایا اپنے قول و من یعمل من الصلح کے ساتھ
 اور صالحات سے مراد طاعات ہیں اور اگلا جملہ (جو محل واقع ہوا ہے) دلیل ہے ہر کوئی عمل ایمان کے بارے
 مستقبل نہیں ہے بلکہ ایمان قبول ہونے کی شرط ہے اور محل سے مراد نقص اور کسر ہے جب کوئی شخص کسی
 کو اپنا حق مجبور دیوے تو کہتا ہے ھکمت لک من حق یعنی میں نے تم کو اپنا حق مجبور دیا اور

جب کسی شخص کا کہا، جہم ہو جاؤ، جو یعنی اگر کسبت سے جلدی طعام کی نکالت اور ہو جاتی ہو تو کہتے ہیں
 فَلَکُمْ بِهَؤُلَاءِ الطَّعَامِ یعنی فلاں آدمی طعام کی نکالت، کو، انص کرنا ہے اور جس حدت کا پیٹ کا دبا اور
 لاغر ہو یعنی پشت کے ساتھ ملا ہوا تو کہتے ہیں هَلْیَا اَفْرَاکُ هَؤُلَاءِ لَکُمْ یعنی عورت لاغر نظر
 والی ہے اور اسی قبیل سے اندر مزاج نزل و طلعاً هَؤُلَاءِ یعنی کیا تم تصویر یا ہونگے اویسی آدمی
 رصاع نے جو وہی قوم کو کھاتا ہے اس کلمہ کا کہنا ہے (لان) کی چونکہ میں شکے کا ہے عالم میں رہنے
 دقیق میں ایک دو کہ جو گویا بعض کا بہا بعض پر ظلم کرتا ہے اور اس کا حق کم کر دیتا ہے اور جب کسی
 شخص پر ظلم ہو تو کہتے ہیں رَجُلٌ هَؤُلَاءِ وَ لَمُتَّحِقِهِمْ اور یہاں فعل سے میں مفعول کے ہے یعنی
 فلاں آدمی مظلوم ہے اور نہ ماضی آدمی نے ظلم نہ ہم کے درمیان فرق کیا ہے اور کہا کہ ظلم سارے عز
 کا زینا ہے اور ہم کہتے ہیں بعض حق روکنے کو اور بعض نے کہا ظلم اور ہم دونوں قریب المعنی ہیں قتادہ نے
 کہا ظَلَمَ اَنْ یَزَادَ فِی سَیِّئَاتِهِ وَلَا هَظْمًا اَنْ یُنْقُصَ مِنْ حَسَنَاتِهِ یعنی زیادہ ہو گا کہ ان کے
 سنیات میں نہ یادت کیا دے اور ان کے حسنات میں کمی کیا دے اور بعض نے کہا ہضم سے ضمیمہ دے اور
 بعض نے لا یُوْا اَحَدٌ یَدَیْنِیْ بِعَمَلِهِ وَلَا یَهْکُلُ عَنْهُ حَسَنَةً عَلَیْهَا یعنی اس سے سزا کا منہ نہ
 نہ ہو گا جسکو اس نے نہیں کیا اور کسی کوئی نیکی برباد نہ ہوگی جسکو نہ کیا ہے وَلَقَدْ اَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا
 عَرَبِیًّا وَصَرَّفْنَا فِیْهِ مِنَ الْوَعْدِ لَعَلَّهُمْ یَنْفَعُونَ اَوْ یُخْذِرُ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ اَوْ یُذَكِّرُوْنَ فَتَعَالٰی اَلْعِزُّ
 الْحَكِیْمُ وَلَا یَهْجُلُ بِالْقُرْآنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَقْضٰی اِلَیْكَ وَحِیُّهُ وَقَدْ اَنْزَلْنٰ
 رِزْقَیْ عِیْسٰی اور اسی طرح انا رہنے جمہ قرآن عربی زبان کا اور پیغمبر کیا اس میں ذکر کا شایہ نہ ہو
 چلین یا اول ان کے دل میں سوچ سوبند درجہ اس کا اس پر بادشاہ کا اور تو جلدی نہ کر قرآن لینے پر
 جب تک پہنچے ہو چکے اسکا اتنا اور کہہ رہے ہیں کہ ہر جہم ہو رہی دیوید **ف** جبریل علیہ السلام جب قرآن لائے
 حضرت علیہ السلام علیہ السلام کے پڑھنے کے ساتھ آپ بھی پڑھتے تھے کہ بول جاؤں اسکو پہلے
 منع فرمایا نہا سوہ قیامت میں اور تسلی کر دی تھی کہ اسکا وار کہو انا اور لوگوں تک پہنچو انا نہ ہلا
 ہے لیکن بندہ بشر ہے شاید بھول گئے ہوں پھر تفسیر کیا اور بھولنے پر مثل قرآنی آدم کی انتہے
 فی الموضع مترجم عفا اللہ عنہ کہتا ہے سوہ قیامت کی وہ آیتیں جن میں اللہ عزوجل نے حضرت کو منع
 فرمایا اور تسلی کر دی یہ ہیں لَا تَخْزِلَنَّهُ وَ لَا تَنْکُثْ اَنْتَ یٰ اَبْنٰی عَمَلِکَ اِنْ عَلَیْکَ اَمْرٌ وَّ کَرَامَہُ

سے پہلے یابون فرمایا عقید کیا کہو کہ میرے بننے سے پہلے حضرت علیہ السلام نے فرمایا تو آدم
 علیہ السلام غالب ہو گا یہ کہ یہ کہتا تھا کہ طرزی فی العقیقین و غیرہما من المسائین
 یذیر من ہر کہ من میں ابوبکر کا حضرت مسلم فرماتے تھے اذہم و مؤمنی عندہما خیر تم
 مؤمنی المؤمنات الذی خلقنہا بید و لہ فیہ من رملہ و اجدلک ملائکتہ ی
 استکثک فی جنۃ لہم اہبطت الناس الی الارض ھیں تبارک قال اذہم انت مؤمنی
 الذی صطفتک اللہ بمرسلہ و کلامہ و اعطاک الانوار فیما یتیان کل شیء و قوتہ
 یحیا و یموت و جلت اللہ کتب التورۃ قال مؤمنی یا عین کا ما قال اذہم کل و جلت
 فیہا و عسی اذہم یقولی قال تم قال اقلو منی علی ان عکلت علی ان اقلہ بک
 ان یخافونی یا رعبین سنۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی تم اذہم مؤمنی یقلہ
 اور موسیٰ نے اپنے صاحب کو اس مجبور کیا تو ہم موسیٰ مر غالب موسیٰ بے (لے لے لے) وہ لپی میں
 جبکہ اللہ عزوجل نے اپنے باندہ سے بنایا اور نبی میں تیرا دم ہو گا اور مجبور اپنے فرشتوں سے جہد کرے گا
 اور مجبور اپنے جنت میں بسایا بہر تو نے اندر دیا تو کون کو آپ گناہ کر کے آدم سے فرمایا آپ دی ہوئی
 میں جبکہ اللہ عزوجل نے امتیاز دیا اپنے پیغام دیکر (لوگوں کی طرف) اور کلام کر اور آپ ہی میں جبکہ
 (اللہ عزوجل نے قدرت کی) تختیاں میں جن میں ہر نبی کی شرح ہے اور مجبور راز رکھنے کے لیے نزدیک کیا
 بہر تو نے کس قدر پاک اسے کہی قدرت (میرے پیدا کرنے سے پہلے) موسیٰ نے فرمایا چالیس سال
 آدم علیہ السلام نے فرمایا بہر تو نے قدرت میں (اس آیت کو) ہی پایے دعویٰ اذہم و عسی اذہم
 موسیٰ علیہ السلام نے کہا ہی مان آدم نے فرمایا کیا بہر تو نے اولاد بنا دیا ہے اس کام پر جو میں نے کیا
 اسکو میرے بعد تم میرے بعد کرنے سے پہلے کہہ چکا تھا چالیس سال حضرت علیہ السلام و کلام نے فرمایا
 تو آدم مر غالب موسیٰ پر دواہ ابن ابی حاتم قال لکون و حدیث عبد الرحمن بن ابی
 حن ابن ہریرۃ عن اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تم کا بیان یہ ہے کہ لادم لادم ہما میں شرم کہ
 نوطیع ہے اور ہر مستانہ ہے اپنے قابل کا قریب و عید کے پہر بہر کہ شانے سے اور سے یہ میں
 کہ مجھے آدم کو حکم کیا اور وصیت کی اور ہر و عید اور ہر ہر ہے جو شاد اللہ تعالیٰ ہی تھا ہے
 کو لہذا آدم کو ایک خاص دعوت کے کہانے سے روکا اور بیان سے اس عمل کا کرنا مکرہ ہے

نہیں پایا وہی قالہ بن گیا ان اور بعض شکاؤں کو لکھ کر آیا مگر وہ صاحب کیہ امیر ہی قول ہے ابن تیمیہ
 کا پیر بعد شروع کیا آدم علیہ السلام کے بولنے کے ظہور کی کیفیت اور ان کے عزم کا فقدان میں نصیر کو بعد عزوجل
 نے قرآن مجید کی سات سورتوں میں مکرر بیان فرمایا اور اسکا ستر وہی اندر عزوجل جانتا ہے یا اسکا ستر اپنی بصیرت
 مخلوق کو بتا دیا ہے اور اہل بیت علیہم السلام کے خشتوں کے ساتھ بتایا اور ان کے ساتھ اللہ کی عبادت کرنا بتا تو
 استنارہ قطع ہے اور بعض یہ کہ متصل جو اولیٰ ہے اور اہل بیت کی عبادت کا سبب آدم اور اسکی بی بی کے ساتھ
 ہوا جو اس امر کی نسبت کرتا کہ دیکھئے ان دو نور پر نور خدا کر کے ان کا دشمن ہو گیا شقاوت و سرور شدت اور عسر
 اور شفاء و مدد اور مقصود و فوخرج پڑنا جائز ہے اور سے بین کہ تو مالا بدینہ معاش کی تلاش میں تکلیف
 مشقت اٹھاؤ گے گا پیر نیز اعلیٰ ترے اہل بیت کی محنت کے ساتھ ہو گا جس میں تو اپنی پشالی کا پسینہ
 بہا دیکھا یعنی جبکہ مرثا اذیع اور طعن اور خیرین تکلیف اٹھانا پڑ گیا اور شقیانہ میں فرمایا ایسے کہ فطانیل
 قصہ سے لیکر یہاں تک کہ مرثا کے ساتھ ہی ہے یا پیر کہ مرثا کی شقاوت کے ضمن میں اس کے اہل کی شقاوت
 ہی ہے جس پر مرثا کی عبادت کے ضمن میں اس کے اہل کی عبادت ہوتی ہے پیر اسکی علت میں وہ رحمت بیان کی جو
 انکو اس رحمت خاص سے ملے کہ ان ملک آن لاجو کہ وہ دیکھتے ہیں کہ تیرے لیے عیب کہ تمہیکو ان میں انشاء
 معاش کے ساتھ اور تیرے اصناف نعم کے ساتھ مکمل شہید اور ملاں یہی ہے اور جب سے نفی کی جمع
 اور عرس کی تو اس سے ثابت کیا سیر کی اور پسند کے فائدے اسی طرح ظہور و نفی کی نفی کر کے اس سے
 ثابت کیا ان کی مزدور کو کیونکر ظہور کی نفی سے لازم آتا ہے رحمتی کا حصول اور سکون کا وجود جس سے جو
 کی مشقت کو دفع کرے جب کوئی شخص ہو یا میں کہتا ہوتا ہے اور اسکو اسی گرمی پہنچتی ہے تو کہتے ہیں
 فُلَانٌ حَقَّقَ حَقَّقًا ابْنِ حَبَّاسٍ نَعَى كَمَا لَا يَصِفُ بَلَّ يَهْمَا عَطَشٌ وَ لَا حَرٌّ يَجْعَلُ تَهْمَا مَيِّتٌ بِمَا
 لَمْ يَكُنْ قَرْمِي كَاثِرٌ كَوْنُكَ مَيِّتٌ شَمْسٍ نَبِيْنٌ يَسْ يَتَقَلَّبُ عَلَى كَاثِرٍ وَ قَدْ خِفَ الْكَسَا وَ كَاثِرٌ مَهْمٌ زَا
 يَنْصُرُ دَكِيْنٌ مَلْنٌ رُحْبٌ نَسْرِي وَ رَجِيْبٌ فَرَا وَ اعْطَبُ الْيَمِيْنُ مَا اعْطَبُ الْيَمِيْنُ
 سِيْدِي رَحْمَتِي وَ حَظِيْلِي مَنصُوْبِي وَ حَظِيْلِي مَنصُوْبِي وَ حَظِيْلِي مَنصُوْبِي وَ حَظِيْلِي مَنصُوْبِي
 كَا مَفْطُوْنِي وَ كَا مَفْطُوْنِي وَ قَرْنِي قَرْنِي قَرْنِي قَرْنِي قَرْنِي قَرْنِي قَرْنِي قَرْنِي قَرْنِي
 و ختنہ میں لہرے ہو کر اور کیلے نہ رہتے اور چھاؤں لبی ادا پانی بہا یا اور صوبہ بہت نہ تو مالا مدد کا
 اور بچھڑنے والی پیر اندر عزوجل نے بیان کیا کہ اپنے آدم علیہ السلام کو پیر معاش میں مشغول ہونے

[illegible]

قول کل یا اذم اللہ ین صرت دوسرے کا بیان ہے اور مجھو غلہ وہ درخت ہے کہ جو شخص میں درخت
 میں سے کہا یوں تو وہ کبھی نہیں مرنے والا اور سدا جیتا رہتا ہے امام احمد اور عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم نے اور
 سے روایت کیا کہ حضرت علیہ السلام نے فرمایا بیش میں ایک درخت جسے سایہ میں حور و سرور تک
 سیر کر رہے گا اور کو قطع نہ کر سکے گا اور وہ شجرہ غلہ ہے مترجم غلہ معنی کہتا ہے کوئی یہ کہے کہ جب
 حور علیہا السلام شجرہ غلہ میں گیا یا تو وہ دیکھ کر مگر شجرہ غلہ میں گیا تو اس کو کبھی نہیں مرنے والا اور سدا جیتا رہتا ہے
 یہ تو شیطان کا مخالط تھا جس سے اس کو غلطی میں ڈالا اور اسی کی طرف اشارہ ہے کہ یہ ذکر تھا اور
 میں اور جس درخت سے اللہ نے آدم کو کہا میں روکا نہادہ شجرہ غلہ نہادہ شیطان آدم کو شجرہ غلہ کی
 مخالط میں ڈالا علامہ ابو الطیب نے کہا حصیان جو مراد کرید عصی آدم یہ میں مخالفت ہے اللہ عزوجل کی
 ہنسی کی درخت سے کہانیکے ساتھ تو حصیان مخالفت کو کہتے ہیں اور آدم نے مخالفت کیا اللہ کا تاویل
 کے ساتھ کہو کہ انکا عقاد نہادہ کوئی شخص اللہ کی جو شئی تم نہیں کہتا یا انہوں نے ابلیس کی قسم کو عقاد کیا
 کہ اب یہی منہج ہو گئی یا اسنے عقاد کیا کہ اللہ عزوجل نے تم کو شجرہ معینہ سے منع کیا ہے اور جس جس
 کے بغیر افراد سے منع نہیں کیا گیا انہی یعنی پہرہ و صواب سے بیک گیا یا یہاں تک پہنچو مطلوب ہے اور اسکا
 مطلوب درخت کہانے سے جنت میں سدا رہنے کا تھا اور چونکہ ابلیس نے شجرہ معینہ کو شجرہ غلہ کی
 مخالط ڈالا ایسے آدم نے جس غرض کے لیے اسے کہا یا وہ غرض حاصل نہ ہوئی علامہ ابو الطیب نے
 کہا ہذا حق الحق فی فقرہ یہ لفظ اللہ اللہ بعض نے کہا غایت سے مراد اس کے پیش کا کرنا ہے
 دنیا میں اترنے کے ساتھ اور بعض نے کہا غایت سے اپنی بہت کی جگہ کا بھول جانا مراد ہے اور بعض
 نے کہا غایت سے یہ مراد ہے کہ آدم کو اس درخت میں سے بہت کہانے سے منع ہو گیا کہ
 ابن قتیبہ نے کہا یا آدم علیہ السلام نے اس درخت سے جس سے انکو روکا گیا تھا ابلیس کے ہتھ لال
 (پہلے لائے) اور اس کے فریب دینے کے ساتھ اور ایسے کہ اس نے آدم کے واسطے کہانی کہا لی کہانی
 غور فاعلی دما سمعہما انی انکم لائن الناصیین میانک کہ انکو گرا دیا فریب کہ ساتھ اور اسے یہ
 گناہ کچھ عقاد محکم اور صیحت کے ساتھ نہیں کیا ہم صرت تاکتے ہیں عطا اذم لک حق
 لہنتے قاضی ابو بکر نے کہا کہ جس شخص کو جائز نہیں ہے کہ آدم کی اس گناہ کی بابت کوئی بات کرے علامہ
 ابو الطیب نے کہا آدم کے حق کے بیان کرنے میں کوئی گناہ نہیں ہے اور اس کو کوئی مانع نہیں ہے

کرنا سپر کی حیثیت تک ہو جاتی ہے قہری ضنک ہے اور ضنک نہ کہ ضنک سے براعلیٰ اور جمعیت رزق مرلہ
 ہے اور یہی قول ہے مکرلہ مالک بن یسار کا اور سفیان بن عیینہ نے ابو حازم سے روایت کیا اور ابن ابی شیبہ
 سے اس پر ابو سعید نے اسے اسد عزوجل کے قول حدیث ضنک کی تفسیر میں کہا سپر کی قبر تک کیجا دیگی نہ تنگ
 کہ اس کی اسپلیان ایک سو ستر میں ذیل ہوا جو بنی ابی حاتم نے ابو سعید سے مروی روایت کیا کہ حضرت اسلم
 اسد علیہ السلام نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا قبر کا اسکو گہوڑا ہی حدیث میں ضنک ہے (حافظ ابن
 کثیر نے کہا اور اس حدیث کا موقوف ہونا صحیح ہے ابن ابی حاتم نے ابو ہریرہ سے مروی روایت کیا کہ اسد
 اپنی قبر میں رگیا ایک ہزار و پچیس میں رہا ہے اور ستر (ستر) اسی تک ہے اس پر قبر فراخ ہو جاتی ہے اور اس کی
 قبر میں طرح روشنی ہوتی ہے جیسے چاند کی چمک جو ہدین رات میں (اسے لوگوں) تم جانتے ہو آیت فَوَکَا
 لَہُ مَوْجِدٌ ضَنکًا کس یاد سے میں نازل ہوئی اور جانتے ہو کہ اس آیت میں حدیث ضنک سے کیا مراد ہو
 لوگوں نے عرض کیا اسد عزوجل (اپنے علم ازلی کی وجہ سے) اور ہمارا رسول (یعنی اسد عزوجل کے بتائے
 ساتھ) ان باتوں کو خوب جانتے ہیں فرمایا حدیث ضنک سے کافر کا قبر میں خراب دیا جاتا رہا ہے اس کا
 کی قسم کافر پر تانے تیشوں کو مسلط کیا جاتا ہے تم کو معلوم ہے تخمین کس کو کہتے ہیں وہ تین ننانویں
 سا بیس جن میں سے ہر ایک سا بیس کی سات (سات) سو میں قیامت تک ہکے پر پڑھتے رہیں گے
 اور کھوکتے رہیں گے اور کہتے رہیں گے حافظ ابن کثیر نے کہا رَفَعُوا مُنْکَرُجًا ابو ہریرہ سے مروی
 کہ حضرت اسد علیہ السلام نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا سینکے باندھیں گے اس میں بائیس سو کے ایک سو تین سو
 کیے جاویں گے جو اسکے گوشت کو نوچیں گے قیامت تک رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ابْنُ سَعْدٍ ابْنُ
 ابْنِ حِلَّالٍ عَنْ ابْنِ الْحَضَرَةِ ابْنِ ہریرہ سے مروی روایت ہے کہ حضرت
 علیہ السلام نے فرمایا حدیث سے مراد قبر کا مذاب ہے رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ابْنُ سَعْدٍ ابْنُ
 حُجَّالٍ ابْنُ حُجَّالٍ ابْنُ سَعْدٍ ابْنُ ہریرہ سے مروی روایت ہے کہ حضرت علیہ السلام نے فرمایا حدیث سے مراد
 حدیث کا اسناد پختہ اور وَخَشَرُوا بِقَوْلِ الْقَبْرِ أَخْبَىٰ مِنْ عَمَلِيٍّ سے مراد یہ ہے کہ اس کی باس کوئی دلیل
 نہ ہوگی فَلَا تَجْعَلُوا دُفْنًَا وَتَوَصَّلُوا إِلَىٰ التَّيْنِ اور مکرلہ کہا کافر روز کے سوا ہر چیز سے اندھا
 ہو جاویگا اور اس حال سے کہ کافر کو اندھا کر کے قبر سے اٹھایا جاوے یا دوزخ کی طرف اندھا کر کے اٹھا جاوے
 بصیر اور بصیرت کا قائل محلی وَخَشَرُوا بِقَوْلِ الْقَبْرِ عَمَلِيٍّ وَجْهٌ عَمِيَّا وَبُكَاءُ وَصَمَاءُ وَوَدْعٌ

جہم کہ کلاماً حبیب نے خود موعودین اور ہادین کے ہم کو قیامت کے دن نوبت منبر پر ادا ہے اور کہنے
اور بہت ہکا بکا انداز ہے جبکہ گی بجنے اور دین کے پیر پر ہکا اسی لیے کہ فرمایا کہ اِنَّ رَحْمَتِيْ
اَعْلٰی وَقَدْ كُنْتُ مَحْسَبًا اَنْ اَقَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْلُوْهُ اِنْ تَنْتَهِیْ عَنْ كَذٰلِكَ لَیْسَ بِیْكَ
کہیں گے مینو بیاتہا نوبت تو نے مہکوا نہ کر کے کیوں نہایا اللہ عزوجل فرما دیا اسلئے کہ تو نے
آیات تمہی سے مدگردانی کی اور تو نے انکو ساتھ شخص کا سا حاکم کیا جسے آیت تھی کہ پہنچ جائیے بعد
اپنے چل نکلیا اور تو نے انکو بھلا دیا اور اسے مراض کیا اور اسے غفلت کی توجہ ہم ہی تیرے ساتھ جو
کا سا حاکم کر گئے کما قال تعالیٰ فَالِیْكُمْ نَفْسُكُمْ تَحْتَسُوْا لِقَآءِ رَبِّكُمْ هٰذَا اَوْ مَا كَانُوْا یَاْتِیْنَ
بِحُجَّتِمْ وَنَیْنِ لَیْسَ سَوَیْءٌ اَنْ تَحْمِلُوْا اَوْ تَحْمِلُوْا اَوْ تَحْمِلُوْا اَوْ تَحْمِلُوْا اَوْ تَحْمِلُوْا اَوْ تَحْمِلُوْا
جگرتے اور جزا ملے کی جنس سے ہوتی ہے قرآن کے لفظوں کو بھلا دینا باوجود اس کے سننے سمجھنے کے
اور اس کے مقتضی کے ساتھ قائم رہنے کے تو یہ اس خاص معیدین داخل نہیں ہے اگرچہ اس بار جزا
دوسرے طریق سے ایک سخت وعید آیا ہے کیونکہ حدیث میں قرآن مجید کے الفاظ بھلا دینے
میں اپنی کلید اور معید شدید وارد ہوئی ہے الم احمد نے اپنی اسناد کے ساتھ محدثین عبادہ سے
روایت کیا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے قرآن مجید کو بھلا دیا وہ اللہ عزوجل کو ملے گا کہ کسی
ہو کہ اور عبادہ بن صارت نے بھی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہی روایت کیا دوقالہ اَللّٰہُمَّ
اَسْأَلُکَ مِنْ حَیْثُ یَزِیْدُکَ بِنَیْنِ اَنْ یَّیْزِیْجَ عَنْ رَحْمَتِیْ نِیْنِ قَاعِدِیْنِ عَنْ عِبَادَةِ بِنِ الْقَدَامِیْنِ عَنْ اللّٰہِ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علامہ ابو طیب نے تفسیر فتح البیان میں لکھا ہے کہ یہاں میں خطاب بلکہ لفظ
تشبیہ ہے لیکن معنی مجاہد کے لیے ہے تاکہ اس آیت اور سجدہ عرفان کی آیت کے درمیان جو وقت ہے
اور باجماع اللہ عزوجل نے ہبوط کے ساتھ خاص آدم اور حوا علیہما السلام کو کیا اسلئے کہ وہ دونوں بھلا
اور اصل میں پہنچ خطاب کو ان دونوں کے لیے اور انکی اولاد کے لیے عام کر دیا اور فرمایا بعضکم بعضی
یعنی بعض اولاد بعض کی دشمن ہوگی اسلئے کہ بعض بعض پر ظلم کریں گے اور بعضے میں انکی عداوت
آپس میں بعض فیروہ کے امر میں ہوگی یہاں تک کہ قتال اور خصام تک نوبت پہنچے گی پھر اگر اسلئے کہ
انزال کتب کے ساتھ میری ہر بیت تمہارے پاس آئے اور کوئی شخص تم میں سے اس کتاب کو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے نہ دینا میں بیکے گا اور آخرت میں تکلیف میں نہ پڑے گا بن عباس رضی

مروفا مروی ہے کہ حضرت علیہ السلام نے فرمایا جسے اللہ کتاب کی توفیق دے گا وہ اس کو اللہ کی کتاب سے پکارتا ہے اور قیامت کے دن بے حساب سے اجر ملے گا اور ایسے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا قیامت کے دن
 هَذَا يَوْمَ لَا يَكْفُلُ وَلَا يَنْفَعُ آخِرُهُ اِنْ اَبَىٰ شَيْئًا وَلَا تَابَ اِنْ اَبَىٰ شَيْئًا وَلَا تَابَ اِنْ اَبَىٰ شَيْئًا وَلَا تَابَ
 قرعہ ذیۃ عین بن عکبایں امیہ عباس کہنے میں تھی قرآن کریم عزوجل نے ان میں گمراہ ہونے پر کیا ہے
 اور آخرت میں تکلیف میں واقع ہونے پر یہ نہیں عباس نے یہی آیت پڑھی اور جس نے میری بدعت سے اعراض
 کیا جو مجھ کو لانے والی ہے اور میری طرف جلا زالی ہے اور میرے دین اور میری کتاب کی تلاوت اور اس پر
 عمل کرنے سے روگردانی کی اور میری بدعت کے پیچھے نہ چلا تو اس کو ملنی ہوگی کی گدازن اور اس آیت کے
 سننے پر میں کہ اللہ عزوجل نے اپنی بدعت کو ترجیح دے کر اپنے دین کے ساتھ کئے لیے مقرر کر دیا ہے کہ وہ
 دنیا میں دنیا میں رہے ہم وہم و غم و بے تسلی حیات بسر کرے جیسے اللہ عزوجل نے فرمایا مَنْ حَمَلَ
 صَلَاحًا مِنْ دُونِ اِيَّاكَ اِنَّهُ يَكْفُرُ بِكَ وَكَفْرًا كَبِيرًا وَكَفْرًا كَبِيرًا وَكَفْرًا كَبِيرًا وَكَفْرًا كَبِيرًا
 یا حسین ما کا تو ایک مکتوب لکھنے کے لیے کیا نیک کام ہو رہا ہو عورت اور وہ یقیناً بے نیکو
 ہم جلا دینگے اچھی زندگی اور بدے میں دینگے انکو حق اکابر کا منہ پر حرکت ہے تو مترجم خداوند
 کہتا ہے اچھی زندگی کے طے کرنے کو قیامت کا جلا نامراد ہے یا دنیا میں اللہ کی محبت اور اس لذت
 میں ہنا حافظ بن کثیر نے کہا اور جو شخص اس کی بدعت کا متبع نہ ہو اس سے عرض ہوتا ہے کہ یہ اللہ عزوجل
 مقرر کیا ہے کہ قیامت میں رہے اور شب اور نصاب میں مبتلا رہے اور دنیا میں جو تمام اس کو
 پہنچتے ہیں وہ مذہب بقدر میں مقابلہ میں ان متاع کے جو ہر کو آخرت میں پہنچیں گے تو وہ آخرت میں
 شد بدعت اور عظیم الضیق اور کثیر النصب ہوگا ابو سعید خدری سے مروفا مروی ہے کہ ہمیشہ
 شک سے قبر کا عذاب مروی ہے اَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْحَاكِمِ وَصَحَّحَهُ وَصَحَّحَهُ فِي مُسْنَدِهِ
 اور عبد الرزاق کے الفاظ ہیں کہ اس کی قبر بے شک ہو جاوگی یہاں تک کہ اس کی بے لیاں ایک دوسری پر
 رہیں تاویل اور ابن ابی حاتم کا نظریہ ہے کہ اس سے قبر کا گہو نامراد ہے پھر وہی تناوے سانچ
 والی حدیث نقل کی جو ابن کثیر سے مذکور ہوئی اور ابو ہریرہ سے مروفا کہ اس سے قبر کا عذاب ہی مراد
 ہے اَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالْبَزْكَارُ وَابْنُ الْمُنْذِرِ وَكَثَرُوهُمْ عَلَيْهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ کہتا ہے ہر مذکور ہو چکا
 ہے حدیث ضحاک کا عذاب قبر کے ساتھ تفسیر کرنا اور ابن سہول نے اس کی شہادت کے ساتھ ہی تفسیر کی اور بعض

کہہا اس سے دوزخ کے زوق اور مرضی اور غلبہ اور بعض شک کہ عیشت فکرت سے اور کم تر سبب
 خفیت ہے اور ابن جریر نے کہا کہ اگر سے قناعت مسلوب ہو جاتی ہے اور وہ یہ نہیں ہو کہ خواہ کتنا اللہ کی یاد
 اور بعض نے کہا کہ عیشت فکرت سے گناہوں میں مذہر رہا مگر اسے اگر چہ در عالم غفلت میں ہے قالہ
 التوازی من مخرج هذا المعنى كنهان العلم والى كى یہ توجیہ بہت مشک ہے اور اگر عیشت فکرت سے دنیا کی
 معاش کی تنگی فریاد لیا جائے تو یہ ہمارے مشاہدہ کے خلاف ہے کیونکہ جو اس کے ذکر اور ہدایت سے
 معرض احمد گردن ہیں وہی مالش فراوان میں ہیں اصل پوچھو تو یہ سب توجہ میں بیچ اور غور میں جب سے
 صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متعدد حدیثوں میں عیشت فکرت کی تفسیر مذاب کے ساتھ دلد ہو چکی ہے
 تو اسی کو لینا فرض ہے اور اسی پر چلنا اعلیٰ دلی ہے اور ہر ہر مرض ہی کوئی وارد نہیں ہوتا اور ہم
 معرض عن القرآن کو قیامت کران مسلوب ہر لہا آپ کے جیسے اللہ عزوجل نے فرمایا وَتَحْشُرُهُمْ فِيكُمْ
 اَلَيْسَ تَرَوْهُمْ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عَمَلٌ اَكْبَرُ اَلَا يَتَذَكَّرُ اَلَا يَتَذَكَّرُ بعض نے کہا محبت سے انداز ہو مگر اسے اور بعض نے کہا کہ
 جہات خیر سے ہی ہو کہ جہات خیر میں سے کسی جہت کی طرف اہ نہ پاؤں گے اور کمر سے ایک ہدایت میں
 سے کہ اگل کے سوا اس کو اور کچھ نظر نہ آوے گا وَلَكِنَّكَ تَخْتَرِكُ مِنْ اَمْرٍ اَوْ نَحْوِهَا يَابِيتُ دِيْمًا وَلَكِنَّكَ
 اَلَا خَيْرٌ اَمَّا لَدُنَّ وَلَسْتَ اَعْلَمُ اور سطح ہم بلا دین گے اس کو جن نے لاندہ چوڑا اور یقین نہ لایا اس نے کہا
 باتیں اور پیچیدہ گہر کا غلاب بہت سخت اور بہت دریر رہتا ہے یعنی یہ مذاب لاندہ جو حاضر میں ہے اور غفلت
 میں اندوہ استغاثی موضع القرآن حافظ ابن کثیر نے کہا اللہ عزوجل فرماتا ہے اور سطح ہم معرض میں اور
 آیات الہی کے کلمہ میں کو جزا دیتے ہیں یا اور آخرت دونوں میں کما قال تعالیٰ لَهُمْ عَذَابٌ فِيْهَا يَخْتَلِفُوْنَ
 اَلَّذِيْنَ اَمَّا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ وَمَا لَهُمْ مِنْ اَلْهَوٰی مِنْ ذٰلِكَ يَخْنَعُوْنَ انکو مار چکی ہے دنیا کی ننگی نر
 اور آخرت کی باریکیت سخت ہے اور کوئی نہیں انکو اللہ سے بچانے والا وَلَهُمْ عَذَابٌ عَزِيزٌ اور فرمایا وَلَعَذَابُ
 الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ دَرَجَاتٍ یعنی پیچیدہ گہر کا مذاب دنیا کے مذاب سے شدید لاکم اور کفار کے لیے سدا رہنے والا تو
 اسے ہیں خالدہ محمدہ مجبور ہیں گے وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلَمٌ نے فرمایا ستمنا عین (اس سیلان بلوی) سے
 (جنہوں نے آسپین لسان کیا) سچ ہو دنیا کا مذاب آخرت کے مذاب سے بہت سہل ہے فقہ البیان کا بیان
 ہے کہ اگر ان سے سوال کے فتنہ موت مراد ہے اور بعض نے کہا لاشک باسہ قال سفیان اَلَمْ تَرَ كَيْفَ كَفَّ
 لَكَ لَمَّا كُنَّا بِكَ كَفَّ عَنْ الشُّرُوْكِ يَسْتَوِيْنَ فِيْ مَسْكَتِهِمْ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَاتٍ لِّاُولِيْ الْاَلْبَابِ

وَمِنْ آيَاتِ سُبُحَتِ مِنْ بَابِ الْكَوْنِ مَا أَجْلُ الْخَلْقِ ۝ فَاصْبِرْ عَلَى مَا هُوَ لَكُمْ دَسِيقٌ يَجِيءُ

بِكَيْتِ كَيْلِ الْكَوْنِ فَكَيْلُ الْكَوْنِ ۝ وَكَيْلُ الْكَوْنِ كَيْلُ الْكَوْنِ ۝ وَكَيْلُ الْكَوْنِ كَيْلُ الْكَوْنِ ۝

ترجمہ ۵ سو کیا سوچہ انکو نہ آئی اس سے کو کتنی کہا دین جسے پہلے سو سنگین یہ پہرے ہیں انکو گہر

میں آہیں خوب پہرے ہر فعل کہنے والوں کو اور کہیں نہ ہوں ایک بات نکل گئی نہر سے کہ تو مقرر ہوئی

سپینٹ اور جز ہو تا و عدہ شیر یا ف آخر و عدہ ہر سپینٹ (الائی) ہوی مسلمانوں اور کافروں

میں) تو ہستارہ جب کہیں اور پڑ ہستارہ خوبیاں اپنے رب کی سوچ کھنے سے اور ڈوبنے سے پہلے اور

کچھ گہر ہوں میں ات کے بڑا کر آمدن کی حد نہر شاید نورانی ہو گا یہ جو فرمایا ذکی حد نہر تو پہر نہر

وقت میں نمازوں کے سوا پہلے پہر کے اور نورانی ہو گا لیکن موت کو مدد ہوگی دنیا میں اور بخشش

نما ہوں کی تیری سفارش سے انتہائی موضع القرآن حافظان کشید نے کہا اللہ عزوجل فرماتا ہے

لَا تَحْزَنْ لِمَا كَانَ مِنْ لِقَاءِ الْيَوْمِ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الَّذِينَ هُمْ عَنْ رَبِّهِمْ لَا يَخَافُونَ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الَّذِينَ هُمْ عَنْ رَبِّهِمْ لَا يَخَافُونَ ۚ

انکے پہلے حکم سنگتون کو کہا دیا جنہوں نے اللہ کے رسولوں کو جہلا دیا یہ وہ ہلاک و خراب

بنت و نابود ہو گئے تو ابان میں سے کوئی باقی ہے یا انکا کوئی نشان نہایت جیسے یہ رگ بکلا

مشاہدہ معائنہ کرے ہیں ان سنگتون کے دیار خالی پڑے دیکھ کر جبکہ وہ چھوڑ گئے اب انکے گہر دن

میں پہرے ہیں زمین مقول صیور اور الباب تفسیر کے در علم اللہ عزوجل کے واحد فرد صمد ہونے پر پہرے ہیں

لَا تَحْزَنْ لِمَا كَانَ مِنْ لِقَاءِ الْيَوْمِ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الَّذِينَ هُمْ عَنْ رَبِّهِمْ لَا يَخَافُونَ ۚ

یہاں آیت کا لفظ انکے سارے لوگوں کے لئے تھا لَوْ لَمْ يَلْقَ الْيَوْمِ فِي الْفُتُورِ لَمْ يَلْقَ الْيَوْمِ فِي الْفُتُورِ

کہا دین اللہ گہر گار تہیں اب نورانی ہیں اپنے چہرے کو کوئی کوئی نہر میں اور نئے محل کچھ گہری کے کیا

وہ پہرے نہیں ملک میں جو انکو مل ہوتے جسے جو جیسے یا کان ہوتے جسے سن کر سو کچھ سنگین

اندھی نہیں ہوتیں بلکہ ہی سوزی میں مل جو سینوں میں من اور فرما سوا علم منزل جہد میں اقامت

لَمْ يَلْقَ الْيَوْمِ فِي الْفُتُورِ لَمْ يَلْقَ الْيَوْمِ فِي الْفُتُورِ لَمْ يَلْقَ الْيَوْمِ فِي الْفُتُورِ

یہ کیا انکو سوچہ نہ آئی اس سے کہ کہا دین جسے اپنے پہلے سنگین پہرے ہیں انکے گہر دن میں سوز

بہت بڑھ گیا سننے نہیں پہر فرمایا و کلام سُبُحَتِ مِنْ بَابِ الْكَوْنِ لَكَ مَا أَجْلُ الْخَلْقِ

اللہ کے طرف سے یہ بات نہ نکل سکتی کہ ہم کو خدا نہیں کرے گئے مگر اب محبت قائم کر کے اللہ پر خدا بنا کر

میں نے اس کو جسدِ ابدانیٰ یعنی ابرہت اور وہ عرض کرینگے حاضرین کی ہمارے ملک اور دوبارہ حاضر
 ہیں اور عرض کرنا دیکھا کیا تم خوش ہو گئے (اسی پر جیسے شکوہ عنایت کیا) اور عرض کرینگے اوس ہدایت والے ملک
 اور ہم کہیں خوش نہ ہوں اور نہ وہ چیزیں عنایت کیں جو تم نے اپنی پیدائش میں کسی کو نہیں دین اور عرض کرنا
 فرما دیکھا کچھ ان سے بہتر چیز دنیا جا رہا ہوں وہ یہ کہ میں نے تم اپنی خوشی کو اتار دیا تو اب کے بعد کبھی نہ
 خوش نہیں ہو گا اور دوسری روایت میں ہے کہ عرض کرنا فرما دیکھا نا اهل الجنة انکم عند اللہ موعودا
 یزید ان یخیرکم ثم یموتون و ما ہوا الکریمون و جہنما وینقل موازینکم ویرجو حاکما
 عن النادر ینزلکم الجنة فیکشف علیکم الحجاب فینظرون الیکہ فواللہ ما اعطاکم خیر من
 اللہ فواللہ انکم لایزیدون یعنی ابرہت اللہ تعالیٰ ایک اسکے ان عہد ہے وہ تمہارے ساتھ ہو گا پورا
 کرنا چاہتا ہے وہ عرض کرینگے کہ کیا وعدہ ہے (اسی پر ملک) کیا تو نے مجھ کو جسے مجھ کو نہیں کیا اور
 ہمارے تو لون کو سب سے نہیں کیا اور تو نے ہمارے ساتھ نہیں کیا اور تو نے ہمارے بہت میں داخل نہیں کیا
 تو ہم عرض کرنا پڑا کہ ہونے کے بہر بہت ملے اور عرض کرنا طریف دیکھنے لگیں گے حضرت صدیق اکبر علیہ السلام
 وسلم قسم کیا کرتے ہیں خدا ان کے نزدیک انکی طرف دیکھنے سے بڑھ کر کوئی چیز محبوب اور پسندیدہ نہ ہوگی اور
 یہی زیوت ہے (جس کا معنی وہ ہے کہ میں نے اپنا دنیا دہ میں بیان فرمایا ہے) انتہی قال کا فطین کثیر فخر الیہ
 کا بیان واقع ہے کہ اظہر سید الایۃ میں استہام تفریع اور توجہ کے لیے ہے اور سید کو حکم کے معنی کے
 ساتھ ہی بڑا گیا ہے اور اس صحت میں معنی ظاہر ہیں اور یہ جملہ مستانہ اپنے قابل کی تقریر کے لیے چلا
 گیا ہے اور معنی آتے بانظاہر توجہ معلوم ہوتے ہیں کہ یشون الم العرون کا حال ہے یعنی کیا کروالون
 پر ان لوگوں کی خبر غنی ہے جسکو ہم نے اس پر چلے ہلاک کر دیا ہے حالت میں کہ وہ نہیں گہروں بارون میں
 چلنے پر تے تے کیا یہ اس سے عبرت نہیں لیتے یہ بڑوں کی تکذیب سے باز آدین باید معنی ہوں کہ تم
 اہم گذشتہ کے بارون گذشتہ کے وقت یہ جہ نہیں آئی کہ جیسے عرض کرنا ان سنگوں کو جن کے
 گہروں میں ہم چلے پیرتے ہیں اپنے سولون کی تکذیب کی وجہ سے ہلاک کر دیا سب اور ہوا ہوا ہی محمد صلی اللہ علیہ
 و آلہ وسلم کی تکذیب اور آیات قبی کے انکار کے سبب ہلاک کر دئے اور کلمہ سابقہ سے مراد عرض کرنا کل اس
 سے عذاب کو کو کرنا نہ ہے قیامت تک اور ادا صدق با پغافلہ کا ہے اگر ہر طرف سے دار تفریق نہ تفریق
 دیکھ دوزخ ہوا جن کفار کے ساتھ ہی ویسے ہی غلاب میں آگے جیسے قرون فانیہ کو پناہ حاصل ہو گا

عطف بر او پس قیامت کا دن مرد ہے یا بد کا دن اور اگر اجل کی مصلحت میری رہے تو میں جو کائنات میں مستحق
 تو بھی مکن ہے لیکن اگر ساقی نہ ہوتا تو اخذ مائل اور مائل سے دونوں کو کلام ہو جاتے جیسے
 عا دہ نمود کو لازم ہو کر اللہ بین نظر ہر طرف ہے ہر جہاں تک پہنچا کہ اس کا تقسیم اور تقدیر یوں ہے لفظ کلام
 و اجل مستحق لکن انما اذن ہے کہ ہر ایک مستحق اور ساری اور ساری اور ساری ہوتی ہے اور مجاہد نے کہا اہل سے کر
 ہی کلام ساقی مراد ہے گویا اجل سے کلام ساقی (تفسیر) پر جب بعد عزت نے ظاہر کیا کہ ہم انکی بالکل چوٹی
 نہیں کر سکتے تو آپ کو مبرا کا ارشاد فرمایا اور فرمایا تا خبریہ قتل مایہ قتل یعنی قتل جسے سارہ اور کلام باوقار
 اور کا ہر ایک خبر شک کہ طعن ہے میں تو تو انکے ان طعن پر مبرا کر اور انکی وجہ سے گمراہ کیونکہ انکے خدا
 کا ایک میں قیامت ہی جانیے وہ کلام مقدم اور تاخر نہیں ہو سکتا اور وہ لامحالہ مغرب ہونگے تو تو مطمئن رہو اور
 مبرا کر اور بعض نے کہا آیت قتل کی آیت کے ساتھ منہم ہے اور بعض نے کہا نہیں آیت مبرا ہے شہادت
 کہا فارغ مبرا میں جبکہ دوسرے اور غرض ہے کہ تو انکے بڑی برتاؤ کی وجہ سے مضطرب کیوں ہوتا ہے اور
 یہ غرض نہیں ہے کہ تو قتل کو موقوف کرے تو کہ آیت کو منہم قرار دیا جاوے اور سب مبرا کے اکثر فرق
 نزدیک چوٹی نازین مراد میں اور اللہ عزوجل کا اسکے بعد قبل طلوع اشمس آخر تک فرما تا وہ ہے پہلی کو قبل طلوع
 اشمس میں فجر کی نماز کی طرقت اشارہ ہے اور قبل غروب میں عصر کی نماز کی طرقت مسلم اور ابو داؤد اور ترمذی نے
 عمارہ بن مدیجہ سے روایت کیا کہ اپنے حضرت عطاء اللہ علیہ السلام سے سنا آپ فرماتے تھے جسے سوچ چڑھ
 اور ڈنچے سے پہلے نماز پڑھی وہ روزی میں نہ جاوے گا اور آنا اور اہل سے مغرب اور عشا کا وقت مراد ہے اس لیے
 کہ تمام مراد ساعت میں اور آنا و جمع آنا کی جگہ سے ساعت کو عین ابن عباس نے کہتے ہیں کہ بیان
 صلوة مکتوبہ ہی مراد ہے پھر وہی جریز کھلی کی حدیث بیان کی جو حافظ ابن کثیر نے کہی اور اطراف نماز
 سے نزال کا وقت مراد ہے کیونکہ وہ دن کے کندھوں کو حجم کر لیتا ہے تو نزال نصف اول کی انتہا ہے
 اور نصف ثانی کا ابتدا ہے اور اگر اس ظہر کی نماز ہے اس لیے کہ ظہر کی نماز واقع ہوتی ہے نہار اول کے
 آخر کنارہ میں اور نہار آخر کے لگ کر کنارہ میں اور بعض نے کہا ظہر اور عصر دونوں نمازوں کا اشارہ قبل غروب
 میں کیا گیا ہے اور اس آیت کی نقل نہ مراد ہے علامہ ابو طیب نے کہا اگر کوئی کہے کہ اس آیت میں نماز کی
 طرف اشارہ نہیں ہے بلکہ ان قیامت میں سبحان اللہ کہنا اور کہنا مراد ہے تو یہ کہا کہ صواب ہے
 بسید نہوگا اور شیعہ کا اگرچہ صلوة پر طلاق کیا جاتا ہے لیکن یہ کلام ہے اور حقیقت پر علم بہتر ہوتا ہے

کواحد ہوا تو ان ہی کی طرف توجہ فرمائی کہ میں نے اس کو علیہ السلام نے فرمایا جسکو اللہ عزوجل نے
 جل نے تو ان کی کچھ سی کی نسبت دیکھ کر ہوس کر دے تو ان کی قدح خان کہا مافظ ابن کثیر نے اس طرح جس چیز
 کہ اللہ عزوجل نے حضرت علی علیہ السلام کے لیے آفرت میں ذبیحہ کر رکھا ہے وہ اسی علیہ السلام ہے جو مافظ صوف
 سے خارج ہے مافظ اقل نکالی و کسوت لعلیہ السلام ذکرتی و لعلیہ السلام ذکرتی و لعلیہ السلام ذکرتی
 خیر و ذکرتی اور جو میں ہے کہ عمر بن خطاب جب اس الہامی زبان میں حضرت علی علیہ السلام کے واسطے کہ جس نے
 آپ پی ہوئے اٹھا کر نیکو بجا رہے تھے تو عمر نے ان کو دیکھا تو کہہ لگا اسیت ہوتے ہیں ایک کچھ کے ہونے
 پر اور کہ میں اور کہہ نہتا گری کہ خط کا ڈیر لگے ہوتا ہے ایک پرانی شک شک ہی ہی تو عمر احوال کو دیکھ کر
 روی جنابہالت اب علیہ السلام نے فرمایا تو کیوں مفاہے عرض کی کسری (ایران کا بادشاہ)
 اور فیض روم کا بادشاہ) یہ دونوں شان و شوکت میں ہیں اور اگر اللہ عزوجل نے اپنی مخلوق میں سے
 میں لیا ہے (اور ہر آپ ہند تکلیف میں ہیں) تو حضرت نے فرمایا اویہ فی شکک تابن الحطاب
 اذلیک قوم فخلت لہم کلینا لہم ففحیوہم الذین یومرہم کوشاک ہے اے خطاب کہ بیشک
 ایسے لوگ ہیں جسکو ان کے فریاد کے دیکھ کے جینے میں دے دیے گئے مافظ ابن کثیر نے کہا تو حضرت نے
 باوجود دنیا پر قادر ہونے کے دنیا پر سے بڑھ کر اس سے بے رغبت ہو گیا کہ وہ حاصل ہوتا اس طرح اور طرح
 اللہ کے بندوں میں خرچ کر دیتے اور کل کے اس طرح اپنے نفس کے لیے کوئی چیز نہ لیتے ہو سیدہ زینب کا کہنے
 ہیں کہ حضرت نے فرمایا سب باتوں سے بڑھ کر مجھے تیر سہاوت کا زیادہ خوف ہے کہ تیر دنیا کی مدد میں کہوں
 عابدین کی لوگوں نے عرض کیا اللہ نیا کی مدد سے کیا عرض ہے یا رسول اللہ فرمایا دین کے برکات (خرانہ)
 قتادہ اور سدی نے کہا ایا میں زہرۃ الجمۃ الدنیاء سے دنیا کی زینت مراد ہے اور قتادہ نے فقہ کی
 ابتلا کے ساتھ فقہ کی اور بیان اس طرح کہ قول واخر اھلک دسیا ہی ہے جیسے کسی رسوہ و غیرہ
 میں ارشاد فرمایا یا ایھا الذین امنوا قوا انفسکم واکملوا کمالا وھوذاھا الناس فالجہا
 علیہا ملکۃ فلا ظلم لکم لا یصنون اللہ ما امرہم و یصلون ما یؤمرون یعنی
 ای لیا و جہا اپنی جان کو اور اپنے گہ والوں کو ہر آل سے جسکی چھپان میں آدمی اور پتھر اس مقرر میں شکر
 تہ عز و دست برہمی نہیں کرنے اس کی جرات انکو فراموشی کرے میں جو حکم ہو اور عرض
 ہے کہ و امر ابک میں بھی اس طرح میں نے حضرت علی علیہ السلام کے واسطے کہ خدا کے اور اپنے

کو پہنچانے کا ارشاد فرمایا نماز کی اقامت ادا ہوئے پہلے کے ساتھ نہین اس لئے اپنے باپ کو حکایت کیا کہ میں اس
 لئے کہ غلام پر فاعل کے لئے میں ان کو سوا کرتے اور رات میں انہوں نے ایک وقت معزز رکھا تھا جس میں وہ شکر
 تجویز کرتے ہیں بعض دفعہ آیتیں تو ہم کہنے شاید پڑھتے ہیں جیسا کہ کرتے ہیں لیکن جب ان کو جاگ
 آتی تو اپنی بی بی کو بھی جگاتے اور آیت پڑھتے **وَأَمَّا هَٰذَا فَلَا يَصَلُّوهُ وَاصْبِرْ لَهُ عَذَابُكَ** اور اس کا
 ارتقا عن روز قاتل کہہ سکتے ہیں کہ جب تو نماز کو پڑھا کیگا تو میرے پاس ملن کر دعائی اور بھیجا
 جھکو آیکا دم و خیال نہ ہو کما قال تعالیٰ **وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا مِّنْ ذَرَّتِهِ مِمَّنْ حَبِطَ**
لَا يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ عَمَلًا اور جو کوئی ڈرتا رہے اللہ کے لئے وہ کر دینا اس کا کورہ اور دعائی سے کہ جو جان سے کہ جو حال
 اور فرمایا **وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ مَا أُرِيدُ مِنْهُمْ دَرَجَاتٍ وَمَا أُرِيدُ**
أَنْ يَّطْعَمُوهُ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ یعنی دعائی جو بنا جو جن ادا داری
 سوا اپنی بندگی کو میں نہیں چاہتا اس لئے روزیہ اور نہیں چاہتا کہ جو کہو کہلا دین اللہ جو ہے وہی
 نذری دینے والا نہ وہ مضبوط و ہذا بیان فرمایا **لَا تَسْأَلُكَ دَرَجَاتٍ وَتَرْجُو مَلَائِكَةً** اور فوری نے
 لاسک انداز کے سنے میں کہا کہ ہم جھکو دعائی کا مطلب میں تحلیف نہیں بیٹھے ہر شام جب کسی نماز
 کے پاس جا لے اسکی کہہ دینا داری دیکھتے جب پوچھو اس سے تو کہہ کے اند آتے وقت یہ آیت پڑھتی
وَلَا تَقْنَطَنَّ عَيْنُكَ كَافِرٍ تَشْكُرُ پیر فراتے نماز کا خیال رکھو نماز کو پڑھا کہو اللہ تعالیٰ عزوجل
 دوا دہا بنی بنی حاجت ثابت کہتے ہیں جب حضرت علی علیہ السلام کو یہو کہ غلطی تو ابھی بی بی جون کو
 بلا کر رکعت پڑھنا پڑھو بہت کہتے اور یہی سنت ہی فرمایا (گزشتہ) کے درمیان بھی کہ جب انکو کوئی تحلیف
 پہنچتی وہ نماز کی طرٹ گہرا کر کے دوا دہا بنی بنی حاجت اگھٹا ابو ہریرہ رضی سے مروی ہے
 کہ حضرت نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **يَا أَيُّهَا آدَمُ تَعَرَّفْ لِمَا كُنْتَ فِيهِ أَمَّا صَلَاتُكَ فِفْقَ وَكُنْ تَقَرَّفْ**
وَأَنْ تَقْعَلَ مَلَائِكَةً صَلَاتُكَ شُغْلًا وَكُنْ تَقَرَّفْ حضرت انہوں نے کہا کہ میں نے جابری مبتلا
 کے لئے اپنے باطن میں جبری صلات کر اور کلام کر ہے اس میں الہیت کی نیت ہو میں تیرے ہم کو (دل)
 بے پردہ ہی سے یہ وہ لگا اور تیری حاجت کو بند کر دینا (نوعت) نہ دیکھا اور اگر نہ نے یہ کام نہ کیا تیرے
 سے لگا لگا کر تو نے یہ بہرہ دینا (کہ تو نے کیا ہے ہم اس سے نہیں جھوٹے گا) اصغری حاجت کو بند کر
 کر دینا (نوعت) ہی دیکھا رکھا **وَالَّذِي يُدِي وَابْنُ مَاجِرٍ** میں سمجھتا ہوں کہ حضرت

[illegible]

اکبر بن دینار سے بھی ایسے ہی مروی ہوا اور اس میں یہ ہے کہ تقویٰ بنی ملک امر ہے اور یہی قول
 کہ ہے بن دینار کہہ دیکھا یا یہ میں دیکھا اور کوئی کہہ دیکھا یا یہ میں دیکھا یا یہ میں دیکھا
 انا اھلکھم یومک ایمن فکلمہ فقالوا ربنا انزلنا انزلنا انزلنا انزلنا انزلنا انزلنا انزلنا
 من کل انزلنا انزلنا انزلنا انزلنا انزلنا انزلنا انزلنا انزلنا انزلنا انزلنا انزلنا
 النور وکن اھلکھم اور لکھتے ہیں یہ کہ بن دینار کہہ دیکھا یا یہ میں دیکھا یا یہ میں دیکھا
 نشان الی کتاب بن دینار کہہ دیکھا یا یہ میں دیکھا یا یہ میں دیکھا یا یہ میں دیکھا
 ہم کہ کسی کو پیغام لکھ کر ہم چلتے تھے کہ ہم کہہ دیکھا یا یہ میں دیکھا یا یہ میں دیکھا
 راہ دیکھا اے جان لکھتے کوں بن دینار کہہ دیکھا یا یہ میں دیکھا یا یہ میں دیکھا
 کی یعنی الی کتاب بن دینار کہہ دیکھا یا یہ میں دیکھا یا یہ میں دیکھا یا یہ میں دیکھا
 انہیں باتوں کا تفسیر کر کے کوئی بات نہی نہیں کہ کتاب یا یہ میں دیکھا یا یہ میں دیکھا
 کرتا ہے اتھرا مانی موضع القرآن حاکم بن دینار کہہ دیکھا یا یہ میں دیکھا یا یہ میں دیکھا
 ہمارا جس کی علامت جو اسکے ہر رسول ہو سکتی دس ہے کہ بن دینار کہہ دیکھا یا یہ میں دیکھا
 جواب بن دینار کہہ دیکھا یا یہ میں دیکھا یا یہ میں دیکھا یا یہ میں دیکھا
 سب بات اور یہ ایسی ہے کہ لکھ سکتا ہے اور نہ اس اہل کتاب سے کہہ دیکھا یا یہ میں دیکھا
 ان لوگوں کی خبر بن دینار کہہ دیکھا یا یہ میں دیکھا یا یہ میں دیکھا یا یہ میں دیکھا
 کتب مقدس کے مصلح بن دینار کہہ دیکھا یا یہ میں دیکھا یا یہ میں دیکھا یا یہ میں دیکھا
 فی سورۃ البکبوت وقالوا لکھم انزلنا انزلنا انزلنا انزلنا انزلنا انزلنا انزلنا انزلنا
 یومک ایمن فکلمہ انا اھلکھم انزلنا انزلنا انزلنا انزلنا انزلنا انزلنا انزلنا انزلنا
 یومک ایمن فکلمہ انا اھلکھم انزلنا انزلنا انزلنا انزلنا انزلنا انزلنا انزلنا انزلنا
 اور میں تو یہی سن رہا ہوں کہ لکھ کر کیا لکھیں نہیں کہ جسے تقدیر پر ان کی کتاب لکھ کر
 بیٹک میں ہر ہے اور سب بات ان لوگوں کو لکھتے ہیں کہ ہم کہہ دیکھا یا یہ میں دیکھا
 زمانہ کوئی ایسا نہیں ہے کہ لکھ کر کسی کے مطابق معجزہ دیکھ لے کہ لکھ کر کسی کے مطابق
 جو معجزہ لکھ کر معجزہ ہو سکتا ہے ایسی ہے کہ لکھ کر کسی کے مطابق معجزہ دیکھ لے کہ لکھ کر کسی کے مطابق

متقدّمین کے نبی ہو چکی صراحت ادا کیے ایسی بشارت ہے تو اسے غرض میں فرماتا ہے کہ صوفیوں میں جو
 صاحبہ سے اس حدیث اور وحی کے نبی ہونیکا بیان کر گیا ہو دلیں لکھ لے کافی نہیں ہے کیونکہ لوگ کتب متقدّم
 منزل کی صداقت اور صحت کو مفرد و معترف ہیں اور ان میں وہ دلائل موجود ہیں جو انکی نبوت سے انکا کو فرما کر
 ہیں اور انکی نبوت اور تصدیق کا بطلان ثابت نہیں اور بعض نے کہا ہے آیت کریمہ میں کیا انکو سوچہ نہیں دی جبکہ
 اہل کفر نے ان لوگوں کو جنہوں نے ان لوگوں میں کر کر لیا اور انہوں نے اسی طرح آیات کرانگے میں انفرم اور نفی کیا
 کہا انکو خوف نہیں آتا کہ انکے پاس بھی آیات پہنچیں جبکہ انہوں نے انفرم کیا اور انکا یہی وحی حال ہو جو انکا حال
 ہوا یا یہ سمجھتے ہوں کیا انکے پاس قرآن مجید نہیں پہنچا کہ وہ بھی آیات میں سے ایک آیت ہو بلکہ اس پر ہرگز کوئی
 معجزہ نہیں ہے کیونکہ یہ بات تمام کتب منزل کے لیے اور غرض ہے کیا انکے پاس انہیں نہیں پہنچیں اور
 خاص کردہ جزیہ نہیں پہنچا جبکہ ایک صوفی میں بیان ہوا کہ یہاں اسے غرض میں فرمایا کہ اگر لوگوں بائیں
 نہ پہنچتے تو وہ یہ عہد اس کو ملے کہ ہر اس میں اس میں آئے یہ وہ ہکو تیرے حکم سناتے اور ہم انکی اتباع کرتے تھے
 سید ابو لطیف نے فرمایا اسے غرض میں نے ان کا ذکر کیا یہ عذر لنگ رسول کے اعلیٰ طرف سے بھیجے کے ساتھ قطع کر دیا
 انکے اہل کفر کے اول دور میں یہ دوزخ کے دوزخ میں اُنسے دریافت کر گئے اور فراموش گئے اَللّٰہُ یَا یَکْفُرُ یَذِیْرُ
 قَالُوا اَیَلّا تَدْعَا نَاذِیْرًا کَذٰبًا وَّقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰہُ مِنْ شَیْءٍ لّٰکُمْ اِنْ اَنْتُمْ عَلٰی کَمٍ مِّیْنِ
 جس بار دوزخ میں ایک نال (ایک جماعت) جو چین گئے اُنسے دوزخ کے دوزخ میں پہنچا انکو کوئی ڈر نہ ہوا
 کہیں گے نہیں ہم اس پہنچے ہے ڈر نہ سنا بلکہ یہ ہے جھٹلاؤ ادا کیا کوئی نہیں انسی اسنے کچھ چیز فرمے ہو
 بڑے بڑے دوزخ (اور سورہ نعر میں فرمایا وَتَسْمِعُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِلّٰہِ کَلٰمَکُمْ نَصْرًا حَاقًّا اِذَا جَا وُھَا فَاُفِیْضَتْ
 اَبْوَابُہَا وَاَقَالَ لَھُمْ خُرُوجُھَا اَللّٰہُ یَا یَکْفُرُ رُسُلٌ مِّنْکُمْ یُتْلُوْنَ عَلَیْکُمْ کِتٰبَ اللّٰہِ رِکْمًا وَّیُبَیِّنُ لَکُمْ
 یَقٰوٰہُ یَوْمَکُمْ حُلٰلًا قَالُوْا اٰیَلّا وَّلٰکِنّٰ حُکْمَکُمُ الْعَذَابُ عَلٰی الَّذِیْنَ یُنِیْنُ اِنِیْنُ اَوَّلَیْنِیْ کُمْ مِّنْکُمْ یَوْمَ
 میں جہنم جہنم یہاں تک کہ چین چین گئے دوزخ کے دوزخ میں گئے اور انکے اہل کفر کے انکو دار و فراس کے
 کیا نہ پہنچے تھے ہم اس میں حل قدم میں کے پڑتے پڑتے ہم باتیں تمہاری کی اور دے تے تمہاری کی دلی ملاقات سے
 بے کبر نہیں رہا تھے ہوا حکم عذاب کا کا فر دوزخ اور فرمایا سورہ انفصیل میں یُنْعِشُ الرِّجَالِیْنَ وَلَا یُنْیْسُ
 یَا یَکْفُرُ رُسُلٌ مِّنْکُمْ یَقْرَءُ عَلَیْکُمْ اٰیٰتِیْ وَیُبَیِّنُ لَکُمْ کَلٰمَکُمْ یَوْمَکُمْ حُلٰلًا قَالُوْا اٰیَلّا وَّلٰکِنّٰ
 عَلٰی اَنْفُسِکُمْ اٰیٰتِیْ جَمَاعَتِ خُوفٍ اور اسانوں کی فکر نہیں پہنچے تھے ہر رسول تمہارے اندک کے سنا کر انکو

میرے حکم اور نڈائی یہ دن سامنے آئے سو بے چارے بچو گناہ کہا نکاح اور فراموشی کہ سارا یہ مذہب ہے کہ حساب
 صراط سوا سے مراد وہ لوگ ہیں جو بالکل گمراہ نہیں ہو کر اور سن ابتدائی سے وہ لوگ مراد ہیں جنہوں نے گمراہی
 کے بعد ہدایت پائی اور دونوں طبقوں میں استغفار یہ ہے یا مصلوب ہے الحمد للہ اللہ فی بیعتہ یتیم العطلۃ
 نکو خدا کا کہ اس سورہ مبارکہ کا ترجمہ تمام ہوا چہ تہا یہ ہم الاول المستاجر یہ روز ہفتہ کو وقت ظہر شہر لاہور ہزار
 اور تھاکہ اسکو انجمن فضل سے قبول فرماؤ اور بانی سورتوں کے ترجمہ کے تمام کی توفیق دیوے اور فاطمہ بن ابیہر
 کی خدمت میں ترجمہ مصحف گذارش کر تہا کہ تہا اس ترجمہ کو لکھنے میں حقہ الوسم کو شکر کیا سوا کہ تمام میں غلطی نہیں
 ہونے تو اسکی اصلاح فرمادیں اور دعا فرمائیے یا کہ کہیں اللہ تعالیٰ ہماری اور سبائی مسلمانوں کی سفارت کرے آمین
 رب العالمین اب شروع ہوتا ہے ترجمہ سورہ انبیاء علیہم السلام کا

سورۃ انبیاء

ترجمہ کیا سورہ انبیاء جبریم کے قول میں مکی ہے اور یہ سورت ایک سو گیارہ آیت ہے اسکو سورہ انبیاء ایسے کہا
 جاتے ہیں کہ اس میں انبیاء کے قصے مذکور ہیں ابن سوریہ نے حق میں اس سورت اور سورہ کہف اور سورہ نبی ہر اربع
 اور سورہ طہ اور سورہ مریم کے کہا ہر ایک میں اثنی عشر آیتیں ہیں اولیٰ ثلاثی آخریۃ البغدادی و
 خذوا ما علیہم برحیم کہتے ہیں کہ میرے باوجود کا ایک شخص آیا تو میں نے اسکی عزت کی اور اس شخص کی حضرت محمد
 کے سفارش کی یہ سورہ عامر کے پاس آیا اور بولاسینے حضرت علی علیہ السلام سے وہ وادی جاگیر میں جاگلی
 جس سے عمر و حرب کو لگ گیا میں کوئی نالینس ہے اور میں نے لادہ کیا ہے کہ اسکا ایک ٹکڑا میں سمجھو وہ دن جبکہ
 اللہ تیری اولاد کے کام آوے عامر نے کہا مجھ کو تیری جاگیر کی کچھ ضرورت نہیں ہر آج کے دن ایک سورت
 نازل ہوئی جسے بکھودیا سے غافل کر دیا ہے اور وہ یہی سورت تھی (یعنی سورہ انبیاء علیہم السلام)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلَمْ نَجْعَلِہُمْ اَحْسَنَ مِمَّا یُشْرَکُونَ ۝ مَا یَاۤیُّہُمْ غَیۡرُ دَیۡکِنَ زَیۡرٍ مِّمَّنْ ؕ اَلَمْ یَلۡحَظۡ
 وَہُمْ یَلۡجَیۡبُوۡنَ اَیۡمَیۡۃَ کُلِّۢہُمْ ۝ وَاَسۡرَۡوُاۡلِیۡہِیۡمَ ۚ اَلَا یُنۡزِلُہُمۡ
 اَنۡتَٰہُوۡنَ اَلِیۡہِیۡمَ ۚ وَاَنۡتُمْ تُفۡعِیۡرُوۡنَ ۚ اَلَا یَعۡلَمُ اَلۡعَوۡلُ فِی السَّمٰوٰتِ وَاَلۡاَرۡضِ ۚ وَہُوَ اَلۡاَعۡیُنُ
 اَلۡعَلِیۡمُ ۚ اَلَا یَلۡحَظُوۡا اَنۡتَٰہَاۡتِ اَحۡلَامُ ۚ اَلَا نَظَرُہٗ ۚ اَلَا یَلۡحَظُوۡنَ اَنۡہَاۡتِ اَحۡلَامُ ۚ اَلَا یَلۡحَظُوۡنَ
 اَنۡہَاۡتِ اَحۡلَامُ ۚ اَلَا یَلۡحَظُوۡنَ اَنۡہَاۡتِ اَحۡلَامُ ۚ اَلَا یَلۡحَظُوۡنَ اَنۡہَاۡتِ اَحۡلَامُ ۚ اَلَا یَلۡحَظُوۡنَ اَنۡہَاۡتِ اَحۡلَامُ ۚ

اس سے خبر نہ گئے کہ کوئی نصیحت نہیں پہنچی ہو کہ اس کے لئے نئی گراہ کو سننے میں کیل میں گئے ہیں اور
 پڑے ہیں ان کے اور کچھ سے صحت کی بے اضافت نے بغض کوں ہو لیا ہے کہ یہی سنا پر کیل
 پڑے ہو جاوے میں انھوں نے کچھ اس کا میرا بکوبہ ہے ان کی زبان میں ہو یا زمین میں امد و ہے سستابا
 یہ جوہر کہتے ہیں اور دے خواب میں نہیں جو وہ باندہ لیا ہے نہیں شعر کہتا ہے پر چاہے لاؤ ہم ہیں
 کوئی نشانی جیسے لاؤ میں پہلے نہیں دانتے سید کی سستی نے جس کو کھیلنا ہے اب کوئی یہ انیس کے
 انتہائی موضع القرآن غیب ہے اندر عرض کہانے ہے قیامت کے نزدیک ہونے پر اور ہر کوگ اس قیامت سے
 غفلت میں ہیں اور بے خبر نہ لکھ لکھ کوئی من بجالانے میں امد و کے اطر مستعد ہوتے ہیں اب مستعد خدا
 مرفوٹا کہتے ہیں کہ فی غفلة سرغون سے کفار کا دنیا میں ٹھانا مراد ہے حافظ ابن کثیر نے کہا اور فرمایا اللہ
 نے آق ائمہ اللہ کلا کستجلاؤ سبغنا و تھالی عکائیکون نخیجنا حکم اللہ کا سو کی نشانی مت
 کر دوہ پاک ہے اور وہ ہے ان کے شریک بنانے سے اور فرمایا افترت لتساعة و انشقی القمر و کون ردو ایتہ
 یفرمتوا و یقولوا یحقر مستقر یضایر لکی وہ گہری یعنی قیامت کا دن اور بہت گیا جاندا ہوگا
 زکیم عہ (کاؤر) کوئی نشانی نال میں او کہیں یہ جاوے جلا آتا حافظ ابن عساکر نے من بن مانی ابو الفاکر
 شاعر کے ترجمہ میں ایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا سب لوگوں پر ہر شہر خطا ہوا العا یہ کا یہ شعر ہے ۵

الناس فی غفلة ثم ورحا المیتة تظن

لیجے سب لگائی بے خبری میں ہیں مرنے کی جگہ میں ہی ہے (وہ جس حال شام
 یسر لکرو ما دھب الکیالی و کون ککھا انھن لہ دھکا جانا

کسی نے جو صاحب طہارنے یہ صنفیں کس آیت سے اخذ کیا ہے اس کا اندر عرض ہے اس قول سے یہ ثابت
 للناجین سابعہم وھم فی غفلة مغضون پر حافظ ابن کثیر نے عام کی دی حدیث ایت کی جس کے
 ہے اس سورہ کے ترجمہ میں بیان کیا ہے اندر عرض ہے خبری ہے کہ یہ تو اس وحی کی طرف کان بنی ہوا
 نکلتے جس کو میرے رسول پر بار اور اس آیت میں خطاب فرمیش کے ساتھ ہے اور ان لوگوں کے ساتھ جو کفر
 ان کے ساتھ مشاہد میں اور محدث میں حدیث میں اس کے ازالا جدید ہونا مراد ہے جس میں عباس نے کہا مالک
 کنا اذن لک لکیر عجا یا یوم و کد حنوة و کد لک و راد و افیہ و نقصوا منہ و کنا لکم اعدا
 الکثیر یا اللہ تقر و نا عکھا لک یفوجو نکو کیا ہے حکم ہل کا بدینہ تصد کو جو ہے جو ہے جو ہے جو ہے

[illegible]

کہا مطلق شرک ملو میں بعض نے کہا کہ مذکور لوہین اس حدیث میں حساب سے بدکارانہ اور ہوا کا فی ظلمت
 میں حساب سے بغیر ہونا مراد ہے اور کسی غیر سے جاننے کے ساتھ دنیا میں معاملہ کیا جاوے گا معروض میں آخرت اور ہم
 پر ایمان لے لو اس کے فرائض کے ساتھ قائم ہوئیے اور اگر دان میں اس کی مناسبت کے ساتھ مندرجہ ہونے سے
 مایا پائیدم میں نہ کہ تمین زینعم محمد بنو نیکت اولی کی علت پر آمدن ابتداء غایت کو در علم پر ہوا نام ہے
 اور میرے اس آیت کو دلیل لے کہ فرق کے الفاظ محدث میں اس لیے کہ ذکر سے پہلے فرق مراد ہے اور جواب ہے
 ان الفاظ کے محدث میں جو محمولات اور حروف سحرک ہوں کو کوئی نزع نہیں ہے کیونکہ یہ الفاظ جو محمولات
 اور حروف سحرک ہیں یہ صدیہ النزل میں اور ان کے محدث میں کسی کا اختلاف نہیں ہے اور نزع جو ہے تو کلام
 نفسی میں ہے اور قرآن مجید کے قدم اور محدث میں بہت اہل علم اور فضل مہون پر شیعہ اور معتزم باطلہ اور دانش
 بند کے نام میں نہ کہ گئے اور ای سلسلہ میں اہم احمد بن حنبل کو محنت پر پڑی اور آپ کو دیر تک مجبور رکھا اور اس کا
 کی وجہ سے محمد بن نصر خراسانی کی گردن دی گئی اور ہوت میں ایک فتنہ عظیم پر پردہ اور یہ قصید سبب شہور ہوئی
 کے ذکر کے لائق نہیں ہے اور جو اس قصہ کی حقیقت پر مطلع ہونا چاہتا ہے وہ وہی کی کتاب ابتلا السوفی راہ
 میں اہم احمد بن حنبل کے ترجمہ کا مطالعہ کرے اور سنت کر اما مومن نے اس سلسلہ کا جواب نہیں دیا جب اسے قرآن کے
 مخلوق اور حادث ہو چکی بابت پہچانے اور استقامت میں قصہ ہے اور ہنسی اور رضوان اور علیہم جمیع کی وجہ سے
 اور عرض میں نے پڑھی علیہ السلام کی ہمت کو یہی قبلہ سے محفوظ رکھا اور لیکن سنت کر اما مومن نے اسے انہر رحم کرے
 اس سلسلہ میں اس حد تک مجاہدت کی کہ قرآن کے قدیم ہونے پر جرم کیا اور صرف اتنی جرم پر ہی اتکاف کی بلکہ حدیث
 کہنے والے کا فریاد یا اور اس سے بڑھ کر یہ فریاد کہ جو شخص کھائے یا شرب بالقرآن مخلوق وہ بھی کا فر ہے اور اس سے اور بڑھ کر
 یہ فریاد کہ جو شخص قرآن مجید کے قدیم کہنے میں توقف کرے وہ بھی کا فر ہے اور میری کتاب ہے کاش کہ سلف
 وقت کا نہ تھا کہ وہ کہتے لو اس کے علم کو ملامت پر کھیلنے راجع کرتے اس لیے کہ صحابہ و تابعین اور تبع تابعین
 اور تبعین کے نہ کہ ان کے کہ اس کے خیر تک اس سلسلہ میں کسی قسم کی گفتگو سے معذرت ہوئی اور کوئی کلام اس سلسلہ
 میں ان سے منقول نہیں ہے تو گویا اس سلسلہ کے جواب سے متعلق اور اذیال وقت کے ساتھ تک اس سلسلہ کے علم کو کہے
 عالم بطریق کتابی طریقہ شے تھا اور اسی میں آدمی اس کے بندوں کی جماعتوں کو کافر کہنے سے سالم اور عالم
 کہ سکتا ہے والہم والہم مستحکم بعض نے کہا کہ یہ سنی ہیں تہذیب اور دوسرے لوگ یہ سیمبر حاشیہ کتاب ہے پہلا
 ہے ایک اور دوسری کہ بعد ازاں کہ سنی تہذیب اور دوسری سورت کریمہ جو وقت انہ کے کی ضرورت ہوتی ہے حکام

اور مودود قل کے بیان کو نیچے لے بعض نے کہا ذکر محدث حضرت مر کبیرت ہوا ہے اور وہ جسکو اپنے قول
 مجید کے علاوہ بیان فرمایا اور منہ اول دل پرین آسروا القوی لکین ظلالا الایۃ جوستا نفعہ جلا یلک
 ہے اگر ایک غرض نیت کے بیان کر نیچے لے جنایات مستلہ کے بیان کر نیچے پھر اور بخود اہم ہے تنجی سے
 اور بخود اس بات پرست کہنے کو کہنے میں جو پوشیدہ کیا ہے اور غرض اسرا الوہی کے مبالغہ فی الاخلاق کے پرین
 طرح کا کلی کا نام پوی اور تنجی کا کہنے کو اسکی اور نے نہیں سہا نہ تعضیلا اور نہ اجمال اور اس امر کو پوشیدہ انہوں نے
 ایسے کہا کہ وہ مبادی شر اور غدا میں ہے اور کید اور فساد کے مقدمات کی تہذیب میں جو عیدہ کہہا ہوا ہے اور کیدہ
 میں کہے غرض میں غدا کا اہم کے لینے انہوں نے پوشیدہ بات کی ایسے میں انہوں نے کلام کے لینے انہوں نے اپنے بہرہ
 کو ظاہر کر دیا ہکل ہذا بخود کے و بل کو اور ہل سے میں نفی کے ہوا اور نے یہ میں کیدہ پرول نہیں ہر گز ہمارا
 شل آدمی اس میں کئی زنی نہیں ہر اور جو بیان کرتا ہے وہ کھڑے اور جو کلام ہے جیسا آدمی ہے
 اور جو کلام بیان کرتا ہے وہ کھڑے تو کھڑے کھڑے ہو اور اسکی اتباع کرتے ہو یہ تو مذہبہ دانستہ سمجھوں
 دیکھتے کر ہے میں بڑے ہو اور کھڑے قول سنی ہے انکے اس عقائد پر کیدول نہیں ہوتا مگر زشتہ اور جو خیر فر
 عدت بشیر کے کھڑے بر ظاہر ہو وہ کھڑے ہوتی ہے اور غرض میں نے اپنے پیغمبر انکے مناجات پر مطلع فرما کر ارشاد
 فرمایا انکلو یون جواب دیو کر دہی فیعلم ان القول خالصا لہ والارض فیض فیض میر و بد پر اسکان اور زمین کی
 باتوں میں سے کوئی بات غرض نہیں ہے وہ تمہاری اس بخود اور مناجات پر مطلع ہے اور وہ ہر سمجھ کو
 مستلہ ہے اور ہر معلوم کو جانتا ہے تو پھر جو کلام ہے تنجی نہیں بخود کیا اسکی اسکو کبیر خیر ہوگی بل قالو الایۃ
 میں بر اصنع غدا میں بل کلام ایک غرض کو دوسری غرض کی طرف انتقال کے لیے ہے غناٹا حلیم سے
 وہ غناٹا مراد میں جسکو انسان تمام میں دیکھتا ہے قال الزجاج قتیبی نے کہا غناٹا حلیم سے جموں
 خواہ میں مراد میں یہ زیدی نے کہا غناٹا وہ خواہ میں میں جسکی تہذیب ہو سکے قنادہ نے کہا غناٹا حلیم سے
 ابطل الہام دلیل مراد میں جسکو انسان خواہ میں دیکھتا ہے اور کلام شہر سے وہ کلام مراد ہے جو سامع کے
 خیال میں معانی معلوم ہوں اور حقیقت میں وہ کلام بھی نہ ہو اور سامع اس میں فرست کرے یہاں شہر سے
 یہ مراد میں لو کہنا کہ اس امر یا بدلتوں اور نو میں بڑی ظلم دلیل ہے ہر کلام قرآن کی حقیقت سے جا ملتا ہے نہیں
 ہو کہ وہ کیا ہو لہذا اسکی کہہ کر چاہتے ہو اور وہ معلوم کر چکے ہو کہ یہ کلام مراد میں ہو اور کلام مراد میں ہو
 سینہ پر دیکھیں کہ کلام مراد میں ہو اور کلام مراد میں ہو اور کلام مراد میں ہو اور کلام مراد میں ہو

ہر ان نبوت کو بعد انکا میل جان کرنا فلما تاملنا آیت اور یہ شرط حدوت کا جواب ہے ہے اگر اور یہاں نہیں ہے
جیسے ہم نے پہلے میں امیہ لہد کھڑے سے سچا رسول ہے تو یہ پہلے ہی اس کوئی نشانی پہلے نہیں دیکھی تھی اس کے کوئی کوئی
کے مصداق طرح یا صلح کی اور فی کی مثل امیہ کا سوال تفت کا سوال نہا کیونکہ اسد عزوجل نے انکو وہ آیات عطا
فرمائیں جو انکے ایمان لانے کے لیے کافی تھیں اور اگر اسد عزوجل کو اپنے علم ازلی میں انکا ایمان لانا معلوم ہو مانتو
انکو وہ آیات ہی عطا کرتا جسکے لیے انہوں نے تفریح کیا تھا کال دلو حکم اللہ فیتنم خیرا لا یتنم وکو
انتم تم لکو وہم متروکون میں اگر اسد جاتا ان میں یہ کہ یہ ہلائی تو بخوشی اور جواب انکو سنا دی تو انکے یہاں کین نہ
پہر کر ناجام نہ کیا انہوں نے ان آیات کا اقرار نہیں ملت نہو اللہ عزوجل نے انکے جواب میں یہ ارشاد فرمایا انا انتم
کیلکم من قریۃ اهلکتنا اھا انکم یومنون یعنی تم کہیں کہ یہ جھوٹا ہے انکی تکذیب کی وجہ سے ہلاک کر دیا
میں کو کون بیان یا اور ہم سالہ میں اسد عزوجل بہت جاری ہی کر آیت مانگے والوں کو حیات دیگی اور وہ اس کے
ساتھ بیان لا کے اور آپر اسد اذبا ترنا جسے انکی بالکل بچ گئی ہوئی ہی اور عرض یہ ہے کہ جب امام مسلمان
میں سے کوئی است آیت کے دیے جانیکے وقت لا لا تو یہ مشرک اپنے سوال کے مطابق آیت دیے جانیکے
وقت کہ بیان دینگے قماہ کہتے ہیں کے والوں نے کہا حضرت م کے یہاں گروہ باتیں حق ہیں جسکو آپ
فرماتے ہیں اور آپکو ہمارا ایمان لانا پس آتا ہے تو آپ صفا ہمار کو سنیکا بنا دین یہ کہ جسے پاس جبریل م آئے
اور بولے کہ آپ چاہیں تو ہم دسیا ہی کو تیس میں جیسے تیری قوم نے سوال کیا اگر یہ اس ہمارے سنا ہونے
کے بعد بھی بیان لاے تو انکو مہلت ملے گی اور اگر آپ چاہتے ہیں تو انکی ساتھ مدارات کریں اپنے فرمایا میں
قوم کے ساتھ مدارات کروں گا تو اسد نے اس آیت کو نازل فرمایا یہ اسد عزوجل نے انکو قول بل نزلنا البشرا لایہ کا
جواب دیا اور فرمایا وما ارسلنا قلمک الا رجا لا تفرح البھیم فاستلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون
وما جعلناہم جسدا الا نیا کلون الطعام وما کانوا خلیلین ثم صدقناہم الوعد
فاجتھم ثم ومن نسا و اھلکتنا السیرفین اور پیغام نہیں بیجا ہے تجھے پہلے گر
یہی مردوں کے ماتہ کہ حکم بھیجے تھے ہم ان کو سوچو جو یاد رکھنے والوں سے اگر تم نہیں جانتے اور
ایسے بدن نہا جو تھے وہ کہہ نا کہہا دین اور نہ ہے وہ رہ جانے والے لہجے ہونے ہی آئی انکو پہر سچ کیا جسے کہ
وعدہ پہر سچ دیا انکو وہ سچو نہا اور کہہا دی ماتہ جھوٹے الحافظین کثرت نے کہا اسد عزوجل اس شخص کا کہ
ہے جو آدمیوں میں ہر رسولوں کو مسحوت ہو گیا انکار کرتا ہے اور فرمایا کہ جو جنتی رسول پہلے گندہ وہ کہ جسے جی تو نہیں ہے

یا اترنا اسکے پاس ازیا جانا اسکو ایک باغ کو کیا کیا اس میں سے اور کچھ کچھ کچھ ساتھ ساتھ کچھ کچھ ہوا ایک بوجہ
 اور کو اور یہ جو فرمایا تھا کا انا انا اللہین تم اس کے میں میں کلمہ کے یوں بنائیں غلو زمینیں بنا لکھا جی باغی جنگ
 بکر کے حلت کر جائے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی اپنے وعدہ مخموم بدینا سے چل دیں گے اگرچہ وہ اب تک نہ
 ہیں یہ کسی سلطان کا خیال نہیں ہے کہ اسکے یوں نہائیں بکلاف اور لوگوں کے غلو ہے اور سارے دنیا کی ایک
 عزوجل نے کسی شہر کو ہمیشہ جینا نہیں دیا ابالاستیلا رسولان اور اور لوگوں میں سے کہ اسکے طرف سے عزوجل
 کی طرف تکم آتا ہے اور ان کی طرف سے سوال کی جوت فرشتہ وہ باتیں کے کرتے ہیں جن کی ہر ایک مخلوق کو حاجت
 ضرورت ہوتی ہے پھر وہ رسول کی چیز کا امر کرنے میں اور کسی چیز سے روکتے ہیں اور یہ فرمایا فَعَدَّ مَدَنَهُمْ لَمَّا جَاءَ
 الایہ تم اسکے سنی یہ ہیں کہ جو عزوجل نے پہلے رسولان کے ساتھ ظالمین کی ہلاکت کا وعدہ فرمایا اس نے ظالمین
 کو ہلاک کر کے اپنے وعدہ کا کیا کیا اور فرمایا فَاجْعَلْنَاهُمْ وَاٰلَهُمْ سُلٰلٰتًا لِّیَذَّکَّرُوْا وَلَعَلَّکُمْ تَعْلَمُوْنَ
 کو اور جن کو ہم نے جلا اور کسپا دیے ہئے ہاتھ جوڑنے لگے یعنی رسولان کے مابعد اور ان کو ہلاکت کی عجات دی
 اور جنہوں نے آیات الہی کی تکذیب کی اور رسولان کو جتلا یا ان کو کسپا دیا استعجال الخافض ابن کثیر رحمہ اللہ
 کا بیان یہ ہے کہ اہم سالف کی طرف ہی انہیں لوگوں کو بھیجا جو تیری جنس کے افراد میں سے تھے اور صغفا اور ارسا
 کے لیے لائق تھا رہنے کو ان کی طرف فرستے زمین بھیجے گا قال تعالیٰ قُلْ لَنْ کَانَ فِی الْاٰمَرِ مِنْ سُلٰتٰکُمْ
 یَمْشُوْنَ مَشْیٰتَیْنِ لَکَ لَکَ اَعْلَیْکُمْ حِزْبٌ الشَّیْطَانِ سُلٰتًا رَّسُوْلًا سُبْحٰنَہُ عَمَّا یُشْرَکُّوْنَ
 پہلے سے تو ہم ان کے اپنے آسمان کو کوئی فرشتہ نہیں بھیجے گا اور سورہ انفاس میں عزوجل نے فرمایا قُلْ لَکَ اَلَا
 اَنْزَلَ عَلَیْکَ مَلٰٓئِکَۃً لَّا تَرٰکُمْ اَلَا مَرْسَلًا لَا یَنْظُرُوْنَ اِلَآ فِیْ سُلٰکُمْ لَیْسَ لَکُمْ اَلَا مَرْسَلًا لَیْسَ لَکُمْ اَلَا مَرْسَلًا
 قُلْ لَکُمْ اَلَا مَرْسَلًا لَیْسَ لَکُمْ اَلَا مَرْسَلًا لَیْسَ لَکُمْ اَلَا مَرْسَلًا لَیْسَ لَکُمْ اَلَا مَرْسَلًا لَیْسَ لَکُمْ اَلَا مَرْسَلًا
 اگر ہم اسکے ساتھ ڈرانے کو فرشتہ انارین تو فیصل ہو چکے کام پہان کو فرصت ملے اور اگر ہم رسول کہتے
 کوئی فرشتہ تو وہ بھی ضرورت میں ایک سو کے کہتے اور ان پر شبہ ہوتا ہے وہی شبہ جلد سے میں ہر اور عزوجل نے
 فرمایا کہ اگر تم کہو کہ اس امر کی خبر نہیں ہے کہ پہلے رسول ہی میں شہر سے تو یہود اور نصاریٰ کے جانتا اور ان
 سے پوچھ لیں یا پہلے کہ اگرچہ انہوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا انکار کیا ہے پاس امر کا کسی
 انکار نہ کریں گے کہ پہلے رسول میں شہر سے تھا اور خطاب تھا کہ یہ طرف کیا ان کی تکبیر اور ان کو بھیجے کہ تیرے
 آتانے کے لیے تمہارا ابو لہب زہرہ زہرہ دے گا ہر آیت میں خدا میں نے تقلید کے جواز پر دلیل مل جاتا ہے

ہر کو بھولنے کے لئے اس وقت جلاویز ہوا ہونے لگا اور یہی قرآن کریم کے سابق کو صاحب اسلئے کہ اغلا غفلت
 میں ہرگز انکار توبہ کے لئے ہے اور اس میں انکو برا بھلا سمجھتا ہے اور کتاب میں ممبر پر ہوا اسکے روح کے فزون اور
 ندامت میں جو میں جلا اسکے قراع ساتھ اور احقر میں نازل کرنے پر اور غفلت کی وجہ سے اور سطوت علیہ صدر
 ہے یعنی تم مکر نہیں کہنے اور نہیں سمجھتے کہ اس سطح ہے ہر اکھڑا با و عذاب بیان کر کر جو اہم کذب پر جاری
 ہوا اور فرمایا کہ **فَعَسَا أَمْتٌ مِنْكَ بَالِغٌ فِي خِلَافِهِ** اللہ تعالیٰ اس کو خیر سے جو کثیر کا مسخیر اور ضمیر کہتے ہیں جنہ
 کے لئے پھر کہ کہتے ہیں **فَعَسَا ظَهَرَ لَكَ مِنْ بَيْتِهِ** اور نہیں سمجھتے کہ اس کی عبادت کو
 جلاویز اور بیان اس کو مراد اہلک اور عذاب اور قریہ کو اہل قریہ مراد ہے اور ظالمین کا فرین بارہ کذب میں آتا
 اور مراد میں اور ظلمت میں کہتے ہیں کسی چیز کو اس کو غیر مل میں رکھنا اور کھانے کے لئے کھانے کی جگہ میں کہا
 ابن عباس کہتے ہیں اس کو مراد میں ہے کہ اس کو سمجھ کر سمجھ کر اس کا نام شیعہ نوا سلطوت ایک شاعر
 لاشی لیکر کھانا اور اس کو لاشی سے مارتا تو اپنے محبت خیر خیر کی اور انکی ایسی چیز کہنی کی کہ ان میں کو کسی
 نہ چھوڑا انہیں لوگوں کے حق میں اس کو مراد میں ہے اس آیت کو نازل فرمایا **وَكَمْ فَعَسَا مِنْ قَبْلِكَ خَامِدِينَ** تم
 اور بکلی نے کہا اس آیت میں بنی ازل کے گاؤں حضور کا ہلاک کرنا مراد ہے جو میں میں واقع تھا تو کثیر اس قریہ کی
 افراد کے اعتبار سے ہوگی اور انسانی اہل قریہ کے ہلاک کے بعد اور قوم کا ایجاد اور احد ا
 کرنا مراد ہے اور احساس ہے اور اک اور شعور اور عذاب کو بصیرت دیکھنا مراد ہے اور غفلت نے کہا
 احساس خوف اور توقع مراد ہے اور اس کو خدا شبہ دید مراد ہے اور کف سے جلد بہا گناہ مراد ہے حب
 عذاب کا مقدمہ دیکھا جس نے کہا لا تکرہ کے قائل ہلا کہتے ہیں بہا گنے کے خوف شتون کو بکار اب
 نہ بہا گو اور جس نے کہا ہفت جو لوگ ایمان داتے تھے اور انہوں نے اسپر تنہا اور عجز کے طور پر انکو کہا کہ
 اپنے بہا گو اور ان غفلت کی طرف جلا جو ہناری بطور اور کفر کا باعث تین امدان گہروں کی طرف میں تم
 بستے تھے اور جس کے ساتھ تم نے کرتے ہو شاید تم سوال ہو یہاں میں مشہور لیا جاوے اور انکے دفع کے لئے تدبیر و جہی
 جلاویز اور یہاں کے ساتھ بہر کے طور پر اور انکی توبہ کے لئے ہوگی اور جس نے کہا سنے یہ میں شاید تم اس
 عذاب سے سوال کیے جاوے پھر نازل ہوا ہے ہر قسم سائل کو اپنے علم اور شاہدہ کی خبر و اور جس نے کہا سنی
 میں شاید تم سے ایمان لگا جاوے پھر عذاب نازل ہونے سے پہلے تم سے ایمان طلب کیا جاتا تھا یا یہ سنے
 میں کہ تم سے کوئی سائل تمہاری دنیا سے مگر قوم کی دعا در کہہ دو اسلئے کہ اہل نعمت اور شرف

نہیں دیتی حضرت علیؑ اسطیلا اسطیلا فرمایا میں آسمان کا جیٹنا سنتا ہوں اور اس جیٹنے میں اسکو کوئی عیب نہیں ہے ہرگز
 اسکو جیٹنا لائن ہے جسود سری درایت میں آتا ہے وَحَقُّ لَهَا أَنْ تَبْطَأَ اور اس میں بالست بہرہی جگہ نہیں ہے مگر
 کوئی نہ کوئی خورشید میں منجھو کر رہا ہے باقیام کر رہا ہے رَوَاهُ عَنْ ابْنِ عَدْنَانَ قَالَ غَرِيبٌ وَكَذَلِكَ جَزَعُوا عَصَبَهُ مِنْ
 بن نفل کہتے ہیں کہ میں کب سہار کے پاس بیٹھا اور میں ہوت لڑکا تھا سینے ان کو بوجھا اور وہ بل نے ہر شتور
 کے حق میں فرمایا ہے تَتَجَفَّوْنَ الْبَلَدَ لَا تَبْغَزُوْنَ كَيْفَا ان کو تسبیح سے کلام اور خدا کے حکام پہ نچانے
 اور آؤ کام نہیں دے لے تو کہتے ہیں جہاں لڑکا کر رہا ہے تو کون لڑکا یہ لڑکا بنی عبدالمطلب میں کہ ہے عبدالمکرم بن
 تو کہتے ہیں سر کو بردیا ہر بولا اسے پچھنے کے لیے تسبیح کہنا اسطرح مقرر ہو ہے جسو شمار ہوا اسطرح سانس لینا کیا
 تو سانس لینے کی وقت بات نہیں کرتا اور سانس لینے وقت نہیں چلتا سینے جیسے بات کرنا اور چلتا مجھ کو سانس لینے سے
 نہیں روکتا اسطرح انکو کلام اور رسالت اور عمل تسبیح سے نہیں روکتی انتہہ ما قال الحافظ ابن کثیر فتم البیان کا بیان
 فافح یہ کہتے آسمان زمین دما بینما کوہٹ اور باطل نہیں بنایا بلکہ اس نیلے کے لیے کہ ان چیزوں کا کوئی غلط
 ہے اور وہ اس میں ہی پڑے چیزیں پیدا کر سکتا ہے اسکو امر کا ہتھال احب ہو اور امینا سے وہ ساسی کائنات
 مراد ہے جو آسمان زمین کے درمیان ہر اختلاف الانواع وناہین الاجناس اور سننے یہ کہ کہتے اس سقف مرفوع
 کو برابر نہیں کیا اور اس مواد و منسجم کو نہیں بچھا یا اور ان عجائبات کو حیران و نون کے درمیان میں نہیں بنایا بلکہ
 اس کے لیے اعلیٰ پیدا پیش میں تو فائدہ میں جنہیں کے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اعلیٰ خلقت میں فکر کیا جاوے اور انکو منافع
 غیر معدود اور غیر محصور میں حمد کی جاوے اور ان کو انکے مدد کی قدرت پر دلیل جاوے اور تو کہ حسن اور حسن کو ہم اپنی
 حکمت کے موافق بہلا دین ہر امر و فعل نے اپنی ذات مقدس کو نقصان الی صفتوں کو لگا کہ کما اور فرمایا لَیْ اَرَدْنَا
 اَنْ نَّخْلُقَ لَکُمْ الْاٰیٰتِیَہِمْ اَسْ جہر کہتے ہیں جسکے ساتھ کیلین طروسی نے کہا اصل میں لہو ہر وہ چیز ہے جو حکمت
 کے خلاف ہو بعض نے کہا لہو کو بیان زود اور لہو مراد ہے اور بعض نے کہا فقط زود مراد ہے اور بعض نے کہا فقط ولد
 مراد ہے جو ہر نے کہا اور کبھی لہو کہہ کر اس سے محبت مراد لیتے ہیں ومنہ قول الشاعر وَفِعْلٌ مَلْعُوٌّ لِلْعَدَاۃِ
 وَنَظَرٌ اَعْدَاۃِیْمِ اِنْ لَوْ کُنْ کَارِبٌ جہا صاحب اور ولد کے امر و فعل کی طاعت نسبت کرنے میں تعالیٰ عن
 ذَلٰکَ مَلْعُوٌّ کَیْنِی اور بعض نے کہا اس آیت میں اِنْ لَوْ کُنْ کارد ہے جو کہتے ہیں امانم اور لا کما امر و فعل کہ چٹا
 ہیں ابن تثنیہ نے کہا آیت میں اضاری ہر وہ ہے مترجم خدا اور نہ کہتا ہے خصوصیت پر کوئی دلیل نہیں ہے بلکہ تہ
 کہ بیان سب کا مراد نہ ہو بلکہ ہر وہ امر و فعل کہتے ہیں جو کہن ہو کہ ان ان کما فاعین میں نفی کی دہل ہر مہر

تو ہفت ام نقطہ ہوا دیگا اور سنے صحیح ہوا دین کے پہلے سجدہ و تعالیٰ نے تعدد کے اعلان پر برہان قائم کیا اور فرمایا اَلْیَکَانَ فِیْہَا الْغُتْرُ الْاَلَاہُ الْاَبِیْنِے اَلْاَسْمَانِ وَ الدِّیْنِ مِیْنِ اِسْعَزِ وِجْلِے سَوَا اِلْاِہِ اِجْمَعِ عِبَادُکَ لَانْ تَوِیْدُ وِیْدُوْنِ خَرَابِ ہوا بلے نسبت ان چیزوں کے جو ان دونوں میں الہیہ نظام نہ رہتا جسکا مشاہدہ ہو رہا ہے کیونکہ عاویہ یہی پایا جاتا ہے کہ متعدد حالوں کو وقت اتفاق نہیں رہتا تو متعدد اکر سے تمام کا وجود ظاہر ہوتا کہ جسکام کو دھنض باہر کو زیادہ کریں وہ اپنے نظام پر نہیں چلتا اور عقل اس امر پر دلیل ہے اور یہ اسلئے ہے کہ اگر ہم فرض کریں کہ اگر دو دین دونوں میں سے ایک اسکے انفرادی حالت جسکی تکمیل صحیح ہے اور جب سہرا اکیلا ہو تو اس سے جسکی تکمیل صحیح ہے اب اگر یہ دونوں اکٹھے ہوا دین تو وہ جب کہ بڑھتا اپنی اسی حالت پر رہے جسکی حالت انفرادی نہ تھی فَتَکُنْ اَلْاَحْیَاءُ یَعْبُدُ اَنْ یَّجَاوِلَ اَحَدُھُمَا اَلْاُخْیَرِیْنِ وَ اَلْاَکْثَرُ اَلْاَلْکَیْنِ فَاَمَّا اَنْ یَّجْزَلَ اَلْمَلْءُ وَ یُحْضَرَ اَنْ تَاَنْتَ فَمَسْجَدُھُمْ اَلْیَاجُحَالُ کہیں کہ لازم آتا ہے کہ ان دونوں میں سے ہر ایک عاجز ہو تو ثابت ہوا کہ قول بوجود الالہین موجب سبب ہے تو یہ قول ہی باطل نہیں اقالہ اگر فی سیدہ علامہ ابو الطیب علیا الرحمہ فرماتے ہیں کہ نبیوں کے ہاں برون اولد قرآن اور حج فرنا جو اسد تعالیٰ کی توحید پر دلالت کرتی ہیں وہ اس مسئلہ میں براہین کلامیہ اور مسائل عقلیہ فلسفیہ کے بنا کر دیگر مین اسد اسعزوہ جل کے بیان کو بعد اس سے جو کہ کوئی بیان نہیں دود نہ خالق و کما امام رازی نے قول بوجود الالہین معضی الی الحال ہے ہر اسے اس پر دلائل بیان کیے اور یہ دلیل جسکو اسعزوہ جل نے بیان کیا ہے توحید کی مسئلہ میں ہدی محبت ہے اور ہر ایک صورت میں جسکو ادنون نو بیان کیا فنا لازم آتا ہے اور جب اسے نہ پہچان لیا کہ جو کچھ عالم علوی اور عالم سفلی میں ہے وہ حادثات و مخلوق ہے تو یہ دلیل ہے اسعزوہ جل کے و احد و واحد ہونے کی مثال اللہ مَلِیْنِ اَلَا تَدْرُکُ اَعْلٰی اَیْیٰہِ اَوْدَلَاکِلْ سَمْعِیْہِ صَدِیْقِہِ بِرِیْقِہِ قُرْآنِ مَجِیْدِہِ مِیْنِ کُثِیْرِہِ مِیْنِ اَوْدِجِیْہِ تِلْکِ کے دلالت میں حسن کرتا ہے وہ آیت کی تفسیر میں کہتا ہے کہ مراد یہ ہے کہ اگر آسمان و زمین میں کوئی اکر ہوتا جسکی الوہیت عبادۃ الاصنام قابل میں تو جو ان کا خراب ہونا لازم آتا کہ جو کچھ جادو ہے مین عالم کی خبر پر قادر نہیں ہیں کہتے ہیں الہیہ تفریع عمدہ ہے اسلئے کہ اسعزوہ جل کفار سے حکایت کیا کہ انہوں نے زمین میں جو معبود نہیں ایسے ہیں جو احیاء پر قادر نہیں ہیں ہر اس اعتقاد کے فساد پر دلیل بیان کی تو وہ بھیجے کو دیگر اسی کو ساتھ خاص کیا جادوے کما اعلیٰ قاری حنفی نے اور علامہ سعد الدین قناتانی نے جو کما کہ اس آیت میں محبت انعامی جو توحید میں ہے جیسے امام غزالی اور ابن الہمام محبت انعامی کے ساتھ قناعت نہیں کی بلکہ

کردی اور کہ گواہ کے ساتھ بیان کر دیا یا تم اپنی دلیل پیش کر دو اور بعض نے کہا سنئے یہ میں کہ قرآن کریم ہے اور
 یہ میں کہ میں جو مجھ سے پہلے مانل ہو میں قرآن میں مؤخر کرواؤں فکر کرو اور سوچ کر آیا ایک میں ہی ان کتابوں میں
 سے اس غیر اس کی عبادت کا حکم کیلئے بنایا گئے کہا سنئے یہ میں کہ تم اپنی سند میں کہ اس بات پر کہ رسولان میں
 سے کسی رسول نے اپنی امت کو غیر اس کی عبادت کا حکم دیا ہے آیا دلیل اس ذکر میں ہے جو میری بات ہے یا اس ذکر میں
 جو مجھ پر نازل ہوا ان میں اس کی توحید کو سوا اور کچھ نہیں ہے اور اس میں انکی تکلیف ہے جو ان کے دعویٰ کی نفی کے
 اثبات کو شامل ہے اور بعض نے کہا یا آیت وحیدہ اور متعدد پر مجمل ہے جسے جو چاہو کر عقرب ہی پر وہ کھلا دے گا
 اور بے اکتاف کہ لا یجئکم العلم بکم مفر منکم میں اس سے سبب نہ دعویٰ کی طرف سے اضراب ہو وکلام عقرب میں اہل
 نہیں ہے اور اس پر جو دلیل طلب کی ہے اس سے انتقال کیا ہے اس کے بیان کی طرف کہ ان لوگوں کے لئے دلیل
 اور برہان کا قائم کرنا تو نہیں ہے اسلئے کہ یہ حق سے جا مل میں اوصاف اور باطل کے درمیان تمیز نہیں کر سکتے وہ
 معترض سبب اپنی ہالت کو جو ان میں سے بہت لوگوں پرستلی اور غالب ہے قبل حق کو معرض میں اور اس نظر اور
 فکر اور دل سے جو حق کو پہونچا لے گا ہے مگر وہ ان میں اور توحید اور اتباع رسول سے اعراض پرستہ میں اور اثر جو ہے
 تو یہ کسی محبت میں متاثر نہیں میں اور کسی برہان میں مستغرق نہیں میں اور کسی دلیل میں متشکک نہیں میں اور آیت و اسناد
 سن قبلک الایہ اجل لعل کی تفصیل ہے اور قصور یہ ہے کہ توحید و جبر ہے جس کے ساتھ کتب التہذیب میں اور
 سب رسولان کا اسیر اتفاق اور انہ لا الہ الا انامین توحید کے امر کو ثابت کیا ہے اور آیت کو ختم کیا ہے اپنے عباد کو عبادت
 کا ارشاد کر کے اور فرمایا و قال کیف انزلنا الذین و کذا استخفناہ بآیاتنا و مکرمون ۝ لا یستیعونہ بالقول
 و هم راہب یعلمون ۝ یکدم ما یکن الذین نعیمہ ما خلفہم و لا یستیعونہ الا بالقرآن انقضیٰ ہم من
 خشیئہم یستیعون ۝ و من یقل منہم اراقی الہ من دوزیہ فذلک تجزیہ بجهنم کذا الذین تجزیہ
 الظالمین ۝ اور کہ میں جس نے کہا کوئی مبیہ اس لائق نہیں لیکن وہ بندہ میں جبر کو فتنہ دی نہیں اس کے بہرے
 ہل گئے اور وہ اسی کو حکم پر کام کرتے ہیں اس کو مسلم ہے جو انکے لئے اور جو انکی جہم اور وہ مفسدات نہیں کرتا
 مگر اس کی جس سے وہ راضی ہو اور وہ اہل بیت سے ڈرنے میں اور جو کوئی مان میں کہہ کہ میری ہند ہے اس کے جس
 سوا اس کو ہم بلادے کے معنی میں ہم بلادے میں ہے انصافوں کو اسنے اس پر دلیل ان لوگوں پر دکر ہے جو چاہا
 کرتے ہیں کہ کہ ان کے سوا دعویٰ نے فرشتوں میں سے اولاد پائی ہے جس پر عجب لوگوں کا خیال بنا کہ طامک بات
 اس میں تو فرمایا استخفناہ بآیاتنا و مکرمون ۝ جسے اس لائق نہیں کہ کسی کو اولاد دے اور جو کہ اولاد دے تو میں

کوسات باتلن کو سادہ و صرف کیا جن میں پہل نصف یہ جلیبہ بل عباد کمرن اور نصف انجیو و فن
 یقل یتیم الامیہ لایستقیو فی القول کی تفسیر میں ابن قتیبہ و غیرہ نے کہا کہ کوئی بات نہیں کرنے جیسا کہ فرمایا ہے
 یا ہکا حکم کہ اس میں اہل کمال طاعت اور انقیاد کی دلیل ہے تو اس کے اس کے ساتھ قائم ہیں اور اس کے یونہی
 اور اپنے ملک کے لیے مطیع تودہ قولاً اور عملاً کی سطح مخالفت نہیں کرتے اور وہ جانتا ہے جو انہوں نے کیا اور جو
 وہ کر رہے ہیں اور جو کچھ کہنے کے لئے کہا نہیں دیکھنا و ناظر ہوں کہ اس کو یہ کہنا کہ اس سے پہلے ہم اس کو یہ
 جانتا ہے اور جانتے ہیں کہ اس کے بعد کیا کیا ہو سکتا ہے یا اس کو دنیا اور آخرت مراد ہو اور مقصود یہ کہ جب
 انہوں نے نہ جان لیا کہ اس کا علم کا ان مایکون ما ہو کائن کو خط ہے تودہ کوئی کلام نہیں کرتے اور نہ کوئی بات کہتی ہیں
 مگر اس کے حکم کے ساتھ اور اس کے ارضے سے اہل لالہ الا اسرار میں اور صحیح میں ثابت ہوا ہے کہ ملائکہ در آخرت میں
 سفارش کریں گے تمامہ از کما اہل توحید کے لیے اور مجاہد ہو یہی ایسا ہی مردی ہو اور حسن کے اس شخص کے وہ سطر سفارش
 کریں گے جس نے (دنیا میں) لا الہ الا اللہ کہا اور ابن عباس کہیں ارضی یہ وہ لوگ مراد ہیں جن کو اس نے سجدہ و دعا
 لا الہ الا اللہ کی شہادت کی ساتھ عرش ہوا اور حاکم نے حاشیہ لکھا لا اور اس کو صحیح کہا اور بیہوشی نے کہا یا لعل و
 انشور میں کہ حضرت علی اسطواریہ اذ سلم نے اس آیت کو پڑھا اور فرمایا شفاعتی لا ھل الکتابین ایشی یشی میں
 ان لوگوں کی سفارش کروں گا جنہوں نے میری استہین کیے تھے گناہ کے مترجم معاذ اللہ کہ کتاب ہے اس نے سجدہ کیا
 مجھے ہی ان لوگوں میں سے کہیں گے وہ حضرت علی اسطواریہ اذ سلم قیامت کے دن اسے سجدہ و دعا کی اجازت
 کے ساتھ سفارش کریں گے ویرم اور عبد القال امینا اور اسے عز و جل کا قول من یعل منہ علی سبیل الغرض ہے اگر
 کہ فرشتوں کا مصمم ہونا ثابت ہو مفسرین کہتے ہیں اس سے مراد ابلیس ہے کیونکہ ملائکہ میں ابلیس کے سوا کسی
 نہیں کہا کہ میں اگر ہوں اور اسامت اور مجاز کر سبیل ہے کیونکہ وہ عہد ہونے کا مفسر ہے لیکن اسے نہالی کی حجت
 سے باہر ہے اور اسکا فرشتوں میں ہونا اس بنا سے ہے کہ وہ ان میں سے تھا بعض نے کہا ضمیر مطلق غلامین
 کی طرف لٹتی ہے اور بعض نے کہا انبیا کی طرف اشارہ ہے مترجم معاذ اللہ کہ کتاب ہے بات ہی صاحب جو حافظ ہے
 نے کہی کہ خط کا واقع ہونا لازم نہیں ہے اور اس کی دلیل میں وہ بتیں قرآن کریم کی انہوں نے بیان کیں جن کو جو
 ارمان و عہدات بارہ اور توجیبات کی کی کہی کہ حضرت نہیں ہے انتہی نے الفتح آتہ میں الذین کفروا
 ان الذین کفروا لا یزول عنہم اللہ علیہم و ان الذین کفروا لا یزول عنہم اللہ علیہم و ان الذین کفروا لا یزول عنہم اللہ علیہم
 فی الاثر میں آتہ میں ان الذین کفروا لا یزول عنہم اللہ علیہم و ان الذین کفروا لا یزول عنہم اللہ علیہم و ان الذین کفروا لا یزول عنہم اللہ علیہم

ایک شخص آیا اسکو پہچانتا اور اہل زمین کو خدا والی اہمیت الاصل کا نشانہ تھا کی تفسیر سے تو انہوں نے فرمایا میں نے اس کے
 کے پاس جاؤ اور ان سے اس کی تفسیر پوچھو پھر فرمایا اور جو بچے بتلا دیں وہ میرے پاس آکر مجھے بتلانا وہ ابن عباس کے
 پاس گیا اور اس نے ان سے پوچھا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں آسمان اور زمین نہ بند تو آسمان کا منہ بند ہوتا
 کہ وہ ہوائی نہیں برساتا تھا اور زمین کا منہ سطح ہند تھا کہ وہ اگلی زمین تو حبشہ کی زمین میں گرنے والی تھی کہ اس
 سے پانی برساتا شروع کیا اور زمین کی سبزی (رباات نبات) تیار ہو آدی عبداللہ بن عمرؓ پاس گیا اور اسکو جاگرتا یا
 جا ابن عباسؓ سے سنا تو ابن عمرؓ نے فرمایا اب میں نے جان لیا کہ ابن عباسؓ کو قرآن کریم کا علم دیا گیا ہے ابن عباسؓ
 نے یہ سچ کہا سیدنا اس سے اور بولا قَدْ كُنْتُ أَقُولُ مَا يَحْمِي خَيْرُهُ إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ عَلَى فَهْمٍ الْقُرْآنِ يَنْبَغِي مِنْ
 کہا کرتا تھا کہ ابن عباسؓ جو قرآن کی تفسیر کرنے پر لپری اور جرات کرتا ہے مجھے پسند نہیں آتی لیکن میں نے اب
 جان لیا کہ اسکو قرآن مجید کی تفسیر میں دسترس ہے اور علیہ علی نے بھی یہی کہا کہ آسمان سے بارش نہیں ہوتی تو
 تو اس سے بارش ہمیں ملے گی اور زمین سے اگلی زمین تھا اس کے اگلی لگا اسامیل بن ابی خالد کہی ہوئے ہیں اس نے اوصاف
 حنفی سے اس آیت کی تفسیر پوچھی تو انہوں نے فرمایا آسمان اگلی تھا تو اس نے سات آسمان کر دیے اور زمین بھی
 اگلی تھی تو اسکو سات زمینیں کر دیا اگلی آسمان کا کھجواہیگ اور یہ زیادہ کیا کہ آسمان اور زمین آپس میں ملے
 ہو کر نہ تھے اور سعید بن جبیر کہتے ہیں ملک آسمان اور زمین ملے ہوئے تھے تو جب آسمان کو بلند کیا اور زمین
 کو اس سے جدا کیا تو یہ دونوں کھل گئے جسکا اندر داخل نے اپنی کتاب ہلک میں ذکر کیا ہے اور سن امدتہ کا یہ
 قول کہ یہ دونوں لکھے تھے تو ان کے درمیان ہو کر فاصلہ بنا یا اور جو فرمایا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ حَلَقًا وَخَلَقَ
 تو اس کے منے یہ ہیں کہ ہر جاندار کو لطف سے پیدا کیا ابوہریرہؓ کہتے ہیں میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
 میں بارکت میں عرض کی کہ یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو دیکھتا ہوں تو میری آنکھیں ٹپکنے لگتی ہیں اور میرا جی
 خوش ہو جاتا ہے اب بتلایے ہر چیز کس سے بنی ہے (فرمایا ہر ایک چیز پانی سے مخلوق ہوئی ہے رواہ
 ابن ابی حاتم) چار یا ستادم امام احمد نے باسناد ابوہریرہؓ سے روایت کیا کہ انہوں نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو دیکھتا ہوں تو میری آنکھیں ٹپکنے لگتی ہیں اور میرا جی خوش ہو جاتا ہے آپ مجھ کو بتلایے
 ہر چیز کس سے بنی ہے (فرمایا ہر چیز پانی سے مخلوق ہوئی ہے ابوہریرہؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 بتلایے کہ جسکو کرنے میں بیش بہا عطا ہوا فرمایا اَلْأَنْثَى التَّلَامُ وَالْأُنْثَى التَّلَامُ وَالْأُنْثَى التَّلَامُ
 وَتَشْرَبُ الْكَلْبُ وَالْأُنْثَى نِيَامُ ثُمَّ ادْخُلِ الْجَنَّةَ يَكْلَمُ بَيْنَ سَلَامٍ كَيْسَلًا وَهُوَ جَمَلٌ كَمَا تَكَلَّمُ الْكَلْبُ

نار و آتش و سولہ کہ ادرت کو انہو نے چاہا جب تک کہ عزت و بزرگوں کے ساتھ بہت میں جلا جاتا تھا کہ
 اِنْفَا عَنِ الْعَمَلِ وَنَحْنُ نَحْمَدُكَ بِهٖ وَهَذَا اِسْمُكَ نَحْنُ نَحْمَدُكَ بِهٖ وَنَحْنُ نَحْمَدُكَ بِهٖ وَنَحْنُ نَحْمَدُكَ بِهٖ
 ستر کے ساتھ میں ہر جہاد اس کا نام سلیم ہے اور تہذیب کے نزدیک اس کی حدیث صحیحہ ہے وَاَقْدَرَا
 سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرَبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْہُ اَعْلَمُ اَمَّا جَوَابُ سُبْحَانَكَ فَاِنَّكَ تَعَالٰی فَاِنَّكَ تَعَالٰی فَاِنَّكَ تَعَالٰی
 نور ہی ہر احوال میں جبکہ ساندہ اور تبارک و تعالیٰ نے زمین کو پھیرا اور ہر کونہت رکھا تو لوگوں کو لیکر جب تک
 پڑے اور بد کہتے ہیں مہر اب اور حرکت کو اگر پہاڑ ہوتے تو زمین والوں کو قور قور حاصل ہوتا اس لیے کہ وہ
 پانی کے ساتھ کثرت ہی ہر احوال میں پانی کے مقابلہ میں ریل کے موافق ہوگا اتنے صحر کو ہوا اور شمس کے لیے
 ظاہر کر دے تاکہ رہنے والا آسمان کا مشاہدہ کریں امدان آیات باہرہ اور حکمتوں اور دلیلوں کو دیکھیں
 جو آسمان میں ہیں اور یہ جہاد و تبارک و تعالیٰ اَعْلَمُ اَمَّا جَوَابُ سُبْحَانَكَ فَاِنَّكَ تَعَالٰی فَاِنَّكَ تَعَالٰی
 راستہ بنایا ہے زمین میں ہر ایک قطرے و دوسرے قطرے اور ایک اقلیم سے دوسری اقلیم تک پہنچ جاتے ہیں یہ
 کہ یہ دیکھا جاتا ہے کہ بعض پہاڑ ایک ملک سے دوسرے ملک پہلے ہوتے ہیں لیکن ارضے ان میں سے کسی ملک
 میں جن میں لوگ ہلکے اس ملک سے دوسرے ملک میں پہنچ جاتے ہیں و لہذا فرمایا اللہ علیہم السلام ان ارضت مفوضہ
 بہم اے کہ وہ زمین پر قبہ بطرح سایہ کیے ہوئے ہو گا قال اللہ تعالیٰ وَ اَلْعَمَاءُ بَيْنَهُمْ اَيُّدٍ وَ اِشَآءُ
 لِيَسْمَعُوْا بِسْمِ اللّٰهِ اَمَّا اِسْمَانُ كُوْنَا بِسْمِ اللّٰهِ اَمَّا اِسْمَانُ كُوْنَا بِسْمِ اللّٰهِ اَمَّا اِسْمَانُ كُوْنَا بِسْمِ اللّٰهِ
 بیٹے اور آسمان کی قسم اے عیسا اس کو فرمایا اَقْلَمُ كَيْفَ ذَا اِلِ التَّكْوِيْنِ كَيْفَ بَنَيْنَا وَ
 وَ بَنَيْنَا وَ مَا لَمْ نَكُنْ فَاِنْ كُنْ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ
 اور اس میں زمین کوئی سوراخ اور بنا کہتے ہیں کہ کو کٹر کرنا جیسے حضرت مسلمان علیہ السلام نے فرمایا جیسے
 اِلَّا نَكْلَمُ عَلٰی خَمْسِ اَفْ حَمْسَةٍ دَعَا اَسْمَاءُ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ
 عالی مراد ہے اور پھر اُس نے پہلے سے کہا کہ اس کو کٹر کرنا جیسے حضرت مسلمان علیہ السلام نے فرمایا جیسے
 اَلْمَا هَلِ الْاَسْمَاءُ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ
 کرنے سے رکھ رہی ہے رَدَّاهُ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ
 مضمون قرآن کریم میں جو ہے سورہ فاطر کی اس آیت میں اِنَّ اللّٰهَ يَمْلِكُ التَّوْحِيْدَ وَ اَلَا تُفْعَلُ اَنْ
 تَرَوْا كَلِمَاتِ اَنَّ اَسْكَنُ مَا اُنِ اَحَدٌ مِنْ بَعْدِ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ

تہا مہا ہے ہما فون کو ازمین کی کڑل نہاویں اور اگر مل جاویں تو کوئی نہ تمام سکے ان کو اسکے سواہ ہر محل والا
 ہشتاد اور سورج کی اس آیت میں تَبَيَّنَتْ لَكَ النُّجُومُ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ الْاِلَافَ اَذْنًا وَرَأَى النَّاسُ لَوْنُفُ
 الْحَدِيدِ بِنُجْمِ الْمَنَامِ کہتا ہے آسمان کو اس کے گڑ پڑے زمین پر مگر اسکے حکم سے مقرر اور لوگوں پر بڑی کرنا ہر
 سہ ماہی کا بظاہر بن کر پڑے کہا یا تہی ہی ہر جیسے اس سبب اذنی و انالی نے فرمایا کہ تَبَيَّنَتْ لَكَ اَيُّوْنِي الْمَنَامِ بِالْاَكْثَرِ
 بِمَنْ فُتْنٌ عَلَيْكَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اَلْاِلَافَ اَذْنًا وَرَأَى النَّاسُ لَوْنُفُ الْحَدِيدِ بِنُجْمِ الْمَنَامِ کہتا ہے آسمان کو ازمین میں جنس ہر نکلتے ہیں اور
 انہر میان نہیں کرتے یعنی یہ لوگ زمین کی تاسع عظیم میں آسمان کو فضاء و بہرین نکلیں گے کہ انہر میں تہ کی طرف ہر پانی
 کرنے جس کے ساتھ اس نے رات اور دن کو فرین کیلئے اور ان کو اکب ثواب میں حمد نہیں کہتے میں جس کے ساتھ
 میں جم ہے ہیں اور کو اکب عبادت کی طرف خاص کر سوچ کی طرف جودات اور دن میں فلک کی مسافت کو کجا
 قطع کر لیا ہے اور یہ وہ مسافت ہے جس کا مقدار اسکے مقدس کے سوا کسی کو معلوم نہیں ہے اور ابن ابی الدنیا
 رحمہ اللہ نے اپنی کتاب النجوم والاعبار میں بیان کیا ہے کہ بنی اسرائیل میں سے ایک شخص ۳۰ سال عبادت
 کی اور ہر شخص ۳۰ سال بنی اسرائیل میں سے عبادت کرتا اس پر بادل مانہ کرتے تو اس شخص پر بادل نے سایہ نہ کیا اگر
 اس امر کی اپنی مان کو شکایت کی کہ اور لوگ جب ۳۰ سال تک عبادت کرتے ہیں تو ان پر بادل سایہ کہتے ہیں
 اور میں نے ہی اس پر عرض کی کہ ۳۰ سال عبادت کی جو لیکن مجھ کو کہیں بادل نے سایہ نہیں کیا تو اسکی مان نے کہا ایسا
 شاید تو نے اپنی اس عبادت کی مدت میں کوئی گناہ کیا ہو تو وہ بولا بخدا میں نے تو کوئی گناہ نہیں کیا اور مجھ
 خبر ہے تو اس نے کہا شاید تو نے گناہ کا خیال ہو گا وہ بولایسے کہیں گناہ کا خیال ہی نہیں کیا وہ بول شاید
 آسمان کی طرف کہیں دیکھا اور نیز فکر کے نظر کو نہ لایا وہ بولا ایسا تو میں نے کئی بار کیا ہے وہ بولی اسی لیے تو
 آزمایا گیا ہے پھر اس پر عرض نے ان میں سے بعض آیات پر خبر دکر کہنے کے لیے فرمایا وَهَذَا الَّذِي خَلَقَ لِلْبَلَاءِ
 وَ النُّجُومِ بِنُجْمِ الْمَنَامِ کہتا ہے بنی رات اور اس میں خلعت اور سکوت کو کہتا اور بایا دن اور اس میں
 رکشانی اور نہت رکشی کہیں یہ طویل ہو جاتی ہے اور وہ قصیر اور کہیں یہ طویل ہوتا ہے اور یہ قصیر اور اس نے
 بایا آفتاب اور ماہتاب آفتاب کہیں کہیں جہاں کے ساتھ خاص ہے اور ہر کا خاص ایک فلک (گھر)
 ہے اور نہانہ طیور اور حرکت اور ایک خاص سیر اور ماہتاب کے لیے دوسرا قوس ہے اور دوسرا فلک (گھر) اور قوس
 چال اور آذر اذنانہ اومان میں سورہ ایک انہر اپنے گھر میں بہرے ہیں بان عباس کہتے ہیں یہ سطح دودہ کو
 ہیں جیسے تلخہ بنوین دوسرے کہتا ہے مجاہد کہتا ہے کہ نہیں دودہ کو تلخہ بنوین دوسرے کہتا ہے کہ نہیں دودہ کو تلخہ

تھے یہ سب صریح بخیر اور آفتاب اور ماہتاب نہیں دورہ کوئے مگر آسمان پر اور زمین میں کرنا آسمان مگر ان کے ساتھ کیا
 قال تعالى فانك انما صليح و جعل الليل سكنا للشمس والقمر حسبا انا ذالك تفعلين العبر والعلين
 جسے پہنچا دینا اور صبح کی روشنی اور رات بنائی آرام اور صبح اور چاند حساب یہ اندازہ رکھا ہے زور اور ضرر وار
 نے انتہی قال الحافظ ابن کثیر فتح میں کہا ہے کہ ہمزہ اولم بردا الایہ میں انکار کے لیے ہے اور بیان ہو چکر ہے چونکہ
 اسطر میں نے توحید پر چھ دلیلین قائم کیں ہیں انکی جمالت ثابت کی ہے اس طرح توحید سے جو کوسوں و درجے
 میں وجہ یہ ہے کہ لوگ آیات مگر بنیہ میں جس سے اسر قال کا مستقل بالا رویت ہونا ثابت ہوتا ہے غور نہیں کرتے
 اور ان میں تدبر اور تفکر اور تامل سے کام نہیں لیتے اور بنیہ میں سمجھتے کہ ماسوی اسرار کے ملکوت کر محنت
 میں مہم پر ہیں اور رقی کہتے ہیں کہ جو منصبے فوق کی اور غرض ہے کہ یہ دونوں اہد پر بیجا دیئے گئے
 اور کفار کو اگرچہ خبر نہیں ہے کہ آسمان اور زمین دونوں سے اہد تہ تو غور کر کے اس بات کو جاننے پر قادر ہیں
 کیونکہ فوق ایک علم ہے جو اجدا اور مفر و جب (الوجود) کا محتاج ہے باعلما سے ہتھار کر سکتے ہیں ایک تہ
 کا مطالعہ کر سکتے ہیں انتہی اور گا ذوق نے اس سے منع کیا اور کہا کہ اس میں اعراض ہے اور ان کا غور کر کے
 اس بات کو جاننے پر مستلک ہونا ممنوع ہے اور ہو سکتا ہے کہ وہ دونوں جدا جدا پیدا کیے گئے ہوں رقی اور فتر
 کے مسا اور رقی اور فتر پر قرآن پر دلیل مبادی کے قرآن کی رقی اور فتر پر نص ہے تو ہم کہیں گے یہی انکار
 اثبات میں کافی ثبوت ہے اور عقل دلیل کی جو مذکور ہوئی کوئی ضرورت نہیں ہے تحقیق تفہیم لینے بعض کو بعض
 سے ہوا کے ساتھ ہوا کر دیا آسمان کو مرفوع کر دیا اور زمین کو اسکی جگہ پر چھوڑ دیا اور فتر کہتے ہیں معجزہ
 کے درمیان فصل کرنے کو اور وہی اقوال نقل کیے جو حافظ ابن کثیر کے مذکور ہوئے ہیں کہا اور فتر طبعی ہے ہمزہ
 طویل کلام کی ہے اور کتب جبار و غیرہ میں امرض ملتا اور سفلے کے احوال نقل کیے گئے ہیں اور انکی طرف جاننا
 نہیں ہے مگر اسوقت جہان چیزیں ہوں کہ کوئی چیز حضرت صلا علیہ السلام سے ثابت ہو جس میں بانی کو ہم نے
 آسمان سے انار اور وہ زمین سے ہوتا ہے ہر شے کی حیات کا سبب بنایا بعض کہتے ہیں کہ حیات اور
 کا لفظ مراد ہے یہ تامل انباء العالیۃ والکائنات المقتربین اظہار عنان میں ہمزہ انکار کے لیے ہے ہلیو
 کہ کفار باوجود اسکے آیات ربانی اسکے ایمان لانے کے مقتضی میں وہ ایمان نہیں لاتے مخلصات مراد
 یہ ہے کہ لوگ نے سے مخلصات ہے اور زمین پر ملاحظہ ہونے پر محرم ہے فرار سے کہنا بخیر کے ساتھ مشجلا لواج
 مخلصات ہے جس سے مفر دیا و جھٹکائیں کلی شیطاں مایہ دینے اور کفار بنایا ہر شیطاں مگر کفر سے اور ہمزہ

کما مضمون ہے کہ وہ بلاد کا محتاج نہیں ہے بعض نے کہا مضمون سے بیان اس کلام فوم ہونا مراد ہے اور بعض نے کہا کہ آسمان شرک اور عامی ہو مضمون ہے وہاں کوئی مشرک اور عامی نہیں ہے اور بعض نے کہا تو شے اور چہ شے سے مضمون ہے اور بعض نے کہا فساد مضمون ظہور اور وقت معلوم ہے پہلے احوال سے قائم عن الیکرتھا اندر کفار ان نبات ہے جو آسمان میں ہو جو زمین اور اس مائع کے وجود اور وحدت اور ہر ایک قدرت اور کمال حکمت کی دلیل ہیں مگر وہ ان میں اور اس کے اگلے آیت میں ایک دوسری نسبت کو یاد دلایا یہ کہ ان کے لمبر رات کو بنا یا تو اس میں چین کھین اور دن کو بنا یا تو اس میں کچھ اسکا فضل تلاش کریں اور صبح کو دیکھیں ہلاست شہیرا یا اور چاند کو درخت کا نشان تو کہ پہاڑیں سن کی گنتی اور سب احوال میں یہ ہر ایک کھن کی طرح آسمان میں گھوم رہے ہیں اور کھن نے کہا فلک چھلکے کھن کی طرح ہے آسمان کو دروازہ ان میں اس طرح گھومتے ہیں جیسے منگے تلخے میں گھومتا ہو اور افلاک نجوم کا فلک واحد اور افلاک اصل میں کہتے ہیں مستدرجہ ہر ایک اور اسی لیے کہتے ہیں فلک المغزل اس لیے کہ وہ مستدرجہ (مغل) ہوتا ہے اور کلام عرب میں فلک ہر اس چیز کا نام ہے جو مستدرجہ (مغل) ہو بعض نے کہا فلک آسمان کی گراہی کا نام ہے بعض نے فلک مانی ہے یا ایک شائہ رکی ہوئی ہے آسمان کو دوسرے میں یہ کہ ایک قبرستون میں اہل میت کتے ہیں انفلک سخت حسین کا نام ہے جو فیض (رباوی) میں اور نہ خفیف بلکہ افریق اور النیام اور نواؤزہ بول کے فائل میں ہیں اور فقیر کس میں جو عرب کی کلام میں ہر گراہی کا نام ہے اور اس کی جبر افلاک ہے اب غفلت کا اس میں اختلاف ہو تو بعض نے کہا فلک کوئی جسم نہیں ہے اور وہ ان نجوم کی استدارت ہو اور ان فزون نے کہا افلاک جسم ہیں جن پر نجوم گھومتے ہیں اور یہی ظاہر قرآن کے موافق ہے اب کو ایک کے حرکات میں لوگوں نے اختلاف کیا ہو اور زمین باقون کا اس میں امکان ہے انجی یا تو فلک ساکن ہوگا اور کو کسب اس میں اس طرح متحرک ہو گئے جیسے پہلی کھڑے ہو کر باقی میں حرکت کرتی ہو اور یا فلک ہی متحرک ہوگا اور کو ایک ہی اور کو ایک کی حرکت با افلاک کی حرکت کے مخالف ہوگی یا موافق ہوگا کو ایک کی حرکت فلک کی حرکت کے موافق اور با مخالف ہوگی یا فلک کے متحرک ہوگا اور کو ایک ساکن ہوگا اور جو قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے وہ پہلی قسم ہے اور یہ کہ افلاک تو ساکن ہیں اور کو ایک ان میں جاری ہوتا ہیں جسے کتے باقی میں پہلی تیرتی ہے اتنی ہلاتا ہو اہل بیت علیہم السلام سے فرمایا اور حق مساکت ہے کہ سموات اور افلاک کی صفت کی پہچان کی طرح کوئی پہیل نہیں ہے مگر صادق مصدق کی خبر دینے کے ساتھ انتہی مانی

الفتح مَا جَعَلَ الْبَیِّنَاتِ فَلَکَ الْخُلْدُ ۚ اَفَاَنْتَ بِتَقْوَمَ الْخُلْدُ ۚ ۝ کُلُّ لَکُمْ ذَاقَةُ الْوَحْیِ

اور میں ہی ہنسی سانسہ ادا دیکھتا ہوں یعنی دھیر سے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نکالا
 کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر داخل ہوئے اور آپ فوت ہو چکے تھے اقامت
 سردانا الیراجعون قیارت میل و سلم و انا ابدی قل ینیک خیر الخلق کلیم تو اب بڑھنے اکبر و بڑھنا
 اور فرمایا و انبیاء و اعلیاء و صفیاء پر لکھی یہ آیت وَ لَجَلْنَا لِبَشَرِ مِثْقَلِکَ الْخُلْدُ اَقَاتِنِ مِثْقَلُ
 الْخُلْدِ ذَنْ اَوْ کُلُّ نَفْسٍ فِیْ اَنْفَکَ الْمَوْتِ مِنْ نَفْسٍ وَ تَفْشِیْ مِنْ لَوْ هَ ابَ یَا عِزُّ اَمِنْ نَهْمُ کَا کَبَارِ مِثْقَالِ یَا
 تَوْفِیْ سَ کَا قَالِ اَمِنْ مِثْقَلِکَ مَا فِیْ نَفْسِیْ وَ اَحْلَمْ مَا فِیْ نَفْسِکَ اَسْلَمْ کَا مَرْدُ عَلِیِّ حَیْ ہِ اَمِنْ
 سوت کا طاری ہونا صحیح اور عاجز نہیں ہے اور ذوق بیان عبارت سے موت کے مقدمات اور اس کا لام عظیمہ
 سے جو اسکے حلول کی بجلی ہوتے ہیں اور نبلو کم بالشر و خیر فتنہ سیر پر ادب ہے کہ ہم ہنسی سانسہ دیا معاملہ کر لیں
 جیسے کوئی امتحان لیتا ہے کیونکہ اس پر کوئی خافیہ غشی نہیں ہے ہنسا اور صبر و کمینہ کے لیے اور ہنسا
 مرج اور برگشت اور تال اور صغیر اور بڑا ہنسی ہی طرف ہے کسی اور کی طرف نہ استقلال اور نہ ہمت اور
 ہم ہنسا ہنسی اعمال کی جزا دین گے اسکے مطابق جو تم سے ظاہر ہو کر تم سے اچھی عمل ظاہر ہوئے تو ہمیں
 جزا دین گے اور اگر بے غلو میں آئے تو بری جزا دین گے اور اس میں اشارہ ہے ہر طرف کہ اس دنیا کی زندگی
 سے معصومی ہے کہ اگر تو اب اس صاحب کے پہلے پہلے کیا جاوے انستی فی العقر وَ اِذَا رَاَکَ الَّذِیْ کَفَرْتَ اِنْ
 یَّحْنِ وَ نَکَ اَکْثَرُ وَاِذَا اَهْلَا الَّذِیْ یَنْکُرُ اِلَیْکَ مَکْرُہٌ وَ یُحْنِ لَکَ اَحْسَنُ مِمَّ یُکْذِبُونَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ
 مِنْ عَجَلٍ سَاوِرِکَ مَا نَیْفٍ فَلَا تَسْتَعْجِلْ لَنْ ۝ اور جان بچو کہ کیا سنگروں نے اور کام میں نہیں ہے مگر
 شے میں پڑنا کیا یہی شخص سے کام لیتا ہے ہنسی شاکرون کا اور وہی رحمن کے نام سے شکر میں بنا ہوا وہی
 شاکلی کا اب دکھانا ہون تم کو اپنے گھونے سوچ سے جلدی مت کرو جو فرمایا نام لیتا ہے شاکرون کا بیٹے بڑا
 کتا ہر لختہ مافی الموضع اس پر عمل اپنے پیغمبر کو فرماتا ہے صلوات اللہ وسلامہ علیہ کہ جب تک کہ کفار قریش اور
 اور اسکے شاہ و یکمہ پیغمبرین کو تیرے ساتھ ہتھوار اور پیٹھ کے سوا انکو کوئی کام نہیں ہوتا اور کہتے ہیں کہ
 غرت میں فرق ڈالتے ہو کیسی جاوے شاکرون اور مہر و عن اور النون کو کہا کتا ہے اور ہمارا اعلام
 (عقلوں) کو سفاہت (بیوقوفی) قرار دیتا ہے اور مل سے کہ یہ رحمن کے نام سے شکر میں اور اس تعالیٰ کے
 ساتھ کفر کرتے ہیں اور سہلہ اسکے رسل کے ساتھ غرت کرتے ہیں جیسے اس کے لئے دوسری آیت میں فرمایا
 وَ اِذَا رَاَکَ اِنْ یَّحْنِ وَ نَکَ اَکْثَرُ اِذَا اَهْلَا الَّذِیْ یَنْکُرُ اِلَیْکَ مَکْرُہٌ اِنَّ کَا لَیْخِلُنَا عَنْ

الرَّحْمَنُ كَلَّمَكَ لَآ اَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا نَحْنُ نَعْلَمُكَ خَيْرًا مِنْ ذُنُوبِكَ الْعَذَابُ مَنْ اَصْلُ سَبْعِ لَآ اَنْ صَبَرْنَا
 جھکو دیکھا کہ کام نہیں تجھے مگر شہر کرنے کیا یہی ہو چکو سبھا اس نے پیغام دیکر تو لگا ہی تباہ کچلا دے
 ہو چکو ہمارے شمار کون کر کہی ہم نہ ثابت ہتے انہر اور آگے جانری گے جس موت دیکھیں گے عذاب کون بچلا
 ہے اور اور اور تباہ ک دتعالے کا قول فُلُقُ الْاِنْسَانِ ایسے ہی ہے میرا سبھا نہ دتعالے نے دوسری آ
 یں دکان الْاِنْسَانِ مَجْزُؤا یعنی اور ہر انسان اور اولاد کا سون میں مجاہد کہتے ہیں اور عزوجل نے آدم علیہ السلام
 کو ہر چہ کے بعد بنایا اس ن کے پچھلو ہر جس میں اس نے مخلوق کو پیدا کیا اور جب روح اسکی آئندہ اور زبان
 اور سر میں ہر ابھی بننے نہیں ہو چکا تھا کہ بولا اسے میرا کعبہ سوچ دے پہلے پہلے طیار کر اور ہریرہ
 سے فرما دی ہے کہ حضرت صل علیہ السلام نے فرمایا خذْ بِنَا طَلْعَتْ الْكُمُ بِنَا الْجُمُعَةِ فَبْنُو
 خُلُقْ اَدَمَ فَبْنُو اَدْخِلَ الْجَنَّةَ فَبْنُو اَهْطَ مِنْهَا فَبْنُو مَقْعُ السَّاعَةِ فَبْنُو سَاعَةِ لَابِ اَبْنَاهَا
 عَبْدُ مَرْيَمَ يَصْلِي فَبْنُو اَصَابَهُ فَبْنُو فَتَالِ اللهُ خَيْرًا اَلَا اَعْطَاهُ اَيَّاهُ فَتَالِ ابْنُ سَكَّةَ
 فَتَالِ عَبْدُ اللهِ فَبْنُو سَلَامٍ قَدْ عَرَفْتَ ذَلِكَ السَّاعَةِ هِيَ اَحَدُ سَاعَاتِ النَّهَارِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَبْنُو
 هِيَ اَلْحَيُّ خُلُقْ فَبْنُو اَدَمَ فَتَالِ اللهُ تَعَالَى خُلُقْ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ سَاوَرِيكَ اَلْبَنِي فَلَا تَسْجَلُكَ
 یعنی ہر دن جس میں آفتاب نکلا جمعہ کا دن ہے اس میں حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی میں نبوت
 میں داخل کیے گئے اور اسی میں مہشت کو تار ہو گئے اور اسی میں قیامت قائم ہوگی اور اسی میں ایک ایسی گہری
 ہے کہ نہیں جاتا ہے اس ساعت کو کوئی بندہ مسلمان حال یہ کہ وہ نماز پڑھ رہا ہو اور اس عزوجل سے کوئی ہنرانی
 کا سوال کرے مگر اس سبھا نہ دتعالی ہکو دیدیتا ہے اور سبھا جیحدیت کا راوی ہو اس نے کہا عید اس میں سلام
 نے کہا میں اس ساعت کو پہچانتا ہوں وہ مجھے دن کی گہری میں پہچانتا ہی ستائیں اور عزوجل نے آدم علیہ السلام
 کو پیدا کیا اور عزوجل نے فرمایا خُلُقْ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ سَاوَرِيكَ اَلْبَنِي فَلَا تَسْجَلُكَ اور بیان جو
 اس سبھا نہ دتعالی نے انسان کی جبلت کو بیان کیا تو اس میں حکمت یہ ہے کہ عید اس سبھا نہ دتعالی نے
 رسول علیہ السلام کے ساتھ شہر کرنے والوں کا بیان فرمایا تو صحابہ کی نفوس میں یا خود جناب مقدس کے
 نفس مقدس میں افع ہوا کہ ان کو اس سبھا نہ اور سبھا کا انتقام بہت عید لینا چاہیے اھنے فرمایا انسان
 بُرَا اور اولاد اور طبع باز اور عجل ہے اور عزوجل ظالم کو مہلت دیا کہ تباہ کچلا دے سبھا کو بچلا دے
 اسکو نہیں چھوڑتا پہلے عجل کہ تباہ کچلا دے سبھا کو بچلا دے سبھا کو بچلا دے سبھا کو بچلا دے

حجاب اور بیخ مذہب کے نہ گئے مین طہری کی اور پیش نہ کیا اسکے سنی میں کہ اس عذر دینے آدم کو فرمایا ہو کہ وہ
 ہو گیا بعض نے کہا اس آیت میں تفسیر اس قدر عبارت بدن ہوئی **لَا تَحِلُّ لَکُمُ الْمَلَائِکَةُ مِنْ اَنْثَاٍ** یعنی طہری انسان
 سے پیدا ہوئی اس لیے کہ طہری انسان ہو زیادہ وقوع میں آتی ہے اور محبت اور انسان کو درمیان طہارم ہے اس
 پر سے حکایت کی گئی میں ابو عبیدہ اور خاس اس ابو عمرو سے لیکن محل اول اٹھے ہے کہ یہ جو فرمایا کہ میں تم کو
 اپنے خورنے کو کماؤں گا بیخنا پر انتقام تم سے اور اپنی مواعید آخرت میں دفع کے خدا کے ساتھ یا دنیا میں
 جیسے بد کے دن آخر ہوا تم اسکی طلب میں طہری نہ کرو وہ لامحالہ متبر نازل ہو گا بعض نے کہا آیات سورہ فوج
 مراد ہیں جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت پر دلالت کریں اور اس سے دعا بقوت اور عمدہ انجام مراد
 ہے جو اس عذر دینے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے شہر یا اور سننے اول اول میں اور دلالت کرتا ہو
اس عذر دینے کا قول **وَلَا تَقُولُوا مِثْلَ هٰذَا الَّذِیْ اُرْسِلْتُمْ فِیْهِ بِالْحَقِّ فَصْلٌ قَدِیْن** ○ **لَا تَقُولُوا الَّذِیْ یُنْفَخُ مِنْ فِیْهِ**
لَا یُکْفَرُونَ عَنْ وِجْهِهِمُ الْمَکْرَ وَلَا عَنْ کُفْرِهِمْ لَا یَقُولُونَ ○ **بَلْ تَاْتِیْهِمْ بَغْضَةً فِیْهِمْ**
فَلَا یَسْتَطِیْعُونَ نَدَّهَا وَلَا هُمْ یَنْظُرُونَ ○ اور کہتے ہیں کہ ہو گا یہ وعدہ اگر تم سچے ہو کہسی جانیں یہ نہ کر اس
 وقت کہ نہ روک سکیں گے اپنے منہ سے آگ اور نہ اپنے پیسے اور نہ انکو مدد ہو پھر گی کوئی انہیں مدد آویگی بخیر ہر اگر
 ہوش کہو دیگی بہر سکیں گے کہ اسکو سپرد ہیں نہ انکو فرصت ملے گی اس عذر دینے فرماتا ہے کہ شر کہ نکر یا دعا داد اور حجاب
 اور کفر اور استبعاد وقوع خدا کے لیے طہری کہنے میں اور کہتے ہیں کہ یہ وعدہ خدا کا کہ ہو گا اگر تم سے
 سدا نون اس وعدہ میں سچے ہو اس عذر دینے فرماتا ہے کہسی کا فر جانیں اس وقت کہ جب نہ روک سکیں گے یہ اپنے ہوش سے
 آگ اور نہ انکو پیسہ روک اور نہ انکو مدد ہو پھر گے گی خدا کے طلب کے لیے کہسی طہری نہ کریں سورہ عنکبوت میں
 فرمایا **وَلَا یَسْتَطِیْعُونَ نَدَّهَا وَلَا هُمْ یَنْظُرُونَ** ○ **بَلْ تَاْتِیْهِمْ بَغْضَةً فِیْهِمْ** ○ **فَلَا یَسْتَطِیْعُونَ نَدَّهَا وَلَا هُمْ یَنْظُرُونَ**
تَحْتِ اَرْجَائِهِمْ ○ **وَقَوْلُهُ مَا کُنْتُمْ تَعْمَلُونَ** یعنی شراب پیتے ہیں تب سے عذاب اور دفع کیسے ہی ہو
 سکون کو جس دن گھرے گا انکو خدا ہو ہے لہذا وہاں کہنے سے اور کہیں گے کہ جو جیسا کہ کرتے تھے اور سورہ زمر میں
 فرمایا **لَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ** ○ **فَیَسْتَعْجِلُوْا مِنْ عَذَابِکَ اِنَّ جَهَنَّمَ لَیْخِیْطُنَّ لَیْسَ لَکُمْ فِیْهَا عِشْرَتٌ مِنْ عَذَابِکَ** ○ **فَیَسْتَعْجِلُوْا مِنْ عَذَابِکَ**
 یعنی ان کو آپسے ہول میں آگ کے اور نیچے سے ہول اپنے سے ڈراتا ہے اس لیے ہول ان کو اسے بد میرے
 تم سے ڈرو اور سورہ اعراف میں فرمایا **لَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ** ○ **فَیَسْتَعْجِلُوْا مِنْ عَذَابِکَ** ○ **فَیَسْتَعْجِلُوْا مِنْ عَذَابِکَ**
الْعَظِیْمِ یعنی اگر دفع کے فرض میں اور اوپر ساجان اور ہم یوں جلا دیتے ہیں بے الصافن کو اور سورہ مدہ

کرتے ہیں کہ قال قتال یکرہون ان یقتلوا لکن یکرہون ان یقتلوا من قبلہم
 انسان پر مگر بھلے ہیں یہاں بہت ان میں تا شکر میں ہر بیان فرمایا گیا ان کے کوئی شاکر میں کہ انکو کچھ نہیں میں ہر
 سوائے ہتھم انکار اور توجہ اور قریح کے یہ ہے یعنی ہر وہاں نہیں ہے جیسا اور ہونے خیال کیا اور نہ دیا
 جیسا اور ہونے نہ دیا لکن فرمایا لانی قبطیون کھر انکسیرم ولا تم منہما تصعبون یعنی یا انکو سبب جنگی طرف
 اور کچھ ذکر اپنے افعال کو منسوب کر لو زمین یہ تو اپنی مدد نہیں کرسکتے اور نہ انکو ہماری طرف سے رفاقت ہو انتہی
 ما قال الحافظ ابن کثیر نے تفسیر فتح میں کہا ہے اس آیت کا سابق حضرت علی المرتضیٰ الاول کم کی تفسیر اور قرین
 کے یہ ہے اور مطلب یہ کہ اگر تیرے ساتھ یہ لوگ آستہرا کرتے ہیں تو ہم ذکر اور نہ بچنا تجھ سے پہلے رسولوں کے
 ساتھ باوجود ان کے مدد کے کثیر اندان کے خان کو خطیر ہو چکا ہے یہی حال کیا گیا اور یہ جہاد اور باوجود اپنے
 اس مذہب نے احاطہ کیا جسکی وجہ یہ ہے کہ تہہ کلا سے مراد بہت ہو این عباسؑ کے کما یکنو کم یضلمکم اور
 مطلب یہ ہے کہ تو کہ اسے محمد ان نہا کہنے والوں کو تفریح اور توجہ کے طور پر تہا ہی کن حرمت اور حفاظت
 کرتا ہو اس میں جب تم سزا ہوتے ہو اور دن میں جب تم اپنی محاش کے لیے چلے رہے ہو اس وقت کو اسلیہ مقدم
 کیا کہ اس میں اکثر حادثات کا وقوع ہوتا ہے من الرحمن رحمہ کے پاس اس عذاب کے جسکے طول اندر زول کے تم کو
 دستوجب ہو توجہ سے ہی سننے بیان کیو اور فراموشی کلمات کر سننے میں نہ تھاری کن حفاظت کرتا ہے دبا
 اور آخرت کو خدا سب عباد و متہرانا ناما ہوتا ہے اور رحمت کے عنوان کا جو قرض کیا تو اس میں اشارہ ہے
 اس طرف کہ ایسے حافظ اور عباد اسکی رحمت علمہ کر سوا اور کوئی چیز نہیں ہے اور یہ جو فرمایا کہ وہ اپنی مدد نہیں
 کر سکتے اس سے غرض یہ ہے کہ جب اپنے نفوس کی آخرت کو عاجز ہیں تو وہ اپنے غریب کے مدد کے کثرت کو نہ
 ہیں قویہ جلد ساتھ جس میں پہلے انکار کا اثبات ہے اور ان کے باطل اعتقاد کی وضاحت ہو اور یہ جو فرمایا کہ ان کو
 ہماری طرف سے رفاقت نہیں ہے تو اس کے معنی ہیں کہ کافر ہمارے خدا سے نہیں جو ہیں گے این قیاس نے
 کہا انکو کوئی شخص ہمارے خدا سے نہیں جو نہا دیگا اور یہاں سے جو ملے انکی تہن کے نافع ہونے کا ابطال کیا
 تو اس سے اس خبر اور بکت کی طرف انتقال کیا جس میں حضرت و منہج من اور فرمایا کہ یسوع دیا کی زندگی و
 ہماری طرف سے ان انسان کی طرف سے اور فرمایا لانی قبطیون کھر انکسیرم ولا تم منہما تصعبون
 اقلہ یروون انکائی لانی قبطیون کھر انکسیرم ولا تم منہما تصعبون ۵ قل انما انکسیرم ولا تم منہما تصعبون
 ولا تم منہما تصعبون ۵ لانی قبطیون کھر انکسیرم ولا تم منہما تصعبون ۵ قل انما انکسیرم ولا تم منہما تصعبون

لوگوں کا تو یہی خیال ہے کہ ترانہ ادا کیا ہے اور ہم کیا اس لحاظ کو ان احوال کو تسلیم کرتے ہیں جس میں تو نے عباد میں کے
 اور اس کا قول خدا تعالیٰ فرمایا ہے میرا سہ فرمایا اَنْ لَا يَطْلُبَهُ ذَنْبُكَ اَحَدًا يَسْتَعِظُ مِنْكَ رَايَ
 نیرہ کب سیر اور میرے فرمایا اِنَّ اللَّهَ لَا يَطْلُبُ مِنْكَ ذَنْبًا وَانْ تَكُ حَسَنَةً بَعْدَ عَفْوِهَا وَتَوْبَتِ مِنْ لَدُنْهُ
 اَجْرًا حَقًّا يَسْتَعِظُ مِنْكَ نَحْنُ نَحْنُ كَمَا كُنَّا كَمَا كُنَّا كَمَا كُنَّا كَمَا كُنَّا كَمَا كُنَّا كَمَا كُنَّا كَمَا كُنَّا كَمَا كُنَّا
 ثواب اور میرے سورہ لقمان میں لقمان کا قول بیان فرمایا ہے ساتھ اس نے بیٹے کو وعظ فرمایا يَا بُنَيَّ اِنَّمَا اَنْتَ
 مُشَقَّاقٌ حَبِّبْ مِرَّةً ذَلَّ مُشَقَّاقٌ فِي مَشَقَّةٍ اَقْبَى الْعُقُوبَاتِ اَنْ فِي الْاَرْضِ بَارَاتٌ بِعَاثُ اللَّهِ اِنَّ اللَّهَ لَكَبِيرٌ
 حَبِيبٌ يَسْتَعِظُ مِنْكَ اِنْ كُنَّا كُنَّا كُنَّا كُنَّا كُنَّا كُنَّا كُنَّا كُنَّا كُنَّا كُنَّا كُنَّا كُنَّا كُنَّا كُنَّا كُنَّا كُنَّا كُنَّا
 میں لا حاضر کرے انکو اس کے شکستہ جی جاتا ہے خبردار مجھ میں ابو ہریرہ سے مراد فرمادی ہے کہ حضرت علی
 اس پر علیہ السلام نے فرمایا كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ لَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ
 بُخْتَانِ اَللّٰهُ وَحَمْدُهُ بُخْتَانِ اَللّٰهُ الْعَظِيْمِ يَسْتَعِظُ مِنْكَ مِنْ جُزْءَانِ بِرِّكَ مِنْ رِيسَةٍ اَوْ كَسْبَةٍ مِنْ كُفْرَتِ
 نہیں لیکن قرآن و کلام کے قیاس سے دن اور ہمارے ہونے اور انکے کسبت پسند میں رہے وہ دیکھو میں ابھی
 اور دیکھو ہمان اللہ العظیم مترجم معنی اللہ تعالیٰ کہ یہ سب مختصر کلمے ہیں اور انکا پڑھنا ہی سہل ہے انسان
 کو چاہیے کہ ہر وقت ان کلموں کو پڑھتا رہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص نے فرمایا ہمت کیا کہ حضرت علی علیہ السلام
 سلم فرمایا اِنَّ اللَّهَ عَلَّامٌ لِّالْغُيُوْبِ اَسْمَىٰ كُلِّ رُؤُوسٍ اَلْحَقَّ اَنْ يَعْلَمَ الْفَقِيْرَةَ فَيُنْفِرَ بِهَا وَكَفَّ
 نِسْفَةً وَتَيْنَيْنِ بِحَلَّ كُلِّ عَمَلٍ مَدَّ الْبَصَرُ ثُمَّ يَقُولُ اَتُنْكِدُ مِنْ هَذَا اَيْتَا اَتَكْلَمُكَ كَتَبْنِي
 الْحَقُّ وَطَوَّنَ قَالَ لَا بَارِي قَالَ اَتَمَّكَ عَدُوُّكَ اَوْ حَسَنَةً قَالَ قَبِيْحَةٌ الرَّجُلُ يَقُولُ لَا بَارِي يَقُولُ
 بَلَى اِنَّ لَكَ عِنْدَ الْحَسَنَةِ زَادًا لَا يَطْلُبُ عَلَيْكَ الْبَرُّ لِيُخَفِّرَ لَهُ يَهْدِيْهَا فَيَنْهَا عَنْهُ اَنْ لَا يَلَا
 اِلَّا اَللّٰهُ قَالَ مُحَمَّدٌ ارْسُوْهُ اَللّٰهُ يَقُولُ اَخِيْرُهُ يَقُولُ لَا بَارِي مَا هَذِهِ الْبَيِّنَاتُ مَعَ هَذِهِ
 الْبَيِّنَاتِ يَقُولُ اِنَّكَ لَا تَطْلُبُكَ اَلْاَنْفُسُ تَقْرَعُ الْبَيِّنَاتُ فِي كَفَّةٍ وَالْبَيِّنَاتُ فِي كَفَّةٍ تَاكُلُهَا
 الْبَيِّنَاتُ وَتَقْتُلُ الْبَيِّنَاتُ قَالَ لَا يَحْتَلُ شَيْءٌ مَعَ اَنْفُسِهَا اَلْاَخْرَى الْحَيَّةُ يَسْتَعِظُ مِنْكَ اَسْرَاجُ بَرِّ
 اس میں ہر ایک شخص کو مخلوق کے سامنے کمال کے اکرار کے قیاس سے دن اور ہمارے ہونے اور انکے کسبت پسند میں رہے وہ دیکھو میں ابھی
 دفتر کو لے دین گے جن میں سہر و نذر و بصر تک مشورہ ہوگا بعد کہ ہمارا ہر ذرا ہو گیا جان گناہوں میں ہو کسی
 گناہ کا انکار کرتا ہے کیا خبر ہر میرے کہنے والوں نے ظلم کیا معروض کرے گا نہ اسے سب سے پاک نہ میں ان

وہ پہلی اس اگر ہی سزا کے گناہوں کو جو بے فکر ہے ہلا یا جاوے گا جسک الرسل علیہم السلام
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو نہ صرف حضرت مسیح علیہ السلام کی جانب میں چھینے جانے لگا
 حضرت مسیح علیہ السلام نے فرمایا مائلا ما یکرہ ذلک کتاب اللہ و قدفع اللہ زین الشیطان و اللہ علیہ
 کلام اللہ کفر شکیا و ان کان یطفا حبتہ من خردل انبیا بھائی کفر شکیا حاسین وہ شخص
 ہوا یا رسول اللہ مجھے ہی اس میں بہتر ہی معلوم ہوتا ہے کہ میں ان کو جدا ہوا جان میں آپ گواہ کرنا ہوں کہ وہ مرا
 (اشارہ) میں نے سب کو جو حرم خدا اور خدا کے ساتھ تو مجھے فخر و ثناء کا کیا حال ہو گا جسکا ہر طرف اور
 ہزار ہا ہر طرف لوگوں کی ابتداء سالی اور انکو رہائی پہنچانے میں بہتر نہ ہے حالکہ میرا لوگوں پر کسی غم نہیں ہے ہر
 بچاری کو تو وہ غلام ہے اور وہ لوگ میری کشتی میں چلے میں اس دن غیبت کیا کرنا ہوں اگر مجھ کو اس حرم حسین
 کی رحمت عارفہ ملنے نہ دے گا میری غیبت کی کوئی صورت نظر نہیں آتی میں جانتا ہوں کہ غیبت حقوق العباد
 میں سے ہے اور اسکو بد روگا زمین بخشیا کا جب تک کہ اہل حق صحت نگہ میں مگر میں ہر طرف ندی انا عند ظن عبدہ
 لی کے مضمون میں حور کر کے اس پر ظن کرتا ہوں کہ جو میں نے آنکھ کسی کے غیبت کی یا کسی کا نقصان کیا
 وہ اپنی طرف سے انکو کچھ انعام دیکر مجھ کو بخشو گا کہ تفضل علی عبدہ العفو الیہ لا الی غیرہ و ما ذلک علی
 اللہ و یزین اور ہر طرف کی متفق علیہ حدیث کو یاد کر کے اپنی جمیع ذنوب سابقہ و لاحقہ استغفار کرتا ہوں کہ اے
 میرے مالک سب سے گناہ کے اور میں جانتا ہوں کہ تو میرا اصل مالک ہے تو گناہوں کو صاف ہی کرتا ہے اور ان میں سے کچھ بھی
 کرتا ہے تو اب میرے سارے گناہ جو تھے بڑے صاف گئی اور ان میں تو ایک کو بھی نہ چھوڑ اور مجھ کو صحت اب اس کو
 جیسے میری جان نے مجھ کو آج جنت آمین یا اے العالین و یرحمہ اللہ اقبال آمین فتح کا بیان ہے کہ اہل مکہ کو
 عز و جل نے انصاروں اور احسانوں کو ساتھ بہرہ ور اور سونپ دیا اور اس کو ساتھ انکا زمانہ عمدہ ہوا تو ان کو
 دھوکا دیا اور انہیں بے خیال کیا کہ انکی غنیمتیں کہیں نہ اٹل نہ ہو گی اور ہمیشہ ایسے ہی سرسبز رہیں گے تو اسے جان
 و تعالیٰ انکو جواب دیا یہ دھوکا افلا یرون الایۃ یعنی یہ فکر و بچتے نہیں کہ ہم کفر کی زمین کا ارادہ و قصد کرنے
 میں اور اسکو غلبہ اور ظلم کے ساتھ گناہے چراتے میں انکے اطراف کو ہر ہم ایک بلد کو دوسری کو پیچھے اور
 ایک دھوکہ دے دے کہ یہیں مسلمان کے اس غلبہ کو نیکو ساتھ اور اس امر کو اپنی طرف مضاف و منسوب
 کیا اس امر کی انتہا اور تسلیم کیے اور اس میں دلیل ہے جہاد اور مجاہدین کی عظمت شان پر اور صبر نے کہا
 ہم اسکو گناہے میں قتل اور قید کرنے کے ساتھ تو یہ اس امر کا قوس ہے جسکو مسلمانوں کے ہاتھوں پر

جاری کرینگا اور اس آیت پر سرور مدین اپنی کلام گذر چل اور اس میں اشارہ ہو کہ غالب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحب ہی ہو گئے قل اننا انکم الا یہ اذ خلا فربا یا کہ تو انکو کہیں جو تم کو ساعت سوڑتا ہو جن اور خوف ملتا ہو جن تو اور کہ طاعت ہو قرآن مجید کے ساتھ نہ اپنی طرف سے اور اور کہ قول لا یسرہم للعصم العالیہ تو اسی کلام کا تہ اور بغیر ہے جسکے کفار و مشرکین کو کہنے کہ ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم باور ہوئی یا یہ قول اسکی طرف سے ہے اور سنی میں کہ جسکے کافروں کو اسے سب مانہ و تعالیٰ نے بہو کر دیا اور اسکے دل سے غرور دل نے نہر کی اور اسکی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا وہ پکار رہیں سن سنی اور عرض ہے کہ تو ان لوگوں کو نشانہیں سکا اور انھوں سے مراد دلیل ہے اور یہ ماخوذ ہے نفع الماکے قال ابن کبیر ان اور ہر ذرا کما نفع کسی کلام کے ایک بار کرنے کو کہتے ہیں خفیف طہر پر بعض نے کہا نفع سے مراد حصہ ہے بعض نے کہا طرف مراد ہی بعض نے کہا خفیف سے واقع ہر نامراد ہے اور ان سب احوال کے حال میں قرب ترین میں اور سنی میں کہ اگر کفار کو مذاب میں ایک خفیف سا اثر بھی ملے تو انکا جملہ کہیں اور ظلم کر بیان خیر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب مراد ہے یعنی باہنی جانوں پر دلیل اور ہلاکت کو پکار ہیں اور انہی ظلم کا اعتراض اور اقرار کر جن اور لام لیکم العیقہ معنی میں نے کہ ہے اور موازین میزان کی جہر ہے اور اس کو معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کو دن متعدد تو زمین ہون گی اور یہی ممکن ہے کہ موازین سے ایک ہی میزان مراد لی جاوے اور کما جاوے کہ جمیع کالفظ عظیم کے لیے بلا گیا ہے یا باعتبار اسکے اخرا کے کہ چونکہ صحیح بات یہ ہو کہ جمیع اہم اور جمیع احوال کے لیے ایک ہی میزان ہوگی اور حدیث میں جو میزان کی صفت اور کیفیت وارد ہوئی اس میں کفایت ہو اور موازین کے لفظ پر ہم سورہ اعراف اور کوفہ میں مقدار بحث کر چکر آگے لہنے کی سنی ہے اور قسط ساز ہیں کہ وصف اور معنی ذات قسط ہو اور قسط کو عدل مراد ہو کہ موازین کو موصوفت کیا گیا اس لیے کہ تول کی بھی مستقیم سوتی ہے اور کہیں غیر مستقیم تو اسے غرور بل نے بیان کر دیا کہ وہ میزان قیامت اعلیٰ جاوے اعتدال کے خارج نہ ہوگی اور یہی بحث کہ وہ میزان ان کس جوہر سے بنی ہے اور وہ اب موجود ہو یا نہیں تو ہم اس کے توقف کرتے ہیں اور ہمارا اعتقاد ہے کہ ہر ایک شخص کے حق میں وزن نہ ہوگا کیونکہ جنہوں نے حساب محنت میں جانا ہے جیسے زینا اور ملائکہ انکا کما تو لا جانا ہے اور وزن جن اور انسانوں میں کران کر لے رکھا جاوے گا جیسا کہ تکلیف دی گئی ہے اور فرمایا فلا تظلمو نفساً یعنی کسی مسک کے احسان میں کسی نہ کی جاوے گی اور نہ کسی گناہ کے گناہ زدہ کیے جاوے گئے اور نہ حاجت کے کما گنا کی ضمیمہ اس ہے عمل ہل علیک طرقت لہا بعلی غار سے کما ظلم کی طرقت وادی سے کما اور اسکی ضمیمہ کی طرقت جہر کہ نسبت محمد ہے فلا ظلم نفس شیئاً کی دلیل ہے اور اسکے لئے کسی کا حاضر کرنا

مراد ہے کہ جس کچھ میں گئے کو بعض نے کہا بیان حسب سنی میں علم تھا میں نے عالمین کو یکجا جو شخص کسی شے کا کام کرنا ہے وہ ہو گا جان لینا ہے اور یاد کر لینا ہے اور بعض نے کہا عاصم بن مجازین مراد ہے یعنی ہم میں ہیں خبر دینے والے اور بعض اس سے ڈرنا ہے کہ یہ کلمہ کی نسبت اس قسم کا عالم ہو کہ اس پر کسی چیز کا مشتبہ ہونا ممکن نہ ہو اور اس قسم کا توانا اور قادیہ کہ کسی سے منسوب ہو اور کسی پر نہ ہونے کے قواعد کو لائن ہے کہ اس سے بہت سخت خوف کرے اور امام احمد اور ترمذی نے نکالا اور ابن جریر نے اپنی تہذیب میں اور بخاری و ترمذی حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ ایک شخص نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اگر عرض کیا یہ غلام ہیں جو میری مذہب کر رہے ہیں اور میری مال میں سوچ رہی کرتے ہیں اور میری نافرمانی کرتے ہیں اور میں انکو مانا ہوں اور سخت سٹ کستا ہوں تو میں ان میں سے کسیا ہوں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جہاد نہ تو ان میں جہاد کی اور میری نافرمانی کی اور میری مذہب کی اسکا حساب کیا جاویگا اور اسکا بھی حساب کیا جاویگا جو تو نے انکو سزا دی تو اگر تیری سزا انکے قصود میں کو مقابل کم ہوئی تو تجھ کو فضیلت ہو یعنی جو سزا دے اور اگر تیری سزا انکے گناہوں کے مطابق نکلی تو جہاد کیا تجھ پر نہ تیرے لیے اور اگر تیری سزا انکے گناہوں سے زیادہ نکلی تو تجھ پر انکے یہ نقصان لیا جاویگا وہ شخص نے لگا اور بچا لے لگا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تو اسے غلام کی کتاب بنائیں پڑھنا و قنعم الما آذین القیظ عاصم بن مکس اس مرد نے عرض کی یا رسول اللہ مجھے تو انکی عبادی میں ہی سبلائی نظر آتی ہے میں آپ کو کہتا ہوں کہ وہ آزاد ہیں علامہ ابو الطیب نے کہا یہ معنی بہت حدیث میں وارد ہیں اور شیخ شمس نے روایت کیا کہ اسے کہ انکو کیسے خواب میں دیکھا تو بچا آج کے ساتھ اسے عزوجل نے کیا معاملہ کیا وہ بچا

حَاسِبُونَكَ فَقَدْ قَعُوا كُفَرٌ مِّثْلُ مَا عَقَبُوا

وَكَذَلِكَ أَكُلُ مِثْلِ لَيْلٍ بِالْمِثَالِ لَيْلٍ بَدْرُ

یعنی اسے عزوجل نے فرشتوں نے میرا حساب لیا یہ بلکہ نظر سے حساب کیا یہ احسان کر کر چھوڑ دیا اور یہی دستور ہے کہ ہر ایک ایک اپنے مملوکوں کے ساتھ لطفت کیا کرتے ہیں یہ اسے عزوجل نے اس سابق اجمال کی تفصیل شروع کی جسکو اس نے دہرا سنا قبل کے عنوان میں بیان کیا اور اس میں بیان فرمائے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ہے اور دوسرے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ حضرت لوط علیہ السلام کا یہ نوح علیہ السلام کا یہ داؤد علیہ السلام کا اور سلیمان علیہ السلام کا یہ حضرت ایوب علیہ السلام کا یہ اسماعیل اور ادریس اور موسیٰ علیہ السلام کا یہ یونس علیہ السلام کا یہ زکریا علیہ السلام کا یہ یحییٰ علیہ السلام کا یہ عیسیٰ علیہ السلام کا یہ فرزند ارمجد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور فرمایا

اهل وصف من فداوا الذين يظنون ربهم بالغيب امديا بلع كوشيت اور قوی میں تلامذہ سے بنی ہوئے
 کوشیت لازم ہے یا عرض ہے کہ اسکے خدایہ ہوڈر نہ میں امدیا کے خدایہ کہ انہوں نے نہیں دیکھا مہان ہر وہاب
 ہے یا کہ وہ خدایہ کے غائب ہیں اسلئے کہ وہ دنیا میں ہیں اور خدایہ آمنت میں ہے بعض نے کہا و مراد کہ طوالت میں
 (تتمایون) میں امد سے ڈر میں جب لوگوں کی نظر ان کو در پردہ ہوچکی ہیں وہم میں انشا قر شققون یعنی وہ کیا
 اہر ان کا علف میں اور یہ عام کے بعد خاص کے ذکر کرنے کو فیصل ہے اسلئے کہ طوالت میں سے عظیم مملوک ہے
 اور ہذا کا اشارہ قرآن مجید کیلئے فالق تادہ اور اشارہ قرآن کریم کی طرف قریب حوت کر ساندہ کیا اور
 اشارہ کہنے کہ اہل دنیا لوگوں پر پہل ہے نجات نے کہا قرآن فکر ہے اس شعر کے پور جو اسکے سائے نصیحت لینا
 چاہے اور یہ عظمت ہے جو اسکے ساتھ منقطع ہوا اور مبارک ہے بننے کثیر الکرک اور کثیر الخیر ہے اور یہ جو فرمایا
 اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُشْكِرُونَ تو اس سے عرض ہے کہ تم کیوں اس قرآن کو اسکے پاس آئیگا انکار کرتے ہو حالانکہ
 تم نزدیک کے اسکے پاس ہے ہونے کو فائل ہو یا یہ سننے کہ تم اہل سان ہو تم کلام کی نزیت اور لطافت کو پاتے
 ہو اور قرآن کی طاعت کو سمجھتے ہو اس قدر کہ دیا تمہارا سوا اور کوئی نہیں سمجھا باوجود اسکے کہ اس میں تمہارا
 شرافت ہے ہر تم کیوں اس سے منکر ہو اگر تمہارا سوا اور اہل زبان اہل انکار کرتے تو تم کو انکا مقابلہ طرہ ہے
 نہا استہ مانی اللہ ولقد انکبا ابراہیمہ رشداً من قبل و کتاباً علیہم ۝ و قد قال لا یبہون
 قومہما ہذا النمل ایل القرآن لہما علیکون ۝ قالوا وجداً ابداً نا لہما علیہم ۝ قال لقد
 کنتم ائمتدا ابداً کتم فی ظلال سنین ۝ قالوا اجتہنا للحی امانت من الیہین ۝ قال بل
 کرکمہ ربکم لثعلوب ۝ الا فی الذی قطعہن ۝ انا اعلیٰ لکم من الشوہین ۝ اور اگر وہی تہی بنے
 اور شہیم کو اسلئے نیکتہ اور ہم کہتے ہیں اسلئے خبر کیا اس نے اپنے باپ کو اور اپنی قوم کو یہ کیا مرتبین ہیں جنہ
 تمہ کے پیشے پر جو ہے یا اپنے باپ و ادون کو اس نے بچنے کو لا مقرر ہے ہر تم اور تمہاری باپ و ادو غفل
 میں حیر ہوئے تو ہم ہر اسلئے بھی بات یا تو کملا زبان کر کہے بلا منین پر بے ہمتا را وہی ہے رہا آسمان اور
 زمین کا جس نے ان کو بنا یا اور میں اسی بات کا قائل ہوں اور غر و بل اپنے غلیل طلیل علیہ السلام کی خبر دیتا ہے کہ
 پھر اور صفحہ میں میں انکو حق بتا دیا رہتا اور بتا دیتا انکو محبت قائم کرنا اپنی قوم پر ہے فرمایا و فلک جنتا
 انیکما ہا ابراہیمہ علی قومہ یعنی ملاری دلیل ہے کہ یہی بارہم کو اسلئے قوم کے تقابل اور حضرت ابراہیم
 علیہ السلام کی خبر میں میں منکر ہے کہ آپ کے باپ نے آپ کو ظہر میں لکھا اسلئے خبر خوار نہ ہے اور کہ چوکلک

سنا ہر لڑائی طرف سے جسے کہلے گا ناسمین بچا ہوا اس پہلے جتنے کسی و بات نہیں کشتی فرمایا بلکہ
 رَبِّ الْعَالَمِينَ الْوَاقِعِ الْوَقْفِ فَكَمْ هُنَّ بَيْنَهُمَا مَالِكٌ ہر جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے سب سے بڑا
 اور زمین کو بنایا اور جن چیزوں کو یا آسمان اور زمین میں ہیں ہمیشہ باکاجی خالق اور پوری ہی مقدار کتا ہوں
 کہ اس کے سوا کوئی توفیق نہیں ہے اور اس کے سوا کوئی سبب نہیں ہے لالہ الہود و لارب وادہ اشعی خالق الحافظی القسیر
 لہم کا بیان ہے ہر کہ جو شہ کا اہم ہیم اور اہم ہیم کے مثال سے کہ اس کو لائق ہی وہ جس نے اہم علیہ السلام کو کسی اور
 ہون کو قدرت دینے سے پہلے ہمیں الہیہ رحیل کے نزدیک سوزی اور مجاہدے کے کائنات میں ہے یہاں ہے کہ ہم نے
 انکو لڑکھن میں۔ اہ و کما دی اور لڑکا لڑکھن میں ہے کہ عزت اور عزت سے پہلے جتنے حکم دیت یا بکریا پیسے عزت
 سے پہلے اسکو نظر اور استدلال کی توفیق دی حبان پر اندیشہ کیا رات نے اور اپنے سورج اور چاند اور ستارے
 دیکھ اور یہ بیان پادہ اذ اصعدا سورہ انعام میں بڑی تفصیل سے گذرا اور اکثر مفسرین نے بھی لکھا ہے اور پہلی
 مسنون کہبت کم مفسر خال میں اور ایسے مراد آرت ہے اور قورہ مراد اور اس کے اتباع مراد میں اور ثانی سے
 مراد صود اور اصنام میں فالہ مجاہد اور اس میں جمیل عارفانہ ہے علیہ کہ آپ جلتے ہیں کہ یہ لوگ انکی عظمت
 کرتے ہیں اور پہلے دریافت کیا انکی تھوڑے کے لیے اور مثال اصل میں اس معنی میں کہ جو کہتے ہیں جو اس کی
 مخلوق میں کسی چیز کے مشابہ ہو اور عکوف کہتے ہیں کسی شے پر کسی فرض کے لیے لازم اور سترہ میں کہ لڑکھن بہتر
 بت ہو ان میں کے بعض قوم نے کہتے اور بعض چاندی کے اور بعض لوہے کے اور بعض فطی کے اور بعض
 لمبے کے اور بعض ہنر کے اور بعض لکڑی کے اور سب بڑا جو تہادہ سوزیکا تھا جو اہر کے ساتھ جڑا ڈگلا ہوا
 تھا اور اس کی مدد کھنوں میں بدیا تو تہو جرات میں دجرا خون کی طرح روکھنی دیتے تہا اہم علیہ السلام
 کی قوم نے بھی وہی جواب دیا جو ہر عاجز کی لاشی ہے جب وہ ٹکا لگاتا ہے اور یہ ایک مذہبی کی جہانی ہے
 جس کے ساتھ وہ ڈوبتے ہوئے کہ کوہ ہے اور وہ کیا ہے محض ابا و اجداد کی تقلید کو ساتھ نہ کہ کہ اپنے ہم
 نے اپنا ابا و اجداد کی عبادت کرنے کو دیکھا تو ہمیں ہی اقتدار انکی عبادت کرنے لگا اور ملت اسلامیہ کو تقلید میں ہی
 جواب دیا کرتے ہیں جب کیا بہ سنت کا کوئی عالم انکو کہے ایسے عمل پر لکھ کر کہتے ہیں جکا دار ماہر محض اہر
 پر ہوئے اور وہ دلیل کے ساتھ مرفوع ہی ہوئے ہے ہی ہماری امام نے فرمایا جسکی کہنے اپنے ابا و اجداد کو تقلید
 کرنے ہو کر دیکھا خدا دی نے کہا تو اہم علیہ السلام کی قوم نے کوئی جواب نہ دیا تقلید کے سوا اور اس امت
 کے خلدن کا جی جواب ہے جو اہم علیہ السلام نے اپنی قوم کو اس کے استقل کا جواب دیا وہ یہ کہ تم اور تمہارے

جب آپ کو دیکھا ادا آپ کے ساتھ اہل بی بی طہرہ کو اتھو بادشاہ کو پاس آیا اور بولا آپ کے ملک میں میان ملک مرد
 آیا ہے اس کے ساتھ ایک عورت غصب و غلام نے اس کو آپ کے پاس بھیجا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام اس ظالم
 پاس آئے مظلوم بولا ہجرت آپ کی رشتہ میں کن ہے آپ فرمایا میری بہن سے رشتہ جو بہن اور حقیقت
 میں یہی جو بہن نہیں تھا اس لیے کہ آپ نے دینی رشتہ مراد لیا ہے آپ خود اس کو آگے جا کر فرعون کی غلام بولا آپ
 جاپے اور اپنی بہن کو میرے پاس بھیج دیجئے آپ گئے اور فرمایا اس ظالم نے مجھے تیرا رشتہ پوچھا مانتا تو میں کہہ بیٹھا
 ہوں کہ تو میری بہن ہے تو مجھے اس کا پاس جا کر جھٹلانا مست تسلیم کرنا کہ اس کی گناہ اپنی دین میں میری بہن ہے اور
 زمین پر میرے کون سے سوا کوئی مسلمان نہیں ہے اور آپ خود اس کو دیکھ گئے سبحان اللہ پیڑوں کو کس قدر اللہ تعالیٰ
 کی اطاعت کا خیال ہوتا ہے آپ نے ام المؤمنین کو چھ کیدار کے ساتھ نہیں بھیجا آپ خود ساتھ تشریف لائے اور یہ
 اس لیے کہ امینی مرد کو اجنبی عورت کے ساتھ چلنا حرام ہے اور ظالم کے پاس آپ نے خلوت میں ان کو بھیجا تو یہ ظلم
 اس مرد نے ام المؤمنین کو طلب کیا اور اس کے دفع پر آپ کو طاقت نہ تھی لیکن چونکہ امر غرضی پر کامل ہوسا
 تھا اس لیے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ظالم کی کید کو دفع کیا اور ام المؤمنین کو اس کی شرارت سے محفوظ و محفوظ رکھا اور
 اپنے کرشمہ میں اور لاکھوں صلاح آپ پر ہم غلیل طلیل امدان کی بی بی ام المؤمنین سارہ علیہا السلام کی حرمت
 اور غلیل اور اس کے تصدیق کو میل خاتمہ ایمان پر کرادیا اور آخرت میں میرے ستر ڈھانک میں بچے دل سے خبر
 عالی درگاہ میں عرض گنہگار ہوں کہ میں بنی اسرائیل کی تیرا ہی محتاج اور فقیر ہوں اور آخرت میں بھی تیرا ہی فقیر
 سیرا کوئی وقت تیری طرف فقیر رہنے کو خالی نہیں اللہ اللہ اللہ الی احوج ما كنت انک فی الدنیا والاخرۃ
 آمین یا آل العالمین) پھر آپ علاحدہ ہو کر نماز پڑھنے لگے سبحان اللہ اللہ کے چار حزب ان کو کوئی تکلیف پہنچے
 تو ہی اس سے اسکا کشف چاہیں اور حزب ان کو خوشی ہو تو ہی اس کا حمد کریں انکا کوئی وقت اللہ کی یاد کر
 خالی نہیں رہتا تکلیف کو دیکھو اور یہ آپ نماز پڑھ رہے ہیں چار و حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی یہی معمول
 تھا کہ جب تک کوئی تکلیف پہنچتی آپ نماز کی طرف گھبراتے اور یہ سورتہ طہ کے اخیر کرم میں کچھ تکرار گزری
 فرمایا امر غرضی نے وَاسْتَعِذْ بِالْعَتَبَةِ الصَّلٰوةِ جب حضرت ام المؤمنین ظالم کے پاس اعلیٰ کی گئیں اور اس
 ظالم نے آپ کو دیکھا اور آپ کو ہاتھ لگانے کے لیے جھپکا اور رضا کی مدد سے خود محنت پڑا گیا اور بولا سر کو
 اللہ کو دعا کر کہ مجھ کو جو بڑا دیوے اور میں مجھ کو تکلیف نہ دے گا آپ اس مرد کے لیے دعا کی پھر وہ کھل گیا
 پھر ملنے ارادہ کیا پکڑنے کا اور خود پکڑا گیا دیا ہی ملک اس سے زیادہ محنت اور بولا میرے لیے دعا کرو اور میں

[illegible]

دین اللہ کی بات کو چنبری سکتے ہیں جو ان کے ساتھ دین و دنیا میں جو ایک کی قسم لے کر دین و دنیا میں
 ہے لیکن یہ قول بہت عجیب ہے جس سے پہلے اس کو کرنا اور انہوں نے اپنے صاحبزادوں اور شاگردوں کو دینا
 ہوا یا تو بوجہ چکر مار کر دین کے ساتھ کہیں معاملہ کیا نہ تو بوجہ بڑا قانون دین سے ہے جن لوگوں کو ابھی
 علیہ السلام کو رسالہ لکھ کر کہتے ساتھ ساتھ ہوا ایک جہان اگر برا بھلا کہہ دیتا اسکو برا ہی کہتے ہیں جو
 پہلے اسکو لوگوں کے سامنے آؤ تو کہہ دیں یہ ایک لہجہ کی منکر اور یہ کہی لیا برا کام نہ کرے جس نے کہا ہے
 جو میں کہہ لوگ کہیں کہتے اسکو تو نہ دیکھو یہ کہہ سکو تو نہ چھوٹے دیکھو یہ چھوٹے دیکھو یہ چھوٹے دیکھو
 بلایا اور انہوں نے آپ کو چاہا کہ تو نے یہ کلام کیا ہے اور یہ انہوں نے آپ سے نعم میں آپ پر محبت قائم کرنے کے لیے
 آپ کو چاہا آپ نے انہوں نے محبت قائم کر فرمایا اس نے کیا ہو گا شہانے کیا یہ کہ یہ فریضہ کی سبیل ہے اور
 اس کے نام آنا ہے کہ صوم کیہ کا یہ فعل میں ہے بلکہ یہ فعل میرا ہے اور حاصل یہ ہے کہ آپ نے اپنے نفس کے لیے
 جو مانع پر فرمایا جو ان کے ساتھ ہوتا اور ان کی فضیلت کو شامل ہے اتنے بوداؤد اور ترغی اور ان تندر اور ان
 الی حاتم و غیرہ اور یہ کہ انکا لاکھ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا ابھی علیہ السلام کہی کسی امر میں جہت
 نہیں ہوا اگر میں متعاضد میں کہہ رہے ہوں کہ سب اس کی ذات میں ہیں ایک تو یہ کہ انہوں نے فرمایا میں بیمار ہوں
 اور آپ بیمار نہ ہے اور دوسرا جو آپ کے ساتھ فرمایا یہ میری بہن ہے اور تیسرا جو فرمایا اس نے کہا ہو گا اور
 یہ حدیث ابو ہریرہ کی حدیث کو اس سبیل سے جو کہہ جتنے ابھی نقل کیا اور اس کی مثل ابھی نے ابو سعید
 کی حدیث کو نکالا ہے فرمایا کہ انہوں نے آپ کو کہہ دیا کہ یہ کلام ان کے ساتھ کہنے کے لیے ہے مگر ان کا ہون ممکن ہے اور
 یہ کلام پر قادر ہیں اور جو کچھ ان کے کہا جاوے ہو کہ میں نے یہ نہیں سنا میں اس حدیث کے مطابق ہکا جو ابھی
 کہتے ہیں اور ان کے ساتھ ان کا اور ان کے معنی میں شرط جواب میں شرط پر مقدم ہے اور یہ علیہ السلام سے عقل
 کے ساتھ اور ان کے بیان کے بیان کے کہہ دیا کہ جو شخص منکر ہو اور عالم نہ ہو وہ عبادت کا استحقاق نہیں کہتا
 نہ اس پر خدا کا اطلاق جائز ہے کہ اس کلام میں آپ ایسی قرین کی چاہیے جو ان سے اقرار کر دے اس کا
 کہ عبادت جس کی عبادت کرتے ہیں وہ انہیں میں کہہ دیا کہ انہوں نے جب کہا یہ تو نہیں بول سکتے تو آپ نے
 فرمایا تو میں ان چیزوں کی کہیں عبادت کرتے ہو جو بولنے کو ہمارے میں اور انہیں سے نادان ہیں جو ان کی پاس
 انکی میں بلکہ میں انکی ذاتوں پر دافع ہوں کہ تو آپ کی کلام باطل کے فرض کر لینے کے قریب ہے جسے کہہ
 ساتھ کہہ دیا کہ اس کلام پر اور اس کا اقرار اور اعتراف کر دیا کہ ہکا شریف نے جو جانتے ہیں ہکا شریف

ربح ہوا ہے فوجوں اور لشکروں کے مابین اِکڑا اُنکڑا اظہار ۰ سَمْعُکُمْ عَلٰی رُؤُوسِهِمْ لَعَلَّ
 عَلِمْتُمْ مَا هُمْ لَا يَخْلُقُونَ ۰ قَالَ اَتَقْبِدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْئًا وَلَا يَضُرُّكُمْ
 اَفَلَا تَعْقِلُونَ ۰ پھر جو اپنے جی میں پرہے لوگوں میں پریشانی
 ہر جگہ کہ پتھر پوچھا گیا ماسل ابراہیمؑ کی جو یہ سزا الکرار اور کہنے لگے تو جانتا ہے جیسا کہ تو میں بولا
 کیا پھر تم بوجہ ہوا ہے درویشی کے کہ تمہارا کچھ نہ بھلا کرے نہ برا نیز ابھون میں تم سے اور حکم تو بوجہ ہوا
 کہ سو کیا تم کو جو بنیں اسے عز و دل ابراہیمؑ علیہ السلام کی قوم کی طرف سے خود ہی ہے کہ حسب انکس ابراہیمؑ علیہ السلام
 نے فرمایا جو فرمایا تو انھیں اپنے جیوں میں سوچا اور خود اپنے آپ کو طاقت کی کہ تم نے خود غفلت کی کہ بیان
 کوئی چکریدار نہ چھوڑا جو اہل مخالفت و حسرت کرنا میرا زندقہ ہے کہ اپنے قاتل کہتے ہیں قوم کو بڑی حسرت
 پر لیا اور بے توجہ جاتا ہے کہ نہیں بول سکتے تھی نہ کہا تم کہو ملے روہم کی تفسیر میں کہ وہ فتنہ میں
 پڑ گئے اور اب ان زندقہ کا سوجھنے میں لگے اور قاتل کا قتل کو قوم کو کشت حیرت فرمایا بہت ظاہر ہے اس لیے
 کہ انہوں نے یہ کام سر نہ چاکرنا حیران ہو کر اور عاجز ہو کر کیا دیکھا کہنے لگے تو جانتا ہے میرے بولا کہ میں ہم
 تو کیوں ہم کو کہتا ہے انکو پوچھا اگر یہ بولا کہتے ہیں اندر جانتا ہے بنیں بولا کہتے ہیں انہیں نے اقرار کیا
 کہ یہ بول نہیں سکتے تا ابراہیمؑ علیہ السلام نے فرمایا اَتَقْبِدُونَ مِنْ دُونِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْئًا وَلَا يَضُرُّكُمْ ۰
 جب یہ بول نہیں سکتے اور پہلے بڑے مالک و مختار زمین میں تو تم ان کو کیوں بوجہ ہوتے ہو تمہارے
 لیے اور حکم تو بوجہ ہوا اور عز و دل کو چھوڑ کر جس منکالت اور کفر و غیظ میں تم نہیں رہے ہو جس میں جاہل ظالم
 فاجر ہی ہوا کہنے میں تم نہ بنیں کہنے اور ہی محبت کی بابت جبکہ ساتھ اپنی قوم کو ملامت کیا سو نہ ہم
 میں فرمایا وَنَلَّكَ جَلَّتْ اَعْيُنُنَا عَنْ سَنَائِهِمْ وَتَفَافَتْ اَعْيُنُنَا عَنْ سَرَاتِكُمْ ۰ اِنَّ سَرَاتَكُمُ حَكِيمٌ
 عَلِيمٌ ۰ اے اقبال الحافظ ابن کثیر نے تفسیر و تفسیر بیان ہے کہ جس نے بعض کی طرف رجوع کیا اس شخص
 کی طرح جیسے ہمارے اپنے کام کی دلیل نہیں رہی وہ اپنی جوت سے منقطع ہوا ہے اور جس کی دلیل کے صحیح ہے
 کو مان لیتا ہے اور اپنے عقل کی طرف رجوع کرتا ہے اور یہاں پہلے کہ انہوں نے اس گفتگو سے سوجھ بوجھ کر
 اپنے نفس سے غمزدار کو دفع نہیں کر سکا اور جس نے انکو غمزدار پر پٹا لگا کہ نقصان نہیں کر سکتا اسکا عبادت
 لگے سختی ہونا محال ہے دیکھا انہوں نے کہا انکم الظالمون یعنی تم ہی بے انصاف ہو کہ ایسے جماعات
 کی پوجا کرتے ہو اور جس کی طرف تم نے اپنی قول اَلَا لِمَنِ الظَّالِمِينَ کہنے کے ساتھ ظلم کو منسوب کیا تمہارا ظالم

ہوسنیاں کیا سب اور کچھ جمع کیا سب ہنگامہ مقابلے کو ستم ان کو خطرہ کو پہر ان کو زیادہ آیا ایمان مسلمہ میں ہے
 ہوا کہ اس کی خوب کار سنا گئے تھے حصار سے کہتا ہوں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بسک لڑائی ہو تو غصہ ہو کر کہتے
 تو ہوسنیاں فرما کر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدد پر تیار تھے تو الزام انہیں پر ہوا اور لڑائی ہو تو کہا یا ایک شخص
 دین کی طرف جاننا اس کو کچھ دینا کیا کہ وہ ان اطراف کی ایسی چیزیں کاہد کہ وہ خوف کما دین اور جنگ کو نہ آدین
 نہ شخص سے نہ ہوں چھو کہنے لگا کہ کہے لوگ نے بڑی سمیت کی ہر تکرار بہترین مسلمانوں کو حقتالی نے
 استقلال دیا کہ اس کو سب سے آخر میں رہ کر ہر تکرار کر کر نفع لیکر ہر تکرار کے بعد صغریٰ کہتے ہیں
 ادا سے پہلے جو لڑائی بیان ہو چکی اس کو مدد کری کہتے ہیں حافظ ابن کثیر نے کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
 کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْاِسْلاَمِ فِی الدَّارِ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّکَ فِی الْاِسْلاَمِ
 فَاجِدُکَ اَنْفَاقِیْ الْاَرْضِ وَاجِدُ الْعَبْدَ لَیْسَ بِجَبْرَتِ اَرْبَعِمْ عَلَی السَّلَامِ اَنْکَارِ مِنْ دَاوُلْکَ فَوْرَا لَیْسَ
 بے شک تو آسمان میں (عرش صلی پر) ایک ہی ہے اور زمین میں ایک ہوں تیری عبادت کرتا ہوں تو وہ
 الحافِظُ التَّوْبَتِیْ اور ہر وی ہے کہ جب آپ کو کچھ نہ لے کر تو آپ نے فرمایا لا اَدْعَا اِلَآلَہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اَلْحَمْدُ وَکَلِمَہُ
 لا شَرِکَ لَکَ سُبْحَانَکَ (ابھی) تیرے سوا کوئی عبادت کا استحقاق اور صلاحیت اور تعداد نہیں رکھتا تو ان تبارک
 صبور کے لوگ اور سلامت ہر حال تیرے لیے نہ تے ہیں تیری ہی تعریف ہر اور تیری ہی اصل اور خواہش ہر حال
 تیرا کوئی مافیال اور شریک اور ساجی نہیں ہے غیب جابی کہتے ہیں غلیل غلیل صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر ہوت
 سولہ برس کی تھی فاسد عالم بعض سلف نے بیان کیا ہے کہ آپ کے سلسلے حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور فرمایا تجو
 (اہد) کہ حاجت ہے فرمایا تیری زبرد کہ حضرت نہیں ہے ادا اس کی حاجت ہے میرے بڑے دین میں ہر سید
 بن جبر کہتے ہیں اور ابن عباس بھی ہر وی ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو زمین کا دار
 کہنے لگا سنی تو تر باطراف سے لپٹنے میں کب باش آمد نیک حکم دیا جان پھر اس کو برساؤں سمیع بن جبر کہتے
 ہیں ہر اس عر و جل کا حکم اس رشتے کے اسرار سے متا فرمایا اس عر و جل نے پناہ کئی تہا اَوْ کَلَّا اَحْلٰی اَبَیْنِمْ
 سمیع بن جبر کہتے ہیں میں ہر کوئی آگ نہ ہی مگر کچھ کچھ کب سب سب کہتے ہیں کہ من نگار را آگ اس کو کچھ فائدہ
 نہیں آتا یا ادا نگار را آگ اسے ابراہیم کے وثاق در سین اس کے سوا اور کچھ سنا کہ آپ کو باد کہہ سنا کہنا کہ
 نہ طبا یا علی بن ابی طالب اس آیت کی تفسیر میں ہر وی ہے کہ انہوں نے فرمایا اس آیت کی تفسیر ہے کہ وہ کہتے
 کو ضرر نہ ہو چار رواہ الثوری عن ابن کثیر عن علی بن ابی طالب ابن عباس اور اہل بیت کہتے

ہم ان کو اس طرح قتل کر دے گا کہ ان کو نہ مانے نہ اس کی ہمت نہ کرے اور ہم علیہ السلام کو تکلیف پہنچائی اور جو چیز سے
اس امت کی تعمیر میں قتل کیا کہ انہوں نے فرمایا انہوں نے بہت کڑا کر لیا کہ جو عہد کر کے ایک خطیرہ رہنے پر آمادہ
اور حضرت کو اس میں آگ لگائی اور جس چیز کو آگ لگی اس کو اہل قتال نے بجا دیا کہ اہل لوگ بیان کرنے میں کہ
جبریلؑ کے ساتھ ساتھ ہے یا کہ سارا کچھ ہے یا سب سے پہلے تیرے تو اب کہ پسینہ کسا اور کوئی تکلیف نہیں
پہنچی مگر اسی نے کہا اے ساتھ ساتھ نہ تھا فرشتہ رہا سنال بن عمر کہتے ہیں مجھے خبر دی گئی ہے کہ ابراہیم علیہ
السلام آگ میں ڈالے گئے اور اس میں پچاس ہزار سال رہے فرمایا میں نے کوئی دن اور نہ کوئی رات ایسی عہد بسر
کی کہ پچاس ہزار سال راتوں کو میں جا رہا ہوں کہ میں ملدی ٹھہری ہے ہی بسر کروں ابوہریرہ کہتے ہیں کہ ابراہیم
علیہ السلام کو اپنے کیا عہد کا جب ابراہیم علیہ السلام سے پردہ اٹھا اور آپ آگ میں تھے اور اس نے
یہاں آگیشائی کے پسینہ پہنچے پھر حضرت ابراہیمؑ کی آیت آئی اِنَّا هَدَيْنٰهُ سَبِيْلًا وَاَبْرَاهِيْمَ تَرَى الْمَلَائِكَةَ سَامِعِينَ
خبر ہے قنادہ کہتے ہیں کہ وہی دو ابراہیمین بنا کر وہ آپ آگ بجا تا تھا نفع چھپکلی کے سوا نہ رہی کہتے ہیں
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چھپکلی کا زین کا حکم دیا اور فرمایا یہ بدکار ہے نفع کہتے ہیں جبکہ فاکہ بن خبیر خود
کہے ایک لوندی نے خبر دی کہ وہ حضرت عائشہؓ کو اس آگ میں اور اس نے حضرت ام المومنینؓ کے گھر میں ایک بچہ بھی لایا
اور پوچھا کہ ام المومنین آپ کا اس بچہ کے ساتھ کیا کام ہے تو انہوں نے فرمایا ہم اس کے ساتھ چھپکلیوں
کو مارا کرتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب ابراہیم علیہ السلام انکار میں ڈالے گئے تو زمین کوئی آیت
نہر ہاگر وہ انکار کر جائے گا اس چھپکلی کے سوا تو یہ حضرت ابراہیمؑ کے انکار کو پہونگیں ملا تا تھا اور ہر حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس (بدکار) کے لڑیکا ارشاد فرمایا جس طرح عمار بن زید نے بیان کیا ہے کہ
دارو ہوتا ہے وہ کہ اگر ابراہیم علیہ السلام کی آگ کو طمانا قتل کا باعث ہو تو یہ علت ہے تو صرف اسی چھپکلی کو
مارنا چاہیے نہ جس نے آپ پر آگ کو شہر کا پاتا ہا اب چھپکلی جس نے آگ کو شہر کا پاتی تھی وہ تو موجود نہیں ہے پھر اور
چھپکلیوں کو مارنا یا ظلم نہیں تو اور کیا ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکار دے گا ارشاد کیوں فرمایا اسکا
جواب یہ ہے کہ جنابؐ ہر رسالت علیہ التوحید و التسلیم نے جس قوم کے قتل کا ارشاد فرمایا اس کے قتل کے لیے
ابراہیم علیہ السلام کی آگ پہونکنے کو آپے علت قرار نہیں دیا اس کے قتل کی علت تو وہی ہے جو سانپ اور بچہ
کے قتل کی علت ہے اور وہ اس قوم کا نہر ہا ہوتا ہے جس کو طمانا قتل کی جتنی نے نہر قنادہ علی فرزند شکرہ میں اسی
حدیث کو شرح میں لکھا ہے وَهَذَا فِي الْحِكْمَةِ مِنْ مَدَائِمِ التَّحْقِيقِ لِكَيْ يَبْلُغَ الْعِلْمُ بِمَا

[illegible]

اور ابوسہیم علیہ السلام دو نون ہجرت کر کے کفار کو جاوے ہو کہ حضرت ابوبکر علیہ السلام کو ام المؤمنین حضرت سدرہ
 طبینہ استقامت میں اور وہ ان کے بادشاہ کی صاحبزادی تھیں اور اس سے پہلے وہ اپنے لوگوں کے دین میں
 طعن کیا کرتی تھیں تو آپ کے ساتھ اس شرط پر نکاح کیا کہ ہر لیکر کہیں چلے جائیں وہ ان میں جبراً ہو
 غریب اور مشہور ہے کہ انکی چھانڈا جبراً نہیں اور آپ کا ان کے ساتھ نکاح ہوا جانتا اور آپ کا لیکر ہجرت
 کر کے ہجر اور عربی نے ابن عباس سے روایت کیا کہ سیدک زمین پر مراد کوئی زمین ہے زمین سننا کہ اس پر مدخل
 لے فرمایا اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ تَضَعُ لَاسْنَا لَكَ الَّذِي سَكَتَ مَسَاجِدًا قَدْ هَدَىٰ لِلْعَالَمِينَ فَبِذَلِكَ بُنِيَ مَقَامُ
 اِبْرَاهِيمَ وَكُنْ دَخْلَكَ كَانْ اَمِنَا بِنِي خَتْمٍ بِلَا كَرِهٍ لِّاَرْكَانٍ كَبُو سَلَمَةٍ سِي وَجْهٍ كَرَمٍ بِرَبِّكَ دَالَا اور
 نیک راہ جہان کو لوگوں کو اس میں نشانیاں ظاہر ہوں کثرت ہونگی جگہ ابوسہیم کی اور جس کے اندر آیا
 اس کو اس ملا اور نافلہ سے حلیم مراد ہے فالو عطار و مجاہد اور ابن عباس اور قتادہ اور حکم بن عیینہ کا یہ قول
 ہے کہ نافلہ دلدہ (پوتا) مراد ہے یعنی اسحاق علیہ السلام کے گھر مقبوع علیہ السلام پیدا ہونگے کہ اقال شتاک
 فَتَبَيَّنَا نَا كَيْفَ نَحْنُ وَدِينُ قَدْ اَوْفَقَ بَعْضُ نَبِیْنِیْ سَمِعْتُ سَمْعَ خُبْرٍ دِی سَادَ عَلِیَا سَلَامَ كُو سَمَاقِی كِی اور
 اسحاق کو سچے مقبوع کی اور عبدالرحمن بن زید بن سلم کہنے میں کہ حضرت ابوسہیم علیہ السلام نے نواک بیتا
 طلک کیا اور فرمایا رب ہب لی من الصالحین یعنی اسے رب سچے بخش مجھ کو کوئی نیک بیتا اور اس نے آپ کو
 اسحاق دیکر مقبوع انعام میں دیا آم سے وخص مراد ہوتا ہے جسکی اقتدا کی جاوے اور ان لوگوں کو اس
 نے ایسے بنایا جسکی پیروی کی جاتی ہے اور عبادت با نرے یہاں ہے کہ اسکی توحید کی طرف اس کے حکم سے
 بلاتے تھے وَلَمَّا فَرَمَا یَا اَحْمَدُ اِلَیْهِمْ فَعِلَ الْخَيْرَ اَمْرًا رَقَامَ الْقُلُوبِ وَابْتَدَا لَمْ یَكُنْ یَدِ كَالْکَلْبِ
 لَمْ اَعْبِدْ دِیْنِ اور اقامت صلوة کا حلف جو فعل خیرات پر ڈالا حالانکہ اقامت صلوة اور اتار زکوۃ
 یہ سب فعل خیرات میں بطریق اولی داخل ہیں تو یہ خاص کے حکم حلف ڈالنے کو نہیں ہے اور یہ جو فرمایا
 کہ وہاں تھے اس سے بیخبر تھے کہ وہیں خیر کا لوگوں کو حکم کرتے ابوسہیم ہی عمل کرتے ہر لوط علیہ السلام
 کا ذکر فرمایا اور وہ لوط بن ہار ان بن اندر میں ابوسہیم علیہ السلام پر ایمان لائے تھے اور آپ کے بیچ تھے
 اور آپ ہی کے ساتھ انہوں نے ہجرت کی کہ اقال قتالے قَامَتْ لَکُمُ الدُّرُودُ وَقَالَ لَقَدْ مَعَا جِرَ اِلَی دِیْنِ
 اِنَّهُ هُوَ الْعَرَبِیْنِ الْکَوَکِمِ یعنی ہر ان دیا ابوسہیم کو لوط علیہ السلام نے اور بوسے ابوسہیم میں وطن
 جہنم ہوں اپنے رب کی طرف بیشک ہی ہے زبردست حکمت والا ابوسہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ

حکم اور سجدہ کیا اور اہل طواف کی امداد کو بھی بلایا اور انکو بھی سجدہ اور احوال و تعلقات (سجدہ کی
 طواف پر) انہوں نے آپ کو جھٹلایا اور مخالفت کی اور انکو اور قتال کسا دیا اور ان کی جبینہ دھمکی سے
 امر کی اور قتال اپنی کتاب عزیز کی بہت جگہوں میں خبر دی ہے و کذا فرمایا ق ^{۱۰۴} یحییٰ مین القرآن ^{۱۰۵} الی
 کانت کلک لکبایت آکھتہ کافوا اقم سونہ لویقین و آذ خللہ فی رحمہ و آرائہ من الویلحان
 فتح میں کہا ہے کہ لوط علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے تھے فالہ من عباس یعنی چوٹے ہارن کے
 اور ایک آپ کا تیسرا بھائی تھا اسکا نام ناخر تھا اور یہ تینوں اُن کے بیٹے تھے اور ہارن ہارن قعدہ ابراہیم
 علیہ السلام کا چچا اور سارے علیہا السلام کی چوہے ہارن کی بیٹی تھیں اور یہاں ابراہیم علیہ السلام پر ایمان لائی
 ہوئی تھیں اور عزوجل نے حکایت کیا کہ اُس نے ابراہیم اور لوط علیہما السلام دونوں کو انکی قوم کی شرارت سے بچایا
 معسفر نے کہا ہوا روضے آیت میں ارض خدام مراد ہے قال ابی الدآب کا گھر عراق میں تھا اور اسے عزوجل نے
 شام کی زمین کو مبارک فرمایا اسلئے کہ مائشہ نام کثیر الخصب الاغبار اور کثیر الخمار والاناہرہ اور دوسرا یہ کہ تمام
 بنی اسرائیل کی معدن جو اور بکت تھتے ہیں اصل میں خیر کے ثابت ہو نیکیو بعض نے کہا ارض سے کہ مبارک مراد ہے
 جسکی میت المقدس مراد ہے اسلئے کہ بیت المقدس ہی سے اور تعالیٰ نے خیر نبیوں کو مسعود کیا اور وہاں بھی
 بہت امراں ہیں لیکن ارض شام کا مراد ہونا بہت بہتر ہے کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ملک عراق کے شہر
 کوئی سے نکلا اور آپ کے ساتھ لوط علیہ السلام آپ کے راہزادہ اور سارے علیہا السلام آپ کی بی بی تھیں آپ
 اپنے دین کو لیکر بھاگ نکلے اپنے بھائی کے لیے کسی جگہ کی التماس میں تھے اور اپنے رہنے کی عبادت پر
 امان کے طالب تھے یہاں تک کہ عراقی حکام سے اور وہاں جعفر پروردگار کو منظور تھا شیوعے ہر حمان کو مل
 اور مصر میں آئے پھر مصر کے حکمران شام کو آئے اور فلسطین کی زمین سے مصر میں ان کی اور لوط علیہ السلام
 کو ساتھ لے کر اور کوٹھکا اور سیح کے درمیان سات دن کی مسافت پر لوط علیہ السلام کو اپنے
 بنی کے کوٹھکا والوں کی طرف بھیجا ذکرہ الخازن نے تفسیر اور عالمین کی تفسیر کند چل ہے اور تعالیٰ نے
 وہ متان احسان بیان کیچہ جبکہ ابراہیم علیہ السلام کو کہا اور فرمایا دو ہیبتا اسحاق و یعقوب ناقلہ در سحر
 علیہ السلام کہ یہ طریقہ لکھا گیا اور کل عمر ابراہیم علیہ السلام کی باکی ہو چکی تھی یعنی لکھا ہے کہ وہ
 قارہ العظیم و مجاہد بعض کہتا ہے کہ یہ بیان دلدلدار ہوتا مراد ہے کہ وہ زیادتی ہو و لہذا ہارن عباس
 نے کہا ابن الابن مراد ہے اور قارہ اور حکم سے ہی ایسا ہی ہوئی ہے اور اُس نے کہا ناقلہ سے خاص یعقوب

لَهَا الْكُفْرُ لَمْ يَنْقُصْ فِيهِ الْكُفْرُ أَفَلَا كَانَ كَرَامًا لَكُمْ تَدْعُونَ فِيهِ لَا تَخْشَوْنَ إِمِينَ حَنِيبَ إِلَّا أَكَلْتُمْ
 مَا فِي بَاطْنِهِ نَافِلَاتُهُمْ رِجَالُهُمْ أَتَقَالُ سُلَاطَانُ لَا يَلِيقُ الْفِتْنَةُ يَتَبَسَّاهَا أَهْلُ الْكُفْرِ يَكُونُ لَكُمْ
 لَدَيْهَا مَا تَصَدَّقُونَ بَشِيرُ الْكُفْرِ الْكُفْرُ الْكُفْرُ الْكُفْرُ الْكُفْرُ الْكُفْرُ الْكُفْرُ الْكُفْرُ الْكُفْرُ الْكُفْرُ الْكُفْرُ
 فِيهِ الْفِتْنَةُ الْفِتْنَةُ الْفِتْنَةُ الْفِتْنَةُ الْفِتْنَةُ الْفِتْنَةُ الْفِتْنَةُ الْفِتْنَةُ الْفِتْنَةُ الْفِتْنَةُ الْفِتْنَةُ
 تَبِيرُ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ
 بَاسِ جَبَرُ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ
 لِكِرْبِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ
 تَبَا اَلْكَرْبَى وَالْكَرْبَى الْكَرْبَى الْكَرْبَى الْكَرْبَى الْكَرْبَى الْكَرْبَى الْكَرْبَى الْكَرْبَى الْكَرْبَى
 جَبَرُ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ
 لَدَرْ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ
 قَفْقَفَةُ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ
 مِينَ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ
 نَ نِيرَانَا تَوْرَا الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ
 اَلْكَرْبَى الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ
 وَكَيْفَانِ اَلْكَرْبَى الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ
 اَبْنِ جَبَرُ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ
 اَوْرَابِنْ جَبَرُ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ
 كِ اَلْكَرْبَى الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ
 اَهْلِي الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ الْكُفْرِ
 لَبْنِ جَبَرُ الْكُفْرِ الْكُفْرِ
 مَهْرَا الْكُفْرِ الْكُفْرِ
 دَبَابُ الْكُفْرِ الْكُفْرِ
 نَ بَاسُ الْكُفْرِ الْكُفْرِ

اس ایس سے کہ جس بھری ہوا ایک پہن مندر میں فرمایا اسی پر سجدہ بھی بیات ہو چکی ہے کہ قاضی کو اس نام میں جن کا منور
نے اجتہاد کیا اور اس نے غلطی کی تو وہ دوزخ میں گیا اور جس قاضی نے خود ہی کیس میں سیلان کی وہ بھی دوزخ میں گیا اور
جس قاضی نے اجتہاد کیا اور اس کا اجتہاد درست ہو تو وہ جنت میں جاوے گا اور جس بھری نے فرمایا اس پر غلطی نے جو
ہمارے لیے بیان فرمایا کہ اسے قرآن مجید امان ہے (قاسم بن اؤد اور سلیمان علیہما السلام کا قصہ یہی ہے) اور انبیاء
حاکم ہونے میں امدان میں ہو سلیمان نے خدا اور علیہ السلام کے فیصلے کو رد کر دیا اور اس نے فرمایا کہ ان کی حکمتیں
انجلیکتی فی النور ثم اذ تفتت فیہ فقام القوم کما تکتلیہم غیوہین تو اس پر غلطی نے سلیمان علیہ
السلام پر ٹپا کی اور اؤد علیہ السلام بذریعہ بیان زمین کی (حالانکہ انہوں نے اجتہاد میں غلطی کی) اور غلطی نے تو
حاکم کو زمین باقون ہو چکر کیا ہے ایک ذریعہ حکم کے ساتھ تھوڑا سا زمین دیکھتے رشتہ دیکھتے غلطی حق فیصلہ نہ
کرتے تو اس فیصلہ میں غور ہوئی کہ ان ابدالی نکرین قیصر فیصلہ کرنے میں کسی خوف نہ کین چیرن بھری کی بابت پڑی
یٰ اَوَّ اِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِی الْاَرْضِ فَاحْكُم بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰی فَعَبْلُكَ عَنْ سَبِيلِ
اَلَّذِیْنَ یَضِلُّونَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لَعَلَّ هٰذَا بَشَیْرٌ لَّکَ لَیْسَ لَکَ الْحِسَابُ یٰ نَبِیُّ لَکَ اَمْرٌ عَظِیْمٌ
نے کیا ہے کہ ان کا نام مکتب سے تو حکومت کر دگن میں انصاف اور نہ مل جی جاہ (خود ہوش) پر ہر دو ہوش
تھوڑا بچا دے اس کی راہ پر تھوڑا لوگ بچتے ہیں اس کی راہ پر ان کو سخت مارے ہر کہ بھلا دیوں حساب کا اور پانی بھلا
تھوڑا ان کا سر سے اٹھوئی اپنے سقم نہ دے (فیصلہ کرنے میں) لوگوں کی اور مجھ سے قہر اور فرمایا یٰ اَوَّ اِنَّا جَعَلْنَاكَ
خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ لَیْسَ لَکَ اَمْرٌ عَظِیْمٌ تو اس نے فرمایا ہے انبیاء
علیہم السلام تو وہ سارے مصدوم ہیں اور اس پر غلطی کی طرف سے ان کی تائید کی جاتی ہے اور اس میں سلیمان علیہ السلام
خلف کر علیا حقیر کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے اور پیر بن کے سوا اور لوگ تو وہ ہرگز مصدوم نہیں ہو
جاری میں عربوں میں سے مروی ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا اِذَا اجْتَهَدْتَ لِحَکْمٍ فَاصْبِرْ فَکَلَّ
اَلْجَوَانَ یٰ اَوَّ اِنَّا جَعَلْنَا لَکَ الْاَمْرَ فِیْنِیْ جَبَّ حَکْمُ اجْتِهَادِکَ لَیْسَ لَکَ اَمْرٌ عَظِیْمٌ تو اس کو لوگ ان
منا ہے اور اگر اجتہاد کیا تو اس میں غلطی کی تو ایک اجبت ہو تو حدیث کی کسی اس میں کہ کو رد کرنے جو ایس میں حد
سے واقف ہو اگر اجتہاد میں غلطی کرے تو وہ دوزخ میں جاوے گا ورنہ اس پر اس میں (اور بعد میں) مروی ہے
کہ حاکم میں طرے ہوتے ہیں ایک حاکم جنت میں جاتا ہے اور دوزخ میں جنت میں تو وہ حاکم جاوے جس نے
حق زمین اس کیلئے اس کے ساتھ فیصلہ کیا اور وہ حاکم جو دوزخ میں جاوے گا ان میں کا ایک زندہ ہے

[illegible]

کے شیطان سے عداوت کرنے والے اور غلط لگاؤ والے اور بدعتی اور بدعتیوں میں اور جھوٹا اور ہم ہی انکو تہم
 ہے جو نبی سے یہ فرض ہے کہ اگر عزوجل ہی سلیمان علیہ السلام کو پکارا مٹا اس سے کہ آپ کو کوئی جن تکلیف پہنچا
 بلکہ سارے جن آپ کے قبضہ اور قمر کے تحت میں ہے کسی کو ٹیڑھی نہ تھی کہ آپ کے نزدیک ہر سحر جگہ آپ ان میں جن
 حکم لگا تھا پھر لگا کر چاہئے انکو جو بڑی اور اگر چاہئے نہ چھوڑے ولہذا فرمایا و آخرین مغربین فی الامم
 اتقوا قال المنافق ابن کثیر نے تفسیر فتح البیان کا بیان یہ ہے کہ داؤد اور سلیمان کو فکر سے آگے خبر اور مہر
 کا ذکر کرتا رہا ہے بعض نے کہا وہ مذہب کی کمیٹی تھی اور یہ عرف کے بہت فریب ہے اور بعض نے کہا وہ انکو رکھ
 کمیت تھا اور یہی اکثر مفسرین کا قول ہے وہ قال ابن عباس اور حضرت کا مذہب اگر کمیت اور انکو رکھ کمیت
 و دونوں پر اطلاق آتا ہے مگر کثیر میں وہ بخیر کا کمیت تھا ابن سبکت کثیر میں نفس ذن اور فاقی فتح کے
 ساتھ یہ ہے کہ کبریاں چاہنے والے سے سوامات کو بیل بڑین اور ختم القدم سے بعض لوگوں کی کبریاں کا
 ریوڑ مراد ہو داؤد علیہ السلام کی امت کو اور حکم کے لفظ میں اور قتال نے دو شخصوں پر جمع کا اطلاق کیا
 اس سے معلوم ہو اگر تثنیہ پر جمع کا اطلاق ہو سکتا ہے اور یہی اہل عربیت کی ایک لطیف کا قول ہے جسے غزالی
 اور رضی اور ان دونوں کو فرانس اس قول کی طرف مبعوث کی ہے اور تثنیہ کے مقام میں جمع کا اطلاق کیا
 گیا ہے مجاہد ایا علیہ السلام کے تثنیہ جماعت ہے اور کم سے کم جماعت دو عدد ہوتے ہیں اور سب حالات کئی ہر
 حکم مال کی قدرت بعض نے کہا ضمیر عدد کرنی ہے دو نو کا کون اور حکم علیہ کی طرف توبہ تو یقیناً جماعت میں
 اور صورت میں حقیقت اور مجاہد کو درمیان میں ہوتی ہے اس لیے کہ حقیقت توبہ ہر مصدر کو فاعل کی طرف
 مضاف کیا جاوے اور مصدر کا مفعول کی طرف مضاف کرنا توبہ کا ہے اور شاید میں سے حاضر میں ہوا ہے
 اور جبکہ مترفع ہے اور بعض نے سن میں ابن سعود کو روایت کیا ہے کہ لفظ یہ میں کہ انکو کے خدائے نکل
 ہو کر ہے فرما کہ کبریاں نے لگاؤ داؤد علیہ السلام نے کبریاں باغ والوں کو داؤد بن تو سلیمان علیہ
 السلام نے فرمایا غفرلکم ایا نبی اللہ یعنی فیصلہ نہیں ہے اس طرح کے پیغمبر نے ہر کو کو کہ فرمایا یدلکم
 الکفر الی صاحب الکفر فیکون علیہ علیہ کے کما کان وذلکم الکفر الی صاحب الکفر
 فیکون منہا لشیء الا انکم کما کان وکفیت الکفر الی صاحب الکفر الی صاحب الکفر
 قرآنہ لکفرنا سلیمان نے باغ مکی والوں کو کہ کیا جاوے اور ہر کام کاج کرین بیاد نک دیا
 ہر جاوے سے ہوتا جس بات کبریاں نے سدا اور کبریاں باغ والوں کو دیکھیں اور ان سے کام

ان لوگوں کو دلیل ہے جو کہتے ہیں کہ مجتہد عصبی ہے اس میں شک نہیں ہر کتاب دلائل کرتی ہے کہ عقل پر کوئی گنا
 نہیں ہے اور ہر امام کہہ رہا ہے کہ ذہن عصبی ہے لہذا ہر کتاب دلائل کرتی ہے کہ اس کے ساتھ کوئی مادہ آیت کیلئے خلق
 علیہ صریح نہیں ہے کہ وہی ہے کہ ایک فنون کو عقلی ہوتا ہے اس طرح کہ آپ نے فرمایا ان النکاح لکرم اذا اجتمعوا فکانت
 فکله اجزائهم ارجعوا فکانت فکله اجزائهم عاکم جب اجتہاد کرے اور صواب کو پہنچے تو اس کے واسطے وہ گنا
 اجزہ اور اگر عقلی کرے تو اس کے لیے ایک اجزہ ہر نوعیت صلی علیہ علیہ آؤ کو علم فطری کہ غیور لا کا عقلی نام رکھا اب کیونکر کہہ
 سکتے ہیں کہ جس شخص نے اجتہاد میں عقلی کی عصبیت اور اس کی فطری اور عقلی کے حکم کے موافق ہے کیونکہ اس کا حکم
 ایک ہے اختلاف مجتہدین کو مختلف نہیں ہوتا اور ملازم آؤ لگا مجتہدوں کو اجتہاد میں ہر امر عقل کے حکم کا موافق
 ہونا اور ملازم باطل ہے تو ملازم ہی باطل ہوا اور یہی ملازم آلم ہے کہ جس چیز کی علت اور درست میں مجتہدین نے
 اختلاف کیا ہے وہ چیز اللہ کے حکم میں حلال ہی اور حرام ہی ہوا اور ملازم باطل ہے اس طرح ملازم ہی باطل ہے اور یہی
 ملازم آلم ہے کہ اگر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے حکم میں ہمیشہ تریم ہوتی ہے اس مجتہد کے موجود ہونے کے وقت جب کہ اسے اس طرح
 میں اجتہاد ہی اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس عاقلین فیصلہ نہیں کی سکا مگر مجتہدوں کے فیصلے کے ساتھ تو یہ لازم باطل
 ہے اس طرح ملازم ہی باطل ہے اور حاصل کلام ہے کہ ہر عاقل میں ذہن کو پہنچا یہ مجتہدوں کا کام نہیں ہے لیکن بہت
 ہے کہ مجتہد غلط پڑا تو نہیں ہے جسے حضرت داؤد علیہ السلام کو پہنچے وہ اس طرح ظاہر ہوا کہ میرے بیٹے سلیمان کا فیصلہ
 حق ہے تو سب کی طرف رجوع کیا اور خود کو کالی نے اس سب کو القول النفیہ اور ادب الطلب میں اس قدر وضاحت سے بیان
 کیا ہے جس پر باری تعالیٰ نے تصدیق فرمائی کہ اس کو تحقیق حق پر وقت ہونے کا شوق ہر وہ اندہ و نوک اتوں کو مطالعہ کرے
 اور مطالعہ کرے ہمارے اس کتاب کے حکم کا نام ہے حصول الماسل من علم الاصول لکما اور ہماری اس کتاب کا حکم کا نام
 البغیۃ فی الاسدۃ الحسنة البسته ہر نوہاری ان دونوں کتابوں میں یہ مسئلہ اس طرح فصل بند کو جس میں غیر ہے بے
 نیازی ہر من جہری کہتے ہیں کہ لا ھذا الایۃ لکایت الحکام قد ھلکنا وانکرت اللہ حید ھذا الصواب
 کا حق علی ھذا یا بغیرہ آدمی نے اگر یہ آیت نازل تو میرے خیال میں ہر حکم ہلاک ہو جاتے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس آیت
 میں ان کو کی تعریف کی سلیمان کی تعریف کی ایسے کہ وہ صواب کو پہنچے اور آؤ ہر پڑا کی ایسے کہ اس نے اس کے
 واسطے کو شش کی اور مجاہد کہتے ہیں سلیمان علیہ السلام (جو فیصلہ کیا یہ مسلم تھی ورنہ فیصلہ ہی تھا جو داؤد علیہ السلام
 نے کیا وہ مسلم غیر اگر اعتراض ہو کہ شریعت محمدیہ اور ملت اسلامیہ میں اس مسئلہ کا کیا حکم ہے جس میں آؤ اور سلیمان
 علیہما السلام فیصلہ کیا تو ہم کہتے ہیں کہ حضرت صلی علیہ وآلہ وسلم نے ثابت ہوا ہے باقی حدیث ہی کہ آپ نے

کہ جہاں جازو دے لے گا اپنی جان و دن کو رات میں سو کر میں اور باغات کو اپنے باغوں کی زمین نگاہاں کی کرن اور پھل
 کو رات میں پھل خراب کا جادو بنو سو شئی ملے اسکے خاص میں ہو گئے قضا نقصان ہوا ان کو دینا ہوگا اور یہ نقصان ہی
 تقدیر ہوگی جہدہ جہدہ ضائع ہوئی با اسکی قیمت اور جہدہ نے اسی حد تک یعنی پھل کی ہے اور اچھٹا اور اسکا
 اور کہ فیوں کی ایک طاقت کا یہ ہے کہ جو حکم منع ہے اور جازو کی کسی سیتی کو رات میں یا دن میں خراب کر جائز
 تو جازو والوں کو کوئی چیز دینا نہیں آتی اور انہوں نے داخل کیا ان کے فساد کو حضرت علی علیہ السلام کے متعلق
 کے عزم میں کہ اپنے فرمایا جہدہ لہجہا جبار یعنی چاہے اگر کسی کو جہدہ کر دلائیں تو اسکا قصاص حاصل ہے اور چاہے
 کے پھل کو اور سوئے اسکے جہدہ کرنے پر قیاس کیا اور اسکا جواب یہ کہ اس قیاس کا کوئی اعتبار نہیں ہے اسلئے
 کہ یہ قتالہ میں فیض کے ہے اور بعض علم دانوں کا یہ ہے کہ جہدہ کہ جازو والوں کو جازو دینے لے لگا رہا ہے نہ ہوگا اور
 رات اور دن میں کوئی فرق نہیں کیا اور ان لوگوں کا جواب یہ ہوگی حدیث ہے اور اس مسئلہ پر علماء شوافع نے یہ لایا
 میں بڑی بسط و گفتگو کی ہے جو اور سوئے منتفیہ الاخبار کشر میں کتاب کہیں ہے اس پر دلیل کی سیماں اور داؤد
 علیہما السلام دونوں کا حکم دی کے ساتھ بتا جہتہا کے ساتھ تھا اور عروصل کا یہ قول ہے قصصنا سلیمان اور یہ
 فرمایا وکلا آتینا ملک وعلیٰ اناس میں اسر سجاد وعلیٰ نے خبر دی کہ اس امر کی کائنات نے ہر ایک کو ان دونوں میں
 یہ دو حکم دیے تھے اور وہ دونوں امر اگر خاص ہوں تو ان کا صواب آنا اس فیصلہ پر جبکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے داؤد اور
 سلیمان میں حکایت کیا مقدم ہے انکو صواب آئے سے اس فیصلہ کے غیر اور اگر وہ دونوں عام ہوں تو یہ فرد حکم
 اور حکم سے ہوگا اور وہ یہ ہے کہ جو فیصلہ اس قضیہ میں داؤد اور سلیمان میں سے ہر ایک کے واقع ہوا ہے اس
 عام کے افراد سے بہت لائق ہے اسلئے کہ وہ اس عام کے تحت میں داخل ہے اور وہ عام سہلالت ہی کہتا ہے اور
 اس سے دفع ہو گیا یہ امر کہ داؤد کا حکم شرعی حکم نہیں ہے جو فقہیہ کے ساتھ سلیمان کی خصیصہ سے خیال میں آتا ہے
 اور سے یہ کہ جہتہ داؤد اور سلیمان دونوں میں سے ہر ایک کو حکم اور بہت طویل یا نہ کیلئے سلیمان کو اور یہ
 تعالیٰ نے داؤد اور سلیمان کی علی سبیل المافترک مدح بیان فرمائی تو یہ چیز کا بیان فرمایا جو ہر ایک کے ساتھ ان
 دونوں میں سے خاص ہے اور داؤد کے حال سے شروع کیا اور فرمایا کہ سوئے اور سوئے کہتے ہیں بلحاظت کلام کرنے
 کے تکلیف دینے کو اور بیان تذلیل سے فرمایا دار کردینا مراد ہے اور تسبیح سے تسبیح میں ہر سکا ہے حقیقی تسبیح
 مراد اور مجازی تسبیح کا ہی احتمال ہے تسبیح کی حقیقت ہو نیکی ایک جامعہ خالص ہے اور یہی قرآن کریم کی نظم
 کا الفاظ ہے اور یہ طرح کہ جب داؤد علیہ السلام تسبیح کرتے تو ہر مہربی آپ کو ساتھ تسبیح کرتے اور بعض نے کہا

اپنے ساتھ ملائے ہوئے تھے جب آپ نماز پڑھتے تھے قافۃ اور یہی تسبیح کو سننے میں اور محال کی دوسری جامعہ خالص
 ہے اور انہوں نے خیال کی تسبیح کو ان لوگوں کی تسبیح پر حمل کیا ہے جو انکو دیکھ کر ان کی عظم خلقت اور قدرت
 خالق کی وجہ سے تسبیح کرنے میں بعض نے کہا ہاؤ داؤد علیہ السلام کو ساتھ سے صرف جانے جس صورت آپ عاجز
 اور جو شخص ہمارے دن کو لکھے ساتھ چلتے دیکھتا وہ سبحان اللہ کہتا فراموشی تسبیح سے اس کی نہ سمجھنے والے کی تسبیح مراد ہی
 اور ظاہر ہوا کہ ہونا تسبیح کا ہے ان ہر نفس کے ساتھ اور غرض جل ان میں کلام کو پیدا کرتے ہوئے مگر حضرت صلوات
 اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھ میں سبحان اللہ کہتے اور لوگوں نے یہ سنا اور ہمارے دن کی تسبیح صرف داؤد علیہ
 السلام ہی سنتے تھے قافۃ البوحیان اور خیال کو مقدم کیا طیر پر اس لیے کہ خیال کی تسبیح اور انکی تسبیح میں زیادہ محبت
 ہے اور ان کا سحر کرنا اور ان کا سبحان اللہ کہنا قدرت پر لولہ لیل چھ اور عجاز میں داخل ہے کیونکہ خیال مجاہد میں اہم
 پرندہ حیوان میں اور حیوان کا مطلق ہونا کچھ تعجب کی بات نہیں ہے بلکہ بعض پرندہ جیسے طوطا سینا وغیرہ تو تیز
 ہی کہتے ہیں سکھانے کے لباس عرب کے نزدیک ہر سلام کو کہتے ہیں وہ زور ہوا جو جشن تلوار ہوا یا برجی اور آیت
 میں خاص زور مراد ہے اور لباس معنوی میں لباس کے ہر صیغہ کو کہتے ہیں اور طلب کہتے ہیں پہلے جو جس نے زمین یا تیز
 اور انکو ہوا اور کربان بانی و حضرت داؤد علیہ السلام ہی میں اور اس کے پہلے تختے تھے کہتے ہیں اللہ نے
 نرم کر دیا اور داؤد علیہ السلام کو اس کے اسکو آگ میں ڈالنے کو سوا کام میں لانے کو بادلا کے لیے بھی ہوا ہر امر
 خالق نے اس پر کیا بیان فرمایا جس کے ساتھ اس نے سلیمان علیہ السلام کو خاص کیا اور فرمایا سلیمان الراجح الا بات
 وَ اَيُّوبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهُ اَنْ اَنْتَ سَمِيعُ الْغُورَاتِ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ ۝ فَاَسْتَجَبْنَا لَهُ وَكَشَفْنَا عَنْهُ
 صُورَ الْوَحْشِ وَرَاقَتَهُ اَكْلًا وَ مِمَّا لَمْ يَرْجِعْ مَعَهُمْ نَحْمَةً مِنْ جَنَدِنَا ۝ وَ ذِكْرُ الْفَٰعِيْدِيْنَ ۝ اور اب
 کو جو بت پکار اپنے رب کو کہ مجھ کو بڑی ہی ہے تکلیف اور تیرے سپہ جم والوں کو رحم والا ہو جس نے من لی آگ
 کی پکار اور مٹا دی جو اس پر ہی تکلیف اور یہ اسکو اس کے گھر والے اور انکو بار بار ساتھ لے اپنے پاس کیا میرے
 اور طبیعت سے بندگی والوں کو حضرت یسوع کو خالق نے دنیا میں سب طرح سے ہوا کہ کیا تاکست اور جوشی
 اور نودہ و غلام کمانے اور اولاد صالح اور عدت موافق مرضی اور بڑے شکر گذار رہنے پر ترانے کو انہر شطال
 کو اہلہ و پاکست بل گئے موافق ہو گئے اور اولاد اکثی و کثی گئی دستدار انک ہو گئے مہن میں آبلہ پڑ کر کڑے
 و کڑو ایک عدت رفیق ہی جیسے نعت میں شاکر تھے جیسے ہا میں صابر ہر ایک قرن کے صدر و عاکی ہر
 خاندان نے اولاد دوسری ہوئی جلدی اور نئی اولاد دوسری زمین پر چڑھ نکالا اسی سے پہلی کو اور نہا کر چمکے ہوئے

اور سولہ کی تعداد میں سائیں اور سولہ دست کو کھانسی مانی موضع القرآن اور عزوجل اس طباہ اور استخوان اور آزمائش کا
نہ کو فرمایا ہے جو ابویہ علیہ السلام کو انکرمال اور اولاد اور بدن میں بو بخنی اور یہ سراج ہو کہ ابویہ علیہ السلام کو اسہ
مقالی نے دنیا میں ہر طرح اسودہ کیلک پر دو باب اور انعام اور حشر سے بہت کچھ تھا اور اولاد اور افراد اگر عمدہ تو آپ کو
ان سب میں آزمایا گیا اور جو آپ کے پاس ہوتا سب پر باد ہو گیا ہر آپ بدن میں آزمائش ہو گئے بعض نے خدام کی
سیاری کے ساتھ اور آپ کے مبارک وجود پر جو دین دل اور زبان کے علاوہ کوئی مضبوطی و سالم نہ رہا اور
زبان کے ساتھ اس کو یاد کرتے اور آپ کے کبے پاس بیٹھنے والے کو تکلیف پہنچتی اور آپ شہرے ماہر نکال لیا
گئے اور ایک مے کے سوا جو اچکی لی بی مٹی کوئی رفیق نہ رہا وہ جیسے نعمت میں شاکر تھی دیسے ہی طباہین میں صاب
رہی اور آپ کے ہر قائم اور لوگوں کی محنت نزدیکی کر کر آپ کو کھلاتی طباہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اَشَدُّ النَّاسِ بِلَادَةِ الْكَيْسِيَّةِ شَرًّا الصُّلَحِيُّ نَعْمَ الْاَمْتَلُ الْاَمْتَلُ نَعْمَ الْاَمْتَلُ نَعْمَ الْاَمْتَلُ نَعْمَ الْاَمْتَلُ
تکلیف اور آزمائشیں پیڑوں کو بو بخنی میں بہر نکون کو بہر ان سے کم درجے والوں کو بہر لے کر مرید والوں
کو اور دوسری حدیث میں ہو کہ آپ نے فرمایا یَعْلَى الْجَلَّ عَلَى قَدْرٍ زَيْدٍ فَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ مَصْلَبَةٌ لَزِمَتْهُ
بَلَاةٌ بِمَنْ مَرَّ كَوَاكِبُ دِينَ كَسُوافِیْ زَمَا جَانَا سَ الْاَلَسْکَ دین میں مصلابت ہوتی ہے تو اسکو زباجہ آزمایا
جانتا ہے اور حضرت ابویہ علیہ السلام اسکو بغیر ٹپے اعلیٰ درجہ کے صاحب تھے اور صبر میں لوگ ابویہ علیہ السلام
اس کی مثل بیان کیا کرتے ہیں زید بن مسیر کہتے ہیں جب امیر عزوجل نے ابویہ علیہ السلام کو مبتلا کیا اور ان کا اہل
اور مال اور اولاد سب ہلاک ہو گیا اور آپ کی کوئی چیز نہ رہی تو آپ اسکو بہت یاد کرتے بہر فرماتے اَحْمَدُكَ
رَبِّ الْاَزَابِ الَّذِي احْسَنْتَ لِي اَعْطَيْتَنِي الْمَالَ وَالْكَدَ فَكَلِمَةً بَيْنَ يَدَيْنِ فَلَئِنْ شَفَعْتُ اِلَّا
فَذَخَلَهُ ذَلِكْ فَاَخَذْتُ ذَلِكْ كُلَّهُ مَتْنِي وَفَرَحْتُ فَلَئِنْ شَفَعْتُ لَيُجْزِلَنِي وَكَيْفَ تَتَى
کو یہ کہ حدیثی ابولیس بالذی صَنَعْتَ حَسَدِي قَالَ فَلْيَرْجُلِي ابولیس میں ذَلِكْ مِنْكَ مِنْ نَبِي
تعریف کرتا ہوں اسے سب ملکوں کے ملک نے میری طوٹ لسان کیا تو لے لے محکوم مال دیا اور اولاد بھی اور میرے
دل کا کوئی گناہ باقی نہیں رہا تا مگر ان چیز میں کی محبت اس میں اثر کر گئی تھی اب تو نے بسبب جینہ میں مجھ
سے (المن امیر سے دل کو فراع کردا اب میرے اور میرے درمیان کوئی چیز حائل نہیں ہے اگر میرا وطن یا بلعیر
جائے گا تو نے میری ساتھی کام کیا ہے تو میرے ساتھ حسد کرے گا زید بن مسیر کہتے ہیں تو ابلیس کو اس
سے صدمہ پہنچا ابویہ بن مسیر کہتے ہیں اور ابویہ علیہ السلام نے فرمایا يَا رَبِّ اِنَّكَ اَعْطَيْتَنِي الْمَالَ

مرحوم فرمایا اور فرمایا کہ جب اس نے لایا پھر فرمایا کہ اس نے وہ شخص جو میرا لاکھوت کرنا اسکے وہ طربا کہ
 ہمدہ ہر ایک کے لیے ہوتا ہے کہ تو دل میں کہی اور بات کہتا ہوگا اور اسکے سوا دوسری بات کا اظہار کرنا ہوگا اس لیے
 اگرچہ حجاز و قتالی نے پھر کر اس آیت میں مبتلا کیا ہے تو اس کے ادب میں ہنسا ہے تو اتنے اپنا مبارک سر آسمان کی
 طرف اٹھایا اور فرمایا ہو کہ تم مآثر رت شینا اظہرت بحیرہ و لکرت رقی ایشلاق لیکنظرہ اعبرہ ارجز
 میں سے دھاتا ہے کہ میں نے کوئی ایسی پوشیدہ بات نہیں کہی جس کے غیر کہنے کا ظاہر کیا ہو لیکن میرے اس کا کہہ کر فرمایا
 ہے وہ دیکھتا ہے میں جبر کرتا ہوں یا گھبراتا ہوں وہ بولے اے ابوبے ہاسی شراب پی لے تو اچھا ہو جاوے گا آپ
 غصہ ہو کر اور فرمایا تم دونوں کو میرے پاس بلا لیں جنہیں لو آیا ہے اور اس نے تم کو اسکا امر کیا ہے تمہاری سادات
 کرنا اور تمہارا کہنا اور تمہارا لینا مجھ پر حرام ہے وہ فون اوٹہ گویا کہ چس اور آپ کی بی بی نکل فروری کیو اسے لوٹنے
 ایک گروالین کا کہنا نا پکا یا جس کے ان کو پوتا تو ام المومنین اس بچے کی واسطے نکلیا بکائی ان کا بچہ سوتا تھا انہوں نے
 اسکو جگا کر ابرا اور انکو اس سبھا انہوں نے وہ نکلیا ام المومنین کو دیدی آپ کی بی بی وہ نکلیا لیکر حضرت ابوبے سلام
 کے پاس آئی تو اتنے نکلیا اور فرمایا ما کنت تکلیفک یحییٰ اقا بالک البیوم تو فرمائی نکلیا دلا کر لکھی آج تیرا
 کیا حال ہے بی بی صاحبہ نے وہ بات بتلائی آپ نے فرمایا مکمل الصبی قد استنقظ کلکب القرمس لکھ عین
 فص یکر علی اھلہ ما نطیق فیہ میں نے غایہ بچہ بگاڑ لیا ہے اور کیا مانگے اور کہو گلیا نہ ملو وہ بچہ کھوا لوں کو کرتا ہے
 اسکو لیوا بی بی صاحبہ اس گھر میں جہاں لوگوں کے گھر میں ہو جنہیں تو اکی برائی ہو گیا ہوں تو شہر بی بی صاحبہ کے نزدیک
 نکلا تیس اکتوب لکھتے آج میرا کھانے کے اور کھین تو بچہ لے تا اور وہ نکلیا ہنگ ہنگ کر رہ رہتا اپنے
 گھر والوں پر اور نکلیا کے سوا اور کوئی چیز ان سے نہ لیا بی بی صاحبہ نے فرمایا سحرہ اللہ اکتوب اور اسکو نکلیا
 دیکر طیارین اور شیطان بی بی صاحبہ کے پاس ایک طبیب کی شکل بنکر سامنے آیا اور بولتا ہے کہ وہ اسے کی بیماری
 نے طول پکڑا اگر وہ اچھا ہوئے گا اسلہ کرتا ہے تو ایک سہمی پکڑ کر ظنن جس کے نام پر وہ بچہ کو دے وہ اچھا ہو جاوے گا
 بہر تو کہے اسکے بیچے بی بی صاحبہ نے آپ کو غیبت کی بات سنائی اس نے فرمایا قد انک الخبیث میں نے میرے
 پاس ہی (مرورہ ابیس) پلید آیا فیہ کفین تو نت ان لکھ لک مائتہ حذیہ میرا اح کے لیے غیب ہے کہ جب
 میں اچھا ہوں گا مجھ کو شہر لکھ لوں گا بہر مدنی کی طلب کی واسطے نکلیں لڑی تکلیف مہلی اور جس گھر میں جائے
 وہ کو کام نہ کرے تعجب کو طلب میں تکلیف مہلی اور مڈین کو ابوب علیہ السلام کو کہے کہ تم نکلیا ہوگا تو ایک
 منہدی لبصر سے کمر لی اور اسکو ایک شراب آدی کے بیٹے کو پاس بچا انہوں نے آپ کو صحت ماحمد ملنا

دیا اسکو لیکر ایوب علیہ السلام پاس آئیں جسے کہو دیکھا تو اسکو اور ابھرا اور فرمایا یہ تو گمان ہو لالی اسنیک حرمین
 کی بیٹے ایک تم کو ان کا کام کیا اور انہوں نے مجھ کو مزدی میں یہ کیا نادیا کل کو بہر آپ کمانے کی طلب کے لیے
 نظمین اور حیرت مزدی طلب کی لیکن مزدی کا اتفاق نہواہر ایک زمیندی کات ڈالی اور اسے ٹکے کر
 ہاتھ اسکو بچہ یا اور انہوں نے بی بی صاحبہ کو دیسا ہی کیا تا اور آپ وہ کیا تا ایوب علیہ السلام پاس آئیں ایوب
 علیہ السلام نے فرمایا **وَاللّٰهُ لَا اَعْلَمُكَ حَتّٰی اَحْكَمَ مِنْ اَنْ مَّعَا فَوَصَّعَتْ رَحْمًا مَا اَنْكَرَا لَوْ اَنَّ سَاحِلًا مَّحْكُوتًا**
جَزَعُ جَزَعًا شَدِيدًا لَعَوْنَدُ فَلَکَ دَعَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّیْ مَسْتَعِیْ الْفُتُوْرَ اَنْتَ اَوْحَمُ الْاَحْیٰی
 میں نے میں یہ کیا تا کہ کیا ان کا بیٹک جسکو معلوم نہ ہو جاوے کہ تو یہ کیا تا گمان ہو لالی بی بی صاحبہ کٹر اور انہوں نے
 سرے اٹھا یا حب ایوب علیہ السلام نے دیکھا کہ بی بی صاحبہ کا سر طوق رنڈا ہوا ہے تو آپ سخت گہرے
 اور اسوقت اسے عزوجل کر ان کلمات کو بکار اور فرمایا **رَبِّ اِنِّیْ مَسْتَعِیْ الْفُتُوْرَ اَنْتَ اَوْحَمُ الْاَحْیٰی**
 نوت بکالی کہتے ہیں کہ جس شیطان نے حضرت ایوب علیہ السلام کو مہر دیا اسکا نام سبوتا اور ایوب علیہ السلام
 کی بی بی فرمایا کہ تم میں اوع اسے شفیق آپ اسے دعا مانگیے ایک اور عزوجل شفا عنایت فرمادی اور آپ شفا
 کی دعا مانگنے بیاتک کہ بنی اسرائیل کی ایک جماعت آپ پر گدزی اور وہ آپس میں کہتے تھے **مَا اَصْبَحَ**
مَا اَصْبَحَ اِلَّا کَا یَدِیْنِیْ عِیْطَیْنِیْ جو مصیبت اور رنج اسکو پہنچا ہے وہ اہلک نہیں ہو چکا کسی نے بے گناہ کو
 سب سے اور اسوقت آپ نے فرمایا **رَبِّ اِنِّیْ مَسْتَعِیْ الْفُتُوْرَ اَنْتَ اَوْحَمُ الْاَحْیٰی** مددہ من الی عالم عبید
 بن مسیر بن عمر کہتے ہیں کہ ایوب علیہ السلام کے دو بھائی تھے وہ دونوں آپ کے پاس ایک دن آئے لیکن بغین کی
 وجہ سے وہ آپ کے پاس نہیں سکے اور دور ہو کر بیٹھے اور ایک دن میں کا بولا دوسرے کے واسطے کہ **کَانَ اللّٰهُ**
عَلِمَهُ مِنْ اَقْوَبَ خَبْرًا مَا اَبْلَاکَ یَهْدٰی میں نے اگر اسے عزوجل جانا ایوب بہتر آدمی میں تو انکو یہ ملا کہ میں
 پہنچا تو انکو بتا کی میں سے اسے یہ پہنچا کہ میں یہ اسے نہ پہنچا اور فرمایا **اللّٰهُ اَزْکَرْتُ نَعْلَهُ اِنِّیْ اَمِیْتُ**
قَطُّ شُبْحَانَ اَنَا اَحْكَمُ مَّکَانَ جَاعٍ قَصْدٌ فِیْیَیْ میں نے اسے میرے ہاک اگر تو جاتا ہے کہ میں کسی رات میں
 سیر کر نہیں ہوا جا لاکہ مجھ کو معلوم ہو کوئی ہو گا تو میری قصد میں کہ تو آسمان سے آؤنا یا کہ ایوب سجا ہے
 اور ان دونوں نے آسمان آؤا تو سنا پہر فرمایا **اللّٰهُ اَزْکَرْتُ نَعْلَهُ اِنِّیْ اَمِیْتُ** میں نے کیساک **قَطُّ**
اَنَا اَحْكَمُ مَّکَانَ جَاعٍ قَصْدٌ فِیْیَیْ میں نے اسے اسے نہ جاتا ہے کہ میں نے دو کر نہیں ہے کہ واپس اسکا
 مجھ کو کوئی نہ گا معلوم ہو تو میری قصد میں کہ تو آسمان سے اہلک صدف کا آؤنا یا اور وہ دونوں آسمان آؤا

تے تو یہ فرمایا اللہم خبرک عنی یا رسول اللہ میں نے اس کی خبر سنی کہ اسے اندر آیا اللہم خبرک
 کا ارم و رانی حتی تکلیف یعنی یا رسول اللہ خبری عزت کی قسم میں ہاں سر نہیں اٹاؤں گا یہاں تک میری اس ہاں کو
 کہو کہ وہی یہ آپ کے سر و اٹا یا یہاں تک کہ آپ جگر پہلے ہر گئے و کڈ دواؤں بن لیں حارثہ بن وہبہ اخذ فرمودہ
 یحییٰ لحدہ اللہم کہ ابن ابی حاتم نے دوسرے طریق سے یہی کی مثل انس بن مالک سے مروی ہے کہ ابے کہ حضرت
 صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے نبی اللہ اے یوسف اے یوسف اے یوسف اے یوسف اے یوسف اے یوسف اے یوسف
 و البعید کہ اکلک میں ایلوایہ کا تلوین شخص ایلوایہ کا نا یقین ان الیہ و بر و حان فقال
 احدہما لصاحبه فقل و الله لقد اذنب یوسف ذمبا ما اذنبہ احد من العلیان
 فقال له صاحبه و ما ذاک قال منذ ثمان عشر سنۃ لم یرحمہ اللہ فکشف ما بہ نکلا
 راحا الیہ کہ یضرب الذجل حتی ذکر ذلک کہ بننے اس کے پیغمبر ایوب علیہ السلام اشارہ برس منبر پر
 اور آپ کے قریب اور میرے سب لوگوں نے جوڑ دیا مگر وہ شخصوں نے جو آپ کی برادری میں تھے اور ان کا آپ کے شا
 زیادہ تعلق تھا وہ وقت میں آپ کے پاس آئے سوچے اور پچھلے برس ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا
 تو جانا ہے اس کی قسم ایوب نے فرمایا اے مکیا کہ جہاں ہم رہیں وہاں گناہ کبھی کبھی نہیں کیا دوسرا بولا اویہ
 کیونکہ وہ بولا اشارہ برس گزرتے اور اس نے ایوب پر رحم ہی نہیں کیا اور اس پر اوت کرنا لا حجب و دون ایک
 دن پچھلے برس سے تیرہ آدمی زورہ سکا یہاں تک کہ اس نے ایوب علیہ السلام کو کہہ دیا کہ یہ میرا صاحب یہ کنسا ہی
 ایوب علیہ السلام نے فرمایا سآذنی ما تقول عذرا ان اللہ عز و جل یمککم انی کنت افر علی الخ لکن
 یبتاز عان فہذا لرا ان اللہ ما رجع الی بیعی ما کنت عنہما کراہیۃ ان ینکرا اللہ فی حق بنے
 میں نہیں جانتا تو کیا کہتا ہے اس کے سوا کہ اس نے غر و جل جانا ہے کہ میرا گزریا ہے دو آدمیوں پر جو حاضر ہیں میں جہاں
 ہوتے اور جگہ سے بن وہ اس کا نام لینے تو میں اپنے گھر جا کر ان دونوں کی طرف سے کفارہ دینا اس خیال سے
 کہ کہیں انھیں اس غر و جل کا نام مانع امر میں نے لیا ہوا اور اپنے صاحب خدو سے کہو جانا ہے حاجت
 مانع ہوتے تو آپ کی کیلی آپ کو دونوں تھن سے پکڑ لیتی یہاں تک کہ آپ اپنے مکان پر پہنچ جاتے کہ
 دن آگئی بی بی نے اپنے عین دیکر تو اسے تناسے نے اے بی بی کہ میں نے اکل و بر خیاک ہذا متعطل کاد
 و شراب بیعت مارا ہے پاؤں پر چشمہ نکلا انا نیکو بندہ ہاں اور بیٹے کو حافظ ابن کثیر نے کہا دفع ہذا
 الحدیث غریب جدا ابن عباس کہتے ہیں کہ ایوب علیہ السلام کو اسے خالی حبت کا جوڑا پہنا یا آپ ایک

کامی ہو کر ایک عید رگوزہ میں میگر اور آپ کی بی بی آمنیؑ اس نے اکبر پہچانا اور بولی اے کبھی بیان ملک جلا
 آئی ہوتا وہ گمان چلا گیا شاید کئے اسکو لگے بہن یا بیٹی ہے اور ایک گھڑی تک آپ کے ساتھ بائیں کئی
 رہی اور ہوج نے فرمایا اے کعبہ بن ابوبہرہ وہ بولی تو مجھ سے شہتے کرتا ہے اے کعبہ کے بندو اور ہوج نے فرمایا
 کعبہ بن ابوبہرہ یہ ابوبہرہ ہے پر اے قتالی نے میرا جسم پیڑیا بن عباس کا پس قول ہے اور عین ابوبہرہ
 اسلام کا دوسرا مال اور اتنا اور دیدیا وہ بن منبہ کہتے ہیں اور قتالی نے ابوبہرہ علیہ السلام کی طرف وحی
 کی کہ میں نے تجھ کو تیرا گم اور مال اور اتنا اور دیدیا اب تو اس باپن میں غسل کر کیونکہ اس میں تیری شفا (وہا)
 ہے اور اپنے ساتھیوں کے نزدیک ہو اور انکے لیے اے کعبہ صافی ہلکا اور ہونے نے تیرے حق میں نافرمانی کی
 رد وہ بن ابی حاتم بشیر بن نسک کے ابوہریرہؓ سے روایت کیا کہ حضرت علیؑ اور علیہ السلام نے فرمایا جب اے قتالی
 ابوبہرہ علیہ السلام کو تندرست کر دیا تو اپنے دوستوں نے بیان برائیں تو ابوبہرہ علیہ السلام ان کو اپنے ہاتھ سے
 پکڑ کر اپنے کپڑے میں ڈالنے لگو حضرت علیؑ اور علیہ السلام نے فرمایا ابوبہرہ علیہ السلام کو کما گیا کیا تو یہ نہیں
 ہوتا اور ہوج نے عرض کیا یَا مَنَّا بَعَثْنَا مَن دَحِيَّتْ يَارَاقِ اِنِّهٖ اَمْرٌ مِّنْ رَّحْمَتِ رَبِّكَ اِنِّهٖ اَمْرٌ مِّنْ رَّحْمَتِ رَبِّكَ
 ملک احمدیث کی اصل صحیح میں ہے اور جبار نے فرمایا اِنِّهٖ اَمْرٌ مِّنْ رَّحْمَتِ رَبِّكَ اِنِّهٖ اَمْرٌ مِّنْ رَّحْمَتِ رَبِّكَ
 سے گندہ چکا کہ اور ہوج نے فرمایا کہ اب کا اہل مال اور علیؑ آپ پر پیر گیا رَوَّاهُ العَنِي عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اور
 مروی جو ایسی کی مثل عبد اللہ بن مسعودؓ اور مجاہدؓ سے اور یہی قول ہے حسن اور قتادہؓ اور بعض نے نعم کیا ہے کہ حضرت
 ابوبہرہ علیہ السلام کی اس بی بی کا نام رحمت تھا اگر اسکے قائل نے اس اسم کی آیت کہ اسباق سے اخذ کیا ہے تو
 اس نے بہت عیب کیا اور اسکو اہل کتاب کی افضل سے اخذ کیا ہے اور اہل کتاب سے بہ نقل صحیح روئے نہ تصدیق
 کے لاف ہے نہ تکرار کے اور ابن عساکر رحمہ اللہ نے اپنی تاریخ میں اسکا نام لیا بنت میثاب بن یوسف بن جندبہ
 بن اسحاق بن ابرہیم بیان کیا ہے اور بعض نے کہا لیا یعقوب علیہ السلام کی بیٹی حضرت ابوبہرہ علیہ السلام
 کے گھر میں جن میں مجاہد کا یہ قول ہے کہ ابوبہرہ علیہ السلام کو کما گیا اسے ابوبہرہ کے گھر والے بہشت میں مین
 اگر تو چاہتا ہے تو تیرے کو ہم دیتے ہیں اور اگر تو چاہتا ہے تو ان کو تیرے لیے دیں چوڑا جاوے اور
 انکے عرض میں اور یہیے جلاوین فرمایا میں ان کو بیان لینا نہیں چاہتا بلکہ میں انکے حب میں ہی رہنے دیتا
 بہن وہ آپ کو اسے بہشت میں چھوڑے لگو اور انکے عرض دینا میں اور یہیے لگو اور صلواتیہ فیہ
 ابوہریرہؓ جن سے روایت کیا اس نے فوت بکالی سے اس نے کہا اِنَّكَ تَجِدُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَفِي الْاٰخِرَةِ

نے ایک ظالم پر مدد طلب کیا جو اسکو سزا دینا تو اپنے اس ظلم کی مدد نہ کی اور نہ اس ظالم کو اجبی بات کا حکم کیا اور نہ اسکو اس ظلم سے دھکا دیا۔ اسیلے آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس ابتلا میں مبتلا کیا ملاحظہ ابن کثیرؒ نے اسکو اسلام میں جو ہے اور حبیب علیہ السلامؐ کو اپنے رب کو نضرہ اور شوق کے ساتھ پکارا تو اسکی وصف بیان کی غایت رحمت کے ساتھ اور فرمایا و انت ارحم الراحمین اور سوال میں نہ طفت کیا اور مظلوم کی صراحت میں نہ کیا گویا یونؑ علیہ السلامؑ اہل ان نرحم و اہل ان نرحم یعنی تو رحم کرنے کے لائق ہے اور ابوباس لائق ہے کہ اس پر رحم کیا جاوے تو تو اس پر رحم کر اور اس سے اسکی تکلیف کو اٹھا دو اور شکوہ کیا اسکی طرف اسکی شکایت میں لذت اٹھانے کے لیے ضرور کے حکم سے اور سیکھ طرف شکایت کرنے میں اعلیٰ درجہ کا قرب ہے جیسا کہ شکایت کرنے میں اعلیٰ درجہ کا بعدی تو اسے تعالیٰ نے خبر دی کہ جتنے ابوب علیہ السلامؐ کی دعا کو قبول فرمایا اور فرمایا فاستجبنا لک الایہینے اسکی پکار کو جو دعا پر شامل تھی قبول فرمایا اور اسکو اس تکلیف سے نکال لیا جس میں وہ رہ رہتا تھا اور جو کہ ان کا ملف تھا ہوتا اسکا اعادہ کیا اور فرمایا لات مارا سے لات ماری تو بانی کا ایک شہر پہنٹ نکلا اور اسکو حکم کیا اس میں سے نہایت کا انمول لے کیا جو اس نے حکم کیا یہ جو ظاہر بیماری تھی وہ دور ہو گئی یہ چالیس قدم تک چلا اور اسکو حکم کیا دوسری بار لات نہایت کا یہ دوسری بار لات ماری اور ایک شہر پہنٹا نہایت کا انمول لے کیا اس میں سے جتنے کا یہ جو باطن میں بیماری تھی وہ دور ہو گئی یہ دوسرے ہی مذرت ہو گئے جیسا کہ یہ عبد اللہ بن عبید بن عبد کادہ ہی قول نقل کیا جو ابوہریرہ سے منقول ہوا اور دانیاء الہدیٰ کی تفسیر میں لوگوں کا خلاف ہے تو بعض نے کہا اکی اکی کو اسنے جوڑ دیا اور اتنے اور دنیا میں دیے تھے اس میں اداس اثر کا اسناد صحیح ہے اور آپؐ کے گھر والے آپؐ کے سب مر گئے تھے ایک بیوی کے سوا اور ان کو اسنے جلادیا ائمہ کے ہاں جلدی اور اسکو اکی مثل انکے ساتھ اور ویدی اور سہی کا ظاہر قرآن مکتوب ہے اور اکثر معشرین کا یہی قول ہے اور آپؐ سات بیٹے اور سات بیٹیاں نہیں بعض نے کہا اسکے یعنی میں کہ غنا آپؐ کا عیال تھا اس سے دو گنا اور تبارک و تعالیٰ نے دیدیا تو اس صحت میں آیت کہ سننے یہ ہون گئے جتنے اسکو دیا اسکے اہل کی مثل اور اہل کی مثل انکے ساتھ یہ ہر جا کہ یہ قول نقل کیا کہ ابوب کو کہا گیا تیرے گھر والے بہشت میں ہیں اگر تو چاہے تو یہی کعبہ کو دینے میں اور اگر تو چاہے تو اسے نوان کو تیرے لیے جنت میں جوڑ دیتے ہیں اور انکے عوض دنیا میں اور دینے میں ابوب علیہ السلامؐ نے عرض کیا میں دنیا میں ان کو لینا نہیں چاہتا بلکہ انکو بہشت میں

یہ میرے واسطے چہرہ و مجاہدہ کرنا کہ اَللّٰہُ فِی الْجَنَّةِ رَءِیْتُ مِنْکُمْ فِی الدُّنْیَا جُہُودَ مِثْلِ
 ہوتے دیا ہوا کہ عرضِ نبیین ان کہ ادا اہل جاگیا اور ابنِ شحوہ کہتے ہیں کہ ایوب علیہ السلام کو عیدہ وہی اہل
 ادا اسکی مثل دیا گیا پھر اس کی وہی حدیث نقل کی کہ میں دو آدمیوں کے سوا سب لوگوں کا ایوب علیہ
 اسلام کو چہرہ دینا نہ کہے اور ان دونوں کا آپ کے پاس وہ وقت آنا اور کہا اسکو نکالا میں الی الدنیا اور
 ابوسلی اور ابنِ جبریر اور ابنِ ابی حاتم اور رویانی اور ابنِ حبان اور حاکم نے اور صحیحہ کہا اسکو حاکم نے اور ابونعیم
 نے ان کے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا ایوب علیہ السلام اشارہ سال بجا رہے اور آپ کو ہر فریق بے بعید
 نے چہرہ دیا مگر وہ شخصوں نے جو آپ کے خاص صحابیوں میں تھے وہ آپ کے پاس صحیحہ خاتم آئے ایک تھوڑا دور
 کے لیے اسکی قسم ایوب نے ایسا گماہ کیا ہے کہ وہ اسکی گناہ نہیں کیا اس نے کہا یہ کیسے بولا اشارہ سال
 ہوئے ہجر اس نے آج تک بانی نہیں فرمائی کہ اسکی تکلیف کو دور کر دیا حدیث شام کو ایوب علیہ السلام کے پاس وہ دور
 لے تو ان میں ہر ایک سے صبر ہو سکا آپ کو کہنے کے سوا ایوب علیہ السلام نے فرمایا میں نہیں جانتا ہم کیا کہیں
 اس کے سوا کہ اسے سبحانہ تعالیٰ کو خوب خبر ہے کہ میں وہ شخصوں کے پاس سے گزرتا ہوں جگہ گزرتے جوتے اور اسے کہتا
 کرتے تو میں جگہ جگہ انکی طرف سے گناہ دیدیتا اس طرف سے کہ میں کہیں انہوں نے اسکا نام ناحق نہیں دیا ہو
 اور آپ کو حاجت (ضروری) ہوتی تو آپ کی بری آپ کے دونوں ہاتھ پکڑ کر لیماتی (جب آپ فزع تھو تو ہر دونوں
 ہاتھیں پکڑ کر لے آتی ایک دن وہیوں نے بی بی پروری کی نواسہ سائے نے وحی کی کہ تو قولات مار
 اپنے پاؤں کے ساتھ نہ لے کے جگہ سے تندی اور بی بی بی صاحبہ نے سمجھا کہ اوں کو تو میری ہے میں
 خود چلوں اور آپ کو لگے ہو کر ملی اور وہ آ رہے تھم اور ان کو اسے قائل نہ بلکہ وہ کہتا اور وہ پہلے حالت بھی
 اپنے تھے جب بی بی صاحبہ نے ان کو دیکھا تو بولی راہِ فلاس نے بختہ میں اسے برکت دی تو نے بیان اسے کہ نہیں
 مبتلا کہ نہیں کیا اسکی قسم میری صحت میری جلتی ہے اہل اس شکل کے ساتھ جیہ تندرست تھے فرمایا تو میں
 ہی میں فرمایا اور آپ کے (جب آپ کو آٹھائیں سو پچھن) دو خدا تھے ایک گیموں کا اور ایک جگہ کا اور اسے
 نے دو بادلوں کو بھیجا جب وہ دونوں مقام کے مقابل آئے جہاں خود راہ سے تھی تو اس نے دل میں جو گندم خریدا
 کے مقابل آیا سو نا برسا بہانہ کہہنے لگا اور اس نے بدل سے جو جو کے خدا کے مقابل آیا جانی پڑی اب
 اس میں اختلاف ہے کہ آپ کتنی مدت تک اس بلا میں مبتلا رہے بعض نے کہا سات سال امدات میں اور سات
 دن اور سات رات تک مبتلا رہے بعض نے کہا تیس سال تک بعض نے کہا اٹھ سال تک بعض نے کہا

وَهَذَا الْكَلِمَةُ هِيَ الْغَيْبُ بِنِیَ بَقُولِ بَنی مَسُوحٍ اِذَا عَلِمَ عَلَی السَّلَامِ كُلِّ عَمْرٍ ۶۲ سال کی ہستی اور ابوب
 موسیٰ سلام کہ رہنے والوں میں جو تھے عیسٰی بن سحان کی بطون منسوب تھے اور آپ کی عدالہ لوط بن ہارن کی اہل
 مریح بنی تھے اَمَّا الْعِلْمُ بِالْغَيْبِ فَمِنْ الْغَيْبِ وَانْصَبِلَ قَوْلُ رِیْسٍ وَ لَا یُكْفِلُ كُلَّ مِّنَ الْغَیْبِ ۵
 اَكْثَلُهُمْ فَوْقَ رَحْمَتِنَا ۵ اِنَّهُمْ مِّنَ الْغَیْبِ ۵ اور اسمعیل اور ابی اسحاق کفیل کو عیسٰی بن مسعود نے
 واسے اور لے لیا ہے انکو اپنی مہمن ہم میں نیک بختوں میں کہتے ہیں خدا کفیل بنے اور آپ کے بیٹے ایک شخص
 کے ضامن ہو کر گئی برس قیام میں اور مدینہ میں تھے اَمَّا فِي الرَّفْعِ اِسْمِ عَلَی السَّلَامِ سَابِقُ غَیْلٍ مِّل
 علیہ السلام کہ بیٹے مراد میں اور انکا ذکر سورہ مہم میں گنڈا اور ایسا ہی ادریس علیہ السلام کا ذکر بھی گنڈا اور
 ذوالکفل قنطا ہر سیاق میں تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ نبی ہی ہے ایسے کہ انبیا کے ساتھ اسکو مقرون نہیں کیا مگر
 یہ کہ وہ نبی ہونگے اور اوردوں نے کہا وہ ایک نیک مرتبہ اور وہ بادشاہ عادل اور حاکم مطلق تھے اور ان میں جبریل نے
 مجاہد اور عزوجل کے قول ذوالکفل کی تفسیر میں دہت کیا کہ ذوالکفل ایک نیک مرد تھا نبی نہ تھا ایک نبی کے وہ خط
 انکی قوم کی ضمانت ہی تھی کہ ان لوگوں کو آپ کو کوئی تکلیف نہ پہنچے گی اور آپ کے بیرون انکو مسجد رکھوں گا
 اور انکے درمیان عدل کے ساتھ فیصلے کروں گا اور اس نے اپنی ضمانت پوری کی اس سے وہ ذوالکفل کے ساتھ
 ملازم ہو گیا وَاِذَا رَدَّیْ اِلَیَّ خَیْطِیْ عَنْ مَّجَازِیْدٍ حَافِظِیْنَ جَبْرِیْ اِسْمَیْ سَکِیْہَ سَاطِیْہَ جَبْرِیْ دَہْشَیْ
 اِسْمَیْ سَکِیْہَ جَبْرِیْ ہر گئے تو انہوں نے فرمایا اَلَا اَنْتَ خَلَقْتَ رَحْلًا عَلَی النَّاسِ یَعْمَلُ عَلَیْہِ فِی حَبَاتِیْ
 حَقِّیْ اَنْظُرْ کَیْفَ یَعْمَلُ بَیْنِیْ اَمْ اَمْ یُخْشِکُمْ حَکَمَ بَاہِیْہَا ہوں لوگوں پر جو لوگوں کے کلام کرے میری زندگی
 میں اور یکہ ہوں وہ کیسے کام کرے تو لوگوں کو انکا کیا اور فرمایا جو شخص میری قرین نصیحتوں پر عمل کرے میں اسکو
 خلافت دیدوں گا دن کو روزہ رکھے اور رات کا قیام کرے اور غصہ نہ ہو اسے مجاہد کہتے ہیں تو ایک مرد انہیں
 جو لوگوں کی انکھوں میں حقیر معلوم ہوتا تھا وہ بولا میں آپ کی نصیحت پر عملوں گا البس علیہ السلام نے فرمایا تو
 دن کو روزہ رکھو گا اور رات کا قیام کرے گا اور غصہ نہ ہو کہے گا وہ بولا میں مجاہد کہتے ہیں ہر لوگوں کو اسکا
 واسی کر دیا اور اسکا دن جہر کر کے ابھر ویسے ہی فرمایا تو اور لوگ تو جیسے ہیں لیکن وہی مرد (جو پہلے دن اٹھا
 اٹھا اور بولا میں قبول کر دے گا آپ کی نصیحت کرنا اسکو توفیق بنایا مجاہد کہتے ہیں تو البس علیہ السلام نے کہ کس غلط
 شخص کو گمراہ کر دے تو ان کو وہ بھاریا البس علیہ السلام کو چہرہ اور اس کے پاس ایک شیخ کبیر ختمی کی صورت
 میں آیا اور آیا سخت عیب و فیلو کے لیے لیسا اور اسات ملن میں وہ اس وقت سوا کرتا خود روزہ کو اگر شہر کا

ہر کوئی کہ اے یسوعی بولامین ایک شیخ کبیر مظلوم ہون کا ہے کہا یہ وہ اٹھا اور دھارہ کھولا اور ایک حصے شروع کر دیا بولا
 یہ اور یہ کہ لوگوں کے درمیان ایک جگہ اسے ادا دے تو کچھ بچہ ظلم کیا ہے اور یہ کہ ساتھ یہ حال کیا ہے اور یہ حال
 کیا ہے اور اس کو طویل دینا بتا بیاتنا کہ پچھلے ہر گیارہ اور فیلا کا وقت نہ رہا اور فرمایا جیتنے پہلے پہر باہر جاؤ لگا
 تو یہ پہلے آئیں آپ کا حق آپ کو دلاؤں گا یہ آپ فیصلوں کے لیے پچھلے پہر گئے اور اپنی مجلس میں بیٹھے اور کئی
 گئے کہیں وہ بڑا نظر آئے تو اس کو دیکھا پہر اٹھ کر اس کو لاش کیا جب کل جہاں لوگوں کے درمیان بیٹھے
 کونے گئے اور اس کے منتظر تھے لیکن اس کو دیکھا جب یہ لوگ کے لیے آئے اور شیخ تو ابلیس آیا اور دروازہ کھڑکا
 پر جا کون یہ وہ بولامین شیخ کبیر مظلوم ہون آئے اور دروازہ کھولا اور فرمایا میرے حکم کو مانتا تھا کہ فیصلوں کے
 لیے بیٹھوں گا تو ہفت پہر اس آنا ابلیس بولامین کے لوگ سب لوگوں کی زیادہ خبیثت میں جب وہ پہچانیں گے
 کہ آپ بیٹھے ہیں تو کہیں گے ہم جو کو تیرا حق دیتے ہیں یا درج آپ اور عادیں گے تو وہ منکر ہو جائیں گے فرمایا جا
 جب میں پچھلے پہر آؤں گا تو یہ آپاں ہر فیلا کا وقت نہ رہا یہ آپ فیصلوں کو اسے جہاں ادا دے گا کہ اس کی تظاہر
 کی تھیں وہ مردود تو نظر آیا اور آپ کو اذگہ نے خلیفہ دی اس لیے کہ آپ نے دو دن کو فیلا ہی نہیں کیا اور
 اسے گھر والوں میں سے کسی کو کہہ دیا کہ اس مردود کے کسی کو توبہ کا آؤ دیا بیاتنا کہ میں ہر حال میں مجھ کو نہ
 تنگ کیا ہے جب یہ وقت ہوا تو مردود ہی حاضر ہوا اس آہی نے کہا چلا جا چلا جا مردود بولامین تو اس کے پاس
 کل ہی آیا تھا تو وہ شخص بولا اس نے حکم کیا کہ یہ مردود کے فری کی کسی کو جہاں فیلا نہ دے گا تو اسے
 ایک شہنشاہ گھر میں دیکھا اور اس کے گھر گیا اور گھر میں جا کر دروازہ کھولنے لگا اور سر کھانے کہا اور وہ شخص
 جاگ اٹھا اور بولامین اسے غلامی میں لے کر جو حکم نہیں دیا تھا کہ جب میں فیصلہ خواہتوں تو میرے لیے یہ ملک کا ہوتنا آنا یہ میرا
 ہر کوئی کہتا تھا یا مجھ نے کہا تو وہ دروازہ کی طرف آئو اور دیکھا تو وہ بند ہو چھو بند کیا اور وہ مردود آپ کے ساتھ
 گھر میں موجود ہے تو آپ اس کو پہچان لیا اور فرمایا اَعَدَّ اَشْوَقَالَ نَعَمْ اَلَيْكِي تَنِي قِي كُلَّ شَيْءٍ فَعَعَلْتُ
 مَا تَعَلَّكَ اَخُو بَنِيكَ تَوَانَعَلْتُ فَرَمَا تَوَرَّاسًا غَرَضًا بولامین نے مجھ کو ہر چیز میں تنگ دیا اور میں نے کیا ہے
 کام جو تو نے دیکھا ہے کہ وہ کھڑے لانے کے لیے اسے اس کے اس کا ذرا کھل نہ رکھا اس لیے کہ جس امر کی اس نے کئی
 لی اس کو کہہ لیا اَهْلَكَ اَبْدَا اَبْنُ اَكُو حَارِجَةً مِنْ حَلِيَّتٍ اَهْمِي مَنِي رَضِي عَنْ دَاوَدَ عَنْ بَحَا حِدٍ
 جِسْمًا اَمِنْ هَا سَ كَيْفَ مَن اَلَيْكَ مَنِي تَمَانِي اَسْوَ اَمَلٍ مَن حَبَبٍ مَرْنِ لَكَ تَوَلَّا كَرْنِ مَرِي جَلَدٍ كَلَمٍ كَلَمٍ
 اس طرح کہ غضب میں دوا سے این مانتا کہ میں ایک مرد بولامین اس کا کھیل بنا ہوا ہے جسے ہم تمام دیکھتے

کہا گیا ابن عباسؓ کے گماہ صاحب علیؓ کی ناز پر تھا اور صبح کو روزہ عمار بن ہارونؓ کو میان فضیلؓ کرنا کہا اور اس
 ایک وقت پھر فضیلؓ کے اسلحہ سے اسکو قتل کر دیا اور ایک بار اہل قیلو کی قوت کے پاس
 شیطان آیا تب کوٹنے صحابہؓ کے کہا تو کہیں وہ بولا میں ایک آدمی بچا ہوں میرا ایک شخص کو حق ہے
 اور وہ مجھ پر غالب ہے وہ بولا تو کہہ رہا تھا کہ خلیفہ صاحب بیدار ہوں کہا اور وہ سو رہا ہے تو اٹھ بیٹھے
 لگا جان کر یہاں تک ان کو بیدار کر دیا اور سختی جیٹا اور علانہ ناسخ کر دیا تب کہیں کہ کون ہے شیطان بولا میر
 ایک بچا ہے آدمی ہوں میرا ایک آدمی پر کچھ حق آتا ہے فرمایا جا اسکو کہ میرا حق دیدیو ابلیس بولا وہ نہیں مانا
 فرمایا جا تو اس نے اس میں عباسؓ کے فرمایا پھر ابلیس گیا اور پھر کل کو آیا خلیفہ نے بوجہ کہہ کر آیا بولا میں تو اسکو پاس
 گیا لیکن اس نے توفیری بات کہی سر ہی نہیں اٹھایا فرمایا جا اسکو کہ میرا حق دیدیو کہا پھر ابلیس گیا اور کل صبح
 حاضر ہوا جو وقت اس نے قیلو کر لیا اس کے صحابہؓ کے کہا نکلیا اور قیلو کے بجوہا کہ اس کو تو ہر دن سے وقت
 پر جنت سوار تین لوگوں کو دم بہر ہی آرام نہیں لینے دیتا تھا کہ پھر چلاؤ لگا تم مجھے اسے اندر نہیں جانے دیتو
 کہ میں بچا رہے بیکس ہوں کاش میں جنتی آدمی ہوتا پھر اس نے بچا رہنے سے غوغا مکر بوجہ کیا کیوں کیا ہوا بولا میں اس کے
 پاس گیا تھا اس نے مجھ کو مارا فرمایا بل میں نہ ترے ساتھ چلا ہوں ابن عباسؓ فرماتے ہیں تو خلیفہ وقت فر
 اسکا ہاتھ بڑا ہوا تھا جب اس نے دیکھا کہ میری ساتھ چلیگا تو اس نے ہاتھ کھینچا اور ہاتھ کاٹ ڈالا
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَدَّادِ وَ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ وَ الْأَخْبَرِ أَنَّ كَتَبَ وَ خَبَرَ هُوَ مِنَ التَّكْلِفِ كَحَنَ
 هَذِهِ الْقِصَّةِ وَ اللَّهُ اعْلَمُ كَمَا نَبَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ (ابو موسیٰ) اشعری سے سنا اور وہ اس منبر پر
 فرماتے تھے کہ ذوالکفلؑ کو بنی نہ تھا وہ بنی اسرائیل میں کا ایک شخص آدمی تھا ہر دن میں تو نماز پڑھتا تو اس کے
 بعد ذوالکفلؑ نے اس طرح بوجہ اٹھایا کہ ذوالکفلؑ بوجہ ہر دن تو نماز پڑھتا رہا اس کے بعد ذوالکفلؑ کہنے لگے
 وَ قَدْ دَعَا رُحْمَاءَ بَنِي إِسْرَءِيلَ حَلَوِيْنِ عَبْدِ اللَّهِ تَائِبٍ عَنْ سَمْعٍ مِّنْ كَذَابَةٍ قَالَ قَالَ أَبُو مُوسَى الْاَشْعَرِيُّ
 قَدْ كُنَّا مِنْقَلِبًا وَ اللَّهُ اعْلَمُ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَمْعٍ مِّنْ كَذَابَةٍ قَالَ قَالَ أَبُو مُوسَى الْاَشْعَرِيُّ
 ابْنِ إِسْرَءِيلَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَمْعٍ مِّنْ كَذَابَةٍ قَالَ قَالَ أَبُو مُوسَى الْاَشْعَرِيُّ
 اس کے ساتھ نہ مارنے کے لیے جیسا کہ ہاتھ پاؤں کے درمیان مینا نوہ عورت کاٹ گئی اور روئی کھل چلا
 تو کیوں روئی ہے میں نے تجھ پر کوئی جبر و اکراہ نہیں کیا ہوں میں نے یہ بات تو درست ہے کہ تو نے مجھ پر کوئی جبر
 نہیں کیا لیکن یہ کلام میں نے کسی نہیں کیا اور مجھ کو حاجت یہ کلام کرانے لگی فرمایا تو غم کھاتی ہے ہفتہ حالانکہ

تو نے کبھی حکم کیا نہیں اور میرا کیا نہکا جس نے جہاں میرے عین بن چڑھے اور اس کے اوپر اور بولا
 اشر فیان لیجاہر بولا اس کی منہ کھل جب تک جتا رہے گا اور تعالیٰ نافرمانی نہیں کرے گا اور وہ اس بات پر گما اور صبح
 کے وقت اس کے دروازے پر لکھا تھا قَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْكَ لَلِکْفَلِ هَكَذَا أَوْ تَعْرِ فِي الرَّحْمَةِ الْکُفْلُ مِنْ غَدَاةٍ وَصَافِيَةً لِلَّهِ
 اَلْکُفْلُ یُنِیْ اس بات میں کھل امانت کے سوا ہی وارہو کر لگے اور تعالیٰ خوب جانتا ہے اور اس حدیث کو صحابہ اہل
 رصالح مستندہ والوں ان میں لکھا اور اس کی سند غریبہ اور ہم صورت بن حدیث میں کھل ہے ذوالکھل نہیں ہے
 توشاید یہ کوئی آدمی ہو وارہو اعلیٰ انتہے ماقال لفظ ابن کثیر نے تفسیر فتح کا بیان یہ ہے کہ ذوالکھل ہے
 مراد الباس علیہ السلام ہیں بعض نے کہا بوش بن ذون جو موسیٰ علیہ السلام کو خادوم تھے اور سفر مشہور میں ان کے پاس
 ہی تھے بعض نے کہا ذکر یا علیہ السلام اور جو امر یہ ہے کہ ذوالکھل وہ بنی اسرائیل میں جو ایک شخص بنا جو گناہوں
 سے بچتا اور اس نے قوی کہ اور اس کی ذمہ داری قبول فرمایا اور اس کو بخشید یا ہر وہی اقوال نقل کیے جو ابن کثیر سے
 منقول ہو کر یہ وہی ابن عمر کی مرفوع حدیث بیان کی جو ابی مذکور ہوئی ہے کہ اور جو اس طرف گھر میں کہ ذوالکھل
 بنی تھا اور یہی قول ہے ابو موسیٰ شہری اور جامد وغیرہ کا اور ایک جامعیت کا یہ خیال ہے کہ وہ بنی تھا اور یہ سیکہ
 کہ جو صحیح ہوگا اور یہی قول ہے حسن کا اور اس کی دلیل یہ بیان کی ہے کہ اھل اسمعیل اور ادویس کے ساتھ بیان کیا دوا
 یہ کہ اس حدیث کا نام سورۃ انبیاء ہے ہر اسم سبحانہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی وصف بیان کی صبر کے ساتھ اور فرمایا
 دکل من الضبر بنی نے جس کے ساتھ ماہر تھے اس کے ساتھ قائم رہنے پر صابر تھے اور رحمت کرنی مستنابین جنت
 مراد بنی بنوت باسطق خیر و ذوالقون اذ ذھب معاً ضیاً فظن ان لن نقدر علیہ فنادی فی الظلمات

اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنْ كُنْتَ مِنَ الظَّالِمِيْنَ ۝ فَاَسْتَحْبٰنَا لِهٖ وَنَحْنُ مِمَّنَ الْغٰمِ ۝ وَلَکِنَّ لَّکَ
 سُبْحٰنَ الْاَلٰهِيْنَ ۝ اور مجھ سے کہو یہ جلا گیا خضر سر لڑ کر ہر جہاں کہ ہم نہ کر سکیں گے بہر پکارا ان انہی میں ہر
 کہ کوئی حاکم نہیں سوائے تو کے یہ ہے میں نہ مانگہ نگاروں سے ہر بن لی جسے اس پکارا اور بجا دیا اس نے
 سے اور یوں ہی ہم بجا دیتے ہیں ایمان والوں کو۔ خرقیل کے بارے میں سے ہے یونس علیہ السلام جو شوق ہر
 عبادت کے اور دنیا سے الگ حکم تھا کہ ان کو بھیج دینا شہر میں شرک ان کو منع کریں بت پہنچنے سے بچھو کہ گئے
 راہ میں ندی آئی ایک سیالیاں سے چوڑا ایک کنہ پر پلایا عورت کا ہاتھ پڑا جب ہانے نے زندہ کیا عورت کا
 ہاتھ چھو گیا اس کے تھامنے کو کنہ سے پھر لڑکا ہاسل پانگہ ہاسٹ میں روز پر لوگوں سے آؤ دس لڑکے ہار
 اس کو پیشوا لیکو جس میں شہر میں پہنچے موعودوں سے پیغام اور تعالیٰ کا وادہ ٹھہرے کرنے کے ایک مت رہے

آخر خدہ ہر کہ بد دعا کی غلبہ کی اور آپ نکل گئے مین ان کا وعدہ کر کے قیسر سے دن غدا اب یا شہر کے سب لنگہ جنگل میں
نکلے اور مقابل گئے تو بیکر روئے بت سار توڑ ڈالے غدا بل گیا شیطان زوہدین علیہ السلام کو خبر دی کہ وہ
قوم ایچے سلیمان انہر غدا بنڈا یا دیسین غدا ہوئے کہ اور مقابل نے جو کہ جو مانگا مکر کی راہ نہ دیکھی کیسے طرف چل
کہتے تھے تو ایک کشتی ہمارے ہوئے کشتی (سینور میں چکر کمانے لگی لوگوں نے کشتی میں کیسی کا غلام ہے بھا
غلام سے فرمودہ لا تو اس کے نام پر یا دیا مین ڈال دیا ایک چمچ نکل گئی اس اندہ ہر سین ب کہ پکڑا تب تو قبل
ہوئی پھلے نے کن کر پر اگل یا وہ ان ایک سیل نے چھا کر انہر جانوں کی اور ہرنی نے دودھ پلایا جب فوت پالی
مکرم ہوا سقیم مین ہر جانے کا وہ آرزو نہ تھے راہ دیکھتے انکی عورت اور اس کے پیدا ہوئی ہر شیرے کو لوگوں نے
چوڑا یا تا اور سینوں کو نکال لیا تا ایسی شہر (میںوے) مین اب انکی قبر ہے اور جو فرمایا سمجھا کہ ہم پکڑ لیں گے گینو
مہرانی کے معاملہ مین اسکو رہنی ذکر سکین گے وہ ایسا ہوا ہے اور حکومت کو معاملہ مین ہر چیز آسان ہے اتھے
مانی موضع القرآن یونس علیہ السلام کا قصہ قرآن کریم کے مختلف مفسران مین مذکور ہے اس حدت مین اور
سورہ صافات مین اور سورہ ن مین اور وہ یہ کہ یونس بن سنی کو اور خالی نے مینو کے لوگوں کی طرف پیغمبر کر کے
سیجا اور مینو اور جل کے گاؤں مین سے ایک دن ہے یہ ان کو اسکی توحید کی طرف بلاتے رہے اور مینو ان کا
کسانہ مانا اور بے کفر پراصرار کیا آپ انکے دربان پہنچے ہو کر نکل پڑے اور انکے ساتھ وعدہ کیا کہ مینو کے
بعد تیر غدا اتنی آویگا جب شہر کے لوگوں کو غدا کا آنا معلوم ہوا اور انہو نے جانا کہ پیغمبر نے جوت نہیں ہوا کہ
شہر کے لوگ جنگل کی طرف نکلے اپنے بچوں اور اناں اور مینو کی کو ساتھ لیکر اور انہو مینو ان کی اولاد کو جہر کر دیا
پہر اس کے اگر اور انہو نے عاجزی کی اور گر گڑھے اور اسکی طرف عنت کی اور اس نے لگے اور اسکی نصیل
(نوڑے) اور بولے گین گایاں اور انکے پچھڑے مبین کہنے لگین بکر مین اور انکے چیلے تو ان سے اصرے
غدا بگو مانا یا کافال تھائے فلول لا کانت کثریہ استت ففققھا ایما تھا لا فاقم یونس کما استقل
کفققھا عنہم عذاب الخیر فی الجہنم الذی اوتوا و متفقنا ہذا الی جین بنے سو کین نہ ہوئی کوئی سبتی
کیقین لانی ہر کام آنا ان کو ایمان لا نا مگر یونس کی قوم جب یقین لائی کہ وہ لیا جینے انہر سذلت کا غدا ونا
کے جینے اور کلام چلایا انکا ایک وقت تک اور ہر یونس علیہ السلام توہ اپنی قوم کا غدا کا وعدہ سنا کر چلے
گئے اور ایک لوگوں کے ساتھ مکر کشتی مین سوار ہوئے وہ کشتی بہنور مین اگر تو نہ ہو لگی کشتی والوں نے ڈوبنے سے
ذکر فرمودہ لا تو توحہ یونس علیہ السلام کے نام پر کشتی والوں نے یونس علیہ السلام کو قواں مناسب جانا لا سلیم

کہ آپ تک سب سے نیک چیز ہے آپ کی شکل بلکہ ہر دو بارہ اوصاف فرما لایا اور انبیاء کے نام قرعہ پڑھا کہ جس کو
 نے انکو حدیث میں ڈالا اور میری بار ہر قرعہ اندازی کی ہر انبیاء کے نام پڑی مگر سجادہ و تعالیٰ نے فرمایا کہ تم مکان
 من اللہ حنین یعنی قرعہ ڈالو یا تو ہوگا یونس الزام کیا یا ہر یونس علیہ السلام کہتے تھے کہ اگر کوئی خود بخود
 دریا میں گر پڑے اور اسے غرق نہ کرے پھر اسے ایک مچھلی کہہ کر روک دیا میں سمجھتا ہوں کہ اس کے موافق وہ بھار کو بھارتی
 ہوئی آئی مگر اس نے یونس علیہ السلام کو نکل لیا جب اوصاف اپنے آپ کے دریا میں ڈال دیا اور اسے اس مچھلی میں ڈالا
 کہ ہمارا گشت نکما دے اور اللہ کی کوئی بڑی نہ توڑے اس لیے کہ یونس تیرے لیے رزق نہیں ہے اور تیرا حکم تو اس کے لیے
 بند چاہتا ہے مگر اسے یونس علیہ السلام کو اور اللہ تعالیٰ نے ذوالنون فرمایا یونس کہتے ہیں مچھلی کہ ادا اس کے قول اور ذب
 سنا منہ کی اغیر میں تھا کہ نے کہا کہ یونس علیہ السلام اپنی قوم سے غنا ہو کر چلے گئے اور جو فرمایا لفظ ان کو بقدر
 علیہ تو اس کے یعنی میں کہ اسکو خیال آیا کہ ہم بھر مچھلی کے پیٹ میں فیکر کر رہے تھے اور نکلے کریں گے ایسا ہی مردی
 ہے ابن عباس اور عباد اور غنا کہ غیر ہم سے ادیبی ابن جریک غنا رہے اور ابن جریک نے قدر کر نہیں منے ہوئے
 ہر اس کے ہر اس کے دلیل ہے **وَمَنْ قَدْ عَلِيهِ دَرْقُهُ فَلْيَنْفُضْ مَتَا أَتَاهُ اللَّهُ** (یعنی اگر کوئی بڑی ہو،)
 یعنی ہے ایک بڑی چیز کو روکھو یہ لایا کہ اللہ اور عطیہ عرفی نے کہا کہ قدر بیان منے میں فضا و تقدیر کے ہے یعنی
 پر وقت خیال کیا کہ ہم سب کوئی حکم نہیں کہ نیک عرب بھڑا اور بڑی کو قدر کے لفظ سوا ایک معنی میں استعمال کرتے
 ہیں شاعر کے کما ہے **فَلَا تَعْلَمُ ذَلِكَ الزَّمَانُ الَّذِي تَخْصِي تَمَّا كُنْتَ مَا تَقُولُ بَلْ كُنْ ذَلِكَ الْكَمَرُ** اور
 اسی مادہ سے اسے عربی کا قول سورہ قمر میں **فَالْتَقَى الْمَاءُ عَلَى أَمْرٍ قَدْ قُدِرَ** یعنی ہر ملک باپانی ایک کام
 پر جو تیرا رہتا اور جو فرمایا کہ یونس علیہ السلام ظلمات میں یہ کہا **لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ**
 تو ابن سبوت نے کہا ظلمات کو مچھلی کے پیٹ کی ظلمت (انہ میرا) اور دیا کی ظلمت اور رات کی ظلمت مراد ہے و
كَذَٰلِكَ أَرْوِيكَ عَنْ أَبِي عَمْرٍَا دَعَمَ مِنْ مِثْمُونٍ وَسَعِيدٍ يَخْبِتُ لَئِيْلٍ وَمُحَمَّدٍ بِنِ كَهْ فِي الْعُقَاكِ وَالْعَيْنِ
وَقَتَادَةَ اور سالم بن ابوالجہد کہتے ہیں کہ ظلمات کو مچھلی کا اندہا **اَلَيْسَ اَلْمِثْمُونُ اَلْمِثْمُونُ** ایسا اور مچھلی کے پیٹ میں مراد ہے اور
 مدہا کا اندہا مراد ابن سبوت اور ابن عباس وغیرہ کہتے ہیں کہ یہ مچھلی بھار کو بھارتی ہوئی یونس علیہ السلام کو قرار دیکر
 میں بیکر پہنچے اور یونس علیہ السلام کو نکالنے کی تسبیح سنی بھر کے قرار میں تو بہت اور اس مگر فرمایا **لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ** صحت امر الی کہتے ہیں کہ جب یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ کو
 اندہا چلے گئے تو ان سے خیال کیا کہ اسے نہ مانا کہ ہر لہنے باؤں کو بلایا جب باؤں نے تو شکر کے لیے سجدہ کر

فَالْأَمْرُ إِلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ أَنْ تَخْلُصُوا مِنْ الظُّلُمَاتِ فَاذْكُرُوا هَذِهِ الدَّعْوَةَ الَّتِي كُنْتُمْ تُدْعَوْنَ بِهَا وَإِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ أَنْ تَخْلُصُوا مِنْ الظُّلُمَاتِ فَاذْكُرُوا هَذِهِ الدَّعْوَةَ الَّتِي كُنْتُمْ تُدْعَوْنَ بِهَا وَإِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ أَنْ تَخْلُصُوا مِنْ الظُّلُمَاتِ فَاذْكُرُوا هَذِهِ الدَّعْوَةَ الَّتِي كُنْتُمْ تُدْعَوْنَ بِهَا

مَنْ كَانَ يَصْنَعُهُ فِي السَّخَرَةِ فَتُخَيِّدُهُ مِنَ الْبَلَاءِ قَالَ بَلَى فَأَمَّا الْخُرُوتُ فَطَرَحَهُ فِي الْغُرَارِ يَتَّبِعُ مَيْسِرَ يُولِيهِ

عَلَيْهِ السَّلَامُ كَيْفَ ظَاهِرُ مَا أَنَّ كَلَامَاتِهِ سَانِدَةٌ لِمَنْ تَعَالَى كَوَافِرًا مَا يَسِيءُ تَوَاضَعًا لِمَا لَا أَلَا مَا يَنْتَبِهُ

أَنَّ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ أَدْرِي عَالِمًا بِمَنْ يَحْيَى فَرَحْتُهُ نَعْمَ عَمَّنْ كَلِمَةٍ سَمِعْتُ وَأَنْتَ دَوْرُ

دَارِ الْمَلِكِ هُوَ أَدْرِي فَرِيضَتُهُ مَنِيْنٌ يَحْيَى نَعْمَ عَمَّنْ كَلِمَةٍ سَمِعْتُ وَأَنْتَ دَوْرُ

وَهُ يُولِيهِ حَيْكَامُ مَيْسِرَ يَقْبَلُ عَمَلٌ أَوْ دَعَا سَجَابَ مَرْفُوعٌ هُوَ (فَرِيضَتُهُ) عَمَّنْ كَلِمَةٍ سَمِعْتُ وَأَنْتَ دَوْرُ

كُرْتَارِ اسْمِهِ اسْمُ عَمَلٍ كَيْفَ حَرْفُ حَرْفٍ عَمَانِيَّتُ مَنِيْنٌ يَحْيَى تَابَهُ فَرَا سَكُو اسْمُ عَمَّنْ كَلِمَةٍ سَمِعْتُ وَأَنْتَ دَوْرُ

حَضْرَتُ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسَبَ فَرِيضَتُهُ مَنِيْنٌ يَحْيَى تَابَهُ فَرَا سَكُو اسْمُ عَمَّنْ كَلِمَةٍ سَمِعْتُ وَأَنْتَ دَوْرُ

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ أَوْ رَوَاهُ جَوْفَرُ بَابِ مَنِيْنٌ يَحْيَى تَابَهُ فَرَا سَكُو اسْمُ عَمَّنْ كَلِمَةٍ سَمِعْتُ وَأَنْتَ دَوْرُ

إِيْمَانُ دَالُونَ كَوْنَهُمْ يَحْيَى تَابَهُ فَرَا سَكُو اسْمُ عَمَّنْ كَلِمَةٍ سَمِعْتُ وَأَنْتَ دَوْرُ

شَدِيدٌ أَدْرِي كَلَامُ عَمَّنْ كَلِمَةٍ سَمِعْتُ وَأَنْتَ دَوْرُ

نَسَبَ يَحْيَى تَابَهُ فَرَا سَكُو اسْمُ عَمَّنْ كَلِمَةٍ سَمِعْتُ وَأَنْتَ دَوْرُ

زَيْنَبُ بَابِ مَنِيْنٌ يَحْيَى تَابَهُ فَرَا سَكُو اسْمُ عَمَّنْ كَلِمَةٍ سَمِعْتُ وَأَنْتَ دَوْرُ

لَسْتُ دَوْرُ هُوَ كَمَا عَمَّنْ كَلِمَةٍ سَمِعْتُ وَأَنْتَ دَوْرُ

أَبْنَى أَمَّنْ كَلِمَةٍ سَمِعْتُ وَأَنْتَ دَوْرُ

مَنِيْنٌ كَوْنُ عَمَّنْ كَلِمَةٍ سَمِعْتُ وَأَنْتَ دَوْرُ

مَنِيْنٌ هُوَ كَمَا عَمَّنْ كَلِمَةٍ سَمِعْتُ وَأَنْتَ دَوْرُ

هَبْرَ ابْنِ مَنِيْنٌ كَلِمَةٍ سَمِعْتُ وَأَنْتَ دَوْرُ

مَنِيْنٌ دِيَا سَعْدُ بْنُ أَبِي دَقَاسٍ كَلِمَةٍ سَمِعْتُ وَأَنْتَ دَوْرُ

لَمَّا كَرَّمَ أَبْنَى مَنِيْنٌ كَلِمَةٍ سَمِعْتُ وَأَنْتَ دَوْرُ

نَسَبَ يَحْيَى تَابَهُ فَرَا سَكُو اسْمُ عَمَّنْ كَلِمَةٍ سَمِعْتُ وَأَنْتَ دَوْرُ

دوڑنے سے پہلے بلایا میں پاد پکارنے سے کہو کہ تم سے اور دوسرے اور تمہاری آگے مے لوگ کہیں ہیں جو کہی اس کو نکال کر
 نزع ہو بائیں سر و محب تحقیق نہیں بیان ہو سکی فطری نکل اتھ فانی مخرج القرآن حافظ ابن کثیر کہ ہمارے کتبہ میں ہے
 ذکر کیا کہ اس نے اس کے بیٹا مانگا جو اس کے چچے بنی ہو اور یہ قصہ بڑی بطل کا تہ سورہ مہم میں اور سورہ آل
 میں ہی لکھا اور اس جگہ اختصار کا ساتھ بہ نسبت قبل کے جب ذکر کرنے پکارا اپنے سبک اپنی قوم سے پرشید اور فرما
 رَبِّیْ لَا تَنْزِلْ فِرْعَوْنَ اِنَّہٗ اَنْتَ خَیْرُ الْوَالِدِیْنَ زکریا علیہ السلام لا ولد اور لا وارث سے اس کے بعد ملنے آئی اس دعا کو
 منظور فرمایا وَلَمَّا اَفْرَاہَا فَاسْتَجَابَ لَہٗ وَهَبْنَا لَہٗ یَحْیٰی وَزَكَیَّا اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ رَزَقْنٰہُمْ اِسْرَآءِیْلَ اَوَّلَآءِہُمْ اَوَّلَآءِہُمْ
 جیسے کہ یہ قول ہے کہ زکریا علیہ السلام کی بی بی عاقرا بائیں نمازا نہی تو انکی بان تھیکے علیہ السلام پیر ہو رہی ہو
 ہے اسکی اصلاح ہو اور علی بن عمر نے عطا سے روایت کیا کہ زکریا علیہ السلام کی بی بی زبان درازی تو اسکو اسنے
 سنوار دیا اور ایک بیت میں کہ اسکی پیدائش میں کوئی عیب نہ تھا تو اسکو اسنے سنوار دیا یٰ هٰکُنَّ قَالِیْ مُحَمَّدٌ
 نُّ کَعْبَیْہِ السَّیِّدَیْنِ یعنی محمد بن کعب قرظی اور صدی کا بھی یہی قول ہے حافظ ابن کثیر نے کہا دَا اَخْطَرُہٗ
 السَّیِّدَیْنِ کَا اَوَّلَیْنِیْ فَرَأٰی کَرِیْمَہٗ سَمَیْنِ سَوَیْ ظَہَرُہٗ تَابَہٗ کہ انکی بی بی بانیہ تین مہرجم عطا اسے عطا
 ہے اور کہو مگر قول اول ظہر ہو حال کو خود سبھا دے تو اسنے اس امر کی سورہ آل عمران اور مہم میں نصیر ہو کہ ہے کہ
 دَعَا نَا تَمِیْنِ اٰلِ عِمْرَانَ مِّنْ حَیْثُ کَرِیْمٌ عَلَیْہِ السَّلَامُ کَوْفَرْتُمْ نُوْنَہٗ اَوَّلَآءِہُمْ اَوَّلَآءِہُمْ اَوَّلَآءِہُمْ اَوَّلَآءِہُمْ
 تھیکے کی جڑ ہو اسی دیکھا اس کے ایک حکم کی اور سردار ہوگا اور صحت پاس جاویگا اور بنی ہوگا لیکن میں بول رہا
 اَنْ یَّکُوْنُ لِّیْ عِلْمٌ وَّ کَذٰلَکَیْنِیْ لَیْسَ لِّیْ عِلْمٌ وَاَمَّا اَنْیَ عَافَرُہٗ فِیْہِ اَعْرَبَ کَمَا نَہٗ سَہْوَہٗ مَحْکُوْرًا اور مجھے آیا ہے
 اور عدت میری بائیں ہے اور سورہ مہم میں فرمایا وَ اِنْ یُّخَفِّضْکَ الْمَوَلٰی سِیْنٌ وَّ دَاوٰی وَ کَانَ لَیْ عَافَرُہٗ فِیْہِ
 اَرْضِیْنِ لَکُمَا
 عورت میری بائیں ہے سو مجھے مجھ کو اپنے پاس لے گا کام اٹھائے والا اٹھائے اسے اس کو قبول فرمایا تو بولے
 اَنْ یَّکُوْنُ لِّیْ عِلْمٌ وَّ کَانَ لَیْ عَافَرُہٗ فِیْہِ اَعْرَبَ کَمَا نَہٗ سَہْوَہٗ مَحْکُوْرًا اور مجھے آیا ہے
 اور میری عدت بائیں ہے اور میں بڑا ہوں بیان تک کہ اگر گلیاں آیات میں نصیر ہو ہے لکھے نماز ہونے کے اور
 اسکی اصلاح سے اسکو صحت کا ذکر کرنا کہ اسے اور جو فرمایا وہ پہلا لیکن میں دوڑنے سے نہی تو اس کے بیٹے میں کہ مل
 فرات اور فضل طاعات میں صلح ہے فرمائی رَغْمًا وَّ رَغْمًا اَنْ یَّکُوْنُ لِّیْ عِلْمٌ وَّ کَانَ لَیْ عَافَرُہٗ فِیْہِ اَعْرَبَ کَمَا نَہٗ
 حَتَّٰی کَانَ سَہْوَہٗ مَحْکُوْرًا اور میرے مذاک کے خد سے مل بن ابی مونس بن جابر سے

وكانوا كذا خضعين كذا من نفل كذا اي مصليين فيما اتزل الله بينه اور هم خير كذا اور تعالى نے نازل فرمایا
 اسکی قصد بن کر تھے اور عبادہ کرکے اسون میں تھا جسے وہ پھر ایسا ندا تہر اور حسن اور قہار کرکے اسد اللہ بن سغول
 یسارہ حال کے کرکے کرکے عالم تہر ابوالحالیہ نے کہا مخالف تھے ابسان نے کہا شیعہ اس حنف کہہ رہی تھیں
 دل میں لگا ہوا دل سے جدا نہ ہوا اور مجاہد نے شیعہ کی توافیق ساتھ سیر کی ہر اسید ب قول متعارف البنی مرز
 عبد البر بن حکیم کہتے ہیں حاکمنا ابو بکر رضی اللہ عنہ شیعہ فل انما بعد فانی اوصیکم بفقہی اللہ وکفوا
 علیہم یاھو کہ اھل و تخلیط الرعبہ بالترکبہ وجمعوا الالحات بالکسلۃ فان اللہ عزوجل انہی
 علی ذکرنا و اھل بیتہ فقال انقم حاکمنا ایسا رغول فی الخیر اے بدعتی تارک عبادت و عبادتینے ابو بکر
 بہ کو خطبہ سنایا پھر فرمایا اما بعد میں نکو کہتے کرنا ہوں اسے ورنہ کی اور سپرنا کرکے جیسے وہ لائق ہو اور
 رغبت کے ساتھ رہتے ملنے کی اور االحات کے سوال کچھ کرکے ایسے کہ اسے رغبت نے ذکر کیا اور اس کو گھر والوں
 کی شاکی اور فرمایا وہ لوگ دوتے تھے پہلے نبی پر اور پکارتے تھے ہم کو توفیق سے اور دوتے تھے اور تہر ہمارے آگے
 دے انتہی اقال الحافظ ابن کثیر نے تفسیر فتح البیان کا بیان یہ ہے کہ فرو سائیت میں منفرہ اور حید اور لادہ
 ہے اور اس آیت پر گفتگو سورہ آل عمران میں گذر چکی اور ضمیر الودارین سے پیدا ہو کر تہر ایک برنولے کرچھے
 بہتر سے جاتی ہو گیا تو تہر مجھے کافی دانی ہے اگر تو مجھے اولاد دیوے کیونکہ میں جانتا ہوں کہ تو اپنے دین کو
 ضائع اور برباد نہیں کرے گا اور تہر دین کو تہر و بندوں میں سے وہ شخص تمام لے گا اور اس کے ساتھ فائدہ ہوگا جسکو
 توان میں ہو پسند کرے اور تبلیغ کے لیے جن سے اور اس آیت کی تفسیر سورہ یوسف میں ہی بڑی سبط اور استیفا کے
 ساتھ گذر چکی و صلحنا از وجہ میں مسلح ہو کر کیا کی بی کا عفرہ و کرنامہ اسے کیونکہ وہ بائج اور نازہ امتین تو
 ان کو اور تعالیٰ نے دلور جسے والی آبادیا فھذا اھو الکراۃ یا صلحہ و وجہ بعض نے کہا کرکے علیہ السلام
 کی بی بی بطلن تھی اسکو اس نے خوش خلق والی کرکے یا علما ابو الطیب نواب محمد صدیق خلیل رحم فرماتے ہیں اگر
 دونوں باجن مراد ہیں عباس بن عباس جو کن حبشہ ہے اس طرح کہ اس نے اسکو عفرہ کو دور کرکے اسکو ولود بنا دیا اور اسکو
 اطلاق کو درست کرکے پسندیدہ اطلاق والی کر دیا ابن عباس کہتے ہیں ذکر یا علیہ السلام کی بی بی زبان درازی
 تو اسکو اس نے سنوا دیا اور ایسا ہی ہر دیکھی ہو عابین کی ایک طاقت ہے اور ابن عباس سے یہی مروی ہو وحبنا کہ
 وکھا اور قہار کرکے کہ وہ بائج تھی اسکو اس نے ولود بنا کر اس سے بیجے علیہ السلام پیدا کیا ماحرم خدا اسے
 کہتا ہے اگر ذکر یا علیہ السلام کی بی بی کی زبان درازی ہو تو کوئی عجب نہیں ہے یہ بیان اعلیٰ نوح کی

کے جان اکھنچ جان لایے رکھا باقی اس کی کتاب میں اور ہی ہنگل کرنے والوں میں اور جو فرمایا کہ ہم نے ہمسایہ کے ملک
 جہان النون کے نوزد ہا یہ بیٹے اس کی دلیل کہ وہ جو چاہے کر سکتا ہے اور جو چاہے بنا سکتا ہے اور اس کا حکم ہے
 جب تک کہ کسی چیز کو بنا کر لے سکے ہو وہ ہو جاوے اور بیان یہ اس کے اصل کا قول اس کے عقل کی طرح ہے جو سورہ یوم
 میں فرمایا **يُجْعَلُ آيَةُ لِلنَّاسِ فِي حُجَّةٍ مِّنْكَ** اور آیت مقرر فرمائی ہے اور میں کو ہم کیا چاہیں لوگوں کو نشان
 اور ہم بہار بطرت اور ہر یکام شہر چکا ابن عباس سے مکر رہنے روایت کیا کہ عالمی ہے ربیان جن و انس اردو
 عالم امرادین رواہ ابن ابی حاتم استہ **اقال الحافظ ابو یوسف نے تفسیر فتح البیان کا بیان کا شفع یہ کہ الی**
سے مراد ہم علیہا السلام ہر ایسے کے اصحاب اپنی شہادت کی جگہ کو رکھنا حلال اور حرام دونوں سے اور اس کو
کسی بغیر انہیں جہو اور اللہ تعالیٰ نے اسکا ذکر کیا انبیاء کے ساتھ اگر وہ انبیاء میں سے نہیں ہے جیسے علیہ السلام
کے ذکر کے لیے اور ایسے کے ہم ہم کے قصے میں الکیات باہرہ اور دلالت قاہرہ ہے اس کی کمال قدرت پرانہ
عجیبیت پر بعض نے کہا نوح سواد کرنے کا گریبان ہے اور غرض یہ ہے کہ وہ طاہرۃ الاثواب تین اور
اسکی مثل سورہ نسا اور ہم میں گند چکا اور اللہ تعالیٰ نے نفع کو اپنی طرف منسوب مصنف کیا حالانکہ نفع و خیر
سے واقف ہوا فرشتے کی نظیر اور تشریف کیسے اور اس سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روح ہے بعض
نے کہا روح و جبریل علیہ السلام مراد میں لینے ہم نے جبریل کو ارشاد کیا تو اس نے اس کے کرنے کی گریبان پر
اس روح کو پونکے با اور ہم علیہا السلام نے عیسیٰ علیہ السلام کو ارشاد کیا **إِنَّ هَذَا أَمْرٌ**
أَمْرٌ قَاطِعٌ وَأَمَّا تَزَكُّ فَاغْبُذَنَّ ۝ وَتَقَطُّعًا أَمْرٌ مِّنْهُمْ كُلُّ الْيَسَارِ أَجْعُونَ ۝ تَكُونُ
بِعَمَلٍ مِنَ الصَّالِحِينَ ۝ هُوَ مَن يَرَىٰ فَلَا كُفْرَانَ لَّسَعِيدٍ ۝ إِنَّكَ كَافٍ بِنَافِلَةٍ ۝ یہ لوگ ہیں تمہاری دیکھ
سب ایک دین پر اور میں ہوں اب تمہارا سو میری ہنگل کرو اور ٹکڑے ٹکڑے بات یا لوگوں نے آج میں
اپنا کام سب ہمارے پاس پھر آؤ گے سو جو کوئی کہے نہ کہ کام اور وہ یقین رکھتا ہو سو اکارت نہ کریں گے
اسکی دور اور ہم اسکو کہتے ہیں اسنے مانی الوضع ابن عباس اور سعید بن جبیر اور قتادہ اور عبد الرحمن
بن زید بن اسلم کا اس کے قول ان ہذا ہنکم انہ واحدہ کی تفسیر میں یہ قول ہے کہ ملت کو دین مراد ہے اور
حسن بھری نے اس آیت کی تفسیر میں کہا اللہ کے لہذا یا ان کے لیے جو ہے انکو پچا سزاوار ہے اور بیان کرتے
وہ چیز بن جبیر انکو چاہا ہے پھر فرمایا **إِنَّ هَذَا أَمْرٌ قَاطِعٌ لینے یہ تمہاری سنت ہر ایک سنت اللہ**
غرض یہ ہے کہ یہ تمہاری طبیعت جسکو میں نے بیان کیا دلہن فرمایا **وَأَمَّا تَزَكُّ فَاغْبُذَنَّ اور یہ**

آیت نبوی ہے جیسا کہ قرآن فرماتا ہے: **لَا يُلَاقِيَهُ الرِّسَالُ كَلَّامِينَ الْغَيْبِ فِي أَعْمَالٍ صَلَاحًا أَوْ فِجَارًا يَتَعَلَّمُونَ**
عَلَيْهِمْ دَرَاهِدُهُمْ أَشْكُهُمْ أَمْتَةً حَلًا وَنَاكَرًا كَبُورًا فَانْقَبَضُوا فَتَقَطَّعُوا أَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ ذَرَكُوا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا
لَدَيْهِمْ فَرِحُونِ یعنی اے رسول کو کماؤں کی چیزیں اور کام کو پہلا جو کرتے ہو میں جانا ہوں اور یہی غریبیت
 منہاری رہی کہ حلال کما نا حلال اسے کما کر اور نیک کام کرنا اور نیک کام سب خلق جانتے ہیں (الکین غریبیت
 اپنے سب رسولوں کے دین میں یہی ایک حکم ہے) اور میں ہوں ہمارا رب مجھ سے دہتے رہو بہرہوت کرنا چاہنا
 کام اس میں نہ کرے نہ کرے ہر فرقہ جو لگے پاس ہے اس پر بوجھ ہے میں اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
مُخْتَارُ الْأَشْيَاءِ أَوْلَادُ عِلَالَةٍ دِينًا وَاحِدًا یعنی ہم پیغمبرین کی جماعت کی ریشال، بدی بہا برون کا طرح
 ہے ہمارا دین ایک ہے دین ہے سب سب پیغمبروں کی شریعتوں کا مقصد تو یہی ہے کہ اللہ کیلئے کی عبادت اور
 پرورش کر لی جائے اللہ کی عبادت میں کسی کو شریک مقرر کرنا نہیں چاہیے اگرچہ وہ فرشتے ہیں بعض فروری حکام
 میں ایک دوسرے کے مخالف ہیں کما قال تعالیٰ **لِكُلِّ جَبَلًا مِّنْ جَبَلَيْنِ أُولَئِكَ نَدْعُكُمُ لِلْعَدْوٰى دَعْوَةً مِّنْ عَدُوِّكُمْ فَانقَلَبُوا قُلُوبُهُمْ**
 دیا یعنی ایک دستور اور راہ اور جو فرمایا کہ بہرہ و ہون نے آپس میں اپنا کام ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تو اس سے یہ
 مطلب ہے کہ ہم نے اپنے رسولوں پر اختلاف کیا کیسے اپنے رسولوں کی نصیحت کی اللہ کیسے ان کو پہلا یاد
 لے کر فرمایا **لِكُلِّ الْبَشَرِ أَجْرٌ** یعنی دن قیامت کے تم سب میری پاس حاضر ہو گے اور میں ہر ایک کو اس کے کردہ
 کے مطابق جزا دوں گا اگر اس کے کردار عمدہ ہوئے تو جزا ہی عمدہ لیگا اور اگر اس کے کام ناخوشہ میں تو بری
 جزا دے گا **وَلَمَّا دَرَأُوا مَا فِي الْقُرْآنِ لَعَنُوا سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ** **وَإِنَّمَا لَهُمْ آجَلُ يَوْمٍ**
حَرَامٌ عَلٰى رَبِّهِمْ أَعْمَلْتُمْ أَتَقْتَرُونَ **وَإِنَّمَا يَجْعَلُونَ كَذِبًا إِذَا خِشَعْتُمْ يَأْجُوجُ وَيَأْجُوجُ وَهُمْ مِنْ**
كُلِّ حَلِيبٍ يَبْسُوتُونَ **وَإِنَّمَا يَجْعَلُونَ كَذِبًا إِذَا خِشَعْتُمْ يَأْجُوجُ وَيَأْجُوجُ وَهُمْ مِنْ**
كُلِّ حَلِيبٍ يَبْسُوتُونَ **وَإِنَّمَا يَجْعَلُونَ كَذِبًا إِذَا خِشَعْتُمْ يَأْجُوجُ وَيَأْجُوجُ وَهُمْ مِنْ**
 گناہ غفیر کہ تیرے ہذا ایل مٹا دلیان ○ اور غور جو رہے ہر جہتی پر جو کہ ہم نے کہا یاد کرو کہ نہیں بہتے
 بیا تا کہ کہیں کہوں یوں یا جوج اور یا جوج کو اور وہ ہر او جان سے پیغمبر آدین اور نزدیک پہنچے عبادہ بہر
 نبی اور بلکہ ہیں منکروں کے انکسیر کے خرابی ہم خبر ہے اس سے نہیں پریم نہ گنگا زبیر
 جو فرمایا کہ نہیں بہتے تو اس سے یہ مراد ہے کہ کفر نہیں چہرہ تے نبی ہی کہتے ہیں اور جو فرمایا ہم نے گنگا
 اس مراد یہ ہے کہ خبر پہنچی تھی جان کے تھادی انتہی ماقال فی الموضع و حرام علی قریۃ کا تفسیر میں ابن عباس
 نے کہا کہ جس جہتی والوں کو ہلاک کیا گیا ان پر قیامت تک پہلے دنیا میں آنا حرام ہے **وَهَكَذَا صَوَّرَ بِهِ ابْنُ عَبَّاسٍ**

بہرہ من کہیں گے کہ جو بد حال اب میرے چہرے پر کسی شخص کے ساتھ یہ حال نہ کر سکے گا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہر
 اسکو بد حال کہنے کا اسکو درج کر دینے کے لیے تو اسے قتالی اسکی گردن ہو لیکر پہلی تک نایم کی کر دینا اور وہ بد حال
 اسکو بد نہ کر سکے گا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہر بد حال اسمن کو اس کے دونوں ہاتھوں اور پاؤں سے بکر
 (اسکو آگ میں) چلا دینا اور گمان کریں گے کہ بد حال ہے اسکو آگ میں بہنیکا اور وہ تو حقیقت میں جنت میں
 تو اللہ اور بد حال فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہذا اعظم الناس تمہادۃ عند رب العلیکین یعنی اس
 شخص کا اس کے نزدیک سب شہیدوں کو بیکہ مرتبہ ہو گا بد حال اس حال میں ہو گا کہ اسے قتالی سپہ بن پریم کو بھیجے
 بہرہ من پریم کی طرف سفید ساری پر زول فرماویں گے وہ قتل کے درمیان کہنے والا اپنے دونوں
 ہاتھ دونوں شتوں کے باندھوں پہر آپ کو بھیجے ہو لیکن گے یہاں تک کہ اسکو لے کر دروازے میں لکر قتل کر دے لیکن
 فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہی حال ہو گا کہ اسے غزوہ میں بھیجیں میرے کی طرف دھکی کریں گے اس امر کی کہ اپنے
 اپنے بندوں میں سے اسے شہید نکالیں جنکے ساتھ لڑائی کرنے کی کسیک حالت و قدرت و کنت نہیں ہو تو
 تو میرے بندوں کو طور پر لیجا اور اسے غزوہ میں بھیجے میرے اس نے فرمایا وہم من کل حلیب
 بلکہ کن پہر منب ہو گئے پیش اس کے بار اسے غزوہ میں کی طرف اور پیدا کر دینا اسے قتالی بھیجے حاجت کی گردنوں
 میں ہوئے پہر وہ صبح ہوئے ہی یکدم مر جا دینگے میرے ایک شخص مرے پہر ان میں گئے میرے علیہ السلام اور اس کے ساتھ
 بہرہ من کو زمین میں کوئی گھر نہ ہو گا اکی بہرہ من اور بد سے پہر وہاں کی کہنے میرے علیہ السلام اور اسکو بارہم
 کے لئے جوہر اس کے اٹھانے کے لیے اسے جازر بھیج دینا جنکی گردنیں ان دونوں کی طرف ہو گئی پہر وہ جازر اسکو اس کے
 جہان اسکو منظر ہو گا پسینہ لگے کہ ابین جاؤں پہر حدیث بیان کی حطابن زید سے کہنے کے کعبے باکسی
 اور سے کہ وہ طائر کو مہیل میں پسینہ لگے کہ ابین کہہ اسکو ابید اور مہیل کہاں ہے وہ بولا جہان صبح نکلتا
 ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور اسے بارش امار دینا جالیں دن تک لگا مار بارش ہوئی رہیگی اور اس
 سے کوئی گھر باقی نہ رہیگا نہ لگا اور نہ کچا پہر وہ عین زمین کو دھو کر آئینہ کی طرح صاف کر دینا اور زمین کو حکم ہو گا تو
 اپنے پہل نکال اور اپنی بکٹ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پہر سندن جماعت کو ایک امام کا لی لیا
 وہ جماعت اس امام کے سامنے میں نہیں گئے اور اسے کسی گھر والی ہوگی اسے قتالی کی اپنے بندوں پہر اور سب
 کی جلدوں کو وہ میں یہاں تک کہ ایک دشمنی دو پہلی کو کون میں سے ایک قبیلہ کو سیر کر دے لی امام ایک گاڑ
 دو دہلی ایک چوٹی جماعت کو وہ جادو لگا امام ایک کبری گھر والوں کو کانی ہوگی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اس طرح لوگ میں غصہ بہن ہوئے کہ اس عذر پر ایک عمدہ ہوا سبب تک وہ انکی جانوں کے نیچے اثر کر گئی اور اس کے
 اٹھنے پر سلمان کا ریح نکلا ہوگا اور بری لوگ رہا دیں گے اور دبیائی سے عورتوں پر اس طرح نواز ہو گئی
 جیسے گدھے رہنے رستوں اور کوچوں میں نہا اور دبیائی کے کام کرنے پر تھے
 اور انہی پر قیامت قائم ہو گئی **رَدَّاهُ الْاِمَامُ اَحْمَدُ وَ اَقْرَبَهُ بِالْجَوَارِحِ مُنِمْ دُونَ الْجَارِيَةِ قَوْلَهُ مَعَ**
يَقِيَّةِ اَهْلِ الشَّامِ مِنْ طَرَفِ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن
 صحیح ہے تفسیر میں ابن جریر ابن خلدون اور دہلوی نے کہا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور اپنے
 بیٹی باندہ رکھی تھی اپنی مبارک انگلی پر سلیسے کہ مبارک انگلی پر بچھنے کا تھار قربان انکی مبارک انگلی
 کے ادم تصدق میں اسپر اور فرمایا تم کہتے ہو کہ سہارا کوئی دشمن نہیں ہے اور تم ہمیشہ دشمن کو رتے
 رہو گے یہاں تک کہ باجج باجج آدین انکے منہ چڑھے ہو مگر ادا مکملین جو علی مصداق الشیاف وہ ہر اوجان
 پہلے آدین گے گویا انکے منہ ڈال دین میں طرہ **رَدَّاهُ الْاِمَامُ اَحْمَدُ اَيْضًا وَ كَذَلِكَ اَرَوَى ابْنُ اَبِي حَاتِمٍ**
مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَسَاوٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُدَيْمَةَ الْمَدَنِيِّ عَنْ خَالِئَةَ عَنْ النَّبِيِّ
عَلَيْهِ السَّلَامُ كَذَلِكَ مَثَلُهُ سوا انا جیسی حدیث سورہ اعراف کی تفسیر میں گنہگار ادا سکوت
 کیا ابن سنی نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا میں جیسا کہ مجھو معراج ہوا ابوسہیم اور موسیٰ اور
 عیسیٰ علیہم السلام کو ملا حضرت نے فرمایا ہر ان تینوں پیروں نے قیامت کا ذکر کیا اور موسیٰ اور عیسیٰ نے
 قیامت کا امر ابوسہیم پر ڈالا (کہ وہ تھلا دین) اور انہوں نے فرمایا ہے قیامت کا حال معلوم نہیں ہے ہر
 ابوسہیم اور موسیٰ سے پر اس امر کو ڈالا اور انہوں نے بھی فرمایا ہے قیامت کی خبر نہیں ہے ہر ابوسہیم
 اور موسیٰ نے عیسیٰ پر ڈالا اور انہوں نے فرمایا ہر اسکا واقع ہونا اور جب ہونا تو اسکے وقت کو تو اسے نہ سنا
 کے سوا کوئی جانتا نہیں اور میرے ساتھ جیسے رب کے عہد کیا کہ وہاں لکھ لکھا اور میرے ساتھ وہ شافین ہو گئے
 جب وہ مجھے دیکھ لگے کہ وہ لکھنے لکھنا جیسے غلی راگ پر کہنے سے ابھگواتی ہے اسی حالت میں کہ
 جہنم اور جنت کس کو لکھ گئے اسے سلم سیرا کافر ہے آ اسکو قتل کر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر
 ان کو اسے قتال ہلاک کر دیگا اور لوگ چلے جائیں گے اپنے ملکوں اور وطنوں میں فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم نے ہر اس وقت باجج ادا جج کی آمدنی ہوگی اور وہ ہر اوجان سے پہلے آدین ہر وہ حدیث
 آدین کے ملکوں کو ادا کسی چیز پر انکا گزند ہوگا مگر اسکو ہلاک کر دیں گے اور کسی باقی پڑے گندیں گے

بیان جو یہ کہ معنی میں جو جس نے کہا آیت کہ معنی میں کہ میں بتاؤں کہ جس نے کہا کہ وہاں ہے ان کا جو کہ طر
 رجوع کرنا منع اور محال ہے اور یہ معنی ہے جس میں کہ جس نے کہا کہ وہاں ہے ان کا جو کہ طر
 سے میں عند قول کہ وہ ہے جو ان میں سے کسی ہے کہ ان میں نے فرمایا واجب انکہ لا یجوز ان یسے جب
 ہے کہ میں بتاؤں کہ جس نے کہا وہاں ہے وہ تو یہ کہ یہ ہے نجات اور اہل فارسی کا یہ قول ہے کہ کلام میں ضمیر اور
 تقدیر ہے اصل میں کلام طرح ہر کلام علی حدیث حکمتنا یا استیعنا لہا او بالحق علی قلوبنا علیہا
 اتی یقبل منہم علی لا تھتہ لا یجوز ان اتی لا یجوز ان یسے جس میں کہ اس میں کہ جس نے حکم کر دیا
 یا اس کے اہل کے دونوں میں ہر کسی عمل کا قبول کرنا یہ جرم ہے ایسے کہ وہ تو یہ کہ یہ اس کا جو
 اور ماہر یہ دونوں قبیلے میں انسانوں میں کہتے ہیں کہ وہ اور اگر ان کو نہ ہو نہ ہو یا دم میں اور نفع سے اور اس
 سکا مفتوح ہونا جس کے پر وہ سدود و جس میں اور ہم میں علی حدیث بتاؤں میں ہم سے اور وہ باجماع
 رہنے میں یا تمام عالم لیکن باجماع باجماع کا مراد ہونا اظہر ہے حدیث ہر اور بھی زیر ہے اور نسل کہتے ہیں سرعت
 اور بعض نے کہا نسل سے صرف نکلا اور اس پر نجات نے کہا نسلان کہتے ہیں میرے کے مدعے کو اس میں عبارت
 نے نسل کی انقبال کے ساتھ تقدیر کی اور یہ سے سب قریب قریب میں علامہ ابو الطیب علیہ الرحمہ نے فرمایا اور
 باجماع اور باجماع کی صفت اس کے مزاج کے وقت اور اس کا حال اور مال کو بیان میں احادیث کثیرہ وارد ہیں
 جس کے بیان ذکر کرنے میں کوئی چندان فائدہ معلق نہیں ہے اور ہماری کتاب حجج الکرام نے انہما القیامان
 مدعوں پر پوری طرح خالی ہے جو کہ اپنی ہر مطلع ہونا منظور ہو ہماری کتاب علی القاب کی طرف رجوع
 کرے و مدق سے حساب ہر وہ ہے جو ہم باجماع باجماع کے بعد قیامت میں ہوگا اور اس کا سوا کسی دفعہ ہر
 یہ قول ہے کہ مدق سے قیامت ہر وہ ہے انتہی قابل العللہ ابو الطیب نے تفسیر نفع البیان انکہ وہاں
 تَعْبُدُونِ مِنْ دُونِ اللَّهِ حَسْبُ جَعَلَهُمْ أَنْكُرًا لَهَا وَارِثُونَ ۝ لَوْ كَانُوا يَفْقَهُوا ۝ مَا سَدَّهَا
 وَكُلٌّ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ لَعْنٌ فِيهَا وَلَا يَرْجُونَ فِيهَا لَا يَمُوتُونَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا
 الْحُسْنَىٰ أُولَٰئِكَ عَنْهَا مُعَذَّبُونَ ۝ لَا يُعْمَلُ لَهُمْ سَعَىٰ مَا اشْتَمَتِ أَنفُسُهُمْ مِنَّا وَلَٰئِكَ
 لَا يَحْزَنُهُمُ الْفَرَقُ ۝ أَلَا كَذَّبْتَ لَهُمْ الْفُلُكُ ۝ هَذَا يَوْمُكَ الَّذِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ۝ ثُمَّ
 اور جو کہ پوچھے ہو اس کے سوا ہر کتاب ہے مدق میں ہر کو اس پر پوچھے اگر ہوتے یہ لوگ شاکر نہ ہوتے اس پر
 اور ساری اس میں ہر میں گئے انکو دامن چلانا ہے اور اس میں بات نہیں سنتے نہ اپنے طلبنے کہ خود

بسبب انکو خوک کر کے بیان فرمایا تو یہ جعلت والا ان سادہ منہ لوگوں کا کام اور اس کے رسول پر ایمان
 لائے اور وہی لوگ ہیں جنکے لیے اسکی طرف سے صلوات سابق ہو چکی اور دنیا میں انہیں اعمال صالحہ آگے کیے
 کہ قال قل للذین احسنوا الحسنی و للذین کانوا یرکضون و یخوضون قد و لا ذلک لیسے جنوں کو
 بہلای آکھ ہے بہلای اور بڑبڑتی اور بڑبڑیگی انکے موند پر سہاوی اور نہ رسوائی اور نہ مایہ اہل جبرآؤ
 ایحسان و الا و احسان یعنی اور کیا بد لہو بکی کا مگر نیک اور جیسے اور نون کے دنیا میں پہلے کا کہے کیے
 ہی اور عالی ذالکا انجام عہد کیا اور انکو اچھی جزادی اور ان کو کھڑا رکھ رہائی دی اور ان کو جبریل اور جبریل
 ثواب عطا فرمایا اور فرمایا اُولَئِکَ غَنَیَّا مُبْعَدُونَ لَا یَمَعُونَ حَیْثُ سَاءَ اَوْ حَسْبُ حَرِیْمٍ اِیَّاهِیْ اُولَئِکَ
 کہتے ہیں میرے صراطِ بطریق پر سب سے بڑے کافر کو کاٹیں گے جب انکو کاٹیں گے تو وہ کہیں گے افسوس اندر فرمایا
 هُمْ فِرِحْنَا شَتَّعَتْ اَنْفُسُهُمْ فِی الدُّنْیَا یعنی ان کو محمد و روم سے اس کا باریگا اور مطلوب ہو محبوب
 انکو حاصل ہوگا نعمان بن بشر کے چچا اور وہائی کہتے ہیں کہ میں شتر علی کے ساتھ ایک بات باتیں کر رہا تھا
 کہ آپ پر ہی یہ آیت اِنَّ الذِّیْنَ سَبَقَتْ لَکُمْ رَاٰ النُّسْیَ اُولَئِکَ غَنَیَّا مُبْعَدُونَ حضرت علی نے فرمایا
 میں ان لوگوں میں ہوں اور عمر ان میں کو ہیں اور عثمان ان میں سے ہیں اور زبیر ان میں سے ہیں اور طلحہ
 ان میں سے ہیں اور عبد الرحمن بن عوف ان میں کو ہیں بافرمایا سدا ان میں سے ہیں نعمان کے بہائی
 نے کہا اور نہ ان کے لیے اقامت ہوئی ہر حضرت علی ثنائی کو چلنے کے ہو اور میں خیال کرتا ہوں کہ حضرت
 علی علیہ السلام جیسے جانتے تھے اور کہتے جاتے تھے لَا یَقْعُونَ حَیْثُ سَاءَ رَوَاہُ اَبْنُ حَاطِبٍ محمد بن حاتم
 کہتے ہیں میں نے حضرت علی سے اِنَّ الذِّیْنَ سَبَقَتْ لَکُمْ کی تفسیر میں سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ ان لوگوں سے
 عثمان و عمار و عمار بن رواد و شعبہ بن ربعیہ عن ابی ہریرۃ عن ابی ہریرۃ عن ابی ہریرۃ عن ابی ہریرۃ
 ایضا و رَوَاهُ ابْنُ جَبْرِیْنِ عَنْ ابْنِ جَبْرِیْنِ عَنْ ابْنِ جَبْرِیْنِ عَنْ ابْنِ جَبْرِیْنِ عَنْ ابْنِ جَبْرِیْنِ
 عن ابی ہریرۃ عن ابی ہریرۃ عن ابی ہریرۃ عن ابی ہریرۃ عن ابی ہریرۃ عن ابی ہریرۃ عن ابی ہریرۃ
 ہے علی بن ابی طلحہ بن عباس سے روایت کیا اور کے قول اِنَّ الذِّیْنَ سَبَقَتْ لَکُمُ الْاَیَّامِ کی تفسیر میں کہ
 یہ اولیاء اور ہر گئے جو صراط پر چلی سے علیہ گندیں گے اور کفار اس میں اندھے نہ کہنوں کو سب کو
 حافظ ابن کثیر نے کہا کہ اُولَئِکَ اُولَئِکَ اُولَئِکَ اُولَئِکَ اُولَئِکَ اُولَئِکَ اُولَئِکَ اُولَئِکَ اُولَئِکَ اُولَئِکَ اُولَئِکَ
 کے لیے نازل ہوئی ہے اب نکل گئے ان میں سے حضرت عمر و حضرت سید علیہ السلام عطا نے ابن کثیر

سعد بن کبار اسے قال نے فرمایا اِنَّكَ مِنْ مَّا يُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللّٰهِ حَسْبُ جَهَنَّمَ اَنْتُمْ لَهَا لَا يَدْعُو
 بہرہ نشنا کیا اور فرمایا اِنَّ الدِّينَ بَيْنَنَا وَالْحَسَنَى اُولَٰئِكَ عَنْهَا مُعَذَّذُونَ ابن عباس سے کہا کہ ان
 ملائکہ اور عزرائیل سے دین پر ہم اور میں جنکی اومان انصام انصام کے ساتھ اس کے چوڑ کر پوجا کجا ہی ہے کذا
 قال جَعَلْتُ شَوْءَ الْحَسَنِ وَابْنِ حَرْبٍ مِّمَّا كُنْتُ اَبْرَأُ مِنْهُ ابْنُ عَبَّاسٍ سَعِدُ بْنُ كَبَّارٍ اِنَّ الدِّينَ سَبَقَتْ
 لَهُمْ بَيْنَنَا الْحَسَنَى مِثْلُ بَنِي مَرْيَمَ اور عزرائیل علیہا السلام کے حق میں نازل ہوئی ہے مہر نے علی رضی اللہ عنہ
 کیا اس آیت کی تفسیر میں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کُلُّ لَوْفٍ يُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللّٰهِ فِي النَّارِ اِلَّا الْقَوْمُ
 وَالْقَوْمُ دَعَا بِنِي بَنِي مَرْيَمَ یعنی جس کی اسے تعالیٰ کے سوا عبادت کی حاجی ہے وہ دوزخ میں جاوے گی
 مگر آفتاب و اجتاب عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کی دوزخ میں نہیں جاوے گی رَوَاهُ ابْنُ ابْنِ حَرْبٍ وَنَسَاهُ
 ضَعِيفُ ابْنِ ابْنِ حَرْبٍ نے مجاہد سے نقل کیا کہ اِنَّ لَکَ عَنْهَا مُعَذَّذُونَ سے ہے اور مریم اور ملائکہ اور
 آفتاب اور اجتاب اور امین اور ایسا ہی مردی ہے سعید بن جبیر اور ابو صالح اور غیر واحد سے اور ابن ابی
 اسماعیل غریب اپنی اسناد کو ساتھ ابو ہریرہ سے بیان کی انہو سے اسکو روایت کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 اس آیت کی تفسیر میں کہ ان لوگوں کو جسے اور عزرائیل اور ملائکہ اور امین اور بعض مفسرین نے اس آیت کی
 تفسیر میں ابن الزبیری کا قصہ اور شکر کن کا مناظرہ ہی بیان کی ہے علم سے ابن عباس سے روایت کیا
 کہ عبد اللہ بن زحری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آیا اور بولا تو کہتا ہے کہ تجھ پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت
 اَنَّا نَعْبُدُكَ وَمَا نُعْبَدُكَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ حَسْبُ جَهَنَّمَ اَنْتُمْ لَهَا لَا يَدْعُو اور بولا کہ رسول
 اور جابر اور ملائکہ اور عزرائیل سے بن مریم ان سب کی بھی پوجا کجا ہی ہے تو یہ سب لوگ بھی اَلْغَاوِیْنَ کے
 تو یہ آیت نازل ہوئی فَامَّا خُرُوبٌ اَبْرَأَتْ مِنْهَا فَلَا اِفْوَیْکَ مِنْهَا یُعَذِّذُونَ وَقَالُوا اَلْهَمْسُنَا
 خُذْ اَمْرَهُو مَا خَرَّبُوهُ لَکَ الْجَنَّةُ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَفِیُّونَ یعنی ادب کماوت لایڈ مریم کی پڑ
 کی نہ ہی نری قوم گئی ہے اسے جلانے (اور کہتے ہیں کہ ان کو بھی ظن پوجنے میں انہیں کیوں غل
 سے یاد کرتے ہو اور ہدی پوجن کو برا کہتے ہو) اور کہتے ہیں ہمارے شاکر سترہاں یادہ یہ نام جو ہر نے
 میں تجھ پر سب جگہ نے کہ لکہ یہ لوگ میں سب جگہ اور ہر کے عبادت باب نازل ہوئی اِنَّ الدِّینَ
 سَبَقَتْ لَهُمْ بَيْنَنَا الْحَسَنَى اُولَٰئِكَ عَنْهَا مُعَذَّذُونَ ذَکُوہُ اَبُو بَکْرٍ مِّنْ مَّرْیَمَ وَذَکُوہُ یَا سَنَ اَوْدَ
 رَوَاهُ الْحَافِظُ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ فِي کِتَابِہِ الْمُتَنَادِہِ ابْنُ عَبَّاسٍ کہتے ہیں آیت اَلَمْ دَاعِبِدُونَ اَفَرَأَکَ

اسکی پیشانی میں لہاس کی بات بابت نازل ہوئی وَاَقَالُوا اَلْمُحَدَّثَ اَلْحَمْدَ وَكَذَلِكَ اَبْنَحْنَهُ بَلْ عَمَّا مُمْكِنَتْ
لَا يَسْقُوتُ كَمَا بِالْقَوْلِ وَهَذَا بِأَمْرِ مَيْسُونَ بَعْدَ مَا بَيْنَ اَيِّدِهِمْ وَكَانَتْهُمْ لَا تَشْفَعُونَ اِلَّا لِي
اَزْعَمِي وَهَذَا فَرَضٌ فَيَزِيهِ مُشْفِقُونَ وَتَنْ يَنْقُلُ مِنْهُمْ اِنْ اِلَّا مِنْ دُونِهِ كَذَلِكَ تَجْزِيهِ جَعَلَهُ
كَذَلِكَ تَجْزِيهِ الطَّلَافِ بِنِي اَلْمُكْتَسِبِينَ حَمَلُ لِكَا لَوِي بِيَا وَهِيَ اس لَانِ نَبِيْنِ لِيَكِنْ وَهِيَ بِنِ جِنِ كَوْشِي
راہنے) نہیں اس سے بڑھ کر بل سکتے اور وہ اسی کو حکم پر کام کرنے میں اسکو معلوم ہے جو انکے اگر اور بھی اور وہ
سفر میں نہیں کرتے مگر اسکی جس سے وہ راہنی ہو اور وہ اسکی ہیبت سے ڈرنے میں اور جو کوئی ان میں کہے کہ میری
جنگ ہے اس سے دوسرا اسکو ہم بلا دین و دفع ہی ہم بلا دینے میں بے اضا فون کو اور عبد البدر بن زبیری نے
جو عیسے علیہ السلام کی بابت ذکر کیا اور بلا کہ وہ ہی بن دین اس سے معذرت ہے اور ولید اور حاضر بن نے اسکی اس محبت
اور خصوصیت پر تعجب کیا اور اس کے اس محبت پر سرور ہو کر تو اس نے یہی بابت نازل ہوئی وَكَانَ خُزَيْبُ بْنُ عَمْرٍو
مَقْلًا اِذَا اَقْرَبَتْ مِنْهُ يَصْدُرُ عَنْهُ اَلْقَوْلُ اَلْعَلْنَا اَحْيَا اَمْ هُوَ مَا خَرَّ مِنْ لَكَ اَلْاَجْدَالُ لَبَلْ لِمُ كُنْ
خَصْمُونَ اِنْ هُوَ اَلْعَبْدُ اَنْفَعًا اَحْلِيَةً وَجَعَلْنَاهُ مَقْلًا لِيَسِي اِسْرَائِيلَ وَكَوْنَا اَوْ جَعَلْنَا مِنْكُمْ لِقَاءَكُمْ
فِي اَلْاَرْضِ يَخْلُفُونَ وَاِنَّهُ لَيَعْلَمُ لِّلشَّاعَةِ مَا لَا تُكَلِّفُونَ لَهَا هَذَا اَمْرٌ اَطْمَئِنِّمْ بَيْنَهُ اَوْ جَبِ كَمَا وَتَلَاوُ
مریم کے پیشے کو تب ہی قوم نری لگتی ہے اس سے چلانے اور کہتے ہیں ہمارے سنا کہ بہترین یادہ یہ نام جو دہرے
ہیں تھو پر سب جگہ سے کو مکہ یہ لوگ ہیں جگہ اور وہ کیا ہے ایک بندہ ہے کہ تھے اس پر فضل کیا اور کہہ کیا بنی ہر ایک
کے دھڑ اور اگر ہم جاہلین نکالیں تو ہم سے فرشتے زمین (وہ) زمین میں تمہاری جگہ اس نے حضرت عیسیٰ بن ناز
فرشتوں کے کہتے اس سے معذرت نہیں ہوتا اگر جاہلین تمہاری نسل سے ایسے لوگ پیدا کریں جیسے عیسیٰ کو پیدا کیا
اور وہ عیسیٰ نشان ہر اس گھڑی کا ساس میں ہو گا نہ کہ وہ اور میرا کہا مانوس ہے حضرت عیسیٰ کی آنا نشان ہے قیامت کا
سوا کے انہیں کی سبط حکمت کرنا غافل بن کر نہیں کہتے ہیں اور عبد البدر بن زبیری کا یہ قول مقابلہ کے طہر پر بالکل
غلط اور زبیری فاحش خطا پر ہے اس لیے یہ بابت نو کو دلائل کی غلطی کے لیے نازل ہوئی ہے انکے منام کی جگہ
لوسے میں جو باقی ہیں اور عبد بن کا ذکر انکے عبد بن کی نفرت اور نبی کے لیے کیا ولید اور ولید اُنکے دما
تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ حَسْبُ جَعَلَهُ تَوَكَّلْ اس آیت کو دوسے سیم بن مریم اور غفر اور ان لوگوں کے
اتر میں ہو سکتا ہے جو یکساں علیہ میں اسدہ عابدین کی عبادت سے خوش نہیں ہیں اور اس میں جبر نے اپنی منہ
میں اس امر میں کا جواب چاہیے کہ مَا كَالْفُظِّ مَا تَعْبُدُونَ میں غیر فدی السفل کے لیے ہر ایسے کو سا

کا نظریہ کہ تدلیک لا یقبل کے لیے وضع ہوا ہے اور عبد اللہ بن ابی لہی کے چچے سلمان بن ابی ہرگیا اور یحییٰ بن شہزادہ
 شاعر تھو اور ابی ہرگیا بن سلمان کی چھوٹی کرنا تھا پھر سلمان بن ابی ہرگیا کے بعد اعتدال میں یہ شعر کہے گئے
 یا رسول اللہ لیث بن لسان رات قما تفتت الخفاف
 اذا حارب الشیطان فی سنن الخیر من ملأ الیہ مبدور

اسد فرخ اکبر سے مراد موت ہے رزاق عبد الزمان عروجی بن زینبہ عقیقہ حق عطا کردہ اور بعض نے کہا فرخ اکبر سے
 صمد بن ابی ہرگیا مراد ہے قالہ العوفی عن ابن عباس ابو ہرگیا بن سعید بن مسعود بن مسعود بن مسعود بن مسعود بن مسعود
 جریر نے اپنی تفسیر میں پسند کیا بعض نے کہا فرخ اکبر سے وہ وقت مراد ہے جب شب کو دوزخ کی طرف لیجائے گا
 حکم کیا جاوے گا قال الحسن البصری بعض نے کہا جب دوزخ والوں پر آگ کا سر پوش دیا جاوے گا قالہ سعید بن جبیر
 وابن جبرینہ بعض نے کہا فرخ اکبر وہ وقت مراد ہے جب موت کو رحمت اور دوزخ کے درمیان زمین ہے کی
 صمد بن لاکر ازج کیا جاوے گا قالہ ابن ابی بکر الحدادی فیما رواہ ابن ابی بکر الحدادی عنہ اور یہ جبرئیل
 تنقلہم الملائکہ فہذا الایہ تو اس سے مراد ہے کہ جب برگزیدہ لوگ اپنے قہر سے خارج ہونگے تو
 انکے استقبال کیلئے فرشتے آویں گے یہ بشارت دوزید و تیر ہوئے ہذا ینکمل الذی فی الخلدون یمنے
 تم امید کرو اس چیز کی جو تم کو سر کر دی گئی ہے ہذا قال المافظ ابن کثیر فتح البیان کا بیان فاتح یہ ہے کہ تمام
 اہل مکہ میں چھوڑ کر جتنے ہوا اصنام اور آفتاب اور ماہتاب اعلیٰ علیہم اور احسان علیہم کو سب دوزخ کا اندیز ہر
 ہے حسب ہر وہ چیز ہے جسکے ساتھ آگ مل جائی ہے یا بڑھ جائی ہے کہ آفتاب الخیر بنی اور ابو سعید
 کا یہ قول ہے کہ جن چیز کو آگ میں ڈالا جاوے وہ اس آگ کا حصہ ہے اور ایسا ہی اندر عزوجل کا فرمانا فَاَوْفُوا وَفَاؤًا
 وَالْجَنَاحُ اور طائر کے ساتھ یہی یہ لفظ بڑھ گیا ہے یعنی حسب جنہم اور ضاد و سمجھ کے ساتھ یہی بڑھ گیا ہے نیز
 حسب جنہم فرامنے کہا ہمارے لیے بیان کیا گیا ہے کہ حسب ضاد و سمجھ کے ساتھ دوسرے کی امت میں طلب
 ہے اور اصنام کی آگ میں ڈالنے کی وجہ باوجود اسکے کہ وہ جلوات میں جبکہ اس سزا کی کوئی سمجھ نہیں ہے
 اور نہ انکو اس ڈالنے سے کوئی محسوس ہوگا انکے عابدوں کی تکلیف ہے اور زیادہ تو یہ ہے کہ ایسے اندر سر کا
 دوزخ کرنا ان پر بعض نے کہا کہ آگ تو یا جاوے گا پھر انکے عابدوں کو زیادہ دکھ دینے کیلئے اس طرح کے ساتھ چمکائے
 جاویں گے انکے بطرح آفتاب اور ماہتاب ہی بدو تہم ہو گئے جو آگ میں ڈالے جاویں گے اس باری میں اب ہر
 سے حدیث ثابت ہوئی ہے کہ جو بھی نے نکالا اور اس کی اصل بخاری میں ہے انکے لئے آوارہ و نفاق میں خطاب

اور تفسیراً سمجھو دو کو کر اور دوسرا داخل ہے بہت علم مالون کا یہ قول ہے کہ اس آیت میں عیسیٰ اور خضر اور
 ملائکہ داخل نہیں ہیں کیونکہ مالا لفظ غیر ذی استیصال کے لیے آتا ہے اور اگر عموم کا ارادہ ہوتا تو اسے تعالیٰ قدیر
 میں مقید نہ فرماتا نہ بیابان کے کہا اور اس لیے کہ اس آیت کو مخاطب کے لیے ہی مشترک تہ نہ لکھے سادہ سے مشترک
 نے کہا جب آیت نازل ہوئی تو مشترک بڑے ہر ملائکہ آدمی اور غریبی تو بے جہتے ہیں اور کہ سوا تو آیت
 نازل ہوئی اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَعِیْذُوْنَ بِكَ مِنْ مَّا دُوْنَكَ فَطَمَاحًا مِّنْ دُوْنِكَ عَلٰی رُءُوسِهِمْ عَلٰی رُءُوسِهِمْ عَلٰی رُءُوسِهِمْ
 اور اس بار میں دین میں اور اس کے قول لَکَانَ هُوَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ مَا دُوْنَهُ مَا مِنْ عِبَادٍ مِّنْ دُوْنِهِ
 تکلیف اور تو بیخ شدید ہے زیر مغموم شخص کی سانس کی آواز کو کہنے میں اور بیان ہر ادا میں اور بکار اور
 نفس شدید اور عیسیٰ ہے اور اس کا بیان سورہ ہود میں گذر چکا اور یہ جو فرمایا کہ وہ اس میں نہیں ہے یعنی ان میں
 کا بعض بعض کا آواز شدت ہول کی وجہ سے نہ سنیگا ہر ابن سمعہ کا وہ ان زبان کیا جواب کہیں سے سفیل جواب
 اور بعض نے کہا کہ وہ دغی بہرے ہو گئے کہ قال اللہ تعالیٰ وَ تَخَسُّوْهُمْ یَوْمَ الْاٰخِرَةِ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ عَمَّا دُوْنَهُمْ
 دَعُوْا اِلٰی دَعْوَا رَسُوْلِهِمْ (سنن) ایسے سلب ہو گا کہ سننے میں کو رحمت دانست ہوتی ہے بعض نے کہا
 وہ چیز سنیں گے جو انکو نہ سنے کہ یہ بات سنیں گے جس سے وہ اندہ گمیں ہی ہوں ہر جہاں سب سنا
 قالے نے ان انبیاء کا حال بیان کیا تو سدا اکمال ہی بیان کیا نہ شروع کیا اور فرمایا اِنَّ الَّذِیْنَ اٰتٰیہِمْ اِلٰہُ اِنْ لَا
 الرزق من سنن میں الّا کہ ہر اور سننے کو مدد وعدہ اور نیک صفت مراد ہے اور وہ سعادت ہر بعض نے کہا سن
 سے تو فہم مراد ہے بعض نے کہا بشارت بالجزیر مراد ہے بعض نے کہا فہم جنہ مراد ہے حضرت عبد اللہ بن مسعود
 میں اس آیت کو سننے میں سَبَقَتْ رَسُوْلُ الْاِنْبِیَاءِ اِلٰی الْاٰیَةِ فَظَهَرَ لَہُمْ اَنَّ الْاٰیَةَ فِی الْفِیْہِ اِلٰیہِمْ
 جنکے لیے ابتدا میں ہمارے طرف سے عنایت سے بعت کر چکی ہے انکے لیے انجام اور آخر میں ولایت ظاہر
 ہوتی ہے جس میں اس پر کے آواز کا نام ہے جو ترے پاس سے گذرے اور معنی یہ میں کہ وہ مار کی حرکت
 اور اس کا آواز سنیں سنیں گے ابن عباس کثر میں لَا یَعْمُرُ اَهْلُ الْجَنَّةِ حَبِیْسًا اِلَّا اِذَا تَرَوْا لَمَسَ لَہُمْ
 مِنَ الْجَنَّةِ مِیْنَہِمْ بہشت والودخ کا آواز ہی سنیں سنیں گے جب بہشت کو اپنے گھر میں ان میں آج گئے اور اس
 کا قول وَ هُمْ فِیْہَا اَشْتَمَتْ اَنْفُسُہُمْ اِلٰیہِمْ اِسْمُہِمْ اِسْمُہِمْ اِسْمُہِمْ اِسْمُہِمْ اِسْمُہِمْ اِسْمُہِمْ اِسْمُہِمْ اِسْمُہِمْ
 لَکُمْ فِیْہَا مَا تَدْعُوْنَ مِنْ اَمْنٍ غَفُوْرٍ لِّہُمْ اَمْنٌ کَرِہٌ لِّہُمْ اَمْنٌ کَرِہٌ لِّہُمْ اَمْنٌ کَرِہٌ لِّہُمْ اَمْنٌ کَرِہٌ لِّہُمْ
 ہے جو سنگراں اچھانی ہے اس کی شرف دے ہر زبان کو اور فرما کر کی تفسیر میں ہی اقوال نقل کیے جو ابن کثیر

ابن جبار بن یزید یقول ان دیکرہ کا بیچہ ایسا ہے اور حدیث جو کہ خطیب نے اسی نے اپنی تفسیر میں
نافع کی حدیث سے اس نے ابن عمر سے روایت کیا بالکل ثابت نہیں ہے اور اس طرح ابن عباس کی وہ حدیث جو کہ ابو داؤد وغیرہ
نے روایت کیا اور گندہ چلی بھی ثابت نہیں ہے حافظ ابن کثیر نے کہا اور حافظوں کی ایک کتابت تو تیسری کی کہ یہ
حدیث موضوع ہے اگرچہ سن ابو داؤد میں موجود ہے مصر میں کہ ابن کثیر نے کہا ابو الجراح فری اور ثمالی انکی فکر کو فراموش
کے اور انکی اصل میں تاخیر کے اور اسکا انجام نیک اعمال پر کہے اور اس حدیث پہلے ایک مستقل سال
میں گفتگو کی ہے وہ الحمد اور امام ابو جعفر ابن جریر نے اس حدیث کو روک دیا کہ باغی ہے اور اسکو بدی طرح
روک دیا ہے اور فرمایا ہے کہ صحابہ میں کوئی ایسا آدمی محدث نہیں ہے جسکا نام بھل ہو اور حضرت صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم کے کاتب مشہور معروف ہیں ان میں کوئی ایسا کاتب نہیں ہے جسکا نام بھل ہو حافظ ابن کثیر نے کہا
امام ابو جعفر ابن جریر اس میں صادق ہیں اور یہ ایک ہی قوی دلیل ہے اس حدیث کو منکر ہونے پر اور جس نے
بھل کر اسامہ صحابہ میں مذکور کیا ہے تو اس نے اسی حدیث پر تمسک کیا ہے نہ اس کے سوا کسی اور حدیث پر اور اس علم
اور حدیث صحیح جو ابن عباس سے ثابت ہے وہ یہ ہے کہ بھلے صحیفہ مراد ہے قالہ حلیان ابن حلیان و التوفیق
عنه اور اس پر نص کی جا ہوا و قاعدہ اور بہت لوگوں نے اور اس میں خبر پر بند کیا کیونکہ یہ منہ لغت میں ہی
ثابت ہیں نہ حدیث میں نہ کلام کے یہ ہونگے جسکا ہم لپیٹ لیں گے آسمان میں سے کتب پر صحیفہ لپٹا جاتا
ہے اور جو فرمایا کہما بد آنا اذ کل خلق یفیدہ و عدا علیک انا کما فیلین تو اسکا مطلب یہ ہے کہ یہ کام
میں مخلوق کا وہ بابہ پیدا کرنا لا محالہ ہو گیا ہے جیسے اگر بھلی بار بنایا گئے اعادہ (دوسری بار بنائے) پر
ہی قادر ہے اور اس امر کا قانع ہونا واجب ہے کیونکہ یہی سچا الہ کے ان برامید کے ہے جن میں خلعت اور تزیل
مقصود نہیں ہے و کہنا فرمایا انا کما فیلین ابن عباس کہتے ہیں کہ ہم میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و عطا کرے
کے ہے اور فرمایا انا کما فیلین و عدا علیک انا کما فیلین و عدا علیک انا کما فیلین و عدا علیک انا کما فیلین
یفیدہ و عدا علیک انا کما فیلین یعنی شکتم اگر کھیرت اسکو جاؤ گے پر نہ پھر نہ بنے عند
اللہ شنایا یہ آیت پڑھی کہما بد آنا اذ کل خلق یفیدہ و عدا علیک انا کما فیلین و عدا علیک انا کما فیلین و عدا علیک انا کما فیلین
احمد و ذکر تمام الحادیث فی الصحیحین میں حدیث شعبۂ ذکرہ البخاری عند
ہذا الکتابہ فی کتابہ میں حدیث صحیحہ میں ہی موجود ہے اور اسکو امام بخاری نے اپنی کتاب میں کتاب
التفسیر میں اس آیت کی تفسیر میں نکالا اور سیب بن ابی سلیم نے اس نے مجاہد سے مالک سے اس سے حضرت

هَذَا الْبَلَاءُ الْعَظِيمُ خَبِيرٌ ۝ مَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ۝ اور جس نے کہہ دیا ہے نہ تو میں نے
 کے پیچھے کہ آخر زمین پر ایک سو گیسوے تک بنے و اس میں طلب ہو پڑے ہیں ایک لگ بھگ والے اور مجھ کو جو بنے
 بیجا سو کر کے جہان کے لوگوں پر اتنی بمقابلہ موضع حافظ ابن کثیر نے کہا اور تعالیٰ مجھ پر ہے اس سادہ
 کی جو اس کو دیا اور آخرت میں اپنے نیکے دن کا تحقیر کی ہے اور ضرور ہے اس ہفت کی جو اس نے لکھے
 و اسطر دیا اور آخرت میں میری ہے جس سے فرمایا اِنَّ الْاَنْصٰیٰیۃَ یُؤْتِیْہَا مِّنْ اَنْصٰیۃِ عِبَادِہٖ
 وَالْعَاقِبَۃَ یُؤْتِیْہَا مِّنْ زَیْرِہٖ ۝ اسکا واسطہ کر جو حکم ہے انہی ہفتوں میں اور آخر سب سے
 داروں کا اور فرمایا اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالدِّیْنَ اَمْثَلُ اِنَّ الْعِیْنَ اَللّٰہِ عَلٰی سُلُوکِہِمْ لَکَیۡفَ یَعْلَمُ
 مدد کرتے ہیں اپنے رسولوں کی اور ایمان والوں کی دنیا کر جیتے اور جب کہ جو کلمہ کو وہ سب کا مدد آویں
 سکر لوں کو اس کے بار اور انکو ہٹا کر رہا اور انکو رہا اور فرمایا وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا
 الصّٰلِحٰتِ لَیَسَخَرَنَّہُمْ فِی الْاٰخِرِیۃِ کَمَا اَسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِہُمْ وَاَلَمْ یَکُنْ لَّہُمْ یَوْمٌ لَّکَیۡفَ
 اَرْتَضٰی لَہُمْ وَلَکَیۡفَ لَہُمْ مِّنْ بَیْدِ خَیْرِہُمْ اِنَّمَا یَعْبُدُوْنَہٗ اَلَا یَعْبُدُوْنَہٗ اِلَّا یَکُوْنُوْنَ اِلٰہًا فَاَنْتَ
 بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمْ الْغٰفِلُوْنَ ۝ اس نے جو لوگ تم میں ایمان لائے ہیں اور کبر میں تک
 کام البتہ پیچھے عالم کرے گا ان کو ملک میں عیا عالم کیا تھا ان کو اگلوں کو اور جدا دیگا ان کو دین الگ کا جو
 پسند کر دیا ان کا اور دیگا ان کو ان کے ڈر کے بدلہ اس میں بری بنی کر کے شریک نہ کیے میرا کوئی اور جو
 کوئی ناشکری کر دیگا اس پیچھے سو ہی لوگ ہیں بیکر و لہذا فرمایا وَلَقَدْ کَتَبْنَا فِی الْاَنْۢبِیَآءِ مِنْ قَبْلِہِ الْاَلْکَیۡرِ
 اَنَّ الْاٰخِرَیۃَ خَیْرٌ اَعْبَادِیَ الصّٰلِحِیْنَ اَمْشَرْتُہُمْ مِّنْ مِّنْہُمْ سَعِیْدٌ مِّنْہُمْ سَعِیْدٌ مِّنْہُمْ سَعِیْدٌ
 تفسیر پرچی تو اس میں فرمایا زبور سحر قدرت اور انجیل اور قرآن ہے اور مجاہد نے کہا زبور سے کتاب ریز
 لوح محفوظ پر جو ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حسن اور قتادہ اور غیر واحد کیا ہے کہ زبور سے وہ صحیفہ ام ہے جو
 حضرت داؤد علیہ السلام پائرا اور ذکر سے من بعد الذکر میں تدریس ام ہے اور دوسری مدد میں ابن عباس
 نے کہا کہ ذکر سے قرآن کریم مراد ہے اور سعید بن جبیر نے کہا ذکر وہ ہے جو آسمان میں ہے اور مجاہد نے کہا زبور
 سے کتاب میں مراد میں اور ذکر سے لوح محفوظ مراد ہے جو اللہ کے پاس ہے اور اسی کو ابن جریر نے پسند کیا اور
 ابی اہی کہا زبور میں اسلم نے ذکر سے پہلی کتاب مراد ہے اور ثوری نے کہا ذکر وہ لوح محفوظ ہے اور ابو ہریرہ
 بن زید بن اسلم نے کہا زبور وہ کتاب میں جو انبیاء پر نازل ہوئی اور ذکر وہ کتاب ہے جس میں ان کتابوں

سے پہلے مشیا کو لکھاتا اور مل بن ابی طلحہ نے ابن عباس سے روایت کیا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے قرینہ اور زبور
اپنی سابق علم میں غیبی ہی ہے تاہم ان اور زمین کے بنائے ہوئے پہلے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو
زمین کا مدرسہ کو لگا اور ان کو حجت میں داخل کر لگا اور امت محمدیہ میں نیک لوگ ہیں اور مجاہد بن عباس سے
اَنَّ الْاَنْصَارَ رَفَعُوْهُ اَعْبَادِي الصَّالِحِيْنَ کی تفسیر میں روایت کیا کہ ارض سے جنت تک ارض مراد ہے اور یہی قول
ہے ابو العالیہ اور مجاہد اور عید بن جبر اور شبی اور قتادہ اور سی اور ابو صالح اور یحییٰ بن انس اور قسری کا
ابو الدرداء نے کہا میں ہی صالح بن رجب کا ذکر گوایت باب میں ہے (اور سی نے کہا صالح بن رجب منون میں اور
میں اور جو فرمایا اِنَّ رَفَعُوْكَ الْاَعْلٰی الْقَوَامِ حِیْدَیْنِ یعنی اس کتاب میں جو کہ جو بنے اپنے بند محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پر ہمارا اللہ مطلب کے جو بنے ہے اس لیے کہ یہ کتاب ان کو دین دنیا میں غامد دینے والی ہے اور اس میں
کفایت پر عابد لوگوں کو واسطے اور عابدین کو وہ لوگ مراد ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی اس کے موافق
جو اس نے مقرر کی اور اسے جاہ اور جو کہ اس نے پسند کیا اور انہوں نے اس کی طاعت و انقیاد کو شیطان کی
طاعت اور اپنے نفسوں کی شہوت پر ترجیح دی اور جو فرمایا اِنَّمَا اَرْسَلْتُكَ بِالرَّحْمَةِ بِالْعَالَمِیْنَ تو اس
میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ خبر دیتا ہے کہ اس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جانوں کے واسطے مقرر فرمایا
پھر جس نے اس حجت کو قبول کر لیا اور اس نعمت کی اس نے قہر والی کی وہ دنیا اور آخرت میں سعادت مند ہو
اور جس نے اس نعمت کو دنیا اور دنیویہ دیا اور اس نعمت کے چلنے سے انکار کیا تو وہ دنیا و آخرت میں غائب غاسر
وزان کا رومو اکمال تعلق اَلَّذِيْ اَرْسَلْتُ اِلَیْكَ النَّبِیْنَ لَیَكُوْنُوْا اٰیٰتٍ لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّهْتَدِیَ وَ لَیَكُوْنُوْا اٰیٰتٍ لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّضِلَّ
یَكُوْنُوْا اٰیٰتٍ لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّهْتَدِیَ وَ لَیَكُوْنُوْا اٰیٰتٍ لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّضِلَّ اِنَّ اٰیٰتِیْ لَیَكُوْنُوْا اٰیٰتٍ لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّهْتَدِیَ
کو تاجی کے گھر میں جو درخ ہے بیشک اس میں اور برائے نام ہے اور قرآن کی وصف میں فرمایا قُلْ هُوَ
لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هُدًی وَّ رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ لَیَكُوْنُوْنَ اٰیٰتٍ لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّهْتَدِیَ وَ لَیَكُوْنُوْنَ اٰیٰتٍ لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّضِلَّ
میں مکان چھید بیٹے کو کر ایمان الون کو سوجہ اور روگ کا درخ کرے اللہ اور جنتیں نہیں لائے ان کے
کافروں میں جو ہے اور یہ ان کے اندر باپ ان کو بکارتی ہے دور کی جگہ کے ابو یہ یہ سردی ہے کہ کسین و صل
اور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا آپ شکر کن پر بد دعا کرین فرمایا اِنِّیْ لَمْ اُبْعَثْ لَقَدْ اَرَادْنَا بِعَفْوِیْ
رَحْمَةً لِّیَنْتَبِہُ کُمْ بِرَدِّکُمْ اِلَیَّ اَنْ تَخْلُقُوْا اَنْ تَخْلُقُوْا اَنْ تَخْلُقُوْا اَنْ تَخْلُقُوْا اَنْ تَخْلُقُوْا اَنْ تَخْلُقُوْا اَنْ تَخْلُقُوْا
مقرر فرمایا بکارتی ہوئی دودہ شکر و الف و با حرام اور ایک اور صریح میں ثابت ہو کر اپنے فرمایا اِنَّمَا اَنَا

اتین کے بن نازل ہر مین اور ابن عباس نے بن اتین کو مستثنیٰ کیا ہے اور بعض نے جاری کو مستثنیٰ کیا ہے
لیکن ابن جبار اتین کا ختم مذاب الحرقین برپا کیا ہے اور نقاش سے مروی ہے کہ وہ سونے سورج میں دس آیتیں
شہد کیں جو مدینے میں نہیں آئیں اور جو بعد کا یہ قول ہے کہ یہ حدیث منقطعہ ہے اس میں ہر کوئی کہے میں نازل ہوئی
اور کو مدینے میں قرطبی نے کہا یہی قول صحیح ہے اور آیات کا مقتضایہ یہ ہے کیونکہ بن اتین کو ابتدا میں
یا ایہا الناس ہے بعد کے بن نازل ہر مین اور جبکہ ابتدا میں یا ایہا الدین آئنا ہے وہ مدینہ میں نازل
ہو مین غزوی کہتے ہیں یہ سب حدیثوں میں سے عجیب سے تہ جو ہر حالت میں ہماری رات میں اور دن میں ہر
اور حضر میں کے میں اور مدینے میں صلہ کے زمانے اور جب کے زمانے میں اور اس حدیث میں ناخ و موضح
اور محکم اور شاہ فیہم کی اتین میں اس کی فضیلت میں وہ حدیث وارد ہوئی ہے جسکو امام احمد اور
ابوداؤد اور ترمذی وغیرہ نے معہ بن عامر سے نکالا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کیا سورہ حج کو دوسری سورتوں پر دو مسجدوں کے ساتھ فضیلت دی گئی ہے تو آپ نے فرمایا ہاں اور جو ان
دو مسجدوں کو نہ کرے وہ ہر سورت کی تلاوت نکرے اور امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے لیکن اسکی
اسناد قوی نہیں ہے اور بہت صحابہ مروی ہوا ہے کہ سورہ حج میں دو مسجدے ہیں اور یہی قول ہے ابن جبار
اور شافعی اور امام احمد اور اسحاق کا اور بعض نے کہا کہ سورہ حج میں ایک ہی مسجد ہے اور یہ قول ہے سفیان
ثوری کا اور یہی مروی ہے ابن عباس اور ابیہم شخص ہے

بسم الرحمن الرحیم

بسم الله الرحمن الرحيم

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ ۖ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ ۝ بَعَثْنَا نَادِيًا فَقُلْ كُلُّ مِرْصَةٍ
عِنَّا آرَضَعْتُ وَكُلُّ ذَاتِ حِمْلٍ حَامِلٌ ۖ وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَىٰ وَمَا هُمْ بِسُكَارَىٰ وَلَٰكِنَّ عَذَابَ
اللَّهِ شَدِيدٌ ۝ لوگو! ڈرو اپنے رب سے کیونکہ زلزلہ کی ساعت بڑی عظیم ہے ۝ ہم نے نادی بھیج دیا کہ
ہر بھاری بھرودہ پانی پالنے والے اپنے بچے کو اور ڈالنے والی ہر بیٹ والی اپنا پیٹ اور تو دیکھے لوگوں پر نسا
اور اپنی نسا میں برائت اس کی منجھ سے انتہی مانی موضع القرآن اسے بنوں کو حکم کرتا ہے اپنے کو
ڈرنے کا اور انکو خبر دیتا ہے قیامت کے دن کے اہمال اور زلزل اور احوال عجیب ان کو سنا ہے اب
مفسرین کا اس میں اختلاف ہے کہ قیامت کب ہو نجال لوگوں کی قبروں کے اٹھنے کے بعد ہوگا یا یہ عبادت ہر
زین کے ہو نجال ہے جو قیامت کو قائم ہونے سے پہلے واقع ہوگا حال حال اذ زلزلت اکل الارض زلزلت

[illegible]

[illegible]

وروایان فرمایا میں نے روایہ القریظی سے روایہ اکامیہ احمد بن سنان بن عقیقہ سے روایہ ہریری سے
 کہا یہ حدیث حسن صحیح و قد زعمت عن عمار بن محمد بن الحسن بن علی بن محمد بن عمار بن محمد بن عمار بن محمد بن
 من حدیث سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن الحسن بن علی بن محمد بن عمار بن محمد بن عمار بن محمد بن
 الحسن بن علی بن عروبة عن قتادة عن الحسن بن علی بن محمد بن عمار بن محمد بن عمار بن محمد بن
 ابن ابی حاتم نے سعید بن ابی عروبة کی حدیث سے روایت کیا اُس نے قتادہ سے اس نے حسن بن علی بن محمد بن
 سے ان دونوں نے عمر بن محمد بن حصین و بہر اس حدیث کو بیان کیا اور اس طرح روایت کیا احمد بن محمد بن جریر
 نے عبد الرحمن بن ابی اسد سے اُس نے غندر سے اُس نے عوف سے اس نے حسن بن علی بن محمد بن عمار بن محمد بن
 سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں کو اس حدیث سے روایت کرو کہ میں نے اپنے اصحاب سے
 کہے بعد آیت پڑھی یا ایہا الناس اتقوا ربکم ذلک انکم عبادہ عسیٰ عظیم اُم اور حدیث کو بیان کیا
 ابن جبرین کے سابق کی طرح و امیر علم اور مکرر نے ابن عباس سے یہ حدیث کو روایت کیا اور کہا کہ حضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آیت باب پڑھی پھر مکرر نے حدیث کو ویسے ہی جلا یا اور اس میں بیان کیا کہ حضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں امید کرتا ہوں کہ تم بہشت والوں کی جو نمائی ہو گے پھر فرمایا میں امید کرتا
 ہوں کہ تم بہشت والوں کی نمائی ہو گے پھر فرمایا میں امید کرتا ہوں کہ تم بہشت والوں کا نصف ہو گے
 پھر فرمایا تم جو ہر روز اور ہر صوم من کا ایک حصہ ہو گے رواہ ابن ابی حاتم ابو سعید خدری سے کہنے میں حضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسے تعالیٰ قیامت کے دن فرما دیگا اسے آدم و حوا سے کرینگے میں حاضر ہوں
 ہمارے مالک اور بادشاہ حاضر ہوں ہر ایک آواز ہوگا (آی آدم) اور تجھ کو ارشاد فرمایا ہے کہ تو اپنی اولاد
 سے ایک جماعت نکال جس کو آگ کی طرف بھیجا جاوے آدم علیہ السلام عرض کریں کہ میں نے آگ سے کیا اور لوٹ
 مار (آگ کی جماعت) کہن ہے اسے تعالیٰ فرما دیگا ہر روز زمین سے نوسو تانے سے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم نے ہوتے رکھیں بیٹ الی اپنا بیٹ اور نور با ہوا دیگا بچہ اور نو لوگوں کو مست و کیم ہوگا اور وہ
 مست نہ ہونگے ہر ایک کی آفت سخت ہو چسکے لوگ گہرے اندھکے رنگ اڑ گئے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم نے نوسو تانے سے باجمیع میں سے ہو گئے اور ایک قسم میں کا ہوگا کہ گہرے کیلن ہو) تمہاری
 نسبت لوگوں میں اس طرح ہے جیسے ایک مال کا لافنیہ لگے کی کوٹ میں یا سفید بال سیاہ بال کے
 پہلو میں اور میں امید کرتا ہوں کہ تم بہشت میں جو نمائی ہو گے تو میں اسے کہہ کر پھر فرمایا میں امید کرتا

ان میں کا معنی ہو کہ جو جاویدگا اور سیکرہ کثرت بان اور کاشتے و درخ میں سرور کے بل پہنکے ہر کچھ کے دوا لایا
 اکتھ حافظ ابن کثیر کہتے ہیں اور قیامت کے دن کے اہوال میں عادیث اور آثار کثیرہ میں جن کے بیان کا اور
 محل ہے یہ مقام مکر ذکر کا متحمل نہیں و لکن افرمایا اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ تَوَجُّعٌ عَظِيمٌ یعنی سماعت کا زلزلہ
 عظیم اور غلبہ علیل ہے اور سترہ پر گیسر ہست میں اٹنے والا اور عادیث میں ہونے کا اور زلزل اس عباد اور گیسر
 کا جس کے جنفس میں معلوم ہونے لگتے ہیں اس نے فرمایا هُنَالِكَ ابْجُلُ الْمُؤْمِنُونَ وَ زَلْزَلُوا زُلْزَلًا شَدِيدًا
 یعنی خراب کے دفن جانچے گئے ایمان والے اور جبر جبرائے گم زور جبر جبرائے اتھے اقبال حافظ ابن کثیر
 فی تفسیر فتح البیان کا بیان یہ ہے کہ جب گیسر مشقہ سورت (سورہ انجیل) اور اسے اعادہ (قیامت) اور اس کے
 باقبل مابعد کے ذکر پر ختم کیا اسی لیے اس سجادہ و تعالیٰ نے اس سورت کو قیامت اور اہوال قیامت کے ذکر کے
 ساتھ شروع کیا اور تقویٰ کی ترغیب دی جو وہ بڑا سفید اور بڑا سود مند زاد ہے اسلم اور فرمایا يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ رَفَعْنَا
 رَجَبَكُمْ لِيُنْصِتَ لَكُمْ اَسْمَاُكُمْ اَلَا تَسْمَعُونَ اور اس کے منہات کو اعتبار لے کر اس کے ساتھ اس کے غدا و
 عقاب کے ذکر اور بد پر جو حاصل کر و اور اس کا لفظ ان تمام کلمتین کو شامل ہے جو دنیا کے موند پر موجود ہیں اور جو
 قیامت تک جو بد پر ہونگے اور یہ سلا اپنے محل میں ثابت ہو چکا ہے اور جسے اس سلسلہ کا ایک نکر اسورہ
 بقرہ میں آیت یا ایہا الناس اعبدوا ربکم کی تفسیر میں بیان کیا ہے تقویٰ کے ارشاد کر نیکا سبب بیان کیا اور
 اسکی علت مذکور فرمائی اور فرمایا اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ تَوَجُّعٌ عَظِيمٌ یعنی بے شک قیامت کا بد پر حال ایک بڑی
 چیز ہے اور زلزل کہتے ہیں شدت حرکت اور زجاج (ہلے) کو اور یہ عادیث و ماخوذ ہے باذن کے ایک جگہ
 سے پہلے جانے کے کہا کرتے ہیں نزل عن الوضع قدمی نے فلان شخص کا اپنی جگہ سے باذن نکل گیا اور کہا کرتے
 ہیں نزل امر قدمی نے فلان کے باذن کہا اس نے ہلادیا اور زلزل تحریف کا کرر لانا اس کے معنی کی تاکید
 پر دلیل ہے اور یہ صمد کے فاعل کی طرف مضاف کر نیکو قبیل سے ہے اور ہکا مفعول مخدوف ہو اور وہ زمین
 ہے اور زلزل کا استناد اسکی اعنات سماعت کی طرف مجاز مضاف کے قبیل سے ہے اور صورت میں اس
 زلزلہ سورہ زلزلہ اور ہے جو قیامت کے اخطار میں ہے اور عادیث قیامت کے دن پہلے واقع ہوگا اور یہی
 جمہور کا قول ہے بلزلہ مضاف ہو ظرف کی طرف اسلم کو اس میں واقع ہوگا جیسے اور سے فرمایا تِلْكَ اَلْاٰیٰتُ
 الَّتِیْ نُنزِّلُهَا اِلَیْکَ اَوْسَافًا لِّتُبَيِّنَ لِقَوْمٍ یُّخْفَوْنَ عَنْکَ اٰیٰتِنَا لَعَلَّکَ تَعْقِلُ
 ہوگا اور اس کے بعد ہر صبح یکم سے چوبیسے گا اور مقرر ہو کہتے ہیں کہ صمد چہرہ کو مس کر سکتے ہیں تو اس میں

اکی کوئی دلیل نہیں ہے اس لیے کہ یہ تو اسکا اسکے سجدہ ہونے کی قیاس نام ہے رہنے اسکو سجدہ ہونے کو وقت
 اسکا یہ نام ہوگا بعض نے کہا زلزلہ سے جوئی کے ساتھ تفسیر کی تو یہ اس لیے کہ عقلیں اکی کر کے اور اکی و قاصر اور
 اسکی حقیقت ادا ہست کہ معلوم کرنے سے طائر میں ہر وہی حدیث بیان کی جبکہ مختلف طرق سے بیان کیا
 گیا اور یہ جو فرمایا یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تَزَكَّوْا فَاِذَا تَذَكَّرْتُمْ فَاِنْ رَاْتُمْ اَنْتُمْ مِّنْ غُلَامٍ مِّنْ لَّدُنْکُمْ
 ہے اور یہ معانی قریب غریب ہیں بہر گشتہ میں ماکا لفظ نکا اگر حضرت میں صدیق اور سننے میں کہ
 دودہ بلانوال دودہ بلانے سے غافل ہو جاوے گی بہر گشتہ میں اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ زلزلہ قیامت
 سے پہلے دلائل میں ہی واقع ہوگا کیونکہ قیامت کے بعد کسی محنت کو بہت ہوگا اور نہ کوئی ماہ کسی بچے کو دودہ
 بلانے اور بعض نے کہا یہ تو ایک تفسیل ہے اس سے حقیقت مراد نہیں ہے جیسے اسکا جانہ و تعالیٰ نے سورہ
 نزل میں فرمایا یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تَزَكَّوْا فَاِذَا تَذَكَّرْتُمْ فَاِنْ رَاْتُمْ اَنْتُمْ مِّنْ غُلَامٍ مِّنْ لَّدُنْکُمْ
 کہا یہ زلزلہ لغو اوائے کہ ساتھ واقع ہوگا مگر کہتے ہیں اور احتمال ہے کہ زلزلہ قیامت کے احوال اور احوال
 مراد ہوں جیسے اس نے پہلے لوگوں کے احوال ان لفظوں میں بیان فرمائے مَسْتَهْمُ الْاَیَّامِ وَالْاَعْدَادِ
 دُرِّ لُکْنِ اور مروی ہے کہ یہ دونوں آیتیں غزوہ بنی المصطلق میں رات کو وقت نازل ہوئیں اور جناب رسالت
 مآب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو پڑھا تو اس آیت کو پڑھ کر کہیں ہتھکڑیاں زیادہ روئیے دیکھ کر کہیں
 گئے قَالَهُ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تَزَكَّوْا فَاِذَا تَذَكَّرْتُمْ فَاِنْ رَاْتُمْ اَنْتُمْ مِّنْ غُلَامٍ مِّنْ لَّدُنْکُمْ
 ایک ایسا مقصد بیان کیا جو جمیع اہل جبل کو شامل ہے اور فرمایا وَیَنْتَظِرُ الْاَیَّامَ وَالْاَعْدَادَ
 وَیَنْتَظِرُ الْاَیَّامَ وَالْاَعْدَادَ ۝ کَسِبَ عَلَیْہِ اَنَّهُۥ اَمِّنَ لَّنَا لَا تَأْتِیْہُ الْبَغِیَّۃُ وَیَعْلَمُ الْاَعْدَادَ ۝ اَبِ
 السَّعِیْرِ ۝ اور بعضا شخص ہے جو جگہ جگہ ہے اس کی بات میں بخیر اور ساتھ پڑتا ہے ہر شیطان بے حکم کا جبر
 کی تمت میں کہا ہے کہ جو کوئی ہکار فریق ہو سورہ اسکو بیکلو سے اور لجاوے مذاب میں دفع کے انتہی ما
 فی الموضع اسد تعالیٰ ان آیتوں میں اس شخص کی مذمت کرتا ہے جو بہت بوجہ حساب اکا مگر سبب اور اس کے موطن
 کے جلائے سے منکر ہے اور ان کا بون سے روگردان ہے جبکہ اس نے انبیاء پر نازل فرمایا اور اپنے قتل
 اور انکار اور کفر میں ہر شیطان مرید کا نام ادا رہے وہ شیطان جنہن سے ہوں یا انسانوں سے اور یہی
 حال اور چال ہے اس کا اہل بدعت و عنکالت کا جو حق سے نوز و مژدے میں اور باطل سے موز و جڑے
 میں جس بدعت حق کو اس نے اپنے عمل پر اتارا اسکو چوڑے میں اور ان لوگوں کے احوال کے پیچھے چلتے

میں جو اپنے اہوا وادارہ آمار کا ساتھ جنت کی طرف دعویٰ میں لندا انکی شان اور اس کے مثال ائمہ شہداء اور افعال
 کی شان حق میں فرمایا میں اللہ میں تعالیٰ فی اللہ بیکار علیہ کی یتیم کُل شیطین قرینہ کُتبت
 حکیمہ اَنَّهُ مَنْ كَذَبَ كَذِبًا يُضِلُّهُ رَبُّهُ وَيَذِلُّهُ لَعْنَةُ آيِ الْيَعْقُوبَ يَجْعَلُ لَهٗ سُلْبًا يَنْسِلُ مِنْ شِطَّانٍ يَرْكَبُ
 جائزے اہل نعت میں لکھا جا رہا ہے اور میں قولہ میں لے کے ساتھ اور تقلید مراد ہے اور جو فرمایا تو اسکو
 بہکا دی اور یہاں سے دوزخ میں بیٹھے دنیا میں آگاہ کیا دی مگر اہل کفر سے کہیں چکر دوزخ میں بیٹھے
 سدی نواب ملک کے رویت کیا کہ یہ آیت نضر بن حارث کفر میں نازل ہوئی اور یہی قول ہے ابن جریر کا کہ اس
 کی کہتو میں کہ ایک غیبت قریش کے خبیثوں میں سے بولالہجہ خبر دینے کے وہ سونیکا ہے باجاذبی کا
 باتنے کا پہر آسمان اس مردود کے اس کلمے کا نہ گیا ہے نیز انہا سرائے با تو اسکا اس کے پھر سے جدا ہوا
 اُس کے اگر گریا رداہ اَبُو اَبِي حَاشِمٍ اور لیث بن ابی سلیم مجاہد ہر رویت کہتے ہیں کہ ایک یہودی آیا اور
 وہ بولالہجہ اپنے رب کی خبر دہ کر چکر کلمے وہ باقوت کا ہے یا جس حیر کا مجاہد کہتے ہیں پہر ایک مجلس
 آئی اور سزا اسکو پڑ گیا انتہی اَقَالَ اَلْاَفْظَا بِنِ كَثِيرَةٍ فَنَفَرَ اَلْمَسِيانُ كَا بَيَانٍ يَسْءَلُ كَرَامَتِ بْنِ جَبْرِ
 سے مراد یہ کہ وہ اسکی شان اور اسکی قدرت اور اسکی صفوں میں جبکہ اگر کہے اور وہ فاسد خیال کرتا ہو
 کہ رب العالمین جبر و شمس پر قادر نہیں ہے اعادنا امر من ہذہ البغوات اور اس قول فاسد اور غم کا سد پر اسکو
 پاس کوئی صحیح صحت دلیل نہیں ہے بلکہ مودال زجر اسکی صفات میں مودل کرنا ہے باطل ہے باطل ہے
 کہ اسکو اسکی صفات سب سے بہرہ کرنا چاہتا ہے اور اسکی کسی صفت کا فائل نہیں ہے یا شبہ ہو کہ اسکی
 صفات مخلوق کی صفوں کے مشابہ قرار دیا ہو سو کسی دلیل روشن کر دیا یعنی میں کہ اس کے دین میں ہکا ہو
 راقع جہاں دمراد کرنا ہے اور باطل اور تقلید آراء رجال کا تابع ہے جس میں کوئی حیر نہیں ہے اور اگر قرار
 اور محبت اور جہاں میں ہر اس شیطاں کا تابع ہے جو اس پر کشتی کرنا ہے اور منافادی ہے نہ عاجز ہے کہا
 مرید اور مار و اونچی سخت زمین کہ کہتے ہیں کہ اسکی دلیل میں غلبہ میں بادہ و وسا کفار مراد میں جہاں ہکا ہکا
 کو کفر کی طرف دعوت کہتے ہیں ہر کہتو میں کہ یہ آیت نضر بن حارث کفر میں نازل ہوئی ہے اور وہ بہت
 جبکہ اَلْوَسَا کَمَا تَا کَا اَمْرٌ دُونَ کُوْدَا بَعْلَانِے پر قادر نہیں ہے بعض نے کہا یہ آیت ولید بن مسعود اور حبر
 بن ربیعہ کفر میں نازل ہوئی ہے اور کہنا ہے قصدا مراد ہے کہ یہ قنادہ نے اور مجاہد سے ہی ایسا ہی
 مروی ہے ہر اس سجاد و تعالیٰ نے اس مخصوص کو بیان فرمایا جو کفار پر محبت قائم کرنے کے بعد مصلحت ہے اور

بنیں ہوا اور اس زندہ کر لیا ان لوگوں کو جو قبروں میں تھے ہرین و جنت میں جاؤ گے رواہ ابن ابی حاتم اتنی مثال اقلیہ
 ابن کثیر نے تفسیر فتح البیان کا بیان یہ کیا کہ اگر تم کو دوبارہ جی لیتے ہیں؟ ہو کہا ہے تو اپنے باب آدم علیہ السلام
 کی پیدائش میں غم نہ کرو نہ انا نہ دلوں کو یہ سب اقلیہ جو باوے لکھ شہر تفسیر اور شک و دوا سیلے کہ ہم نے تم کو
 تیار کر دیا ہے پیدائش کے ضمن میں یہ بتایا یہ پہل انسان کی پیدائش کی طبع ہے طہارہ سیدہ اصفہ علیہ السلام ہے
 اور نطفہ اور خلق اور مضاف اور اسکا نکلنا اگر کا ہنگر اور اسکا جہان کی حد تک پہنچنا اور اسکا جہاں یا اسکا پلٹنا
 علمی حکم طہارہ اور غم من نطفہ سے آخر تک طہارہ سب کی تفصیل ہے نطفہ سے مٹی مراد ہے اور مٹی کو نطفہ ایسے
 کہتے ہیں کہ وہ غلیل جڑا ہے اور نطفہ کہتے ہیں باقی کی ایک ہونہ کو اور نطفہ کا اکثریہ پر اطلاق ہو جاتا ہے
 اور جس ات میں جس تک پیدائش ہوئی ہے اور ہندی پڑتی رہیں اس ات کو کہتے ہیں لفظ طوف اور طوفیہ
 زمین سے ہونے والی کو بعض نے کہا تہایت سرخ خون کو خلق کہتے ہیں اور اس کو مراد وہ خون ہے جو مٹی
 کے رحم میں پھیلنے کے بعد جاتا ہے اور مضاف گوشت کی اتنی ہونے کو کہتے ہیں جو کہانیہ نو اسے کے ایک لقمہ کے
 برابر ہوا اور یہاں وہ گوشت کا لوتہ مراد ہے جو خلق کے بعد ہو جاتا ہے خلق سے نفقہ بنا ہوا مراد ہے اور
 غیر خلق سے وہ لوتہ مراد ہے جسکا نقشہ بنا ہوا بن عباس کہتے ہیں خلق وہ مضاف ہے جسکی پوری پیدائش
 ہو اور اس میں جان بھی ہو اور غیر خلق وہ ہے جس نے گرجا ہے اسی کی مثل تاحین کی ایک جماعت سے
 مردی ہو اور ابن الاعرابی کا یہ قول ہے کہ خلق وہ مضاف ہے جسکی پیدائش شروع ہو جاوے اور غیر خلق وہ
 ہے جسکا نقشہ بنا ہوا اکثر کا یہ قول ہے کہ جس مضاف کی خلقت کامل ہو کر اس میں روح بھی پہونگی گئی ہو وہ تو
 خلق ہے اور جو گرجا دی و غیر خلق ہے فرارے کہ خلق اسکو کہتے ہیں جسکی پیدائش پوری ہو جاوے اور
 غیر خلق وہ جو گرجاوے اور بخاری اور سلمہ الدین سنہ ۱۰۱۰ الون اور اسکے سوا اور عل نے اپنی اپنی کتابوں میں
 ابن مسعود و مرد و بہت کیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں ایک کی پیدائش اسکی مان کے پیٹ
 میں چالیس دن جبر رہتی ہے نطفہ ہے پہرہ اتنے ہی دنوں میں جسکی رہتا ہے پہرہ اتنے ہی دنوں مضاف
 رہتا ہے پہرہ نقالی اس میں تیس فرشتہ بیٹھتا ہے اور وہ اس میں روح پہونگے جاتا ہے اور چار فون کا حکم کیا
 جاتا ہے اہل ادنیٰ اور مدیا ایک کہنے کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکی اندر فرمایا اسکی قسم
 جسکے بغیر کوئی برحق معبود نہیں ہے ایک بتا رہا ہے جنت والوں کے کام کرتا رہتا ہے ہاتھ کا اسکو اور جنت
 کے درمیان ایک ہاتھ کا نا مسلہ ہے نہ رہتا ہے تو اس پر تقدیر سبقت کرتی ہے پہرہ وہ وہ خون کے کام کر رہا ہے

میں چلا جائے اور ایک ہمارا دوزخ میں کو کام کرنا رہتا ہے یہاں تک اس کے اور دوزخ کے دربان ایک اندہ کا
 قاصد رہا جائے اللہ پر کتاب (فضا) سبقت کرتی ہو تو وہ جنتوں کے کام کر جنت میں چلا جاتا ہے اور
 اس باب میں احادیث کثیرہ ہیں بہر فرمایا البینین مکہ بنے جتنے تم کو اس خط بطع پر ایسے پیدا کیے تو کہ تم یہ
 جان لو کہ میری قدرت کاملہ ہے تم کو طرح طرح کے بنائے میں اور اس طرح میرے بنائے کو دلیل اور اس پر کہ وہ
 ہر کدہ باہر بنا سکتا ہے اور اہل سے سو ولادت کا وقت مراد ہر پنجائے کے کما کما جگہ جگہ میں طفل بنے
 میں اطفال کے ہے اور اس پر دلیل بخیر میں ضمیر مطلب کا جمع ہونا ہے اور عربیہ و اسکے ہم کا اطلاق مجر
 پر شائع فاعل ہے اور سننے میں کہ ہر ایک کو تم میں سے لڑکا بنا کر لکنا تو میں جیسے کہا کرتے ہیں انکم من اللہم فی بیعتہم
 و غیث اور طلیق ہوتا ہے کہ قوم میں سے ہر ایک شخص ایک ایک چپائی کے ساتھ میر ہو سکتا ہے ہر بڑے کا
 یہ ہم صد سے جیسے سنا اور عدل اور ادا اور جمع دونوں پر واقع ہو جاتا ہے میر اور الخلیل الذین لکھ کھڑا
 علی الخلق دایت اللہ اللہ اور طفل انصوب ہے تنزیہ پر بیان جریسے کہا اور اس میں بعد ہے اور ظاہر تو یہ ہے کہ
 طفل حال ہے اور طفل کا لفظ بولا جاتا ہے جو بڑے کو بڑے کے تولد ہونے سے مانع ہونے تک اور ہر طفل کا
 عقل اسکال قوت اور کمال انیز کا زائد ہر بعض نے کہا اشد میں برس ہو جائیں تاکہ زمانہ کا نام ہو اور یہ اصل
 میں جب ہے شدت کی جیسے انہم جب ہے لغت کی لہذا اس لفظ پر لڑی بحث سدہ انعام میں گذری اور اذقل
 عمر سے اخر ادا و دن عمر مراد ہے اور وہ خرف اور ہر ہے کچھ ہر سال تک پہنچ جانا قلا علی بعض نے اسی سال
 تک پہنچنا اذقل عمر کہا ہوتا ہے کہ نو سال تک پہنچنا کسی عمر تک پہنچنا ہے یہاں تک کہ چھ سب سے لگتا
 اور قتال نے فرمایا لکے لا یعلم من بعد علم شیئا اور معنی یہ ہیں کہ وہ عالم بالاشیاء اور ان کو سمجھنے کے بعد حامل
 عن الاشیاء امدان سے بھی ہو جاتا ہے میر طفلیت میں تخیف الرای اور دلیل القدر و العقل و الغم تھا ہر جن
 چیزوں کو جانتا ہوتا ہے ان کو ہو جاتا ہے اور جو سمجھتا ہے انکا انکار کرتا ہے اور سبکی مثل امر و اعلیٰ کا قتل
 لَعَدَخَلْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ثُمَّ رَدَدْنَاهُ اَسْفَلَ سَافِلِيْنَ یعنی بنے بنایا آدمی خیر سے خوا
 اندر انکو پہرہ سیکھ دیا اسکو خیر سے نیچے اور جیسے فرمایا وَ تَنْ تَعِيْرُهُ تَمْكِيْكَ لِيْ الْخُلُقِ اَنَلَا كَيْفَ كُوْنُ بِنِي
 اور جو کہ بڑا کریں اور ہمارے خلق میں بہر کہا بوجہ بنین کہتے **ہاتھ** عفا و رعتہ کہتا ہے اس میں
 ہی ایک نشان ہے میر پیدا ہونے کا کہ صیاء کا مست تھا میر دیا ہی بڑا ہوا اور ادا و لا و لطیف علی الرحمۃ
 کا آیت کریمہ لفظ طفا الانسان نے جس تعظیم کا آیت باب کریم بنے کہنا درست نہیں ہے ایسے کے آیت

سورہ نمبر ۲۲ میں احسن تعظیم سفر شریک کے مقام کے لائق بنانا اور اسے اس اعلیٰ سا طین سے جادو و سحر کے بدتر ہونا اور اس سے منع و سحر سے ملاحضہ کرنا اور اس پر دلیل سورہ نمبر ۲۱ کی اگلی آیت ہر ایک الذین آمنوا و عملوا الصالحات اللہ تعالیٰ انہم احسن صاف معلوم ہوتا ہے کہ ایمان والوں احسن تعظیم سے خارج نہیں ہوتے اور اگر احسن تعظیم سے شاباکا زمانہ مراد لیا جائے اور اس اعلیٰ سا طین سے شیخوخت کا تو اشتباہ مستقیم نہیں ہوگا اور اس علم کو سرسکتے میں جو قرآن مجید پر آکر ہے و حرف را بولا نہیں ہوتا اور یہ درحسب کا آیت بالکمالین ذکر ہے اور کس رجس کا آیت لیر میں ذکر ہے ایک شخص کے ساتھ خاص میں جو قرآن مجید کی تلاوت نہیں کرنا اور عالم نہیں ہے اور قرآن کو نہیں دیکھتا اور عالم اپنے آخر عمر میں باور نہیں ہوتے بلکہ جن جن نامی علم دار ہوتی ہے انکی عقل ترقی میں ہوتی ہے مگر حرم عفا اللہ عنہ کتنا ہر سینے اس امر کا مشاہدہ کیا ہے کہ قرآن کے بہت نہیں دیکھنے والوں اور عالم بالعلم حرف نہیں ہوتے اول تو یہ ہستادی و درشدی جناب فاطمہ صاحبہ رحمہم کو دیکھا کہ وہ باوجود کثیر لفظ ہر ایک کے حرف نہیں تھے انکی عمر تقریباً نوے سال کی ہوگئی پر انکو مجاہد قتالے نامہ وفات ہوئی و حکم اس نیک سے مگر حرم عفا اللہ عنہ نے جناب مروج سے لکھیں میں قرآن مجید کا ترجمہ پڑھتا اور انہیں جناب نے ترجمہ کو حدیث کا پڑھنا شروع کرایا جناب مروج اب اسی مسئلہ ہجری مقدس میں وفات پانچویں ایام عز و جل آپ کو بہشت برین میں دعوات عالیہ عنایت فرماوے یہ کثیر التصفیٰ تھو اور انکی تصفیٰ کو جناب کے لوگوں نے اسنا فائدہ اٹھایا کہ شاید اس سے پہلے کسی شخص کی تصفیٰ کرکے فائدہ اٹھایا ہو انکے عزیزوں علی ہندوئی قنات ایٹھ لکھیں تو بجا ہے انہوں نے قرآن مجید کی تفسیر ہندی شعروں میں بڑی خوبی سے لکھی جس میں انہوں نے تقریباً عالم التتمیل مادی ہندی میں کر دی ہے اسکو تالیف ہر تقریباً دس سال پہلے لیکن خدا کے فضل سے ہر قدر مقبول و منظور نظر الہی ہوئی کہ تادم حال باپچھوچہ باب طبع ہو کر مقبول طبائع اہل جہان ہو چکی ہے اور اب ہر طبع ہو رہی ہے اور یہ عالم بالقرآن ہونے کو علاوہ حافظ قرآن ہی تھے اور ایسے درجہ کے آدمی بہت تھوڑے ہوتے ہیں صد اہلین دوچار بلکہ ایک دوپس ہیں اور یہ شعر انکو حال کے شاہ عدل ہے مگر یہی زوال نسو دل صیت تخریرش کتاب درمیش نامہ قرآن است اعتراف اور یہ شعر بھی انہیں کے حال کے شاہ عدل ہے

روز قیامت ہر کسی در دست گیر فائز من زیر حاضر مشہوم تفسیر قرآن در مثل
انکا در بلا شک لائق رشک و غبطہ کے ہو اور علم وراثت میں خوب ماہر تھے مگر جی کا ترجمہ ہندی شعروں

میں نبی خلیل علیہ السلام کے ساتھ لو گیا اور وہ مدت افراس بارگ اس کے انطریق ہو چکا ہے اگر بعد پیر اس عاجز نے جناب
 میا صاحب بیچہ ندیر حسین صاحب کو دیکھا تھو ۳۲ و ۳۳ تھو ۳۴ میں جن جناب مدوح کی خدمت میں سفید تھا اس
 وقت بکلی عمر ہی تھی یہی نو سے سال کی ہوگی ان کے مناقب لائقہ و لائقہ میں اور ہندو شہو میں ان کا ذکر
 کرنا ہی فضول ہے ۳۵ و ۳۶ میں جو کہ میں ابھی بچہ تھا اس لیے صاحب مدوح نے میری سند میں بچہ کو نہ لکھا
 تفسیر کیا ہے سیرت غایت مدح کی محبت کرتے تھے اور نامہ حال قرآن وحدیث کا درس دیتے ہیں ان کے ہوش و
 حواس خدا کے فضل سے اب تک نیک لگتے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ قرآن کثرت سے پڑھتے ہیں اور عالم باہر
 جزا ہما ارعنا عن سائر المسلمین اور اللہ تعالیٰ کا قول و تری الارض باعدہ چشم و نشر پر اور دلیل ہے اور اس میں
 اس نے زمین کو انزال ہمارے ساتھ زندہ کرنے سے درود کے جلائے پر دلیل لی ہے اور ہمدہ و خشک میں ہے
 جو کچھ ان کا دوسرا بن قیامت نے کہا ہمدہ میری خشک میں ہے جیسے آگ بجھا جاتی ہے اور ہمدہ کہتے ہیں سکون اور
 خشوع اور درودس کو اور بعض نے کہا ہمدہ زمین ہے جس میں زری زری ہو اور بعض نے ہمدہ کی ہلکے کے
 ساتھ تفسیر کی ہے اور ان اقوال کے معنی قریب قریب ہیں اور اتہ از کتہ میں خفت حرکت کو اور سنی یہ میں
 کو زمین انگری کے ساتھ متحرک ہوتی ہے کیونکہ انگری زمین سے خارج نہیں ہو سکتی جنگ بعض زمین کو بحر
 سے حقیقہ جلا کرے بہرہ نے کہا اسے انگری کا ہمارا ہے علامہ ابوالہیجے کہا انگری کا ہمارا زمین کے
 بننے سے بہت ظاہر ہے اور رہا کہتے ہیں ارتفاع کو بعض نے کہا سہولت اور زیادہ ہونے کو اور سنی واحد میں اور
 رزق پہنچنے سے صاف حسن اور لون حسن برامہ جو اپنی طرف دیکھنا والوں کو خوش کر دے اور نبی کہتے
 ہیں جس کو فالہ ابن عباس اور زمین کی طرف اسلوا مجازی ہو کیونکہ اکثر نے ذالاحقیقہ میں اس میں ہے اور
 فلک کا اشارہ اس صغیر میں کی طرف ہو اور سنی یہ میں کہ عجیب صنعت حاصل ہے اس اور پر دلیل قائم کرنے
 کے لیے کہ امر وہ اپنی ذات وصفات وافضل میں واحد و فرد ہے اور سچے سوا هیچ شیا کا وہ لگانا ہی ہو عباد
 قریب خاص ان میں اس کی قدرت عامتاہ کے فرد میں ہے اور حق اس وجود کا نام ہے جو تنہا نہ ہو اور نہ زائل ہو
 نے کہا اس سے ذوالحق علی عبادہ مراد ہے یعنی اس کا بند و بندہ حق ہے اور بعض نے کہا وہ اپنے افعال میں بچکا
 اور جب اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے بیان کیا کہ جمیع موجودات اس کی محتاج ہیں اور اس نے انکو رسم و شعاع و نور و ہوا
 کر دیا ہے ان پر ارادہ کے موافق تو اس کے بعد فرمایا اِنَّہ یُحْیِی الْمَوْتِیْنَ اِنَّہ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
 اِنَّکُمْ اَیَّدَہٗ لَا رَیْبَ فِیْہَا وَاَنَّ اللّٰہَ یَجْعَلُ مَنۢ فِی الْقُبُوْرِ اَمۡرَہٗ یُنۢصِرُہٗ یُنۢصِرُہٗ یُنۢصِرُہٗ اِنَّ اللّٰہَ

سادہ متغیر و رجس آیت میں مذکور ہیں (۱) ادا کر کے اور کسی کی یہ شان نہیں ہے کہ وہ دعویٰ کرے کہ میں بھی
 ان امر میں کوئی امر کر سکتا ہوں اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس سے دلیل لی ہے کہ وہی حقیقی حق غنی مطلق ہے اور
 ہر مروجہ کا وجود اس سے مستفاد و حاصل ہے انہی باطل الاموال علیہم البلیب فی الفم و فی الناس من یحاکم
 فی اللہ یغیر علیہم ولا ھدی ذلک کتاب مبین تار علیہم لیصل عن نبیل اللہ کہ فی الذل یحاکم
 تَنْذِیْلًا یَوْمَ الْقِیَمَةِ عَذَابَ الْخِزِّیْنِ لَیْسَ بِکَلِمَاتٍ یَدَّکَ وَ اَنْ اللّٰہُ لَیْسَ بِکَلِمَاتٍ لِّلْعَبِیْدِ
 اور جس شخص سے جبر کرنا ہے اس کی بات میں باخبر اور بے سوچ اور بے کتاب و حکمتی اپنے کردار میں کہ جبر کا
 اس کی راہ کو اس کو دنیا میں رسوائی ہو اور جبر کا وہی ہے ہم اس کو قیامت کے دن جہنم میں پہنچا دیں گے یہی جبر
 نیز کہ ہاتھ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ ظلم نہیں کرتا بند و پراستہ فانی الموضع حافظ ابن کثیر کہتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے منال
 جناب مغلین کا بیان فرمایا اپنے قول میں ان میں سے جو بدلنے اور بغیر علم و بیع کل شیطان مرید میں تو اس آیت
 میں اللہ تعالیٰ نے کفر اور بدعت کے سرداروں کا حال بیان فرمایا جو منال کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں اور فرمایا بعض
 اس لوگ میں جو اس کی بات میں بے خبر اور بے سوچ رہے جبر کرتے ہیں ان کی عقلیں صحیح ہیں کہ وہ جو جبر کرنا اور نہ
 ان کو پاس عقلیں صحیح ہیں کہ ان کی بات کو قبول کیا جادو و جبر و جادو اور محض جادو کے تابع ہیں اور ان کی عقل کی
 ابن عباس وغیرہ نے یہ تفسیر کی ہے کہ اس میں الحق اذاعی البیضیہ وہ حق و نہ کہ جبر و تاہم جب اس کی طرف بلایا جاتا
 ہے اور بعض نے کہا اس کی تفسیر میں لادی عطفہ و ہر قبیلہ یعنی بعض عن عباد علیہم البیضیہ من الحق و شفی
 رقبہ استکبار اسے جس میں اس کی طرف اس کو بلایا جاتا ہے اس سے اپنی گردن کو پھیر لیتا ہے مگر کہ قالہ
 جَٰہِلٌ وَّ قَتَادَةُ وَّ مَالِکٌ عَنْ نَّیْدِیْنِ اس کے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا قَتَوْنِ بِرُکْنِہُمْ اپنے اس قول میں مَنَی
 مَنَی اِذَا رَسَلْنَاہُ اِلَیْہِمْ دَعَوْنِ یُسَلِّطْنَ مِیْنِہِمْ کَتَوْنِ بِرُکْنِہِمْ وَّ قَالَ یَحْیٰی اَوْ یَحْیٰی بِنَہِ لَوْ شِئْنَا
 ہے موسیٰ کے حال میں جب یہ جابنے اس کو فرعون پاس دیکر سند گلی پر اس نے منہ موڑا اس پر زور بر اور کہا یہ
 جادو گر ہے یا دیوانہ اور صبر فرمایا اِذَا قِیْلَ لَّہُمْ لَعَلَّکُمْ اِلَیْہِمْ اَنْزَلَ اللّٰہُ وَاِلَیْہِ التَّوْحِیْدُ رَاٰیْتُ لِّلْمُتَّقِیْنَ
 یَصُدُّوْنَ عَنْکَ صُدُّواْیْنِہِ اور جو ان کو کہتے تھے کہ تم کی طرف جو اس نے انہما اور رسول کی طرف تو
 تو دیکھ منافقوں کو بند ہو رہے ہیں تیری طرف سے کہہ کر اور جیسے فرمایا وَاِذَا قِیْلَ لَّہُمْ لَعَلَّکُمْ
 یَسْتَغْفِرُ لَکُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ لَوْ دَاوُدُ سَأَلَہُمْ دَاوُدُ سَأَلَہُمْ یَصُدُّوْنَ عَنْکَ مَسْکُوْرُوْنَ اور جب کہ ان کو
 اس کا کہنا کہ وہ اسے تم کو رسول اللہ کا مسلمان ہے میں اپنے سر اور تو دیکھ کہ تم میں اور غرور کرتے ہیں اور ان کا

لے اپنے بیٹے سر فرمایا کہ لا تشر فی الأرض مرتکب اپنے ہند پہل اپنی کمال لوگوں کی طرف
اور تہل نہیں براتما اپنے کبر کر اکی طرف نہ پیر اور فرمایا اذ انزل علیہ البقاع لی مستنکرہ کا کاذ
کہ یہ تھا کان فی اذنیہ و قد اکتبرہ بعد اب الہم اپنے اور جب بنایا اسکو ہماری آیتیں بتدہ و کجا
خود سر گویا ان کو سنا ہی نہیں گویا اسکی دوکان بہرے میں سو خوشخبری دی اسکو کہ وہ الی ماسکی اور فیصل عن
سبیل اس میں بعض نے کہا لام حاجت کرے کہ کسی وہ گمراہ کر نیکا قاصد نہیں ہوتا اور اسکا تعلیل کیے ہوتا
ہی متصل ہے اب یا تو اس آیت میں معاذین کی طرف اشارہ ہو اور یا یہ مراد ہے کہ ایسے کام کے کرنا اے کہ جو غیر
اس خلق دنی اور خیر خیر پر پیدا کیا تو یہ ایسے کہ ہم اسکو ان لوگوں میں سرگردا میں جو اسکی راہ سے بہکات
میں اور یہ جو فرمایا ذلک باقدست یداک تو یہ کا ذکر تفریح اور توجہ کے طور پر کہا جادو لگا اور یہ ایسے ہی ہیں
اور تعالیٰ نے فرمایا اخذنہ فاعینہ الی سواہ الخیر کثرتہ صوبوا فحق راسہ من عنان اب الخیر
دنی ایتک انت الغیر انکیریم ان ہذا اما کثرتہ ہم ماکون اپنے پکڑا اسکو اور دیکھ لے لگا ہوا
بجہ دفع کے پہر ڈالو اسکے سر پر طعن پانی کا غدا بیکہ تو ہی ہے براعت والہ سر دار وہ اپنا آپ کو دنیا میں
ایسا ہی سمجھتا تھا ایسی ہے جس میں تم دہو کار کہتے تہنہ صبر ہی کہتے ہیں مجبور بات پہنچی ہے کہ دو خیرین
میں کا ہر ایک ایک دن بن سرخ راہ جلا یجاد لگا مداد ابن ابی حاتم فتح کا بیان یہ ہے کہ اسکی شان میں مجاہد
سے وہ لوگ مدہم جو ملائکہ کے بات اسکو ہونے کے قائل ہیں اور یہ کہ ابن اسرہ اور ایسا ہی حضرت غزیرہ کو دلہ
اسرہ قرار دیتے ہیں بعض نے کہا انضر بن حارث کہ حق میں یہ آیت اتری بعض نے کہا ابو جہل کی شان میں بعض
نے کہا بنی عبد العار کے ایک آدمی کے حق میں فالہ ابن عباس نے کہا تہنہ براس شخص کو شامل ہے جو لوگوں کے
مشلال ماغرا کے درپے ہو ہو بر حال اعتبار دلول الفاظ کا ہے اگر وہ سبب خاص ہو اور اسنے آیت کریمہ میں اور
لوگوں میں ایک جماعت جو اسکی شان میں جدال و مداد کرتی ہے اب ہمیں ہر ایک مجاہد داخل ہو گا وہ
اسد تعالیٰ کی ذات باریک بین جگر آگے باہکی صفات میں بحث کرے یا اسکی روشن شریعتوں میں مجاہد
ہو بعض نے کہا بغیر علم میں علم سے خداری علم مراد ہے اند لاہمی میں نظری استدلالی علم مراد ہے کیونکہ
دلیل سے معرفت کا رستہ اندہ آتا ہے اور تہنہ یہ ہے کہ علم کو عموم پر حمل کیا جاوے اور دہی کو اس کے لغوی
منے پر اور وہاں شاہچہ اور کتابی دہی مراد ہے اور کتاب کیر سے قرآن مراد ہے اور منے یہ سب کدہ ہیں
ہی جگر آگے حالانکہ اسکے پاس خداری معذور ہو نہ نظری معذورہ اندہ معنی معذورہ دلیل کو آتا ہے

اور انسان کو علم انہیں زمین و مریضوں سے حاصل ہوتا ہے اور نیز سے وہ روشن محبت اور دفع بران مواضع اور دیگر
 احوال کے قول غیر علم کے وقت میں داخل ہے لیکن اسکا تنا مذکور گناہ پر چلنے کے تنا مذکور کرنے کی طرح ہے ملائکہ کے مذکور
 کے بعد اور یہ ایسے کے علم کے اوصاف اور ہر کو فرد کمال ہو نیکیوں کی ذوقیت پر اور جس نے علم کو علم ضروری پر چل کیا ہے
 اور ہم ہی کو علم استمالی نظری پر تو اس نے کہا ہے کہ اس جگہ سمی دلیل پر چل کیا ہے خدا اس آیت میں دونوں دلیلین
 کی نفی ہے عقلی دلیل کی بھی اور نقل کی بھی ہے ان دونوں کے تمام کے اور جو ہم نے بیان کیا وہ ہر جگہ
 حوائت گذشتہ میں مجاہد سے مراد ہے ہی اس آیت میں اس مجاہد سے مراد ہے اور بہت مفسرین کا یہی قول ہے اور
 مکرار میں اس حدیث میں مباہلہ کا مقصود ہے جیسے کو کسی شخص کو مذمت کرنے اور جبر کے کیفیت کہ انت کھلت
 هذا انت کھلت هذا یعنی تو یہ کام کیا ہے تو نے بیگام کیا ہے بعض نے کہا مگر اس لیے کہ ہر ایک آیت
 میں بہ نسبت دوسری کے الجملہ زیادہ ہے بعض نے کہا جہل آیت میں مقلدین کے بعد لام کے مذمت پر اور دوسرے
 آیت میں مقلدین منفع اللام کی وجہ اور برائی مذکور ہے ذکرہ المختصری نے غشی نے کہا اور یہی مقام اور اس محل
 کے بہت موافق اور مناسب ہے انتی الامار بالحب علی الرحمہ نے فرمایا کہ مختصری کے مقلد پر کوئی دلیل نہیں ہے
 جیسے اس شخص کے قول پر کوئی دلیل نہیں ہے جو کہتا ہے کہ پہلی آیت متبوعین کے تابعین کے مقلد کے ساتھ
 خاص ہے اور دوسری شامل ہے ہر مقلد اور مجاہد کو اور ثانی مقلد حال ہے قالہ فائدہ اور ابن عباس اور
 اور ابن زیاد اور ابن جریج کہتے ہیں کہ ثانی سے معروض مراد ہے اور عطف کے جانب اہل کر وٹ مراد ہے ہر کی وہ
 کر وٹوں کو کہتے ہیں مطلقاً اصل اپنے اور بائیں کر وٹ کو اور اس کے دوسری ہیں ایک توبہ کہ اس سے مراد مختصر
 ہے جو اپنی گردن کمر اور جاؤ سے پیچ لیتا ہے یہ معنی زجاج نے بیان کیے اور کہا کہ متکبر کی صفت ہے ابن عباس
 نے کہا متکبر نے فتنہ بخینے خود پرست و دگر سننے پر کہ ثانی مقلد سے معروض مراد کر وٹ مراد ہے بخینے دگر
 روگردان کہ تکمل القرآن و التفسیر میں ہے کہ ثانی نے فرمایا ثانی مستکبر کان کہ یمتھا
 (سودہ لقمان میں) اور فرمایا کہ وادد ستم سودہ منافقون میں) اور جیسے اقرض و تاجہ لایم اور دنیا
 کی خواری ہر اور بری شہرت ہے بعض نے کہا دینی خزی سے بدلہ کر دن کا قتل مراد ہے اور عذاب حرق
 سے ناروغز و جلایاں (اگ) کا عذاب مراد ہے اور تمام میں سے ہاتھ کے ساتھ تفسیر کی اور فرمایا باقت ہماک
 ایسے کہ غائبانہ ہی معاصی کے مباشر ہونے میں اصل صحت کہ سواد دوسری صورتوں میں کذمت کی تفسیر
 دما یا کہ کہ آیت باب لکے اوجہل کے حق میں مروی ہے اور دوسری صورتوں کا تین ان لوگوں کے بارے

تو غرض ہوتا اور اسکے ساتھ ہمیں پہنچا اور کہتا کہ جب کامیں میں آجائے پہلای ہو پہنچتی رہی اور اگر
اسکو مل گئی جاچھو بیٹے دیندگی آج وہ اس کے مخالف پڑی اور اسکی بی بی میں منبتی اور غیرت کا مال اثر
کو نہ ملتا تو اسکو شیطان دوسرے اتن اور وہ کہتا کہ خدا جب کامیں اس میں آجائے برائی ہی پہنچتی
رہی اور یہی فتنہ ہے وَالْهَكَدَاذُ كَرَمًا دَاوَالْحَمَّكَ وَابْنُ جَبْرِ نَحْوَهُ خَيْرٌ دَاوَالْحَمَّكَ وَابْنُ جَبْرِ
تکثیر ہلکاء لایا بیٹے سلف میں ہر صفا کا اور ابن جریر اور بہت نوگوں کا یہی قول ہے اس آیت کی
تفسیر میں عبدالرحمان بن عبد بن اسلم کہتے ہیں اس سے سنا ہے مراد ہے اگر اسکی دنیاوی حالت اچھ رہتی ہے تو
عبادت بر قائم رہتا ہے اور دنیاوی حالت تباہ ہو جاتی ہے تو عبادت پر قائم نہیں رہتا اور الٹ کر
کافر ہو جاتا ہے اور مجاہد نے کہا اپنے منہ پر اولٹ جانے یہی مراد ہے کہ وہ مرتد ہو کر کافر ہو جاتا ہے اور
یہ جو فرمایا اگر اسی دنیا اور آخرت تو یہ ظاہر ہے اسلئے کہ دنیا اسکے ہاتھ آئی نہیں نہی تو وہ کافر ہو گیا اور
آخرت اسلئے گواہی کہ اس نے اللہ عزوجل کے ساتھ کفر کیا تو وہ آخرت میں نہایت درجہ کی بدعتی بن
ہو گا اور اہل بیت میں دلائل فرمایا ذلک ہو الحسن بن المہین بیٹے یہی حسرت عظیمہ اور مصدقہ فارغ ہے
اور بن ورن اس سے ہمام اور انداد اور اوثمان مراد ہیں جس نے وہ فریاد رسی چاہتا ہے اور وہ کا طالب
ہے اور روزی کا خواہان وہ تو نہ اسکا کچھ بلکہ اسکیین اور نہ اس سے کچھ برائی نہا سکین اس نے ہر کردار کیا
مصلحت اور گمراہی اور بھٹکا ہو گا اور یہ جو فرمایا کہ ہسکر ہکا رہتا ہے جسکان نقصان پہلے پونچھ اسکے
فائدے تو اس سے یہ مراد ہے کہ اسکا ضرر دنیا میں اسکے فائدے سے اقرب ہے اور ہا آخرت کا امر تو
اس میں تو اسکا ضرر اور نقصان محقق اور متیق ہے اور ایسے الملئ والمیس الغیر کے یہ معنی ہیں کہ جن چیز
کی وہ امر کہ چھوڑ کر پوجا کرتا ہے وہ اسکا برا ولی اور ناصر ہے اور بار رفیق اور ہم نوالہ دیالہ آج جریر نے
اسکے معنی میں یہ بیان کیا ہے البتہ وہ مختصر رہا ہے جو اسکی بوجھان سے بڑھتا ہے اگر اسکو پہلای سے
توجہ نہ پکڑے اور اگر اسکو چانچر ملی تو اسلئے موندہ پیرا اور مجاہد نے جو کہا کہ اس سے مراد ہے تو یہ کلام
کے سیاق سابق کے مناسب ہے اور اسلئے اہل تفسیر نے اسکی تفسیر فرمائی کہ بیان یہ ہے کہ ان
آیتوں میں اہل شقاوت کی شقاوت کا بیان ہے اکثر مفسرین کا تو یہی قول ہے کہ حرف و شک مراد ہے
لیکن اصل میں حجت کناری کو کہتے ہیں اور حقیقت میں جو شخص کسی کو کترا ہو وہ مستقر نہیں ہوتا اور
جو شخص اپنے دین میں شک کے ساتھ عبادت کرتا ہے اور کہ اس میں ثبات اور اطمینان نہیں ہوتا اسکی

یسی ہی مثال ہے جس کی کوئی بارگاہ کے کنارے پرکھتا ہے اور غرض یہ ہے کہ نیک گزیر الائمہ و اولاد شریفین ہوتا ہے
 پہنچنے میں اس کو خدا کے وعدہ و وعید پر کامل یقین نہیں ہوتا بلکہ غلات مومن کے کہ وہ اس کے یقین و طہارت
 پر عبادت کرتا ہے تو وہ کنارے پر نہیں ہوتا تو آیت میں استعارہ نمائش ہے بعض نے کہا حرف و شرط اس ہے
 اور شرط وہ آیت کا قول فان صابغیر الا یہ ہے اور خبر پر آسائش اور صحت اور علینت اور سلامتی اور اندانی
 اور مال کی کثرت مراد ہے اور عبادت کو ساتھ ملے ہوئے سے بہر ثواب رہنا اور عمر و مقام اس سے یا یہ معنی
 ہیں کہ اس کا دل اس خیر کے ساتھ نہیں پکڑتا ہے بلکہ اس کی طرف ساکن ہوتا ہے اور فتنہ سے بچتا رہتا ہے
 ہے جس کو ساتھ ساتھ چلا دے اپنے اہل میں اور مال میں یا اپنے نفس اور معیشت میں جیسے جدب اور مرض کے ساتھ
 اور ساری محنتوں کے ساتھ اور دوزخ پر لٹنے سے روک کر کافر ہو جائے اور اسے بہرہ و نہر پر لٹنے کے بعد کمال پایا
 فرمایا اور فرمایا کہ دنیا ہاتھ لگی زمین ہاتھ لگا دو وزن طرف کسی دست رہا دھوئی کے کتنے کی طرح کہ وہ نہ
 گم ہو رہتا ہے نہ گمات کا دنیا کی حسرت تو یہ کہ غنیمت سے محروم رہا اور نہ اس کی جگہ مذہب و اولاد علی اور
 دم کی حفاظت ہی گئی اور آخرت کی حسرت ظاہر ہے کہ کافر کے لیے جہنم طیار ہے اور اس سے بڑا کبر اور کیا
 حسرت ہوگی بہرہ و نہر ہی بخاری کچھ دیتا اس میں عبادت کا اثر فضل کیا جہاں غنیمت کا شہر سے منقلع ہوا دیکھا آیت
 سے مدعی ہو ایک بیوی ہر دستان ہوا خدا کی حکمت اے اندھا ہوا اس کا مال اور اولاد کو نہ رہا تو اس نے
 اسلام سے بد شکونی لی اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آیا اور کہا میری بہیت پیرو فرمایا اسلام نہیں
 چیرا جاتا وہ بولا مجھے تو اس دین میں کوئی پہلائی نہ پہنچی میں اندھا ہو گیا اور میرا مال اور اولاد نہ رہا تو اس نے
 فرمایا اے یہودی اسلام رہی (گوگوں زمین کر کہے کہوئے) کہ طرح پکڑتا ہے اور کہے کہ کہوئے کہ عبادت
 دیتا ہے جیسے آگ ہو اور سوئے اور عبادت کی سیل کھیل کر ان چیزوں سے عبادت دیتی ہے اس اس بار میں بہرہ
 آری اور جہاں پر روئے اور دعوت کو ادھر عمن و دن اس میں عبادت ہی رہنے پر غلبہ ملی وہاں اس کی عبادت سے
 محابذ کر کے ان اصنام و اوثان کی عبادت کرتا ہے کہ اگر ان کی عبادت کو چھوڑ دے اور ان کی نافرمانی کرے
 تو کچھ برائیاں کر سکتے اور اگر ان کی عبادت کرنا کرے تو عذاب دے تو وہ جہلا نہیں کر سکتے اس لیے کہ یہ معبود و جادو ہیں
 جو حضرت اور نفع برقرار نہیں ہیں اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان سے نفع اور ضرر کی نفی کی اور فرمایا عبادت
 کرتا ہے اس کو چھوڑ کر اسوں کی جہنم و عذاب میں اور نہ نفع اور اس سے اگلی آیت میں ضرر اور نفع کو ان کے لیے ثابت
 کیا اور فرمایا جو الرحمن عز و اقرب من فخر الایۃ تو ان دونوں میں ان کے درمیان جہر کی یہ صحت ہو کہ یہ معبودان

ہمیں یا سرے غلط بین اہل خیالی مختلف دین داران کی طرف سے فریب دینے سے بے خوف رہیں اور یہودی اور نصاریٰ اور مجسمہ
 کی طرف سے اور یہودی بقرہ کی ایسی بت میں ان میں سب کی تعریف اور لوگوں کا اختلاف ان میں گنہگار اور اہل خیالی فرمانا
 ہے کہ ہمارے صیغے درمیان نیاست کر دن فضلہ کریں گے امدان کے درمیان بدل کے ساتھ حکم کریں گے بہر
 جو لوگ ہم پر ایمان لائے انکو جنت میں اور جنہوں نے اسکو ساتھ کفر کیا اور اسکو نہ مانا انکو جہنم میں داخل کریں گے
 ایسی کہ ہم انکے خیالی پر شہید اور انکے اقوال کے حفظ اور انکے سراسر علم میں ناستے فہم کا بیان یہ ہے
 کہ انہوں نے وہ ہیں جنہوں نے اسکو مانا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بائیس وہ ہیں جو آیات مینا
 کے ساتھ ایمان لائے اور یہودی موسیٰ علیہ السلام کی ملت کی طرف منسوب ہیں اور صابئین وہ ستارہ پر ہتر
 ہیں بعض نے کہا صابئین ہی نصاریٰ کی ایک ملت ہیں لیکن یہ قول درست و صواب نہیں ہے بلکہ وہ ایک
 اور جماعت ہے جو مل منسوب الی الانبیاء میں کو کسی ملت کی طرف مجرم نہیں کرتا اور نصاریٰ وہ جو حضرت عیسیٰ علیہ
 اسلام کی ملت کی طرف منسوب ہیں اور مجوس وہ آگ کو پوجتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جہان کے دو اصل میں نور
 اور ظلمت اور بعض نے کہا مجوس وہ آفتاب و ماہتاب کے پوجاری ہیں بعض نے کہا وہ نجاستوں استعمال کرنے
 تھے بعض نے کہا مجوس نصاریٰ میں سے ایک فرقہ ہے جو ان کو جدا ہوا اور ثبات پہنچنے لگے اور بعض نے کہا انہوں
 ایک اور باندہ نبی لگا لگا یہود کے دین سے انکار کرتے ہیں اور کہ نصاریٰ کے دین کو آدرش کہ وہ بت پرست
 ہیں اور انکی تحقیق سورہ بقرہ کی اسی آیت کی تفسیر میں گنہگار لیکن اسے سب مانا و خیالی نے سورہ بقرہ میں نصاف
 کہ صابئین یہ مقدم کیا ہے اور بیان نصاریٰ کو صابئین کے پیچھے تو بعض نے کہا سورہ بقرہ میں تقدیم کی یہ
 وجہ ہے کہ نصاریٰ اہل کتاب ہیں بہ خلاف مجوس کے اور بیان صابئین کی تقدیم کی وجہ یہ ہے کہ صابئین کا
 زمانہ مقدم نصاریٰ کے زمانہ سے قدام کہتے ہیں صابئین وہ ایک جماعت تھے جو ملائکہ کی پوجا کرتے ہیں اور قبلہ
 کی طرف نماز پڑھتے ہیں اور زبردہ پوجتے ہیں اور مجوس وہ آفتاب و ماہتاب اور آگ کو پوجاری ہیں اور شرک
 وہ بت پرست ہیں اصحابین عباسیہ کے کہوا الدین ہادوہ و دین اور صابئین کو بائیس کوئی کتاب نہیں ہوا
 مجوس اصحاب نام ہیں اور مشرکوں سے عرب کے نصاریٰ مراد ہیں انتہی اَلَّذِينَ اَنْ اَللّٰهُ يَجْعَلُ لَكُمْ
 فِي السَّعَاتِ مَنْ فِي الْاَرْضِ الْقِسْ وَالْقِسْم وَالْقِسْم وَالْقِسْم وَالْقِسْم وَالْقِسْم وَالْقِسْم وَالْقِسْم
 النَّاسِ وَلَكِنْ يَرْجُو عَلَيْهِ الْعَدْلُ مَنْ يَعْزِزُ اللّٰهَ كَمَا لَمْ يَنْ يَكْلَمْ وَ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَكْفُرُ
 نہ کیا کہ اہل خیالی کو سمجھا کر ہے ہیں جو کوئی آسمان میں ہے اور جو کوئی زمین میں ہے اور صبح اور عشاء اور شام

اور پھر اور رحمت اور بار اور رحمت آدمی اور رحمت میں کیا پڑھیں چکا خدا اب اور جو اذلیل کرے اس کو زندہ
 عزت دے اور والا امر کرے جو چاہے ایک سجدہ ہو کہ سب اس میں شامل ہیں آسمان اور زمین میں جو کوئی ہے وہ
 یہ کہ اس کی قدرت میں ہے بس میں اور ایک سجدہ ہو کہ سب اس میں شامل ہیں آسمان اور زمین میں جو کوئی ہے وہ
 بہت آئی کرتے ہیں بہت نہیں کرنے اذ ظن ساری کرنے میں انتہی ملے الموضع اللہ سبحانہ و تعالیٰ جزو بنای
 کہ وہی سبحانہ اکیلا عبادت کا مستحق ہے اس استحقاق میں اسکا کوئی شریک نہیں جو جو نگہ و عظمت والا ہے اسکی
 عظمت کے لیے ہر چیز طوعاً و کرہاً خوشی اور ناخوشی سے خواہ مخواہ سجدہ کرتی ہے اور ہر ایک چیز کا وہی سجدہ ہے
 جو اس کے ساتھ خاص ہے جیسے اس میں فرمایا اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَّا مَخْلُوقًا مِّمَّنْ خَلَقَ يَتَّبِعُونَ ظِلًّا لِّهٖ عَنِ
 الْيَمِيْنِ وَاللَّهُ مَآبِلُ يُحَدِّثُ اَيُّوْهُمُ اَخِرُ وَاَنَّهُمْ يَلْعَنُوْنَ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُوْنَ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُوْنَ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُوْنَ
 جہاں میں انکی دہانے سے اور بائیں سے سجدہ کرتے ہیں اور وہ عاجزی میں ہیں یعنی ہر چیز تھیک و دو کھڑکی
 ہے اسکا سایہ کٹر ہے دین ڈھلا سایہ جہاں ہر جگہ جگہ کے خاتم تک میں ہر جگہ جیسے نماز میں کمرے
 سے رکوع رکوع سے سجدہ اس طرح ہر چیز آب کٹری ہو اپنے سایہ کو نماز کرتی ہے کسی ملک میں کسی قوم میں وہی
 طرحت جگہ ہے کہیں بائیں طرف اور اس سمت میں فرمایا اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ فَيُخَوِّضُ فِي السَّمٰوٰتِ
 وَالْاَرْضِ اَلَمْ يَلِكْ اَوْ يَطْلُبْ يَكُوْنُ اَمَّا نُوْحٌ كَمَنْ رَوٰنَ مِيْنُ لَمَّا كُنَا اَسْكٰنَ لَكُمْ سَاعِدٰ مِيْنِ اَوْرَزِيْمَ كَمَنْ مَّجِيْعُ فُطٰر
 ہر چیز اُنات جن اور انس اور جانورون اور اڑنے والوں سے جسے جیسے شیا جیسے فرمایا لَتَسْمَعُنَّ لَهٗ السَّمٰوٰتُ وَ
 الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْہُمْ مِّنْ شَيْءٍ اِنَّ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا اِلَيْہِمْ يَحْمَدُوْنَ وَلٰكِنْ لَا تَفْقَهُوْنَ تَسْمِعُهُمْ اِنَّہٗ كَانَ
 حَلِيْمًا عَلِيْمًا اِنِّیْ ہُوَ اَسْمٰوٰی ہوتے ہیں آسمان ساتون اور زمین اور جو کوئی ان میں ہے اور کوئی چیز
 نہیں جو نہیں پڑتی خوبیاں اسکی لیکن نہیں سمجھتا انکا پڑھنا شکر ہے محل والا جنت اور آیت بابا
 میں آفتاب ہاں اب کو کس کو نہ کہ فرمایا ماسکر ایسے کہ چیزیں اس کے سوا ہوجی جاتی ہیں تو اس نے بیان
 کر دیا کہ چیزیں تو اپنے خالق کی سادہ ہیں اور وہ اس کے رب اور فرمانبردار ہیں جیسے فرمایا لَا تَجْعَلُوْا
 لِلشَّمْسِ كَوْنًا لِّلْقَمَرِ وَلَا لِّلْقَمَرِ كَوْنًا لِّلشَّمْسِ الَّذِیْ یَحْكُمُ بَيْنَہُمْ سَجْدَہٗ دُکُورُ سَجْدَہٗ دُکُورُ سَجْدَہٗ دُکُورُ
 اللہ کو جو وہ جگہ اور صحیح میں ابو ذر مروی ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا راوی ابو ذر تو جانتا
 ہے سورج کسان جانتا ہے میں نے عرض کیا اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے فرمایا وہ جانتا ہے عرض کرنے
 کے سجدہ کر کے کو ہر اجازت چاہتا ہے (چاہنے کے لیے) اور مقرر ہے کہ اسکو اجازت نہ ملے گی اور کہا جاتا ہے

اسکے لیے ہر جہت سے تیار ہوا۔ اہم حکم خداوندی اور انسانی اور بنیاد پر ہے کون کبھرت میں کونہ باختر
 حصے اور علیہ اذکر لے دیکھ آفتاب منتاب ہر طرف میں اسکی بجائیں میں ہوا اور ان کونین گن گنا کشتی
 کے لئے کے لیے اور نہ جینے کے لیے لیکن اور جو مل حب مخلوق میں کسی چیز کے لیے نکل فرماتا ہے تودہ اسکے آگے جہت طاق
 ہے اور خارجی ہر کسی اطاعت کرتی ہے جیسے اسے بلانا نہ کر کہہ طور پر نکل فرمائی تھی تودہ پاش پاش ہو گیا اور طور پر نکل فرما
 قرآن مجید میں مذکور ہے وہ ذرا سا ہار تھا سوچ اتنا برا جسم ہے کہ ہماری زمین سے نہر چودہ لاکھ حصے برابر ہے مگر وہ اند
 اگر ہم کے نکل کے سامنے اسکو نور کی حقیقت نہیں رہتی اور وہ کالٹ پڑ جاتا ہے اور چاند کا بھی یہی حال ہے چاند زمین سے تو
 ہوتا ہے لیکن طرے کے کمین برابر ہے اس مقلع پریش ہوتا ہے کہ گنن جو چاند با زمین کے حامل ہو جائیکل وجہ سے ہوتا ہے
 جیسے بہت دنوں از بات کیا ہے ہر نکل کے کیا معنی ہو کر اور اگر گنن نکل کی وجہ سے ہوتا تو اسکا وقت معزز نہ ہوتا نہ
 اب کا ملین علم ہیئت از سوچ اور چاند کے گنن کے اوقات ایسے دریافت کیو میں کہ ایک منٹ اٹنے آگے ہر گنن نہیں
 ہوتا اور سال ہر کے پیشہ یہ کھدیز میں کہ اس سال سوچ گنن فلان تاریخ اور فلان وقت میں گنا اور یہی بتا دیتے ہیں
 کہ سوچ یا چاند کا قمر گنن سے کل حسب یاد گنا یا ہند وحدہ اور یہی دکھلا دیتے ہیں کہ کس ملک کس گنن ہوگا دوسرا
 یہ اگر گنن نکل کی وجہ سے ہوتا تو سب مکران کیسا گنن ہوتا کہ زمین نہ ہوتا کہ نہ نکل میں ہر ملک ایک سان ہوا اور اگر
 جواب یہ کہ خداوند کریم کی تخلیق یا ایک یا لفظ ہی جسکے سننے اور مقصد کا ادراک ہمارے اندام سے خارج ہے صرف ان
 لفظوں کے لغوی معنی ہم سمجھتے ہیں مگر حقیقی مطلب اور ادراک وہی جاتا ہے تو جائز ہے کہ اجرام علیہ کا حامل ہو جائیو
 مدلل ہو اسکی تخلیق کا یا اسکی طاعت ہو علاوہ اسکا امتثال ہے کہ کسی گنن نکل الہی کے وجہ سے ہوتا ہو اور کسی حال ہوا
 کی وجہ سے اب اوقات کا سفر ہوتا یا نکل کے خلاف نہیں ہے شاید نکل کے اوقات معزز ہوں اس طرح کہ زمین ہوتا گنن کا
 اسکا کوئی اور صیب ہو جسکو ہم نہ سمجھتے ہوں علاوہ جنیال گنن جیسے چاند با زمین کے حامل ہو جانے سے ہوتا ہے علی ہی ہیئت
 نے نکالا ہے اور ہیئت کا علم یقینی نہیں ہے بلکہ درجائے کا یہ حال تھا کہ حسب کمر سامنے کوئی علم ہیئت کے مسائل بیان
 کرتا تودہ گنا آپ آسمان ہر کس انہی میں ہوتی میں جائز ہے کہ اہل ہیئت از جو گنن کی علت سمجھتے ہیں وہ نہ ہوا اور نکل
 انہی اسکی علت ہو جیسے حدیث میں گنا اور مصادق کا فرمانا یقینی ہے واللہ اعلم الاموال العالیہ کہتے ہیں آسمان میں کسی شہرہ
 نہیں ہے اور آفتاب اور نہ ماہتاب گردہ اس کے آگے سمجھ میں گنا ہے جب ٹوٹتا ہے ہوا و اج سے نہیں ٹوٹتا یہ کہ
 کہ اسکو اجازت دیجاتی ہے یہاں تک کہ اسکو طبع کی اجازت ہوتی ہے بہرہ دہنی جائز ہے ہر کہ طبع سے یہاں تک کہ اپنی
 مطلع پاتا جائے ہر چیز پاتا اور وقت توان کا سمجھتا ہے کہ صبح چھ گھنٹہ ہوتا ہے اور شام کو وقت پر ہر کی طاعت

کہ جو وہ انقیاد اور رام ہونا اور خود کو بجا بل عقل کے ساتھ غاص ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں کو خود بیان کیا
 باوجود اس بات کے کہ پیشیاں کن کوخت میں داخل ہیں بصورت میں جب ہم تن کو عام دروین یا سنے کان چیزوں کا
 جو کہ ساتھ قائم ہونا مادہ بصیرت ہے اور تکریر میں الناس مرفوع ہے بتدایا ہوا اسکی خبر غفرت ہو اور اصل عبارت
 برن ہو و کثیر من الناس یعنی اللہ تعالیٰ بہت لوگ سجدہ کر چکے (وہ سے) ثواب کو سخن میں اور میں پر
 عطف ہے تاکہ ساتھ کثیر سیلے مرفوع نہیں ہوا کہ ان بہتوں کا جو خود وہ طاقت کا جو وہ ہے جو عقل کے ساتھ غاص
 ہے اور جو دیگر شے وہ انقیاد و مراد ہے اگر کثیر من الناس عطف کر ساتھ مرفوع ہوتا تو اس صحت میں دو مختلف سنی
 ایک لفظ میں جمع ہوجاتے اور بہت لوگوں کو جو کہ وہی انقیاد و جمل کیا جاوے نہ خاص جو درو عطف کر ساتھ کثیر
 کا مرفوع ہونا درست ہو جاوے گا اگرچہ اسکا صاحب کثافت اور اسکا راجعے انکار کیا ہے اور کثیر ثانی ہی ابتداء
 پر مرفوع ہے اور نحو علیہ العذاب اسکی خبر ہے قال اللہ تعالیٰ والفرع بعض نے کہا یا کثیر اہل بحدت ہو اور
 شے میں بہت لوگ سجدہ کر کے ہیں اور بہت لوگ اس سے مستغفر ہیں اور نہ انکار بعض نے کہا اس کے یعنی میں بہت
 لوگ بہت میں جاوے گئے اور بہت لوگوں پر عذاب تیر چکا ہکذا حکاہ ابن الکثیر اینی اور جو فرمایا میں نے نصیحت
 اللہ تعالیٰ میں شک کی تو اہانت ہو یہ مراد ہے کہ اسکا فریب بہت بنا دیئے حکم اللہ تعالیٰ نے کافر شقی بنا دیا
 تو اسکا کوئی کمزور عزت و نہ ہوتا ہے جو اسکو سید غریز بنا دیں فرمایا ان اللہ یفعل ما یشاء فیمنہ منہ منہ یا کثیر
 جانتا ہے انکو ظاہر کر دیتا ہے جس میں جملہ کئے تفاوت ہو اور سعادت اور اکرام ہے اور اہانت اور اس آیت اور اس
 پہلی آیت کا ظاہر مترادف کے قول کر دیتا ہے کیونکہ انکار یہ کہ اس سے شاء انشاء اللہ کہ یفعل یعنی اس نے کیا
 کا انکار چاہا لیکن ظاہر نہیں کیا ان کو اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرما ہے یفعل ما یشاء فیمنہ منہ منہ یا کثیر
 علما و طبیب علی الرحمة فرماتے ہیں یہ سجدہ جو مذکورہ میں سے ہر قفاری اور ستم (دونو) کو اس کے تلاوت اور
 سننے کی وقت سجدہ کرنا ضروری ہے انتہی ملے فقہ البیان ہذا یخص من اختصم فی رخصہ فالذین
 کفرُوا اُفْعِلَتْ لَهُمْ نِقَابٌ مِّنْ ثَآرٍ یُّصَبُّ مِنْ قُرْبٍ رُّوْسِهِمْ لِحَبِئِهِمْ یَعْمُرُ بِهِ مَا فِی بُطُونِهِمْ
 وَ الْجُلُودِ ۝ رَخَعَتْ مَقَامِعُ مِنْ حَدِیدٍ ۝ کُلَّمَا ارَادُوْا اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ عَمِمْ عِبَادٍ فَاِنْهُمْ
 وَ دَفَعُوْا اَعْدَابَ الْحَبِیْبِ ۝ بدو معنی میں جھگڑے ہیں اپنے پر سو جو منکر ہے انکو اسلحے مینوں نے میں نہ کر
 ان کو اتار دینے ہیں ان کے سر پر عذاباں پانی پھر جاتا ہے ان کو جو ان کے پیش میں ہو اور کمال ہی انداز کے دلوں میں ہو گریان
 لڑے کی جہنم چاہا کہ نکل نہیں اس سے کہنے کے لیے ہر ذرا ہے اند اور پکھنے رہ جہنم کی ہر صمیم میں ہو جہنم

کی حدیث سوانح میں ہے اس نے روایت کی تیس بن عباد سے اور اس نے ابو ذر سے کہ ابو ذر قسم کھاتے تھے قسم کھانا اس
 بار کو میں کہ یہ آیت **هَذِهِ خُطُوبُ خُتَمُوا فِي رَقِيعَةٍ** اُطْرَاقِ مِکْ حَمْزہ اور لکے دونوں سانیوں نے اعلیٰ اور
 عبیدہ اور عبیدہ اور اسکے دونوں سانیوں (غیبہ بن ربیعہ اور غیبہ بن غبیرہ) کو حق میں نازل ہوئی حبیبہ انہوں نے اپنا
 سامان کیا مگر کون یہ بخاری کے الفاظ میں جنکو بخاری نے آیت کی تفسیر میں بیان کیا ہے بخاری نے باسانہ ہے
 المؤمنین حضرت علی بن ابی طالب سے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا میں سب پہلے حرم کے سامنے گھسٹو گ کہ پہلے
 کمرہ ہونگا حضور کے لیے قیاس کے دن قیس (جو بعد نیکا راوی ہے) نے کہا اور اپنی کے حق میں یہ آیت نازل
 ہوئی ہے **هَذِهِ خُطُوبُ خُتَمُوا فِي رَقِيعَةٍ** اور کما یہ میں جنہوں نے بدر کو دن مسلمانوں اور
 مشرکوں کی طرف کا آپس میں آسانا سا کتاب علی اور حمزہ اور عبیدہ نے مسلمانوں کی طرف کا) اور غیبہ بن ربیعہ
 اور غیبہ بن ربیعہ اور ولید بن مرثبہ نے (مشرکوں کی طرف کا) انفر وہ البخاری سعید بن ابی عروبہ نے قماہ سے
هَذِهِ خُطُوبُ خُتَمُوا فِي رَقِيعَةٍ کی تفسیر میں روایت کیا کہ قماہ نے کہا مسلمان اور اہل کتاب کا جگہ
 ہوا تو اہل کتاب بولے ہمارا پیغمبر ہمارا پیغمبر سے پہلے ہے (زمانا) اور بخاری نے کتاب ہی بخاری نے کتاب ہی
 پہلے ازلی تو ہم اہل کفر سے زیادہ قریب میں اور مسلمان بولے ہمارا پیغمبر کتاب سے پہلے ہے اور ہمارا
 بنی نے نبوت کو ختم کر دیا اب ان کے بعد اور کوئی بنی نہ ہوگا اور جو دوسرا ہوگا وہ ہوتا ہے تو ہم اس کے قریب زیادہ قریب
 میں تو اسلام کو اس کے بعد ان کے بعد ان کے مقابل پر غالب کیا اور یہ آیت انہوں نے **هَذِهِ خُطُوبُ خُتَمُوا فِي رَقِيعَةٍ**
وَكَلَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي عَيْنِ عِبَّاسٍ اور غیبہ نے قماہ سے روایت **هَذِهِ خُطُوبُ خُتَمُوا فِي رَقِيعَةٍ**
 کی تفسیر میں روایت کیا کہ اس سے صدق اور کذب مراد میں اور ابن ابی نجیح نے مجاہد سے اس آیت کی تفسیر میں نقل
 کیا کہ یہ کافر اور مومن کے حق میں ہی مراد میں اور کفر سے کہا وہ جگہ کر کے والوں سے جنت اور نار مراد میں
 آگ بولی مجھ کو سزا دینے کے لیے مقرر کر اور جنت اگر کما مجھ کو مہربانی کے لیے شہید اور مجاہد اور عطا کا قول
 کہ اس آیت میں خُتَمُوا اور کفر اور مومن میں جمیع اقوال کو شامل ہے اور بعد وغیرہ کہ
 قصہ سب میں آجاتا ہے اس لیے کہ مومن اور کفر اور جنت کے دین کی نصرت چاہتے ہیں اور کفر اور ایمان کے نوکر
 بھجنا اور حق کو کفر کرنا اور باطل کا ظہور چاہتے ہیں اور سیکر بن جریر نے پسند کیا اور یہ قول نہایت عمدہ
 ہے ولما انظرنا ما لَدَيْنَ كَعْبِدُ أَفْطَحَتْ لَمْ يَنْبَأِ مِنْ نَادٍ يَنْبِئُ بِهَرَجٍ كَفَرْتُمْ أَنْتَ بِلَيْسَ آتٍ كَيْسَ
 مینو نے گویا میں سعید بن جبیر کہتے ہیں اور یہ کہنے کے ہو گئے اس لیے کہ حبیبہ کو گرم کیا جاتا ہے تو جمیع

ہستیا ہی تر کر گم ہوئے اور جو فرمایا یَصْبُ مِنْ فَوْقِ رُؤْسِهِمُ الْحَبِیْمَ یُفَعِّرُ بِهِ مَا فِی بُطُونِهِمْ فَالْجَلْدُ
 نواس میں جمع ہے وہ گرم پانی ہوا ہے جس میں غایت درجہ کی حرارت ہو مسعید بن جبر کہتے ہیں اس کا نام بارہو ہے
 کہ جب اس کے سر میں پڑا لگا دیا تو اس کی چوہین اور آنکھوں کو گلا دیکھا جانے لگے شکون میں میں قالہ اَبَسْتَ اَبَر
 رَجَا هَذَا سَعِیْدٌ رَجَعْنَا بِكَ عَزَّ وَجَلَّ اَللّٰہُ بِطَرَحِ اَکْبَرِ جَبَرِ ہر گلیا دینے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں اس کے
 جبے اگر بچ کے ابو ہریرہ سے وہی ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا اِنَّ الْحَبِیْمَ لَیَصْبُ عَلٰی رُؤْسِهِمْ فَبُتُّ
 الْجَمْعُ مَتَحْنٌ یَخْلُصُ الْخَوْفُ فَبُتُّ مَا فِیْ جَوْفِهِ حَتّٰی یَسْلُکَ قَدَمَیْہِ وَهُوَ الصُّغْرُ ثُمَّ یُعَادُ
 کھٹا گان لینے کہو تا پانی لے کھسے دن پڑا لگا دیکھا اور اس کی کہو پی سی باہر ہو کر میت تک پہنچا اور ان چیزوں
 کو جو اس کے پیٹ میں تھیں کیکر پاؤں تک پہنچا دیکھا اور یہی صہر پختا ہے جبکہ آیت سورۃ حج یُفَعِّرُ بِهِ مَا فِی
 بُطُونِهِمْ فَالْجَلْدُ میں مذکور ہے کہ رَدَّاهُ بِنَجْرِیْرٍ رَدَّاهُ الْقَرِیْبُ مِمَّنْ حَدِیْثُ اَبْنِ الْمُبَارَکِ وَقَالَ حَسَنٌ
 یُفَعِّرُہُ یُنْفِثُ اَمْدِیْثَ تَزْدِیْ نَسَیْ رَدَّیْتُ کَیَا بِنِ سَارِکَ کَعْرِیْثَ سِیْ اَدْرَکَ مَا یَعْرِیْثُ حَسَنٌ رَدَّاهُ
 رَدَّاهُ اَنْزَلْنِیْ حَاتِیْ عَنِ اَنْبِیَہِ عَنْ اَبْنِ مُعِیْنٍ اَبْنِ الْمُبَارَکِ یہ عبد اللہ بن سری کہتے ہیں کہ اگر کے باہر
 دوزخ میں بہشت ایک برتن چھو کے ساتھ کپڑا لاد دیکھا بسبب کی حرارت کے حساب اس کے چہرے کو
 نزدیک کر دیکھا تو وہ اس کو باجھے گا عبد اللہ بن سری کہتے ہیں بہرشت اسل ہوگی اور اس کے پاس ہوگی اٹھا دیکھا
 اور اگر کے سر پر لگا دیکھا اور اس کے دماغ پر اس برتن کو ڈال دیکھا اور وہ اس کے دماغ سے نافذ ہو کر اس کے جوف تک
 پہنچ کر تو یہی سننے میں اسے تعالٰی کے قول یُفَعِّرُہُ مَا فِیْ بُطُونِهِمْ فَالْجَلْدُ اَلَا تَرَ کَ مَا یَعْرِیْثُ
 مِنْ حَذِیْدٍ یُسْنِیْ اَنکَرُ اَسْطَیْ مَرَّ بَاہِنِ ہر اس کے کہ تو اب مسعید ہی سے وہی ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے
 فرمایا اِنَّ مَفْعَا تَزِیْدُ حَذِیْدٍ وَضِعَ فِی الْاَرْضِ فَاجْعَلْہُمْ لَہُ الشَّقْلَانِ مَا اَقْلَوُ مِنْ الْاَرْضِ یُسْنِیْ الْاَرْضِ
 کی ہوگی وہی ہے ایک ہوگی ہوگی کو زمین میں کسے دینا اس کے لئے کہ وہ طرح میں ادا ہی اکتھا ہو جائے
 نواس ہوگی کو زمین سے نہ اٹھا سکے رَدَّاهُ الْاِمَامُ أَحْمَدُ اور یہی ابو سعید ہی مدحت کرنے میں کہ حضرت علی
 علیہ السلام نے فرمایا لَوْ حَرَّبَ الْجَبَلُ یُفَعِّرُ مِنْ حَذِیْدٍ لَفَعَّتْ نَفْعًا عَادَ کَمَا کَانَ وَ لَکَانَ دَلَاہِیْ
 عَسَا فِیْ یُفَعِّرُ فِی الدُّنْیَا لَآ تَنْ اَهْلَ الدُّنْیَا اِنَّا کَرَّسَہَا کَرَّ (دفع کی) ایک ہوگی مادی جادے
 تو وہ ہرگز ریزہ اور بارہ بارہ اور ٹکڑے ٹکڑے ہو جاوے اور ہر دیا ہی ہو جاوے ابو ہریرہ کی طرح لہذا اگر
 ایک قول غسان (یعنی پیپ) کا دنیا میں اوندھ باجود دنیا کے لوگ گندے ہو جائیں رَدَّاهُ الْاِمَامُ أَحْمَدُ

فرمایا جلد ہی حق میں آیات نازل ہوئی ہے اور میں خصوصیت کر لیے رہے پہلے اس کو سامنے رکھتے کہ قبل مٹیوں کا
قیاس کے دن آؤں گی یہ جو ہے اس کی وہی اس کی ذات یا صفات یا شمیت میں جگہ اگر نہ رہے اور ان تمام چیزوں
میں جگہ اگر نہ رہی ہر اور ہو سکتا ہے اور حیا نے کہا ظہر یہ کہ یہ جگہ آخرت میں ہوگا اس لیے کہ تقسیم فالذین
کفر والاۃ میں حرجت خاک ساتھ شروع کی حقیقت دلائل کرتی ہے اور اگر ہم کہیں کہ یہ اختصار دنیا میں ہو چکا
نہر اس کے حساب سے ضرورت کی تحقیق قیامت میں ہی ہوگی تو اس اعتبار سے قیامت کو دن کو اس کا ظہر بنا یا گیا
یہ امر سبحانہ و تعالیٰ نے اس حوالہ کی تفصیل کی جس کو اس نے اپنے قول فیصل منہیم میں بیان فرمایا فالذین
کفرنا قطع لعمہ نیاۃ میں نکال دینے اس کے احسام اور ابدان کے مطابق اور مافوق اس کے لیے کپڑے
مینوتے مابین کے کیونکہ دنیا لباس اور جہیز کپڑے اس شخص کو بدن کے موافق قطع کیا جاتا ہے جس کے ہنسنے کے لیے
بنا یا جاتا ہے تو قطع سے تقدیر اسے مجازاً لگو یا سبب کا ذکر کیا جو وہ قطع کرنا ہے اور سبب کا ارادہ کیا
جو تقدیر اور مخفی ہے اور نیاۃ کو جہیز کیا اس لیے کہ آگ کی سبب سزا کم ہونے لپٹنے کے ان پر ان کی چون کی طرح
ہے جو بعض پر بعض پہننے جاتے ہیں اور اس میں زیادہ مبالغہ اس کے جہیز کو معال جہیز گردانے سے مزید ہی نہ کیا
قلعت کر سننے ثبوت و جہیزت لہو سالہ کے میں بیٹے آگ کو اس کے یہ برابر کیا جا دینا اور اس کو ان کا لباس بنا یا جا
اور آگ کو کپڑوں کے ساتھ اسو سطر مشابہت ملی گئی کہ وہ آگ دوزخ میں اس طرح شامل ہوگی جیسے کپڑے بدن کو
ڈھانک لیتا ہے اور ایک آئینہ امر کو ماضی کے صیغہ کے ساتھ تفسیر کیا گیا ہے اس پر خبر و اکر کرنے کے لیے کہ اس کا
واقع ہوا بغیر کسی اور وقتی ہے بعض نے کہا یہ اس کے کپڑے ہو گئے گھلا کر بنائے ہوئے اور وہ آگ کی طرح ہو گئے
اور یہی سبب اہل ہو گئے جس کا امر سبحانہ نے سورہ ابراہیم کے آخر کی اس آیت میں بیان فرمایا ہے وَتَرَى الْجِبِلْنَ
يَسْمِدْنَ مَقَرَّيْنِ فِي الْاَصْفَادِ وَسَوَآئِلُھُمْ مِنْ قِطْرَانٍ لَا تَغْنٰی وَجُوھُھُمْ النَّارُ یُنَیْنِ اور دیکھو کہ گھٹا
اس دن جوڑے ہو کر بیخود ہیں کرتے ہیں ان کے گند بکے ڈھانکے لپٹتی ہے ان کو سزا کر آگ کا لہر سَعِیْدٌ خَشِیْمٌ
اندلنے لفظ اور بڑے بڑے کو برتنوں میں کوئی ایسی چیز نہیں جو تپنے کو بعد اس سے زیادہ ہے اور گرم ہو اور
بعض نے کہا آیت کو سننے میں کہ آگ ان کو گھیر لے گی علارہو بطیب علی الرحمن نے فرماتے ہیں اور حق امر یہ ہے کہ قرآنی
نظم کو اس کے ظاہر پر جاری کیا جاوے اور ہم اس کی ایسی تاویل کرنے پر خوش نہیں ہیں جو قرآن کریم کے الفاظ کے
مخالفت ہو اور بیان جس سے وہ گرم پانی مراد ہے جس کو دوزخ کی آگ سے جوش دیا جاوے گا اور اس کی حرارت غایت درجہ
اور غایت مرتبہ کو جو کچھ نلی کہاں میں مباحث کہتے ہیں مَا فِی بُحُوْرِھُمْ کِی قِصْرِہُمْ کو انکی انسیاں بر جادین گئی اور

حافظ ابن کثیر نے کہا حسب امتیاز لیئے دوزخیوں کا بیان فرمایا اس سبب جہاد و قتال کئے حال اور جس عذاب اور نیکالی میں وہ
 معذب ہوگا نہ میں کہے اور اپنے حفظ میں کہو اس عذاب میں کہ جسکی بابت انکو کہا جاوے گا کہ اب عذاب کا عذاب
 جہود اور ان زخمیوں کو محفوظ کر رہی ہیں میں وہ کہنے کا درجہ گے اور ان لوگ کے کبر و ذنوب و اس میں کہ جو ان کو ایسے
 طیار ہو رہی ہیں اور جب اسے سمجھتو تو لیئے ان کا حال بیان فرمایا تو حضرت ابن کا حال یہی مذکور فرمایا ہم اسے نکلے
 سے اسکا فضل اور کرم طلب کر تو میں اسے فرمایا ان الله يَدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ
 تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ اُولَئِكَ فِيهَا يَدْعُونَ اُولَئِكَ فِيهَا يَدْعُونَ اُولَئِكَ فِيهَا يَدْعُونَ اُولَئِكَ فِيهَا يَدْعُونَ اُولَئِكَ فِيهَا يَدْعُونَ
 میں اسے عبادی ہونگے یعنی ہرنگی ان بہشتوں کے درختوں اور مٹوں کے تلوہ ان کو جان چاہیے کہ یہ کہیں کہیں کر لیا جائے
 اور ہنسی ان میں ہونے کو لگن لینے اپنے ہاتھوں میں جیسے حضرت صلی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا احمدیہ میں کہ
 بخاری اور مسلم نے روایت کیا تِلْكَ الْجَنَّةُ مِنَ التَّوْحِيدِ حَيْثُ يَكُونُ الْوَحْدُ يَنْصُرُونَ كَوْنًا نَكْرًا
 ہنسیا جاوے گا جہانک وضو کا پانی پونجا ہے کعب احبار کئی ہیں بہشت میں ایک فرشتہ ہے اگر تو چاہے کہ میں کر
 کا لہم بیان کروں تو اسکا نام بیان کر سکتا ہوں وہ بہشت والوں کو ایسے زیور بنا رہے ہیں جیسے اسکو اس نے
 پیدا کیا ہے اور وہ قیامت تک بناتا جاوے گا اگر اس زیور سے ایک لگن (دنیا میں) ظاہر کیا ہو تو وہ آفتاب
 کو ایسا بے نور کرے جیسے آفتاب ہنساکے نور کو بے نور کر دیتا ہے اور اس کا قول وَلَبَّاسُهُمْ
 فِيهَا حَرِثٌ یہ دوزخیوں کے ثواب کے مقابل ہے اور ہشتیوں کا پس پرشیم کہ ہر ایک قسم سے ہوگا جیسے اس نے
 فرمایا عَالِيَهُمْ ثِيَابٌ سُنْدُسٌ خُضْرٌ وَاسْتَبْرَقٌ وَحُلُّوْا اَسْوَدَ مِنْ فِصْحَةٍ وَّسَفْهَمٌ رَّوْمٌ سَوَابًا
 كَقُودِ الرَّانِ هَذَا كَانَ لَكُمْ جَزَاءٌ وَكَانَ سَعْيُكُمْ مَشْكُورًا ایسے اور پونشاں بہشتیوں کے کہ
 ہیں ہر ایک پرشیم کے سبز اور گلابیے اور انکو ہنسی میں کنگن سونپے کے اور انکو انکے دیکھے شہزادوں کو
 دہرگئی یہ ہے تمہارا بدلہ اور کمائی تمہاری نیکی مکی صحیحہ میں ثابت ہوا ہے کہ حضرت صلی علیہ وآلہ وسلم نے
 فرمایا لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلَا الدِّيَنِيَّاجَ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّهُ مَنْ لَبَسَهُ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ
 بیسے دنیا میں حریر اور دیناج نہ پہنوں نے انکو دنیا میں پہنا وہ انکو آخرت میں نہ پہننے گا اور دوسری حدیث میں
 حضرت صلی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سونا اور ریشمی کپڑا مردن کو ملتا ہے بہشت میں جو کوئی بیان پہننے وہ
 یہ چیزیں ملان نہ پہننے گا اور اللہ تعالیٰ کہ قُلْ هَذَا اِلَى الْعَالَمِينَ اَلْعَوَّلُ کہ جسے میں کہان کہ
 جنت میں داخل ہونے کے وقت سلام کہا جاوے گا جیسے تعالیٰ نے فرمایا وَادْخِلِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

الضِّلَحْتُ جَنَّتْ مَجْرَىٰ نَحْتِهَا كَمَا لَمْ يَخْلُدْنَ فَبَقَا يَذْنُ رَفَعَهُ خَجَّتْهُمَا فَبَقَا سَلَامٌ بَيْنَهُمَا
 کے بعد وہیں کے جو لوگ ایمان لائے خدا کو کام کہنے سے نیک غور بن گئے ان میں سے ایک ایک کے
 سے انکی ملاقات ہو وہ ان سلام اور فرمایا جَنَّتْ عَذْنُ تَذْخُلُوْنَهَا وَنَحْتِهَا مِنْ بَابِهَا خَجَّتْهُمَا
 ذَرِيَّتُهُمَا الْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمَا مِنْ كُلِّ بَابٍ سَلَامٌ عَلَيْكُمَا عَاصِرْتُمَا قَتْلَهُمَا عَفَىٰ الذَّارِ
 یاع میں سے کے داخل ہو گئے ان میں! مدد جو نیک سے ہو گئے باب وادوں میں اور جو رول میں اور اولاد میں اور
 فرشتے آئیں ان پاس ہر دروازے سے کہتے ہیں سلامتی تمہارے کے قربابت رہو سو خوب ملا چکے کہ راہ فرمایا
 لَا يَكْفُرُونَ فِيهَا الْقَوْلَ إِلَّا سَلَامًا وَلَمْ يَذْكُرْهُمْ فِيهَا نَكْرًا وَعَشِيًّا سَنَے نہیں گئے وہ ان کے پاس سلام اور انکو
 ہے روزی انکی وہ ان صبر اور شام میں بیکت نہیں گئے اور سلام طلب کی آواز بلند نہیں گئے اور فرمایا لَا يَكْفُرُونَ
 فِيهَا الْقَوْلَ إِلَّا كَمَا تَعَالَىٰ الْكَلِمَةُ سَلَامًا سَلَامًا سَلَامًا سَلَامًا سَلَامًا سَلَامًا سَلَامًا سَلَامًا سَلَامًا
 سلام سلام تو امت مابیکے یہ سننے میں کہ وہ ایسے مکان کی راہ دیے جا رہی ہیں جس میں سلام جو طیب اور عمدہ اور ستر کی
 بات ہو ستر کی اور بیکت نہیں نہیں گئے اور سورہ فرقان میں فرمایا وَلَيَقُولَنَّ فِيهَا تَخَيَّرْتُكَ سَلَامًا سَلَامًا سَلَامًا سَلَامًا
 آویں ان کو وہ ان دعا اور سلام کہتے اور یہ بدیدہ رکھتے اور دعا یہ سب کچھ سطر ہے جس طرح دوزخ میں کو تو بچنے کے
 طور پر کہا جاویگا ذُو قُوَّةٍ عَنَّا تَابَ الْخَبْرُ نَفِخْ اور جو فرمایا اور راہ پائی اس حمید اور خرمیوں سے ہے کی خواہش ہے یہ
 سننے میں کہ وہ اس مکان میں داخل گئے جہاں اپنے مالک کی ناک اور دفرعت کن ہی رہیں ان کو خبر
 پر جو اس نے اپنا احسان کیں اور ان انعاموں پر جو اس نے انہیں کے اوٹا انکی طرف مہلایا جیسے صبر و صبر میں آیا
 هُوَ الَّذِي يُلْقِيَنَّ الْقَبْلَ وَالْحَمِيدَ كَمَا يُلْقِيَنَّ الْقَبْلَ يُلْقِيَنَّ الْقَبْلَ يُلْقِيَنَّ الْقَبْلَ يُلْقِيَنَّ الْقَبْلَ يُلْقِيَنَّ الْقَبْلَ
 الحمد مدد ایسا جاری ہوگا جیسے لوگوں بیا میں اسانس لیے ہیں اور بعض منسیر نے اسد عالی کے قول قَدْ هَدَا إِلَىٰ
 الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ مِنْ قَوْلِ الْقُرْآنِ اور کسی ہے اور بعض نے کہا اس سنہ و قول کلمہ تو مدد ہے اور بعض
 نے اذکار و شروہ و دال میں اور صراط الحمید کے دیا میں اور بہت پر جانہ اور ہے واسطہ علم انہی ماقال الحافظ ابن
 قیم کا بیان ہے کہ اس سجدہ و تعالیٰ نے اہل جنت کو بہت میں داخل ہو نیک بیان کر کے ان چیزوں کو بیان فرمایا
 جن نعمتوں کو اس نعمت والوں کو یہ طیار کر کہا ہے اور فرمایا لَقَدْ كُنْتُمْ فِيهَا مِنَ الْأَشْيَاءِ مِنْ دَهَبٍ قَوْلًا
 لَوَدَّ هُوَ مَنَّىٰ هُوَ حَكِيمٌ صَدَقَ لَكَ مَا جَاءَ بِهٖ فَنَسِيَ كَيْفَ هُوَ لَمَّا رَوَّاهُ كَسْرَ سَنَةِ كُنْتُمْ كُنْتُمْ كُنْتُمْ كُنْتُمْ
 فرمایا کیا جاوے اس میں کون سا عبد ہو کہ بہت میں ہو تو ان کے کنگن ہی ہوں جیسے جنت میں سونے کے کنگن

ہوگا امام قرطبی نے کہا میں کو حنت میں من حنت لنگن پہناؤ مابین گے سوز کے لنگن اور جاندی کے لنگن
 جبکہ سورہ دہر میں مذکور ہے اور لنگن موتی کے اور اس کے قول ہے وَلِيَا سَفَحَرَفِيْعًا حَزِيْرًا يَرِيْعًا مَرَادُكَ اَنْ
 کا تمام لباس شیشہ کا ہوگا جیسے لباس کی اضافت اسمی طرف اس امر کی مفیدیت اور ممکن ہے کہ یہ مراد ہو کہ بس جس
 جو نوع اپنے دنیا میں حرام ہے وہ اپنے آخرت میں حرام ہو اور شیشہ ہی ان کے منجملہ لباس میں ہوا اس لیے کہ اس میں تودہ
 چیز ان کو سیر ہوگی جسکو ان کے جی چاہیں گے اور قول طیب ہے مراد وہ کلمہ توحید ہے اور بعض نے کہا الحمد للہ کہنا
 بعض نے کہا قرآن مراد ہے بعض نے کہا وہ بشارات مراد ہیں جو اس کی طرف سے آئیں گی اور قرآن مجید میں یہ آیت
 ہی ہیں جو اس قول حمل پر دلالت کرتی ہے جو ہمگاہ مذکور ہوا جیسے ارشاد ہے فَمَا يَا لِحَمْدِ اللَّهِ الَّذِي صَدَقَتْ
 وَعْدُهُ وَادْرَأْنَا الْأَذَى تَتَّبَعُوا آمِنًا حَتَّى كَفَاكُمْ فِتْنَةَ الْخَبَرِ الْعَمِيلِينَ یعنی اور جنی جنت میں ملتے
 وقت کہیں گے شکر اس کا جس نے ہر ایک سے اپنا وعدہ اور وارث کیا ہم کو اس میں کا گہ بڑے عین جنت میں سہا
 جابن ہو کیا خوب نیک ہے محنت کرنا اولوں کا (یہ آیت سورہ نہر میں ہے) اور فرمایا وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي
 هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنَّ هَدَانَا اللَّهُ یعنی اور جنی جنت میں داخل ہو کر کہیں گے شکر اس کو
 جس نے ہم کو بیان راہ دی اور ہم نہ تھے راہ پا نیولے اگر نہ راہ دینا ہم کو اس آیت سورہ اعراف میں ہی اور فرمایا
 وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزْنَ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ یعنی اور جنی کہیں گے شکر اس کا جس
 نے دور کیا ہم سے بیشک ہمارا غم تھا ہے قبول کرنا آج عبادت کی ہدایت کی الہام کے ساتھ تفسیر کی اور ابو جابر
 کہتے ہیں کہ یہ اللہ نے حضور کو باری میں فرمایا جب شکر کہیں کوئے کہا عَزَّيْزًا وَلَا ظَرْمًا تَكْمُلُ قَوْلُ مَنْ لَوْ جَاءَ
 دِيَا اللَّهُ مُوَكَّلًا وَلَا مَوْلَا لَكُمْ أَوْ رَأَيْتُمْ سَمَوِيًّا يَهْدِيكُمْ قُلْ سَمَوِيًّا يَهْدِيكُمْ قُلْ سَمَوِيًّا يَهْدِيكُمْ قُلْ سَمَوِيًّا يَهْدِيكُمْ
 الْكِبَرُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَتْ وَعْدُهُ یعنی اسے پاک کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور اس
 بہت ثبات اور سرا ہے اس ہی کو جس نے سب کیا ہم سے اپنا وعدہ اور دوسری ہدایت کی ارشاد ہوا ہے اور صراط
 حمید سے صراط محمود رہا ہے اور وہ حق ہے جو جنت تک پہنچانے والا ہو یا صراط حمید سے ہلاک رہے
 قَالَ الصَّاحِبُ إِنَّهُ مَنْ مَنَعَ الْغَنَى عَنْ الْغَنَى عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمَسْجِدَ الْحَرَامَ الَّذِي
 جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ سَوَاءً لَعَلَّكَ فِيهِ وَالْبَادُ وَمَنْ يَزِدْ فِيهِ بِالْحَادِ يُظْلَمُ يَذْهَبُ مِنْ عَذَابِ الْكَلِيمِ
 جو لوگ منکر ہوئے اور کوئی میں اس کی راہ سے اور ادب والی صحبت سے جو بے بنائی سب لوگوں کو ہر صراط پر ہے
 اس میں لگا رہنے والا اور باہر کا اور جو اس میں چلبے پڑ ہی راہ نذر سے اسے ہم چکھا دیں گے و کہہ کی مار

یہی جنہوں کو ان کو وہاں جانے سے بند کیا وہ سزا پاؤں گے۔ اُنہی کا قاتل نبی و پیغمبر القرآن اور قتال کفار پر انکار فرما سکا مگر
مؤمنوں کو مسجد حرام سے اور اس میں مناسک کے ادا کرنے سے روک نہ میں اور ان کے اس میں کوئی نکتہ نہیں کہ وہ کہہ کے اختیار اے
میں حالانکہ وہ اس کو اختیار اور ان میں اس کے اختیار اور میں جو پر میرنگا میں لیکن وہ اکثر حذر نہیں کہتے اور اس آیت
میں دلیل ہے کہ یہ آیت منی ہے میرسورہ بقرہ میں فرمایا یَسْكُوتُكَ عَنْ الْقَتْلِ الْحَرَامِ قِتَالٌ فِيهِ قَتْلٌ قِتَالٌ فِيهِ كَثِيرٌ
وَصَدَقَ عَنْ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَحْمَدُ اللَّهَ الَّذِي عَزَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنْهُ أَكْبَرَ عِنْدَ اللَّهِ يَسْتَجِبُ بَعْضُهُ مِنْ
مِيسِرِ حَرَامِ كَرَامِ اس میں لڑائی کرنی تو کر لڑائی اس میں بڑا گنہگار ہو اور کوئی اس کی راہ ہو اور اس کو نہ مانا اور مسجد حرام سے کہنا
اور نکال دینا اسکے لوگوں کو وہاں سے اس سے زیادہ گناہ کے کلام میں اس کے ہاں بعد بیان اس سورت میں فرمایا اِنَّ
الَّذِينَ كَفَرُوا لَا يَصُدُّونَ عَنْ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْقِتَالَ الْحَرَامِ يَسْتَجِبُ كَرَامِ اس کے جوہر ہے کہ وہ اپنے کفر کے علاوہ
کی سزا سے اور مسجد حرام میں جانے سے روک نہ میں ان سلا فون کو جو سکا ارادہ رکھتے ہیں حالانکہ وہی زیادہ لائق ہیں
صیقت میں اس کہہ کے ادا اس آیت میں بزرگسایسی ہی جو جیسے اس تعالیٰ کے استقل میں الذین آمنوا وقلوبهم
قلوبهم بید کر اللہ آلاؤں کر اللہ تعالیٰ القلوب یعنی اس اپنی طرف ان لوگوں کو راہ دیتا ہے جو یقین
لائے اور میں کہتے ہیں ان کے دل اس کی یاد سے مستحضر اس کی یاد میں سے ہیں ہاں میں دل میں سے مومنوں کی صفت
ہے کہ ان کو دل اس کی یاد سے میں کہتے ہیں اور یہ فرمایا اَلَّذِينَ يَجْعَلُونَ لِلنَّاسِ سَوَاءً الْعَاكِفُ فِيهِ وَالْبَادِ
تو اس سے یہ غرض ہے کہ یہ شریکین لوگوں کو مسجد حرام تک وصول رو پھینچے ہو رو گنہگارین حالانکہ اس کو اس تعالیٰ نے برابر
جنگہ بنایا اس میں مقیم اور آفاقی کے درمیان کوئی فرق نہیں جو دہندہ افروہ سوا عا کا کف فیہ والباد یعنی برابر
اس میں لگا رہنے والا اور ہر کار بننے والا علی بن ابی طلحہ نے ابن عباس سے اس کے قول سوا عا کا کف فیہ والباد کی
تفسیر میں روایت کیا کہ اہل کہ اور آفاقی مسجد حرام میں برابر ہیں اور عا کا کف فیہ والباد کی
تفسیر میں کہ اہل کہ اور غیر اہل کہیہ فیہ ہاں کو تفسیر اور آفاقی کے مسائل میں برابر ہیں گنہگار اہل کہ
وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بِنِ سَلَامٍ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ بِنِ تَكْبِيْهِ اَوْ عِبَادَ الرَّحْمٰنِ تَمَسُّهُ اَوْ حَسْبُ قَدَرِهِ رُوَيْتَ كَيْفَ كَرَامِ
میں اہل کہ اور غیر اہل کہ سب مساوی ہیں اور یہی سلسلہ تا جس میں خاص فی اور اسحاق بن ساریہ کا مسجد خیف میں
جنگہ اموا ادا امام احمد بن حنبل سے یہی مروجہ ہے تمام خاص فی ملا رحمة نو طون گنہگار کے رابع سب سے گنہگار
میں اور ایک دوسرے کو دشمن نہیں کہتے میں اور انکار اہل پر دنیا درست و صواب ہے اور انہوں نے دلیل لی اس میں
پر نہ ہی کی حدیث ہے جس کو انہوں نے علی بن حشیش سے روایت کیا اس نے عمر بن عثمان سے اس نے اسلم بن زید سے کہا

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ کل مکہ میں جا کر رہنے لگے کہ میں ان لوگوں کو آپ کے نزدیک لایا گیا غصیل سے ہار لے کر بھیج دیا
پھر فرمایا لا جراث انکاض لیسلم ولا انس لکم الکافر یعنی کافر مسلمان کا دشمن نہیں تھا اور مسلمان کا کافر کا دشمن نہیں تھا
ان حضرات نے یہ عیوض اور انعام نہ منیے دلیل ان احادیث وہی جس میں مذکور ہے کہ حضرت عمر بن خطاب صفوان بن میہ سے
ایک گدہ خرید لیا اور اس کی قیمت میں چار ہزار روپیہ دیے اور کچھ چینی نہ بھرا کر یہی قول سے ملا اس اور عمر بن دینار کا اور
گئے اسحاق بن امویہ ہر ایک کو گدہ دوڑ میں نہیں آتے اور نہ انکو کرایہ پر دینا درست تھا اور یا ایک مسلک جو سلف کی
ایک جماعت کا اور مجاہد و عطاء نے اس شخص کی کہ اسحاق بن امویہ دلیل لی اپنے بقول پر اس حدیث میں جبکہ ابن ماجہ
نے ابو بکر بن ابی قحیفہ سے روایت کیا اس شخص علی بن یونس سے اس نے عمر بن سعید بن حسین سے اس نے عثمان بن ابی
سلیمان سے اس نے علقمہ بن فضالہ سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے اور ابو بکر بنی اور عمر بنی اور کسے کہہ ان کو
سوائے کما جاتا تھا جو شخص خود محتاج ہوتا وہ خود ان میں آباد رہتا اور جو شخص مستغنی تھا اور اس کے پاس علاوہ سکونت
کے کچھ کے اور گھر ہو تو وہ ان میں اور لوگوں کو کہتا (اور کرایہ وغیرہ نہ لیتا) عبدالرحمن بن عمر بکتہ میں کے گھر کو
کاجا اور فریاد میں عرض کیا کہ ایسے ہی انکار کیا پر یاد رواہ عبد اللہ بن الزکریا عن عیسیٰ بن ابی جریج نے
کہ عطاء بن ابی سائب از عمر میں کرایہ پر کافران کے دین سے منع کرتے تھے ابن جریج نے کہا اور مجھ کو عطاء نے خبر دی کہ عمر بن
خطاب کہہ کے کہ دن کے دروازے پر جانے سے منع فرماتے تھاجوین کو ان کے عرصات میں ان کے لیے پہلے سہیل بن عمرو
نے اپنی گھر کا دروازہ بنایا تو حضرت عمر بن خطاب نے کہا یہاں اس کے باہر میں تو وہ بولالے امیر المؤمنین مجھے رہنے دو
میں با یک تاجر سوداگر آدمی ہوں اور میں نے اپنے گھر کے بعد اس لیے لگائے کہ میرا مال محفوظ رہے تو حضرت عمر
نے فرمایا فاک اذ اسے اپنے گھر کی بات یہ تو خوب کوازار ہے اور مجاہد سے مروی ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا یا اھل مکہ
لا تھنن فی الذر کہ انکوائیہ لیل انبا ذی حنیث کی آیت سے ملے کہ کے رہنا اور اپنے گھر کے عرصات کے
آگے اور روزہ لگا دو کہ آفاق (جو جو دھرم وغیرہ ملے کہ یہ مکہ میں آتے ہیں) اجماع چار میں از ابن رواہ عبدالرزاق
عن عمر بن عمرو عن مجاہد عن عمر بن خطاب سے سنا وہ کہہ ہے ہر ایک سوار العاکف فی الدار بلکہ تفسیر میں کہ آفاق کے
میں جہاں جاہلین از ابن عبدالرحمن بن عمر موقوفہ مروی ہے جو شخص کے کہ گھر دن کا کار کیا کہ وہ انکار کرتا ہے اور
امام احمد ایک در سبانی چال چلا اور فرمایا کہ کے گھر ملک ہو سکتے ہیں اور دین میں بھی آسکتے ہیں لیکن کرایہ پر ان
کا دینا جائز نہیں ہے جمعاً لیکن الا لا وہ الله اعلم اور جو فرمایا من یزید فیہ بالحد یغلظ علیہ فہ من
عکاب الکی تو عربیت مالان میں سے بعض مفسرین کا یہ قول ہے کہ بار بار مجاہد میں مذکور ہے جس سے مراد سنون کی

میت تَنْبِیْطُ بِالذَّهْنِ مین بارز آمد جو اور غرض یہ ہے کہ وہ زمین و مین کو آگائی سے ایسا ہی بیان ہی ہی منے مین کہ جو شخص کہ مین الحاد کا ارادہ کرے جیسے اُشی نے کہا ہے

فَمَنْتَ بِرِیْذَةِ حَبَالِكَ اِرْسَاحُنَا بَيْنَ الْمَرْجِلِ وَالْعَصْرِ الْاِجْلِ

اور ایک دوسرے شاعر نے کہا ہے بولاد مین بنیت التت صدرہ + واسفلہ بالمرجہ والشبھان اور غرض یہ ہے کہ جو شخص مین امر قطع کا کرے گناہ مین ہوا ارادہ کرے اور غرض یہ ہے کہ ظلم کا قاصد اور عام ہو اور اس مین متاؤل ہو جیسا بن جو یہ بنے سکوا بن عباس سے روایت کیا کہ اس کے بعد مراد ہے اور علی بن ابی طلحہ بن عباس سے ظلم کی مٹر کے ساتھ تفسیر کی اور مجاہد نے کہا اس کی تفسیر مین کہ غیر اس کی عبادت کو کہ مین یہ الحاد ہے کَذَّآ اَقَالَ قَتَادَةُ وَعَلِیُّ وَاحِدٌ اور عرفی نے بن عباس سے ظلم کی تفسیر مین روایت کیا کہ ظلم یہ ہے کہ تو حرم مین ان چیزوں کو حلال جاسے جن کو نجیہ پر خدا نے حرام کیا لوگوں سے برای کرنا یا نجیہ قتل کرنا یہ تو ظلم کرے کہ جس نے نجیہ پر ظلم نہیں کیا اور نوا سکوا نے اسے جو ترجمہ کو نہیں مارتا جو کینہ یہ کام کیا تو وہ عذاب الیم کا سبب و مستحق ہوا اور مجاہد نے کہا اس کی تفسیر مین کہ کرے کہ مین براسم اور یہ حرم کا خاصہ ہے کہ حرم مین آفاقی اگر کما قصد کرے تو وہ نہ دیا جاوے گا اگرچہ نہ کما مین نہ لاد و ابن سبوتہ نے اس کے قول دَسَّ يَزِيدُ فَيَدِيهِ بِالْحَبْلِ يَطْلُمُ مِذْقَهُ الا یہ کی تفسیر مین کہا کہ اگر ایک مین عدل مین (کہ کہ ایک مین کا نہ ہے) مین برکہ مین الحاد کا ارادہ کرے تو اس کو عذاب الیم چکھا دیا کہ رواہ ابن ابی حاتم شہد کہا تفسیر فرما حدیث کہ ہمارے لیے مفعول کیا اور مین مہارے لیے مفعول نہیں مارتا یہ مین ہر دن جس نے حدیث کو شہد کر دیت کیا وہ کہتے مین هُوَ قَدْ دَفَعْنَا فِيْهِ شَرْبَةَ اَمْرِ حَدِیْثِ كَرَمِ نَوْمِ کیا ہے ادا حدیث کو امام احمد نے ہی یہ مین ہر دن سے روایت کیا حافظ ابن کثیر کہتے مین مین کہتا مین یہ نہو صحیح ہے بخاری کی شرط پر لیکن اس حدیث کا موقوف ہونا صحت کے قریب اور بہت مناسب ہے اس کے مفعول ہونے سے ہی بے شعبے اس کے موقوف ہونے کو عذاب الیم بن مسعود نے کی کلام سے ثابت کیا وَكَذَلِكَ رَدَّاهُ اسْتَبَاطًا سَعْيَانِ التَّوْبَةِ عَنِ التَّوْبَةِ عَنْ مَرَّةٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ يَوْمَ تَوَدَّاهُ اللهُ اَحْلَمَ مَرَّةً عَنِ عِدَارَةِ رَدِّهِ کیا کہ کوئی مرد نہیں ہے جو برای کار ارادہ کرے اور وہ اس پر کسی مادی لیکن اگر کوئی شخص عدل مین مین برکہ اس حدیث (میں کسی شخص کے ارادے کا ارادہ کرے تو اس کو ارادہ قابل و نہ ناک عذاب چکھا دیا) قَالَ التَّوْبَةُ عَنْ التَّوْبَةِ وَكَذَلِكَ قَالَ الْعَصَاكَ نَبِيٌّ مُرَاجِعٌ مَعَهُ نَبِيٌّ مُرَاجِعٌ رَدَّاهُ يَوْمَ تَوَدَّاهُ اللهُ اَحْلَمَ مَرَّةً عَنِ عِدَارَةِ رَدِّهِ عَنِ التَّوْبَةِ

[illegible]

کے ساتھ بیان کیا سنتے الاغبار کی طرح ٹیل لاپٹار میں جس میں نظر اور اطلاع زیادت کی طرف متوجہ نہیں ہوتا پھر
 علاوہ نعرہ سنتے میں فریاد کے دلائل بیان کرنے کے بعد کہا اور دلائل میں سے وہی دلیل اس امر پر ہے کہ عتقہ
 (اڑائی کے ساتھ) فتح ہوا ایسے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا **وَأَيُّهَا أَجَلْتُ لِي سَقَتُهُ** میں تھا اپنے کسی
 شخص کو جس میں ہونچا کہ کہ میں اڑائی کرنے کے قابل ہونے پر سیکڑ کو میں اڑائی کرنے کے ساتھ دلیل بکڑی اور مجھ کو بھی
 دن کی ایک گھڑی بڑائی کر لیا حال ہیوا حدیث میں اس امر کی مراد ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے دن
 کی ایک گھڑی جو دن کا گراما کہ میں ملال ہوا اور اس گھڑی میں وہ حرمت نہ تھی اور اسکے بعد پورٹ آکر اور اگر
 کہ صلح کے ساتھ متوجہ ہوتا تو آپ کے اس فرمانے کے کچھ سننے نہ تھے اور قبیل نے اتفاق میں اس امر پر تھی دلائل
 بیان کیے کہ مسجد حرام سے آیت باب میں نفس سجدہ اور اسے عبادت میں عبادت سے مروی ہے کہ مسجد حرام کو سارا حرم
 مراد ہے اس کی مخلوق ساری اس میں مساوی ہے اور عیدین جیسے یہی اس کی شکل مروی ہے اور عیدین جیسے
 کا یہ بھی قول ہے کہ لوگ مسائل کہ میں بھی مساوی ہیں قرآن کہ کو لائن وہ ہے کہ باہر سے انہوں میں کو رکھنا
 دین بیا نکادہ اپنے مناسک اور عبادات کو اور اگر کہ میں اور آفاقی اور کے دلے کہ گھر دن اور حرم میں
 مساوی ہیں اور ابن عمر سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جو شخص کے گھر دن کی مزدوری میں ہو کہ اس کے
 وطن سے بیٹ میں آگ کہنا ہے اور مروی ہے کہ ایک مرد نے حضرت عمر سے کہ پاس کہ میں ایک مکان جاگیر
 کے طور پر طلب کیا اور بولا **أَتُخَفِّفُ سَكَاتًا لِّي وَتُخَفِّفُ لِي سَكَاتًا لِّمَنْ فِي الْمَكَانِ مَخْلُوعٌ** کہ مدبر جاگیر دیجیے
 جس میں میں اپنی زندگی بسر کروں اور میرے بعد میری اولاد کے کام میں آوے تو حضرت عمر نے اس سے ہرگز
 کیا اور فرمایا **هُوَ حَرَمٌ** اللہ سوا اللہ کا کف وینیر اللہ یعنی یا اللہ تعالیٰ کا حرم ہے جس میں مقبرہ اور آفاقی
 سب کے سب مساوی ہیں اور عمر کے والوں کو روکنے تک کہ گھر دن کے باہر وہ عمارتوں کا گھر دن کا عمارتوں
 (میدان) میں ان سے میں تکلیف نہ ہو آج عبادت سے مروی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آیت سوا
 اللہ کا کف و اللہ کو تفریق نہ ہو **لَا تَجِدُ دَالِي بَيْنَ خَلْقٍ** یعنی عارف و عظیم اور بادی ہو کہ میں باہر سے ان کے
 مردوں میں **أَخَوَجَ الْعَلَمَاتِ** وَعَدِيَهُ قَالَ السُّيُوطِيُّ بِأَيْسَارٍ وَتَجَنُّهُ ابْنُ عَرَبٍ مَرُومًا مروی ہے مَسْكَةٌ
 مَسَاكَةٌ لَوْ تَجَرَّوْهُمُ فَهَذَا كَأَنَّمَا رُوِيَ عَنْهُ قَالَ ابْنُ عَرَبٍ مَرُومًا مروی ہے اسکے گھر دن
 کا گرا یہ نہ دیا جاوے اور اسکے مکان نیز بحر جاوین اور حجابین مرویہ اور دار فطمی نے ابن عمر سے فرمایا نکالا
 جس کے گھر دن کا گرا یہ کہا اس نے آگ کھائی اقول یہ کے گھر دن کا گھبرا جائز نہیں ہے اور نہ انکا

اگر یہ روایا کوئی مملوک کہہ سکتے ہیں تو انہیں سادی نہیں ہو سکتے اور بعضیہ کا یہی قول ہے
 اور اولیٰ قول پر کہے کہ وہ دن کا بیچنا اور انکار کا یہ پر دینا درست ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی علیہ الرحمۃ کا اور انہوں
 نے دلیل علیٰ اس مقال کے قول الذین اُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ اسلِحَہِ لِمَنْ دَارَکَ مِنْ اَکْثَرِ طَرَفِ نِسْبِہِ
 کیا اور یہ نسبت ملک احمد شترکی ہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فتح مکہ کے دن مِنْ اَکْثَرِ طَرَفِ نِسْبِہِ
 قَحْنِ اَیْنِ مَنْ دَخَلَ دَارَ اَیْنِ مُغْنِیَانِ قَحْنِ اَیْنِ یُنِیْنِ جِسْمِہِ اپنا اور مدانہ بند کر لیا اسکو امن دیا جا دیکھا
 اور جو شخص ابو سفیان کو گھر میں آباد کر اسکو یہی امن دیا جاوے تو حدیث میں اپنے باب امداد کو منسوب کیا انکی
 طرف اور قول اہل بیت قوی ہے واسلحہ علم اور الحاد ولنت من بطلن میل کہ کہتے ہیں مگر بیان اللہ نے بیان
 کر دیا کہ ظلم کی طرف میل مراد ہے اب اس میں خلافت کی بیان ظلم سے کون ظالم مراد ہے بعض نے کہا ظلم سے
 شرک مراد ہے بعض نے کہا شرک اور قتل بعض نے کفر کے جالوں کا شکار کرنا اور اس کے دشتوں کا کاٹنا بعض
 نے کہا ظلم سے جہول متعین مراد ہیں بعض نے کہا حرم میں گناہوں کا ترک مگر ہذا ظلم ہے یہاں تک کہ لو کہو کہ
 گالی دینا بعض نے کہا حرم میں احرام کے سوا جانا یا حرم کے محرمات میں سے کسی چیز کا نہ عجب ہونا یہ ظلم ہے بعض نے
 کہا ظلم سے غلامی روکنا مراد ہے علی بن امیہ سر قفا مروی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اِثْرُ
 اِخْتِکَارِ الْعُقَامِ فِی الْقَوْمِ اِلْحَادٌ فِیہِ یعنی غلامی حرم میں روکنا اس میں خرافات کرنا ہے الخرج ابو داؤد
 اور ابن عمر سے مروی ہے کہ وہ کہیں غلام کا بیچنا شرارت ہے اور عبد اللہ بن عمر سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا
 میں نے سنا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اِخْتِکَارِ الْعُقَامِ یُکَلِّمُکُمُ الْاِلٰہُ اَیْنِہِ کہ میں غلام کا بیچنا
 الحاد ہے اخر ابو البقیع نے اشعب اور یحییٰ فرمایا لَمَّا فَتَحَ مِنْ عَدَا اَیْبِ اَلْقِیَمِ تَرَاہُہُ اَخْرَجَ مِنْ عَذَابِ اَلْیَمِ کہ
 اذا قمراد ہے قالہ السدی بعض نے کہا اس آیت میں یہ لہجہ کہ وہ شخص کہ میں مصیبت کو مجھ و ارادہ کہ ساتھ عذاب
 دیا جاتا ہے اور یہی مذہب ہے عبد اللہ بن شعث اور ابن عمر اور ضحاک اور ابن زید وغیرہم کا یہاں تک کہ یہ لوگوں کو کتر
 ہیں اگر ایک کوئی شخص عدل (امین) میں رکھ کر حرم میں خرافات کر لیا ارادہ کرے تو اسکو اللہ تعالیٰ عذاب
 کرے اور ابن سیرین نے کہنے میں لَوْ اَنَّ تَعْلٰی کَفَّرَ فِیہِ بِالْحَادِ یُعْلِمُکُمْ وَهُوَ عَدْلٌ اَلْیَمِ لَا دَا اَمَّا اللّٰہُ
 حَتَّ لَیَا اَلْیَمِ اَیْنِہِ اگر ایک مرد ارادہ کرے بیت اللہ میں ظلم کرنے کا اور وہ عدل (امین) میں ہو تو اسکو اللہ تعالیٰ
 دروزا کہ عذاب چکھا دو کہ میں کفر نے کہا اس حدیث کا اسناد صحیح ہے بخاری کی شرط پر اور اسکا موقوف ہو نہایت
 مناسب ہے اسکی مرقوم ہونے سے اسی عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ جو شخص گناہ کا ارادہ کرے

ایک بار فرمایا کہ اگر تم اس کو چاہو اس کی جہالت پر کفر ڈالو یا دنیادار کسی اور امتوں میں مروج نہ تھا بخاص اسی میں
 میں نے خود ہی کہتے کہ گھٹے ہو کر آباد کرنے والے اور لوگوں میں بھار ڈکا ذکر بیان ہے کہ ایک بار پھر کہنے
 ہو کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھار ڈکا ذکر گوتم پر اور تعالیٰ نے حج فرض کیا ہے حج کو آداب کی لغت میں لیکھا
 جنکی نسبت میں حج ہے ایک بار یاد دہار بار بار یادہ اپنے شوق کو ہزاروں غلن پیادہ آنے میں لیکن فرض نبی ہے
 کہ سواری چھپا ہوا اور اگر کہ نزدیک ہے یا شخصہ کہ چلنے کی عادت ہو تو امام مالک کے ہاں فرض ہے نہ اسنے
 ناقال فی موضع القرآن حافظ ابن کثیر نے کہا اس میں تنبیہ اور تہدید ہے ان لوگوں کے لیے جنہوں نے
 غیر اللہ کو پوجا اور اللہ سے سمجھنا نہ تھا کی سادہ منکر کیا قوم قریش سے اس مکان میں جبکی بنیاد پہلے ہی ان
 سے اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس احد لا شریک کی عبادت پر کسی گئی تھی پس اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا کہ ابراہیم
 علیہ السلام کو بیت اللہ کی جگہ نیک کہہ گئی تھیں ان کو اسکی طرف رہبری کی اور انکی سپرد کر دیا اور انکو اسکی
 جائز کا حکم دیا اور اس آیت پر اکثر دن نے ہند لال کیا ہے ان لوگوں میں سے جو اس بات کے قائل ہیں کہ
 بیت اللہ کی بنیاد پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کسی اور ان سے پہلو اسکی بنائیں ہوئی چنانچہ صحیح
 میں ابو ذر سے مروی ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ اے مہدیہ و ضعیف اؤل ما کان لم یجد الحرام فقلت
 شہد اے فاک بیت المقدس فقلت کہ بیتہما قال اگر تجوں سنتہ ہے اور رسول اللہ پہلے کو کسی مسجد
 بنائی گئی فرمایا مسجد حرام میں سے کہا پھر کوئی فرمایا بیت المقدس میں عرض کیا ان دونوں کی بنا میں کتنی مدت کا
 فاصلہ ہے فرمایا جا میں بسکا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان اؤل بیت و مع اللہ اللہ الذی ینزل منہ الذکر انزل
 میں نے تحقیق پہلا گھر جو ثمرہ لوگوں کی اسطے ہی ہے جو کہ میں ہے برکت والا اور دوسری جگہ فرمایا و معہذا الی
 انراھیمہ و انفعیل ان طعیر ابیہی للہا قیاقین و اللہ لکینین و اللہ لکینین و اللہ لکینین و اللہ لکینین
 ابراہیم اور اسمیل کو کہ ہاں کہہ کر میرا واسطے طواف والکن کر اور احکامات والکن کے اور رکوع اور سجود والہ
 کے اور بنا بیت اللہ میں جو صحیح حدیث میں آثار وارد ہو میں پہلے ہم اس تفصیل سے ذکر کر چکے ہیں کہ بیان انکے
 اعادہ کی حاجت نہیں اس آیت میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا شریک نہ کر جسے ساتھ میں اسکی ناصر ہو
 نام پر کہ اور اللہ تعالیٰ کے قول و کلمہ پر تحقیق کی تفسیر میں قدامہ اور مجاہد نے کہا کہ آخرک سے ہاں کہ اور اللہ تعالیٰ
 کا قول للہا قیاقین و اللہ لکینین و اللہ لکینین و اللہ لکینین و اللہ لکینین و اللہ لکینین و اللہ لکینین و اللہ لکینین
 و عدہ لا شریک لک عبادت کرنے میں پس طواف بیت اللہ کا تو معروف ہے اور عبادت خاص بیت اللہ کا پس

کھائی تھیں گئے یہ تھک کے سوار میں گئے جس میں میں کھائی اور کھانے میں کھڑے ہوئے اور وہاں پہلے فرمایا
واللہ اعلم بالصواب کہ ملا کر سوار پہلے متصل کر دیا کہ یہ دو دن خاص بیت اس کے ساتھ شرم میں ہوں صواب نہایت اس
کے پاس ہی کیا جاتا تھا اور ملاقات نہایت اس کے طرف منکر کے پڑی جاتی ہے مگر جو نماز (دفعہ) کے لیے (اس کے لیے) اس کے لیے
منشے پر جیسے اشتباہ کی وقت یا آرا کی کو متوجہ بنانا نہ فعل حالت سفر میں یا اسے علم اور اسے خالی کا یہ قول و کذا نے
الٹا ہی پہنچے پھر کار و دوگون میں اسے ملایا نہ کہ طرف جہ اس کے جسک بنا کر کا جسے نبی حکم دیا۔ ذکر کرتے ہیں
کہ ابراہیم علیہ السلام کو کالے بین میں دوگون کر کس طرح پہنچاؤں حالاکہ میری آواز ان تک نہیں پہنچ سکتی حکم
برائو پکارا پہنچا دینا ہمارا کام ہے پس کثرت سے ہر مقام پر ہم پر اور جیسے کہتے ہیں کسی شخص پر اور بعض نے کہا کہ وہ
صغار اور بعض کے نزدیک جبل الی نہیں پر اور کہا یا قہا لکائنات ربکذا قد اخذت کیا کچھ نہیں ہے اور کوئی کہ
رہے ایک گھر بنا یا اس کے طرف توجہ کر کے میں یہ آواز نہ کر پڑا جسکے یہاں تک کہ یہ آواز میں کے کناروں تک پہنچ
گئی اور جو لوگ ماؤں کے شکم میں اور باپ کی پشت میں تھے ان کو بھی یہ آواز نہ دیا اور جس نے سنا کیا پتہ کیا تو لا
کیا عزت اور جس کے لیے اسے خالی نے قیامت تک چھ مقدس کیا تناسیہ حجاب دیا لبیک اللہ لبیک۔ یہ وہ حضور
سہو ابن عباس اور عمار اور سعید بن جبیر اگر سلف سہروردی جو اسے علم ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے اس حضور
کو تفصیل دیا ذکر کیا۔ اور آیت یا قہا لکائنات ربکذا قد اخذت کیا کچھ نہیں ہے اور کوئی کہ
ہے کج باؤں ملکر فصل ہے اس شخص کے لیے جو مل سکا ہو سوار ہو کر جو کونے سے کیونکہ اور نالے سے انکا ذکر پہلے
کیا پس نہ ذکر کا اہتمام اور ان کی جنتوں کی قوت اور انکار اور ان کی جنگیں گئی سہروردی کی دیکھنے نے ابو نعیم
انہوں نے ابو حنیفہ سے انہوں نے محمد بن کعبہ انہوں نے ابن عباس سے کہ انہوں نے کہا کہ جو سنا یا قہا لکائنات ربکذا
مگر یہ کچھ خواہش ہے کہ میں نے باؤں ملکر جو کیا ہوتا ایسے کہ اسے خالی نے فرمایا یا قہا لکائنات ربکذا اور اسے خالی کا ذہب
یہ ہے کہ سوار ہو کر جو کج باؤں فصل ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کے لیے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے سوار ہو کر جو کج کیا باوجود کہ آپ کو کائنات تھی۔ اور اسے خالی کے قول یا تین میں کل فجر میں غنچے کے سننے میں ہر طرف
پہنچے کہ میرے خالی نے فرمایا وَجَعَلْنَا ذِیْقَابًا جَابِلًا اور رکھیں اس میں کٹا دہا میں۔ اور عین کے سننے
میں میرے صلیح کہا عطا اور سدی اور قتادہ اور مقاتل ابن حیان لا تدری وغیرہ۔ اور باریت الہی
ہی ہے جسے اس نے سنا ابراہیم علیہ السلام سے حکایت کی کہ انہوں نے اپنی دعائیں کہا ما جئناک ائیدنا تین
الانکس تقویٰ البصر بنے سورہ کہ جسے دوگون کے دل چکے انکی طرف پس اہل اسلام سے کوئی شخص ایسا نہیں

[illegible]

دیا کہ یا ایہا الناس یت علیکم ولجئ اِلَی التَّائِبِ الْعَظِیْمِ یعنی اگر لوگوں میں سے جو توبہ کرنا اس کے نزدیک
 نوسن لیا اس لئے کہ نہ زمین کے پہلے سے آئے ہیں نہ پانی کے پہلے سے آئے ہیں نہ زمین کے پہلے سے آئے ہیں
 اور اسباب میں سے آئے ہیں اور اسباب میں سے آئے ہیں اور اسباب میں سے آئے ہیں اور اسباب میں سے آئے ہیں
 کیا یہی ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام مقام ابراہیم پر توبہ بلند ہو گیا یہاں تک کہ اوپر پہاڑوں کی طرح ہو گیا اور
 بعض نے کہا جبل الہی نہیں بڑھتا ہے سو جب اچھوٹے ہو گئے تو پہاڑوں نے اپنے سر جھکا لیے اور بتیان
 اور بنی ہو گئیں ہوتے ابراہیم علیہ السلام نے اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال کر دوائے اور بائیں ہاتھ شری اور
 مغرب کی طرف منہ پیرا اور لوگوں میں جگہ کے لیے منادی کر دی کہا ای لوگوں تم سب کے رب ایک ہو گیا اور تیرا اسکا
 حج فرض کیا سو تم اپنے رب کا کمانہ اور اب دیا کہ جس کے پیچھے معتد تاج باپوں کے پشت اور ماؤں کے حکم میں
 تھے اور کہ لبیک الہم لبیک تطلانی نے کہا جس نے ایک مرتبہ لبیک کہا اس نے ایک حج کیا اور جس نے دوبارہ لبیک
 کہا اس نے دو حج کیے اور جس نے اس سے زیادہ تلبیہ کیا حج کے لیے تلبیہ کے مقدار اتنے کہتے ہیں پہلے جس نے
 جو ابدا ہوا اہلین میں سب سے پہلے توبہ کرنا وہیں ہی ملگ ہوئے ہیں جن کو میں کہتا ہوں کہ پیغمبر محمد کو جسے میں کہتا ہوں کہ انکو اے
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ انہو حج وہ حج ہے اسقل ابراہیم علیہ السلام کا خطاب اور قتال کے قول والی السجود پر ختم ہو گیا
 اور بعض نے کہا کہ انکا خطاب تو اس قتال کے قول مکان البیت پر ہی ختم ہو گیا اور اس کے مابعد جاری ہو پیغمبر صلی اللہ
 علیہ وسلم کو خطاب ہے ان کو بعد تعالیٰ نے تمکد یا کہو الوداع و خذوا بآبائکم میں ابورثہ سرور بیت ہو کہ خطیب بنایا
 ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا ایہا الناس قد قرع اللہ علیکم الحج فخذوا حجکم یعنی ای لوگو خدا
 نے تیرے حج فرض کیا سو تم حج کرو اخذوا حجکم منہ کہ مارک میں کہا پہلا قول ظہر ہے اور آیت یا ایہا الناس قد قرع اللہ علیکم
 پاؤں چلنے والوں کو ساری والوں پر ذکر میں مقدم کیا پہلے کہ انکو چلنے میں زیادہ شقت ہوتی ہے کہ رخ نے
 کہا اس لیے کہ سوار کو ہر قدم کے بدلے ستر تنگیاں ملتی ہیں اور پایادہ کو سات سو تنگیاں حرم کی ٹیکوں کی ہر تنگی
 لاکھ تنگی کے برابر ہے اور ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام نے پایادہ ہی حج کیا۔ جن کتاہوں قابل اعتبار
 اس باب میں یہ ہے کہ سوار ہو کر حج کرنا افضل ہے چل کر کرنے سے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوار ہو کر
 حج کیا چنانچہ بردابان صحیحہ شہدہ شہادت ہے اور اتباع سنت کی فضیلت سے فضیلت تیرن کی ہے کہ ہے اگرچہ پاؤں
 چل کر کرنے کو بھی فی نفسہ فضیلت ہے خدا کا حرام سے پہلے پا پیچے چلنے کی طاقت ہو یا نہ ہو۔ اور جو جسی حدیث
 کرخی نے امام غزالی اور افاضی کی تبعیت سے ذکر کی وہ ضعیف ہے اسکو ابن علان نے کتب بشری شرح الامام طے

لیس حکم کے فصاحت اَنْتُمْ تَعْلَمُونَ اَلَا تَرَ کَیْفَ یَنْتَهِیْنَ عَنْ کُلِّ مَعْرَکَةٍ وَفَضْلِ اِنْجِسَ کَ اَمَّا رِیَاضُ اَلْاَکْثَرِ
 تَکْیَکُ اَوْدَ اَنْتُمْ اَللّٰهُ فَاَنْتُمْ مَعْلُوْمَاتٍ حَلَّ اَلْاَکْثَرِ مَعْرِفَتِهِ اَلَا تَرَ کَیْفَ یَنْتَهِیْنَ عَنْ کُلِّ مَعْرَکَةٍ وَفَضْلِ اِنْجِسَ کَ اَمَّا رِیَاضُ اَلْاَکْثَرِ
 الیٰ ایشرے سعید کا بن عباس سے ارشاد ہوا کہ اہم علامات ہر آدمی کو جو کچھ کاغذ پر ہے اور بخاری طبعی اور حجت نے اس میں
 کو ابن عباس سے خلیفہ عدوت کیا صیغہ جزم کے ساتھ اور اسی کی مثل ابوری اشعری سے ارشاد ہوا اور مجاہد اور قتادہ اور
 عطاء اور سعید بن جبیر اور حسن اور عطاء کا اور عطاء فرمائی اور ابراہیم نخعی سے مروی ہے اور یہی ابوہریرہ امام شافعی کا اور
 مشہور مذہب امام احمد بن حنبل سے کہا بخاری نے حدیث بیان کی ہم سے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی کتب میں
 سے اور حضرت مسلم طبعی سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 وسلم سے فرمایا کوئی عمل سعید بن فضل بنین اندون میں عمل کرنے سے لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اَلَا وَاَسْلَمَ جَدَّ اَمَّا رِیَاضُ اَلْاَکْثَرِ مَعْرِفَتِهِ اَلَا تَرَ کَیْفَ یَنْتَهِیْنَ عَنْ کُلِّ مَعْرَکَةٍ وَفَضْلِ اِنْجِسَ کَ اَمَّا رِیَاضُ اَلْاَکْثَرِ
 شخص کے خط سے میں مانتا اچھی جان کو امدال کر پس لوٹنا نہ لادو کسی چیز کو۔ اور حدیث کیا حدیث کو امام احمد
 اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اس کی مثل اور کما ترمذی نے یہ حدیث حسن ثریب صحیح ہے اور ابن ابی ابریم
 ابو ہریرہ اور عبد الباقی اور عبد البر بنی العنیم سے یہی دو تین آئی ہیں۔ میں کتاب ہون میں لوگوں میں سب حلق کی
 فالان کے کے ایک ملاحظہ رسالہ میں بیان کیے ہیں انہیں میں کہ ہے وجہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی
 ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے کوئی دن نہیں جن میں عمل کرنا اور قائلے کے نزدیک حلال
 اور محبوب تر ہو ان دنوں کو سو ان دنوں میں تہلیل اور تکبیر اور تحمید کثرت سے کرو و اَلَا مَام احمد اس کا ایک اور وجہ
 مجاہد ابن عمر سے اس کی مثل مروی ہے اور امام احمد سے اس کا بڑے سے فرمایا روایت کی ہے کہ یہ حدیث دن میں ایک اور
 نے اپنے اس قول میں مکرر کیا ہے والیخبر و بالیخبر اور بعض نسخے کے ساتھ یہ حدیث جو اور قائلے کے اس قول و
 اَلَا مَام احمد بن مراد بن اور سن ابی داؤد میں حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس عشرہ میں روزہ
 رکھا کرتے تھے اور امام بخاری نے کہا ابن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بنا کر کچھ پڑھا کرتے تھے ان دنوں میں
 پہن تکبیر کہتے تھے اور لوگ بھی ان کی تکبیر کے ساتھ تکبیر کہتے تھے اور یہ وہاں کہ امام ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث
 سے ثابت ہوا ہے کہ کہنے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث کے نزدیک کالاب پوچھا تو اس نے فرمایا کہ میں اس
 سے یہ حدیث کہتا ہوں کہ ایک سال گذشتہ اس کا سال گزشتہ کا کماہ ہوا اور سال ہے عشرہ ہجرت کو یہی حج
 اکبر کا دن ہے حدیث میں ہے کہ کھانا ان کے نزدیک سب دنوں کے افضل ہے۔ بالجلد اس عشرہ کے کچھ دنوں

سینے اور حرام سے نکل کر نکلا اور کمالاً القیت بالصلوة فانتقروا فی الاضیاء یعنی ہر جہت تمام ہر جہت نماز تو یہیل چہ زمین میں۔ اور ابن جریج نے اپنی تفسیر میں اسیتل کو سبک کیا اور جو لوگ اس فعل کے محصورین کو تواریخ میں نہ آد آؤشت خیرات کیا جاوے اور انہوں نے اس آیت میں اس فعل کے سہ لال کیا ہے کفکال منہا
 وَالْخَيْصُ الْمُبَاشَّي الْفَقِيرَ كَبْرًا خَدَّاهُ لِمَا سَلَّ قُرْبَانِي كَسْوَ دُرَّاسِي مِنْ اَبْكِيضَتِ مَضِي كَامَا كِيضَتِ
 فخر کا اور ایک اور قول ہے کہ قربانی میں جھنڈا باندھنا یا اسے لٹکھ کر ماضی کا اور ایک لٹکھ کر اہل قربات اور
 دوستان کو اہدینہ بھیجے اور ایک لٹکھ کر کوئی نہ کرے کیونکہ اس پر کہہ غافل نے ایک اور آیت میں فرمایا ہے كَفَّكُلَ نِيْمَةٍ
 وَالْخَيْصُ الْمُبَاشَّي وَالْفَقِيرَ كَبْرًا خَدَّاهُ لِمَا سَلَّ قُرْبَانِي كَسْوَ دُرَّاسِي مِنْ اَبْكِيضَتِ مَضِي كَامَا كِيضَتِ
 بحث ہوگی اسی آیت کی ذیل میں اگر جلالہ اس پر جلالہ نے اس کی ذات ہلکا کر دے اسے اس قدر غافل بلکہ انیس
 الْقَدِيْنِ كِي تفسیر میں کہا کہ کہتے تھے کہ وہ ایسا خضر ہے جتنا بابر ہو اور سال سے بچتا ہو باوجودیکہ اس پر تکلیف ہوا
 مجاہد نے کہا وہ ہے جو تنگ دست ہو اور قدامت سے کہا وہ جاملندہ ہے اور غافل بن حیان نے کہا وہ نامیا ہو
 اور قرطبی نے کہا لَيْسَ لَكَ مَعَهُ كِي تفسیر میں علی بن ابی طلحہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ وہ
 امامنا احرام کسے مرتد و اسے اور کپڑے پہنے اور ناخن کھراٹنے اور اس کی مثل اس کا سون پر سب طرح عطا
 اور مجاہد طرح سے ہی ابن عباس سے مروی ہے کہ سب طرح کا عطا کرنا اور محمد بن کعب قرظی نے اس کے سون پر ابن
 عباس سے نقل کیا کہ گفت سونا سکے لاہین۔ اور اس پر جلالہ کے قول وَلْيُؤْتُوا ذُرِّيَّتَهُمْ كِي تفسیر میں علی
 بن ابی طلحہ نے ابن عباس سے اس قدر غافل عنہما سے نقل کیا کہ جو قربانی کی چیزوں میں سے سنت الی جاوے اور ابن ابی
 نے مجاہد سے نقل کیا کہ پورا کرین جو اور قربانی کی سنت کو اور جو انسان نے ایسے چیز کی تند مالی ہر جو چیز میں ہوئی جو
 اور ابابکر بن جریج نے مجاہد سے نقل کیا کہ مراد ذی الجہین اور لیث ابن ابی سلمہ نے مجاہد سے وَلْيُؤْتُوا ذُرِّيَّتَهُمْ
 کی تفسیر میں بیان کیا کہ مراد ہر مذہب سے جو سنت عتق الی جاوے اور عکرمہ نے کہا کہ پورا کرین اور سب طرح سفیان
 سے مروی ہے کہ حج کی تفسیر میں پوری کرین تو جو شخص حج میں داخل ہو اس پر لازم ہے کہ ان اعمال کو بجالا دے جتنے میسر
 کا طواف اور سعی میں الصفا والود اور وقوف عرفہ و مزدلفہ اور سعی مجاہد طرح انکو مکر ہر ارادہ الامام ابن ابی عمیر
 اور مالک سے ہی اسی کی مثل مروی ہے اور ابو جعفر یاقوتی نے قال بالبيت النبوي مجاہد نے اس کی تفسیر میں کہا کہ
 طواف درجہ کے حجرے دن کا اور کہ ابن ابی حاتم نے حدیث کہی ہے ہے باب نے کہا حدیث سنائی ہے کہ مروی ہے
 اس میں نے کہا حدیث کی حکمران نے ابی حزمہ سے کہا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کیا تو مسجد حج پر جاتا ہے

اور نقل فرماتا ہے وَلَیْسَ قَوْلُیَ بِالْبَیِّنَاتِ الْعَوْلَیْنِ یہی سبکداری کے اخیر ہے کہ بیت منق کا طواف کیا جاوے
 میں کہتا ہوں اُن حضرت علیؑ اور علیہ السلام نے ہی اس طرح کیا تا کہ یہ کہ جب آچو خمر کے دن منی کی طرف رجوع کیا
 رہی جہ سے شہر دم کیا تو اس کو سات سنگوں کی گولی کی جوا پتی تھی کہ خمر کیا اور اس پر مبارک منڈو یا پیر لٹ کر
 بیت اس کا طواف کیا۔ اور صحیحین میں ابن عباسؓ نے اسے اسٹھما سوڑی ہے کہ اس میں خمر فرمایا تو گرن کہ حکم کیا گیا کہ
 ان کے آخر طوافات بیت از سر طواف ہو مگر عائشہؓ عورت کے تخفیف کی گئی اور اسے خالی کھول بالیست البیت
 میں جیسے اس شخص کی جگہ یا نہ رہے طواف طہیم کے باہر سے وہ جیسے کہ بڑے طہیم اصل میں اس بنیاد میں داخل
 ہے جبکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بتایا اگر وہ قبر میں لے ہو کہ بیت کو خارج کر دیا جب ان کے پاس انھیں تکلی ہوئی
 اور اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طہیم کے باہر سے طواف کیا اور آپؐ نے خمری کو طہیم بیت اللہ کے جزدی
 اور آپؐ نے ہر دو شامی رکعتوں کا استلام کر دیا کیونکہ یہ دونوں ابراہیم علیہ السلام کی پرانی بنیاد پر پڑی ہیں جس کے
 گئے اللہ جل جلالہ بن الی حاتم نے اپنی سند کے ساتھ ابن عباسؓ سے معنی اسے خالی خمر سے مد بیت کی انھوں نے اس کا جب
 آیت وَلَیْسَ قَوْلُیَ بِالْبَیِّنَاتِ الْعَوْلَیْنِ نقل ہو تو اُن حضرت علیؑ اور علیہ السلام نے طہیم کے باہر سے طواف کیا اور
 قنادہ نے امام حسن بصریؒ سے معنی اسے خالی خمر سے اس آیت کی تفسیر میں نقل کیا کہ انھوں نے کہا منق اس لیے ہو کہ پہلا
 گھر ہے جو گرن کہ اسے بنا گیا اللہ جل جلالہ اس طرح کہ عابد الرحمن بن زید بن اسلم۔ اور مکر سے مدوی ہو کہ اس بیت اللہ کا
 امام بیت منق اس لیے لکھا گیا کہ وہ مخرق ہو نہ اور کیا گیا طوفان زہم علیہ السلام کہ وقت اور صفحے کے ساتھ منق
 کے اس لیے کسی کیا گیا کہ اس پر کسی زبردست غالب نہیں ہوا۔ اور ابن ابی نعیم اور لیث فرماتے ہیں کہ اس بیت کا کہ
 آزاد کیا گیا ہے اس سے کہ اس پر جابرہ تسلط پاوین اور اس طرح قنادہ نے کہا اور کہا حاکم بن سلم نے عبدی کہ اس کے
 حسن بن سلم سے انھوں نے عابد سے (کہ بیت منق) اس لیے ہے) کہ کسی اسکے ساتھ رہا اور وہ نہیں کیا مگر
 جاک ہی ہو گیا اور عبدالرزاق کے معنی اس میں زہری سے انھوں نے زہری سے بیان کیا کہ بیت منق ہے اور
 لیے تلمذ کیا گیا کہ اسے نقلی نے اس کو خالی مرن کے ہاتھ سے آزاد کر دیا ہے اور زہریؒ کی حدیث اس میں زہری سے مد بیت کیا
 کہ ان پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بیت منق اس لیے نام رکھا گیا کہ اس پر کسی کوئی حیدر غالب نہیں ہو سکا
 اور اس طرح ابن جریر نے محمد بن یحییٰ بن عمارؒ سے عبد اللہ بن صالحؒ سے حدیث کی بیعت فرمائی کہ عابد بن حسنؒ نے فرمایا
 اس کو مدوی ہے نہ ہی ہو سلا حدیث کیا انھی احوال کا حفظ ابن کثیرؒ نے بیان میں کیا اس سے دنیا کو اور
 کی شخصیتیں اور ابن ابی نعیم نے کہا کہ اس کا نام رکھا گیا کہ اس پر کسی نے نہ اس پر مد بیت نہ اس پر مد بیت نہ اس پر مد بیت

مخرج حبیبیت لکھنے کے لئے کہ جب تک کہ آیت تَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ نہ ہو کہ کافر کو کفر سے روکنا اور کافر کو کفر سے روکنا
 ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ انکی باندہ میں اقدار تالی نے منافع دیکھی ہیں کہ انکی باندہ میں ابن عباس نے فرمایا
 سے مروی ہے کہ منافع دنیا و آخرت دونوں میں اقدار کی نعمت تو خدا تعالیٰ کی نعمت ہی ہے اور دنیا کی نعمت
 سوسہ میں جو ان کا سلسلہ حاصل پہلی میں دنیا کی نعمت اور دوسری میں آخرت کی نعمت ہے اور چوتھی میں دنیا کی نعمت اور
 اس کے لئے یہ کہ اگر کسی کا نام ہی اور دنیا میں نہ ہو کہ اگر کسی کو دنیا کی نعمت اور دنیا کی نعمت ہے کہ اگر کسی کو دنیا کی
 سے منافع نہیں ہوتا اور اگر کسی کو دنیا کی نعمت اور دنیا کی نعمت ہے کہ اگر کسی کو دنیا کی نعمت اور دنیا کی نعمت
 نام ذکر کیا جاوے اور ایام معلوم ہے کہ اگر کسی کو دنیا کی نعمت اور دنیا کی نعمت ہے کہ اگر کسی کو دنیا کی نعمت اور دنیا کی نعمت
 سے نہیں اور صحابہ ہا ہے کہ یہ کہ انکی باندہ میں اقدار تالی نے منافع دیکھی ہیں کہ انکی باندہ میں ابن عباس نے فرمایا
 اَللّٰهُمَّ لِلْفَقِيرِ وَالْمُسْكِنِ وَالْمُعْتَمِدِ وَالْمُسْتَضِيعِ وَالْمُسْتَضِيعِ وَالْمُسْتَضِيعِ وَالْمُسْتَضِيعِ وَالْمُسْتَضِيعِ وَالْمُسْتَضِيعِ
 نیز ابن عباس سے مروی ہے کہ یوم عید اور یوم عید کے بعد کہ اگر کسی کو دنیا کی نعمت اور دنیا کی نعمت ہے کہ اگر کسی کو دنیا کی نعمت اور دنیا کی نعمت
 میں اور یہی ہے کہ اگر کسی کو دنیا کی نعمت اور دنیا کی نعمت ہے کہ اگر کسی کو دنیا کی نعمت اور دنیا کی نعمت ہے کہ اگر کسی کو دنیا کی نعمت اور دنیا کی نعمت
 تَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ اَللّٰهُمَّ لِلْفَقِيرِ وَالْمُسْكِنِ وَالْمُعْتَمِدِ وَالْمُسْتَضِيعِ وَالْمُسْتَضِيعِ وَالْمُسْتَضِيعِ وَالْمُسْتَضِيعِ وَالْمُسْتَضِيعِ
 ہے کہ اگر کسی کو دنیا کی نعمت اور دنیا کی نعمت ہے کہ اگر کسی کو دنیا کی نعمت اور دنیا کی نعمت ہے کہ اگر کسی کو دنیا کی نعمت اور دنیا کی نعمت
 اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ وَرَحْمَةِ رَحْمَتِكَ وَرَحْمَةِ رَحْمَتِكَ وَرَحْمَةِ رَحْمَتِكَ وَرَحْمَةِ رَحْمَتِكَ وَرَحْمَةِ رَحْمَتِكَ وَرَحْمَةِ رَحْمَتِكَ وَرَحْمَةِ رَحْمَتِكَ
 اور ایام اور صحابہ سے اور قول تالی نے منافع دیکھی ہیں کہ انکی باندہ میں اقدار تالی نے منافع دیکھی ہیں کہ انکی باندہ میں ابن عباس نے فرمایا
 استحباب کرے ہے کہ اگر کسی کو دنیا کی نعمت اور دنیا کی نعمت ہے کہ اگر کسی کو دنیا کی نعمت اور دنیا کی نعمت ہے کہ اگر کسی کو دنیا کی نعمت اور دنیا کی نعمت
 بانس سے اور وہ شخص ہے جنہاں سے اور وہ شخص ہے جنہاں سے اور وہ شخص ہے جنہاں سے اور وہ شخص ہے جنہاں سے اور وہ شخص ہے جنہاں سے اور وہ شخص ہے جنہاں سے
 اور منافع نے کہا بانس وہ مصیبت نہ وہ شخص ہے جنہاں سے اور وہ شخص ہے جنہاں سے اور وہ شخص ہے جنہاں سے اور وہ شخص ہے جنہاں سے اور وہ شخص ہے جنہاں سے
 استحباب کیلئے ہے کہ اگر کسی کو دنیا کی نعمت اور دنیا کی نعمت ہے کہ اگر کسی کو دنیا کی نعمت اور دنیا کی نعمت ہے کہ اگر کسی کو دنیا کی نعمت اور دنیا کی نعمت
 سے اور جو انکی ذمہ مناسک ہیں اور اگر کسی کو دنیا کی نعمت اور دنیا کی نعمت ہے کہ اگر کسی کو دنیا کی نعمت اور دنیا کی نعمت ہے کہ اگر کسی کو دنیا کی نعمت اور دنیا کی نعمت
 اپنی سبیل و سرکار کے لئے کہ اگر کسی کو دنیا کی نعمت اور دنیا کی نعمت ہے کہ اگر کسی کو دنیا کی نعمت اور دنیا کی نعمت ہے کہ اگر کسی کو دنیا کی نعمت اور دنیا کی نعمت
 بہتہ اور اگر کسی کو دنیا کی نعمت اور دنیا کی نعمت ہے کہ اگر کسی کو دنیا کی نعمت اور دنیا کی نعمت ہے کہ اگر کسی کو دنیا کی نعمت اور دنیا کی نعمت ہے کہ اگر کسی کو دنیا کی نعمت اور دنیا کی نعمت
 جلنے اور وہ مصیبت ہے کہ اگر کسی کو دنیا کی نعمت اور دنیا کی نعمت ہے کہ اگر کسی کو دنیا کی نعمت اور دنیا کی نعمت ہے کہ اگر کسی کو دنیا کی نعمت اور دنیا کی نعمت ہے کہ اگر کسی کو دنیا کی نعمت اور دنیا کی نعمت

تنت میں قنٹ پر گندی تیز کر کہتے ہیں جو انسان کے لاس ہوتی ہے اور جس نے کھانا خنفسہ سے نہ مل لگا کر کہہ کر
 حاجی جنبا اور وہ ہانگہ ہالوں والا ہوتا ہے جو اوٹن پر تل لگاتا، لکھتہ اور ہتر کرنا، اس میں کرنا جو پنا سک
 احوال کے احرام کو نکالنے سے مراد ہے کہ پنا ہے یہی خنفسہ ہے جو زجاج کے گاما گاما احرام سے احلال کی صورت
 نکالنا خنفسہ ہے اور میں مگر سے مروی ہے کہ قنٹ و کل مناسکے زمین اور ماہن عباسی اسے نہا سے یہی ایک
 مثل مروی ہے اور میں عباسی سے یہی مروی ہے کہ قنٹ ہے سر کا سنڈانا اور دو خنفسہ کا بال ایسا اور مفلون کے بال
 اکثر ہوتا اور مروی ہے کہ ہار کا اور کرنا اور قنٹ عرفہ اور صفارہ میں ڈرنا اور مروی ہے کہ کرنا اور خنفسہ اور مین کا کرنا
 اور بیچ کرنا اور قنٹ قنٹے و قنٹوں کا خنفسہ اور شدہ سر دو طرح آیا ہے مگر قنٹ و قنٹ میں جو بینک کام
 کو کہتے ہیں اور مفلون قنٹ ہوتا ہے اور ہار کا اور کرنا اور قنٹ قنٹے کے بیان میں ہے کہ مراد احلال میں ہار کا اور کرنا
 و صفارہ اور قنٹ قنٹے کا البتہ العینین میں طواف سے مراد طواف افاضہ ہے جو حج ہے اور اس کا
 وقت فجر کے دن ہی اور طواف کے بعد ہر امین جو کہنے کا ناویل کرنا اور ان کے بینک کو طواف نہیں ہا و طواف
 کے سننے میں قنٹ ہے کہ اور قنٹ کے قول اور اول بیت و منیر للکاس الایسینے تحقیق ہوا کہ ہر امین اور ان
 کے دو طواف و طواف ایسے نام رکھا گیا کہ اور قنٹ نے اسکو آزاد کر دیا ہے اس کے کہ اس پر کوئی حیار و شرس ہا و سے
 سکتی ظالم اسکی طواف جلہ کر گئے کہ اسکو اگر امین پر اور قنٹ نے اسکو اس کام سے روک لیا اور بعض نے کہا ایسے کہ اس
 میں اور قنٹ لگنا روٹ کی گردن کو قنٹ ہے آزاد کر لے ہا اور بعض نے کہا ایسے کہ غرق طواف میں آزاد کیا کر لیا
 اس نام میں اسمان کی طواف اٹھا یا گیا تھا اور بعض نے کہا ایسے کہ کہیں کسی کے ملک میں نہیں آیا اور بعض نے کہا
 کہ طواف کے سننے میں بزرگ اور دائر ہو بیت اور کے بیت طواف نام رکھ کر کی وجہ میں کی آنا و صاحب کے ایک جماعت
 سے اور یہ زمینوں کا طواف ہے چنانچہ عرض اسامیون کا طواف ہے اور فضیلت طواف میں بہت احادیث دار و مع
 لیکن ہا کے ذکر کا عمل نہیں **ذَلِكَ مِنْ تَفْصِيلِ حُرْمَةِ اللَّهِ فَصَّيْنَا لَهُ حُرْمَةَ رَبِّهِمْ وَاجْتَنَابَ كَعَمَرِ**
الْاَنْصَامِ وَالْاَسَاطِيرِ كَمَا تَجْعَلُهَا الرِّجْسُ مِنَ الْاَلْكَانِ وَاجْتَنَابَ قَوْلَ الْاَنْزِلِ حَقَّاءَ لِيُوْغِبَ
مَنْ يَكْفُرُ بِدَعْوَانِ الْكُفْرَانِ بِاللَّهِ كَمَا تَجْعَلُهَا الرِّجْسُ مِنَ الْاَلْكَانِ وَاجْتَنَابَ قَوْلَ الْاَنْزِلِ حَقَّاءَ لِيُوْغِبَ
 صحیح ہے میں مگر اور جو کوئی شہابی رکھتا ہے کہ اسکی مسجد جہر ہے اسکو اپنی جگہ پاس اور مطلق میں تم کو
 چاہئے کہ جو تم کو سننا زمین ہو چنے ہو زمین کی گنگلی سے اونچے رہو جب تک کہ ایک اسکی طواف کو
 ہر کرنا کے ساتھ صحابی ہا کہ اور جس کے طواف ہا اور اسکو میرا گناہان سے ہر امین نے اسکو ماتے جان دیا

لوا از سہ بیان تک ہم نے اپنے دلوں میں اکھا کش آپ کو ت فرماتے قرآن عالی حُفَّتْ آدِ شَعْرِیْ صِقْ پر
 صبح ہو کر باقی کی طرح رجوع کر کے در حالیکہ مسلمان ہوا خدا تعالیٰ کے دیوں کے سوا سب عین ہر منہ پیر نے دال
 ہر قول عالی حکم و مشیر کفین یہ معنی در آخال کہ خدا کے ساتھ کسی شی کو شریک نہ کرنا اے زمین ہو کہ کیا ہے
 کہ اہل جاہلیت جو کرتے تھے در آخال کہ مشرک ہوتے تھے لیکن جب خدا تعالیٰ نے ہلاک کو ظہور دیا اہل اسلام کو ایشا
 فرمایا کہ اب تم مجھ کو اس حال میں کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے ہوا خدا تعالیٰ کے قول فَاَتَى الْاَحْزَابُ
 مِنَ النَّبَاِ كُلِّ مَخْطُفَةٍ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِي بِوَالِ الْوَيْحِ فِي مَكَانٍ يَّخْتِجِي كِي تَقْسِرُ مِنْ كَمَا لِيَا سَ کہ خدا تعالیٰ
 نے مشرک کے حال کو اس غصہ کے حال سے تشبیہ دی جو آسمان پر گرنے سے کہو کہ وہ اپنی جان کے لیے کوئی جلیہ نہیں
 کر سکتا بیان تک گزرا ہے جہاں اسکو ہوا اگر اوسے پس وہ خواہ مخواہ ہلاک ہی ہو جاتا ہے بارہ دلوں کے
 ایک کے جانے سے بالکی اور مجاہد جاگنے سے ذٰلِكَ ذٰلِكَ تَنْ يُّهْطُكَ شَعْرًا تَرَا شَوْ مَا تَهْتَكُمِنْ تَقْوَى
 الْفَلْتُوبِ ۝ لَكَمْ فِيهَا مَنَافِعُ اِلَى اَحْسَلِ سَمْتِي لَشَعْرَةٍ يَّحْيِيهَا اِلَى النَّبَاتِ الْعَلِيِّنِ ۝ بن بکے اور جو
 کوئی ادب کو اس کے نام کی چیزوں کا سودہ دل کی پر پڑ گا پس ہے ہر جو چاہوں میں فائدہ کر میں ایک شہر
 و حد تک ہر ان کو جو بخدا اس قدیم گزرتک ف اپنے سر اشی میں اس کو حق ہی ہے کہ کام لے لیجیے ہر کعبہ
 پاس لیجا کر چڑھتیجیے مگر یہ بات دشوار ہے تو جہاں بسلم اس امر اکبر کیا اور بیچ کیا یہ نشان ہے کہ اس کی بنا کعبہ
 کو چڑھائی دو یہو یا نزدیک انتہی کے ملاحظہ ابن کثیر نے اس تعالیٰ فرماتا ہے بات یوں ہی ہے اور جو کوئی اس کے
 حکموں کی تعلیم کو سہودہ دلوں کی پر پڑ گا پس ہے شہر اور منجملہ نظیر شعائر اس کے ہے تعلیم مایا اور قربا یونوں
 کی جہاں جو حکم سے مروی ہے انہوں نے قسم سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ انہوں نے
 نے فرمایا انکی تعلیم ہے کہ ان کو خوب مونا تارہ کرے اور اچھی طرح سے کہہ اور کہنا ابن ابی حاتم نے حدیث سنائی
 ہم کو ابو سعید اشجعی نے کہا حدیث کسی ہم سے حضرت بن عباس ثوابن ابی بیلے سے اس نے ابن ابی حاتم سے روایت
 مجاہد سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس آیت کی تفسیر میں کہا تعلیم سے مراد ہے مونا کرنا
 اور اچھا کرنا اور ثواب کرنا اور ابو اسود نے سہل سے فعل کیا ہم دینے میں قربا بنوں کو مونا کرنے لگے اور سب سلمان
 ہی مونا کرتے تھے رواہ البخاری اور ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم علیہ علیہ والہ وسلم نے
 فرمایا کہ سفید عاکی رنگ طوطا کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک محبوب تر ہے دوسباہ رنگ دلوں کے کہن سے رواہ
 اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ سَقَالُوا الْعَصْرَ اَوْ هِيَ الْيَمِينُ اَوْ يَمَانًا لَكِيْرًا سَ جینے کہنے میں مفرار ابی سفید رنگ

چیز کا نام ہے جس کی غیبتی غافلین میں پس منید جائزہ سے فضل ہے اور غیر منید رنگ کا بھی کعبت کر سکتا ہے کیونکہ صحیح بخاری میں پیش ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قربانی میں دو بکریاں دیں دو سینہ چوٹ کرے شاعر اور ابو سخیہ کو دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قربانی کیا ایک سینہ با سینہ والا سر ننگ جو کھاتا ہے سیاہی میں اور دیکھتا ہے سیاہی میں اور چلتا ہے سیاہی میں رَدَّاهُ أَهْلُ الشَّيْثَانِ وَصَحَّفَةُ الْقُرَيْشِ اُور سیاہی میں کھاتے اور دیکھتے اور چلتے کریم ہو کر اسکی ان جگہوں کا رنگ نکال دیتا اور سن بن ماجہ میں ابو رافع سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قربانی کیے دو سینہ سے بڑی بڑے سونے سے شاعر اور چوٹ کرے غصی اور اسطرح وایت کیا ابو اذہ اور ابن ماجہ و جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو سینہ سے شاعر اور چوٹ کرے غصی قربانی کیسا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم کو حکم دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ دیکھ بھال لین ہم آئندہ کو اور ننگان کو اور یہ کہ نہ قربانی کریں ہم مقابلہ کو اور مارا بھار کو اور نہ شرفاء کو اور نہ خرقہ کر رَدَّاهُ أَحْمَدُ وَأَهْلُ الشَّيْثَانِ وَصَحَّفَةُ الْقُرَيْشِ اور احمدیت سے یہ سمجھا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے اس سے کہ ہم قربانی کریں اعضاب القرن اسٹیک ٹوٹی اور اعضاب الاذن (کان کثر) جانور کو کھاسید بن سید کے اعصاب کے یہ سننے میں کہ او مل با آد ہے یہ زیادہ گیا ہوا ہو وَقَالَ كَيْفَ أَهْلُ اللُّغَةِ اِنْ كَثُرَ قَرْحُهَا اَلَا عَلَى قَعِي قَعَمَاءُ تَأْتَا الْعَصَبُ فَعَوَّ كَثُرَ لَا سَقِيلَ رَ عَضَبُ الْأَذُنِ قَطَعَ بَعْضُهَا اور بعض اہل لغت نے کہا اگر سٹیک کی اعلیٰ جانب شکست ہو جائے تو اسکو قصا کہتے ہیں اور بعض کے سننے میں نیچے کی طرف کا ٹوٹ جانا اور اعضاب الاذن کے سننے میں بعض کان کا ٹوٹ جانا اور امام خوافی علیہ الرحمۃ کے نزدیک ایسے جانور کی قربانی جائز تو ہے مگر مکروہ ہے اور امام احمد علیہ الرحمۃ نے کہا سٹیک ٹوٹے اور کان کٹو جانور کی قربانی جائز ہی نہیں بلیل اس حدیث کو اور امام مالک علیہ الرحمۃ نے کہا اگر خون سٹیک سے جاری ہو تو جائز نہیں مرنہ جائز ہے ورنہ علم لیکن متقابل اس جانور کو کہتے ہیں جسکو کان کی اکل جانب کٹ جاوے اور عابروہ سے جسکے کان کی پیچھے کی جانب کٹ جاوے اور شرفادہ ہی جسکا کان طول میں کٹا ہوا ہو قَالَ الشَّافِعِيُّ اِنْ عَضِبَتْ لَوْنُهُ فَكَيْفَ جَسَدُ كَانِ كَسْبَهُ الدَّلْعُ اسے گول سماخ ہو گیا ہو ورنہ اعلم اور برائے سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جابر بن عبد اللہ بن جابر بن عبد اللہ ایک توکانا بندہ کا بعد (کانا ہونا) ظاہر ہو دو ستر بعض جسکی مرض صاف معلوم ہوئی ہو فیہ لنگرا جس کا لنگر ابن ظاہر ہو چھپے کسیر (شکستہ اندام) جسکا سفر نہ ہو رَدَّاهُ أَحْمَدُ وَأَهْلُ الشَّيْثَانِ وَصَحَّفَةُ

القریبین علیٰ اصحابہمین ہر کوئی کہ تو اسے پہلے کہ نصف اور باخبر کے سبب کہ ہر طرح جرمین سکون
 کیونکہ اور کبریاں اسے پہلے مرعی پہنچتی ہیں اسلیم اسکا قربانی کننا جائز نہیں شامی وغیرہ اللہ کے نزدیک تھا
 ہو گا ہر ایک بخیر و عافیت ہر ہی جن اسے جانور میں شامی سے دو قول متقول ہیں۔ اور ابو داؤد نے
 عقبین علیہم علی حدیث کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا صغیرہ اور سناصلہ اور نجھا اور شیدہ اور
 لیبہ اور صغیرہ کی تغیر میں بعض نے ترکا وہ دہلا جانور سناصلہ اور بعض نے کہا جسکا کان چبے کے اکثر کیا ہر اور
 سناصلہ کہ سننے میں جسکا سنگ ٹٹ گیا ہر اور نجھا کانے جانور کو کہتے ہیں اور شیدہ ہے جو ہمیشہ دو درجہ کے
 پیچھے پیچھے ہر اور لیبہ ہے نہ کہ اگر کسی نہ ہو اور کسبہ ننگری کو کہتے ہیں لیبہ و سبغہ یا بلع میں قربانی میں
 جائز ہر سے لیکن اگر قربانی کے لیے مسمیٰ ہونے کے بعد ان میں سے ہر کوئی عارض ہو جاوے تو امام
 شامی کے نزدیک کچھ جرمین بخلاف امام ابو حنیفہ کہ اولیٰ امام احمد نے ابوشہید کو حدیث کیا کہ چبے کے ایک بیٹھا
 قربانی کے لیے خریدنا تا زنیہ بیٹے نے اسکی قطعی کاٹ لی پس بیٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تو ہر
 فرمایا ہر قربانی کو سناصلہ بشو میں ہر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو حکم دیا کہ ہم تمام کان کو دیکھ سناصلہ
 میں بیٹے ہر اور قربانی چاہیے کہ خوب موٹی تانی اور چربی ہر امام احمد اور ابو داؤد نے عبد اللہ بن عمر سے حدیث
 کیا کہ حضرت ابوالحسن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک عمدہ ادٹ ہر کے لیے بیٹھا جا با ہر اسکے دہلا کر تین سو دینار
 ملنے لگو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مبارکت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ بار رسول اللہ صلی اللہ
 غیب ہر کے لیے بیٹھا تجھ کو کیا ارجھی اسکے تین سو دینار ملتے ہیں اب اسو چکا اسکی قیمت ہر اور قریباً
 خریدا ہوں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں یہ سیکھ کر کر۔ اور ضحاک نے ابن عباس سے ارشاد فرمایا کہ
 کہ قربانان اس کے نام ملی چیزوں میں سے ہیں اور محمد بن ہر سے کہ کما وقوف اور ذلغہ اور عباد ساری اور طر
 اور قربانان شمار اس میں ہر اور ابن عمر نے کہا سب شمار میں ہے بیت المصلح والہے اور جو فرمایا لکن
 فیہا مکتاؤم اس کے سوا یہ کہ کہ ساری لیے قربانین میں بہت غلامی میں انکے دھکے ملوں گے اور سیرین
 سے اور بالروح ہے اور ساری ہر مدت مغرہ تک ہر نے ابن عباس سے الی اجل سعی کی تغیر میں نقل کیا کہ جب تک
 انکا نام نہ نہ رکھا جاوے اور مجاہد نے اسکا حال کے نقل لکن فیہا مکتاؤم الی اجل سعی کی تغیر میں کہا کہ
 ساری اور دودہ اور نسل منافع میں اب جب اسکا نام مذہب یا ہر رکھا گیا سب منفع جانے ہر اور سیرین
 کہا صلا اور ضحاک اور قدامہ اور عطا خراسانی وغیرہ نے سار اور سیرین نے کہا بلکہ ان سے نفع لینا جائز

اور اذن میں قائم رہیں جب تک ان کا نام ہی نہ لکھا جاوے جو سب ان کا نام ہی لکھا گیا وہ سب نفع پاتے ہیں
 اور اس سوال کے قریب مَشْرُوعُ الْاَلَمِ الْاَلَمِ الْعَبْدُ کی تفسیر میں دو قول ہیں ایک یہ کہ اس کے سننے میں جہاں فریاد
 کا بیج کرنا حاصل ہے دوسرا قول یہ ہے کہ اس کا عمل مخصوص ہے اس حال میں جو اس سے بنے مرثا الزحرجی سے دوقوف عرفہ اور رسی جہاد
 اور رسی خمر پر جہاد ہیں طواف اقصیٰ تک لیکن اَمَّا بَعَثْنَا مَسْكًا لِيَذْكُرُوا اَنَّهُمْ اَصْعَلُ مَا رَكِبُوهُ
 مِّنْ بَعِثَةٍ اَوْ اَنَّهُمْ لَا يَخْلُفُوهُ اَلَا تَاْكُلُوْنَ اَمْ لَا اَسْلَفْنَا وَكَثِيرٌ مِّنْ الْخَفِيَّاتِ ۝ الْاَذِينَ اِذَا ذَكَرَ اللّٰهُ وَجِلُّوْا
 فَلَوْ جِئْتُمُو الْعَذَابَ لَمَّا كَانَ اَصَابَهُمْ فَاَلَمِ الْعَبْدُ الْمَقْلُوْبُ لَا وَفَقَا اَرْقَاهُ بِنَفْسِهِ ۝ اور ہرگز
 کو جسے تیسرا وہی ہے قربانی کیا اور کرین نام اس کا ذکر ہرچہ پاؤں کے جو انکو دیئے سو اسے تھرا دیا ایک سو اس کے
 حکم میں رہا اور خوشی سنا عارضی کر رہا ہوا کہ وہ کہ جب نہ سمجھے اس کا ذکر جاوے ان کے دل اور سننے والے جو
 اپنے شے اور کثرت کے کہند و انکار کے اور ہمارا دیا کوچہ چمکے ہیں **ف** میں سے عویشی فرج کرنے نیاز اس کی ہر
 دین میں عبادت کہی ہے اسکو سو اسکی نیاز فرج کرنا اس کی عبادت ہو گئی تو فرج ہوا۔ انتہی مانی موضع غیر
 حافظ ابن کثیر نے کہا اس سب سے دو قول ہے خبر دینا ہے کہ بیچ سنا سنا کہ خون کا بہانا اسے تعالیٰ کے نام پر سب
 دینوں میں شروع رہا اور علی بن طلحہ نے ابن عباس سے نقل کیا کہ سنا کے سننے میں عید کے اور عکری نے کہا ذکر
 کے اور زید بن سلم نے اسے تعالیٰ کے قریب لیکن اَمَّا بَعَثْنَا مَسْكًا کی تفسیر میں کہا کہ سنا کے ہر اسے تعالیٰ نے
 کی است کہیے کہ کو اس کو کی سنا سنیں تیسرا یا۔ اور چہ پاؤں پر اسے تعالیٰ کا نام ذکر کرنا جسے صحیحہ میں انور
 سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس دو مہینہ ہے جب کہ سنا شاعر لائے گئے تھے سب اسم اس کے
 اور تیسری اور اپنا پاؤں مبارک ان کے صفحہ (پہلو) پر رکھا اور زید بن اسلم سے مروی ہے کہ پاؤں کے
 عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا میں یہ قربانیاں اپنے فرمایا یہ تھاری باب ابوبکر علیہ السلام کی سنت
 ہے ہر لوگ نے عرض کیا کہ ہمیں ان سے کیا ثواب ملے گا آپ فرمایا ہر مال کے بلوکل لوگوں نے پوچھا توں کا کیا
 حکم ہے آپ فرمایا ان کے سب ہر مال کے بے نیکی ہے **وَاَلَا مَاتُمْ لِحَمْدِنِي حَتَّى تَدْخُلُوْا جَنَّةَ اِلَٰهِي**
اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ بَرِّدٍ بن سَاجِدٍ فرماتے ہیں کہ حدیث سکرام میں میں نے کہا کہ یہ قول تعالیٰ کا لفظ
اَلَا تَاْكُلُوْنَ اَمَّا بَعَثْنَا مَسْكًا کی ہی ہے گو شرع انبیا طرح طرح کی ہیں اور بعض بعض کی نام
 میں لیکن سب اوصاف شریک کی عبادت کی طرف دعوت کرتے ہیں چنانچہ اسے تعالیٰ نے فرمایا **وَمَا آرَسْنَاكَ**
مِنْ قِبَلِكَ مِنْ نَّسَبٍ اَوْ اَوْفَى الْاَيُّوَانِ اَلَا اَلَا اَنَا تَالْعَبْدُ میں نے وہ نہیں پوچھا ہے تم سے

ہے اور کام پر نہ کہ اطلاق کے صحیح ہونے میں علما کا اختلاف ہے دو قول پر محیط ہے کہ اگر کوئی یہی شرعاً بدعت کا اطلاق صحیح ہے چنانچہ یہ حدیث ہے۔۔۔ ہاں کہ بدعت اگر آدمیوں کی بطانہ کفایت کرتا ہے تو جمہور علما کا مذہب تو یہ ہے کہ سات آدمیوں کی طرف سے کوئی بدعت ہو سکتا ہے علیٰ ہذا القیاس گئے ہی سات آدمیوں کی طرف سے جو جائز ہے چنانچہ بقول صحابہ موافق حدیث ثابت ہو چکی ہے مسلم کے نزدیک بنا برین عبد اللہ بن مسعود کہ کما ہو حکم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تم قرآن مجید اور فقہ میں سات سات آدمی شریک ہو جاؤ اور اسحاق بن راہویہ وغیرہ نے کہا بلکہ اونٹ اور گائے دس دس کی طرف سے کفایت کر سکتی ہیں اور اس ضمن میں حدیث بھی سند امام احمد اور سنن نسائی وغیرہ میں ہے اور وہ بھی اسی طرح اور یہ جو فرمایا لکھ فیہا خیر اس سے مراد یہ ہے کہ تمنا کر لیے اس میں تہنیک ہے یعنی تواب و اجر آخرت میں اور سلیمان بن یزید بھی سے مروی ہے وہ ہشام بن عروہ سے روایت کرتے ہیں وہ اپنی روایت سے وہ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مَا عَمِلَ ابْنُ آدَمَ يَوْمَ عَاثَرَ عَمَلًا أَحَبَّ إِلَيْ اللَّهِ مِنْ إِهْرَاقِ دَمٍ وَرَأَيْتُهَا لَنَا فِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ يُقْرَأُ بِهَا وَأُحْلَلُ بِهَا دُفْعَانِ وَأَنَّ الْإِسْمَ يُقْرَأُ مِنَ الشَّوْكِ بِمَا كَانَ قَبْلَ أَنْ يُقْرَأَ مِنَ الْإِسْمِ فَكَلِمَاتُهَا تَكْتُمُ أَسْمَاءَ الْفُلْكِ

یعنی کسی نبی آدم نے کھڑکوں کو ایسا عمل نہیں کیا جو اللہ تعالیٰ نزدیک بت مجرب بہ خون کے بانی سے اور تہنیک وہ قربانی کو بلکہ قیامت کے دن اپنے بیٹوں اور کھڑکوں اور بانون سے اور تحقیق خون کے ہاں کسی شہرت پر جائز ہے بلکہ اس سے کہ زمین پر گرسے پس قربانی کو خوشدلی کرو دواہ از ساجد و الذی یذبح و حسنہ اور سفیان ثوری نے کہا اور باجماع قرآن لیکر قربانی کہا کہ تمہارے کھانے کے کما تم قرآن لیکر قربانی لیا یا کہ نہ ہو انہوں نے جواب دینے سننا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان لکھ فیہا خیر اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مَا أَتَقَفْتُ الْوَرَقَ فِي شَوْكِ أَسْمَلُ مِنْ يَحْتَبِرُ فِي يَوْمِ عِيدٍ

یعنی میں نے جانی کہ کسی چیز میں نہیں خرچ کیا جو عید کے دن قربانی سے بہتر ہو رواہ الدارقطنی فی سننہ اور مجاہد نے لکھ فیہا خیر کی تفسیر میں کہا کہ خبر سے مراد اجراء و نافع میں اور ابابہ بن قیس نے کہا سوار ہونا اور دودھ دینا حاجت کے وقت مراد ہے اور اللہ تعالیٰ کے قول مَا ذَكَّرُوا اسْمِ اللَّهِ عَلَيْهَا صَوَاتٌ کی تفسیر میں طلحہ بن عبد اللہ نے جابر بن عبد اللہ سے اسے اس سے روایت کیا کہ جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عبد اللہ بن مسعود کی نماز یہی توجہ نماز سر نافع ہوئے تاکہ باس ایک دینہ لایا گیا تو آپ نے اسے ذبح کیا بَلِّغُوا اللَّهَ كَبِيرَ اللَّهُمَّ هَذَا عَمَلِي وَعَمَّنْ لَمْ يُبْعِدْ مِنْ أَسْمَلُ بِمُرُورِهِ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ

اور محمد بن حنفیہ کہ روایت کیا زیر میں ابی حبیب سے اس نے ابن عباس سے اسے عنہما سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قربان کی عید کو دن دو مہینہ سے اور فرمایا حسب النکاح و بکرمیہ اسے اور بقید کیا و جمعت و جمعہ للذین فطروا التملوت و لا تفسد حنیفاً و ما آتانا من اللہ و کرمین ارضنا و انکس و محبان و مما انزلہ رب العالین لا تیریک لہ و یدلک افرہ و آتانا اول المسیلین اللہ عینک و انک عن محمد و ما تہینہ بینہ من لڑا ہا نہ کہ اس کی طرف جس نے بنای آسمان اور زمین کی طرف کا ہو کر اور زمین نہیں نہ کہ کے نبی الامام میری نماز اور قربانی اور ہر اجینا اور ہر ان کی طرف ہر جو صواب ہے ہر جو جہاں کا کوئی مہر یک نہیں ہکا اور یہی ہو کہ حکم ہوا اور میں سے پہلے فرمانبردار ہوں۔ اس کو اسے تیرا ہی دیا ہوا ہے اور تیرے ہی واسطے قربانی کرنا ہوں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی امت کی طرف سے ہر ہر اللہ اکبر پڑھا اور ان کو دیکھ کیا اور علی بن حسین سے ابراہیم سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب قربانی کرتے دو مہینہ پہلے نماز کا خدا رب کبیر خدیو فرماتے ہر جب نماز اور خطبے فایع ہوتے ایک ایک پاس لایا جاتا حالانکہ آپ عید گاہ ہی میں کھڑے ہوتے تھے تو اس کو خود بدولت فرج کرنے جبری ہو بہ فرماتے اللہ عینک و انک عن ائمتہ جملہ ائمتہ عن شہدائک و التوحید و شہدائک و الیہ لا نعینہ ای اللہ میری رحمت کی طرف سے ہر جو ہر طرف تیری توحید اور میری رسالت کا اقرار کیا ہر ایک پاس دوسرا سبتہ بالا یا جاتا تو اس کو بھی نفس نفس فرج فرماتے ہر فرماتے اللہ عینک و انک عن محمد و الی محمد بنی ای اللہ میری رحمت اور آل محمد کی طرف سے ہر جس ان روزن میں جو سکینہ کو کہی تھے اور آپ اور آپ کا اہل عیال ہی ان میں سے کسانے روایہ احمد دابن مہدیہ اور عم شمس ابو علیان سے روایت کی اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کی تفسیر میں فاذا کورد اسم اللہ علیکھا مسوات یعنی من باؤن بر کثرے کر کے در آخال کہ آن کا بایان ہاتھ بندہ باو است ہنم شہ و اللہ اکبر لایالہ الا اللہ اللہ عینک و انک عن محمد و الی محمد بنی ای اللہ میری رحمت اور محمد بن ابی طلحہ اور عوفی سے ابن عباس سے اسی کی مثل اور یث (محمد بنی) سے نقل کیا جب نے اسکا بایان باؤن بائدہ دیا تین باؤن ہر کثرہ ہر جاد و لگا اور ہر ابی بنیجہ سے محمد بنی سے نقل کیا اور صحابہ کس نے کہا ایک باؤن بائدہ دے تو تین باؤن ہر کثرہ ہی ہو جاوے گی اور صحیح بن بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ایک مرد پر گزے کہ اوت کوں گرا سے سکر کر رہے تو فرمایا اسکا اٹھا دے اور ایک باؤن بائدہ ہر کثرہ کر ایسے حضرت ابو القاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہر اور جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین انہوں کو کچھ کہتے تھے بایان ہاتھ بندہ ہر

سوی اور وہ گہر میں ہے اور مسترد ہے جو تہہ آگ پہنچے ہے تاکہ نواسے گرفت دیوے اور سوال نہ کرے۔ وکذا قال
یہ وہ محمد بن کسب المرقزی اور علی بن ابی طلحہ نے ابن عباس سے روایت کیا کہ قناع وہ ہے جو سوال سے بچے اور مسترد ہے
جو سوال کرے وَهَذَا أَحْكَمُ قَنَادَةٍ وَأَبْرَاهِيمُ التَّحْنِیُّ وَجَاهِدُ بْنُ زُرَّاقٍ یَحْكُمُهُ أَوْ رَأْسُ عِبَّاسٍ أَوْ عَصَا
اور زید بن سلم اور علی بن الحسن البصری اور قتال بن عبید اور۔ مکنث انس کے قناع وہ ہے جو زیر بطون ہا تہہ
اور نیچے تاکہ اور مسترد ہے جو تہہ سے آگ میں ہو اور نقص کرے اور سوال نہ کرے وکذا اللفظ الحسن اور صید بن جبیر
نے کہا کہ قناع وہ ہے جو مانگے کہا کہ تو نے فغان فغان کا قول نہیں سنا سماع یَا لَ الْمُرْدَةِ یُعْطِيْلُهُ تَعْنِي -

مَعْنَاهُ أَنْ تَعْفَ مِنَ الْقَنُوعِ - بیشک مرد کا مال اسکی اصلاح کر دینا ہے تو بے پروا کر دینا ہے اسکو وچ
اصناف سے درآئصال کہ وہ مانگنے کو ہاتھ اٹانے سے بچتا ہے یعنی من سوال و بقال زید اور زید بن سلم کہ قناع
وہ مسکین ہے جو مانگتا ہے اور مسترد وہ دوست ناتوان ہے جو ملاقات کو آدمی و حُورٍ دَائِمَةً عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ الْهَرَمِ
بن زید اَيْضًا اور مجاہد بھی مدعی ہے کہ قناع وہ تیرا ہمسایہ یعنی ہے جو دیکھتا ہو اس چیز کو جو تیرے گھر میں آگ
اور مسترد شخص ہے جو تیرے واسطے پاس نہ ہے۔ اور مجاہد سے یہی مدعی ہے کہ قناع وہ ہے جو طمع رکھے اور مسترد وہ
ہے جو فریبیوں کو راستہ لگا کر سے غنی ہو یا محتاج وطن عکرتہ نحوہ اور اس سے مدعی یہی مدعی ہے کہ قناع اہل کبر
اور ابن جریر کا مختار یہ ہے کہ قناع وہ ہے جو سوال کرے کیونکہ وہ اس کا ویرہ سے ماخوذ ہے افتح بیدہ یہ اس وقت کہ
ہمیں جب اپنا ہاتھ سوال کیلئے اٹھاؤ اور مسترد ہوتا ہے ماخوذ ہے اور وہ ایسا شخص ہے جو گوشت کھاتا
کیلئے دوپے رہے اور اس آیت کریمہ بحسب لسان علماء نے جب کیا یہ مذہب ہے کہ قربانی میں حصون پر فقیر کجا
ایک ثلث تو اس کے مال کا ہر خود کما دی اور ایک ثلث اپنے دوستوں کو دینے بیجے اور ایک ثلث فقرا پر صدقہ
کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تَكُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَآتُوا حَقَّهُ وَاطْعَمُوا عَنْهُ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ مَن يَفْعَلْ ذَلِكَ مِنْكُمْ حَقًّا
عَلَىٰ آلِهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْ كَوَفَرًا يَأْكُلُ ثَمَرَهُ إِذَا أَثْمَرَ وَآتَىٰ حَقَّهُ وَاطْعَمَ عَنْهُ فَإِنَّهُ يَفْعَلْ ذَلِكَ مِنْكُمْ حَقًّا
وَأَخْرَجُوا سَائِلِيكَ مِنْ دَارِكَ لَمْ يَأْكُلْ ثَمَرَهُ إِذَا أَثْمَرَ وَآتَىٰ حَقَّهُ وَاطْعَمَ عَنْهُ فَإِنَّهُ يَفْعَلْ ذَلِكَ مِنْكُمْ حَقًّا
جاوید سواب کماؤا وحب تک نکلے جس میں آوے ذخیرہ رکھو اور ایک ایت میں ہی مکمل آؤا ذخیرہ آؤا
تَصَدَّقُوا بِمِثْلِ مَا فِي كِفْلِهِمْ مِنْهُ يَوْمَ يُبْعَثُونَ وَآتُوا حَقَّهُ وَاطْعَمُوا عَنْهُ فَإِنَّهُ يَفْعَلْ ذَلِكَ مِنْكُمْ حَقًّا
بیسے کماؤا وکسلاؤا وخریات کرو۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ قربانی کا تو گوشت خود معنی کماوے اور آؤا
صدقہ کرے اسکو کہ قبل آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا تَكُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَآتُوا حَقَّهُ وَاطْعَمُوا عَنْهُ فَإِنَّهُ يَفْعَلْ ذَلِكَ مِنْكُمْ حَقًّا

اور چوتھا بائیں دھڑا کر کے ابن عباسؓ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا جب توبہ کو نکرنا چاہے تو اسکو تین باؤں پر
کھڑا کر دی ایک ہاتھ باندھ کر کہہ لے **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** اور دیکھیں غیر ماہن ابن عباس رضی اللہ عنہما سرودی
ہے کہ انہوں نے ایک مرد کو دیکھا کہ اپنے بدن کو بٹھا کر بٹھا کر کہے تو فرمایا **اَلْقِنْعُا قِنْعًا مَّا مَقْنَعٌ مِّنْهُ سَعَةُ حُجَّتٍ مَّحَلٌّ**
اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یعنی اسکا ایک پاؤں باندھ کر اٹھادی جیسے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مطہرہ
ہے اور کھڑا کر نیک مسنون ہزار بسبیل نہ ہے ہر اجواز تو نکر کرنا اور پہلو پر پا کر گلے کی طرح ذبح کرنا بھی جائز
ہے اور اسرقالے کے قول **فَاَدَّأَجَبَتْ جُنُودُہَا مِنْ دُجُبِکَ** یعنی سفوٹ کے مین بولا جاتا ہے **وَحَبَّتِ**
الْهَمْسُ ای سَقَطَتْ اور کہتے ہیں حببت الجدار یعنی سقط اور اسی کو مخفوف اور شبہ شری گویا وہ ہمہ گیر
کڑیا اور ہمیں اسکا کرنا لازم ہو گیا قرأت کا مصلحت ہو احب بخر کے بعد اسکا پہلو زمین پر گر کر پڑا اور یہ گیارہ وجہ
نکلتے کو وقت ہوتا ہے تو یہ گرامر نے سو کیا ہے اور یہ جو فرمایا **فَتَكُلُّوْا مِنْہَا** اس سے مراد یہ ہے کہ اگر تمنا راجی چاہے
تو تم اس میں سے کھاؤ جمہور کا یہ مذہب ہے کہ یہ امر استحباب کے واسطے ہے اور یہ جو فرمایا **وَأَطْعِمُوا الطَّالِفَ** و
الْمُعْتَکِرَ اس امر میں خلاف ہے بعض نے تو کہا یہ امر بھی مذہب کے لیے ہے مگر یہ بلا مذہب کے لیے ہے **وَبِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ**
وَالْحَقُّ قَابِلٌ حَزِیْرٌ دَابِّنٌ شمر نے اور امام شافعی اور ایک جماعت نے کہا یہ امر واجب کر لیے ہے اور اس میں نکلا
ہے کہ قانع سے کہا مراد ہے بعض نے تو کہا وہ سائل ہے بولتی ہیں **فَتَمَّ الرَّجُلُ نَفْعَ النِّعَانِ یَقْنَعُ بِکَمَرِہَا** جب
سوال کرے اور بعض نے کہا قانع وہ ہے جو سوال سوچے اور قد ضرورت پر کفایت کرے **ذَکُوْا مَعْنَا الْحَلِیْلَ**
وَبِهِ قَالَ اَبُو حَبِیْبٍ ابْنُ اَلْکِیْتِ کہ عریب نے بعض نے ایسے میں جو قدم کو قناعت کے معنی میں ذکر کرنے پر
اور قناعت کے معنی میں تقدیر پر پراضی رہنا اور سوال سے پرہیز کرنا اور پہلو قناعت کے قائل ہو کر میں مذہب میں
اور اسکا میثا اور سعید بن جبیر اور حسن اور دوسرے قناعت کے قائل ہو کر میں مکرر قناعت اور ابن عمر اور ابن عباس
رضی اللہ عنہم نے کہا قانع وہ ہے جو کسی چیز پر قناعت کرے جو تو نے اسودی رہا مشہور اسکی تفسیر میں محمد
بن کعب غزالی اور مجاہد اور ابیہم اور کلثبی اور حسن نے کہا وہ ہے جو سانسے آدمی اور ملے گئے زمین اور بعض
نے کہا وہ ہے جو چیز کو ساقط کر دے اور کچھ سے مانگو اور امام مالک نے کہا بہت عمدہ تفسیر جو بیٹے سنی یہ ہے کہ قانع
وہ شخص ہے جو محتاج ہو اور مستردہ شخص ہے جو زیارت کو آدمی اور ادان عباسؓ سے یہی مراد ہے کہ وہ نون ابو
ہریرہ کے سال زمین کرنے فرق اتنا ہے کہ قانع اسی چیز پر خوش رہتا ہے جو اسکے پاس ہے مانگنا زمین اور
مستردہ ہے جو غیر کو مانگے آتا ہے اور مانگنا زمین امام حسن نے سفر کی جگہ پر اس سفری ادا کے معنی بھی

ہا ہے تو چہ قول اور چاہے ہاں کہہ اور چاہے تھیرا کہہ قول غالی کذلک کھڑھا لکھو نے ایسے آدمی
 کو اور غالی نے ستارہ نایاب کر دیا کہ ہاں کی بیان کرو جیسے اس نے تین عبادت کی اپنے دین اور شریعت کی حرمت
 اور اس چیز کی حرمت جسکو وہ دوست کہتا ہو اور پسند کرتا ہو اور جیسے اس نے تین منہ فرمایا ان کا سون کے کرنے
 جسے وہ خوش نہیں اور جسکو نا پسند کرتا ہے قول غالی دَلَّیْمُ الْفٰسِقِیْنِ یعنی خوشی سنا اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
 پہلے کلام کرنا واللہ کو جو اور غالی کے حدود پر قائم ہیں اور جو پیروی کرتے ہیں اس چیز کی جو اور غالی نے ان کے پیرو شریعت پر
 کی اور تصدیق کرتے ہیں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اس چیز میں جو اور غالی کی طاعت و انکو پیروی کی مسئلہ امام
 ابوحنیفہ اور امام مالک اور سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا یہ مذہب ہے کہ قربانی واجب ہے اس شخص پر جو بھلا کا
 مالک ہو اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے شرط اقامت کو بھی زیادہ کیا اور انکی دلیل میں یہ حدیث بیان کی گئی جس کو
 امام احمد اور ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا ایسی سند کو سنا ہے کہ سادی نسبت ہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہما کہ جو باوجود دوست
 کے قربانی نہ کرے وہ ہماری عید گاہ کہہ اس ہی نہ آدمی لیکن یہ حدیث باوجود غرائب کہ امام احمد اسکو منکر کیا اور
 ابن عثیم نے کہا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مدینہ منورہ میں دس برس معتمرم رہے ہر سال قربانی کرتے تھے اور
 الترمذی اور امام شافعی اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہما نے کہا قربانی واجب ہے مگر یہ حدیث میں آیا ہے
 لَکُمْ فِی الْمَالِ حَرَجٌ سَعَى الرَّحْمٰنِ فِیْهِ مَالٌ مِّنْ نَّوْءٍ کَوْسَا کَوْی حَقٌّ لِّاُمِّیْنِیْنِ اور پہلے ذکر ہو چکا کہ رسول
 اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنی است کی طاعت کی قربانی کی پس است کی سنا کہ جو باقی ساقط ہو گیا اور ابوہریرہ نے
 کہا میں ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کا ہمسایہ تھا پس یہ دونوں صاحب قربانی نہیں کرتے تھے اس خوف سے کہ سب
 لوگ انکی پیروی کریں اور رفتہ رفتہ وہیب جانتی ملیں اور بعض علماء نے کہا قربانی سنت کا یہ ہے جب ایک محلہ
 یا گمراہوں کی ادا کرے باقیوں کو درست معاف ہو جاتی ہے ایسے کہ معصوم اظہار شعار اسلام ہے اور امام احمد اور
 اہل سن نے روایت کی اور ترمذی نے منکر حسن کہا مخفف بن سلیم سے کہ اپنے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے
 سماعیات میں کہ فرماتے تھے صاحب نماز پر بہال میں قربانی اور عتیرہ وغیرہ ہے۔ جانتی ہو عتیرہ کسے کہتے ہیں عتیرہ
 وہ ہے جسکو تم یہ کہتے ہو اور اس کو اسامین کلام کی گئی ہے اور اباجو کہنے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے
 زمانہ میں ایک شخص اپنے اور اپنے گمراہوں کی طرف سے ایک بکری قربانی کرنا تھا سو اس میں سے کھاتے تھے اور
 کھاتے تھے یہاں تک کہ سب لوگوں کو قربانی کی دست مل گئی سو اب یہ حال ہے جو نو بدکبات ہیں ہر آدمی اپنی
 قربانی عطا کرے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) و صحابہ و ائمہ اور علماء میں ہر ایک بکری سب اپنی ال کی طاعت کی قربانی

دیا اور آپ کے قتل کا ارادہ کیا اور آپ کے اصحاب کو گنتہ ادبا پر ان میں سے ایک طاغوت مجتبیٰ بن جابر گئے اس کو چوبندہ منورہ
کی طرح ہجرت کر گئے سوجب بنو منقرہ پہنچ گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی حسب عہدہ ان کے پاس پہنچ گئے
اور سب اصحاب رضی اللہ عنہم آپ کے پاس آئے ہو گئے اور آپ کے لغت پر کراہت ہو گئی اور مدینہ ان کو دوسرا سلام دعا
پناہ بن گیا یہ وقت اللہ تعالیٰ نے دشمنوں کا جلا مشرور کیا پس آیت سب سے پہلے جہاد کی مشروعیت میں نازل ہوئی
اور جو فرمایا اَلَّذِي اخْرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ يَخْرُجْ عَمَلِي نے اسکی تفسیر میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا
کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے اصحاب بلا وجہ انداختہ کہ مدینہ کی طرف نکلتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اِنَّا
يَقُوْلُ لَكَ رَبَّنَا اللهُ يَسِّرْ لَنَا اَنْ يَخْرُجَ مِنْ دِيَارِهِمْ كَوَيْلٌ لِّهٖمْ يَسِّرْ لَنَا اَنْ يَخْرُجَ مِنْ دِيَارِهِمْ كَوَيْلٌ لِّهٖمْ
اسکی تفسیر میں اور اس میں احد لا شریک لکے جنگ لگی۔ اور یہ بتانا منقطع نفس اللہ کی نسبت ہے ورنہ مشرکین کے
نزدیک تو یہ کبریا گناہ تھا چنانچہ اس سجدہ دعا نے فرمایا يَخْرُجْ مِنْ دِيَارِهِمْ كَوَيْلٌ لِّهٖمْ يَسِّرْ لَنَا اَنْ يَخْرُجَ مِنْ دِيَارِهِمْ
یعنی انکا تہمین رسول کو اور تم کو سب پر کرم و انوار اللہ سے سب کو اور فرمایا اصحاب اللہ کے قصہ میں دُعا قبول
مِنْهُمْ اَنَّ اَنْ يَخْرُجَ مِنْ دِيَارِهِمْ كَوَيْلٌ لِّهٖمْ يَسِّرْ لَنَا اَنْ يَخْرُجَ مِنْ دِيَارِهِمْ كَوَيْلٌ لِّهٖمْ يَسِّرْ لَنَا اَنْ يَخْرُجَ مِنْ دِيَارِهِمْ

نبرد دست بخیز ہوں مرا بلا اور اسی لیے جب سلطان بنا دشمن میں بہ بزر پڑتے

لَا هَرَّةَ لَكَ اَنْتَ مَا اَهْتَدَيْتَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

فَاَنْتَ لَوْ تَكُنِيْنَا عَلَيْنَا وَتَنْتَبِ الْاَقْدَامُ اِنْ لَا قَيْنَا

اِنْ اَكَا لَكَ بَقَا عَلَيْنَا اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَيْتَا

یعنی اے اللہ اگر تیرے ذات پاک درباری رہنا نہ ہوتی تو ہم کسی راہ پر نہ آتی۔ اور نہ ہم صدقہ کرنے کی توفیق پاتے
اور نہ ہم نماز پڑھنے سوا اور ہر سبکیت یعنی دلچسپی اور بھاری قدموں کو ثابت رکھا اگر کا فزون و کم و بیش ہوا دوسے
بینک انوکھے ہم ہر قدمی ہر گشتی کی جب دفعہ کرنا چاہتے ہیں تو ہم اکل نہیں پاتے سوجب اصحاب یہ کہتے تھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی انکی وفقت کرتے تھے اور ہر زانیہ کا غیر لکے ساتھ آپ ہی جو جو توبہ صدقہ
پڑھتا اور کد و فتنہ آیتا پہنکا کر بلند انداز و سوز و غماز میں فرمایا رَاٰكُمْ لَا تَدْعُوْا اِلٰهَ اِلَّا نَا بَعْضُكُمْ يَخْبِرُ
یعنی اگر نہ ہوتا کہ اللہ تعالیٰ ایک تو تم کو دوسرے سے جدا دیتا ہے اور ایک لوگوں کی شر سے دوسروں کو بچاتا ہے ان
اسباب جو اس نے پیدا کیے اور تمہارے لئے تو ملک بنایا اور فتنہ دالانا تو ان کو ہلاک کر دینا اور اس
کہتے ہیں انصار کے مدد میں ان کے چہرے شہداء و شہداء بن کر ناکہ اُنہیں پس و مخجلید و رجوا اعدائے

ہی زبیر سے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کَتَبَ اللَّهُ لَهَا خَلِيلَيْنِ اَنَا وَرَسُولِي اِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ بِنِسْبَةِ مَعْرُوفٍ بَكَوْنِ رِبْرَةٍ
 رِبْرَتُكَ اور پھر رسول بیک اسے سند آدھو زبردست انتہی داخل افاضت بن کر کثیر فتح البیان میں لکھا ہر مفسرین اور لوگوں
 کو کثیر مفسرین کہ ان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم کو زبانوں اور انہوں سے ایذا پہنچاتے تھے تو صاحب
 آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر شکایت لائے تھے تو اب فرماتے صبر کر دہا ہی مجھ کو زرا ہی کا حکم نہیں ہر اسی حال
 رہا یہاں تک آپ ہجرت کی ہوت اور اللہ تعالیٰ نے بابت مدینہ منورہ میں نازل فرمائی اور یہ پہلی آیت ہجرت میں زرا ہی کا حکم
 ہوا اس سے پیچھے کہ پھر اوپر شتر آئینوں میں اس سے نفی وارد ہو چکی تھی۔ اور بعض نے لکھا یہ آیت ایک خاص قوم کے حق
 میں اُتری جس کے ہجرت کر کے مدینہ کی طرف جاتے تھے تو یہ سب نہیں مفسرین کو نے انکو روکا پس اللہ تعالیٰ نے حکم دیا
 ان لوگوں کے ساتھ زرا ہی کرنے میں جہان کو ہجرت سے مانع ہوئے تھے اور جو فرمایا بِأَنَّهُمْ ظَنُّوا اِنَّ اس کے ساتھ ہے
 کہ انکو زرا ہی کا حکم اسو اسطو دیا کہ شرک لوگ اپنے ظلم اور فساد کی کرتے تھے۔ پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ہر دو دن کے طور پر
 شتر کو روک پانے نظر نہاب ہر ایک کا وعدہ فرمایا ہے جسکو کہ انکو وعدہ دیا تاکہ انکار کا ایمان ہو گا دیکھا پس فرمایا وَ
 اِنَّ اللَّهَ عَلَيَّ نَصِيرٌ اَلْقَدِيرُ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب رسول کریم علیہ السلام نے مکہ
 سے ہجرت فرمائی ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یہ قوم ضرور ہلاک ہو جاوے گی جنہوں نے انہو پر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
 اپنے درمیان نہیں بنے دیا اے اللہ و اما اللہ ابوجون سو رفت یہ آیت اُتری اُذِنَ لِلَّذِينَ يُنْفِقُونَ اَمْوَالَهُمْ لِحُجَّتِهِمْ
 وَ لِقِيَتِهِمْ وَ حَسَنَةً وَ النَّسَاءُ وَ اَنْ سَاحَاةً وَ قَدْ رَوَى كُحَيْلٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعُقَيْلِ عَنْ اَبِي بَكْرٍ
 اَنَّ النَّبِيَّ اَنَّ مَوْسُونَ كِي صَفْتِ فرمائی اپنے اس قمل میں اَلَّذِينَ اُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ دیا رسول اور
 کہ ہے اور یہ جعفر یا ایہ اَنْ يَنْفَعُوْكُمْ اَرْبَابًا اَللّٰهُ يَنْفَعُ مَوْسُونَ کو کفار نے کو سے نکال دیا ناحی بغیر کسی و مگر جو انکے
 نکالنے کا موجب ہو مگر اس لیے کہ انہوں نے کہا ہمارا صرف ایک اس ہے اور اللہ تعالیٰ کے قمل دلو کہ لا دُعِ اَللّٰهُ
 اَلْمَاسِرَ يَفْعَلُ مَا يَمُرُّ بِغَيْرِ دَفْعٍ کِي مگر بعض قرأتوں میں دفع ہی آیا ہے اور اللہ تعالیٰ کا قمل لَعَلَّتُمْ تَشْتَدُّ
 کے ساتھ ہی صحیح ہے اور بلا تشدید بخف ہی جائز ہے صراحہ نصاریٰ کی درویشوں کے عبادت خانوں کو کہتے ہیں جو
 جنگل میں بنے ہوئے ہوتے ہیں اور بعض نے کہا صابین کی چھ بڑیوں کو کہتے ہیں اور یہ صومعہ کی جہ ہے اور صومعہ
 کہتے ہیں غار بلند کو رہائش کو ہر اسلام میں انکا استعمال ان بلند جگہوں میں ہو گیا جنہر اذان کسی جانی سے اور
 بیچ بیچہ کی جہ ہے اور یہ نصاریٰ کے ان عبادت خانوں کو کہتے ہیں جو نہر میں ہوں اور بعض نے کہا یہود کے
 عبادت خانوں کو کہتے ہیں اور صلوات سہرا و بعض نے تو کہا یہودین کی پرستش گاہ میں ہیں اور بعض نے کہا نصاریٰ

کی اور ابن علیؓ نے صلوات میں فقراتین ذکر کیں اور یہ صلوة کی جمعہ ہر گنبدہ کو صلوة لیلیٰ کہتے ہیں کہ اس میں نماز پڑھ کر
 جانے پر اور بعض نے کہا یہ ذکر سر ہے اصل اس کا عبرانی میں صلوة ہے قال السبن اور اسکا سننے انکی زبان میں عبد گاہ
 ہے تو صحت میں یہ مجاہد ہنگا قال الشہاب اور صاحبہ سر اور مسلمانوں کی مسجد میں ہیں اور صواع و سبع اور صلوات
 کو صاحبہ بر مقدم لیلیٰ کیا کہ انکی بنا مقہم ہے اور ان کا جو پہلے ہے یا اچھے کہ شریف و شرف کی طرف انتقال
 ہو اور ظاہر تو یہ ہے کہ ہم سے اسکو حقیقی معنی ہی مراد ہیں لکن انکرہ الزجاج وغیرہ اور بعض نے کہا مجاہزی صہر او میں
 میں عبارت ہے کہ کو مصل اور ویران کردینا مراد ہے کہ اگر نہ ہوتے وہ حکم مجاہدہ سبھا و تعالیٰ پیغمبروں اور پیغمبر
 کے لیے مقرر فرمائی ہیں جیسے دشمنوں کے ساتھ لڑائی کرنی اور حدود و سرحد کا قائم کرنا تو اہل شرک غالب ہو جاتے اور پکڑ
 گاہ میں دنیا سے جاتی رہتی اور بعض نے کہا معنی یہ ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کفار کو دفع نہ کرتا تو موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں
 کائناتیں و یہود و عبادت خانے لگتے جاتے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں صواع و سبع گرا سجاتے اور حضرت
 خاتم النبیین سید المرسلین محمد مصطفیٰ اسمہ تعالیٰ صلوات علیہ و آلہ و صحابہ وسلم کے زمانہ میں مسجد بن کرادی جائے
 ابن علیؓ نے کہا یہ بیت ٹھیک تاویل ہے ان سب نادہلین میں جو اس آیت میں کی گئیں پس اس تفسیر پر اسکا
 نے کفار کو ان پر ہفت ہفتا یا جب حق پر ہو تو تحریف سے پہلے اور انکی شریعت کو منسوخ ہونے سے پہلے اور بعض
 نے کہا سننے میں کہ اگر اس تعالیٰ ظالموں کے ظلم کو ولانہ و حکام کے عدل سے دفع نہ کرتا تو یہ نقصانہ حادث ہوتے اور بعض
 نے کہا اگر اس تعالیٰ عذاب کو برکت و عار اختیار دیا برا نہ ہوتا تاہو حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ و سر منقول ہے کہ یہ
 آیت صحابہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حق میں نازل ہوئی اور سننے اہل حق ہے کہ اگر اس تعالیٰ صحابہ کے ذریعہ
 سے ایمان پر نہ دفع نہ کرتا تو یہ باتین دفع ہو تین اہل ایمان نے کہا اس تعالیٰ کی عدالت اہل حق جاری ہے سب متون پر
 کہ اس قتال و مدافعت کے ذریعہ ہر کلام کا نظام رہتا ہے اور احکام شرع قائم رہتے ہیں اور عباد و نکاح میں گرا بیٹھنے
 سے محفوظ رہتی ہیں اور اسکا اہل قتل و بربانی سے بچ رہتے ہیں اور اسکی تائید کرتا ہے اس تعالیٰ کا قول و قتل و قتل و قتل
 جَا لَوْتُ يَحْيٰى مَا دَاوُدُ نَ عَالَمَاتٍ كَوْبَرُ فَرِيَا يَ لَوْ لَا دَفْعَ اللّٰهُ النَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ يٰ اَيُّهَا
 اگر دفع نہ کر دیا اور لوگوں کو ایک کو ایک تو خراب ہو جاوے ملک اس پر فرمایا اِنَّ اللّٰهَ كَيْتَلُ بِسَاحِ
 کی صفت ہے اور صفت نے کہا چاروں کی صفت ہے اور جو فرمایا كَيْتَصَرَّتْ اللّٰهُ مِنْ بَعْضِهِ اس کے معنی یہ ہیں کہ ہر
 قتال مدد کرے گا اس شخص کی جو اس تعالیٰ کے دین پاک کی مدد کرے اور اسکو دوستوں کی مدد کرے اور اس تعالیٰ کی
 مدد اہل حق ہوتی ہے کہ انکو اپنے دشمنوں پر ظہر بایہ کرنا ہے اور اس کے دین کی مدد کرنے کے یہ معنی میں قتل میں

واینگ کسی حال میں نہیں چڑھا سکتا اور کنو بھارت کے زمین میں ہی ہوا اس میں کسی چیز کو سمیٹنے دینی جو اس میں گئے
 اسی نکال دیتی ہے اور قطبی وغیرہ نے حکایت کیا کہ کنو ان میں سے کھن میں ہر شہر میں تھا اور اس شخص
 کے مالک تو حضرت تھے اور کنوئیں کے صاحب ملک بدور دیات کے بادشاہ تھے اور قطبی وغیرہ نے یہی حکایت
 کیا کہ کنو ان میں سے کھن میں تھا ایک شہر میں جس کا نام حضور ہے جہاں ہزار آدمی جو صالح علی نبینا علیہ السلام
 پر ایمان لاکر اذیاب سے بچ گئے تھے وہاں ہزار آدمی اور حضرت صالح علیہ السلام ہی ان کے ساتھ تھے اور حضرت صالح
 علیہ السلام کا وہاں انتقال ہو گیا تو اس مکان کا نام حضرت موت ہو گیا کیونکہ حضرت صالح علیہ السلام جب اس
 میں بسنے لگے تو فوت ہو گئے بہرہ دونوں نے شہر حضور کو بنایا اور اس کنوئیں پر ہمیشہ گئے اور ایک مرد کو اپنا امیر
 بنایا اور دونوں نے ہاں سبزو ہر آدمی کی نسل چل پڑی یہاں تک کہ بہت ہو گئے اور بت پستی کرنے لگے اور کافر
 ہو گئے پھر اللہ تعالیٰ نے ان میں ایک پیغمبر ارسال کیا جسکو خظ بن صفوان کہتے تھے اور وہ ان میں وجہ اٹھایا کرتے تھے
 تو ان لوگوں نے انکو بڑا مر قتل کر ڈالا پس اللہ تعالیٰ نے انکو ہلاک کر دیا پس انکا کنو ان جہاں پڑا ہے اور انکے گھر ویران
 ہو گئے ہیں بہرہ ایک پہاڑ ہے اور اس کے بعد کہا کہ ایک شہر شید تو ایک مکان ہے جسکو شہر عادی بن عادی بن ارحم نے
 بنایا جسکی نسل زمین میں کوئی دوسری جگہ نہیں بنائی گئی۔ جیسا کہ اہل قریب نے ذکر کیا اور انکا خیال ہے۔ اور ہنگام
 حال ہی بسا ہی ہے جیسے اس کنوئیں مذکور کا حال ہے کہ مانوس ہونے کے بعد وحشت ناک ہو اور آبادی کے بعد ویران
 ہو گیا اور کوسن تک کوئی اسکے قریب نہیں جاسکتا کیونکہ اس میں جنوں کی آواز اور ہولناکیاں جیسی کہ سنائی دیتی ہیں
 بعد اسکے کہ اس میں ہمیشہ وحشت کی گرم بازاری ہے اور بادشاہ اس میں رونق افروز تھا اور اسکے اہل عربوں کی
 قری کی طرح انتظام سے آرام پذیر تھے پس ہلاک ہو گئے اور کوئی وہاں نہیں رہتا کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت
 میں انکا ذکر موصفت اور عبرت کے طور پر فرمایا قطبی نے کہا اور مجھے کہتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جسکو عفت انصر نے ہلاک
 کیا چنانچہ سورہ انبیاء میں آیا وہم قصصنا من قریۃ کی تفسیر میں مذکور ہوا ہے کہ انہی نے کہا ظاہر یہ ہے کہ بطرح میں
 بہرہ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے اہل کو پرانے مانوس کر کے عفت پذیر ہونے سے انکار کر کے فرمایا اَنۡکُمۡ لَیۡسَ فِیۡ ذٰلِکَ اٰیۡتٌ
 ان کو سفر کی غریب فرمے کہ یہاں کہ ان امتوں کے پہچاننے کی جگہوں کو دیکھ کر نصیحت ملے کہ یہاں اور یہی احتمال ہے کہ اسوۃ
 سفر کیا ہو اور ان واقع سے عبرت ملے جو تو اس لیے اللہ تعالیٰ نے انہیں انکار کیا کہانی قولہ تعالیٰ وَ اَنۡکُمۡ لَیۡسَ فِیۡ ذٰلِکَ اٰیۡتٌ
 مِّنۡ عِبَرٰتٍ وَّ بِالْاٰیۡتِ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کہیں سے اور نہ گزرتے ہو انہیں صبر کی قوت اور بات کو بہکنا نہیں دیتے اور یہ جو فرمایا
 فَتَعْلَمُوْنَ اَنۡکُمۡ لَیۡسَ فِیۡ ذٰلِکَ اٰیۡتٌ اگر لوگ ملک میں سے گزرتے تھے تو ان کو دل سے ہونے جن کو سمجھتے ہیں کہ

عسیراً یا ادرکماً ایاہ عمر کہ کیا خدا تعالیٰ وعدہ کا خلاف کرتا ہے تو انہوں نے جواب دیا نہیں پیر اس نے آیت عمید پر یہی
تو انہوں نے کہا کیا تو ہمیں جس عرب قبیلہ غلامی کو یہ سب جہت میں اور عبد پر حرج کرنے کو کہہ اور اسان مجھ پر
کیا تو فرما کا قول نہیں سنا کہ **لَا تَهْبِطُ اِلَّا بِرِضَاكَ** **وَلَا تَنْتَفِعُ عَنْ سَخَطِ الْمُتَعَدِّ** میرے
بجائز ادا و رہا میرے علم سے سخت کیا تو میں + اور میں کسی دیکھانے والی کی دیکھ سے نہیں دیتا یا تو **وَلَا تَنْتَفِعُ**
اَوْ وَدَّعْتُكَ + **تَخْلُفُ اِيَّادِي** و **تُخَيِّرُ مِجْدِي** سو میں تو اگر اسے نہ توں یا وعدہ دین اپنے دہر کے
کاسرہ خلاف کرنا ہوں اور وعدہ پورا کرنا ہوں اور یہ جو فرمایا **اِنْ يَنْتَفِعْ مِنْكَ كَالْفِ سَنَةِ فَيَتَأْتِدُنْ**
اس کو رو دین کہ اگر خدا تعالیٰ جلدی نہیں کرے کیونکہ جس کی خلقت کو نزدیک ہزار سال کا مقدار ہے وہ اس کے نزدیک ایک
دن کی مثل ہے اس کے عمل اور برہ باری کے اعتبار کیونکہ وہ جانتا ہے کہ میں انتقام پر قادر ہوں اور مجھ سے کوئی
چیز بچ نہیں سکتی اگر اس کو سبقت اور بدل دیا ہو تو اس لیے اس کو بعد فرمایا **اِنْ يَنْتَفِعْ مِنْكَ كَالْفِ سَنَةِ فَيَتَأْتِدُنْ** لہذا
هِيَ ظَلَامَةٌ نَفَرٌ لَعَنَ تَعَادَى اِلَى اَلْحَبِشِ ابن ابی حاتم نے اسناد کو ساتھ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فقرہ **اَسْلَمَ** آپ کے دل کے مقدار جو بالسرور کا ہے انبیاء سے پہلے جنت میں جاؤ گے
رَدَّاهُ اَلْقُرْآنُ فِي النَّارِ **يُخْرِجُكَ مِنْ اَلْقُرْآنِ** **عَنْ مُحَمَّدٍ** **بِأَمْرِهِ** **وَقَالَ اَلْقُرْآنُ حَسَنٌ مَجِيهٌ**
اور ابن جریر نے ابو ہریرہ سے روایت کیا کہ اوہو نے کہا فقرہ **اَسْلَمَ** سے پہلے جنت میں جاؤ گے آپ
دن کو مقدار ان کا شمار میرے ہمارے ہمارے میں ہے بوجہ اوہ دن کا شمار کیا کہ کہو گے تو قرآن میں چہا ہر طرف
کیا کہ میں نہیں چہا ہر طرف **اِنْ يَنْتَفِعْ مِنْكَ كَالْفِ سَنَةِ فَيَتَأْتِدُنْ** ابوداؤد نے اپنی سنن کی کتاب اللہام
کے آخر میں **حَلَّ ثَمَّ اَمْرُ بَنِي عَمَّانَ جَدَّتْنَا اَبُو الْيَعْنِي مَحْدَنًا صَفْوَانٌ عَنْ شُرَيْحٍ بَرِّ عُبَيْدِ**
سَعْدِ بْنِ دِقَاقٍ عَنْ الشَّيْخِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ قَالَ لَنْ لَا رَجُلٌ اَنْ لَا يَخْرُجُ اَتَمُّ عِنْدَ نَفْسِهِ
يُؤْتِيَهُمْ نِصْفُ يَوْمٍ اَقْبَلَ لِيَعْبُدَ وَمَا يَنْصُفُ يَوْمٌ قَالَ حَمْدُ مَانَةِ سَنَةٍ میرے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں
امید کرتا ہوں کہ میری امت ایسی عاجز اور درناغ نہ ہوگی کہ آپ سے دن تک پھر کسی جہاد میں کہیں سے سعدی بوجہ اوہ دن
کہتا ہے تو انہوں نے کہا بالسرور ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے نقل کیا کہ اوہو نے آیت **اِنْ يَنْتَفِعْ مِنْكَ**
كَالْفِ سَنَةِ فَيَتَأْتِدُنْ کی تفسیر میں کہا ان دو تفسیر میں ابن ابی حاتم نے آسمانوں اور زمین کو کہا کہ
رَدَّاهُ اَنْ جَوْرٍ عَنِ ابْنِ كَيْسَانَ **ابْنِ مَهْدِيٍّ** **وَيَهْ قَالَ لِحَالِدٍ** **وَعِكْرَمَةَ** **نَعَنْ عَلَيْهِ اَحْمَدُ** **بُنْ**
حَبْلٍ فِي كِتَابِ التَّوْحِيدِ **لِحَبِشَةَ** اور مجاہد نے کہا یہ آیت ایسی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا قول **يُؤْتِيَهُمْ** کہ میرے

الْعَمَادِ وَالْأَنْبِيَاءِ مُصَوِّرًا أَيْ فِي مَوْجِدٍ كَانَ مَقْدَرُهُ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ يَسْأَلُ تَبِيرَهُ أَمَّا نَحْنُ كَلَامُ تَبِيرِهِ
 سے نہیں تک پہنچتا ہے اسکی طرف ایک دن میں چکا اندازہ ہزار برس میں ہندسی گنتی میں۔ ابن ابی حاتم نے ابن جریر
 سے نقل کیا اور منون نے اہل کتاب میں ہر ایک موی نقل کیا جو سلطان ہو گیا تاکہ اسے مثال نے آسمانوں اور زمینوں کو
 چھ دن میں پیدا کیا اور اسے سحمانہ مثال کے ان کا ایک دن ہندسی گنتی کے ہزار برس کے برابر ہے اور اسے مثال نے
 دنیا کی مدت عمر چھ دن بنائی اور قیامت کو ساتویں دن میں بنایا اور اسے مثال کے ان کا ایک دن ہندسی گنتی کے ہزار برس کے برابر
 ہے پس چھ دن تو گذر چکے ہیں اور تم ساتویں دن میں ہو۔ اور اسکی مثال اسی ہر جیسے حامل کی مثال میں پھر وضع کے
 سمجھنے میں داخل ہو جو بعد میں بوجہ اسدن اسکی حل کی مدت پوری ہو گئی۔ انتہی ما قبل الفاظ ابن کثیر فیخ البیان
 میں کہا جو فرمایا بَشِّرْهُمْ كُنُفَكُ بِالْعَذَابِ یعنی تھے عہدی عذاب لگنے میں کہ کونکہ عذاب کے آنے سے سخت منکر
 تھے پس ان کا یہ استعمال کیا تمخوردل لگی کے طور پر ہے گویا وہ لوگ یہ بات ہوئی کہ تم تھے جیسے جبرین اور اسہم
 کا وعدہ عذاب کے آنے کو نسبت مستتر ہے اور جو فرمایا وَ لَنُخْلِفَنَّ اللَّهُ وَحْدَهُ فَرَسَ اَہْلِ تَفْسِيرٍ میں کہا اس آیت میں
 انہر دنیا اور آخرت میں عذاب آئینکا وعید ہے اور زجاج نے ایک اور وجہ ذکر کی اور کہا اسے مثال سے کوئی چیز نفرت
 نہیں ہوتی اسکے نزدیک ایک دن اور ہزار برس برابر ہیں قدرت میں یکساں ہیں جس طرح اسکے لگنے میں یہ عہدی
 کر رہے ہیں اسکے عہدی آتے اور دیر سے لگنے کے درمیان قدرت میں کو فرق نہیں لگتا اسے مثال اپنے فضل و کرم
 سے ڈیل دیتا ہے اور ظاہر یہ ہے کہ اسے مثال تو اپنے وعدہ کا خلاف نہیں کرتا اور اسکا وعدہ پہلے ہو چکا ہے
 تو عذاب کا آنا ضرور ہے ملا علی بن ابی الدین علی بن علی بن ابی الدین میں کہا اسے مثال نے اس وعدہ کو مدد کے دن پورا کیسے
 انہر دنیا کا عذاب لگیا کہ شتر آدمی ان میں سے نقل کیے گئے اور شتر آدمی گرفتار کیے گئے اور جو فرمایا وَ لَنُخْلِفَنَّ
 اللَّهُ وَحْدَهُ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ یعنی آخرت میں اسکے عذاب کے دنوں میں کا ایک دن ہزار برس کے برابر
 ہے جسے تم شمار کرتے ہو دنیا میں اور جبکہ کلام شافعی جو اہل عہدی باری اور لکھے جواب کے بیان کے لیے شروع
 کی گئی ہے یعنی اسکی حکومت اور بادشاہت بہت بڑی ہو کہ اسکے ہاں کا متحدہ اسانہ ہی ہندسی گنتی تک بہت بڑی
 مدت کا سا ہے گمان ہے کہ اللہ عز و جل دُنَا قَبِيلًا وَ تَزِيهًا قَبِيلًا یعنی وہ دیکھتے ہیں اسکو دوسرا دم دیکھتے ہیں
 اسکو نزدیک فراتے کہنا۔ لکے یہ آخرت میں عذاب کے متحد ہو چکا وہ یہ ہے یعنی آخرت میں لکے مذہب کے نہانے
 سے لیکر دن اتنا دوا ہے جسے ہزار برس اور بعض نے کہا سنی ہے کہ آخرت میں عذاب کا ایک دن ایسا ہو
 جیسے دنیا کا ہزار برس جن میں جنعت اور شدت ہو اور علی بن ابی القیاس نے فرمایا کہ جسے آخرت کو دن اور شب میں ہزار پر

اقتصاد ایسے کیا کہ عرب میں ہمارے جو بیگز کر کے حاصل تھا ہے یہی ہوتا اور بعض قرائین بن عبد بن یاوہر تھا یہ کہ سادات
ایہا ہے ستمبران کی جھانٹ کے لیے اور بعض قرائین بن یاوہر تھا یہ کہ سادات ایہا ہے خطاب کے جھانٹ کے لیے اور بعض قرائین کو
ابو عبیدہ نے اختیار کیا ہے اور وہ سکر اور اہل قہر کے رہا ہے اور بعض قہر کے رہا ہے اور بعض قہر کے رہا ہے اور بعض قہر کے رہا ہے
تعالیٰ نے ہمان اور زمین کو پیدا کیا ہزار برس کے برابر ہے اور ہرگز سے متعلق ہے کہ وہ دن قیامت کا دن ہے اور ہرگز سے
یہی روزی ہے کہ دنیا آخرت کو جمعوں میں ہر ایک جمعہ ایسے ایک ہجوم ہے سات ہزار برس کا جس میں سوچے ہزار برس گزرتے
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَلَّمَ الْقُرْآنَ وَلَهُ الْحَمْدُ وَالْغُفْلَةُ وَالْغُفْلَةُ وَالْغُفْلَةُ وَالْغُفْلَةُ وَالْغُفْلَةُ وَالْغُفْلَةُ وَالْغُفْلَةُ وَالْغُفْلَةُ
باقی ہے ہمارے کتاب لفظ العجلان مائیس لے سرفراہ قہر الانان ہائے اور جو فرمایا کہ میں من قرآءت اہمیت لما
وہی ظاہر فرماتا ہے کہ میں نے یہاں کہ بہتری استیان میں جنگ بستاندن کو کہنے پہلے مہلت دی اور وہ
ظلم کر رہے ہیں یہ انکو کھڑا کیا۔ یا ہر حال اس بات کی خبر دی کہ جس نے ایک قوم کو مہلت اور ڈھیل دیکر ہرگز کیا۔ جتنے
کہا اس میں خون کو زور دیا اور جو دیکر پہلے مذکور ہو چکا تھا کہ یہ ہے اس حقیقت میں تکرار نہیں کیا کہ یہ بظاہر تھا
کے بیان کے لیے مذکور ہوا تھا تو کہ تکلف گان نکلیں کہ مناسب کرے اور وہ سارا ڈھیل دینے کے بیان کرے وہ سطر
مناسبت قرآن کریم خلیف اللہ و خلیفہ و ان یومئذ عندنا کتابک کا لیت سیکے اور بعض نے اسکا سننے سطر
بیان کیا کہ بہتری استیان والہ جو ہر طرح ظلم کرتے تھے میں نے انکو کچھ مدت ڈھیل دی یہ انکو غضاب میں کچھ ادب
کا مارج ہے حکم کی طرف سے اور حبلہ و آل العیسٰی اقبل کے بیان کا ترجمہ ہے قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ
مُسْلِمِينَ ۖ قَالُوا بَلَىٰ أَمَّا أَصْحَابُ الْأَعْلَابِ لَعَنَهُم مَّغْفِرَةً ۖ وَرِثَیْہُمْ ۖ وَالَّذِينَ سَخُوا آوَانِہُمْ مَّغْفِرَةً
أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ وَلَوْ كُنَّا كُورًا مِّنْ تَوَارِثِہُمْ وَالَّذِينَ سَخُوا آوَانِہُمْ مَّغْفِرَةً ۖ وَالَّذِينَ سَخُوا آوَانِہُمْ مَّغْفِرَةً
ان کے گناہ بخشے میں اور درزی غرت کی اور جو درزی ہماری آیتوں کو ہراتے وہ میں لوگ دفع کے لئے ہائی موضع اہل قہر
کہا حناظ بن کثیر نے اسہر قال فرماتا ہے انہی جی علی علیہ السلام کہ جب کہا نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
غضب کا درجہ طلب کیا اور اسے جلدی لگا کہ اسے محمد علیہ السلام کہ ان سے کہہ دو اور گو میرا درجہ تو یہی ہے
کہم کہ گو کہ درستی سناؤں میں نے مجھ کو خدا تعالیٰ نے تمہارے بھائی اور بہن کو کہہ دیا کہ تمہیں سخت غضاب کا ڈر سناؤں جو
ساتنے آ رہا ہے اور تمہارا حساب میرے نزدیک نہیں تھا اس کام اور کے سپرد ہے اگر چاہے تمہاری غضاب یہ میرے
اور اگر چاہے میرے ہی ہے اور اگر چاہے تو اس کی طرف رجوع ہو تو اللہ کی توبہ قبول کرے اور اگر چاہے تو اس کی شکوت
کر رہی ہے اسکو گواہ کر دے اور وہ کہہ دے کہ میں نے جس سے یہ کہہ چاہے اور جو ارادہ کرے اور جو پسند کرے وہی اس کے

کے سجدہ کو منجانب کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سجدہ کیا مسلمانوں کو تو ایسے معجب ہوا کہ شکر کرنے
نے باوجود کہ ایمان اور یقین نہیں کہتے سجدہ کیا ایسے کہ مسلمانوں نے وہ مکانات نہیں سنے تھے جو شیطانی تھے
مشرکین کو کافروں میں ڈال دیتے تھے اور ان کو دل مطمئن ہو گئے تھے اس بات کے ساتھ جو شیطان نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے خیال میں ڈال دی تھی اور ان کے دلوں میں یہ بینکٹ یا تباہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم سورت
میں پڑھے ہیں تو انہوں نے انہی جنوں کی تعلیم کے لیے سجدہ کیا پس یہ حکم لوگوں میں مشہور ہو گیا اور شیطان نے ان کو
بہت ظاہر کیا یہاں تک کہ ملک میں نہیں پہنچا دیا اور وہ ان مسلمانوں میں سے عثمان بن مظعون اور ان کے ساتھ
و اسے تہودہ آپس میں باتیں کرنے لگے کہ اہل مکہ سب کے سب سلمان ہو گئے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اور اس کو ولید بن مغیرہ کا ایک شہی بہرشی پر سجدہ کرنا پہنچا اور کہنے لگے کہ اب مسلمانوں
کو کوہ میں امن ہو گیا ہے اور ولید ہی چلے آئے ہوتے اور تمہاری شیطان کی دلی جوئی بات کو منسوخ کیا اور اپنی
انہوں کو بچ گیا اور اقرار شیطان ہو گیا اور فرمایا و تبارکنا من قلیک من زعمول ولا یقن الا اذا تمنا
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَعِیْذُ بِكَ مِنْ شَیْطَانِ الرَّجِیْمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَعِیْذُ بِكَ مِنْ شَیْطَانِ الرَّجِیْمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَعِیْذُ بِكَ مِنْ شَیْطَانِ الرَّجِیْمِ
یَحْسِلُ مَا یَلْقِی الشَّیْطَانُ فِیْ فُلُوْطِیْ حَرَمَہُ مِنَ الدَّائِیَةِ فَلَیْجُہُ دَانَ الْفُلُوْیْنِ لَعْنِ
شیطان تہدید جسب اسد تعالیٰ نے ابناکم جان کیا اور اس کو ہم شیطان ہو گیا اور پھر شرکین انہی گمراہی اور مسلمانوں
کی عداوت کھڑی رجوع کر گئے اور انہی پر سختی کر کے لگے وَ هٰذَا اَقْصَا مَرْسَلٍ اور ابن جریر کی تفسیر میں زہری سے
ابی بکر بن عبد الرحمن بن عمار بن ہشام سے اسی کی نقل منقول ہے۔ میں کہتا ہوں محمد بن اسحاق سے سیرت میں
اس کی مثل ذکر کیا اور سب طرق میں اسل اور قطع میں واسد علم المدنی نے اپنی تفسیر میں ابن عباس اور محمد بن
قرظی وغیرہما کی کلام کا مجبور اسی کی نقل ذکر کیا پھر سجدہ ایک سال کیا کہ یہ بات کہ نہ مکر و افرہ ہوئی باوجود محبت
کے جسکا اسد تعالیٰ اپنے رسول صلوات اللہ علیہ وسلم کے لیے ذمہ دار ہے پھر کئی ایک جواب لوگوں سے نقل کیے گئے
عمدہ جواب یہ کہ شیطان نے یہ بات شرکوں کے کافروں میں ڈال دی تو انہوں نے گمان کیا کہ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ
و اللہ وسلم سے صادر ہوئی اور واقع میں بات یوں نہ تھی بلکہ شیطان کی ہلاکت تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
نیکوئی میں واسد علم علیہ السلام القیاس مشکوٰۃ میں بھی اس نفسی محبت تسلیم کر کے کسی ایک جواب دیے میں امد قاضی
سیاس نے اس نے بھی اپنی کتاب فی غما میں اسکا تصریح کیا اور جواب یا بجا حاصل یہ ہے کہ یہ قصہ واقعی ہے کہ لوگوں
نقل سے ثابت ہو گیا ہے اور اس سے قل اِذَا اَمْتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَعِیْذُ بِكَ مِنْ شَیْطَانِ الرَّجِیْمِ میں اسد تعالیٰ نے انہی رسول

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تسلیم ہی ہے کہ اگر کعبہ اور نبیناس میں تم کے واقعات پہلے رسولوں اور پیغمبرین کے بعد ہو گئے ہوں، بنجارہی
 کہا ابن عباسؓ نے فی السبک کی تفسیر میں کہا کہ جو حق بات کرنا ہے شیطان اس کی بات میں کچھ ملا دیتا ہے پس اس تعالیٰ
 شیطان کی ملائی بات کو باطل کرنا ہے پہلے اپنی باتوں کو مضبوط کرنا ہو، علی بن طلحہ نے ابن عباسؓ سے اِذَا تَمَتُّی اَلْفَ
 الشَّيْطَانُ فِيْ اُتَيْتَہِ کی تفسیر میں نقل کیا کہ اِذَا حَدَّثَكَ اَلْقَى الشَّيْطَانُ فِيْ حَدِّیْہِ یعنی جب بات کرنا ہو
 شیطان اس کی بات میں کچھ ملا دیتا ہے۔ مجاہد نے کہا اِذَا تَمَتُّی یعنی اِذَا قَال اور اُتَيْتَہِ کی تفسیر میں مضمر کہنے
 میں قرآن مجید نبوی نے کہا اکثر تفسیر میں لکھا ہے اس تعالیٰ کے قول تَمَتُّی کا منہ نہ نکلا دے کہ تَمَتُّی تَمَتُّی اَلْفَ
 الشَّيْطَانُ فِيْ اُتَيْتَہِ اس کے نیلہ اور ہم کا شاعر نے حضرت عثمانؓ سے اس حدیث حق میں شبہ یہ ہو کہ
 تَمَتُّی کِتَابُ اللّٰہِ اَدَّلَ لِبَلَاۃٍ تَاَخَّرَہَا کَا فِيْ حَمَامٍ الْمَعَادِیِ
 یعنی اہل شب میں اس تعالیٰ کی کتاب بڑھ چکی ہے اور آخرات میں تقدیر کے ممبر ہمارے علم اور صفا کرنے کا اِذَا
 تَمَتُّی اِذَا تَلَا ابن جریرؓ نے کہا یہ قول بہت مناسب ہے، ماہل کلام کے ساتھ اور جو فرمایا تَمَتُّی اللّٰہُ مَا یُفْلِحُ
 نسخ کی حقیقت لغت میں انا اور دور کرنا ہے علی بن طلحہ نے ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے پس اس تعالیٰ شیطان
 کی ڈالی ہوئی بات کو باطل کر دیتا ہے اور صفا کرنے کا جبریلؑ نے اس تعالیٰ کے حکم سے منسوخ کیا اس بات کو جو شیطانی
 ڈالی تھی اور اس تعالیٰ اپنی باتوں کو حکم کرتا ہے اور جو فرمایا ہے اس تعالیٰ جو اس کا کلام اور حدیث ہوئی ہیں سب کو
 جاتا ہو اس پر کوئی بات مخفی نہیں بلکہ کہنے کی حکمت الہیہ اپنی تقدیر میں اور اپنی خلق اور امر میں اسی کے لیے ہے
 حکمت الہیہ اور محبت الہیہ اسی پر فرمایا یُجَلِّدُ مَا یُلْقِی الشَّيْطَانُ فِیْہِ لَیَذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِہِمْ مَّرْہَنٌ مَّرْہَنٌ سَمَرًا
 نیک اور خیر کو اور کفر اور فساد جیسے شکر کہ جسے خبر میں ہر سہ تھیں بات ہو اور انہوں نے اعتقاد کیا تھا کہ بات
 صحیح ہے اگر کہ طعن ہو اور دفع میں شیطان کی طرف سے تھی یا بن جریرؓ نے کہا اَلَّذِیْ فِیْ قُلُوْبِہِمْ مَّرْہَنٌ مَّرْہَنٌ مراد
 منافقین میں یا اس کا قسیتہ قلوبہم سے مراد شک میں اس تعالیٰ بن جہان نے کہا وہ یہود میں اور جہود یا یا کثرت
 اَلَّذِیْنَ لَیْسَ فِیْہِمْ شَکٌّ مِّنْہُمْ مِّنْ کُلِّ اَمْرِ اَوْ مَخَافَتِہُمْ لَوْ رَاہُمْ دِیْنُہُمْ جَوْہَرٌ اَوْ مَوَاطِیءٌ دِیْنُہُمْ اَوْ
 جَوْہَرٌ اَوْ اَمَّا لَہُمْ اَلَّذِیْنَ اَوْفَدُوْا اَلْعِلْمَ اَنَّهُ لَقَدْ مِّنْ کُنْہِکَ قَبُوْمِیْنُوْا اِیْمَہُ یعنی اندر تو کہ جانیں وہ لوگ میں
 کو دیکھتا ہے علم میں جس کی جیسے حق اور باطل میں تفریق کر سکتے ہیں اندر تو کہ اسرار و سحر پر ایمان لائے اے
 جان میں کہ جو جتنے تھکے ہیں جس کی طرف سے اس تعالیٰ کی طرف سے اسے تہذیب اس کے علم اور حفظ اور نگہبانی
 کے ساتھ اس بات کو کہ اس میں اس کا غیر مجاہد سے بلکہ ممکن ہے بزرگ نہیں آسکتا اس میں باطل سامنے نہ پہنچے

سے اناری ہوئی ہے حکمت ادا کر رہے گھر کی اور جو فرمایا قُبْحٌ مُّبِينٌ اپنے لیے ہر ایک تصدیق کریں اور اسکی تابعداری کریں اور جو فرمایا كُفِّتْ لَكَ فُلُوهُم مِّنْ بَيْنِ يَدَيْكَ اَللّٰهُ تَعَالٰی کے سامنے جبکہ میں ادا نہ کرسکا تو بہت سے جہاد میں اور جو فرمایا لَا تُحِبُّوا الدِّينَارَ وَالدِّرْهَمَ سِدْرًا طَيِّبًا یعنی اگر مال و منون کو پسند کر سیکر راستے کی طرح ہدایت کرتا ہے دنیا اور آخرت میں لیکن دنیا میں فتنہ کے سمندر اور ملتے کی فتنوں دیتا ہے اور باطل کی مخالفت اور اس سے بچنے کی محبت دیتا ہے اور آخرت میں انکو سیدھا راستے کی ہدایت کرنا جو بہشت کردار ہیں کہ وہ پوچھا دیتا ہے اور خطاب الیم اور درکات جمع ہے دود رکھتا ہے انتہی تا نال الحافظ ابن کثیر متبع لبیان میں کہا ہوا اور خالی کا قول وَمَا أَزْكَنَّا مِنْ قَبْلِكَ بِدُورٍ سُرِّيَّ السَّلَىٰ رسل اور صل اور علیہ وآلہ وسلم کو پہلی تسلی کے بعد اور جو فرمایا مِثْرَتُكَ لَا تَأْتِيكَ اس میں دلیل ہے اس پر کہ رسول اور نبی کے سامنے میں کہ تمنا یہ ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انبا کی تعداد پوچھی گئے تو آپ نے فرمایا ایک لاکھ چوبیس ہزار ہر پوچھا گیا کہ ان میں سے رسول کتنے ہیں تو فرمایا میں تنزیہ اور فرق دونوں میں یہ ہے کہ رسول وہ شخص ہے جو خلقت کی طرف بھیجا گیا ساتھ ارسال جبریل کے اسکی طرف مظاہر اور ساتھ کلام کرنے جبریل کے مشافہۃ اور نبی وہ شخص ہے جسکی وحی الہاماً ہو یا خواب میں اور بعض نے کہا رسول وہ ہے جو شریعت دیکر بھیجا گیا اور اسکے پیروی کرنے کا حکم کیا گیا اور نبی وہ ہے جسکو پہل نبی کی شریعت کی طرف بلانیکر ایسے حکم کیا گیا اور اسپر کوئی کتاب نہیں نازل ہوئی اور دونوں کو واسطے معجزات ظاہرہ کا ہونا شرط ہے تو تعالیٰ اِلَّا اِنَّمَا تَكُونُ الْغَالِيَةُ الْجَانُّ فِي الْيُسْبِيَةِ کے سامنے میں جب خود ہی کرتا ہے اور اپنے دل میں خیال باندھتا آگن چیز کہ جسے چاہتا ہے واحدی نے کہا مفسرین کہتے ہیں ٹٹنے کے معنی ہیں نکلا مفسرین کی ایک جماعت اس حدیث کو نشان زلل میں کہا کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اپنی قوم کا اعزاز شاق گذرا چونکہ آپ اپنی قوم کے سون ہو جانے پر بنایا حرج تھا آپ کے دل میں یہ خیال گذرا کہ کیا خوب ہو اگر ایسے کوئی آیت ناسخ کرے یہ لوگ نفرت کریں پس اتفاقاً ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنکی ایک جوبال میں بیٹھے تھے کہ آپ پر سورہ فجر اتری پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو اُن پر پڑھنا شروع کیا بیان تک کہ آپ اس آیت پر پہنچے اَفَرَأَيْتُمْ ؕ اَللّٰهَ وَالْعُرْسَةَ وَ مَثْنًا مِّنَ الثَّآئِفَةِ اَلَا تَخْذَرْنَ اَوْدَعَ عَلَيَّهَا نَجْمٌ مِّنْ رَبِّكَ اَمْ لَكُمْ اِلٰهٌ غَيْرُ الرَّبِّ اَلَمْ تَرَ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ رِجَالًا فُرِقَتْ بَيْنَهُمْ ثُمَّ جُعِلَ عَلَيْهِمْ جُلُودٌ مِّنْ عِظِهِمْ اَلَمْ تَرَ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ رِجَالًا فُرِقَتْ بَيْنَهُمْ ثُمَّ جُعِلَ عَلَيْهِمْ جُلُودٌ مِّنْ عِظِهِمْ اَلَمْ تَرَ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ رِجَالًا فُرِقَتْ بَيْنَهُمْ ثُمَّ جُعِلَ عَلَيْهِمْ جُلُودٌ مِّنْ عِظِهِمْ اَلَمْ تَرَ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ رِجَالًا فُرِقَتْ بَيْنَهُمْ ثُمَّ جُعِلَ عَلَيْهِمْ جُلُودٌ مِّنْ عِظِهِمْ

لکھنؤ میں مسجد کی اس بچہ پال والوں نے کیا مسلمان کیا منکر کہ سب سے مسجد کیا پس فریش اس بات کی خوشی
 میں دہان کر چلے گئے اور کہنے لگے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ہمارے شاگردوں کو جی طرح یاد کیا پس
 جبریل علیہ السلام آئے اور کہنے لگے آپ یہ کیا کر گئے کہ وہ کھلتا ہی پڑھنا جو میں اسے تعالیٰ کی طرف
 سے نہیں لایا تھا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غنا کر ہو گئے اور محنت ڈرے اس وقت اللہ بنا کر
 اعلیٰ نے یہ آیت اتاری کہ قَالُوا ادریہ قصۃ باکل غلط ہے کہ یہ طرح کے ثابت نہیں اور یا وجود صحیح ہونے
 کے بلکہ باطل ہونے اس قصہ کے تحقیق نے اسکو کہا باہر سے رو کیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَكَوْنُ
 تَعْمَلُ عَلَيْنَا جَعَلَ لَا قَائِدَ لَكَ اَنْ تَخْذَنَا مِنْهُ بِالْعَيْنِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ بَعِثْنَا اِمْرًا مِّنْ اَمْرِ بَرٍّ كُنِيَ
 بات تو ہم پر کرنے کا دہنا ہمارے ہر وقت کاٹ ڈالتے اسکے دل کی رگ اور فرمایا وَتَابِعُوا عَنِ الْعَرَبِ الَّذِي يَخْتَارُ
 ہمیں بولنا اپنے ہاوسے اور فرمایا وَلَوْ لَا اَنْتُمْ لَشَاكَ لَقَدْ كُنْتَ تَرَكُنْ لِقَوْمٍ اَعْيَنَ بَعِثْنَا اِمْرًا مِّنْ اَمْرِ بَرٍّ كُنِيَ
 نے سب کو شیراز کیا تو نورنگ ہی جاتا جھپکے اُکلی طرف۔ پس اللہ تعالیٰ نے اُکلی طرف جھپکنے کے پس جانیکی ہی
 نفی کر دی چھانیکہ اُکلی طرف جب جا رہے تھے کہ اَلْهَذَا حَدِيثٌ لَا تُكَلِّمُ بِهِ عَدُوَّكَ الشَّيْطَانُ صَلَّ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَيِّدَا وَمُسْتَعْبِلُ اَمْرٍ بَعْضِي نَعْنِي هَذِهِ الْوَقْعَةُ خَيْرٌ لَّكَ بِمَنْ يَجْعَلُ الثَّقَلَيْنِ بِرَبِّهِمْ نَعْنِي
 میں کلام کرنی شروع کی کہ اس قصہ کے راویوں میں طعن ہو اور امام الامام ابن خلدی نے کہا یہ قصہ ناموافق ہے
 ہر اسے قاضی عباس نے فقہ میں کہا اگر کل امت مرحومہ نے اجماع کیا ہے اس امر پر کہ جو چیز اللہ کی طرف سے پہنچائی
 فرمے ہے اس میں تاخیر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معصوم ہیں اس سے کو ظاف و قلع کی خبر دینا قصہ اور حدیث سے اور
 نہ سمجھو اور غلط خلاف ہو سکتا ہے امام ہاروی نے کہا یہ قصہ باطل ہے موصوع ہے اسکا قائل ہونا ہرگز جائز نہیں
 اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَتَابِعُوا عَنِ الْعَرَبِ الَّذِي يَخْتَارُ لِقَوْمٍ اَعْيَنَ بَعِثْنَا اِمْرًا مِّنْ اَمْرِ بَرٍّ كُنِيَ
 اس میں شک نہیں کہ جس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نبوت کی تعظیم جائز کہی وہ کافر ہو گیا کیونکہ
 یہ بات بالتحقیق معلوم ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبی سنی نبوت کی نفی اور انکا باطل کرنا ہے پس اگر
 کہنے آپ نے نبوت کی تعظیم کرنی ہی جائز کہی تو آپ کی طرف سے یہ ایمان اللہ تعالیٰ ہے اور اس سے ہر ایک میں
 احکام و شرائع سے اس بات کا جائز ہونا ماننا ہے کہ خدا پر یہی شیطان کا ڈالنا ہوا اور اس سے اللہ تعالیٰ
 کا قول كَلِمَةٍ مَا اَنْزَلَ إِلَيْكَ مِنْ ذِكْرِكَ وَانْ كُنْ تَكْفُلُ تَمَّا بَلَغْتَ رِسَالَتَهُ باطل ہے کہ یہ کہ مصل کے
 نزدیک وہی ہو گیا دینے اور دین میں کہ فرق نہیں پس ان جو مصلیاء و نقلیہ سے کہنے والا حال ہوتا

معلوم کر لی کہ قصہ موضوع ہے انتہی مختصاً پر فتح میں ابن کثیر کی کچھ عبارت نقل کر کے کہا کہ حاصل ہے کہ سب
 رو بہین اسباب میں مرسل میں یا منقطع ہیں جیسے ساتھ محبت نہیں قائم ہو سکتی اور اسباب میں بہت سی
 رو بہین ہیں جو ان سب پر واقع ہو جاوے ہے نو سبوح علی کی درشتور کا مطالعہ کرے اور بیان انکا ذکر کر کے
 طویل فرمے کہ فائدہ نہیں اور نہ ہی جتنے سمجھا دیا کہ وہ سب ایسی ہیں جن سے محبت نہیں قائم ہو سکتی کیونکہ
 اسی قصہ کو کہنے اہل صحت سے رو بہت نہیں کیا اور نہ کسی لغت نے اسکو کسی سند صحیحہ اور سلیم متصل سے ذکر
 کیا اسکو تو صرف مفسرین اور مؤرخین نے ذکر کیا جو ہر ایک اور ہری بات کو نقل کرنے پر جریں ہیں جو ہر ایک
 صحیحہ اور سفیر کو بلا امتیاز کنہوں کو نقل کر دیتے ہیں اور اس قصہ کے ضعف پر دلیل ہے اسکے راویوں کا
 اضطراب اور اسکی سند کا انقطاع اور اسکے الفاظ کا اختلاف اور ابن سنی کی صحیحہ حدیث میں نواتنا ہی
 آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورہ نجم پڑھی تو آپ نے سجدہ کیا اور جو لوگ وہاں موجود تھے سب نے
 سجدہ کیا مگر فریض میں کے ایک بوڑھے نے ایک بیٹی لیکر اپنے لئے تہ کیطاف اُٹھائی عبد اللہ بن
 مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بنے اسکے بعد اسکو دیکھا کہ وہ کافر ہی قتل کیا گیا اَحْجُوْهُ الْبَحْرَیْ وَ سِیْلَهُ
 اور ابن عباس کی صحیحہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورہ نجم میں سجدہ کیا اور آپ کے
 پاس سب مسلمانوں اور مشرکوں اور جنوں اور آدمیوں نے سجدہ کیا رواہ البخاری پس یہی بیان ہے جو صحیح
 میں مروی ہوا اس میں کہ ذکر نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ کا ذکر کیا یا ان کو پڑھا اور کچھ بے خبر
 نے اس قصہ میں ابن عباس کی روایت کو کیا اسکو کلابی نے روایت کیا اور وہ نہایت ضعیف ہر جگہ
 مردوک ہے اسکا کچھ اعتبار نہیں اور سیوط اسکو مخاص نے نکالا ایک دوسری سند جس میں واقعی ہے
 پس یہ تو اس قصہ کے ضعف کا حال ہے اور سننے کے اعتبار سے لوگوں نے اس قصہ سے اور وجہ سے
 جواب دیے ہیں جیسا کہ ذکر تطویل بلا طائل ہے۔ خاتن ذرا اپنی تفسیر میں اور سنی نے مدارک میں انکا پورا بیان
 کیا اور حافظ ابن حجر نے اسکے اصل کے فی الجملہ ثابت ہونے پر تنبیہ کی اور کہا ان میں سے تین سندیں صحیحہ
 کی خاطر ہیں مگر وہ مرسل ہیں اور جب پھر نزدیک اس قصہ کا بطلان ثابت ہو گیا تو جتنے معلوم ہو گیا کہ
 قصہ کے سننے قرآن و تفسیر کے میں کما حد من حکایہ الواحدی لندک عن المفسرین نبوی نے کہا اکثر
 مفسرین کہتے تھے تَفَقَّیْ کَے سننے میں تَلَا وَ تَرَتَّلَ کِتابِ اللہ یعنی کتاب اسکی تلاوت کی اور اسے پڑھا اور
 اَلْقَى التَّحْکِیْمَ فِی اَمْنِیَّتِهِ کے سننے میں کہ شیطان نے اسکی قرأت اور تلاوت میں کچھ ڈال دیا پس جریا

لے گا۔ اِنَّا هَذَا الْقَوْلُ اَشْبَهَ بِمَا وُضِعَ الْكَلَامُ اور سبکی یہ میرا کہ ہے جو پہلے اس کے قول لَا يَكْفُرُونَ الْاِيْثَابَ
 الْاَسْمَاءِ کی تفسیر میں مذکور ہو چکا اور بعض نے کہا تمہاری سنی پر حدیث اور فی اُمْنِيْنِیْمَہ کے سنی میں فی
 حَدِيْثِیْمَہ وُضِعَ هَذَا اَمْرًا اِنْ عَلَيْنَا بَعْضُ مَا تَضَعُوْهُ سُنَنِيْ مِنْ قَالٍ پس سننے آیت کا خلاصہ یہ ہو کہ شیطان
 نے مشرکین کے کانوں میں یہ بات ڈال دی جو ان کے کہہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے ساتھ کلام
 کی ہو اور بدوں اس کے کہ آپ کی زبان سے یہ بات نکل گئی ہو پس آیت ان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
 لیے نسل ہے یعنی آپ اس بات سے گھبرا جائیں نہیں اور عنان نہ کرے آپ کو یہ بات کیونکہ اس بات کی مثل پہلے
 انبیاء اور رسولوں کو پہنچ چکے ہیں اور اس تقدیر پر کہ تمہارے سننے حدیث نفس اور خیال میں گزرنے
 کے بہن چنانچہ خدا اور کسائی نے حکایت کیا انہوں نے کہا محاورہ میں بولتے ہیں تمہاری اِذَا اَحَدٌ
 فَكَسَّہُ یعنی منے سوخت دہتر میں جیسا کہ دلیں خیال آوے تو سننے یہ ہو کہ سب نبی حضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کے خیال میں کوئی بات آدمی شیطان نے اس کے ساتھ نکل کر کیا اور مشرکین کے کان میں ڈال دیا
 بدوں اس کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے ساتھ نکل کر کیا ہو اور غیر اس کے کہ آپ کی زبان مبارک
 پر یہ کلمہ جاری ہوا جو ابن علی نے کہا اس میں غلات نہیں کہ شیطان کا القا اور الفاظ کے ساتھ تاج سننے
 لے جس کے ساتھ فقرہ واقع ہوا قَالَ الْفَاطِمَةُ عِنَّا هَذَا اَحْسَنُ الْوُجُوْهِ وَهُوَ الَّذِي يَنْظُرُ تَرْجِعُهُ
 نَكَتًا اَحْسَنَ اَنْفِ الْعَرَفِيْ هَذَا التَّأْوِيْلُ اور فرمایا فی اُمْنِيْنِیْمَہ یعنی فی تِلْكَ اَوْتِيْمَہ اور بعض نے
 آیت کی تاویل میں کہا کہ غرائق سے فرشتے مراد ہیں لیکن یہ نیک نہیں سبیلے کہ قول اِنِّیْ لَيَكْنِیْھُ اللّٰہُ
 مَا يَكْفُرُ الشَّيْطَانُ اِیْ يَطْلُوْہُ اس کو روکنا ہے کہ چونکہ شفاعت ملائکہ تو باطل نہیں اور کیسے کہ اگر یہ کلمہ
 آپ کی زبان پر بطریق سہو و سبیاں جاری ہو گئی اور سہو اور سبیاں کا انبیاء پر طاری ہو جانا جائز
 ہے اور یہ قول ہی مراد دوسے سہو و سبیاں خدا کی طرف سے ہو چکے کہ اس میں جائز نہیں
 لکھا جو مقرر فی مواضع ضحاک نے کہا منی سے تلاوت اور قرات مراد ہے اور فی سنیہ اللہ سے یہ مراد کہ اللہ
 تعالیٰ کے حکم سے جبریل علیہ السلام ساتویں میں اس بات کہ جو شیطان نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان
 مبارک پر ڈال دی تھی اور مجاہد نے کہا منی کے سننے میں کَلَمَہ اور اُمْنِيْنِیْمَہ سے مراد ہے کَلَامَہ
 پس اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں خبر دی کہ سنت اللہ پیغمبروں علیہم السلام کے حق میں اس طرح جاری ہے
 کہ جب کوئی قول فرمائے میں وہ شیطان لعین اپنی طرف سے اس میں کچھ ملا دیتا ہے پس نص ہے اس

امر میں کہ شیطان نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کلاں پہنی طرف سے زیارت کر دی یہ ایک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 و سلم علیہ السلام کی بات کو کہا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طبری علیہ السلام سے اس علم قوی نظر عالم نے اس کی طرف
 سبقت کی اور اس سے کہ نہ ہو کہ کما قالہ الخافض فی الفیض پر جب اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کو کہہ کر کہ بتلی دی کہ یہ فیضیہ پیر انبیاء و رسل کو ہی داتع ہو چکا ہے اب اللہ سبحانہ و تعالیٰ بیان فرماتا ہے
 کہ ہر کو میں باطل کر دین گا اور ہر کو برقرار نہ رہنے دین گا اور یہ شیطان کی قریب بڑی ہمیشہ بڑی ہے
 فرمایا قَبْنَةُ اللَّهِ مَا يُقْبِلُ الشَّيْطَانُ بَنِي آدَمَ كَمَا بَاطِلُ كَرَسَاكَا وَرُكُونًا بِرُكُونًا وَرُكُونًا
 اِيَّاكَ مَرِيضًا كَمَا بَنِي آدَمَ كَرِيضًا وَرُكُونًا كَرِيضًا كَرِيضًا كَرِيضًا كَرِيضًا كَرِيضًا كَرِيضًا كَرِيضًا
 و افعال میں کثیر العلم و حکمت ہے اور فتنہ سے روکے ہوئے اور محنت اور مصیبت اور مرض سے مراد ہے فتنہ
 اور زلفاق اور فاسد یا علوب سے منکر کہ مراد ہیں کیونکہ ان کے دل کسی حق کے لیے نرم نہیں ہوتے اور صواب
 کی طرف کسی رجوع نہیں کرتے پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ ان دونوں ملاحضوں کے ظالم ہونے پر مہر کر دی اور فرمایا
 وَ اِنَّ الشَّيْطَانَ لِرَبِّهِمْ لَكَاذِبٌ مُّبِينٌ یعنی ظالم سخت عداوت میں ہیں بیان عداوت کو دوری کے ساتھ ساتھ
 وصف کیا اور واقعہ میں دوری کے ساتھ صف و صفت تو وہ شخص ہے جس کے ساتھ عداوت قائم ہے اور یہ اس
 سبب سے کہ وہ اللہ تعالیٰ نے یہ بیان کیا کہ شیطان کا یہ الفاظ اہل نفاق و شک و شرک کے حق میں فتنہ ہے اب یہ بیان
 فرماتا ہے کہ سرسبز کی حق میں جو عالم باہر میں نہ ان کی حق و صدق ہونے کے علو کا موجب ہو اس پر فرمایا
 لِيَعْلَمَنَّ الَّذِينَ اُوْتُوا الْكِتَابَ بَيْنَهُمْ وَاُولَئِكَ جُحُودًا كَمَا بَاطِلُ كَرَسَاكَا وَرُكُونًا بِرُكُونًا وَرُكُونًا
 اللہ تعالیٰ جو چاہے منوع کرے جان لین کہ یہ قرآن حق ہے نازل ہوا تیرے رب کی طرف سے اور جس نے کہا
 اِنَّہٗ کٰی ضَمِیْرٌ رَاجِعٌ لِّشَّيْطَانٍ کہ الفار کی قدرت و عز کی طرف کہ اس کی عداوت انبیاء کے ساتھ نہ ہر طرح
 جاری ہے مکن اہل عقل کہ رد کرتا ہے اللہ تعالیٰ کا قول قَوْلُ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا سَبِيْلَ الشَّيْطَانِ
 اور اس ایان پر ثابت رہیں تَحْذِيْرٌ لِّهٖ فَاُولَئِكَ جُحُودًا كَمَا بَاطِلُ كَرَسَاكَا وَرُكُونًا بِرُكُونًا وَرُكُونًا
 رام و مشغول ہو جاویں کہ کہہ کہ شیطاں کہ ساتھ ایمان ملانا اور اس کے واسطے دل و دل کا متعلق ہونا تو ممکن
 نہیں کہ مراد ہو کہ یہ قرآن کی شان ہے وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَالِمُ الْغُوْیِّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَیْلًا حَرِیْطًا مُّسْتَقِیْمًا یعنی اللہ
 تعالیٰ ہادی اور رہنما ہے ایمان والوں کا اور دین میں صراط مستقیم اور طریق صحیح و نور پر کھڑے جن پر
 کہہ کہ نہیں وَلَا یَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِیْ ذٰلِكَ فِتْنَةٌ حَتّٰی تَاْتِیَ السَّاعَةُ بَغْثَةً اَوْ یَاْتِیَہُمْ صُلٰی

یوم غدیرہ المملکۃ من سبک فیہ من سبک لہم سبککم بیکم سبکوا الذین اسلموا علیکم الطلحۃ فی جنۃ النعیم
 والذین کفر فاولئک من ابائنا فاولئک لہم عذاب مؤہن ۵ اور سکر دن کو ہمیشہ بیگناہ
 میں دہر کر لیتا ہے اس پر اپنے اہل قریاست بخیر یا اسی پر اپنے اہل کفر انت ایک دن کی جس میں وہ زمین خلاصی کی بواج
 اس دن اس کا ہے چکونی کرے گا ان میں سوجو یقین لائے اور کین ہلایان ہر کے باغوں میں ہیں اور جو
 سکر ہوئے اور جو طلائین ہماری باتیں سوا کو ہے ذلت کی ملاستے۔ کہا حافظ ابن کثیر نے اللہ تعالیٰ کا
 کے حال ہے انبار فرما ہے کہ وہ ہمیشہ قرآن سے خاک نشین رہیں گے قالہ ابن جبرجہ و انشاء ما یوم
 اور سعید بن جبیر اور ابن زید کہ کیا ضمیر نہ کا مرجم اللہ شیطان ہے اور قولہ تعالیٰ حق کیا یومہم الشاغر
 بکتہ کی تفسیر میں مجاہد کہ انشاء اور قنادہ نے فتنہ کی تفسیر میں کہا کہ اچانک گیا انہر حکم اللہ کا اس کا
 کسی کسی قوم کو نہیں بجز اگر آرام اور غفلت اور نعمت کی وقت پس نکر خدا انحال کے جلدی نہ ہونے کے سنا
 دہر کا نہ ملے کیونکہ خدا انحال کے ساتھ غرور نہیں ہوتے مگر حکم لول اور قولہ تعالیٰ اولیائہم محمد اب یوم
 عظیم کی تفسیر میں مجاہد نے ابی بن کعب سے نقل کیا کہ بعد کا دن ہے و کذا قال مجاہد و عکرمہ
 وسعید انہ یوم یزد قنادہ و خذیر و اجد و انشاء ابن جبرجہ اور حکمہ اور مجاہد کی ایک ایت
 میں یون ہی منقول ہے کہ وہ فیاسکا دن سے جبکہ راستہ میں و کذا قال القحاک والحسن النخعی
 و هذا القول هو العظیم و اریکان یوم بدینہم حلفہ ساء و وعد ذابہ انکین هذا هو الذراد
 بنے صحیح ہی نقل ہے اگرچہ یوم بدی بنیلا اسکے ہر کے ساتھ اکر نہ آیا گیا لیکن مراد وہی فیاسکا دن ہے
 ایسے فرمایا المملکۃ یومینہم یوم یومکم بیکم کفعلہم ممالک یومہ الذین و قولہ المملکۃ یومینہم
 النعیم و کان یوم ساعل النعمین عیسر ارج اس دن سہا ہے رحمان کا
 اور ہے وہ دن سکر دن پر مشکل - اور یہ جو منہر مایا فالذین امنوا
 علیہم الطلحۃ فی جنۃ النعیم بنے پس جن لوگوں کے دل لہان لائے اور ان میں اسرار رسول
 علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصدیق کی اس اپنے علم کے موافق عمل کیا اس کا عمل اور اقبال اور اعمال اس پر
 موافق ہوئے وہ نعمت کے باغوں میں ہیں اس کے دہر ہے وہ ضمیر ہم جو زمین پہرئی ہا دلتے دور زمین ہوتی ہون
 فنا ہوتی ہے قولہ تعالیٰ والذین کفر فاولئک من ابائنا یومینہم کفعلہم ممالک یومہ الذین و کذا قال
 کیا اللہ اس کی تکذیب کی اور رسولوں علیہم السلام سے مخالفت کی اس کی پہرئی سے کفر کیا فاولئک لہم

اچھے ہو چکا ہو گا اگر ایک جگہ ہو سکے کہ ایک آدمی سب جگہوں پر پہنچے اور جس نے بلا دیجیا
 اور اس کے کیا تہا پہر سب کچھ کی زیادتی کرے تو البتہ اس کی مدد کر لیا کہ اسے شک اسے گدنا ہے جس ف میں وہ بلا
 وہی اپنے والد کو غضب نہیں کرتا اگر بلا نہ لینا بہتر تھا ہر کی لڑائی میں مسلمانوں نے بلا لیا کافروں کی بلینا
 کا یہ کافر سے زیادتی کر نیکو آدمی میں اور احباب میں ہر آدمی نے پوری مدد کی اتنے مافی موضع القرآن حافظ
 ابن کثیر نے کہا اسد قتالی ان لوگوں کے حال ہے خبر دینا ہے جنہوں نے اسد قتالی کی راہ میں اس کی رضا
 اس کے نواب کے طلب کیے لیے ہجرت کی اسد اوطان اور اہل الاطمان کو چھوڑا اسد اپنے بلاد اور اصحاب سے
 مفارقت اختیار کی اسد رسول کی خاطر اور اسکے دین کی نصرت اسد ایک کلمہ شہادت کو اپنے بہرہ و جا
 میں ہر دے گئے بالرائی نہیں اپنے بھونین پر فوت ہو گئے تو انہوں نے اجڑا ہل اور نئے سے جمیل حاصل کر لیا
 لکھا قال تعالیٰ من یخرج من بیتہ ثم یجد الی اللہ ورسولہ شہادۃ یدرکہ الہوت فقد وقع اجرہ
 علی اللہ یعنی اور جو کسی نکلے اپنے گھر میں چھوڑ کر اسد رسول کی طرف پہر زکریا سے حکومت سونپ
 چکا اسکا ثواب اسد برادر فرما لکھو رزقہم ما شاء رزقاً حسناً یعنی انہر جلدی کر لیا اپنے فضل سے اور نب
 کے رزق ہر جس سے انکی انگلیں نیندی ہر جادین اسد سے ہے بہتر روزی دینا لیکھو انہم منہم منہم
 یرضون یعنی انکو محبت میں داخل کرے گا کما قال تعالیٰ فاکتات انکات من المشرکین فرکھو درجہ ان
 دجنۃ یعنی جو سجا گردہ ہوا پاس والوں میں تو راحت ہو اور روزی ہے اسد باغ نعمت کا رسول
 تعالیٰ نے خیر دی کہ اسکو راحت اور رزق اور جنت میں حاصل ہو گا چنانچہ اسجگہ فرما با کہ اسد انکو اچھی
 روزی عنایت کر لیا کہ یہ انکو پہنچا دیا ایسی جگہ ہو سکودہ پسند کریں گے فوراً دَا اَن اللہ تعالیٰ نے مختار
 اسد خوب جانتا ہے ان لوگوں کو جنہوں نے ہجرت کی اسد اسکی راہ میں جہاد کیا اسد جو اس عمل کے ستمی ہر
 حکیم اپنے بدداری کرتا ہے اور دگدنا ہے اور سخت ہوا اگر ان ہوں کو اور دہا کہ بتا ہوا ان کو پس ان
 کی ہجرت سی کی طرف اور انکے نکل اور ہر وسا اسد ہے پس جو ختم نکل کیا گیا اسکی راہ میں مہاجر ہو
 یا غیر مہاجر سودہ اسکی نزدیکی نہ ہے روزی دینا جگہ ہے کما قال تعالیٰ ولا تحسبن الذین یخرجون
 فی سبیل اللہ امواتاً بل الحیات و یؤتیہم رزقاً کثیراً یعنی اور نہ جو ہر لوگ مائے گھر اسکی راہ میں
 مرد ہو بلکہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس روزی پاتے و اکھاو یث فی ہذا الکرۃ کما تقدّمہ پس جو
 شخص اسکی راہ میں فوت ہو گیا مہاجر ہو یا غیر مہاجر آیت کریمہ اسد عادت صحیحہ اسد ہر رزق اسد

اس کو خطبہ حسن کو خاص میں ابن ابی حاتم نے اپنی سند کے ساتھ خبر میل بن سبط بن قیس کی کہ ہم مکہ میں
ایک قلعہ پر دستبرد لگے تھے اور اس قلعہ پر جو جو پسر سلمان فارسی نے خود غزوہ کندے تو فرمایا میں نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سننا فرماتے تھے کہ جو شخص حالت بے باطن میں فوت ہوا اس پر اللہ تعالیٰ اس طرح کا اجر جاری
کرے گا اور اس پر شوق رشتہ دار جاری کرے گا اور (قبر کے) دو امتحان لینے والوں کو اس میں بیٹھا کر ہوا کرتا
جی جیسے آیت **وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آلِهِمْ وَنَسَبِهِمْ حَافِظُونَ أُولَٰئِكَ نَدْخُلُهُمُ الْجَنَّةَ أَوْفَوْا بِمَا كَانُوا يَكُونُونَ**
وَأَنَّ اللَّهَ لَهُ حُكْمُ الْآزِفِينَ لہذا یہ حدیث صحیحہ ہے کہ جو شخص اپنے والدین کو اپنے حلال مال سے
ابن ابی حاتم نے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا کہ ہمارے ابو ذریعہ بن سبط بن قیس نے فرمایا کہ وہ دونوں کہتے
تھے کہ ہم دوس میں تھے اور ہمارے ساتھ تھے فضالہ بن عبید اللہ فارسی صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تو وہ دو جنازوں پر گئے ایک انہیں کا مقتول تھا اور دوسرا ستونی پس لوگوں نے فضیل کی طرف توجہ کیا
تو فضالہ نے کہا کیا بعد ہے میں لوگوں کو دیکھتا ہوں اس پر جب کبڑے اور اسکا ساتھ چوڑ دیا لوگوں نے کہا
یہ اسکی راہ میں لے گیا کہنے لگے مجھے کچھ پرواہ نہیں ان دونوں میں سے جسکی قبر میں اٹھایا جاؤں کیا ان
لوگوں نے کبھی کلام اللہ سنا ہے **وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آلِهِمْ وَنَسَبِهِمْ حَافِظُونَ أُولَٰئِكَ نَدْخُلُهُمُ الْجَنَّةَ أَوْفَوْا بِمَا كَانُوا يَكُونُونَ**
ختم کیا اور ابن ابی حاتم نے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا کہ عبد الرحمن بن محمد مخرم لانی کہتے ہیں کہ میں
اور یامین بن فضالہ بن عبید اللہ کے ساتھ دو جنازوں پر حاضر ہوا ایک کو تو ان میں سے سے منجینی کے ساتھ مصیبت پہنچی
تھی اور دوسرا اپنی موت سے مرہتا تو فضالہ بن عبید اللہ کی قبر پاس بیٹھ گئے تو ان کو کہا گیا تو خود گریہ نہ کیا اور
اسکی قبر پر بیٹھ کہنے لگے ان دونوں میں سے جسکی قبر میں اٹھایا جاؤں مجھے کچھ پرواہ نہیں (یعنی
دونوں کو ایک سی فضیلت ہے) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آلِهِمْ وَنَسَبِهِمْ حَافِظُونَ أُولَٰئِكَ نَدْخُلُهُمُ الْجَنَّةَ أَوْفَوْا بِمَا كَانُوا يَكُونُونَ**
وَأَنَّ اللَّهَ لَهُ حُكْمُ الْآزِفِينَ لہذا یہ حدیث صحیحہ ہے کہ جو شخص اپنے والدین کو اپنے حلال مال سے
تو ایسی جگہ میں داخل کیا جائے جسکو تو بندہ کرے اور سمجھے اچھی روزی عنایت کی جائے **وَأَنَّ اللَّهَ مَا بَالِي**
مِنْ سَعَتِهِمْ یہاں حدیث اور ابن جریر نے ہی اپنی سند کے ساتھ اسی مضمون کی مثل روایت کیا اور
جو فرمایا **ذَٰلِكَ مِنْ عَاقِبَاتِ سَيِّئَاتِكَ مَا هُوَ قَبِيحٌ** یہ الایہ اسکی تفسیر میں مقاتل بن حیان اور ابن جریر نے
فرمایا کہ یہ آیت صحابہ کے ایک سرور کو ابن ابی حاتم نے کہا کہ میں نے مفرکون کی ایک جماعت کو مشہور
بہتر اہو گیا تو مسلمانوں نے انکو واسطہ دیے کہ شہر حرام میں ان سے قتال نہ کریں لیکن مفرکون نے غنا

بقیہ یعنی اسے متالی پسے بندوں کی بائیں مناسک ہے اور اس کے احوال کہتا ہے اور ان کے حالات اور حرکات اور سکات میں کسی کو بھی چہرہ اس چہرہ نہیں اور حسیات بات بیان ہوگی کہ وہ متصرف ہو جو دین ایسا کام ہے کہ کوئی اس کے علم کو پہنچ نہیں سکتا فرمایا ذلک بآق اللہ هو الحق یعنی ہی سچا سچو ہے جس کو اس کی عبادت لائق نہیں کیونکہ وہی جسے غلبہ والا ہے کہ چاہے وہ ہو جائے اور جو نہ چاہے وہ نہیں ہوتا اور سب چیز اس کی طرف محتاج ہے اس کے سامنے ذلیل ہے اور فرمایا وَاَنْ سَاَنْدَحُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ هُوَ الْاَكْبَرُ یعنی اسے اور اس کے سوا جس کی پر جا کرنے میں خون اور صورتوں اور تمام فروع اور جزئیات کی اسے متالی کے سوا عبادت کی جاتی ہے پس وہ سب باطل ہے کیونکہ کوئی نفع اور نقصان کا مالک نہیں اور اسے متالی کا قول اَنْ اللہ هُوَ الْعَلِيُّ الْاَكْبَرُ ابی جی جی اسے متالی کا قول وَهُوَ الْاَكْبَرُ الْعَلِيُّ الْعَلِيُّ اور اس کا قول وَهُوَ الْاَكْبَرُ الْمُتَعَالِ پس ہر چیز اس کے قدر اور سلطان اور عظمت کے تحت ہے اِلَّا هُوَ وَكَذَبَ سَوَاءٌ کیونکہ وہ ایسا عظیم ہے جس سے بڑھ کر کسی کی عظمت نہیں ایسا عالی شان ہے جس سے بڑھ کر کسی کا شان نہیں ہے ایسا کبیر ہے جس سے بڑھ کر کسی کی بڑائی نہیں تھا اِنَّ تَقْدَسَ وَتَعَزَّ عَزَّ جَلَّ عَمَّا يَقُولُ الْغَالِقُونَ الْمُتَعَدِّدُونَ مَلُؤُوا کَیْفَ تَزْنِی اَقَالِ الْخَافِظِ ابْنِ کَثِیْرٍ نے تعزیر فتح البیان میں کہا ہے کہ اسے متالی کا قول ذلک یَا اَللّٰهُ یُؤَیِّیْ یُؤَیِّیْ الْاَبْلَکَ فِی الْکَھَارِ وَیُؤَیِّیْ الْکَھَارَ فِی الْاَبْلَکِ اشارہ ہے اس ضمن کی طرف جس کا ذکر پہلے ہو چکا کہ اسے متالی مظلوم کی مدد کرتا ہے یعنی اس حضرت کا ثبوت یہ ہے کہ اسے متالی قادر ہے اور اس کی کمال قدرت کا پتہ نہ ہو کہ مات کو دن میں اندر دگرورات میں داخل کر دیتا ہے فالہ الرازی اور حنیادی نے کہا کہ وہ قادر ہے بعض امور کو صغیر بدل لانے پر اور کبھی عظیم کو در بیان اول بدل کرنے پر اس کی قدرت جاری ہو اور زیادہ کو ایللاج کے ساتھ تعبیر کیا کیونکہ ایک کا بڑا ہونا دوسرے میں سے گھٹانے کو مستلزم ہے اور بعض نے کہا عظمت ایل کو ضیا و انوار کی جگہ کر دیتا ہے سورج کے غائب ہونے کے ساتھ اور ضیا و انوار کو عظمت ایل کی جگہ رکھ دیتا ہے سورج کے طلوع کرنے کے ساتھ پس ہر احوال حاصل کرنا ایک طرح کا ہے دوسری کی جگہ اور آل عمران میں اس ایللاج کا معنی گندہ جگا فروغ ہائے اِنَّ اللہ یَبْخِشُ یعنی اسے متالی مناسک ہے پس یہ کہ اسے ایک قول کا سنا دوسرے کے سننے سے نہیں مغفول کرنا تعبیر دیکھتا ہے ہر جگہ یا بین کہا جاتا ہے کہ اسے متالی مستحق ہے سب افعال کو دن میں اگرچہ مختلف احوال و طرح طرح کی برائیوں میں محتاط ہوں اور سب افعال کو دیکھتا ہے جس کو کوئی چیز دوسری چیز سے محابا نہیں ہو سکتی و ان میں اگرچہ اندر میرے حوالی و تمام ہوں فَلَکَ یُغْثِبُ کَھْنُ مِیْلَعَالِ ذَکَکَ اور اس

[illegible]

卷

اپنے اس قول کو دیکھ کر التماس اُن سے کہ اُن میں سے ایک یا دو میں سے کسی کو ساتھ لے کر
 پھر گھر کے حکم سے اور یہ تمام کہتا اس طرح سے کہ اس کو اس صفت پر پیدا کیا جس کے ساتھ نہ رہنا
 "مذکر" لازم ہے اور یہی صفت ہے کہ پہلی نعمتوں کی تکمیل کے بغیر نہیں رہتی اور آسمان جرمِ فقیل ہے
 اور جبکہ یہ حال ہو اس کا گناہ ضروری ہوتا ہے اگر کوئی اس سے مانع نہ ہو اور یہ گناہ و نامِ قدرت کا لہر ہوتا ہے
 اسے اپنی قدرت سے روک رکھا کہ اس کا گناہ نہ ہو پہلے نعمتیں جس کے ساتھ ہر انسان پیدا ہے وہ
 ہی باطل ہو جاوے اور یہ جو فرمایا اگر اس کے حکم سے لینے اسکے ارادی اور مشیت و گھر پر لگا قیامت کو ان
 بہ فرمایا اِنَّ اللّٰهَ بِالْاَمْرِ لَشَدِيدٌ یعنی اللہ تعالیٰ اپنے بند پر نہایت رافت اور رحمت والا ہے
 کہ اپنے بندوں کو ایسے ان چیزوں کو سحر کیا اور ان کے واسطے اسباب معاش کو پیدا کیا اپنے فضل اور انعام
 بہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرمائی نعمت کا ذکر فرمایا وَهُوَ الَّذِي أَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ
 یعنی اس نے نہیں زندہ کیا بعد اسکے کہ تم جان اور لاشے سے ہر تمہاری عمر میں تمام کر کے نہیں موت
 دیکھا ہر نہیں موت کو وقت حساب کیا ہے یہ زندہ کرے گا پھر فرمایا اِنَّ اَكْثَرَكُمْ لَكَاذِبُونَ یعنی
 انسان بڑا ناشکر اور نعمتوں کا انکار کرنے والا ہے باوجودیکہ وہ نعمتیں ہے پر وہ ظاہر میں اور بعض افراد
 انسان کا جو کچھ خارج ہوتا اس آیت کے معانی نہیں کیونکہ مراد تو تمام جسم کا یہی صفت کہ ساتھ
 موصوف کر لے جو اسکے بعض افراد میں پائی جاتی ہے سابقہ اور جس سے کلمہ کی تفسیر میں مروی ہے
 کہ مصیبتوں کو شمار کرنا رہتا ہے اور نعمتوں کو بھلا دیتا ہے انہی کے الفتح والفتح اَمَّا فَبِغَلْظِ
 مَنَاسِكُمْ هُمْ نَاسِكُنَّ فَلَا يَنَالُ بِعَفْوِكَ فِي الْاَمْرِ اَوْ اَمَّا اِلَّا نَسِيْتُمْ اَنَّكُمْ لَعَلَّ هَذِي مَسْتَقِيمٌ
 وَارْجِعْ لَوْ كَفَعَلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ اللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَمَا لَكُمْ
 فِيْهِ يَخْتَلِفُونَ ۝ ہر فرقے کو جسے شہرادی ہے ایک ماہ بندگی کی کردہ اس طرح کہ نے میں بندگی
 سوچا ہے یہی تجھ پر جبکہ ان کریں اس کا ہم میں اور بلائے جا اپنے رب کی طرف میں کچھ سیدی راہ سوچا
 اور اگر جبکہ نے زمین فرو کر اسد بہتر جاتا ہے جو تم کہنے ہو۔ اور جو کہی کہے کا تم میں قیامت کی دن
 جس چیز میں تم کوئی راہ تھے ف یعنی اصل دین ہمیشہ سوا ایک ہی اور اس کا ہم ہر دین میں جدا ہے
 ہاں ہر حکم کا واسطہ کیوں پوچھتے ہیں۔ انہی نے انصاف قافظ ابن کثیر نے کہا اللہ تعالیٰ فرم دیتا ہے
 ہر قوم کے لیے ایک عبادت گاہ شہر لائی ہے ہاں جو یہ کہہ لے اکل اسد کو ہر نبی کی امت مراد ہے کہا

اصول میں منک کا نام عرب میں اس جگہ کا نام چچا ہوتا تھا اسناد ہو اور اس کی طرف آمد و رفت کروا دیا گیا
 کے لیے یا برو کا نام کے لیے اور اسی لیے مناسک حج کا یہ نام رکھا گیا کیونکہ لوگ اپنے آمد و رفت کو زمین اور
 ان کے علوی ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے قول **وَادْعُ إِلَىٰ ذِيكَ إِنَّكَ لَعَلَّ هُدًى مِّنْ تَقْدِيرٍ** میں طریق متعین
 وضع موصول ہے لہٰذا مقتصر مراد ہے کہ قول **وَلَا تَقْصِدْ ذِيكَ عَنْ آيَةِ اللَّهِ** جبکہ **إِذَا نَزَلْتَ إِلَيْكَ** و **وَادْعُ إِلَىٰ**
 ذٰلِكَ یعنی اندر نہ ہو کہ وہ جھک روک دین اور اس کے حکم سے جب از پر جو تیری طرف اور بلا اپنے رب کی طرف
 اور اللہ تعالیٰ کا قول **وَأَنذِرْ لَكَ فَقُلْ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ** اس مقام کے ہنقل کی مثل ہے **وَأَن**
كَذَّبُواكَ فَهَلْ لَّيْ عَمَلٍ وَلَا كَدٍّ تَعْمَلُونَ **أَن تَعْمَدَ بَرِّيَتُونَ** **مِمَّا أَفْعَلُ مَا نَأْبَىٰ** **فَمَا تَعْمَلُونَ** یعنی اور اگر
 تم جو جو نبیوں کو کہہ دیا کہ تم میرا کام کرنا اور تم کو تمہارا کام تمہارے زمین میں میرے کام کا اور قول **اللَّهُ أَعْلَمُ**
بِمَا تَعْمَلُونَ میں نہ بدید شدید و وحید اکیس ہے جیسے اللہ تعالیٰ کے قول **هُوَ أَعْلَمُ بِمَا تَقْبِضُونَ** **فَبِذِكْرِ**
يَوْمِ تَعْمَلُونَ **يَوْمَ الْفَيْصَةِ** **فِيمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ** اور یہاں اللہ تعالیٰ کے قول
 کی مثل ہے **فَلَنَذْكُرَكَ مَا جَعَلَ** **وَأَسْتَفْتِيَهُمَا** **وَأَمْرُهُمْ** **وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ** **وَقُلْ أَسْمْتُ** **يَا أَتُوكَ اللَّهُ**
 میں کتاب الایۃ میں سو تو ہی طرف بلا اور قاطعہ جیسا فرمادیا اور نہ اہل اہل جاؤ پر اور کہہ میں یقین لایا
 ہر کتاب پر جو اتاری اور اسے انتھے اماں حافظ ابن کثیر نے تفسیر فتح البیان کا بیان ہے پہلے سہ ماہ
 و تعالیٰ نے عہد کیا اور تکالیف کی طرف سب سے نبی و تنبیہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معلمین کے
 لیے اہل ادیان میں سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رسالت کرنے پر جس فرمایا **لِكُلِّ أُمَّةٍ جَلَدٌ**
مِّمَّنْ كُنَّا یعنی ہر قرن کو ایسے قرون ماضیہ اور باقیہ میں سے ایک شریعت خاص مقرر کی اور بعض نے کہا
 اس کے عہد پر وہ ہے اور بعض نے کہا موضع قربان حبان ذبح کر کے میں اور بعض نے کہا موضع عبادت
 قول تعالیٰ **هُوَ تَابِعٌ** میں منیر کے لیے اس کی طرف ہر کرتی ہے یعنی وہی است اس کو ساتھ عمل کرتی
 ہے نہ اس کا غیر پس قریت اس امت کا منک ہے جو بہت خوشی سے بلکہ بہت عیشی تک موجود ہوئے
 اور انجیل میں اس امت کا منک ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مبعوث ہونے کو زمانہ سے حضرت خاتم النبیین
 محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبعوث ہونے تک ہے اور قرآن فیما بین امت تک امت مسلمہ
 کا منک ہے اور اس کے بعد یہی ہے اسم مکان نہیں چنانچہ اس کا قول **هُم تَابِعٌ** اس پر دلالت

ہو جاوے گی اور ہی آیت میں اس آیت کے لیے قیاس ہے کہ جو باطل کے ساتھ جدال کرنا چاہے اسکو اس طرح تہمت
 دینا چاہیے اور بعض نے کہا یہ حکم آیت سیف کے ساتھ منسج ہے مگر جب صحیح ہے کہ مراد انکو
 قتال سے رک رہنا ہو اور یہ بات متعین نہیں بلکہ صحیح ہے کہ جسے یہ ہو گا اگر ساتھ جدال ترک کر دے اور انکا کلام
 خدا کے سپرد کر دے اور یہ انکو ایسے وعید ہو گا انکے اعمال پر اور اس سے کہ آیت سیف نہیں منسوخ کرتی بلکہ
 بشریت نکل کے بعد ہی باقی ہے کیونکہ اسکو اس کے ساتھ کچھ منافات نہیں آکر تَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ
 مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ إِنَّ ذَلِكَ فِي كِتَابٍ إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ اسطرح
 ہے جو کچھ آسمان و زمین میں ہے لکھا کتاب میں یا اس پر آسان ہے ف یسے بندوں کو عمل ہی
 ایک کتاب میں لکھے ہیں حافظ ابن کثیر نے کہا اور تعالیٰ خبر دیتا ہے جسے کمال علم کی اپنی مخلوق کے آگ
 اور وہ محیط ہر سب کائنات آسمان و زمین پر نہیں فائز ہوتا اس سے ایک ذرہ بزرگتر زمین میں نہ آسمان
 میں اور نہ جہنم اس سے اور نہ بڑا اور اور تعالیٰ کہ سب کائنات کو جو ہونے سے پہلے معلوم تھے اور اسکو اپنی
 کتاب لوح محفوظ میں لکھ رکھا تھا چنانچہ صحیح مسلم میں عبد اللہ بن عمر و سہروردی ہے کہ فرمایا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِنَّ اللَّهَ قَدَّرَ مَقَادِيرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ بِخَمْسِينَ
 اَلْفَ سَنَةٍ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ یعنی اللہ تعالیٰ نے مقادیر مخلوق کو آسمانوں اور زمین کے پیدا
 کرنے سے پچاس ہزار برس پہلے مقدر کر رکھا تھا اسوقت اسکا عرش پانی پر تھا اور شن میں صحابہ
 کی ایک جماعت سہروردی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سب پہلے قلم کو
 پیدا کر کے اس کے کمال لکھ اسنے کہا میں کیا لکھوں فرمایا لکھ جو کچھ ہونے والا ہے پس قلم جاری ہوا
 اور جس جگہ ساتھ جو قیامت تک ہونا والا ہے آبن ابی حاتم نے ابن عباس سے نقل کیا کہ اللہ تعالیٰ
 نے لوح محفوظ کو پیدا کیا سو برس کی سانس کے مقدار اور قلم کو حکم کیا پہلے اس سے کائنات کو پیدا کرے
 اور اللہ تبارک و تعالیٰ عرش پر تھا کہ لکھ قلم نے عرض کیا میں کیا لکھوں فرمایا جسکا پیدا ہونا میرے حکم
 میں ہے قیامت تک ہر قیامت تک جس کا وجود ہونا اور کے علم میں تھا اسکو قلم نے لکھ دیا پس یہی
 مراد ہے اللہ تعالیٰ کے قول سے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آکر تَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ
 وَالْأَرْضِ اور یہی اللہ تبارک و تعالیٰ نے تمام علم سے ہے کہ اللہ تعالیٰ اشیاء کو انکے موجود ہونے سے
 پہلے جانتا تھا اور انکو مقدر کر رکھا تھا اور لکھ ہی رکھا تھا پس جو کچھ بدے کرنے میں اسکو بھی پہلے

[illegible]

ایسا کہ وہ ہے جو پہلے بنا ہوا ہے بعد وہ بنا دیا گیا اصغر بہت آسان ہے البتہ تیرے رب کی بزرگسختی ہو ہی
 پہلے بنا کر بعد بنا دیا گیا اس میں فنی ہے الا یہ صاحب نبی فوت کا غریب کے معنی ہیں وہ ہر چیز پر غالب
 ہے انہو کا کہ وہ خدا کا یہ ہے جس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا اس کی عظمت اور عظمیٰ کے واسطے وہو
 الواحد القهار انہی نے فی نفسہ ان کی غیر فخر البیان میں کہا یضرب الشکل اس کے قول دَعِبُدُنَّ مِنْ دُونِ
 اللہ کے ساتھ متصل ہے اور ضرب شکل اس واسطے فرمایا کہ اس تعالیٰ کی جہتیں جو ضرب امثال کے طریق سے
 ہوں وہ ان کے اندام کی طرف اقرب ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا بات ایک بت کو حقین
 نازل ہوئی انھوں نے کہا بیان کوئی مثال نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ انھوں نے سیری شل بنائی غماص
 نے کہا معنی یہ ہے کہ اس عزوجل نے مثال بیان کی ان جنوں کی جنکو یہ پوچھتے ہیں اس کو رسا اور کہا یہ قول
 سب اقوال سے چھوٹا ہے جو اس آیت کی تفسیر میں کہے گئے ہیں اللہ تعالیٰ نے تمہاری اور تمہاری مسمودان
 کی ایک کسالت بیان کی قیمتی نے کہا ضرب شل کے بمعنی ہیں کہ ایسے مسمودان باطلہ کی زندگی کی
 گئی جو ایک کہی کے بنانے پر قادر نہیں اور مثال اہل بن کلام کے ایسے جملہ کو کہتے ہیں جو لوگوں کا زبان
 نہ ہو جاوے جو ان کے خیال میں ایک ادبی بات ہو اس واسطے شل کے معنی کو اس کے مورد کے ساتھ بہت
 دیر میں ہر کہی لفظ مثل کرادے قصہ با ادبی حالت کو لیے مسما کر لینے میں چنانچہ یہ قصہ جو
 اس آیت میں مذکور ہے اسی معنی کے اسی مثل کہا گیا قول تعالیٰ تَاتِعُوا لَیْسَ اس مثال کو غور سے
 سنو اور خوب سوچو کیونکہ استماع بلا مذکر کا کچھ فائدہ نہیں بیٹے کفار وغیرہ اس کی عبادت کو کہ اسی اللہ کا شل
 بنا یا پس تم اس شل کی خبر سنو پھر انکا حال بیان فرمایا اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ یَیْسُ تَم
 جنکو اللہ کے سوا پکارتے ہو اور مردانِ نبوت ہیں جو کہ جس کے آس پاس کہے گئے تیرے اور بعض نے کہا مراد
 ان کے وہ مرد ہیں جنہوں نے انکو اس کی طاعت سے روکا اور بعض نے کہا شیاطین مراد ہیں جو اللہ کی
 ممانعت کا باعث ہیں اور پہلا قول مقام کے موافق اور تفسیل میں اظہر ہے قول تعالیٰ لَنْ یَّجْعَلَ لَکُمْ
 فِیْہِ اَیْکَ کہی باوجود اس کے ضعیف اور صغیر و قلیل ہو نیکی نہیں بنا سکتے دَعِبُدُنَّ لَکُمْ کَلَمًا
 ذُکِّرَ لَاسْتِغْنَاءَ اِیْمَ ابَ لَاسْتِغْنَاءَ اِیْمَ ابَ لَاسْتِغْنَاءَ اِیْمَ ابَ لَاسْتِغْنَاءَ اِیْمَ ابَ لَاسْتِغْنَاءَ اِیْمَ ابَ
 مستفاد ہو نیکی اور جو فرض کیا جاوے اپنی سرکشی اور غرارت کی وجہ سے یہ لڑتے کہ آجانی ہے اور لہذا اس
 جگہ تاکید نفی مستقبل کے لیے ہے گویا میں کہا گیا حال ہے کہ یہ کہی کو پیدا کر سکیں اور کہی کو اس کی جگہ

کی و اس پر پیغام پہنچا پہلے جہاں لینا میرے ساری خلقت میں پیغمبر وہ لوگ ہیں پیغام پہنچا پیغمبر کے
فرشتوں ہی سے فرشتے اہل میں انکو چھوڑ کر بتوں کو ملتے ہیں مکے اور یہ جو کہا اسے تاکسہ پہنچے ہر کلام
کی پیچھے وہی اختیار نہیں رکھتے اختیار ہر چیز میں اسکا ہے انتہی مانے موع القرآن حافظان کثیر فر
کہا اسے قتالی خبر دیتا ہے پسند کر لینا ہے فرشتوں سے ہی پیغام پہنچانے اسے جس چیز میں جا پہنچا
فرشتہ اور خدا و قدرت سے اور آدمیوں کو یہی جہاں لینا ہے اپنے احکام پہنچانے کو واسطے اسے سننا
ہے دیکھتا ہے اپنے پیغمبروں کو احوال کو سننا ہے انکو احوال کو دیکھتا ہے اور انکو جانتا ہے جو اس سے
پیغمبر کے لائن میں کما قال اللہ تعالیٰ اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ فیہ ما بہر جاتا ہے
جان بھیجے اپنے پیغام اور یہ جو فرمایا علیکم ما یبکین ایدیہم و ساخلفہم حدی اللہ تعالیٰ انکاش
ہیچے جاتا ہے جوابے پیغمبر کو نکال کر لگیا اس میں جس میں انکو بھیجا پس لکھے اسوہ کو اس پر بھیجی نہیں تھا
قال حالہ العقب فلا یظہر علی غیبہ لحد الاکامین اذ فی من رسولہ فایکون یکلم من بکین
مدیہ و من خلفہم رسد الیہم ان قد ابلغوا رسالتہ فہم و احاطوا بالذیہم و احاطوا
مکلفی علیہ اپنے جانور والی اسب کا سونین خبر دیتا اپنے سید کی کسیکو مگر جو پسند کر لیا کوئی رسول نہ
وہ جلاتا ہے اس کے لگے اور بھیجے جو کیدار ف یعنی رسول کو خبر دینے غیب کی بہر جو کیدار رکھتا ہے
اسک ساتھ کہ اس میں شیطان دخل نہ کرنے پادوس اور اپنا نفس غلط نہ بھیجے ہی سننے میں اس بات کو کہ
پیغمبروں کو صحت ہو اور نہ مکر نہیں اور انکا معلوم ہوتا ہے اور دن کے معلوم میں غیب ہوت نامانے
کہ انہوں نے پہنچا ہے پیغام اپنے کے امر فابو میں رکھا جو لکھے پاس ہے اور گن لی ہے جو چیز کی گنتی
پس وہ اسے سبحانہ قتالی انکا نگہبان ہر خبر رکھتا ہے اس بات کی جو انکو پہنچتی جاتی ہے اور انکا حافظ
ذاتہ انتہی مانی تفسیر میں کثیر فہم البیان میں کہا۔ اسے قاتے فرشتوں سے پیغام ہر جہاں لینا
ہے جیسے جبریل اور اسرافیل اور میکائیل اور عزرائیل اور غطفہ اور آدمیوں کو یہی جہاں لینا ہے
اور وہ انبیاء میں پس فرشتوں کو بھی کس طرف بھیجتا ہے اور بھی کو لوگوں کی طرف یا فرشتوں کو قبض
اور وح مخلوقات کے لیے بھیجتا ہے یا انکو منافع کی تحصیل کے لیے یا انہو غضاب اور نیکو لیے حاکم نکال
اور صحیح کہا حکمران کہ رسول اسے علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو کلام
کے ساتھ برگزیدہ کیا اور اس پر علیہ السلام کو خلعت کر ساتھ اور نیز حاکم نے اس سے نکالا اور صحیح کہا کہ

بنی صلی علیہ وآلہ وسلم فرمایا کہ رسول بن عمران اس کے صنفی (برگزیدہ) ہیں مگر تم نے کہا کہ آیت ہو قتی قتی جب
مفرکون نہ کہا اُنْزِلَ عَلَیْہِ الذِّکْرُ یُنَبِّئُکُمْ بِمَا لَیْسَ بِکُمْ مِنْہِمْ لَعَلَّکُمْ تَعْلَمُونَ (قرآن) انا را گیا اللہ یہ ہے کہ بڑا اور قوت
نہیں اللہ سب بات کا قائل و لید بن غیرہ تھا اور اس آیت کی اقبل سے مناسبت یہ ہے کہ جب پہلا الہیات کے
متعلق اس کا ذکر ہوا اب نبوت کے متعلق اس کا ذکر کیا اور رازی نے کہا جب مناسبت یہ ہے کہ جب پہلا نبوت
کی پیش کش کا ابطال کیا اب فرشتوں کی عبادت کا ابطال فرماتا ہے الی آخر افعال اولیٰ علیہ تفسیر یا لکھا
الَّذِیْنَ آمَنُوا ارْکَعُوا وَارْجِعُوا وَارْجِعُوا اَسْمِعُوا رُکْعَکُمْ وَافْعَلُوا الْخَیْرَ لَعَلَّکُمْ تَقْلِقُونَ ۝ وَاصْبِرْ
فَیْسَ حَتَّیْ جَاءَہِ وَهُوَ اجْتَبَاکُمْ وَمَا جَعَلَ حَلِیْکُمْ فِی الدِّیْنِ مِنْ حَرْجٍ دِیْلَہُ اَیْکُمْ اَبْرَہِیْمَ
هُوَ شَکْکُہُ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ مِنْ قَبْلِ وَفِیْ هَٰذَا اَلِیْکُمْ کُوْنُ الرَّسُوْلُ تَنْہِیْدُ اَعْلَیْکُمْ وَتَکُوْنُ اَنْتُمْ اَعْلَیْکُمْ

حَلِّ الشَّاسِ ۝ فَاَقِمْوُا الصَّلٰوۃَ وَآتُوا الزَّکٰوۃَ وَاعْتَمِلُوا بِاللّٰہِ وَهُوَ مَوْلٰکُمْ ۝ فَعِیْمَ الْمَوْلٰی
وَفِعْمَ الْمُتَعَبِّرِ ۝ اے ایمان والو رکوع کرو اور سجدہ کرو اور جنگ کرو اپنے رب کی اور بلائی شائد
سبلا باؤ اور محنت کرو اور کہو اے اس کے نام رکھنا مسلمان حکم پر واجب ہے سو اس قرآن میں تائید
ہو بتائے والا تیرا اور تم ہو بتائے والا لوگوں پر سو کثرت کو نماز اور تیرا جو رکوع اور کچھ اور کو وہ تھلا
صاحب حج اور حزب مدگار اُس نے تمارا نام کہا مسلمان یعنی اس نے یا ابراہیم نے پہلے دعا میں
کہا کہ اے مسلمان پیدا کرو اس قرآن میں شاید ان ہی کے گننے سے یہ نام پڑھا اور تا رسول تائید
یعنی پسند کیا تمکو اس واسطے کہ تم ادا ستون کر سکو اور رسول تمکو سکھاوے اور یا ابراہیم نے پہلے
آئی سب کی غلطی اس پر معلوم ہوئی سب کو گناہ بنائی ہے لہذا مانی موضع القرآن رعایا بن کثیر نے کہا
اگر رحمہم اللہ تعالیٰ کا اس سجدہ ثانیہ میں اختلاط ہو کہ بیان سجدہ مقرر ہے یا نہیں دونوں پر اور
پہلی سجدہ پر جتنے عقید بن علی کے حدیث بیان کی ہے عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَضَلْتُ سُوْرَہُ
الْحٰجَّۃِ یَعْبُدُ تَبٰیۃً فَمَنْ لَّمْ یَعْبُدْہَا فَلَا یَقْرَءُہَا لَیْسَ بِہِمْ فَضَلْتُ سُوْرَہُ تَبٰیۃً فَمَنْ لَّمْ یَعْبُدْہَا
اَوْ سُوْرَہُ تَبٰیۃً فَمَنْ لَّمْ یَعْبُدْہَا لَیْسَ بِہِمْ فَضَلْتُ سُوْرَہُ تَبٰیۃً فَمَنْ لَّمْ یَعْبُدْہَا لَیْسَ بِہِمْ فَضَلْتُ سُوْرَہُ تَبٰیۃً
ہی کر نہ چاہے اور جو فرمایا وَجَّہُکُمْ اِنِّیْ شَہِدُ حَیْۃً دِمَ یعنی اپنے مالون اور زبانوں اور جانوں کو
اسکی راہ میں جہاد کرو گناہ کا کہ تَعَالٰی اَتَقُوْا اللہَ حَقَّ تَقَاتِہِ اَللہِ جہاد فرمایا ہوا اجتناب سے کہنے اور

حاکمۃ اللہ یعنی مجاہد وہ جو اس کی طاعت میں کوشش کرے اور اس پر ایمان نہ رکھنے کی شان کی تطہیر کی عقل
 سے ہو اجتنبکہ فیہ اس نے نکو پسند کر کے لے لیا پسند کیا اور اس میں الکی بڑی شریف ہو یہ جو کہ بعض حالات میں انسان
 تکلیف میں شقت تھی اسے فرمایا و ما جعل حلیک فی الدین من حرج لک انک لست بمعبر کونی تمکلی اور شدہ نہیں
 قال انداس حج پر نوع میں علماء کا اختلاف ہے بعض نے کہا کہ یہ کہ اس پر نہ تو درود میں تین چار چاک کی عزت دی
 اور ملک میں ہی وہاں کہ اس کا اور بعض نے کہا اس کے مراد ہے فخر صلوة اور اظہار صاف کیلئے انداز اضافہ و اس شخص کے لیے حرج
 کو طاعت نہیں سمجھا شاعر کی اور مذہبی اور فکری اور بعض سے جہاد کا سنا ہونا اور ضرورت کے وقت ہمدار کا نہا جانے ہونا
 اور خطرات ان کی وجہ سے تقدیم و تاخیر صلیب میں خطا کا سنا ہونا اور یہ صلیب فطر و صحنی اور بعض نے کہا کہ اس کے انداز ہونا
 ان پر حرج نہیں کی سنا کہ تکلیف ان اس کے بجا نہیں شاق ہوں لیکن ان کو تکلیف دی لیکن اس کی چیز یہ قادریں اور ان کے
 حکام مشاقر کہ سنا کہ تکلیف نہیں کیا جیسا کہ بنی اسرائیل کو اور بعض نے کہا کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے گناہ سے بچنا
 سنا کہ کوئی باب توبہ کے اور قبول کرنے سے متعلق کہ اور کفارہ ہوں حکام میں جن میں کفارہ مشرک ہے اور قبول ہونا ارشاد رضا
 کا جنایات میں اور سنا ہے میرے ابا اس کی مثل فیہ کے غضب فرمیں جو اسی کوئی بات نہیں جبکہ دین اسلام میں کوئی
 رہتے گناہ و عذاب نہ پہنچے کہ نہ ہوا اور بعض نے کہا کہ اس کے مراد و حیدر انداس میں کوئی حرج نہیں بلکہ اس میں تخفیف
 ہے کیونکہ یہ ان کو انہیں کے گناہوں کا کفارہ ہو کر قبولیت تک مشرک میں ہا ہوا اور اس کا ادراک کسی مان اور مکان میں پر
 سرفوت نہیں فرمائی میں ہے علماء ان کو کفارہ حرج انہیں لوگوں کو کہے ہو جہادہ خیر پر مستقیم ہوں لیکن جہاد و صفا
 حد و دو کہ ان پر حرج ہے انہوں نے مفارقت دین اختیار کر کے اخذ اپنا اور حرج کو لازم کیا اور شرع میں اس سے بڑھ کر کوئی حرج
 نہیں کہ ایک ہر دو مخصوص کو مقابلہ سے نہ بارگاہ دین لیکن ثبات یقین اور جود غم کو وقت یہی کوئی حرج نہیں
 انتہی اور پہلے سے اولی ہے اور ظاہر ہے کہ آیت ان سب کے علم ہے پس استغالیٰ نوحین کاموں میں شقت تھی ان کو نہ تھک
 آتا یا تو سرے ان کو تکلیف ہی نہیں ہی صلیب اور استغنیٰ کو تکلیف ہی ہی صلیب تخفیف کی کہ اس کا بدل جانے کہا
 جس میں شقت نہیں اور یا گناہ و خلاص ہو نہ کا قاعدہ مقرر کرنے کی وجہ کہ اس کے لیے ہے یا آیت اور اس کا کبارا گناہ
 اور اسی آیت کی مثل ہے اور سجدہ و شاکا قول قَالُوا اللَّهُ مَا اسْتَخْلَعُهُ اور اسے تعالیٰ کا قول رُبُّدِ اللَّهُ بَلَّغْ
 اللیسر فلا یُریدُ بلکہ انہیں اور اسے تعالیٰ کا قول رَبَّنَا لَا تَجْعَلْ عَلَيْنَا اِمْرًا کَانَ عَلَی الدِّینِ دُرًّا عَلَیْنَا
 رَبَّنَا وَلَا تَجْعَلْنَا مَسَکِینًا اِنَّکَ اَرْحَمُ الرَّحِیْمِ حدیث میں ہے کہ اسے تعالیٰ نے فرمایا کہ خلاص کامیابی یا نہی انہیں فرمادے اللہ تعالیٰ
 فی ذلک کثیرہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس آیت کی تفسیر فرمائی تو فرمایا میں نے اس آیت کی تفسیر فرمائی

